

Posted on Kitab Nagri



کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com/)

## Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted on Kitab Nagri

# جسے رب رکھے

علیشاء انصاری

پیش لفظ

اسلام و علیکم... میں علیشاء انصاری ہوں۔۔ یہ میرا پہلا پی ناول ہے ان شاء اللہ آپ کو اچھا لگے گا اور آپ فن وے میں انٹرٹین بھی ہونگے۔ کہانی سے پہلے تعارف کی ضرورت لگی۔۔ ناول میں بہت کچھ دیکھیں گے بہت سارے کرداروں کے گرد کہانی گھومی جو ایک دوسرے سے دوستی کے رشتے سے بندھے ہیں خون کے رشتے سے بندھے ہیں۔۔ کہانی میں عورت کا مضبوط کردار بھی دکھایا کہ عورت بھی سب کچھ کر سکتی ہے۔۔ وہ لوگ دکھائے جو اس عمر میں زندگی جی رہے جب سب کچھ حاصل کر کے زندگی بنانی ہوتی ہے!! پر کہانی میں بہت کچھ ہے۔۔ کردار سارے ہی فرضی ہیں پر ایسے لوگ اور دوست اور کزنس کچھ خوش نصیبوں کے نصیب میں ہوتے ہیں۔۔ ویسے تو سب ناولز جو پڑھتے ہیں آپ لوگوں کو معلوم ہی ہوگا کہ ایک لکھاری کے لکھنے کے احساس الگ ہوتے تو آپ بھی سمجھیں گے۔۔ یہ ناول ہے انٹرٹینمنٹ کے لیے ہے زندگی میں سب کے اپنے مسائل ہوتے ہیں تھوڑا سا حصہ میرے ناول کے نام کریں گے تو مجھے خوشی ملے گی۔۔ ایک بات ناول کا اختتام میں نے ویسے نہیں کیا کہ بس ہیر و ہیر وئن مل گئے اور شادی اور دی اینڈ!! میں نے تھوڑا مختلف اختتام کیا سب کی

## Posted on Kitab Nagri

منزلیں دکھائیں اب یہ پڑھ کے پتا چلے کہ کون جدا ہوا اور کون سنگ رہا۔۔ اب امید کرونگی آپکو پسند آئیگا بہت سے چھوٹے چھوٹے میسیجز دیے ہیں آپ سب ان کو ایک فن وے میں سمجھ لیں گے۔۔ امید ہے آخر تک میرے ساتھ جڑے رہینگے۔۔۔

اور آخر میں یہی کہوں گی اللہ پر بھروسہ کریں اسکا شکر کریں۔۔ اب ناول بھی پڑھیں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ کیوں خاص کر یہی میں نے کہا۔۔

کہانی محبت کرنے والوں کی ہے۔۔ دل سے رشتے نبھانے والوں کی ہے۔۔ مشکلوں کے باوجود کھل کے زندگی گزارنے والوں کی ہے۔۔

جزاک اللہ۔۔



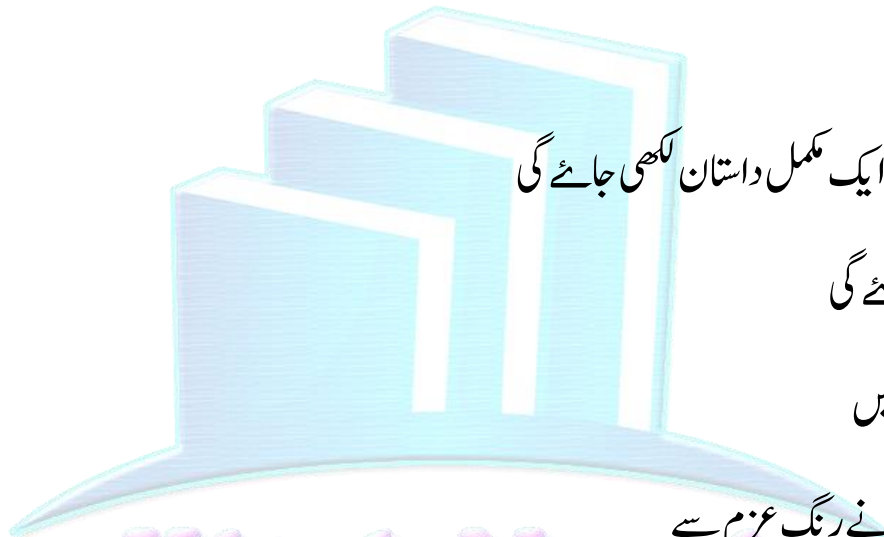
www.kitabnagri.com



Posted on Kitab Nagri

## ناول: جسے رب رکھے

از قلم علیشاء انصاری



ایک کہانی لکھی جائے گی ایک مکمل داستان لکھی جائے گی

پر لکھی یہ ایک غزل جائے گی

دکھاؤں گی کردار ایسے میں

جو تخلیق کرے ہیں خدا نے رنگِ عزم سے

کامل ایمان ہیں اور پر جوش بندے ہیں یہ

کیے ہیں بھروسہ جو فیصلوں پہ رب کے

قلب بھی کہہ دے کے رب کے بندے ہیں یہ

غم ملے تو سہہ لیتے ہیں یہ صبر کر کے

سب کی خوشی میں خوش ہو کر جی لیتے ہیں یہ

## Posted on Kitab Nagri

چلبے ہیں منچلے ہیں ایک عجبہ ہیں یہ

—\*—

زندگی میں ہار کے بارے میں سوچا انھوں نے کبھی نہیں

کیونکہ جیتنے کا مول ہی کافی ہوتا ہے انکے لیے

ہر مشکل سے گزریں گے یہ مسکرا کر چہک کر

دشمن کو ہر بار ہار کی دھول چٹا کر

بندے ایسے ہیں کہ جن پہ رحمت ہو رب کی

رب سے مانگا تھا نوازا بھی رب نے ہی

پر امید ہیں خوش ہیں جو شیلے عجبے ہیں یہ

یہ کردار ہی نہیں سبق ہیں یہ سب کی لیے

شاہین کی طرح پرواز مچھلی کی طرح سمندر میں تیر جائیں گے کہیں

پھولوں کی طرح کھل جائیں گے کہیں

—\*—

نازک کانٹوں کی طرح چبھتے نہیں یہ

## Posted on Kitab Nagri

عرش سے فرش تک مشکل ہے ان سا کوئی ملے

یہ میرے کردار ہیں کوئی معمولی بات تھوڑی

صوفی بزرگ اور صحابہ ان جیسے تو یہ نہیں

لیکن یقیناً شامل ہیں ان لوگوں میں

جو ہیں رب کے بہت قریب

کرم عنایت ہے خاص شاید رب کا ان پر

ہر مصیبت کا ٹاکرا کر لیتے ہیں یہ سب مل کر

پڑھو گے تم بھی میری یہ کہانی

ہنس پڑو گے پڑھ کر یہ ہے میری زبانی

بات اتنی سی ہے کے بگاڑ سکتا کوئی انکا نہیں کچھ

www.kitabnagri.com

ایک شیطانی سی بلا ہیں یہ بھی

بات وہی جسکے ساتھ ہو رب

تو پھر کہاں کوئی انکا بگاڑ سکتا ہے کچھ

ہاں تو

Posted on Kitab Nagri

جسے رب رکھے اسے کون چکھے



Episode 1

وہ بچن میں پانی کی غرض سے گیا تھا۔ سفید شرٹ میں ملبوس ماتھے پہ آتے بال اسے مزید پرکشش بنا رہے تھے۔۔ چوڑا کسرتی جسم کھڑے نقوش مغرورانہ انداز اسکے مزاج کا حصہ تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

ابھی وہ پانی کا جگ لے کر ہی مڑا تھا کہ بری طرح اسکی ٹکڑ کسی پھول سے وجود کی لڑکی سے ہوئی۔

پانی اپنا کام دکھا چکا تھا دونوں کے سر کے آگے کے بال اور چہرہ بھیگ چکا تھا اور لڑکی کے موبائل پر بھی پانی نے اپنے جلوہ بکھیر دیے تھے۔

"آہہ۔" نور کا بری طرح بیلنس بگڑا تھا اور اس نے اس شخص کے دائیں بازو کو مضبوطی سے تھام لیا بلکہ اپنے بلیوں جیسے ناخن بھی اسکے بازو پر گڑا دیے۔ اس شخص نے بھی اسے اپنے سہارے سے تھاما ہوا تھا اور نہ وہ اب گری تو کب گری تھی۔

جب اس شخص کی نگاہیں اٹھ کر اسکے من موہنے چاند سے چہرے پہ پنکھڑی ہونٹ کے نیچے تل پر گئیں آدھا کام تو وہیں تمام ہو گیا اور پھر جب نگاہیں مزید اٹھیں اور آنکھوں کی طرف گئیں۔ ایک دو تین۔۔ ختم سب۔۔ قیامت تھی گویا قیامت۔۔ کام تمام۔۔ واللہ!! کیا حسن تھا۔۔ گویا رب نے بھی جیسے بہت فرصت ہو۔۔

آج اسکی وہ کنجی کالی آنکھیں قہر ڈھا رہی تھیں۔ اسکی کالی آنکھیں انتر منتر تھیں۔۔ جھیل سیف الملوک سے بھی زیادہ گہری۔۔ دراز پلکیں مصور کا کمال تھیں۔

نازک پنکھڑی لب، گلابی گالوں کی حامل وہ چلتی پھرتی عذاب جان تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

وہ ان جھیل جیسی آنکھوں میں معنی خیز مسکراہٹ لیے جھانک رہا تھا۔ پانچ سالوں میں اگر کچھ نابدلہ تھا تو وہ اسکی کنچہ آنکھیں تھیں۔ وہ دونوں فاصلہ برقرار رکھے ہوئے یک ٹک ایک دوسرے کو دیکھنے میں مبہوت ہو گئے تھے۔ نور کا بھیگا چہرہ حسن سے بالاتر ہوا تھا۔ اڑی زلف چہرے پہ اس طرح کہ شبوں کے راز مچل جائیں۔

ہمیشہ وہ سب کو اپنی آنکھوں کے سہر میں گرفتار کرتا تھا آج خود اپنی جیسی پوری مکمل ہم نماخو بصورت بڑی کالی کنچہ آنکھوں میں ڈوب گیا تھا۔ آج اسے اندازہ ہوا تھا کہ لڑکیاں کیوں اسکے پیچھے پاگل ہوتی تھیں۔ نور نے جب اس شخص کو دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی۔

وہ آنکھیں اسے دیوانہ کر گئی تھیں..

وہ اپنے حسن کو اس لیے سنبھال کر رکھتی تھی تاکہ کوئی اسکے پیچھے دیوانہ نہ ہو مگر وقت نے بھی اپنا کھیل کھیلنا شروع کر دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

یہ محبت کی ابتدا کی پہلی سیڑھی تھی۔ آگے کون جانے کے ایک دوسرے کو حاصل کرنے کے لیے کتنا صبر کرنا پڑے گا۔

جیسے لا حاصل محبت کی داستان شروع ہو چکی تھی۔

\*\*\*\*\*



## Posted on Kitab Nagri

یو۔ کے کی ریاست کے شہر لندن کے ایک بڑے اور عالیشان فلیٹ کا ایک کمرہ مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اور جہازی سائز بستر پر ایک شخص دنیا سے بے خبر نیند میں ڈوبا ہوا جو دیکھنے سے لگے کہ ایک مردہ بے جان لاش پڑی ہو ایک موبائل فون کی آواز پر جاگا۔

"ہو نہہ یار کیا مسئلہ ہے۔۔ اس وقت اب کس کو مجھ ذہین کی یاد آگئی"

اس نے بولتے ہوئے اپنا ہاتھ موبائل کی جانب بڑھایا اور سامنے اسکرین پر نام پڑھ کر فوراً کرنٹ کی رفتار سے اٹھ کے بیٹھ گیا کیونکہ وہ نام کسی اور کا نہیں اس کے اپنے اکلوتے والد حضور کا اسکرین پر چمک رہا تھا۔

"ہائے! یو وائٹس ایپ ڈیڈ۔۔" وہ شرارت سے بولا۔

"السلام علیکم۔۔ بیٹا جی۔۔" جی پر خاصا زور دے کر انھوں نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی کہ ایک مسلمان بات کرنے سے پہلے سلام کرتا ہے۔ اور وہ کافی حد تک شرم دلانے میں کامیاب بھی ہو گئے۔

www.kitabnagri.com

"جی۔۔ وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ ڈیڈ"

وہ شرمندہ تو ہوا تھا لیکن تھا تو انہی کا بیٹا اتنی آسانی سے کیسے ہارتا۔۔ اسی لیے جواب مکمل سلام کا جواب دے کر کیا۔۔

"کیا کر رہے تھے؟؟"

"بس نکلنے کی تیاری کر رہا ہوں" اس نے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائی اور اطمینان سے بولا۔

## Posted on Kitab Nagri

"جھوٹ بولنا بھی سیکھ لیا؟" سامنے سے وہ انکی بات پہ ہنسنے لگا۔

"بس اٹھ گیا نکلنے کی ہی تیاری کر رہا ہوں۔۔" وہ بھی اپنی اولاد کی خصلت سے واقف تھے جب ہی خود نے یاد سے کال ملائی۔۔ باپ بیٹا دونوں ٹکر کے تھے۔

"میرا تو دل لگ گیا ہے ویسے یہاں۔۔" اس نے یہ بات بڑے ہی کوئی سنبھلتے ہوئے کہی۔

"مان صاحب کہیں کوئی لڑکی انگریز میم کا چکر تو نہیں۔۔"

"استغفر اللہ!" مان نے کانوں کو چھوا۔۔ "توبہ توبہ آپکو اپنی اس شریف اور معصوم اولاد پر یقین نہیں۔۔ سیریل سیلی ڈیڈ یہاں کوئی لڑکی کا سین ہی نہیں۔۔" وہ جتنا حسین تھا لڑکیاں اس کے آگے پیچھے گھومتی تھیں مگر اس کو ان لڑکیوں کی موجودگی سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ وہ ایک ایسا شخص تھا کہ اپنی باتوں سے سامنے والے کو گھوما ڈالتا تھا۔

"چلو اچھی بات ہے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ ویسے بھی میں نے تمہارا رشتہ تمہارے بچپن میں ہی طے کر دیا تھا ان لڑکیوں کے پیچھے گھومنا وقت برباد کرنے جیسی بات ہے۔۔" وہ بھی بڑے ہی کوئی مطمئن انداز میں اس پر بم پھوڑ دیتے ہیں۔۔

"ایک منٹ کیا کہا آپ نے ڈیڈ۔۔" اس نے اپنے کان شہادت کی انگلی سے مسلے تھے۔

"میں نے کہا کہ میں نے تمہارا رشتہ تمہارے بچپن میں ہی طے کر دیا تھا۔" اب کی بار وہ مسکراہٹ چھپاتے ہوئے تھوڑی اونچی آواز میں بولے تھے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اور مجھے یقین ہے کہ میرا معصوم اور شریف بیٹا میرے فیصلے کا مان رکھے گا۔ اور کوئی مسیٰ لہ بھی تو نہیں ہے۔۔ اور تمہیں تو ویسے بھی کوئی لڑکی پسند نہیں۔۔" وہ اسی کے الفاظ سود سمیت اسے لوٹا رہے تھے۔۔

شریف اور انکا بیٹا۔۔ سننے میں اور بولنے میں کافی اچھا تھا۔

وہ بالکل حیران تھا کہ کیسے اسکے ابا نے اسے یہ بات بتائی تھی اتنے سالوں میں تو کبھی نہ بولے اور اب بولے تو ایسا بولے۔ اس نے بھی ٹھنڈے انداز میں بات مان لی۔

"اچھا ٹھیک ہے مان لی اس مان نے آپکی بات۔۔ ایسا کبھی ہو سکتا ہے میں آپکی بات نہ مانوں۔۔"

یہ وہی بات تھی اپنے منہ میاں مٹھو ہونا۔۔

"ہاں مجھے معلوم ہے کہ کتنے تم میرے فرمانبردار ہو۔۔ آگے وہ مزید اسے اسکی تمام نافرمانیاں گنوانے ہی لگے گئے تھے کہ وہ فوراً بیچ میں ان سے بچنے کیلئے بول پڑا۔۔

"چلیں دیکھتے ہیں بابا کس بد نصیب کا مجھ سے شادی کر کے نصیب پھوٹے گا۔۔" وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا کیونکہ اس سے مزید اب ہنسی کنٹرول نہیں کی جا رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

"میری معصوم اولاد یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ کس کا نصیب پھوٹے گا"

انھوں نے جلدی نکلنے کی تاکید کر کے فون رکھ دیا۔

"حد ہو گئی سارے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں سونے سے پہلے حارث کے بچے نے دماغ کھایا تھا اور اب ڈیڈ نے کلاس لی اور مجھ پہ بم بھی پھوڑ دیے۔۔ وہ اس بات کا ذکر کرتا ہے جب حارث نے اسکو چند گھنٹے پہلے کال کی تھی اور اسکی واپسی کے بارے میں ہی پوچھا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار بس کر دے نیند آرہی ہے مجھے۔۔ پورے آدھے گھنٹے سے تو مجھے اپنے رولے سنارہا ہے۔۔"

"کیا یار ہاں کوئی رولے نہیں ملکی سیاست کے بارے میں بتا رہا ہوں۔۔"

نہیں سنی مجھے یہ سیاست کی باتیں البتہ کوئی انسانوں والی بات ہو تو بتاؤ۔۔ اپنا شوروم سنبھال دوسروں کے کانوں پہ رحم کر لے۔"

"نہیں انسانوں والی کوئی بات نہیں ہے میرے پاس۔۔ اور تم مجھ سے انسانوں والی گفتگو کی امید نا ہی رکھو۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے تجھے پتہ ہے وہ بھی اب واپس آرہا ہے۔۔"

"ہاں وہی تو تم دونوں کی واپسی ہے۔"

اچھا اب اللہ حافظ۔۔ یہ کہہ کر فوراً کال کاٹ دی تھی کیونکہ اب اسکی نیند برداشت سے باہر تھی۔۔

مان خیال سے واپس ہوش کی دنیا میں آیا اور الفاظ دھرائے "وہ بھی واپس آرہا ہے۔۔" اور مسکراتا ہوا واش روم کی جانب فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*

آج اسلام آباد کا موسم بہت خوشگوار تھا اور وہ یونیورسٹی کے گارڈن میں درخت کے نیچے بیٹھی اپنے موبائل سے گھاس کی درختوں کی اور بادلوں کے حسین منظر اپنے موبائل میں سیو کر رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

یہ اسکا شوق تھا اور شوق وہ فوراً پورے کر لیتی تھی۔ ملاہم اسی کے سامنے بیٹھی ڈھائی کلو کی موٹی کتاب کو ہاتھ میں پکڑے اونچا آسمان کی جانب کرتے ہوئے کتاب میں سے کچھ ڈھونڈ رہی تھی اور مشک اس کے کندھے پر سر رکھے اپنی ناک کو سکپڑتے ہوئے آسمان پہ بادلوں کی شکلوں میں سب کو ملا رہی تھی۔۔ یہ وہ تین تھیں جو دس لوگوں پر بھی بھاری پڑ جائیں۔

"آہ وہ دیکھو ملاہم یہ والا بادل بالکل سروہاج جیسا ہے جو ناک پہ موٹا چشمہ لگائے ہوئے ہو"

ہا ہا ہا اور خود ہی بادلوں کی طرح مذاق بناتے ہوئے ہنسنے لگی۔ اور باقی جامعہ کے طلبہ ان تین نمومیوں کو ہی دیکھ رہے ہوتے ہیں اور خاص طور پر مشک کی طرف ہر کوئی متوجہ تھا کیونکہ وہ اکیلے ہنستی ہوئی بہت عجیب لگ رہی تھی۔۔

"پریشہ ااااا۔۔۔"

"آہ۔۔ شامیر کیا ہوا پاگل تو نہیں ہو گئے؟ کیوں گلا پھاڑ کے میرے نام کی تسبیح پڑھ رہے ہو" شامیر کے اس طرح سے چیخ کر بولنے پر وہ بری طرح ہل گئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

"کیا ہو گیا پری بی بی میں تو دیکھو اپنے اور تمہارے لیے یہ سینڈ وچ لایا تھا اور تم ایسے غصہ ہو رہی ہو"

شامیر جو منہ پھولائے کھڑا مکمل اداکاری کرتا تھا پریشہ اس سے سینڈ وچ چھین چکی تھی۔۔

"بس کر دو یہ اپنی دو نمبری ایکٹینگ۔۔ وہ پھر کھانے میں مصروف ہو گئی۔۔ شامیر بھی بنا بحث کرے کھانے پہ توجہ دینے لگا کیونکہ انجام سے وہ بخوبی واقف تھا۔

"یہ اسکو کیا ہو گیا کہیں مرگی کے دورے تو نہیں پڑ رہے؟؟" شامیر سوالیہ انداز میں پوچھا۔

## Posted on Kitab Nagri

ملاہم جو اتنی دیر سے کتاب میں لگی خزانہ ڈھونڈ رہی تھی اور ان سب کی حرکتیں دیکھ اور باتیں سن رہی تھی جس سے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا وہ ایکزیٹلی کر کیا رہی تھی۔۔ وہ فوراً شامیر کے سوال پر بولی۔۔

"کہاں ہماری قسمت جو اسے مرگی کے دورے پڑیں۔۔ ملاہم نے شامیر کو آسمان کی طرف دیکھنے کا اشارہ کیا۔۔

"ابھی مشک نے تمہارے جیسا بندر بھی بادلوں کی شکل میں دیکھا۔۔"

"ہنہہ!!" اور کچھ پل شامیر کو ساری بات سمجھنے میں لگے تھے وہ پھر وہ فخرانہ انداز میں بولا۔

"تم لوگوں کو کیا پتا بینڈ سم لوگوں کے بارے میں لڑکیاں مرتی ہیں میری بینڈ سم پر سالنٹی پر۔۔" شامیر نے سامنے والے گروپ میں بیٹھی لڑکی کو آنکھ مارتے ہوئے کہا جو شرماتے ہوئے منہ پھیر گئی۔

"اوہ رہنے دو بس تم تو برگر بوائے۔۔" مشک اسے فوراً جواب دیا کہ اب وہ کیسے پیچھے رہ سکتی تھی۔۔

"آہہہ۔۔"

برگر بوائے کا لفظ اپنے لیے سن کر شامیر کے بدن میں گویا آگ لگ چکی تھی۔

مشک نے اسے تپانے کے لیے کہا تھا اور کامیاب ہونے پر وہ دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے ہنس رہی تھی۔۔ ملاہم اور پریشہ بھی ہنسی روکنے کی ناکام کوششیں کر رہی تھیں۔

شامیر کو اس لفظ برگر بوائے سے بہت چڑ تھی۔۔

"میں بتا رہا ہوں بلکہ لاسٹ ٹائم وارن کر رہا ہوں تم تینوں کو کہ آج کے بعد بلکہ ابھی سے کوئی یہ نام دوبارہ نہیں لے

گا۔۔"



## Posted on Kitab Nagri

"کونسا نام؟؟؟" پریشہ اسے چھیڑتے ہوئے بولی۔۔

اسکی بات کا جواب شامیر گانا گا کر دیا۔

"اللہ بچائے میری جان

کہ رضیہ غنڈوں میں پھنس گئی۔۔"

رضیہ سے مراد شامیر اور غنڈوں کا کردار ہماری شیرنیاں نبھارہی تھیں۔۔

شامیر کے گانے پر سب ہنس ہنس کے لوٹ ہو چکے تھے۔۔

اور یونی کہ طلبہ جو ان سے کچھ فاصلوں پر بیٹھے اور آس پاس سے گزرتے ہوئے طلبہ بھی ہنس رہے تھے۔۔

"وہ تھے ہی اتنے عجوبہ کہ ان جیسا کوئی ڈھونڈنے نکلے تو ڈھونڈ نہ پائے۔۔ اللہ نے ان جیسا کوئی دوسرا پیس بنایا ہی نہ تھا۔۔"

"اچھا شامیر یہ بتاؤ شہیر کب تک رہا ہے آج؟؟؟" سوال اس بار مشک کی طرف سے آتا ہے اور آنکھوں میں اسکے ایک الگ ہی چمک تھی۔۔

"تم بڑا چمک رہی ہو بھائی میرا آ رہا خوشی میں پاگل تم ہو رہی ہو۔۔ ہنہ بیگانی شادی میں عبد اللہ دیوانہ۔" بات کے آخر میں شامیر طنزیہ محاورہ بھی مشک کو چپکا دیا۔۔

"ہنہہ ?? What do you mean ..

Don't forget burger! he is also my cousin"

مشک نے فٹاٹ جواب اسکے منہ پہ چپکایا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"نہیں میں بتاتی ہوں اسکے چمکنے کی وجہ۔۔"

"نہیں ملاہم اسکے سامنے نہیں بتاؤ" مشک اپنا راز اب شامیر کے سامنے کھلتا دیکھ کر بولی۔۔

"کونسا راز؟؟ اب تو تم بتاؤ ورنہ میں نے ملاہم تمھاری وہ والی بات سعدی کو بتا دوں گا۔۔"

شامیر اس بات کا زکر کیا جب سعدی کی ریسٹ واپس کا ملاہم نے برا حال کیا ہوتا ہے اور یہ بات سعدی سے چھپائی تھی۔۔

"ارے نہیں میں تمھیں بغیر بلیک میل ہوئے بتاتی ہوں۔"

انکا کام ہی یہ تھا ایک دوسرے کو بلیک میل کر کے بات منوانا۔۔

"مشک اور میں نے نہ شہیر سے چاکلیٹس منگوائی ہیں۔۔ میں نے صرف تین ڈبے اور مشک نے پورے پانچ۔۔" ملاہم نے ہاتھ کا اشارہ کر ا۔۔

"شرم تو زرا نہیں آئی ہو گی۔۔ اوہ تم لوگوں میں شرم ہے ہی کہاں۔۔ آفندی ہو پھر یہ تو ہو گا" شامیر نے تیور چڑھائے کہا اور نیچے گھاس پہ دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کے لیٹ گیا۔۔ لڑکیاں اشتیاق سے اسے دیکھنے لگیں۔

"رہنے دو کنجوس وہ ایک آفندی خاندان سے تعلق رکھتا ہے بہت سخی ہے۔۔ پتا نہیں یہ کنجوس کیسے آفندیز میں سے کسی کی اولاد ہے۔۔" پریشہ نے دو ٹوک کہا اور اسکے منہ پہ موبائل کا کیمرہ آن کیا۔

"یا اللہ۔۔۔ دارجی سن رہے ہیں آپ آپکی پوتیوں اور نواسی کی زبان کیسی چل رہی ہے"۔۔ شامیر لیٹتے ہوئے ہی آسمان کی جانب مکمل متوجہ ہو کر کہنے لگا جیسے دارجی وہیں بیٹھے ان کی شرارتیں دیکھ رہے ہوں جیسے وہ پہلے لاؤنج میں بیٹھ کر دیکھا کرتے تھے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"بس کرو شامیر کیوں دارجی کو پریشان کر رہے ہو اس وقت تو وہ اپنی بیگم کے ساتھ جنت میں گھوم پھر رہے ہونگے۔" پریشہ آنکھ دبا کر بولی اور وہ چاروں پھر ہنسنا شروع کر دیتے ہیں۔۔ بے وجہ ہنسنا بھی آفندیز کی نشانی تھی۔

ان سب کی پرورش انکے والدین نے بہت اچھے طریقے سے کی تھی۔۔ آپس میں پیار بانٹنا سکھایا تھا اور باقی بہت کچھ دارجی کی صحبت سے ان سب نے سیکھا تھا۔۔ جب تک وہ زندہ تھے انہوں نے ہر دن اپنی پوتے پوتیوں اور نواسہ نواسیوں کو سنہری اور اچھی بات سکھائی۔۔ تو ان کے دماغوں میں وہ اسٹیپ پیپر کی طرح چھپی ہوئی تھیں۔۔ یہی والدین اور بڑوں کی تربیت کا نتیجہ ہوتا ہے کہ انکی اولاد نیک نکلے۔۔

اور یہ ان سب کے ساتھ بھی تھا شراتی تو وہ بہت تھے لیکن دوسروں کا درد اور تکلیف سمجھتے تھے ہر کسی کی مدد کے لیے فوراً تیار رہنا کوئی ان سے سیکھے۔۔ کوئی کچھ بھی کہتا رہے کرتے وہی تھے جو سہی اور بہتر ہوتا تھا۔۔ دوسروں کی باتوں کی فکر کیے بغیر اپنی زندگی جیتے تھے۔۔ زندگی جینے کا سہی اصول ہی یہ ہے کہ زندگی اپنے لیے جی جائے اور ایسے جنیں کے دوسروں کو آپکے جینے سے تکلیف نہ ہو۔۔ اور یہ لوگ تو جیتے ہی اپنے لیے اور اپنے کزن دوستوں کے لیے تھے۔ اور ان میں صرف یہ چار ہی نہیں بلکہ انکا پورا گروپ کا ٹولہ تھا خاندان کی ہم عمر نسل کا گروپ عرف گینگ کہنا مناسب ہو گا۔۔

رحمان صاحب ایک معزز شخص تھے شہر کے تمام لوگ انکا بہت احترام کیا کرتے تھے۔۔ اور یہ سب انکے اخلاق اور زندگی بھر کی محنت اور خدا کے کرم کے باعث ممکن ہوا تھا۔۔ رحمان آفندی کی شادی انکے ہی خاندان کی ایک نیک خاتون عائشہ سے ہوئی جو بہت سمجھدار تھیں۔ آفندی صاحب کی کامیابی کے پیچھے انکا بھی بہت بڑا ہاتھ تھا۔۔ عائشہ آفندی نے زندگی کے ہر فیصلے اور ہر قدم پہ انکا ساتھ دیا۔۔ دونوں نے مشکل وقت بھی ساتھ گزارا تھا اور ایک دوسرے کی ہمت کا سبب

## Posted on Kitab Nagri

تھے۔۔ اور اس سب کی وجہ دونوں کی آپس میں ایک دوسرے سے محبت تھی۔۔ آفندی اور عائشہ بی بی کے چھ بچے تھے۔۔ اللہ نے بھی انھیں نعمتوں اور رحمتوں دونوں سے نوازا۔۔

بڑے بیٹے حمد ان نے جب سے عقل کی دنیا میں ہوش سنبھالا تو اپنے والد صاحب کے ساتھ مل کر کاروبار کو کامیابی کی سیڑھیوں کی جانب پہنچایا تھا۔

باقی بیٹے فاروق، ابتسام اور زوار اور بیٹیاں نرمین اور فاطمہ تھیں۔۔ اللہ کے فضل و کرم سے انکے پوتے پوتیوں کی آمد کے بعد رحمان صاحب کا خاندان اور بھی بڑا ہو گیا۔۔

ابتسام صاحب کے دو بچے سعدی اور ملاہم ہیں۔۔ جو زندگی اور شیطانی دماغ سے بھرپور بچے ہیں۔

فاروق کے صرف دو بیٹے شہیر اور شامیر ہیں۔۔ جو دوسروں کی بینڈ بجانے کو اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔۔ اور دونوں بھائیوں کا دماغ کسی مشین سے کم نہیں چلتا تھا۔۔ اور پورے خاندان میں سب کے لاڈلے ہیں۔۔ لاڈلے تو سبھی بچے ہیں پر ان دونوں پہ یہ عنایت کرم زیادہ ہے۔۔ شہیر آفندی پڑھائی کے لیے ملک سے باہر گئے تھے تو آج انکی واپسی تھی۔۔

زوار صاحب کی دو بیٹیاں پریشہ نور اور منال نور ہیں جن میں پورے پانچ سال کا فرق تھا۔۔ دونوں بلا کی خوبصورت لڑکیاں ہیں۔۔ اور بہت تمیز دار صرف اپنے بڑوں کی نظروں میں اور اپنے کزن دوستوں میں سب سے بڑی میسنیاں یہ دونوں ہی ہیں۔

عمرش، حارث اور مشک فاطمہ بیگم کے بچے ہیں۔۔ نہ صرف دنیا کے شریف لوگوں کو اپنی انگلیوں پہ نچانے میں ماہر بلکہ چالاک لوگوں کو بھی دو منٹ میں سیٹ کرنے والے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اور "داگریٹ شایان علی" نزمین جی کے پتر ہیں۔۔ جس کے خواب ہی سب سے الگ ہیں۔۔ اور وہ جو خود کی ایک پہچان بنانا چاہتا ہے۔۔ شایان کی ایک بڑی بہن سمعیہ ہے۔۔

یہ خاندان کے سارے بچے دوسروں کی طرح بالکل نارمل نہیں ہیں۔۔ ہر ایک کی زندگی کا الگ خواب اور مقصد ہے۔۔

"ذہانت تو جیسے ان سبھی کو وراثت میں ملی تھی"

اور اس وقت پریشہ، شامیر، مشک اور ملاہم اسلام آباد کی یونیورسٹی COMSATS سے اپنی تعلیم مکمل کر رہے ہیں۔ اور جامعہ کے باقی کے طلبہ ان کو مزید برداشت کرنے کی ہمت کر رہے ہیں۔۔ کیونکہ شامیر کو سب کو تنگ کرے بغیر سکون نہیں ملتا تھا اور مشک اس کا اس کام میں پورا ساتھ دیتی تھی۔ خاص طور پر ان کا نشانہ وہ ہوتے تھے جو جو نیوز کے ساتھ ریلنگ کیا کرتے ہیں۔۔ ریلنگ وہ بھی کرتے تھے لیکن ایک حد میں رہ کر۔۔ اور پریشہ تو یونی کے مظلوموں کی ہیڈ سردار تھی۔۔ وہ اور ملاہم، شامیر اور مشک کو شرارتیں کرنے سے روکتی ضرور تھیں لیکن کچھ دیر بعد وہ انھی کے ساتھ شامل ہو جایا کرتی تھیں۔۔

www.kitabnagri.com

سعدی، حارث اور شایان کی اسی سال گریجویشن مکمل ہوئی تھی۔۔ اور ان تینوں نے پورا ایک مہینہ گھومنے پھرنے میں برباد لیکن بقول انکے پڑھائی سے آزاد ہونے کی خوشی کا جشن منایا تھا۔۔

پریشہ کامرس کی سٹوڈنٹ ہے اور فائنل ایئر میں داخل ہو چکی ہے۔۔ کامرس کا انتخاب اس کا خود کا تھا کیونکہ وہ اپنے باپ دادا کے بزنس میں شامل ہونا چاہتی تھی۔۔ اور شامیر کے بقول وہ سارا بزنس تباہ و برباد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ملاہم اور شامیر نے انجینیئرنگ لی تھی۔۔ اور ہماری آفت کی پرکالہ مشک ایک قابل ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں تو وہ میڈیکل کا انتخاب کرتی ہیں۔۔ جس پر شایان اسے بہت چڑاتا ہے کہ دوسروں کی ناک میں دم کرنے والی سب کی جانیں بچایا کرے گی۔۔

یہ تھا ان سب کا حوالہ۔۔

جیسے ان کے والدین میں محبت تھی اسی طرح ان کے درمیان بھی ایک دوسرے سے بے پناہ محبت تھی۔۔  
اگر کم لفظوں میں انکی تعریف اور پہچان کرنی ہو تو یوں کی جائے کہ۔

"They are modern religious burgers of new generation...."

:

"اچھا بس بھو کیوں لے لینا تم لوگ چاکلیٹس اور میں دارجی کو پریشان نہیں کرتا۔۔ خوش پریشہ بی بی۔۔" شامیر ناک پھلائے بولا۔۔

"اور ویسے بھی شہیر بہت سخی ہے آخر میرا شامیر آفندی کا جو بھائی ہے۔۔ کوئی معمولی بات تھوڑی ہے۔۔" اس نے پھنکارا۔

"اوہ گاڈ یار بس کر دو یہ شہیر نامہ پک گئی ہوں میں سن سن کر صبح گھر سے بھی اسکا نامہ سن کر آرہی ہوں اور یہاں تم لوگ!!" پریشہ چڑتے ہوئے بولی اور اسے صبح کی بات یاد آگئی جب گھر پہ شہیر نامہ چلا تھا۔۔

وہ سیڑھیوں سے اتر رہی ہوتی ہے اور ایک ہاتھ میں کمرے کو پکڑ کر ولاگ بنا رہی تھی۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"ہاں تو یار جیسے آپ سب جانتے ہیں کہ میں یونی کے لیے کوئی میک اپ نہیں کرتی اور آج بھی بس میبلین کی پنک شیڈ کی لپسٹک لگائی ہے۔۔ اور ہاں بڑا والا شاؤٹ آؤٹ اس برانڈ کو انکی فراک کا فیریک بہت زبردست ہے۔۔ وہ بولتے ہوئے اپنے حلیے اور کپڑوں کی جانب دیکھتی ہے۔۔ بلو جینس پر وہ پنک کلر کی برانڈ ڈگھوٹنوں تک آتی فراک میں ملبوس اور سفید رنگ کا دوپٹہ گلے میں سجائے ہوئے تھی۔ اور پیر سفید رنگ کے بھاری جوگرز سے قید کیے ہوئے تھے۔ اسکا لباس اسکی خوبصورت کو مزید چار چاند لگاتا تھا۔۔ یہ اسکا ڈریسنگ اسٹائل تھا۔

باتیں کرتی کوئی وہ ناشتے کیلئے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔ اور کیمرے کے سامنے بہت کچھ بولنا شروع کر دیا۔  
تبھی کچن سے ارسلہ اسے آواز لگائی۔۔

"پریشہ کیا صبح صبح یہ شیطانیت شروع کر دی ہے"

"مما کیا؟؟ آپکی آواز بھی ریکارڈ ہو رہی ہے ولاگ میں۔۔ ارے یار مجھے اب یہ کٹ کرنا پڑے گا۔۔ نہیں نہیں میں کٹ کیوں کروں۔۔ میں یہ کٹ نہیں کرونگی۔۔ آخر سبسکرائبرز یہی تو مرچ مسالا مانگتے ہیں۔۔"

www.kitabnagri.com

"ارے کیا ہوا بیگم کیوں ڈانٹ رہی ہیں میری شیرنی کو۔۔"

پچھلے سے زوار صاحب آتے ہوئے بولے اور پریشہ انکی آواز سن کر کیمرہ فوراً رکھ کر انکے گلے لگ گئی اور اپنی اماں کی شکایتوں کا پٹارہ کھول دیا۔۔

"دیکھ لیں آپکی محترمہ میرے ولاگ کے بارے میں پتہ نہیں کیا کیا بول رہی ہیں۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

ارسلہ ہمیشہ ان باپ بیٹی کے آگے ہار جاتی تھیں۔۔ انکا مکمل نام ارسلہ نور تھا اور یہی نور نام انھوں نے اپنی بیٹیوں کے نام کے آگے لگایا تھا لیکن نام کا اثر ان دونوں پر بالکل ویسا نہیں تھا جیسا ارسلہ نور پہ تھا۔۔ وہ ایک نرم اور ٹھنڈے مزاج کی تھیں اور پریشہ اور منال بہت ہی کوئی جو شیلی قسم کی تھیں۔۔

"ارے نہ بولا کریں بیگم آپ اسے کچھ۔۔ پتا ہے نہ یہ ہماری بیٹی کا شوق ہے کہ وہ ولا گر بنے۔۔"

ابھی پریشہ کچھ بولنے ہی والی تھی منال بچ میں بول پڑی جو اتنی دیر سے ناشتے میں مصروف تھی۔۔

"نوباہا!! ڈونٹ سے دس۔۔ ورنہ ابھی آپی دو گھنٹے کا لیکچر دینا شروع کر دیں گی کہ بابا میں ولا گنگ کرنا چاہتی ہوں لیکن ولا گر بننا نہیں چاہتی۔۔" منال پریشہ کی پوری نقل اتار کر کہنے لگی پریشہ لہے یقینی سے اسکی ایکٹینگ دیکھ رہی تھی۔۔

"اچھا بس کرو تم منی زیادہ نہ بولو۔۔"

"اچھا بیٹا پر سو فاروق بھائی کے ہاں دعوت ہے انکا کل رات کو فون آیا تھا۔۔"

"کیوں بابا؟؟؟" پریشہ منہ میں سیب چباتے ہوئے بولی۔۔

"بیٹا آج شہیر آرہا ہے۔۔ وہ تو کل ہی رکھ لیتے لیکن ابھی فاطمہ نہیں ہے تو وہ کل رات تک لاہور سے واپس آئے گی تو اس لیے انھوں نے پرسو کی رکھی ہے دعوت تاکہ میں سب شریک ہو جائیں۔۔" زوار اپنی چھوٹی بہن کے بارے میں بتاتے ہوئے بولے۔۔

اور پھر ارسلہ بیگم کا شہیر نامہ شروع ہو گیا اور پریشہ کا سارا موڈ بگڑ گیا کیونکہ اس کو مزید ولاگ بنانا تھا اور اسکے گھر والوں کا شہیر نامہ ہی ختم نہیں ہو رہا ہوتا اور وہ یہ سب تو کبھی ولاگ میں نہ ڈالتی۔۔ خاص کر اپنے تایا زاد کزن کی تعریفیں۔۔

پورا ناشتہ ختم ہو گیا لیکن مزے کی بات یہ تھی کہ ارسلہ تب بھی شہیر کا ہی ذکر کر رہی تھیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اللہ حافظ ماما بابا!!" پریشہ کھڑی ہو گئی اور ڈرائیور کے ساتھ یونی کے لیے نکل پڑی۔

"اففف!! پریشہ دفع کر جب تک یہ شہیر واپس نہیں آئے گا ان سب کا رولہ ختم نہیں ہونا۔۔ چلو دیکھتے ہیں لندن ریٹرنز کتنا فرق آیا ہے تم میں ان پانچ سالوں میں۔۔" وہ صبح کے خیال سے واپس آکر بولی۔۔

"چلو یار اٹھو کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے" شامیر نے ملاہم کو بولا کیونکہ وہ دونوں ہم جماعت تھے۔۔

"ہاں چلو یار۔۔" پریشہ بھی اسکی بات سے متفق ہو کر اٹھ گئی۔۔

چلتے چلتے شامیر نے پریشہ سے پوچھا۔۔ "یار کیا تم شہیر کو پہچان لو گی۔۔ وہ کیا ہے نہ جب سے وہ گیا ہے تم نے کبھی اس سے بات نہیں کی"

"ہاں مشکل ہے کہ میں پہچان سکوں پہلے تو بڑا موٹا سا تھا اب دیکھتے ہیں کہ لندن ریٹرنز کتنے کلو اور وزن بڑھا کر آئے گا۔۔" وہ اسکا مزاق اڑاتے ہوئے بولی۔۔

"آہ ویری فنی۔۔" شامیر کو اپنے بھائی کے بارے میں ایسا سن کر بہت برا لگا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*

خان بابا نے مینشن کا مین گیٹ کھولا اور ایک بڑی گاڑی دروازے سے اندر پورچ میں آکر رکی۔

وہ گاڑی میں سے باہر نکلا اور ڈرائیور اسکا سارا سامان گاڑی میں سے باہر نکالنے لگا۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"السلام علیکم! چھوٹے صاحب اللہ کا شکر آپ ساتھ خیریت سے آگئے۔" دروازہ بند کر کے خان بابا فوراً اسکی جانب آتے ہوئے بولے۔

"وعلیکم السلام۔۔ کیسے ہیں خان بابا؟" وہ پوچھتے ہوئے انکے گلے لگا اور مضبوطی سے انھیں بھینچ لیا مطلب پیار والا محبت سے بھینچا تھا۔

خان بابا اسکے اس رویے پر بہت خوش ہوئے کہ بچہ بگڑا نہیں اب بھی ویسا ہی ہے جیسا پہلے تھا اتا ولا۔۔ مگر کافی بدل چکا تھا۔۔ مضبوط جسمت اور پہلے سے زیادہ پرکشش پر سالنٹی اور تھوڑی سنجیدگی مزاج کا حصہ تھی۔

"بیٹا آپ تو پورے ہی بدل گئے لندن جا کر۔۔" وہ حیران ہو کر بولے۔

"آہاں۔۔ خان بابا وہ کیا ہے نہ لندن کی ہوا ہی ایسی۔۔ اس بار آپکو بھی لیکر جاؤنگا دیکھیے گا آپ بھی جو ان ہو کر واپس لوٹیں گے۔" وہ خان کو چھیڑنے کو چھیڑنے لگا۔

"ہٹ شریر۔۔ اچھا اندر چلیں صاحب آپکا انتظار کر رہے ہیں۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اندر داخل ہوا تو اسکے اماں ابا وہیں بیٹھے ساتھ میں باتیں کر رہے تھے۔

"اہم۔ اہم۔۔ السلام علیکم۔۔ میری طرف سے آپ دونوں میاں بیوی پر بہت ساری سلامتی ہو۔" وہ تیز آواز میں کہتا ہوا انکے پاس آگیا۔

"ارے میرا بچہ آگیا۔۔ وعلیکم السلام۔۔" رابعہ صاحبہ اسے گلے سے لگا چکی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ناں ناں ابھی بھی آپکا پتروہیں لندن میں ہے۔۔ ارے عجیب بات کرتی ہیں آپ بھی ماما۔۔" وہ انکا ہاتھ چوم کر اور اپنے باپ کی طرف آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔

"برخوردار اگر ماں سے مل لیے تو اپنے باپ سے بھی مل لو۔"

"ہا ہا بابا اگر یہ کیسے ہیں؟" وہ انکے بھی سینے سے لگ گیا اور زور سے بھینچ لیا۔۔ لیکن وہ اسے اور زور سے بھینچ لیتے ہیں اس سبب کے کہ بیٹا ابھی باپ جو ان ہے یہ حرکتیں ابھی کام نہیں آئیں گی۔۔

"آہ بابا اتنی زور سے کون گلے ملتا ہے۔۔"

"وہی جن میں پیار ہو۔۔" وہ اسے تپاتے ہوئے بولے۔۔

اتنی شرارت اسکے مزاج کا حصہ نہیں تھی مگر کچھ تھا جو وہ اتنا بدل گیا تھا یا کچھ چھپا رہا تھا۔۔ مگر ماں باپ سے وہ ایسے ہی ملتا تھا لیکن دنیا کے آگے اسکا کافی رعب تھا۔

ماں باپ کے سینے سے لگ کر اسے وہ سکون ملا جسکا اس نے ان پانچ سالوں میں انتظار کیا تھا۔۔ والدین کی بات ہی الگ ہوتی ایک الگ قسم کا نشہ سا ہوتا ہے۔۔ پاک نشہ۔۔

www.kitabnagri.com

"اور ڈیڈ مجھ سے جیس نہ ہوں کہ موم نے مجھے گلے لگایا اور پیار بھی کیا۔۔ میں نے ابھی سب دیکھا کے آپ دونوں بھی ساتھ بیٹھے ڈیڈ مار رہے تھے۔۔" وہ دونوں کے گال کھینچتے ہوئے بولا۔۔ ہر جگہ کی یہ خبریں رکھتا تھا۔۔

"اب کیا کھڑا ہی رکھیں گے یا بیٹھائیں گے بھی؟"۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"بیٹا جیسی تو تمھاری حرکتیں ہیں نہ تو بیٹھنے کا تو بنتا ہی نہیں۔۔ پورے پانچ سالوں میں یہ نہ ہوا کہ ایک چکر لگا لو واپس پاکستان کا۔" انھوں نے اس سے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔۔

"آہ دل ٹوٹ ارمان پھوٹ۔۔ آپ ناراضگیاں لے کر بیٹھ گئے۔۔"

"اچھا معذرت۔۔ ویسے تو میں کسی سے معافیاں نہیں مانگتا لیکن آپ ہمارے والد حضور ہیں آپ سے معافی مانگنا میری شان میں گستاخی نہیں ہوگی۔" فل ایک نمبر ایکٹینگ۔۔ یہ بات سچ تھی وہ معافی مانگنے والوں میں سے نہ تھا کیونکہ وہ غلطی ہی نہیں کرتا تھا۔۔

"اور اب تو میں پر منت یہاں ہوں اب ناراضگی ختم کریں۔۔۔"

1\_2\_3 "وہ گنتا ہے اور فاروق آفندی اسے پھر سے گلے لگا کر استقبال کرتے ہیں۔۔"

'ویکم بیک مائے سن شہیران دافاروق آفندی مینشن۔۔"

"ہاہاہا۔۔"

وہ تھا ہی ایسا ناراض لوگوں کو منانے کا چوننا جو شہیر کے پاس وہ اور کسی پاس نہ تھا۔۔ بات گھمانے میں ماسٹر اور اپنے مطلب کی بات منوانے کا یقین نہ وہ ہنر رکھتا تھا۔۔ وہ اپنی حرکتوں میں زرا نہ بدلاتھا بلکہ اب تو ایسا تھا کہ اس نے ان سب حرکتوں کے لیے پی۔ ایچ۔ ڈی ہی کر لیا ہو۔۔ جتنا وہ قابل دید تھا اتنا ہی قابل تعریف بھی تھا۔



## Posted on Kitab Nagri

اب بھی وہی ایک مغرورانہ انداز ماتھے پہ آتے بال مضبوط کسرتی جسم جسکے لیے اس نے کافی محنت کی تھی۔۔ گوری رنگت اور اب تو وہ کسی خوبصورت انگریز سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔ اور کالی کنچہی آنکھیں اگر کوئی ان آنکھوں میں غور سے دیکھ لے تو انکی گہرائی کے سہر میں ہی کھو جائے۔۔

جاذب شخصیت سے مکمل مرد۔۔

وہ لوگوں کو اپنی آنکھوں میں کھونے پر مجبور کر دیا کرتا تھا۔

ادھر پریشہ یونی آف ہونے کے بعد پارکنگ ایریا میں آرہی تھی کہ اسے ایک لڑکی پریشان سی بیٹھی ہوئی نظر آئی۔۔ اور ہماری پریشہ تو ہیں ہی مظلوموں کی ہیڈ۔۔

ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اگلے ہی سیکنڈ اسکے سر پر کھڑی ہو گئی۔۔

وہ لڑکی اور کوئی ی نہیں پریشہ کی یونی فیلو ہی تھی۔۔ جسکا نام لیزا تھا اور وہ ایک کرسٹن لڑکی تھی۔۔

"کیا ہوا؟؟ یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہو لیزا؟۔۔" پری نور نے فکر یہ انداز میں پوچھا۔۔ لیکن کوئی جواب نہ ملنے کی صورت میں وہ وہیں اسی کے پاس گھاس پر بیٹھ گئی۔۔

"دیکھو کوئی پرابلم ہے تو مجھ سے شنیر کر لو۔۔ کیا پتہ میں تمہاری مدد کر سکوں۔۔" اس وقت نور لیزا کے لیے ایک فرشتے کی طرح آئی تھی وہ فرشتہ جسے رب نے بھیجا ہو۔۔

"یہ دنیا اتنی ظالم کیوں ہے پری نور۔" لیزا سراٹھا کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے سیدھا سوال کرتی ہے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاہا بس اتنی سی بات۔۔ اسکا جواب بہت سہیل ہے کہ دنیا ظالم نہیں لوگ ظالم ہیں اور لوگ نعوذ باللہ خود کو خدا بنا بیٹھیں ہیں اپنی اپنی دنیا کا۔۔"

کیوں کیا ہوا ہے؟؟ کسی نے تمہیں کچھ کہا کیا بتاؤ مجھے ابھی جا کر میں اسکی طبیعت درست کر دوں گی۔۔؟" آہا کیا انداز تھا پریشہ کا۔۔

"کس کس کو بتاؤ گی تم نور؟"

"تم بہت بہادر ہو کاش میں بھی تمہاری طرح ہوتی۔۔" لیزا اس سے کچھ کہہ نہیں رہی تھی لیکن دل کا حال جیسا سنار ہی تھی۔۔

پریشہ جتنا کوئی نارمل اور مزاقیہ انداز میں بولتی ہے تو لیزا کو بھی تھوڑی ہمت ہوئی تھی۔۔

"نہیں تم مجھ سے بھی بہتر ہو سکتی ہو۔۔ میں تو ویسے بھی سب کی نظروں میں ایک میسنی ہوں۔۔"

وہ اس سے مذاقیہ انداز میں بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ لیزا دل کا بوجھ اتار سکے۔

"تمہیں پتہ ہے نور جہاں میں رہتی ہوں وہاں کے لوگ خاص طور پر خواتین میرے بارے میں عجیب عجیب باتیں کرتی ہیں۔۔" میرے کردار میرے لباس میرے مذہب ہر ایک چیز پہ انگلیاں اٹھاتی ہیں۔۔ اب کی بار لیزا بول پڑی تھی۔۔

پریشہ کو یہ بات بہت بری لگی کہ ایک مسلمان ہو کر ہمارے لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن کیا تم صرف اس بات کو لے کر پریشان ہو۔۔ مجھے تو کچھ اور بھی لگتا ہے۔۔" پریشہ اسے جانچتی

نظروں سے دیکھ کر کہنے لگی۔۔ اور ایک ہنر ہماری پریشہ کے پاس یہ بھی تھا کہ وہ لوگوں کو پڑھ لیا کرتی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں بات اور بھی ہے لوگ مجھے عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں۔۔ نور تمہارا مذہب تو یہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا نہ۔۔" وہ اس سے سوالیہ اور کنفرم کرنے کیلئے پوچھتی ہے۔۔

پریشہ اسکی کیفیت سمجھ رہی ہوتی ہے۔۔ اور پھر اسے بتاتی ہے کہ۔۔

"اسلام ہمیں دوسروں کے کردار پر انگلیاں اٹھانے اور نہ ہی کسی مرد کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ کسی نامحرم عورت کو دیکھے۔۔ اور اسی طرح عورتوں کو بھی حکم ہے کہ وہ اپنے آپ کو چھپا کر رکھے۔۔ اور مردوں کو یہ کہا ہے کہ اپنی نگاہوں میں شرم اور انہیں جھکائے رکھیں۔۔ ان شورٹ کہوں تو اسلام ایک خوبصورت مذہب ہے۔۔"

لیزا کے دماغ میں بہت سے خیال آرہے تھے لیکن وہ سب کو سمجھنے سے بالکل قاصر تھی۔۔ بس ایک چیز جو اسے وقت کے ساتھ سمجھ آتی ہے وہ یہ تھی کہ اسلام کے علاوہ ایسا کوئی مذہب نہیں جو عورتوں کو اتنی حفاظت دیتا ہو۔۔ نہ ہی اسکا خود کا مذہب۔۔ "لیزا ادھیان سے پریشہ کی باتیں سن رہی تھی۔

"جب سلام میں اتنی سختی ہے تو لوگ پھر بھی ایسا کیوں کرتے ہیں۔۔" لیزا نے پھر سوال کیا تھا جیسے وہ سب جاننا چاہ رہی ہو۔۔

"کیونکہ لوگ اپنے دین کے بارے میں جاننے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔۔ یہ آج کے زمانے کا رواج سا بن گیا ہے۔

Not being religious is cool for new generation..."

"کیا تم مذہب اسلام کو پسند کرنے لگی ہو؟؟؟"

## Posted on Kitab Nagri

"پتہ نہیں میں خود نہیں جانتی میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ میں خود کو لوگوں کی بری نظر سے کیسے بچاؤں۔۔"

پریشہ نے اسکی یہ بات بہت غور سے سنی جیسے وہ کسی خزانے کے بارے میں بتا رہی ہو۔۔ جب کہ لیزا نے اسے سادھی سی بات کہی تھی۔۔ لیکن پریشہ کو آج اپنی زندگی کا ایک مقصد مکمل ہوتا نظر آ رہا تھا۔۔

"تم اپنے لباس پر غور کرو میری جان۔۔ اسے بہتر کرو پھر فرق تم خود فرق دیکھنا۔۔" پریشہ یہ کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔۔ "اچھا اب میں چلتی ہوں لیکن تم میری بات پر غور اور عمل دونوں لازمی کرنا۔۔" نور یہ کہتے ہوئے چلی گئی کیونکہ وہ جانتی تھی لیزا اس سے پھر ملاقات کرے گی۔۔ اور آج کیلئے اتنا سیریس ہونا پریشہ کیلئے کافی تھا۔۔ مزید اس میں سریس رہنے کی ہمت نہیں تھی۔۔

پری نور تو چلی گئی تھی لیکن یہاں لیزا کو اپنی باتوں میں الجھا چکی تھی۔۔ اور اس سے باہر لیزا نے خود ہی نکلنا تھا۔۔ صرف ایک فیصلہ انسان کی زندگی بدلتا ہے اور لیزا کو بھی ایک فیصلے کی ہی ضرورت تھی۔

'لباس'۔۔ لیزا منہ منہ میں ہی بڑبڑایا اور اپنے حلیے کو دیکھا جس پہ وہ ایک ہاف سلیوز شرٹ اور چست جینس پہنی ہوئی تھی۔۔ اور پھر ایک بار پریشہ کے لباس کے بارے میں سوچتی جو مکمل سلیوز کے ساتھ فراک یا قمیز وغیرہ پہنتی تھی اور جینس بھی ایسی کے جسم نمایاں نہ ہو۔۔ اور دوپٹہ گردن کے گرد ایسے لپیٹا کرتی تھی کہ جو اسکے سینے تک آتا تھا۔۔ لیزا وہ اندر ہی اندر کچھ فیصلہ کر کے وہاں سے کھڑی ہوئی۔۔ کیونکہ آگے کا اسے معلوم ہوتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔۔

Posted on Kitab Nagri

شہیر کافی دیر تک اپنے منچھڑے ہوئے اماں ابا سے باتیں کرنے کے بعد بلکہ انکا مکمل دماغ پکا کر اپنے کمرے میں آرام کی غرض سے چلا گیا اور پھر فریش ہو کر اپنے بستر پر لیٹتے ہی نیم کی وادیوں میں کھو گیا۔۔

لیکن ابھی کہاں اس کو سکون ملتا تھا۔ ابھی تو بیچارے کا سکون برباد ہونا تھا۔ مصیبتیں جیسے اسکے آنے کا ہی انتظار کر رہی تھیں کہ شہیر آفندی آئیگا تو وہ انھیں اچھے سے ہینڈل کر لے گا۔ اور یقیناً محبت نامی بلا بھی اسکے گلے میں سجی تھی۔

تبھی کوئی تھوڑی دیر بعد اسکے کمرے میں آیا اور اسکا بلینکٹ پوری طاقت لگا کر کھینچتے ہوئے چیخ کر اسے پکارا۔

شعبہ

"آہ۔۔ کیا ہو گیا کہیں قیامت تو نہیں آگئی جو ایسے اٹھا رہے ہو۔۔" نیند میں سے جاگتے ہوئے وہ غصے سے بولا کیونکہ اسے یہ حرکت بالکل پسند نہیں تھی کہ کوئی سوتے میں اسکا کمفر ٹرکھینے۔

پھر آنکھیں مسل کر غور سے سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر اسکا غصہ لمحہ بھر میں بھانپ بن کے غائب ہو چکا تھا۔۔ ورنہ تو آج کسی نہ کسی کی شامت یکی تھی۔۔

"شما میر۔۔ میری جان میری اولاد میرا بھائی میرا دل گردا!!"

شامیر کو دیکھ کر شہیر کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ موجود نہ تھا۔

"بس بس۔۔ رولاؤ گے کیا اب۔۔" شامیر نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا اور پھر اپنے دونوں بازوؤں پھیلا دیے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"آجاسمرن آجا۔!!"

اور وہیں دونوں بھائی ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔۔

"شہیر تمہارا غصہ تو اب بھی ویسا ہی ہے جنونی یار کنٹرول کرو۔"

"بیٹا آتا ہی کب ہے مجھے غصہ۔۔ کبھی کبھی تو آتا ہے۔"

"ہاں یہ بھی درست بات ہے۔۔" وہ سچ ہی کہتا ہے غصہ تو اب تک اسکا کسی نے دیکھا ہی نہیں تھا۔ اور سب یہی امید کرتے تھے کہ آگے دیکھیں بھی نا۔

"کب آئے تم بھائی۔۔" شامیر سوالیہ انداز میں پوچھتے ہوئے بندروں کی طرح اچھل کر اسکے بیڈ پر لیٹا سو اپنے بھائی کا ساتھ دینے کیلئے شہیر بھی گرنے کے انداز میں لیٹا۔

"کچھ دیر پہلے ہی آیا میں۔۔ اور بتاؤ کیسے ہو تم اور باقی سارے کیسے۔۔" باقیوں سے مراد اسکے بچھڑے ہوئے مجنوں کزنس تھے۔۔ وہ سر کے نیچے دونوں بازوؤں رکھے لیٹا تھا۔

"ایک نمبر۔۔ سب ٹھیک ہیں اللہ کے فضل و کرم سے۔" شامیر نے شوخی سے کہا۔

پھر دونوں بھائی اپنی باتیں کرنا شروع کر دیں کیونکہ شامیر تو اتنی جلدی چھوڑتا نہیں اور شہیر کی نیند بھی اڑ چکی تھی۔

سعدی نے کمرے کا لاک کھول کر اندر قدم رکھا اور کمرے کا انتہائی کوئی پاکیزہ و خوبصورت منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ملاہم صاحبہ اسکے بیڈ پر اپنی ساری کتابیں پھیلائی بیٹھی پانی گئی تھیں۔ اور کمرہ کوئی روشن دان کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ملاہم



## Posted on Kitab Nagri

نے کمرے کی تمام لائٹس کھول رکھی تھیں۔۔ سعدی کو ہر قسم کی لائیٹس کا شوق تھا تو خاص طور پر بس اپنے روم میں لگوائی تھیں۔۔

"ملی میرے روم میں کیوں پڑھ رہی ہو؟"۔۔ سعدی نے ایک بھنو کو اچکا کر پوچھا۔۔

"وہ میرے کمرے کا اے۔۔ سی خراب ہو گیا ہے تو اس لیے میں ادھر آگئی بھائی۔۔" ملاہم آنکھیں پٹا پٹا کر کہتی ہوئی واپس اسائنمنٹ میں سر دے گئی۔

"تو یار ٹھیک کرواؤ نہ یہاں میرے کمرے کا کباڑا کر دیا آکر۔۔" سعدی چڑکے بولا۔

"ہاں میں ابھی دوپٹہ لے کر جاؤں نہ اے سی والے کی دوکان پر اور اسے بلا کر لاؤں کہ بھیا میرے کمرے کا اے۔۔ سی ٹھیک کر دو۔۔ عجیب آدمی ہو تم بھی آج ہی خراب ہو اے بابا کو میں نے کہہ دیا ہے ٹھیک کروانے کے لیے اب دیکھو کب تک آئے گا وہ۔۔ اور ہاں زیادہ جلدی ہے تو خود ٹھیک کر دو۔۔" ملاہم کو تو غصہ ہی آگیا تھا اور اسکی وجہ یونی سے اسے بہت سارے اسائیمنٹ ملے تھے اور پھر اے سی بھی خراب اس نے بڑے شوق سے سعدی کے کمرے میں ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔۔ وجہ وہ خوبصورت لائٹس تھیں۔۔ اسکے لاکھ بولنے پر بھی سعدی وہ اسکے کمرے میں نہیں لگواتا تھا۔۔ اس لیے پھر وہ اکثر اسی کے کمرے میں موجود پائی جاتی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

سعدی ساری بات سن کر ہنسنے لگ گیا اور بیڈ کے سائیڈ پر جگہ بنا کر وہیں بیٹھ گیا۔۔

"سعدی شہیر آگیا ابھی شامیر کا میسج آیا تھا۔۔ اسکی لینڈنگ آفندی مینشن میں ہو گئی"۔۔ ملاہم کام کرتے ہوئے ہی بولی۔۔

"اچھا۔۔" سعدی کو تو پہلے سے ہی معلوم تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تو تم جاؤ گے آج اس سے ملنے؟"۔ ملا ہم فوراً سر اٹھا کر اس کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔

"آج نہیں کیونکہ آج پریشہ کے ساتھ کہیں جانا ہے۔۔ پھر اور بھی مزید کام ہیں آج بالکل ٹائم نہیں ہے۔۔"

"کہاں جانا ہے تم دونوں نے؟؟"

یار چاچو کے ہاں دعوت ہے ناں تو وہ نیا سوٹ خریدے گی اس لیے اس نے مجھے بلایا ہے۔۔"

"اچھا۔۔" ملا ہم کو یاد آتا ہے وہ نور نے اسے یونی میں بتایا تھا۔۔

"اب کب تک پڑی رہو گی یہاں؟"۔ سعدی اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔۔

"جب تک اے۔۔ سی ٹھیک نہیں ہوتا اور تم چیمپینزی میرے کمرے میں لائنس بھی نہیں لگواتے تب تک۔۔"

"مطلب تمہارا بھی میری جان چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔"

ایک زوردار قہقہہ کیونکہ لائی ٹس تو وہ کبھی نہ لگواتا۔۔

"ہاں یہی سمجھو۔۔ سعدی یار کاش میرے پاس ایک جادو کی چھڑی ہوتی۔۔ تم اچھے بھائی ہونہ تو مجھے لا دو پھر بھلے یہ لائنس

www.kitabnagri.com

بھی نہ لگوانا۔۔"

"کون سے برانڈ کی لاکر دوں"۔۔ دونوں بہن بھائیوں کا مذاق کا سوچ اب ان ہو چکا تھا اور اب دونوں نے ہی کھسکی ہوئی باتیں

کرنی ہیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تم میرے لیے سب کرتے ہو میری ہر خواہش پوری کرتے ہو سوائے لائنٹس لگوانے کے۔۔ تو یہ بھی پوری کر دو۔۔" ملاہم معصومیت سے بولتے ہوئے کاغذ پر قلم گھس رہی تھی۔

"ارے کرو گی کیا تم جادوئی چھڑی کا۔۔" سعدی نے موبائل سے توجہ ہٹا کر پوچھا۔

"اگر میرے پاس آگئی نہ تو میں سب سے پہلے شایان کو جادو کر کے ایک راک سٹار بنا دوں گی۔۔ ڈھیر ساری چاکلیٹس بنا لوں گی تاکہ شہیر سے نہ منگانی پڑتیں اور اسکے بھائی کے ڈرامے برداشت نہ کرنے پڑتے۔۔ تمہاری شادی کسی اچھی لڑکی سے کر ادیتی۔۔ مشک کو ڈاکٹر بنا دیتی اور میں خود وقت آگے کر کے اپنی پڑھائی مکمل کر کے اس سے جان چھڑاتی بلکہ سب سے پہلے تو کمرے میں فیری لائنٹس لگاؤں گی۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔" اور دونوں ہی بیوقوفوں کی طرح ہنس رہے ہوتے ہیں کیونکہ اس بے مطلب بات کا کوئی مطلب ہی نہ تھا۔۔

بلا کا پیار تھا دونوں میں۔۔ کوئی باہر کا شخص ملاہم کو کچھ بول دے اگلے دن وہ ٹوٹے دانتوں کے ساتھ پایا جاتا تھا سعدی کی بدولت۔۔ نہ اپنی بہن اور نہ ہی کزنس پر وہ لوگ کوئی بات برداشت نہیں کرتے تھے۔۔

"ویسے کل تم یونی آئے تھے؟؟ مجھے نمرہ بتا رہی۔۔" تھی کہ اس نے تمہیں دیکھا تھا۔۔

"ہاں وہ کچھ کام تھا چند ڈاکو منٹس لینے تھے۔" سعدی نے سمٹتے ہوئے کہا۔ بہت ہی کوئی صفائی سے جھوٹ بولا گیا۔

"مجھے بتا دیتے میں کر دیتی۔ آخر اتنا تو کر سکتی ہوں۔۔" شرافت کا مظاہرہ۔

"مجھے اپنا کام مکمل کرنا تھا خراب اور برباد نہیں کرنا تھا جو تمہیں بتا دیتا۔۔" طعنوں کی بھرمار خوب عزت اور حوصلہ افزائی کے ساتھ۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ممااااااااااا"۔۔ ملاہم نے پوری قوت سے گلا پھاڑ کر اپنی مدرِ پاکستان کو بلانے کی کوشش کی تھی تو سعدی تبھی اسکے منہ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر اسکا منہ بند کیا۔۔ وہ مما کو بتاتی اور پھر ہزار سوال اسکے قدموں میں پڑے ہوتے۔۔

"چپ ہو جاؤ ملی پگلا تو نہیں گئیں"۔۔ اور دونوں بہن بھائی دو سال کے بچوں کی طرح وہیں بیڈ پر گتھم گتھا ہو گئے تھے۔۔  
فل ریسٹنگ سین۔۔

محبت، پیار، بہن بھائیوں میں۔۔ ایسے ہی دو بہن بھائی اور پائے جاتے ہیں۔۔

گاڑی کے ہارن کی آواز سن کر مستقبل کی نوٹنک ڈاکٹر مشک اپنی صوفے پر اپنی پوزیشن سنبھال کر بیٹھ گئی۔۔  
حادث جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوا مشک کی شکل دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔۔

"اے اللہ کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔ اگر دیکھ رہا ہوں تو پھر روز ایسے ہی خواب دکھا۔۔"

حادث حیران تھا کہ مشک اتنی خاموشی سے بیٹھی اور اسکے آنے کے بعد بھی آکر اب تک کوئی ندیدیوں والی فرمائش نہیں کی۔۔

وہ مشک کے پاس گھٹھنوں کے بل بیٹھتے ہوئے سوالیہ انداز میں دونوں بھنویں اچکاتا ہے جسکا مطلب یہ تھا کہ کیا ہوا گڑیا  
ایسے آتماؤں کی طرح کیوں بیٹھی ہو؟۔۔

وہ بھی بھنویں ہی اچکا دیتی ہے جواباً۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"گڑیا کیا ہو گیا؟؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نہ"۔۔ حارث اس کے بال ٹھیک کرتے ہوئے جواب کا انتظار کیا۔۔ یہ حارث کی ہی ہمت تھی ایسی بہن کو جھیلتا تھا۔۔

"کچھ نہیں بہت بھوک لگ رہی ہے"۔۔ دنیا جہاں کی معصومیت آج مشک پر آکر ختم ہوئی تھی۔۔

"تو کچن سے کچھ لے کر کھا لو۔۔"

"ٹھنڈا ہے سب۔۔"

"تو گرم کر لیتی نہ کام چور"

"مما منع کرتی ہیں۔۔ (دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ) اور آج زہرہ آنٹی (کام والی) ابھی تک نہیں آئیں۔۔"

"مطلب اب تم بھوک رہو گی۔۔ اچھا ہے ویسے بھی اتنا ٹھونس ٹھونس کر دو کلو وزن بڑھا لیا ہے۔۔"

"یار نہیں کرو نہ مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔ ایک تو اماں بھی نہیں ہیں۔۔"

"اچھا کوزرا"۔۔ حارث فوراً بہن کے لیے کھانا گرم کرنے کی غرض سے کچن میں چلا گیا۔۔ وہ خود تو گھنٹوں بھر بھوکا رہ سکتا تھا لیکن مشک کو کبھی رہتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

کھانا گرم کرتے ہوئے حارث نے اپنی شرٹ کی آستینوں کے کف موڑ لیے۔ اس وقت اگر کوئی لڑکی اسے دیکھ لیتی تو اس پر یقیناً فلیٹ ہو جاتی ایک تو حسین وہ اور اوپر سے سگھڑ بھی کام بھی کر لیتا ہے۔۔ خوبصورت وجیہہ مرد۔۔

کھانا گرم کر کے وہیں ٹیبل پر مشک کے پاس لے آیا اور خود بھی ہاتھ دھو کر کھانا کھانے بیٹھ گیا۔۔ کیونکہ وہ بھکڑ بھی کھانے کی غرض سے گھر آیا تھا ورنہ اس وقت کو وہ اپنے شوروم میں ہوتا تھا۔۔

"حارث یار کتنے اچھے ہو تم اللہ تمہارے جیسا بھائی کسی کو نہ دے۔"

حارث اسکی بات پہ ہنسا۔۔

"اگر قسم سے تم مجھے چاکلیٹس منگوا دیتے نہ تو آج مجھے شامیر منحوس کی باتیں نہ سنی پڑتی۔۔ ہنہہ آیا بڑا برگر بوائے۔۔ میں لاسٹ ٹائم بول رہا ہوں اب کوئی نہ بولے۔۔" مشک اسکی سستی ایکٹینگ کرتے ہوئے حارث کو سب بتانے لگی۔۔

بس بیچارہ یہی بہن کے رولے سن سکتا تھا شامیر کو ویسے بھی کچھ نہ بولتا بھئی ی دوست جو ٹھہرا۔۔ اور مشک پر بھی یقین تھا کہ تیلی یہ بھی لگاتی ہے جیسی تو آگ بھڑکتی ہے۔۔

دونوں پھر دنیا سے دور کوئی عجیب والی باتیں کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔۔ فنٹسی ورلڈ کی۔۔

\*\*



## Posted on Kitab Nagri

"شہیر اور کیا کیا لائے ہو؟؟"

"بس کر دے کیا پورا لندن خرید کے لے آتا کیا۔۔ اتنا کچھ تو ہے سب کے لیے۔۔" شہیر آفندی اپنے بھائی کی فرمائشوں سے تنگ آکر بولا۔

شامیر نے اپنے سارے گفٹس کھول کر دیکھ لیے تھے اور جو شہیر دوسروں کے لیے لایا تھا انکو بھی کھولنے کا اسکا نیک ارادہ تھا لیکن شہیر کے انکار پر کہ دعوت پہ جب وہ سب کو دے دیگا تو پھر کھول لینا تو اس نے اپنا ارادہ کو ترک کر دیا۔

"ہاں وہی تو اتنا کچھ ہے لیکن کسی ایک کے لیے کچھ بھی نہیں لائے۔۔"

"یار سب کے لیے ہے آنکھیں کھول کر دیکھ۔۔ تمہارے لیے تو چشمہ لانا چاہیے تھا۔۔"

"ضرور لے آتے اور اپنے لیے بادام۔۔ برو اس میں پریشہ کے لیے کچھ نہیں ہے۔۔"

"ہاں یار مجھے اسکی چوائس کا کچھ معلوم نہیں اور نہ اس نے کوئی فرمائش کی تھی۔۔ خیر میں اسے خود کہیں مال لے جاؤنگا اور جو وہ کہے گی دلا دوںگا۔" شہیر اطمینان سے بولتا ہوا موبائل میں لگ گیا۔

"اور تمہیں لگتا ہے وہ خوش ہو جائے گی۔۔ وہ پریشہ ہے کوئی دوسروں کی طرح معمولی لڑکی نہیں دماغ ٹھیک کر دے گی تمہارا اور مجھے الگ باتیں سنائے گی جیسے آج صبح سنائی تھیں۔۔"

"کوئی باتیں؟؟" شہیر نے سوالیہ طور پر پوچھا۔

اور شامیر نے صبح کہ وہ خوبصورت پریشہ کے خیالات شہیر کو بتائے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"بڑی زبان چلتی ہے اسکی ملے یہ پھر بتاؤنگا۔۔ اب تو بھاڑ میں جائے کچھ دلاؤنگا بھی نہیں۔۔" شہیر بے یقینی سے شامیر کی سن رہا تھا اور پھر آگ بگولہ ہوا۔

"نانا!! ایسا سوچنا بھی حرام ہے ادھم مچا دیگی وہ اور بابا سے الگ شکایتیں کریگی۔ اور میرے بھائی میں تمھاری بے عزتی ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔"

"واٹ ایور!! میں شہیر آفندی اس میسنی کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتا۔۔" جملا پوری گردن اکڑ کر کہا گیا۔۔

"ہاں تو ڈرنے کا نہیں بول رہا بھائی دیکھو میری عزت کا سوال ہے ورنہ وہ پوری یونی میں مجھے کنجوس یا تمھیں کنجوس کہہ کر مشہور کر ادیگی۔"

شامیر کی بے پناہ منتوں کے بعد وہ مان گیا۔۔

"اچھا نہ اب مسکینوں جیسی شکل نہ بنا۔۔ میں شام میں مال جا کر کچھ لے آؤنگا۔۔"

ہاں کوئی سوٹ وغیرہ دیکھ لینا تم۔۔"

www.kitabnagri.com

"بس یہ ہی تورہ گیا ہے کرنے کے لیے کہ اس میڈم کے لیے خریداریاں کرتا پھروں۔۔" شہیر منہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے ہی باہر نکل جاتا ہے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

مال میں گھستے ہی چند قدم چل کر اسکا ٹکراؤ کسی بھاری وجود سے ہوا اور اسکا بیلنس بگڑا جسے اس نے بہت اچھے سے ہینڈل کر لیا۔

"اندھے ہو دیکھ کر نہیں چل سکتے!۔۔ اوہ!! اتنا موٹا کالا چشما لگاؤ گے تو دکھے گا بھی کہاں سے۔۔ پکا اندھے ہی ہو۔۔"

سامنے کھڑا شخص اسکی شکل دیکھتا رہ گیا کہ ایک سانس میں وہ اتنا کچھ بول گئی تھی۔۔ غصہ تو اسے بھی آیا پھر منہ اوپر کر کے اپنا سر پہ پہنا ہوا جیکٹ کا ہوڈ درست کرتے ہوئے بولا

"میں اللہ کا شکر نامل انسان ہوں لیکن تم کوئی ایب نارمل ٹائپ لگتی ہو۔۔ اور جہاں تک ٹکراؤ کی بات ہے تو غلطی تمھاری ہے جب دھیان موبائل میں لگا پڑا ہو گا تو کچھ دکھے گا کہاں! اور موٹا چشمہ نابیناؤں والا تو تم نے بھی لگایا ہوا ہے۔۔"

وہ بند اتو اپنی بات مکمل کر کے اچھی خاصی اسے سنا کر وہاں سے چلتا بنا۔۔ کیونکہ اسے کوئی انٹر سٹ نہیں تھا ایسے فضول پھڈوں کو مزید بڑھانے کا۔۔

www.kitabnagri.com

"آہ۔۔ نور اس نے تیری بے عزتی کی ہے"۔۔ اسے اپنی بے عزتی کا احساس ہوا اور پھر جو پریشہ شروع ہوئی۔۔

"آیا بڑا اندھا، بندر، چھچھندر، نمونہ، نابینا، اکڑو مغرور انسان"۔۔۔ وہ اتنی زور زور سے بول رہی تھی کہ اس شخص تک ان ناموں کی آواز با آسانی پہنچ گئی۔

"ارے یار حد ہو گئی!! یہ کتنا بولتی ہے۔۔" وہ بغیر رکے آگے بڑھ گیا اور پریشہ اپنے کام کی جانب۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ہیں ہیں۔۔۔ مسلسل وہ گاڑی کا ہارن بجا رہا تھا۔۔

"ارے چاچا یار تھوڑا سائیڈ میں کر لو ایسے اور ٹریفک جام ہو جائے گا۔"

"جوان صبر کرو سگنل تو کھلنے دو۔"

"ابے یار کیا مسئلہ ہے!! آج ہی اس ٹریفک نے جام اور سگنل نے بند ہونا تھا۔" اس نے غصے سے اسٹیرنگ پہ ہاتھ مارا تو ٹشوباکس جو ڈیش بورڈ پہ رکھا تھا اسکے قدم چوم گیا۔

"یا اللہ آج ایسے مذاق نہیں میرے کریر کا سوال ہے برباد ہو جاؤنگا۔" وہ جلتے کڑتے جھک کے ٹشوباکس اٹھا کے رکھنے لگا اور زبان آج ایسے بے قابو تھی جیسے پیچھے کسی نے کتے چھوڑ دیے ہوں۔

پھر گاڑی کے شیشے میں سے جھانکتے ہوئے برابر والی گاڑی کے ڈرائیور سے مخاطب ہوا جو کہ ایک حسین لڑکی تھی۔

"اوہ میڈم زرا یہ اس اپنے پھٹپھر اسپیکر کی آواز دھیمی کر لیں۔ ایسے وحیات گانے سن کر کان دکھ گئے ہیں۔" اس نے ہلکا سا چشمہ شہادت کی انگلی سے نیچے کرا اور سامنے والی اسکو آگ برسانے والی نظروں سے گھورنا شروع ہوئی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو!! پھٹپھر ہو گے تم تمھاری گاڑی۔۔ میری گاڑی میرا اسپیکر جتنا چاہوں ساؤنڈ لاؤڈ رکھوں۔" وہ لڑکی مزید تیز آواز کر دیتی ہے۔

"گاڑی تمھاری لیکن کان میرے اپنے اکلوتے ہیں۔۔ بند کرو ورنہ اچھا نہیں ہو گا جانتی نہیں کہ تم کس سے بات کر رہی ہو۔" اس نے کہنی وندو پہ ٹکادی اور ہنوز گردن اکڑ کے بولا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں جاننا بھی نہیں کونسا تم پر ائم منسٹر لگے ہو۔۔ اور بات میں نہیں تم کر رہے ہو"۔۔ اس لڑکی نے بول کر گاڑی کا شیشہ ہی بند کر لیا۔۔

"شٹ۔۔ اللہ اللہ کیسی زبانیں ہو گئی ہیں آج کل کی لڑکیوں کی۔۔ اوہ میں کیسے بھول گیا میری خود کی کزنیں ہی ایسی ہیں بلکہ اور چار ہاتھ آگے"۔۔ شایان ڈیش بورڈ پہ زور سے ہاتھ مارتے ہوئے بلبلا نے لگا۔۔

"شایان علی آج تو تو گیا۔۔ یہ سگنل تو کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا۔۔ مر گیا آج پہلا ڈیمو شوٹ دینا ہے۔۔ دیر سے پہنچو نگا تو کیا ایمپریشن پڑھے گا"۔۔ اسکا بس چلتا تو گاڑی ہو امیں اڑا دیتا جیسے سب یہ ہو امیں اڑاتا تھا۔

پھر وہ دل ہی دل اپنے حال پہ رحم کی دعائیں مانگنا شروع کر دیں۔۔ "اے اللہ راستہ نکال دے میرے لیے بے شک تجھے ہر کام آسان ہے۔۔" مزید دعائیں اور رب پہ بھروسہ کیونکہ اب دعا ہی کام آسکتی تھی۔۔

ہیں ہں، ٹن ٹن۔۔۔

"اللہ کا شکر کھل گیا سگنل۔۔ واہ شایان تیری دعا بھی قبول ہوگئی اب اس پریشہ کو بتاؤ نگا کہ میری دعائیں بھی اللہ سنتا ہے۔۔"

دل میں کہہ کر گاڑی سڑک پر دوڑادی اور اس لڑکی کی گاڑی کو جان بوجھ کر کٹ مار کر نکل گیا۔۔

اور وہ بے چاری دانت پیستی رہ گئی۔۔

\*

پریشہ بوتیک میں کھڑی اپنے لیے ڈریس ڈھونڈ رہی تھی کہ تب بھی کوئی اسے پیچھے سے آواز دیتا ہوا آیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"Excuse me would you like to help me to find the out dress??"

پریشہ آواز پر پیچھے مڑی تھی اور اسکی آنکھیں لال پیلی ہو گئیں۔۔

تم؟؟؟

تم؟؟؟؟ "سامنے والے کے تاثر بھی کچھ اس سے بیگانہ تھا۔

"مسٹر کیا مدد پڑ گئی مجھ حسینا کی؟"۔ (لٹ مار اسٹائل میں ہمیشہ کی طرح کہا)

"اف ایک تو اسکے خیال اور خوش فہمیاں۔۔" وہ دل میں ہی سوچ سکا کیونکہ سامنے بول کر لڑنے کا اسکا ارادہ نہ تھا۔۔ کیونکہ وہ ویسے ہی ڈریس کے لیے پریشان تھا اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا لے۔ اور پریشہ سے مدد لینا اس وقت ایسی بات تھی کہ "مصیبت میں گدھے کو باپ بنانا"

"نو۔۔ میں ایسے لوگوں کی مدد نہیں کرتی جو دوسروں سے ٹکراتے پھرے اور معافی بھی نہ مانگیں۔۔" پریشہ نے بھی کندھے ہوا میں کھڑے کر دیے۔

یہ ٹکرانے کی بات کون کر رہا تھا پریشہ جو ہر وقت کسی نہ کسی اور کہیں بھی ٹکراتی اور لڑھکتی پھرتی ہے۔۔

"معافی مانگے میرے جوتا۔۔" پھر صرف سوچا جاسکا کیونکہ مدد ضروری تھی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے میں معافی چاہتا ہوں بس"۔۔ زندگی میں پہلی بار اس نے کسی لڑکی سے معافی مانگی تھی۔۔ شاید زندگی میں پہلی بار ہی غلط لڑکی سے ٹاکرا ہوا تھا۔۔

"اوکے۔۔ ٹھیک میں نے معاف کیا لیکن آئینہ احتیاط کرنا۔۔ وہ تو میں سیدھی سادھی شریف لڑکی ہوں اگر کوئی اور ہوتا تو لڑنے بیٹھ جاتا۔۔"



## Posted on Kitab Nagri

"ہاں بلکل شریف اور تم"-- وہ طنزیہ مسکرایا۔ اسکی مسکراہٹ کی وجہ تو پریشہ بھی سمجھ چکی تھی اس مسکراہٹ سے اسے کچھ ہوا تھا۔۔ اتنی سی ملاقات میں اس شخص نے اسے مکمل جان لیا تھا کہ کس قسم کی افلاطون لڑکی ہے۔

"اچھا ایک ڈریس لینے میں میری مدد کر دو"-- وہ مدعہ پہ آیا پریشہ تو مکاؤں کی طرح گردن اکڑ کے ارد گرد دیکھ رہی تھی اس شخص کا بس چلتا تو پرہشہ کو زندہ ناچھوڑتا جتنا وہ اسکے سامنے اکڑ رہی تھی کیونکہ اسے اپنے سامنے گھمنڈ بلکل پسند نہیں تھا وہ لمحوں میں سامنے والے کو اسکی اوقات یاد کر اجاتا تھا۔

"تم نے کس کے لیے لینا ہے کہیں کوئی گرل فرینڈ تو نہیں"-- پریشہ نور نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔ بلکہ تنگہ لگایا۔۔

"ہاں بلکل اسی لیے لے رہا ہوں۔۔ عقلمند ہو تم۔۔ وہ کیا ہے نہ میں خوبصورت جوان مرد اور میری گرل فرینڈ یزنہ ہوں۔۔ بٹ ابھی تو ایک لڑکی کو سیٹ کرنا ہے بے چاری کا دل ٹوٹا ہے تو اس کے لیے چاہیے"-- (جھوٹ صفائی سے کہنے والا جھوٹ۔۔)

## Kitab Nagri

"اوہ۔۔ ہاں ظاہر سی بات ہے خوبصورت لوگوں کی گرل اور بوائے فرینڈ یز تو ہوتے ہیں۔۔ مجھے بھی اپنے والے کے لیے گفٹ لینا ہے"-- پریشہ نے تو اس سے بھی بڑا جھوٹ بولا۔۔ وہ کیسے پیچھے رہ سکتی تھی کیونکہ یہاں بات خوبصورت لوگوں کی جو آگئی تھی۔۔ اس نے تو بس مذاق میں تنگہ لگایا تھا پر اسے کیا پتا تھا کہ وہ سچ نکلے گا۔۔

"یا اللہ معاف کر دینا میں جھوٹ نہیں بولتی پر آج عزت کی بات ہے اس لیے کہہ دیا۔۔ اے غفور و رحیم مجھے معاف کر دے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

وہ شرمندہ تھی صرف رب سے لیکن مقابل بھی تو بہت ہوشیاریاں مار رہا تھا تو چپ رہنا جائز نہ تھا۔۔

"خیر چھوڑو میں بتاتی ہوں کون سا ڈریس لو۔۔"

پریشہ بہت سے ڈریس آگے پیچھے کر کہ دیکھتی رہی اور پھر ایک کتھی رنگ کا جوڑا نکال کر اسے پکڑا دیا۔۔

"یہ لو اگر تم لڑکی کو یہ دو گے نہ تو ضرور سیٹ ہو جائے گی" اور اپنی شیطانی مسکراہٹ کو لمحہ بھر میں چھپا لیا۔۔ اس نے ایسا رنگ نکالا تھا کہ کوئی لڑکی دیکھے تو واپسی منہ پر دے مارے وہ تو ایسے خود بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔

"واقعی!! ٹھیک پھر میں اسے ہی پیک کر واپس لیتا ہوں۔۔" اس نے گردن جھٹک کے گھڑی میں ٹائم دیکھا۔

"ہاں ہاں بالکل اس کے بعد مجھے تم دعا دو گے"

اور دونوں اپنے کی طرف روانہ ہو گئی۔۔

Kitab Nagri

پریشہ مال سے باہر نکل رہی تو اس وقت ایک چھوٹا بچہ دھاڑے مار مار کر رورہا تھا۔۔ تو وہ فوراً اسکے پاس گئی اور اسکے رونے کی وجہ پوچھنے لگی۔۔

"کیا ہوا پرنس کیوں رورہے ہو؟؟؟"

"مجھے چاکلیٹ کھانی ہے!۔۔" وہ بچہ روتے روتے اپنی بات بتانے لگا رونے سے اس پرنس کی ناک بھی گلابی ہو چکی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"بس اتنی سی بات۔۔ پرنس ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر روتے نہیں۔۔ بی ہیولانک کا اسٹرونگ چائلڈ۔۔" پریشہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر کہ سمجھانے لگی تو وہ نم آنکھوں سے شوق لیے اسکی آنکھوں میں پر اعتمادی سے جھانکنے لگا۔

پھر اس نے اسے اپنے بیگ سے ایک چاکلیٹ نکال کر دی۔ آخر مشک اور ملاہم کی کزن تھی اسکے پاس چاکلیٹ کیسے نہ پائی جاتی۔

"آئے ہائے۔۔ کیوں دی اسکو چاکلیٹ۔۔" تبھی ایک خاتون اور لڑکی اسکے پاس آکر کہا اور بچے سے چاکلیٹ چھین کر واپس اسے تھما دی۔۔

"ارے آپ لینے دیں۔۔ یہ کب سے رو رہا ہے۔۔" پریشہ نے محبت بھرے لہجے میں کہا مگر اسے اپنی محبت ہی بھاری پڑنے والی تھی۔۔

"کیوں اماں لگی ہو اسکی۔۔ اسکی تو عادت ہے ہر بات پہ ضد کرنے کی۔۔ اب اگر ساری ضدیں پوری کریں گے تو یہ بگڑ جائے گا۔" وہ خاتون بچے کو کھینچتے ہوئے بولیں۔۔

www.kitabnagri.com

اور وہ بچہ اپنا فل والیم کر کے رونے لگ گیا۔۔

پریشہ کا تو دل کیا کہ بھگو بھگو کہ سنا دے۔۔

"آنٹی یہ بات غلط ہے اس نے کسی غلط چیز کی فرمائش نہیں کی اور اگر آپ دلانا نہیں چاہتیں تو اسے سمجھائیں مزید غصہ نہ کریں۔۔" پریشہ کو بچے سے ہمدردی ہوئی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"رہنے دو تم لڑکی! میرے بچے کو بگاڑ دو گی۔"

"میں کیوں بگاڑوں گی بھلا۔۔ الٹا آپ کی انھی حرکتوں اور باتوں سے یہ ضرور بگڑ جائے گا۔"

اب تو پریشہ نے بھی منہ پہ بول دیا پہلے تو وہ عزت سے بات کر رہی تھی لیکن جب سامنے والا ہی الزام لگانے پر اترے تو پھر اس نے منہ میں نوالہ رکھ کہ کہاں خاموش رہنا تھا۔۔

"اور سنیں آپ بچہ پہ اگر چیخیں گی چلائیں گی مزید ضدی ہو گا مار پیٹ حل نہیں اسکا۔۔ ہمیں تو اسلام اجازت نہیں دیتا ظلم کے لیے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو بچوں سے شفقت سے پیش آتے تھے۔۔ پریشہ نے سیدھے طریقے سمجھانا چاہا لیکن سامنے والا جب سننے کو ہی راضی نہ تو کچھ نہیں کیا جاسکتا۔۔

"تم سکھاؤ گی مجھے کہ کیا اسلام سیکھاتا ہے اور کیا نہیں۔۔ تم لوگ تو ہوتے ہی امیر باپوں کی بگڑی ہوئی اولادیں ہو۔۔ تمیز تک تو ہے نہیں تم میں زرا بھی۔۔ اور لڑکی مجھے نہ بتاؤ کہ اپنے بیٹے سے کیسا سلوک رکھوں۔۔ تم جیسوں کی صحبت میں تو مزید بگڑے گا یہ۔۔ آج ایک کے پیچھے تو کل دوسرے کہ۔۔ خاتون نے طنز کے گویا تیر ہی چلا دیے اور بات کو سنگین بنادیا پریشہ کے کردار پر بھی بول کر اسکے رب سے تعلق پر بھی انگلی اٹھائی۔۔

یہ سن کر پریشہ کا دل کیا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں دفن ہو جائے ورنہ انکو ہی کر دے۔۔ آج اسکے کردار پہ بلا وجہ بات کی گئی۔۔ اسکے اور اسکے رب کے ساتھ تعلق کی بات کی گئی مگر طنزیہ۔۔

پریشہ ہوشیار تھی لیکن بہت نیک تھی۔۔ اسے صرف اللہ پر یقین تھا اور اب تک خوش رہنے کی وجہ اللہ پہ بھروسہ ہی تھا۔۔

وہ چاہتی تو دو منٹ میں ایک سے بڑھ کر ایک سنا دیتی مگر اس نے اس بات میں کچھ نہ بولنے کا ارادہ کیا۔۔ اسے کوئی شوق نہیں تھا کہ وہ اپنے اور رب کے تعلق کے بارے میں سب کو وضاحتیں دیتی پھرے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اور خاموشی سے غرائی ہوئی آنکھوں سے خاتون کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس بچے کو چاکلیٹ تھما کر اور خوبصورت دل جلی مسکان کے ساتھ مڑ گئی۔"

وہ خاتون لمحے بھر کو تو تھوڑا ڈر گئی تھیں۔۔ اور پریشہ کی حرکت انہیں مزید تپ چڑھا گئی۔۔  
پری نور جیسے ہی مڑی پیچھے سعدی نے کھڑے ساری باتیں سن لی تھیں۔۔

"چلو سعدی۔۔ ہم فضول لوگوں کے منہ نہیں لگتے۔۔ کہتے ہوئے گاڑی کی طرف مڑ گئی۔۔

مگر سعدی تو پھر سعدی ہے کیسے برداشت کرتا اپنی دوست کی بے عزتی۔۔ جبکہ پریشہ نے خاموش رہ کر بھی جواب دے دیا تھا لیکن ان سے پنگانوٹ چنگا۔

"کیا بولا ہے آپ نے خالہ اسے؟؟؟" سعدی نے وہیں پارکنگ ایریا میں نیچے زمین پر بیٹھ کر پوچھا جیسے احتجاج کرنے بیٹھا ہو۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ان خاتون کی تو سٹی ہی گم ہو گئی۔۔

"ارے پاگل ہو گئے جو زمین پر بیٹھ گئے کھڑے ہو مال والے غصہ کریں گے۔۔"

"کوئی نہیں بولے گا کچھ! ہمارے امیر باپ کے دوست کا مال ہے۔۔ البتہ آپ کو ضرور نکال دیں گے۔۔"

خاتون کی شکل پہ تو شام کے وقت بارہ بج گئے تھے۔۔

"ارے آپ بھی بیٹھیں نہ خالہ اور باجی۔۔" خالہ تو اس نے خاتون کو کہا تھا پر باجی انکی بیٹی کو۔۔

## Posted on Kitab Nagri

جو آنکھیں پھاڑے اسے غصے سے دیکھ رہی تھی لیکن کچھ بولنے کی ہمت نہ کر سکی۔۔۔

پھر سعدی ہاتھ جھاڑتے ہوئے کھڑا ہوا اور کہا کہ:

"خالہ باجی مجھے نہیں پتہ آپ کے ساتھ کیا مسئلہ پر ابھی آپ نے جسے باتیں سنائیں وہ میری کزن ہے اور بہت اچھے گھر سے تعلق ہے اسکا اور بہت نیک اور سعادت مند اور شریف لڑکی ہے۔۔۔ اتنا جھوٹ تو سعدی نے پریشہ کے حوالے سے کبھی نہ بولا تھا۔۔۔ وہ سعادت مند ہے یہ سمجھ آتا ہے پر شریف کہاں کی۔۔۔

"اور باتیں سننے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکیں زرا اسکے حلیے اور اپنے حلیے پر بھی نظر ثانی کریں۔۔۔ پھر آپ یہ پاکستانی لوگوں والا کام کرے گا ہر کسی کو فوراً جج کرنا۔۔۔"

سعدی نے سیدھی بات کری تھی۔۔۔ اور حلیے میں دیکھا جائے تو پریشہ نور نے دوپٹہ کندھوں پہ سلیقے سے ڈالا ہوا تھا اور ان خالہ باجی میں سے ایک نے بس نام کا دوپٹہ لیا تھا اور دوسری کا گلے میں جھول رہا تھا۔۔۔ وہ کوئی مڈل کلاس لوگ تھے۔۔۔ ہمارے ہاں بس امیروں کو خراب اور دنیا بھر کے غلط کام کرنے والا سمجھا جاتا ہے اور بس یہی سوچ غلط ہے۔۔۔ امیر ہو یا غریب بس رب سے تعلق اور تربیت کی بات ہوتی ہے ساری۔۔۔

www.kitabnagri.com

سعدی اچھی خاصی سنا کر طنز کے تیر برسا کے گاڑی طرف چلا گیا۔۔۔

اور وہ خاتون سعدی کی باتوں سے شرمندہ ہو گئیں تھیں۔۔۔ اسکی بات ایک دم درست تھی اور وزن دار بھی تھی۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"کیا یار پریشہ تم نے جواب نہیں دیا انہیں! ویسے میں فل لڑنے کا دل تھا میرا۔" سعدی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا اور ٹھاک دروازہ بند کیا۔

"سعدی صاحب جب میں نے بول دیا تھا کہ چلو تو وہاں کس لیے رکے منع کیا تھا نا!!"

"حلوہ پوری بنانے رکا تھا۔ وہ باتیں سنار ہی تھیں خالہ اور میں کیسے خاموش رہتا۔" سعدی اسکی ناک کو زور سے دبا کر بولا۔

"چھوڑو بھی سانس روکنی ہے کیا!!۔۔ یار میں چاہتی تو تمہیں پتہ ہے وہاں پوری ریسلینگ ہو رہی ہوتی پر اس بارے میں میں کسی کو جواب داہ نہیں ہوں۔" پریشہ نے کوفت سے فرنٹ مرر سے باہر دیکھا۔

"ہاں ٹھیک ہے میں نے بھی زیادہ کچھ نہیں بولا بس تھوڑی سی شرم دلائی ہے۔" اپنی کنپٹی سہلاتے ہوئے سعدی بولا اسکی تھوڑی سی شرم دلانے کا سن کے پریشہ نے اسکو بے یقینی سے دیکھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اور میں ڈرائیو کرونگا تم نہیں اترو شاباش بہت مزے سے بیٹھی ہو۔"

"میں ہی چلاؤنگی بھروسہ نہیں تمہیں مجھ پر۔۔ ویسے ایک استاد کو شاگرد پہ بھروسہ ہونا چاہیے۔"

اس نے سعدی کی مدد سے گاڑی چلانا سیکھ لی تھی جس کا علم کسی کو نہیں تھا۔ کسی کو مطلب کسی کو بھی نہیں اسکے دوستوں تک کو نہیں کیونکہ پریشہ کو زوار نے اجازت نہیں دی تھی مگر اس نے خاموشی سے سعدی سے چلانا سیکھ لی تھی۔۔ اور بس یہ ڈر تھا کہ اگر گھر میں کسی کو پتا چلا تو سعدی کی سہی والی شامت اور بینڈ بچے گی۔

"اوئے چل بھی اتر کہیں ٹھوک دی تو میری اماں مجھے جہنم میں آکر بھی جوتے مارینگے" سعدی نے اسکا کندھا جھنجھوڑ ڈالا۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار کچھ نہیں کہیں گی تائی جان"۔۔ نور نے ایکسیلیٹر پر پاؤں رکھ کر سڑک پر گاڑی روانہ کر دی۔

\*

فون تڑپ تڑپ کہ بج رہا تھا دو تین بیل آنے کے بعد حارث فون اٹھالیا۔

"آگیا تو؟؟؟" حارث نے بغیر کوئی تمہید باندھے سوال کیا جس کا جواب بھی اسے معلوم تھا۔

"ہاں آگیا۔۔ ملنے نہ آیا تو زرا شرم نہیں آئی"۔۔

"آؤنگا کل تجھ سے ملنے۔۔"

پھر دونوں اپنی باتیں کرنے بیٹھ گئے۔۔ اور مان نے فون پر اس سے سب کا نام لے لے کر خیریت بھی پوچھی۔

"اچھا اور حیات کیسی ہے؟؟؟" آنکھ مسلتے ہوئے مان نے بل آخر مشکل ترین سوال پوچھ لیا تھا۔

"اوہو۔۔ آج کیسے اسکی آگئی۔۔" حارث شوخا ہو کر کہنے لگا۔۔ "روز تمہارے خوابوں میں آگر تمہیں خوب سناتی ہوگی

وہ۔۔"

"بس آگئی یاد اس میسنی حیات کو تو میں کبھی یاد نہ آیا۔۔" اس نے بھی اپنا شکوہ سامنے رکھا۔۔ وہ اسے بھولا نہیں تھا پر اتنی

کبھی اسکی یاد بھی نہیں آئی تھی۔۔ مگر دن کا ایک پہرنا چاہتے ہوئے بھی حیات کے نام ضرور ہو جایا کرتا تھا۔

"تمہیں معلوم ہے وہ کس وجہ سے تم سے بات نہیں کرتی لیکن اب جب ملو گے تو مل لے گی۔" حارث نے اپنی جانب سے

اسکا دل صاف کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

"لیکن اتنی سی بات پر کون ایسے کرتا ہے بندہ دوستی کا ہی لحاظ کر لیتا ہے"۔۔ مان نے بھی تنک کر کہا۔

## Posted on Kitab Nagri

"بھائی ٹھنڈا ہو! اسکے لیے یہ اتنی سی بات نہیں تھی"۔۔

"اچھا چھوڑو اسے تو میں خود دیکھ لوں گا۔۔"

دونوں نے تھوڑی مزید بات کر کے فون منقطع کر دیا۔۔

"شہیر کیسا ڈریس لائے دکھاؤ"۔۔ شامیر جو ابھی اسکے واپس آنے کی آواز سن کر فوراً کمرے میں آیا تھا جو مزے سے موبائل میں لگا ہوا تھا۔۔

"خود دیکھ لو"۔۔ شہیر نے شاپنگ بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو بیڈ پر پڑا تھا۔۔

شامیر نے جیسے ہی ڈریس دیکھا تو اسکی ہنسی کا فوارہ مطلب قہقہہ چھوٹا۔۔ ماحول میں جہاں سناٹا تھا اب شامیر کے بونگے سے قہقہوں پہ پناہ مانگ رہا تھا۔

"سیریلی شہیر تم نے یہ خریدا ہے!! یہ دو گے نہ تو تمہارے منہ پر مارے گی۔۔" شامیر کافی بے یقین ہوا تھا۔۔

"کیوں اچھا نہیں ہے کیا؟"۔۔ شہیر مطمئن تھا لیکن شامیر کی بات سے ماتھے پر رگیں تن گئیں۔۔

"اتنا عجیب رنگ کون لیتا ہے؟؟ پری نور کو تو ویسے ہی اتنا برا لگتا ہے۔۔" شامیر ہنسی کا گلا گھونٹ کر با مشکل الفاظ کی ادائیگی کرتے ہوئے پریشہ کی پسند بتانے لگا

"تو اب۔۔" شہیر نے لا پرواہی سے شانے اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"اب یہ کہ کل جانا اور اسے تبدیل کر لینا۔۔ ورنہ تمہارا ہی مذاق بنے گا۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"یار کیا مسئلہ ہے آج بھی ویسے ہی ایک عجیب لڑکی سے پالا پڑا اور اسی نے یہ لینے میں میری مدد کی۔۔ ایک لڑکی کو تو دوسری لڑکی کی چوائس کا اندازہ ہوتا ہے تو پھر یہ برا کیوں ہے۔۔" شہیر جھنجھلا کر بولا۔

"کون لڑکی؟۔۔" شامیر نے حیرانگی سے پوچھا کیوں کہ آج پہلی بار کسی لڑکی کا ذکر اپنے بھائی کے منہ سے سن رہا تھا۔۔

"یار ایک تھی بولنے کی مشین"۔۔ اور پھر شہیر نے ساری بات شامیر کو بتائی سوائے گرل فرینڈ والے جھوٹ کے۔۔

"بھائی تو یقین نہیں کرے گا کہ کیسے کیسے ناموں سے اس نے مجھے نوازا۔۔ چھپچھندر، بندر، اکڑو اور بتا نہیں اس نے کیا کیا کہا تھا"

شامیر جو پہلے ہی ہنس کر پاگل ہو رہا تھا اب تو گلہ پھاڑ پھاڑ کہ ہنسنے لگا تھا۔۔ اسے خیال آیا تھا کہ کہیں وہ لڑکی پریشہ ہی تو نہیں تھی کیونکہ پریشہ کے علاوہ ایسے ناموں سے کوئی نہیں نواز سکتا ہے۔۔ حتیٰ کہ شامیر کا برگر بوائے نام بھی اسی نے رکھا تھا۔۔

مگر اسے مکمل یقین نہیں تھا اگر وہ یہ جانتا ہوتا کہ پریشہ بھی آج مال گئی ہے تو اس کا وہ نوے فیصد یقین پورے سو میں بدل جاتا۔۔

پھر شیطانی دماغ میں جو اسکے کچھڑی پک رہی تھی شہیر اس سے ناواقف تھا۔۔ اس نے سوچا شہیر کو بتادے لیکن کہاں شامیر کوئی کام سیدھے طریقے سے کرے۔۔

"واہ بھئی آج شہیر آفندی کو کسی لڑکی نے پاگل بنا دیا"

شہیر کا دماغ وہ سمجھ نہ سکا کہ جو شامیر نے کہا۔۔ کیونکہ اسے اس لڑکی میں فلحال کوئی انٹرسٹ نہ تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

\*

"مما ماما!!" پریشہ ارسلہ کو ڈھونڈتی ڈھونڈتی ان کے پاس کمرے میں آئی تھی۔۔

"کیا ہو گیا نالائیق؟"۔۔

"کس بات کی نالائق!! ٹوپر ہوں میں کلاس کی۔۔" کیا فخرانہ انداز تھا جیسے پانی پت کی جنگ جیت لی ہو۔۔

"اب یہ کیوں پہن کر گھوم رہی ہو۔۔" وہ اسکے کپڑوں کو جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولیں۔۔

"یار ماما یہ ڈریس کا سائز میں بڑا لے آئی وہ تو شکر چیک کر لیا ورنہ دعوت میں کیا پہنتی"۔۔ وہ منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔

اور پریشہ کے ذہن میں اس اجنبی سے کی گئی ملاقات بھٹک آئی۔۔ کہیں سزا تو نہیں ملی مجھے! میں نے بہت گندے رنگ کا

ڈریس دیا تھا۔۔ اور وہ جھوٹ!!۔۔ اللہ معاف کرے پریشہ بہت منہوس سوچ رہی ہو۔۔ یا اللہ معاف کر دینا ویسے بھی

آپکی خاص کرم نوازی ہے مجھ پہ۔۔

جیسے اس نے دعا مانگی ہو اور رب نے بھی کن کہہ دیا ہو۔۔ اسکا یقین ہی کافی تھا بس۔۔

"اور نہ سنو ماں کی بات جب اتنے کپڑے ہیں تو کیا ضرورت تھی۔۔ اور اگر اس امید سے آئی ہو کہ میں اسکی فیٹینگ

کر دوں گی تو یہ خیال اس شیطانی دماغ سے نکال دو۔۔" ارسلہ نے بھی اسے ٹھینکا دیکھا دیا تھا۔

وہ تو یہی امید لے کر آئی تھی کہ کچھ کام بن جائیگا اور ارسلہ جی نے تو پابندیاں لگا دی تھیں۔۔

"میری پیاری امی جان

## Posted on Kitab Nagri

میرے سارے امتحان

تیری ممتا کی چاہت لیے۔۔"

پریشہ نے فل مکھن لگانے کی کوشش کی۔۔

"مما پلیر نہ کل پھر جانا پڑے گا۔۔"

"ہاں تو خوشی سے جاؤ۔۔ اور ہاں اب کوئی یونی سے تم لوگوں کی شکایات نہ آئے۔۔"

ارسلہ نے اپنی بیٹی کو خبردار کرنا چاہا۔

"آئے گی۔۔ اور ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں بلا وجہ میڈم شازیہ آپ لوگوں چغلیاں لگاتی رہتی ہیں۔۔ بھول گئیں کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔۔ سوچنا پڑے گا انکا کچھ بلکہ ابھی مشک سے بات کرتی ہوں۔۔" پریشہ آنکھیں چھوٹی کر کے بائیں پیر ہلاتی کچھ سوچنے لگی۔

ارسلہ اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گئیں کہ انھوں نے اپنی بیٹی کو کیوں بتایا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فاروق آفندی اور زوار آفندی اپنے کسی پرانے دوست کے ساتھ آفس کے کین میں بیٹھے تھے۔۔

"ارے فاروق تم لوگوں کو کیا مسئلہ سارا کاروبار تو پھیل چکا ہے اور بچے بھی جوان ہو گئے ہیں۔۔"

جس پر زوار اپنے بڑے بھائی کو دیکھ کر مسکراتے ہیں جو وہ بھی ابھی انھی کو دیکھ رہے تھے۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"چلو اب چلتا ہوں۔۔ پھر ملاقات ہوگی۔۔" انصار صاحب نے دونوں سے گلے مل کر دروازے کے جانب رخ کر لیا اور کیمین سے باہر نکل گئے۔۔

"فاروق بھائی لوگوں کو کتنا آسان لگتا ہے یہ سب کہہ دینا جب کہ اس کا روبرو کو پھیلانے کے لیے ابا کی کتنی محنت ہے۔۔" وہ ہنوز اپنے چھوٹے بھائی کی طرف متوجہ تھے اور پھر بولے "چھوٹے کوئی یہ محنت دن رات کا پسینہ کہاں دیکھتا ہے۔۔ اور پھر اس شہرت کو کاروبار کو سنبھالنا بھی کوئی آسان بات تھوڑی ہے ہر دشمن سے بچنا پڑتا۔۔ وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ کسی کی ہم سے کوئی دشمنی نہیں۔۔۔۔"

"جی بھائی جان درست کہا آپ نے۔۔" زوار نے پھر بات کا وہ رخ بدلنے کی کوشش کری کیونکہ یہ باتیں کر کے اپنا ہی وقت برباد کرنے جیسا تھا۔۔ انکی محنت لگن اور اللہ کا ساتھ بہت گہرا تھا۔۔ رب جانتا تھا انکی محنت انکو بس یہی کافی تھا۔۔

"بھائی آپکا بیٹا بالکل آپ پہ گیا ہے ملنے بھی نہیں آیا۔۔" زوار کی زبان پہ شکوہ آیا۔

"نہیں ہماری فرمانبردار اولاد کا یہ کہنا ہے کہ سب سے دعوت میں ہی ملے گا۔۔۔ بھلا دعوت کر رہے ہیں تو پھر۔۔" فاروق ہنستے ہوئے کہنے لگے۔

"یہ آفندیوں میں ایک کنجوس کہاں سے آگیا؟" زوار نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔

اور فاروق بھی ساتھ دینے کے لے ہنسنے لگے۔۔ تبھی سعدی نے اپنی آفس میں ایٹری ماری۔۔

شرٹ کی آستینوں کے کف کو فولڈ کیے کوٹ کو اپنی انگلیوں سے پکڑے بازو پہ کوٹ لٹکائے منہ میں ببل گم چباتے ہوئے کیمین میں داخل ہوا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اوہ ہو آج تو آفندیز چاچوس کی دارجی کے آفس میں آمد ہمارے لیے بڑے شرف کا باعث ہے۔"

یہ آفندیز کی مین برانچ تھی جسے اب انکو پوتے سنبھال رہے تھے سعدی صاحب اور شہیر تو ابھی آیا تھا تو اس نے بھی اسے مزید کامیابیوں کی بلندیوں پہ چڑھانا تھا۔

"ہاں سوچا چند فائلز دیکھ لیں اور یہ بھی کہ جو نئیر اب تمام کیا کر رہا ہے۔" فاروق نے سعدی کے بال کھینچے تھے۔ سعدی اب تمام صاحب کا بیٹا تھا۔

"ہاں اب میرا سارا ہئیر اسٹائل خراب کر دیں ٹو تھاؤز نڈ کا ہئیر اسٹائل ہے یہ" سعدی نے بھی بدلے میں انکے بال کھینچے تھے۔ اسکا رشتہ ان سے کوئی چاچو والا نہ بلکہ دوستوں والا تھا۔ ایسے ہی شہیر، شامیر، حارث اور شایان کا بھی حساب تھا۔

آفندیز بردار ہفتے میں ایک چکر یہاں کا لازمی لگایا کرتے تھے۔ باقی دنوں میں سب اپنا اپنا آفس دیکھتے تھے جو آفندی برانڈ کی مختلف شاخیں تھیں۔

"اور باقی بابا اور بڑے بابا خبر لینے نہیں آئے۔" سعدی نے آنکھ مار کر پوچھا تھا جسکا مطلب وہ بخوبی سمجھ گئے تھے۔

"ہنہ۔ دونوں بھائی کسی میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں۔" زوار نے فوراً بتایا۔

"دیکھ لیں بھئی کہیں ایسا نہ ہو کہ دونوں سیر سپاٹے کر رہے ہوں اور دوسری ہی میٹنگز چل رہی ہوں۔"

تبھی زوار اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔ "بس کر دو میرے لال میرے شریف۔" وہ اپنے اپنے بھائیوں کے لیے بھیتجے کے منہ سے اسکی شوخی باتیں سن نہیں سکتے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارے ینگ بوائے آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔۔ اگر آپ کی میسنی اچھا سوری معصوم بیٹی پریشہ میڈیم نے دیکھ لیا نہ میری شامت آئے گی"۔۔ سعدی نے بات سنبھالتے اور مصنوعی ڈر کے ساتھ کی۔۔

"اچھا بھتیجے تم باتیں نہ کرو اور اپنے کیبن میں جاؤ وہاں میں نے کچھ فائلز بھجوائی ہیں۔۔ انکو دیکھو شاباش۔۔ اور بس تین چار دن میں شہیر کو بھی بھیجتا ہوں آفس کے اب سنبھالے بہت شوق تھا اسے اور اب دیکھو منہ میں دہی جما کر بیٹھا ہے۔۔"

"بہت کمینا ہے آپکا بیٹا اور میرا دوست۔۔" وہ وہاں شہیر کی تیلی لگا کر فوراً کیبن سے باہر نکل بھاگا۔

"آہ۔۔"

"سوری سر میں نے دیکھا نہیں!! آپ آرہے تھے۔۔" مینیجر نعمان جو کیبن میں جانے کیلئے آرہا تھا سعدی کے بھاگنے کی وجہ سے اس سے ہی ٹکڑ کھا کر معذرت کر لیتا ہے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اٹس اوکے نعمان۔۔ سعدی نے کوٹ ہاتھ پہ ڈالا۔

"اور یہ کس چیز کی فائل لے کر جا رہے ہو؟۔۔" سعدی نے تو اس سے فائل ہی چھین لی تھی۔۔

"وہ۔۔۔" مینیجر اسے سب بتانے لگا اور باقی سعدی نے خود پڑھ لیا۔۔

"جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔ تم جاؤ اور کسی کو اس بارے میں کچھ نہیں بولنا۔۔" مینیجر اسکی بات کا حکم مان کر وہاں سے چلا گیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اوہ ہو آفندیز برادر آپ لوگ اتنی بڑی غلطی کرنے جارہے ہیں۔۔" سعدی کو اس بات کا خدشہ تھا جیسا کہ اس نے مینبرج نعمان سے فائل چھینی تھی۔

"خیر میں بھی دیکھتا ہوں یہ کیسے ممکن ہوتا ہے"

\*\*\*

گھڑی رات کے تین بج رہی تھی تب انکی آنکھ موبائل کی آواز پر کھلی تھی۔

"صاحبزادے کوئی مسئلہ تو نہیں جو اتنی رات کو فون کر رہے ہو۔" وہ اٹھ کے بیٹھ گئے۔

مان جو مزے سے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اپنے بیڈ پر وڈیروں کی طرح بیٹھا تھا ابا کی آواز پر مسکراہٹ کو روکا کیونکہ اب اس نے صبح کا حساب مکمل کرنا تھا جو ابانے لندن میں اسے کال کر کے بم پھوڑا تھا۔

"کیا مسئلہ ہو گا بابا مجھے!! میں اپنی زندگی میں مسئلے پیدا ہی نہیں ہونے دیتا۔۔" وہ یقین سے کہنے لگا۔

"تو پھر اتنی رات کو دماغ درست ہے تمہارا ہے۔" وہ تنک کر بولے اور ماتھے پہ انکے بل بھی پڑے کیونکہ اب انھیں کچھ غلط ہونے کی بو آگئی تھی۔۔

"وہ آپ نے لڑکی حسینہ کا نام نہیں بتایا کہ کس سے رشتہ طے کیا ہے۔۔" اس وقت زمین الگ آسمان الگ اور مان کی حرکت الگ تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ابا کو جو غصہ آیا تھا اپنی اولاد کی اس حرکت پہ۔۔"

"برخوردار اب تمہیں میں قیامت کے دن یا نکاح کے وقت ہی بتاؤں گا۔۔ اور پھر غصے میں انہوں نے فون ہی سوچ آف کر دیا۔۔"

مان کو تو اپنے ابا کو تنگ کر کے دلی سکون ملا تھا اسے لڑکی کے نام میں کوئی دلچسپی نہ تھی بس پوچھنا چاہا اور حساب برابر کرنا چاہا تھا۔۔

ادھر ابا کا غصہ تھم گیا تھا۔۔

وہ مان کی طرف سے مطمئن ہو گئے تھے کہ ان کا بیٹا دل سے راضی ہے جب ہی نام پوچھنے میں دلچسپی بھی دکھا رہا ہے۔۔

"ہنہ۔۔ آخر وقت پھر دہرایا جائے گا لیکن اس طرح نہیں جیسے پہلے گزرا تھا۔۔ تب دل ٹوٹے تھے ماتم تھا۔۔ اب دل جڑیں گے۔۔" ابا کا تو یہی اندازہ تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مگر جو تقدیر کے کھیل ہیں انہیں کون سمجھے۔۔!!

اگلے دن شامیر نے تو یونی کی لیولے لی کیونکہ بھائی کی واپسی جو ہو گئی تھی اور اس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ ایک منٹ کے لیے بھی شہیر کو اکیلا چھوڑے۔۔ گویا ایسا لگ رہا تھا کہ اسے اپنی بچھڑی ہوئی محبوبہ مل گئی ہو۔۔

\*

"مشک شام میں تیار رہنا شہیر سے ملنے جائینگے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کیا پورا گینگ آرہا ہے؟؟" مشک نے حارث سے پوچھا۔

"ہاں بھی آج فاروق ماموں کہ ہاں سارے ڈیرہ جمائینگے۔۔"

"اوکے۔۔ یار بہت دن ہو گئے تھے سعدی اور شایان سے ملے ہوئے بھی۔۔" جب کہ ان کی ملاقات تین دن پہلے ہی ہوئی تھی اور ہر روز یہ سارے گروپ چیٹ اور ویڈیو کل بھی کرتے ہیں اسکے باوجود وہ صدیوں کے پچھڑے ہوؤں کی طرح ملتے تھے۔۔

"اچھا مشک تم شایان لوگوں کے ساتھ آجانا وہ لوگ تمہیں لینے آئینگے۔۔ مجھے کسی سے ملنا ہے اس سے مل کر وہاں آجاؤنگا"

"نہیں حارث تم ساتھ چلو گے"۔۔ مشک نے ضد کی۔

"ہاں تو ساتھ ہی نکلوں گا تم لوگوں کے آگے پیچھے ہی گاڑیاں ہوں گی ہماری"۔۔ حارث نے مشک کو سمجھانا چاہا اور غیر ارادی طور پر وہ میڈم مان بھی گئیں۔۔

اور ہاں حیات کو فون کر کے ٹائم بتا دو ویسے میری تو اس سے بات ہو گئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

"اوکے۔۔ جانم برو۔۔"

پریشہ اپنا ولاگ ایڈیٹ کر کے مال کے لیے نکل گئی۔۔

"جی بھائی بس اسکے چھوٹے سائی زکاڈریس دے دیں"۔۔ پریشہ نے کاؤنٹر پر کھڑے اونر سے کہا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"جی میم۔۔ آپ پانچ منٹ ویٹ کریں میں ابھی چینج کر کے دے دیتا ہوں۔۔" وہ شخص بول کر چلا گیا۔۔

پریشہ ابھی بوتیک کا معائنہ کر ہی رہی تھی کہ اسکی نظر کل والے نابینا کڑو بندر پر پڑی۔۔

"اوہ گاڈ یہاں کیا کر رہا ہے کہیں مجھے ڈھونڈنے کے لیے پیچھا تو نہیں کر رہا۔۔" لمحے بھر میں پریشہ نور کو بے تحاشہ خیال آگئے تھے۔۔ "میں نے اسے خراب ڈریس بتایا یقیناً اسی لیے آیا ہو گا۔ اللہ یہ اب سیلزمین کہاں گیا کتنے گھنٹے لگائے گا۔۔"

"ایکسیکوزمی مس!!"

"جی میں۔۔" پریشہ نے ہلکے سے اپنا کالا چشمہ نیچے کر کے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ اسے کسی اور نے نہیں بلکہ اسی اکڑو نے پکارا تھا کیونکہ اس نے اسے پہچان لیا تھا کہ وہ کل والی ہی لڑکی ہے۔۔

"کیا تم میری آج پھر مدد کر دو گی۔۔"

پریشہ اسکی آواز پر وہیں اسی کے پاس چلی گئی تھی۔ وہ ڈرتی تھوڑی تھی کسی سے بلکہ اسے تو عادت تھی اس سب کی اور ہینڈل کرنا بھی جانتی تھی۔۔ کیونکہ وہ پریشہ نور تھی مطلب تباہی۔۔

www.kitabnagri.com

"پھر سے مدد؟؟؟" اسے اچھنبا ہوا۔

"ہاں میں نے اپنے بھائی کو دکھایا تھا اسے بالکل پسند نہیں آیا یہ جوڑا۔۔" شہیر نے چڑکے بتایا۔۔ وہی شہیر جسے پریشہ نے ابھی تک نہیں پہچانا تھا۔۔

"کیوں بھی کیا تمہارا بھائی ہی تمہاری گرل فرینڈ ہے۔۔" پریشہ قہقہہ مارتے ہوئے بولی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

شہیر کا تودل کرا کہ ابھی شامیر اور اس لڑکی دونوں کو پکڑ کر انکے سر دیوار سے دے مارے کیونکہ دونوں ہی اسے پاگل کر رہے تھے۔۔

"میں نے اپنے بھائی سے بھی مشورہ کیا تھا تو اس نے انکار کیا کہ لڑکی سیٹ نہیں ہوگی بلکہ منہ پہ ماری گی۔۔ ایک ایک الفاظ جما جما کر کہا۔۔

پریشہ کو فحال اسکی حالت پر ترس آیا۔۔ اور پھر اسے اپنے جھوٹ پر بھی گلٹ فیل تھا تو اس نے اسکی مدد کر دی۔۔

"اچھا میں کچھ اور دیکھتی ہوں۔۔"

پریشہ نے اسکے ہاتھ سے وہ کتھی رنگ کا سوٹ لے کر واپس اسٹینڈ پر ٹانگا اور نئے ڈریس اسٹینڈ میں دیکھنے لگی۔۔

"واو خوبصورت!!" اسنے ایک سوٹ نکالا اور اسکی جانب بڑھایا کہ "بھئی پکڑو اسے۔۔"

"یہ لے لو اسکا کلر بھی بہت اچھا ہے اسے بہت پسند آئیگا۔۔"

"یہ تو واقعی بہت اچھا ہے۔۔ شہیر کو بھی پسند آیا تھا۔۔"

لال رنگ کا جوڑا تھا۔۔ گھٹنوں تک آتی فرائگ گولڈن ٹشو پکڑے کا دوپٹہ جسکے کناروں پہ دھنک لگی تھی۔۔ اور گولڈن رنگ کا ہی غرارہ تھا۔۔ وہ زیادہ فینسی جوڑا تھا۔۔

"تمہیں ایک بات بتاؤں مجھے یہ بہت پسند آیا ہے۔۔ میں یہ لے لیتی مگر میری ماما نے پھر گھر میں مجھے گھسنے نہیں دینا۔۔"

"کیوں؟؟؟"۔۔ (ویسے ایسی اولاد کو تو گھر میں رکھنا ہی نہیں چاہیے۔۔) شہیر دھیمی آواز میں بولا جو صرف وہی سن سکتا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"کیا کیوں اتنی فضول خرچی۔۔ ایک لے چکی ہوں میں ورنہ یہ لیتی۔۔"

قسمت بھی کتنی عجیب ہے شہیر نے یہی چاہا تھا کہ وہ پریشہ کو اسکی مرضی کی کوئی بھی چیز دلادے گا۔۔ لیکن اس طرح اسکے خیال میں بھی نہ تھا کہ جو لڑکی اسے پاگل بنا رہی ہے وہ پریشہ بی بی ہی ہیں۔۔

جو ذات اوپر بیٹھی ہے نہ اسکی طرف سے ہر چیز پری پلین ہے کب کیا ہو کوئی نہیں جانتا۔۔ بلکل پریشہ اور شہیر کی طرح۔۔ وہ دنوں انجان تھے کہ قسمت کون سا رخ مول لے گی۔۔ انکے جھوٹ آگے مزید کتنے بھاری پڑ سکتے ہیں دونوں اس بات سے ناواقف تھے۔۔ پر تھے تو آفندیز اللہ کی خاص کرم نوازی تھی یا پھر انکا اللہ پہ بھروسہ۔۔

"چلو اب یہ پیک کرالو اور یہ اتنا موٹا چشمہ نہ لگایا کرو۔۔"

پریشہ اسکے چشمے کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

"اففف۔۔ اب جان چھوڑو میری تم۔۔" شہیر ہاتھ جوڑ کر بولا۔۔

لیکن اب جان کہاں چھوٹنی تھی۔۔

"اے تمیز سے پہلے تم نکلو پھر میں نکلوں گی۔۔ چلو اب کٹو یہاں سے۔۔" اس لڑکی کی زبان میں یقیناً کٹر لگے تھے جو مسلسل چلتے ہوئے شہیر کو چیر رہے تھے۔۔

پھر دونوں ہی کاؤنٹر کی جانب مڑ گئے۔۔

شہیر تو سیدھا گھر گیا تھا۔۔ لیکن پریشہ کے پاس ٹائم تھا جس وقت پر انھیں فاروق مینشن پہنچنا تھا اس میں ایک گھنٹہ تھا تو وہ اپنی بچپن کی دوست زری (زرفشاں) کی طرف چلی گئی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تجھے بھی یہی گاڑی لانی تھی شایان"۔۔ سعدی چڑتے ہوئے بولا اسکی ہٹ گئی تھی ایک تو ویسے ہی لیٹ ہو چکے تھے اوپر سے شایان کی گاڑی پیچ سڑک پہ چلتے چلتے بند ہو گئی۔۔ یہ انکا ایسا ہی تھا جب ساتھ۔۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ اس نے آج ہی بے وفائی کرنی تھی۔۔" شایان خود الگ گاڑی کے ناچلنے پر جل بھن چکا تھا۔  
"تم! شایان اس محبوبہ مطلب اپنی گاڑی کو ٹھیک کر او پھر بے وفائی کے دعوے کرنا"۔۔ مشک فوراً بولی۔۔ باتیں چپکانا جیسے شایان کو آتا تھا اسی طرح مشک کا بھی یہی بہترین مشغلہ تھا۔۔

"سعدی یا اس منحوس شامیر کو دیکھ لو میسیجس کر کے موبائل کی میموری بڑھا رہا ہے۔۔" ملاہم نے اس امید سے شامیر کی حرکت بتائی سعدی کو کہ شاید وہ کچھ بولے مگر اسکا سارا دھیان گاڑی میں لگا تھا۔۔

وہ سارے گاڑی کے ارد گرد سڑک کے کنارے کھڑے تھے اور مشک اکیلی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی سب انجوائے کر رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

حادث بھی جس سے ملنے گیا تھا اس شخص کو اپنے ساتھ لے کر فاروق مینشن کہ ہاں دھاوا بولنے کے لیے نکل چکا تھا۔

شایان نے جاننے کے لیے پوچھا۔۔

"کیا میسج کر رہا ہے وہ؟؟؟" اسکے ماتھے پہ بل پڑے تھے۔

آئی لو یو۔۔

## Posted on Kitab Nagri

آئی لویو

آئی لویو۔۔۔۔

شایان اور سعدی نے تبھی مشک کی شکل دیکھی۔۔

"دماغ ٹھیک ہے مشک کیا کہہ رہی ہو"۔۔ شایان نے بھنوائیں اچکائیں۔۔

"او آرام سے تمہیں پرپوز نہیں کر رہی میں۔۔ سوچ بھی کیسے لیا لوزر تم نے۔۔"

مشک کی بات لے شایان کو آگ ہی لگادی تھی۔۔

"تو پھر کیوں چیخ کر نارے لگا رہی تھیں؟؟" وہ تڑخ کے بولا۔

"میں تو شامیر منحوس مارے کے میسج پڑھ رہی تھی دیکھو اس نے کتنے میسج کر رکھے ہیں۔۔" مشک نے موبائل آگے کو

کیا۔۔ میسج کا سنتے ہی مشک نے کھڑکی سے آدھا باہر نکل کر موبائل چھینا تھا اور وہ میسج پڑھ رہی تھی۔۔

تبھی ملاہم نے اس سے موبائل واپس لیا۔۔

www.kitabnagri.com

"یہ دیکھو کیا کہہ رہا ہے۔۔"

"ہلی آئی لویو۔۔ مجھ حسین ہینڈ سم مرد کو انکار نہ کرنا۔۔ میرا دل ٹوٹ جائے گا۔۔ محبت ہو گئی ہے یار تم سے میری جان یقین

ہے کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو بس اقرار نہیں کر پاتیں۔۔ دیکھو پھر کہہ رہا ہوں انکار نہ کرنا ورنہ تمہارا یہ عاشق مر

جائے گا۔۔"

ملاہم نے اس کے سارے میسجس پڑھ کر سنا دیے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

جس پر مشک کا تو ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔ کیونکہ وہ شامیر کو بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔

اور سعدی تو ہنسی کے گلے گھونٹ رہا تھا۔۔

البتہ شایان کو یہ سب برا لگا تھا۔

"مجھے دو موبائل ابھی شامیر کے بچے سے پوچھتا ہوں۔۔" شایان نے رعب سے کہا۔۔

"کیوں تمہیں کیا!! بھائی لگ رہے ہو ملاہم کے تم!! سعدی ہے ناجب وہ کچھ نہیں بول رہا تو تمہیں کیوں مرچیں لگ رہی ہیں۔۔" مشک نہ شایان کو لا جواب کر دیا تھا۔۔ بے چارہ ایک دم چپ ہی ہو گیا۔۔

"دفع ہو تم دونوں ایک تو بھلائی کرو اس میں بھی مسئلہ ہے۔۔"

"کس نے بولا تمہیں کہ بھلائی کرو ہم سے"۔۔ ملاہم بولی۔۔ "شکر کرو پریشہ نہیں ہے ابھی۔۔"

شایان اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گیا۔

"سعدی تو ان دونوں اپنی بہن اور مشک نا اہل جعلی ڈاکٹر کی زبانیں بند کروادے"۔۔ اب شایان نے جوتیلی لگائی تھی مشک کو جعلی نا اہل ڈاکٹر بول کر اس کا اثر یوں ہوا کہ مشک نے تبھی اپنی چپل اتار کر گاڑی کے شیشے میں سے پھینک کر شایان کو ماری۔۔

"آہ۔۔ مشک کی بچی میں چھوڑو نگا نہیں تمہیں۔۔"

"پہلے پکڑ تو لو اسے۔" ملاہم نے شایان کا مذاق اڑایا۔۔

"بیٹا بچو اب تم دونوں"۔۔ شایان نے دھمکی دی۔۔



## Posted on Kitab Nagri

ملاہم بولی۔۔ "سوری ہم اتنے گندے ابا کی اولاد نہیں۔۔"

اور خود بھی جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔ اور مشک اب پیچھے آنے کے لیے بندریوں کی طرح گاڑی کی پچھلی سیٹوں پر کودی۔۔

"شایان میری جوتی دو۔۔" مشک چلائی۔۔ کیونکہ شایان اسے پھینکنے جا رہا تھا۔۔

"نہیں دو نگا جانی غلط بندے سے پنگا لیا ہے تم نے۔۔" شایان منہ چڑاتے ہوئے بولا۔۔

"سعدی اسکو بولو کہ مجھے واپس کرے میری جوتی۔۔"

"وہ تو تمہیں مارنے سے پہلے سوچنا تھا نا"۔۔ سعدی بولا۔۔

"تم لوگوں کو پتا بھی ہے کہ کتنے کی جوتی ہے میری۔۔ برانڈڈ تیس ڈالر کی ہے"۔۔ مشک نے پھینکنے کی انتہا کر دی تھی۔۔ اسے خود ڈالر کی قیمت کا اندازہ نہ تھا۔۔

"مشک زیادہ ہی ہو گیا یہ تو"۔۔ ملاہم نے اسکے کان کی طرف جھکتے ہوئے کہا اور پھر ہنسنے لگی۔۔

"ہاں یار بالکل زیادہ ہی بول دیا اوقات سے باہر۔۔" مشک کو بھی زیادہ قیمت بتانے کا احساس ہوا۔

شایان نے اسکو جوتی واپس کر دی یہ بول کر کہ

"لو بھی رکھو لیکن اتنے واحیات قسم کے جھوٹ نہ بولو کہ کانوں سے ہی خون آنے کو بر سے۔۔"

"چل بھی بیٹھ شایان ٹھیک ہو گئی تیری محبوبہ۔۔" سعدی شایان کو گاڑی دھکا دیتے ہوئے بولا۔

اور پھر آخر کار گاڑی سڑک پر دوڑادی۔

## Posted on Kitab Nagri

\*

"چھوٹی بی بی آپ آئی ہیں۔۔" خان بابا خوشی سے مخاطب ہوئے۔۔

"خان بابا میں نے آپکو کتنی بار کہا ہے کہ چھوٹی بی بی نہ کہا کریں۔۔ پری بیٹیا بول لیا کریں آپ بھی سب کی طرح۔۔" پریشہ نے انھیں ٹوکا تھا۔۔ اسے یہ سب پسند بلکل بھی نہیں تھا۔۔

"اچھا پری بیٹیا غلطی ہو گئی۔۔"

"یہ کری نہ آپ نے نوجوانوں والی بات۔۔" پریشہ انکا کندھا تھپھاتے ہوئے بولی۔۔

"آپ چھوٹے صاحب سے ملنے آئی ہوں گی۔۔" خان نے اپنا اندازہ لگایا۔۔ چھوٹے صاحب سن کر پریشہ ٹھٹکی۔۔

"ایک منٹ کون چھوٹے صاحب!! کوئی چھوٹے صاحب نہیں ہے وہ شہیر نام ہے باباجی اسکا آپ نام لیا کریں۔۔"

"اچھا بھئی اب بھلا میں تم سے نہیں جیت سکتا۔۔" خان نے پریشہ کی باتوں کے آگے گھٹنے ٹیک دیے تھے اسی طرح جیسے

شہیر کی باتوں کے آگے وہ ٹیک دیا کرتے تھے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاہا۔۔ چلیں میں اندر جاتی ہوں۔۔"

اسلام آباد کا موسم ویسے تو بڑا خوبصورت ہو رہا تھا مگر اچانک تیز ہوا چلنے لگی تھی جیسے سب پہلے سے ہی آگاہ کر رہی ہوں کہ

اب کوئی زبردست قسم کی آندھی آنے والی ہے۔۔ ایک قدرتی آندھی۔۔ دوسری پریشہ کی فاروق مینشن میں آمد تیسرا

پورا گینگ کے ملن کا وقت ہو چکا تھا اب یہ سب بنتا تھا۔۔

پریشہ نے لاؤنچ میں قدم رکھا تھا اور سیدھا تائی جان سے ملنے کے کیے کچن کی طرف بڑھی ان سے ملنا تو بہانا تھا اصل میں تو

اس نے کچن پر دھاوا بولنا تھا۔۔ وہ کالے رنگ کی فراک میں اٹھکھلیاں کھاتی ہوئی چل رہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"تائی جان تائی جان۔۔" پریشہ مسلسل گانا گاتی کچن کی جانب موبائل میں لگی آرہی تھی۔۔ وہ ملاہم سے پوچھ رہی تھی کہ اب تک وہ لوگ کیوں نہیں آئے اسکو لگا تھا کہ اسے دیر ہو گئی مگر یہاں تو سارا حساب ہی الٹا تھا۔۔

وہ کچن میں پانی کی غرض سے گیا تھا۔۔ سفید شرٹ میں ملبوس ماتھے پہ آتے بال اسے مزید پرکشش بنا رہے تھے۔۔ چوڑا کسرتی جسم کھڑے نقوش مغرورانہ انداز اسکے مزاج کا حصہ تھا۔ ابھی وہ پانی کا جگ لے کر ہی مڑا تھا کہ بری طرح اسکی ٹکر کسی پھول سے وجود کی لڑکی سے ہوئی۔۔

پانی اپنا کام دکھا چکا تھا دونوں کے سر کے آگے کے بال اور چہرہ بھیگ چکا تھا اور لڑکی کے موبائل پر بھی پانی نے اپنے جلوہ بکھیر دیے تھے۔۔

"آہہ۔۔" نور کا بری طرح بیلنس بگڑا تھا اور اس نے اس شخص کے دائیں بازو کو مضبوطی سے تھام لیا بلکہ اپنے بلیوں جیسے ناخن بھی اسکے بازو پر گڑا دیے۔۔ اس شخص نے بھی اسے اپنے سہارے سے تھاما ہوا تھا اور نہ وہ اب گری تو کب گری تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جب اس شخص کی نگاہیں اٹھ کر اسکے من موہنے چاند سے چہرے پہ پنکھڑی ہونٹ کے نیچے تل پر گئیں آدھا کام تو وہیں تمام ہو گیا اور پھر جب نگاہیں مزید اٹھیں اور آنکھوں کی طرف گئیں۔۔ ایک دو تین۔۔ ختم سب۔۔ مقیامت تھی گویا قیامت۔۔ کام تمام۔۔ ولہ!! کیا حسن تھا۔۔ گویا رب نے بھی جیسے بہت فرصت سے اسے بنایا ہو۔۔

## Posted on Kitab Nagri

آج کالی کنجپی آنکھیں قہر ڈھا رہی تھیں۔ اسکی کالی آنکھیں انتر منتر تھیں۔۔ جھیل سیف الملوک سے بھی زیادہ گہری۔۔ دراز پلکیں مصور کا کمال تھیں۔

نازک پنکھڑی لب، گلانی گالوں کی حامل وہ چلتی پھرتی عذاب جان تھی۔۔

وہ ان جھیل جیسی آنکھوں میں معنی خیز مسکراہٹ لیے جھانک رہا تھا۔۔ پانچ سالوں میں اگر کچھ نابدلہ تھا تو وہ اسکی کنجپی آنکھیں تھیں۔ وہ دونوں فاصلہ برقرار رکھے ہوئے یک ٹک ایک دوسرے کو دیکھنے میں مبہوت ہو گئے تھے۔۔ نور کا بھیگا چہرہ حسن سے بالاتر ہوا تھا۔ اڑی زلف چہرے پہ اس طرح کہ شبوں کے راز مچل جائیں۔ ہمیشہ وہ سب کو اپنی آنکھوں کے سہر میں گرفتار کرتا تھا آج خود اپنی جیسی پوری مکمل ہم نماخو بصورت بڑی کالی کنجپی آنکھوں میں ڈوب گیا تھا۔۔ آج اسے اندازہ ہوا تھا کہ لڑکیاں کیوں اسکے پیچھے پاگل ہوتی تھیں۔۔ نور نے جب اس شخص کو دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی۔۔ وہ آنکھیں اسے دیوانہ کر گئی تھیں۔۔

وہ اپنے حسن کو اس لیے سنبھال کر رکھتی تھی تاکہ کوئی اسکے پیچھے دیوانہ نہ ہو مگر وقت نے بھی اپنا کھیل کھیلنا شروع کر دیا تھا۔۔

یہ محبت کی ابتدا کی پہلی سیڑھی تھی۔۔ آگے کون جانے کے ایک دوسرے کو حاصل کرنے کے لیے کتنا صبر کرنا پڑے گا۔۔

لاحاصل محبت کی داستان شروع ہو چکی تھی۔

تبھی شامیر جو پریشہ کے چیخنے کی آواز سن کر کچن میں آیا تھا اور بولا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"مان کیا ہو رہا ہے ادھر؟؟"

\*

"حارث پہنچ گئے تم؟" مشک نے شایان سے فون چھین کر خود حارث سے پوچھا۔

"ہاں بس راستے میں ہوں پہنچنے ہی والا ہوں ایک سرپرائز ہے تم لوگوں کے لیے خاص کر شہیر کے لیے۔"

"اچھا کیا سرپرائز ہے اب یہ بھی بتادو۔" ملاہم بولی۔

"ڈفر بتادے گا تو سرپرائز کہاں سے رہے گا۔" سعدی نے شغل لگائی۔ مشک نے منہ چڑا کے آنکھیں گھمائیں جیسے سعدی کی بات پہ ہنسی نا آئی ہو۔

"حارث سن یہ جو تیری جعلی بہن جسے خالہ نے کچرے کے ڈبے سے اٹھایا ہے بہت زبان چلا رہی ہے۔"

www.kitabnagri.com

"مشک کیا کہہ رہا ہے شایان۔" فون سے حارث کی آواز آئی مشک کو شایان پہ شدید غصہ آیا اور شایان اسکی حالت سے محظوظ ہونے لگا۔

"سہی کہہ رہا ہے خالہ جان نے اسے اٹھایا ہو گا کچرے بلکہ نالے سے۔" شایان مشک کی تلخ مسکراہٹ دیکھنے کے بعد کلس کر رہ گیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"بولی بھئی بولی مشک بھی بولی"۔۔ سعدی نے پھر بات کے بیچ میں پھر ٹانگ اڑائی۔۔

"اوہ تم لوگ اب لڑنے نہیں بیٹھنا جلدی پہنچوں اڈے پہ۔۔" حارث ایسے کہہ رہا تھا جیسے ابھی کہیں چھاپہ مارنے کا ارادہ ہو اسکا۔۔ ویسے کوئی بھروسہ بھی نہیں یہ ہمیشہ ہی سب سے الگ کام کرتا تھا۔۔ ماسٹر پلانر۔۔

\*

شامیر کی آواز پر پریشہ اور مان ایک دوسرے سے تھوڑا دور ہوئے۔

"تم۔۔" پریشہ کا حیرت سے منہ کھلایہ شخص اسکو کیسے اس نے نہیں پہچانا۔۔ شاید آنکھیں نہیں دیکھ پائی تھی یا پھر کبھی بات ناکرنے کی وجہ سے پہچاننے میں مشکل ہوئی۔

"تم۔۔" مقابل کو بھی جھٹکا لگا تھا کیونکہ اسکی آنکھیں بھی اب اس نے دیکھی تھیں اور ان آنکھوں کو وہ لاکھوں میں پہچان سکتا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اوہ ارمان شہیر آفندی تم۔۔"

"پریشہ دماغ ٹھیک ہے جو ایسے بول رہی ہو"۔۔ شامیر سر کھجاتے ہوئے بولا وہ ان دونوں کی بیگانیت پر حیران تھا واقعی اسکے بھائی نے اپنی ہی کزن کو نہیں پہچانا تھا۔

شہیر کو نام سن کر اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ لڑکی کون ہے۔۔ مال میں ٹکرانے والی اور کچن میں بھی ٹکرانے والی۔۔

"پریشہ حیات نور۔۔۔۔ یا خدا یا کیسے ملوایا ہے تو نے ہمیں"۔۔ اس نے اسکی آنکھوں کے تعقب میں دیکھ کر کہا اور ہاتھ سے بال بھی پیچھے کرے۔



## Posted on Kitab Nagri

پریشہ اور ارمان دونوں ہنس کر پاگل ہو رہے تھے اس لیے کیونکہ پہلے ان دونوں نے ایک دوسرے کو پہچانا کیسے نہیں۔۔  
اور شامیر ساری بات سمجھنے کی کوششیں کر رہا تھا۔۔

تبھی پریشہ کی نظر موبائل پر گئی جس پہ ارمان سے غلطی سے پانی گرا تھا بلکہ بے دھیانی کہا جائے تو درست رہے گا۔۔۔

اب پریشہ اپنا پورا موبائل کھولے صوفے پہ بیٹھی تھی۔۔ اور ارمان شہیر آفندی اور شامیر آفندی الگ صوفوں پر بیٹھے ایک دوسرے کی شکلیں تک رہے تھے۔۔

تبھی سامنے ارمان کی نظر حادث اور باقی سب پہ پڑی جو گھر میں داخل ہوئے تھے اور کچھ اس طرح کھڑے تھے کہ جیسے کسی کو پیچھے چھپایا ہوا ہو۔۔

"اسلام و علیکم" تبھی ملاہم نے زوردار کان پھاڑنے والی آواز میں سلام کیا۔۔ یہ ٹیلنٹ گلہ پاڑنے کا ملاہم کے پاس تھا۔۔

"و علیکم السلام"۔۔ ارمان تبھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور باری باری حادث شایان اور سعدی کے گلے لگ گیا۔۔

اور آخر کار سرپائز پر بھی نظر پڑ گئی اسکی۔۔  
www.kitabnagri.com

"تو۔۔ رامس!!" اپنے یار کو دیکھ کر ارمان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

"کب آیا تو مجھے بتایا بھی نہیں۔۔ تیری فلائٹ تو دو دن بعد کی تھی نہ"۔۔ ارمان بغل گیر ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ حادث جو اتنی دیر سے کھڑا محبتیں دیکھ رہا تھا بول پڑا "یار میں لایا ہوں اسے سر پر انز تھا تمہارے لیے"۔

## Posted on Kitab Nagri

رامس ارمان کے بچن کا دوست تھا۔۔ اور دونوں ہی ایک ہی ساتھ باہر ملک گئے تھے لیکن دونوں الگ الگ ممالک کے شہر میں پڑھنے گئے تھے بد قسمتی سے۔۔۔

رامس اسکے گلے لگے ہوئے تھا اور اسکی پشت تھپتپاتے ہوئے بولا

"سالے تو تو بڑا بدل گیا۔۔"

پھر سب صوفوں پہ بیٹھ گئے۔۔ "اللہ خیر حیات اتنا خاموش کیسے بیٹھی ہے۔۔" حارث نے مان سے پوچھا۔۔

ارمان شہیر اسکا پورا نام تھا۔۔ زیادہ تر پیار سے سب اسے مان کہا کرتے تھے۔۔

حارث کو حیات نور کے ایسے بیٹھنی کی وجہ سمجھ آ گئی تھی جو کہ ارمان تھا اسکے علاوہ اور کون پریشہ حیات نور کو چپ کر سکتا تھا۔۔

Kitab Nagri

"میرے سارے فولوررز سبسکرائبز مر گئے۔۔" www.kitabnagri.com

شایان نے جو منہ میں ابھی پانی انڈیلا تھا وہ منہ سے سیدھا شامیر کہ منہ پر گیا تھا۔۔ مطلب کلی کردی تھی یہ بات سن کر۔۔

"ابے شایان کیا کر رہا ہے۔۔" شامیر نے چڑ کر کہا۔

"یار تو اسکی بات تو سن کیا کہہ رہی ہے۔۔" شایان نے زبردستی قمقمے کا گلہ گھونٹا۔

"چلو سارے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھو" سعدی نے بات کو لقمہ دیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

پھر شامیر نے ساری بات بتائی ان لوگوں کو اور وہ بھی کہ کیسے وہ لوگ دوبار مال میں مل چکے ہیں پر پہچان نہیں پائے۔۔

"خیریت نور آج تو تل بھی فاؤنڈیشن سے نہیں چھپایا تم نے"۔۔ مشک نے بولتے وقت ہی کشن سعدی کو کھینچ مارا۔۔

پریشہ کو تل پسند نہیں تھا اس لیے وہ اسے ہر وقت میک اپ سے چھپا کر رکھتی تھی۔۔ مگر یہاں آنے سے پہلے جب وہ زری سے ملنے گئی تھی تو اس نے اسے بہت سمجھایا تھا کہ اللہ نے دیا ہے یہ تم اسے ایسے نہیں چھپایا کرو۔۔ اور اس سے وعدہ بھی لیا کہ اب وہ تل نہیں چھپائے گی اور ٹشو سے تل کے اوپر کامیک اپ ہٹا دیا۔۔

اس وقت پورا لاؤنج قہقہوں سے گونج رہا تھا ہر قسم کے قہقہے موجود تھے۔۔ بس پریشہ ہی خاموش تھی اپنے موبائل کو لے کر۔۔

"بس بہت ہو گیا بہت کر لیں تم سب نے اپنی باتیں۔۔ اب میری سنو۔۔ خاص کر کے تم لندن ریٹرنز ارمان شہید ارف مان۔۔"

سارے اسکے اس رویے پر اپنے اپنے قہقہوں کے گلے گھونٹنے لگے جو بالکل ناممکن نظر آرہے تھے۔۔ اور وہ اچانک بمب بن کے پھٹی تھی۔

"لندن ریٹرنز اب تم ہی میرا موبائل ٹھیک کر اوگے"۔۔ پریشہ کلک کر بولی۔۔

"میں کیوں کر اوں جب میں نے کچھ کیا ہی نہیں تو۔۔"

"پانی کیا جنات آکر پھینک کر گئے ہیں۔۔ بتاؤ مجھے۔۔" پریشہ اس بار چیخی تھی کیونکہ موبائل سے تو اسکا سب کچھ کنیکٹ تھا۔۔

"اچھا سہی ہے کل تک ٹھیک کروادو نگا بس۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کیوں ابھی کیا مسئی لہ ہے!! میں کل تک بند موبائل کا کیا کرونگی۔۔ ابھی چلو تم۔۔ اور کوئی مسئلہ بھی تو نہیں۔۔"

تب ہی شامیر گن گنایا۔۔

انکے پاؤں میں مہندی لگی ہے

آنے جانے کہ قابل نہیں ہیں۔۔ ا

اسکا ساتھ دینے کے لیے حارث شایان سعدی اور راس بھی گانے لگے۔۔

مکمل قوالی ماحول۔۔ سارے ایک سے بڑھ کر ایک بے سرے سر لگا رہے تھے۔۔

ملاہم نے تب ہی ان سب کے منہوں پر کشن مارے۔۔ "بس کر دو یہ آواز اگر اصل گلوکار نے سن لی نہ تو وہ صدمے سے ہی مر جائے گا"۔۔ ملاہم نے طنز مارا اور ایک دم ٹھیک مارا۔۔ بھلا اگر کوئی دل کا مریض سن لیتا تو مر ہی جاتا۔۔ پریشہ کے دل کو تو یہ سن کر سکون ملا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اور شایان اب کانوں سے خون نہیں نکل رہا تمہارے۔۔" مشک نے بھی اپنی بات چپکائی۔۔

"بس پھر ٹھیک نہیں کراؤ تم ٹھیک ہے میں تایا ابو کو بتا دوں گی۔۔" پریشہ نے ان سب کی جنگ روکتے ہوئے پھر دھمکی

دی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"دیکھ لو میسنی شروع ہو گئی۔۔" سعدی حارث اور شایان کے کان کے پاس جھک کر بولا۔۔

"چلو ابھی اور ہاں تمھاری دھمکی سے ڈر کر نہیں لے کر جا رہا تمھاری ایسی کمزور دھمکیاں نہ سننی پڑیں اس لیے لے کر جا رہا ہوں۔۔" ارمان نے وضاحت کری۔۔ اور اپنا فون ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔

"ہاں نکلو بھی تم پریشہ۔۔" سعدی اسکے پاس آ کر بولا۔۔

اور شامیر نے پر اپنے سر لگا دیے۔۔



لوگ کانٹوں سے بچ کر چلتے ہیں

ہم نے پھولوں سے زخم میں کھائے ہیں

تم تو غیروں کی بات کرتے ہو

ہم نے اپنے بھی آزمائے ہیں۔۔

www.kitabnagri.com

"واہ واہ واہ۔۔" رامس اور شایان بولے۔

تبھی پریشہ نے جگہ سے کھڑے ہو کر ملاہم کی گود سے کشن اٹھایا اور ایک ارمان کے پاؤں کے پاس پڑے کشن کو اٹھایا دونوں کشن شایان اور رامس کے منہ پر مارے اور سعدی کو منہ چڑا کر ساتھ ہی شامیر برگر بوائے کے بال کھینچ کر دروازے کی جانب دوڑ گئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"رکوپری بی بی جان عالم رک جاؤ چھوڑو نگا نہیں تمہیں میں" شامیر دلنشیں آواز سے چلایا۔

اور ارمان نے اسے گھور کر دیکھا جس سے وہ واپس جگہ پر بیٹھ گیا۔ ایک تھوڑا سا ہی تو شامیر ارمان سے ڈرتا تھا ورنہ تو سب کو دن میں تارے دکھا دے وہ۔

ارمان پریشہ کے پیچھے باہر نکل گیا۔

\*

"ہاں منحوس آدمی کون سی عاشقی معشوقی جاگ رہی تھی تمہاری۔ کیا بکواس میسج کر رہے تھے تم۔" ملاہم شامیر پہ پھٹ پڑی۔ اور شامیر اطمینان سے اسکی سن رہا تھا۔

"کون سے میسیجس؟۔" شامیر نے لا پرواہی سے شانے اچکائے۔ اور ملاہم اسکے اس لا پرواہ رویے پر اندر تک جل بھن گئی۔

www.kitabnagri.com

سعدی نے تبھی آکر اسکی گردن دبوچی۔ "سالے میں نے خود دیکھے ہیں میسج اب بول کیوں تنگ کر رہا ہے ملی کو۔"

ملاہم کو تسلی ہوئی کے شکر سعدی کچھ بولا۔

"اوہ وہ تو پریشہ نے ڈیر دیا تھا مجھے کہ مشک یا ملی میں سے کسی ایک کو یہ میسج کروں۔ تو میں نے ملی کو کرنے کا سوچا کیونکہ

جعلی ڈاکٹروں سے تو دور رہنا ہی بہتر ہے۔" شامیر لہ آنکھوں کے ڈیلے گھمائے۔



## Posted on Kitab Nagri

"برگر بوائے تم اپنی بکواس بند کر دو منہ توڑ دو نگے۔۔" مشک دھاڑی تھی۔۔

ملاہم نے سوچتے ہوئے کہا "تو تم یہ مجھے بتا بھی تو سکتے تھے نہ میرے فون کی میموری بھرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔"

"یہ بھی ڈیر تھا کہ کسی کو بتانا نہیں ہے۔۔" شامیر نے آنکھ دبا کر کہا اور وہاں ان سب کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

"دیکھ لو ملاہم تمہاری دوست پریشہ ہی نے تمہیں بے وقوف بنا دیا۔۔" حارث نے مداخلت کری۔

"ہاں تو کیا ہو گیا۔۔" ملاہم تنگ کر بولی۔

"واہ بھئی ہم کریں تو غلط تم لوگ کرو تو ٹھیک۔۔" شایان ملاہم کے برابر میں آکر بیٹھا تھا۔۔ ءیا اللہ دیکھ لے یہ نا انصافی۔۔"

تبھی ملاہم نے شایان کے منہ پر مکہ مارا۔۔

یہی تھا انکا ایک دوسرے کو تنگ کرنا چھیڑنا لیکن مشکل وقت میں ایک دوسرے کے ساتھ رہنا۔۔

www.kitabnagri.com

"اترو آگئی دوکان۔۔" ارمان گاڑی سے اتر کر پریشہ کی طرف آیا۔۔

وہ پورے راستے خاموش موبائل کا ماتم منا کر آئی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"صبر کرو لندن ریٹرنز۔" پریشہ منہ بگاڑ کر کہا اور یہ نام سن کر ارمان کے چہرے پہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔  
پریشہ نے فوراً دوپٹہ درست کر کے سر پر اوڑھ لیا پھر گاڑی سے نیچے اتر گئی۔  
ارمان نے اسکی ساری حرکت دیکھی تھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اتنی بولڈ لڑکی اپنی حفاظت کیسے کر رہی ہے۔

اسکی مسکراہٹ یہ دیکھ کر مزید گہری ہو گئی۔  
ور کرنے موبائل ٹھیک کر کے واپس رکھا۔  
"کیوں بند ہو گیا تھا یہ؟؟" پریشہ نے ور کر سے تشویش سے پوچھا۔  
"میڈم اس میں پانی چلا گیا تھا آپ اگر اسے پورا نہ کھولتیں تو یہ بند نہیں ہوتا۔" ور کرنے وضاحت دی۔

"اوہ اچھا۔" ارمان نے پریشہ کی شکل دیکھی جس نے نظریں چرائی تھیں۔ موبائل بند پریشہ کی بے وقوفی پر ہوا تھا۔  
www.kitabnagri.com  
"میم 500 روپے ہوئے آپ کاؤنٹر پر پیمنٹ کر دیں۔"

پریشہ نے ارمان کی شکل دیکھی۔ "کرو چلو اب پے تم۔"

"میں کیوں کروں میری وجہ سے تھوڑی خراب ہوا ہے۔"

"تم ہی کرو گے ورنہ میں تایا ابو سے بول دوں گی کہ ارمان نے مجھ سے پیمنٹ کروائی ہے۔ سوچ لو تم ہی ذلیل ہو گے۔"

## Posted on Kitab Nagri

ور کرنے فوراً موبائل پیچھے کیا۔۔ "سوری جب تک آپ دونوں میں سے کوئی بل پے نہیں کریگا تو موبائل بھی نہیں مل سکتا۔"

ور کر کی اس حرکت پر ان دونوں کی ہنسی چھوٹی۔۔

"اوکے میں کر دیتا ہوں آپ اسے موبائل دے دیں۔" ارمان کے کہنے پر ور کرنے سر جھٹکا۔

"جی۔۔" دونوں دوکان سے باہر آ گئے۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ارمان حیات سے بولا تھا "اب یہ اپنی ایسی بگڑی شکل ٹھیک کر لو۔۔"

"تمھاری غلطی سے ہی بگڑی تھی۔۔ آئے بڑے۔۔" پریشہ نے سیٹ بیلٹ لگا کر بیٹھتے ہوئے کہنے لگی۔۔

"کوئی گانا لگا دو یا ر۔۔" اس نے میوزک سسٹم کی طرف اشارہ کیا۔

"اچھا۔۔" ارمان نے جیسے ہی میوزک سسٹم کی طرف ہاتھ بڑھایا حیات نور زور سے چیخی۔۔ "یہ جو تم ابھی سارے راستے

مجھے غزلیں سناتے ہوئے لائے ہونہ اب نہ سنانا۔۔"

"وہ تو تمھارے غم میں شریک ہونے کیلئے غزلیں لگائی تھیں۔۔" وہ ماتھے پر بل ڈالے بولا تھا۔

"ارمان۔۔" پریشہ نے شکایتی نظروں سے اسے گھورا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارے بابا لگا رہا ہوں گانے۔۔ ورنہ پورے راستے آتے ہوئے مجھے ایسی فیلنگز آرہی تھیں کہ کسی کہ سوئم میں آیا ہوں۔۔"  
ایک زوردار قہقہہ۔۔

آدھے راستے گاڑی میں خاموشی رہی۔۔

"لو اب یہ ٹریفک۔۔" ارمان نے ڈیش بورڈ پہ ہاتھ مارا۔۔

"ہاں تو پاکستان ہے یہ کوئی لندن شنڈن نہیں۔۔ عادت ڈال لو۔۔"

"ایک بات بتاؤ پریشہ یہ ہم دونوں ہر بات پہ لڑکیوں رہے ہیں؟۔۔ اور یہ اتنے طعنے مارنے کہاں سے سیکھے میں ایسی پریشہ کو چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔۔" وہ پریشہ کی طرف مڑا تھا کیونکہ ٹریفک جام تھا گاڑی ابھی ڈرائیو کرنی نہیں تھی اور اپنی دائیں ہاتھ کی کہانی اس نے اسٹیئرنگ پہ ٹکادی۔۔

"میں کہاں لڑ رہی ہوں جب سے تم آئے ہو خود ہی بونگیاں مار رہے ہو۔" پھر طنز ہوا تھا۔۔

"ٹھیک ہم سب نئے سرے سے شروع کرتے ہیں۔۔"

"اہم اہم۔۔" ارمان نے پریشہ کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما اور تحمل سے بولا۔۔

"پریشہ حیات نور آفندی کیا تم اپنے لندن ریٹنر ارمان شہیر آفندی کزن کی دوست بنو گی۔۔" اور دوسرا ہاتھ دوستی کے لیے پریشہ کے سامنے کیا۔۔

"ہاں میں پریشہ حیات نور ارمان شہیر آفندی سے دوستی نامہ بول کرتی ہو۔۔" ماتھے پہ آتی لٹ کو اس نے ہاتھ سے اتراتے ہوئے پیچھے کیا اور ارمان کے دوستی کے لیے بڑھائے گئی ہاتھ کو تھام لیا۔۔

ارمان نے خود آج دوستی کا نکاح پڑھایا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ کے اس اترانے والے انداز پہ مان کے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ "ہائے ظالم"

ٹریفک کھل چکا تھا۔۔ "ویسے یار حیات تم نے واقعی مجھے مال میں نہیں پہچانا۔۔" سٹیئرنگ گھماتے ہوئے ارمان نے پریشہ سے پوچھا تھا وہ واقعی اس واقع پر حیران تھا۔۔

"کہاں سے پہچانتی تم کتنا بدل گئے ہو اور اوپر سے ہوڈ بھی تمہارے سر پہ تھا اور وہ چشمہ بھی۔۔" حیات نے اسکا مذاق ہی اڑایا تھا۔۔ جس پر ارمان نے ڈھیروں غصہ اپنے اندر اتارا۔۔  
"میرے چشمے سے اتنا کیا مسئلہ ہے تم کو؟"

"اچھا چھوڑو یہ سب تم نے مجھے کون سا پہچان لیا تھا۔۔" پریشہ نے بات بدلنے کی کوشش کی۔

"ہاں تو تم سے کبھی اتنے عرصے بات نہیں ہوئی اتنی سی بات پر تم اپنے کزن سے قطع تعلق کر کے بیٹھ گئی۔۔ اور پھر یہ کالی کنجی می میری جیسی آنکھیں تم نے چشمے میں چھپا رکھیں تھیں اور یہ تل۔۔" ارمان کی نظر اسکے ہونٹ بے نیچے تل پر آ کے رکی تھی۔۔

پریشہ اور ارمان کی آنکھیں ایک دم ہم نما تھیں حسین کالی گہری کنجی۔۔ جس پہ ارمان بچپن میں بہت چڑتا تھا کہ اسکی میری جیسی آنکھیں کیوں ہیں۔۔ وہ دونوں بچپن سے ہی دوست تھے باقی سب کی طرح۔۔ ایک بار تو ارمان نے چڑ کر پریشہ کی آنکھوں پہ کھلونوں والی گن سے چھر رے مار دیے تھے جس پہ پریشہ نے پورے گھر میں رورو کر ادھم کر دیا تھا اور دارجی سے الگ ارمان کو ڈانٹ پڑوائی۔ ڈانٹ پڑنے کے بعد امید کے غیر مطابق ارمان نے اس سے معافی مانگ لی تھی اور

## Posted on Kitab Nagri

اسکو منالیا تھا کیونکہ ارمان سے پریشہ کی سوچھی انکھیں برداشت نہیں ہو رہی تھیں بلکہ وہ اسے مزید زہر لگنے لگیں تھیں۔۔ مگر ارمان ہی وہ تھا جو اس کے ہر کام میں ساتھ دیتا تھا۔۔ دوستی کا رشتہ ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔۔

"اور یہ تل بھی تو میک اپ سے چھپایا ہوا تھا تو کیسے پہچانتا میں۔۔" وہ چڑا تھا۔

"ایک منٹ!! ارمان آفندی وہ کوئی اتنی سی بات نہیں تھی مجھے تم سے ایسی امید بالکل نہیں تھی۔۔" پریشہ کا لہجہ برہم ہوا۔

"یار تو میں تمہیں وہاں کیسے بلاتا تھوڑی تو عقل استعمال کر لیا کرو۔۔"

"کیا مجھے کم عقل کہہ رہے ہو؟؟ ابھی بتاتی ہوں۔۔" پریشہ نے اس پر مکوں کی برسات کر دی تھی۔۔

"پریشہ نہیں کرو ایکسیڈنٹ ہو جائے گا۔۔" ارمان نے پیچھے ہو کر کہا۔۔

"ہاں اچھا ہے میں سیدھا جنت ہیں جاؤنگی اور تمہیں جہنم میں دھکیلوں گی۔۔"

بس دونوں پھر لڑنا شروع ہو گئے۔  
**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

\*

مان اور پریشہ واپس آچکے تھے اور ابھی لاؤنج کا منظر دیکھ کر دونوں دوڑ کر وہاں پہنچے۔۔ پریشہ کا موڈ واپس ٹھیک ہو گیا تھا کیونکہ اسکے فولوورز بھی تو زندہ بچ گئے تھے۔۔



## Posted on Kitab Nagri

مشک کان میں انگلیاں ٹھونسے صوفے کے کونے پہ بیٹھی تھی اور ملاہم نے شامیر کے ہینڈ فری اپنے کانوں ڈال لیے تھے۔۔  
لاؤنج میں اس وقت مچھلی بازار کا ماحول بنا ہوا تھا۔۔

وہ پانچوں انتا کشری کھیل رہے تھے۔۔

پریشہ اور ارمان نے بھی انکو جوائن کر لیا۔۔ شامیر تو جان بوجھ کر سروں کی ریڑھ لگانے پہ تلا ہوا تھا۔۔ اسکا کہنا تھا کہ اچھا گانا تو ایک سنگر گالیتا ہے برا گائے تو مزا آئے نہ تو اپنی اسی فلاسفی پہ وہ عمل کرتا تھا۔۔

"میں بھی ہوں تو بھی ہے آمنے سامنے

دل کو بہکا دیا عشق کہ جام نے"

شامیر نے ملاہم کو دیکھ کر شوخ انداز میں گایا۔۔

"اوہ ہو کیا ہو رہا ہے یہاں بھی"۔۔ پریشہ نے ہاتھ پیچھے کمر پہ رکھتے ہوئے کہا۔۔

"اوہ گننی میسنی تم نے ہمارے لڑکے کو ڈیر دیا تھا نہ۔۔" سعدی نے گانا روک کے اس سے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔

"ہاں دیا تھا اور دیکھ لومیر اشامیر اس میں کامیاب بھی ہو گیا"۔۔ پریشہ نے سعدی کو یہ کہہ کر جلا دیا۔۔ اس نے اپنا تھوک اندر نگلا۔۔ "ویسے شرم نہیں آئی تمہیں"۔۔ سعدی دو ٹوک بولا۔۔

"اوہ کس سے شرم کی بات کر رہا ہے دور دور تک اس میں شرم نامی چیز کے جراثیم نہیں"۔۔ اب کی بار آگ ارمان نے لگائی تھی۔۔

"یار میں تو یہ سوچتا ہوں اسکی جب شادی ہوگی تو اسکا شوہر کیسے برداشت کرے گا۔۔ کبھی محبت کا اظہار بھی کریگا تو یہ تو ردی بھر نہیں شرمائے گی"۔۔ حارث نے ارمان کا ساتھ دیا اور پریشہ اس بات سے جھنجھلا اٹھی۔

## Posted on Kitab Nagri

مشک فوراً پریشہ کے حق میں بولی۔۔ "کر لی بکو اس؟؟۔۔"

"نہیں ابھی اور کرنی ہے کچرے کے ڈبے والی۔۔" شایان کی بات مشک کو تپا گئی تھی۔۔

"حارث اسکو دیکھ لو مجھے پتا نہیں کیا کیا بولتا ہے۔۔"

"مس ملکہ الیزبتھ بالکل ٹھیک کہتا ہے شایان۔۔ پھوپھو نے تمہیں کچرے کے ڈھیر سے ہی اٹھایا ہے یہاں سارے گواہ موجود ہیں۔۔" سعدی نے شایان کی ہی طرف داری کری۔

"اچھا سعدی پھر تو تمہیں اماں نالے سے لے کر نہیں آئیں تھی۔۔ اوہ تم تو بھول گئے میں یاد دلاؤں۔۔" ملاہم نے اپنے بھائی کی ہی مخالفت کی۔۔

شامیر جو اس بات میں کچھ نہیں بولا تھا خاموشی سے وہاں سے کھڑا ہو گیا اور چند لمحوں بعد ہاتھ میں غبارے لیے واپس آیا۔۔

"شامیر یہ کیا ہے؟"۔۔ ارمان نے اس سے پوچھا۔۔

"یار انھیں اردو میں غبارے کہتے ہیں انگریزی میں بلون اور فارسی میں پتا نہیں۔۔" شامیر تشکرانہ انداز میں بولا۔۔ ہر بات کا الٹا جواب دینا اس برگرپہ فرض تھا۔۔ اور سب کے ہاتھ میں شامیر نے ایک ایک غبارہ تھما دیا۔۔

"کیا کریں اسکا؟"۔۔ رامس نے لا پرواہی سے کندھے اچکائے۔۔

"کنچے کھیل لو اس سے تم لوگ۔۔" شامیر اسکے بے تکی سوال پر چڑکے بولا مگر انداز ایک دم ٹھنڈا تھا جو مخالف کو آگ لگا دے۔

"شامیر کیوں دماغ کی دہی کر رہے ہو بتاؤ اب۔۔" ارمان نے سخت لہجے میں کہا تو وہ کھسیانہ ہو کر بتانے لگا۔

## Posted on Kitab Nagri

"دیکھو ان سب میں سے کسی ایک میں پانچ ہزار کانوٹ ہے اب تم لوگ یہ پھاڑوں دیکھتے ہیں کہ کس کے پاس سے نکلتا ہے نوٹ۔" وہ کندھے اچکا کے بولا۔۔ پانچ ہزار کاسن کر مشک کی بتیسی باہر آگئی۔۔ "ارے میں کہہ دیتی ہوں میرے پاس سے ہی نکلے گا نوٹ۔۔"

"اوہ چلو دیکھتے ہیں" شایان نے اسکے سر پہ مارا جس پر مشک شدید جھنجھلائی اور ملاہم نے مشک کے بچاؤ کے لیے پھر ایک کشن شایان کو کھینچ کر مارا۔۔ سب کہ سب باتوں میں اتنا مصروف اور جذباتی ہو گئے کہ کسی نے غباروں پر غور ہی نہیں کیا۔۔

"لو پریشہ میرا غبارہ بھی تم ہی پھاڑ دینا ویسے بھی بلیوں جیسے ناخن ہیں تمہارے۔۔" ارمان نے آرام سے اسے اپنا غبارہ بھی پکڑا دیا۔

"اوکے پر اگر اس میں سے نوٹ نکلا تو میں رکھوں گی۔۔" پریشہ کی آنکھوں میں چمک اٹھ آئی۔۔ ارمان کو ان آنکھوں سے کچھ ہوا جو بہت جان لیوا تھیں۔۔

"ہاں ٹھیک تم ہی رکھنا دیدی۔۔" اس نے نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے کہا۔

"یہ چیٹینگ ہے بھئی۔۔" مشک اور سعدی نے احتجاج کیا۔۔

"نہیں مان تم خود پھاڑو اپنا غبارہ۔۔" شامیر کو لگا اسکا ارادہ ناکام نہ ہو جائے اس بار اپنے بھائی کو بھی بے وقوف بنائے گا۔۔ لیکن اگر اسکا دماغ مشین تھا تو ارمان تو اسکا بڑا بھائی تھا۔ جہاں لوگ سوچنا ختم کرتے تھے وہ وہاں سے سوچتا تھا۔۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا غباروں میں کچھ گڑبڑ ہے ورنہ شامیر تو اپنا بخار بھی کسی کو نہ دے تو یہاں تو پانچ ہزار کی بات تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اچھا میں گنتا ہوں پھر تم سب ایک ساتھ پھاڑنا۔" شامیر نے سب کو اشارہ کیا۔۔

"ایک۔۔ دو۔۔ تین۔"

"یہ کیا تھا؟؟؟" حارث اور شایان چلائے سب کے چہرے پہ حیرانی رقم ہوئی۔۔

غباروں میں کوئی نوٹ نہیں بلکہ مگ بھر پانی تھا۔۔

"برگر تم نے یہ کیا کیا۔۔" پریشہ نے شامیر پر حملہ کیا جس پہ وہ ارمان کے پیچھے چھپ گیا کیونکہ اس وقت ارمان کے علاوہ کوئی بھی اسے بچا نہیں سکتا تھا کیونکہ باقی سب تو اس وقت اسکے دشمن تھے۔۔

"ارمان تم ہٹ جاؤ آج یہ ذلیل آدمی بچے گا نہیں۔" پریشہ نے دھمکی دی۔۔ بچاری پہ تو دو غبارے پھٹے تھے۔۔

ارمان تو سائیڈ میں ہو گیا اور شامیر ان باقی ساتوں کے گھیرے میں تھا۔۔

"چل پانچ ہزار نکال۔" سعدی نے غصے سے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ جس کے ساتھ حارث اور رامس نے شامیر کی گردن دبوچی۔۔

"مارو اسے دھوڈالو ابھی میں صرف ایکسل لا کر بھی دیتی ہوں۔" مشک شامیر پہ مکوں کی برسات کرتے ہوئے بولی۔۔

"ارے یار بس اتنا سا مذاق کیا میں نے تم لوگ تو سیریس ہی ہو گئے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"تیرا مذاق تو میں ابھی بناتا ہوں۔۔ پریشہ موبائل آن کرو اور ولاگ بنانا شروع کرو اور اسکے ٹائٹل کا نام \*شامیر کی دھلائی\* رکھنا"۔۔ "اور شایان پیچھے ہو گیا۔۔

"ارمان بچا لو مجھے ورنہ آج میری عزت کا جنازہ نکل جائے گا۔۔" شامیر کو اب بس ارمان کے علاوہ کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔۔

"کوئی پوچھے کہ ہم سے خطا کیا ہوئی

کیوں خفا ہو گئے دیکھتے دیکھتے"

"شامیر اگر تو گانا گانا بند کر دے بات بات پر تو میں کچھ کر سکتا ہوں"۔۔ ارمان نے ہاتھ جھاڑے اور ان سب کو شامیر کے پاس سے ہٹایا اور اسکی خود نے گردن دبوچ لی۔۔

"سالے اپنے بھائی کے ساتھ بھی تو یہ کرتا! یہی ارادہ تھا نہ تیرا۔۔" ارمان نے گردن پہ گرفت بڑھادی۔

"مان یار معاف کر دو۔۔" شامیر نے ہاتھ جوڑے۔۔ جس پر سب کے اندر سکون اتر ا۔۔

"کیا ہو رہا ہے؟؟" تبھی رابعہ بیگم لاؤنچ میں آئیں اور لاؤنچ کی حالت دیکھ کر حیران رہ گئیں کہیں سے لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہاں انسان موجود ہیں بلکہ جناتوں کا بسیر الگ رہا تھا۔ انکی ہمت تھی جو اتنے شور میں سو رہی تھیں یا پر اب عادت ہی ہو گئی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"کچھ نہیں ممائی جان بس آپ کے بیٹے کو تمیز سکھا رہے تھے برگربے بی نے اسکول سے جو نہیں سیکھی۔۔" مشک بولتے ہوئے صوفے پر آ کے بیٹھی اور باقی سب بھی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔۔

"آئیے تائی جان آپ کی طبیعت کیسی ہے؟؟" پریشہ انکے کندھے پر سر رکھے پوچھ رہی تھی۔۔

"مجھے کیا ہونا ہے اللہ کا کرم ٹھیک اور جس کے ہاں ایسے بچے ہوں تو انکو تھوڑی کوئی بیماری ہو سکتی ہے"۔۔ درحقیقت یہ ان سب میں حوصلہ پیدا ہو گیا تھا ورنہ اگر کوئی اور ہوتا تو پھانسی پہ لٹک کر جان دینا بہتر سمجھتا انکو جھیلنے سے پہلے۔۔

ارمان اپنی اماں اور پریشہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔ اسے زرا برداشت نہ تھا کہ کوئی اسکے حق پہ ڈاکہ ڈالے اور پریشہ پر تو رابعہ بے پناہ پیار نچھار کر رہیں تھیں جو ارمان سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔

"موم آپکے میاں کہاں ہیں؟" ارمان اب جگہ سے کھڑے ہو کر رابعہ کے دوسری طرف آ کر بیٹھ گیا اور اپنا سر انکے کندھے پر ٹکا دیا۔۔

"آفس میں ہونگے اسکے علاوہ کہاں جاسکتے ہیں بیگم کی تو کوئی فکر ہی کہاں انھیں۔"

"اوئے شہیر چاچو تمہارے آفس آنے کا بول رہے تھے۔۔ کب سے جوائن کرو گے؟" سعدی جو شامیر سے لڑھ رہا تھا شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے بولا۔۔

"آ جاؤنگا صبر بھی کر لو۔۔"

"تائی امی کل دعوت میں فرائی فز لازمی رکھیے گا"۔۔ پریشہ انکا ہاتھ چومتی ہوئی بولی۔۔

"ہاں ممائی جان یونو کہ ہمیں کتنی پسند ہے"۔۔ مشک چمکی تھی۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"موم ایک کام کریں جھینگا بریانی بھی بنالیں زبردست ہو جائے گا۔" ارمان نے سکون سے ان دونوں کا سکون برباد کرتے ہوئے کہا وہ سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا مگر اپنے کزنس کے درمیان سنجیدگی کی دیوار توڑ پھینکتا تھا۔ خاص کر پریشہ کے لیے۔۔

"آخ تھو!!! دماغ ٹھیک ہے ارمان تمہارا۔" پریشہ نے تھک نکلا تھا۔

"اسکا بلکل ٹھیک ہے البتہ تم تینوں لیڈیز اپنے دماغ ٹھیک کرو جسے جھینگے نہیں پسند۔" شایان نے ان دونوں کو چوٹ کی۔۔

"کون کھاتا ہے تو جھینگے؟؟۔" ملاہم حیرانگی سے بولی۔

"انسان کھاتے ہیں ملاہم میڈم مگر تم لڑکیاں کہاں کی انسان بلکل چڑیلیں ہو۔" بولنے کے ساتھ ہی حارث نے ایک کشن ملاہم کی طرف پھینکا تھا۔۔

ایسا لگ رہا کشن وار چل رہی ہو کبھی کوئی مارتا تو کبھی کوئی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اور ہاں اللہ نے بنائے ہیں تو ناشکر اپن نہیں کرنا چاہیے۔" ارمان نے پریشہ کو دیکھا اور بس پریشہ کی کاروائی شروع ہو گئی تھی۔۔

اس نے دے دھنا دھن ارمان پہ حملے کرے تھے۔۔

"بیٹا چھوڑو کزن ہے تمہارا۔" رابعہ بیگم نے دونوں کو الگ کرا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"دیکھ لیں ماما اس پہ محبت نچھاور کر رہیں تھیں جو آپکے چہیتے بیٹے کو مارنے پہ تلی ہے۔۔" سچ ارمان کے منہ سے نکل ہی گیا تھا۔۔

"اوہ تم جل کڑے میری تائی جان بالکل بڑی امی ہیں جیسے میری اماں تمھاری چھوٹی ماما۔۔ تو کس بات کے لیے جل بھن رہے ہو۔ وہ تو ہر وقت تم سب کے گن گاتی رہتی ہیں میں تو جیسے انکولاڑی میں ملی تھی۔۔"

کافی دیر وہ لوگ وہیں ٹھہرے رہے کھانا پینا سب کر کر اکہ گھر لوٹے تھے۔۔

\*\*\*

گھڑی رات کے دس بجارہی تھی۔۔ ملاہم کے نمبر پر ایک انجان نمبر سے کال آئی تھی جس پر وہ چونکی تھی اور اس نے جھٹ سے فون اٹھالیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہیلو۔۔ ہیلو۔۔" ملاہم نے جلدی میں بولا۔

"آواز آرہی ہے؟؟" مقابل بھی سکون سے تنگ کر رہا تھا۔

"ہاں اب آرہی ہے بولو کیا مسئلہ ہے کیوں اس وقت نئے نمبر سے کال کی۔۔" ملاہم نے اچھنبے سے پوچھا۔

"بہن صبر کر لے چچا جی (چوکیدار) نے نئی سم لی ہے بتایا تو تھا۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"تو کیا مسجد میں اعلان کروانا ہے؟۔۔" ملاہم نے اچھنبے سے کہا "اور اگر ایسا ہے تو شایان یا شامیر منحوس سے بولو۔۔" ملاہم لیٹتے ہوئے بولی۔

"دفع کروان لنگوروں کو یار میں بہت بور ہو رہی ہوں۔۔"

"تو کیا میں ناچو آکر یا پھر تمہیں جگتیں مار کہ ہنساؤں۔۔" ملاہم نے گہری سانس لی تھیں۔۔ اسے معلوم تھا کہ مشک کہ دماغ میں اس وقت کوئی نہ کوئی کھچڑی ضرور بنی ہوئی ہے۔

"اوہ یہ جگتیں مارنے کا کام ہم دونوں کے بھائی بخوبی ادا کر رہے ہیں تمہیں کوئی ضرورت نہیں۔۔" مشک نے لان میں لگے درخت کا پتا توڑا۔

"یار دیکھو بور ہو رہی ہوں اور ایک آئیڈیا ہے میرے پاس بوریت دور کرنے کا۔۔"

"کیا؟؟" ملاہم نے موم پھلی منہ میں ڈالی اور اسے چباتے ہوئے ماتھے پہ بل ڈالے پوچھا۔۔

"پرینک کال۔۔ وہ بھی آفینڈیز کی تھرڈ جنریشن کو۔۔" مشک نے بھنویں اچکائیں اور بہت ہی شرارتی انداز میں بولی۔۔

"لیکن میری جان نمبر کس کالیں گے اپنے نمبر سے تو ان سب کو پتہ چل جائے۔۔" ملاہم دھیمی آواز میں بولی کیونکہ سعدی بھی گھر میں ہی تھا۔۔

"نہیں نایہ چچا جی کا نیا نمبر ہے کسی کے پاس بھی نہیں ہے ابھی حارث کے پاس بھی نہیں۔" مشک نے مزے سے بتایا اور شیطانی مسکراہٹ تو پہلے سے ہی چہرے پہ نمایاں تھی۔

"تو پھر شایان کو کال لگاؤ اور فون اسپیکر پہ کرو اور اپنے نمبر سے مجھے کال کرو۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

مشک نے فٹاٹ سارا کام انجام دیا۔۔ "ہاں ملا ہم تم اب سب کچھ غور سے سننا۔"

شایان نے دوسری بیل پر کال اٹھالی تھی۔۔

"ہیلو کون؟۔۔" وہ لیپ آن کرے بیٹھا تھا اور سر سری انداز میں اس نے پوچھا۔

"بیٹا میں سعدیہ بول رہی ہوں تمہارا رشتہ میری بیٹی کے لیے ہمیں قبول ہے تم اپنے گھر والوں کو بتا دینا۔" مشک نے تو ایسی آواز بدلی تھی کہ اسکے فرشتے بھی نہ پہچان سکیں۔۔

"ہیں؟۔۔ آنٹی کونسہ رشتہ۔۔ رانگ نمبر آپ شاید کسی اور کو کال لگا رہی ہیں۔۔" شایان نے تصدیق کرنا چاہی۔

مشک منہ پہ ہاتھ رکھے اپنی ہنسی پر قابو کر رہی تھی۔

"کیا تم زبیدہ کے بیٹے نہیں؟۔۔"

"ہاں دیکھیں آپ نے رانگ نمبر ہی لگایا ہے کیونکہ میری اماں کا نام زبیدہ نہیں ہے۔" شایان نے سکھ کا سانس خارج کیا۔

"ارے بیٹا معذرت ویسے تم بھی بہت اچھے تمیز دار لگتے ہو۔ اپنا کچھ بتاؤ میں اپنی بڑی پینتیس سالہ بیٹی کا تم سے رشتہ کر دوں گی۔" مشک نے ٹھہر ٹھہر جے آنکھیں میچے فون پہ اس سے کہا اور منہ پہ ہاتھ رکھ لیا کیونکہ اب انہی چھوٹے والی تھی۔

ملا ہم جو سب فون پر سن رہی تھی اسکا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔ "اوہ خدا یا مشک کتنا پاگل بناؤ گی اسے۔۔" وہ فون سے ہی بولی۔

شایان تو یہ سن کر گھبرا گیا۔۔ "آنٹی جی اللہ حافظ"

"ارے بیٹا سنو تو۔۔" فون ڈسکنیکٹ۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار میں بنے بنائے کو مزید پاگل کیا بناؤ گی۔۔" مشک نے ہاتھ ہنستے ہوئے ہوا میں جھلایا تھا۔۔

"اب حارث کو کال کرو۔۔" ملاہم اٹھ کے بیٹھی اور کشن کو گود میں دبا لیا۔

"ہاں۔۔"

"جی کون۔۔" حارث نے پہلے ہی پوچھ لیا تھا کیونکہ وہ ایسے ہی انجان نمبر کی کال اکثر اٹینڈ بھی نہیں کرتا تھا۔۔

"بے بی تم مجھے بھول گئے۔۔" مشک نے بھی شرارتی پن کی انتہا کر دی تھی۔۔ بھلا کوئی اپنے بھائی کو بھی ایسے پریشان کر سکتا ہے لیکن وہ مشک تھی بغیر پنکے کرے اسکو سکون ہی کہاں ملتا تھا۔

"کس کے بے بی سے بات کرنی ہے آپکو؟؟؟" حارث نے سوالیہ طور پہ اطمینان سے پوچھا۔

"ابھی تک ناراض ہو تم۔۔" 

"ارے بھئی کون ہو تم میں کسی بے بی کو نہیں جانتا۔۔" حارث اب جھنجھلایا تھا۔۔

"اوہ دیکھو تم بھول بھی گئے۔۔" بے ساختہ مشک کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔ اس نے آواز تو بدلی تھی جو حارث پہچان نہ سکا مگر ہنسی پکڑ میں آگئی۔۔

"مشک تم۔۔ کمرے میں آؤ میرے سارا ٹھکر پن نکلتا ہوں۔۔" حارث اس پہ بھرم ہوا۔

"یار بھائی بس پرینک ہی تو کیا ہے ایسے غصہ کر گئے تم جانم برو۔۔" مشک نے مکھن ہی لگایا تھا اسے ڈبل روٹی سمجھ کہ۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"کتنو کو بنایا بے وقوف؟" اس نے تیور چڑھا کے پوچھا۔۔ حارث نے جاننا ضروری سمجھا تھا۔

"ابھی دو تک دو کو ایک شایان اور دوسرے تم باقیوں کو بنانا ہے۔۔ معزز صارف اب آپ فون رکھیں کیونکہ مشک ابھی شامیر آفندی کو پاگل بنانے کا ارادہ رکھتی ہیں" اور جھٹ سے فون کاٹ دیا۔۔

"یار مشک تمھاری یہ گدھوں جیسی ہنسی ہر بار مرواتی اب دھیان سے کسی کو پتہ نہ چلے۔۔" ملاہم نے پہلے ہی تاکید کر دی کیونکہ شامیر کو بے وقوف بنانا سب سے مشکل کام تھا کیونکہ یہ کام شامیر کرتا تھا وہ سامنے والے کو نیچ کے کھا جائے اسے تب بھی معلوم نہیں پڑے گا وہ اتنا ہوشیار تھا۔

مشک نے ایسے ہی سعدی کو ایک اسکی کلاس فیلو بن کر تنگ کیا نوٹ وغیرہ اکا پوچھ کر اور شامیر سے تو ایک لڑکی بن کر بات کی۔۔ بس پوری سیٹینگ ہو گئی تھی شامیر کی۔۔

مطلب آج شامیر سنگل سے ڈبل ہو جاتا بس کیا اینڈ میں مشک نے بھانڈا پھوڑ دیا اور شامیر غصے سے لال پیلا ہو گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"اب ارمان کو کرتی ہوں۔۔"

"بہت مزہ آئی مئے گایہ نیا شکاری ہے۔۔" ملاہم نے بے چینی سے ہاتھ رگڑے تھے۔۔

"ہیلو۔۔" ارمان اپنی رعب دار میں بولا۔



## Posted on Kitab Nagri

"تم ارمان شہیر بول رہے ہو؟۔۔"

"ہاں کیوں مشک کوئی کام پڑ گیا۔۔" وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا فوراً اسے پہچان گیا تھا۔

"شٹ!! تم پہچان گئے۔۔" مشک نے اپنا سر پیٹا۔۔

"مشک یہ بچوں کا کھیل نہیں اور تم ارمان آفندی کو بے وقوف بنانے کا سوچ رہی تھیں۔۔" مشک پہ طنز کیا۔۔

"اوائے طنز کیوں مار رہے ہو؟۔۔ جاؤ دفع یہ نہیں ہوا کہ معصوم کزن کے ہاتھ تھوڑا ایسے ہی بے وقوف بن جاتے کہ مجھ بیچاری کا دل خوش ہو جاتا۔۔" مشک نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے یار بس سمجھو میں بھی بن گیا بے وقوف خوش۔۔"

"اچھا بس بس!! جعلی ہمدردی نہیں کرو اب فون رکھو سارا بیلنس ختم ہو جائے گا۔۔ بلکہ سو روپے کا اس پر ڈلوا بھی دو۔۔" مشک نے لان میں کھڑے ہوئے اوپر آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"حارث سے بولو۔۔" مان نے جلدی سے کہہ کر فون رکھ دیا۔ کیونکہ اسکی تو فرمائشیں پھر ختم نہ ہوتیں مزید بڑھتیں جاتی۔۔

www.kitabnagri.com

"میں پریشہ کو بھی کرتی ہوں۔۔" اب پریشہ آخری شکاری تھی۔

"چھوڑو اپنوں سے غداری نہیں۔" ملاہم نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔

"یار صرف مذاق کریں گے۔۔" مشک نے نہ آؤدیکھانہ تاؤ اس نے کال لگا دی تھی۔۔

پریشہ یونی کا ہی کام مکمل کر رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارے فون اٹھا بھی لو پریشہ اب۔۔" مشک سے مزید صبر نہیں ہو رہا تھا۔ کافی بلیں آنے کے بعد پریشہ نے فون اٹھایا تھا۔۔

"کون بات کر رہا ہے؟؟؟"

"تمہارے ایکس کی گرل فرینڈ۔۔" مشک جلدی سے بولی ایک تو پریشہ نے فون بھی بہت دیر میں اٹھایا تھا تو اس نے زیادہ تنگ کرے بغیر یہ بات کی۔۔ ا

"اوہ اچھا میرا کوئی ایکس بھی ہے آج پتہ چلا مبارک تمہیں بھی۔۔" پریشہ نے بغیر تہمید باندھے کہا۔۔ مشک کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایساری ایکٹ کرے گی۔

"ویسے کون سے والے ایکس کی بات کر رہی ہو مشک تم۔۔" اور پریشہ نے بھی اسے پہچان لیا تھا۔

"لاکھ دی لعنت آواز تو بدل لیتی مشک تم۔۔" ملاہم کی دوسرے فون سے چیختی ہوئی آواز مشک کے کانوں میں پڑی۔۔

"واہ بیٹا مجھے ہی پاگل بنانے کا سوچا تم نے۔۔ ہماری بلی ہمیں ہی میاؤں میاؤں۔" اور پریشہ کھل کھلا کر ہنسی۔

"یار تم اور مان قسم سے بہت کوئی بغیرت لوگ ہو۔۔" مشک نے بول کے کال کاٹ دی اور ملاہم کے ساتھ پریشہ کو ایڈ کیا۔۔

"اوہو ملاہم صاحبہ بھی ملی ہوئی ہیں۔۔" پریشہ زور سے ہنسی تھی۔۔

"یار یہ بور ہو رہی تھی اور تمہیں معلوم ہے ابھی ہم نے آفندیز کی تھرڈ میل جنریشن کو الو بنایا۔۔" ملاہم ہنسی روکتے ہوئے بولی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاہا۔ مشک مجھے بھی بتاتی ہیں ارمان کو ایسا بے وقوف بناتی۔۔" ملاہم نے اسے سب بتا دیا تھا۔ اور پریشہ نے یہ اس لیے کہا تھا کیونکہ جو اس نے مال میں ارمان کو کس طرح پاگل بنایا تھا جس پر اسے بہت فخر تھا۔

\*\*\*

اگلے دن شام میں فاروق آفندی کے ہاں دعوت تھی۔۔

"مشک اب بیٹھ بھی جاؤ۔۔" حارث نے مشک کو گاڑی کی پیچھلی سیٹوں پر دھکا دیا اور پھر خود بیٹھ گیا۔

"یار یہ ماما بابا کہاں رہ گئے۔۔" مشک نے کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"یار اماں آج بہت حسین لگ رہی ہیں تو ابا ان پہ لائن مار رہے ہوں گے۔۔" حارث نے شوخ لہجے میں کہا۔ اور مشک کو جھٹکے سے ہلایا بھی تھا۔۔

سامنے سے کریم صاحب اور فاطمہ بیگم دونوں آ رہے تھے۔ اور آگے کی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔۔

"خیریت ممّا آج تو قہر برسا رہی ہیں زرا سنبھل کر کسی بلے کی نظر نہ لگ جائے۔۔" حارث نے آنکھ مار کر دونوں کو چھیڑا۔

"فرمانبردار انسان بنو ہم تمہارے والدین ہیں۔" کریم صاحب نے اسکی بات پر چوٹ کری۔

"لو ہمیں لگا ہم آسمان سے ٹپکے ہیں۔۔" حارث زور سے ہنسنے لگا۔

....

## Posted on Kitab Nagri

سب لوگ فاروق مینشن پہنچ گئے تھے۔۔ عورتیں اندر کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور مرد حضرات باہر لاؤنچ میں موجود تھے ساتھ ہی وہ تینوں بھی ایک طرف بیٹھے تھے تبھی سعدی اور شایان سمعیہ کی نو ماہ کی بیٹی حورم کو اٹھا کر لے آئے۔۔

"آئے ماموں کی جان بتاؤ کونسے ماموں پیارے لگتے ہیں؟" حارث حورم کو پیار کرتے ہوئے بولا۔۔

"اتنے سارے ماموں کو دیکھ کر بچی ڈر ہی جائے۔۔" ملاہم نے آتے ساتھ کہا۔

"خاص کر جب ماموں جنات جیسے ہوں۔۔" مشک نے مزید جملے کا اضافہ کر کے انکی شان بڑھائی۔۔

مشک ملاہم اور پریشہ تینوں وہیں آکر بیٹھ گئی یں تینوں بہت پیاری لگ رہی تھیں خاص کر پریشہ آج کافی عرصے بعد اس نے کسی دعوت میں تل نہیں چھپایا تھا جو اسے مزید پرکشش بنا رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آگئیں چڑیلیں دو کلو میک اپ تھوپ کر۔۔" شامیر نے استہزاء یہ کہا۔۔

اور ارمان کی نظر تو پریشہ پہ ہی ٹک گئی تھی وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ کسی کا بھی اس پہ دل آجائے۔۔

"ویسے یہ پریشہ ہے تو بہت خوبصورت۔" مان نے شایان کو دھیمی آواز میں کہا۔۔

جس پر شایان نے اسکی شکل دیکھی اور پھر پریشہ کی۔۔

"یار کہہ تو ٹھیک رہا ہے چڑیل لگ تو پیاری رہی ہے" شایان کی نظر بھی اس پہ ہی ٹہر گئی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"میسنی بولو حورم۔" شامیر نے حورم کے کان پہ جھک کے کہا۔

"مینی۔۔" حورم اپنی بچکانہ آواز میں چہکی۔۔

"ہاہا۔۔" وہ پانچوں اس کی حرکت پر ہنسنے تھے۔۔ اور وہ تینوں بے چاریاں صدمے میں چلی گئیں۔

"یہ کیا اول فول سکھا رہے ہو میری بچی کو؟" سمعیہ حورم کے پیچھے آئی تھی کیونکہ اسے اپنے بھائیوں پر پورا یقین تھا کہ کچھ الٹا سیدھا اسے سیکھا دیں گے اور وہ پھر وہی بولتی رہے گی۔۔ حورم بہت شارپ بچی تھی ہر چیز فوراً کیچ کر لیتی تھی۔۔

"ہاں سمعیہ آپنی لیس لیس اپنی بچی ورنہ بگاڑ دیں گے یہ لوگ انسانیت تو ان میں جیسے ختم ہی ہو گئی ہے۔۔" ملاہم بولی۔۔

"یار حارث کوئی لڑکی ہی پسند کر لے بہت زور کا ڈانس آرہا ہے تیری شادی پہ کرونگا۔" سعدی نے صوفیہ پہ ٹیک لگائی۔۔

"تو سالے ابھی کر لے اس میں میری شادی کی کیا ضرورت۔۔" حارث نے اس کے گھٹنے پہ مکہ مارا تو وہ کراہ اٹھا۔

www.kitabnagri.com

تبھی شایان نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے۔

"یار تو شادی کریگا جب ہی تو ہمارا نمبر آئیگا۔۔ ورنہ تو سارے کنوارے ہی مر جائینگے۔۔ ہمارے گھر والوں کو کوئی فکر نہیں دیکھ لے کتنے مزے سے بیٹھے ہیں۔۔" شایان نے سارے بڑوں کی طرف نظر گھوما کے اشارہ کیا۔

"بڑی شادی کی لگی ہے ابھی تو اتنے چھوٹے ہو تم لوگ۔۔" سمعیہ نے شایان کو گھورا جو صوفیہ نے پشت ٹکا کر سکون سے بیٹھ گیا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"کہاں سے چھوٹے ہیں پچاس سال کے بڈھے ہو گئے ہیں۔۔" پریشہ سمعیہ کی بات پر جو ابابولی۔۔

"یہ تم ہماری عمریں بتا رہی ہو یا اپنے ابا اور تایاؤں کی۔۔" شایان ساتھ ہی بولا تھا۔۔ بات عمر کی کیسے کوئی برداشت کر لیتا۔۔

اور باقی ان سب نے اسے سراہا۔۔

"واہ شایان میسنی کو ٹھیک جواب دیا۔"

اور وہ پانچوں زوردار قہقہے مار کر ان تینوں کی تپانے لگے۔

"اللہ اکبر اللہ اکبر۔۔۔۔"

مسجد سے اذان کی آواز آگئی تھی تو سب احتراماً خاموش ہو گئے۔

"چلو سب وضو کر کے آؤ عشاء کا وقت ہو گیا ہے۔۔"

حمدان صاحب کے حکم پر سب کھڑے ہو گئے اور وہ پانچوں پہلی صف میں کھڑے ہونے کے لیے گولی کی طرح بھاگے

تھے۔۔ حمدان صاحب کا ایک ہی بیٹا تھا سمیر آفندی جو فلحال ملک سے باہر بزنس سنبھال رہا تھا۔

حمدان صاحب نے امامت کی۔۔ گھر میں مائیک اور اسپیکر سسٹم موجود تھا لاؤنج میں تمام مردوں نے نماز ادا کی اور گھر کی

خواتین نے کمروں میں۔۔



## Posted on Kitab Nagri

دعوت ہو یا کچھ اور نماز وہ لوگ نہیں چھوڑتے تھے۔۔ جب بھی کسی کے ہاں دعوت ہوتی تو سب ایسے ہی ادا کرتے تھے۔۔ اور یہ عادت دارجی نے ہی ڈالی تھی۔۔ اس سبب کہ جب رب ہمیں نہیں بھولتا تو ہم کیسے اسے بھول جائیں۔۔

سب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تھے تو ارمان سوٹ کیس اٹھالایا جس میں سب کے لیے تحفے تھے۔۔

"بڑے بابا یہ آپکے لیے۔۔" اس نے انہیں ایک اجرک کے رنگ کی شال دی تھی جو حمدان صاحب کو بہت پسند آئی۔۔

باری باری وہ سب کے تحفوں سے فارغ ہو گیا تھا۔۔

"ارمان شہیر میں نے چاکلیٹس منگوائیں تھیں وہ کہاں ہیں؟؟۔۔"

مشک نے دیکھا کہ سب کو تحفے مل گئے بس اسکا ہی رہ گیا تو وہ بول پڑی۔۔

"وہ میں نے کھالی۔۔" شامیر نے مشک کو تنگ کرنا چاہا۔۔

"نہیں تنگ کرو شامیر لایا ہوں بھئی میں۔۔" مان نے ایک بڑا ڈبہ مشک کے سامنے کیا جسے اس نے جھٹ سے وصول کر لیا۔

مان نے پریشہ کو ارد گرد دیکھا مگر وہ کہیں نظر نہ آئی ملاہم سے پوچھنے پر اسے پتہ چلا کہ وہ ایک کال سننے لان میں گئی ہے کیونکہ وہاں تو اس قدر شور تھا کہ سننے سے کچھ سنائی نہ دے۔۔ سعدی نے گانے جو لگا دیے تھے۔۔ اور مان نے بھی عافیت جانی کہ ابھی وہیں لان میں جا کر اسے اسکا گفٹ دے دے ورنہ یہاں تو مسئلہ ہو جائے گا اگر پریشہ نے کچھ الٹا سیدھا بول دیا تو۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ لان میں کھڑی اکھلیاں کھاتی ہوئی باتیں کر رہی تھی اپنے کسی کولابریشن پارٹنر سے جو بہت ضروری تھی وہ چند دن سے کوئی ویڈیو کسی یوٹیوبر کے ساتھ بنا رہی تھی جو اب اختتام پر پہنچ چکی تھی بس ایڈیٹنگ باقی تھی اور ابھی اسی حوالے سے کال آئی تھی۔۔

ارمان جو اسکے پیچھے آکھڑا ہوا اسکی کال کے ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی تو اس نے سے کندھے سے ہلایا۔۔ اسے غصہ آ رہا تھا کہ وہ اتنا کیوں ہنس ہنس کے باتیں کر رہی ہے۔۔

"کیا ہوا؟" پریشہ نے ارمان کی جانب مڑ کر ہاتھ کے اشارے سے کہا اور صرف اپنے لب ہلائے تھے۔۔

"جلدی بات ختم کرو کچھ دینا ہے تمہیں۔۔" ارمان نے دھیمی آواز میں کہا اور پیک گفٹ سامنے کیا۔۔

"کیا لائے ہو؟؟؟" چمکتی آنکھوں سے پریشہ بولی۔۔ اور گفٹ دیکھ کر تو اس نے الوداعی کلمات کہہ کر کال منقطع کر دی تھی۔

"خود دیکھ لو۔۔" ارمان نے تحفہ اسکے آگے کر دیا۔

"یہ کیا یہ تو تم نے اپنی گرل فرینڈ کے لیے لیا تھا نا۔۔" پریشہ چونکی تھی مگر سوٹ پہ نیت تو اسکی خراب ہی تھی۔۔ دل میں

بہت خوش تھی وہ کہ جو بھی اب اسکا ہے وہ ڈریس کیونکہ مان نے جو دے دیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں میں اسے کچھ اور دے دوں گا ویسے تمہیں یہ پسند آیا تھا تو میں نے سوچا تم ہی دے دینا چاہیے۔۔" ارمان نے بات سنبھالی تھی۔ اور پریشہ اس خوشی میں یہ بھول گئی تھی کہ وہ لندن سے اسکے لیے کچھ بھی نہیں لایا۔۔

"یار بہت شکریہ تم یقین نہیں کرو گے کہ مجھے یہ کتنا پسند آیا تھا بس تمہاری چچی کی وجہ سے نہیں لیا تھا میں نے۔" پریشہ نے فراک کو خود سے لگا کر کہا سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ فراک زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی یا پریشہ۔۔ اسکا پورا چہرہ چاند کی روشنی میں چمک رہا تھا۔

مان کو اسکی اس حرکت پر بے انتہا پیار آیا تھا ایسا کرتے ہوئے وہ ایک چھوٹی بچی کی طرح لگ رہی تھی جسے اس کی من پسند چیز مل گئی ہو۔۔ جو بھی ہو پریشہ شکل سے بہت معصوم تھی۔۔ صرف شکل سے!!

"وہ ویسے تم نے اپنے بوائے فرینڈ کے لیے کیا لیا تھا مال سے۔۔" ارمان نے دونوں ہاتھ سینے سے باندھ کر پوچھا اسے پریشہ کی بوائے فرینڈ والی کچھ بہائی نہیں تھی۔۔

پریشہ نے ایک بار اسکی شکل دیکھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا بولے پھر کچھ سوچ سمجھ کر بولی۔

"بوائے نہیں ہے لیکن بنانا ہے مجھے بھی جیسے تمہیں گرل فرینڈ سیٹ کرنی ہے۔۔"

"اوہ اچھا۔۔ ویسے تم کہیں کمیٹیڈ ہو مطلب رشتہ وغیرہ؟۔۔" ارمان تو انٹریو کرنے ہی لگ گیا۔۔ وہ اسکے بارے میں جاننا چاہ رہا تھا اور یہ سب دماغ نہیں دل اس سے کروا رہا تھا۔۔ ایسے سوال ارمان آفندی کبھی نہیں کرتا تھا مگر اس افلاطون کے لیے دل مجبوری میں کروا رہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"پاگل انسان اگر کمیٹیڈ ہوتی تو کیا میرا کوئی بوائے فرینڈ ہوتا۔۔ لندن ریٹنز لگتا ہے دماغ اپنا لندن میں ہی کہیں کھو آئے ہو۔۔" اس نے وہ جوڑا اپنے سینے سے لگاتے ہوئے ناک چڑھائے کہا۔

"ہاں یہ بھی۔۔" ارمان نے سر خم کیا۔۔ اس نے اسلیے پوچھا تھا کیونکہ ایک پریشہ ہی تھی جس کے بارے میں پانچ سالوں میں اسے زیادہ کچھ معلوم نہیں تھا باقی سب کے بارے میں تو اسے پتا تھا۔۔ اور یہ سوال تو اس نے اس لیے کیا تھا کیونکہ جیسی پریشہ کی حرکتیں ہیں تو اسے لگا کہ چچی ارسلہ بیگم اسکی شادی جلد کر دینگی۔۔

"ویسے یہ اچھی بات نہیں بوائے فرینڈ بنانا۔۔"

"ہاں گرل فرینڈ بنانے سے تو جیسے ثواب ملے گا۔۔ ہیں نا۔۔" پریشہ اسکے پاس آکر چڑ کر بولی۔

"اوکے ٹھیک ہے مجھے اس وقت لڑنے کا بالکل دل نہیں چاہ رہا۔۔" اسکے چہرے پہ اطمینان تھا۔  
www.kitabnagri.com

"تو پھر کس چیز کا چاہ رہا ہے۔۔" پریشہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی

"سوچ رہا ہوں سب کو تمھاری بوائے فرینڈ والی بات بتا دوں۔۔" ارمان نے دھمکی دے کر ڈرانا ہی چاہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

ہاں بتادو میں کونسا منہ میں دہی جما کر بیٹھی ہوں میرا بھی منہ کھلنے میں دیر نہیں لگے گی ارمان شہیر آفندی۔۔ "وہ بیٹھے ہوئے ہی عزم سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولی وہ ڈرتی تھوڑی تھی۔

"ٹھیک تو پھر ہم دونوں اپنا منہ بند رکھ کر ایک دوسرے کے راز کی حفاظت کریں گے۔۔"

یہ سب ارمان کا پلین تھا بس پریشہ کا منہ بند کروانے کے لیے کیونکہ سیدھے طریقے سے وہ بولتا تو بات نہیں مانتی ورنہ بہت نخرے دکھا کر اس سے سارے کام کروا کر اسکا راز اپنے پیٹھ میں ہی رکھتی۔۔ ارمان کو اسکی ہر حرکت کا بخوبی اندازہ تھا اسلیے اس نے ٹیڑھے طریقے سے بات منوائی جس میں پریشہ کو ہی لگا کہ اسکی جیت ہوئی ہے۔۔

"اگر دماغ چلانا ہو تو کوئی ارمان شہیر سے سیکھے۔۔"

"چلو اندراب ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔۔" اس نے اسے کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔ اسلام آباد کا موسم زیادہ تر ٹھنڈا ہی رہتا تھا اور اس وقت بھی ٹھنڈک ہو گئی تھی۔

اور پریشہ میڈم جوڑے کی خوشی میں چبکتی ہوئی اندر چلی گئیں۔ لڑکیاں ہوتی ہی معصوم ہیں کوئی بے وقوف بنادے تو انہیں پتا ہی نہیں چلتا۔۔

اور ارمان جس صفائی سے سامنے والے کو گھوما تھا اسکا اندازہ لگانا بھی مشکل تھا پھر یہ تو پریشہ تھی جس کو بے وقوف بنانے میں اسے کوئی مسئلہ لاحق نہ ہوا۔

\*\*\*

## Posted on Kitab Nagri

اگلے دن یونی میں حارث شایان اور سعدی بھی آئے تھے۔۔ یونیورسٹی کی جانب سے انکو آج سرٹیفکٹ ملنا تھا کوئی اور وہ اپنے ساتھ ارمان کو بھی لے آئے۔۔

ارمان نے اس یونی میں پڑھا تو نہ تھا مگر یونی کا ہر طالب علم اسکو نام سے جانتا تھا بقول حارث شامیر سعدی اور شایان کے۔۔ انھوں نے اسے ہر جگہ مشہور کر رکھا تھا اور اسکی کوئی ٹوم کروں والی امیج بنادی تھی۔۔ یونی میں ہر کسی کی خواہش تھی کہ ایک بار ارمان سے ملے خاص کر کے لڑکیوں کی۔۔

وہ آٹھویں یونی کے ہال میں موجود تھے اور انکی ٹیچرز بھی وہیں انکے ساتھ تھیں۔ اور وہ لوگ دوسرے طلب علموں کے بیچ کھڑے تھے۔

"بہت ذکر کرتے ہیں یہ لوگ آپکا بیٹا۔۔ ایسے دوست صرف قسمت والوں کو ہی ملتے ہیں۔۔" مس نورین ارمان سے ہم کلام ہوئیں۔۔ اسے تو لگ رہا تھا جیسے وہ بھی وہیں سے پڑھ کر نکلا ہو ہر کوئی اس سے مل رہا تھا اور وہ سب کی سوچوں سے زیادہ ہینڈ سم تھا۔۔ بے چارہ سب کی باتوں کے جواب دے دے کر تھک گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"یار بھائی جان آپ اپنی فٹنس کاراز تو بتادیں" جونئی ریکلاس کے کسی لڑکے نے اس سے پوچھا جس پر پریشہ اور مشک ایک دوسرے کی شکل دیکھتی رہ گئیں۔۔



## Posted on Kitab Nagri

تبھی وہاں موجود ایک یونی سٹوڈنٹ بہت دیر سے ارمان سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ اور کوئی نہیں ثانیہ تھی ہر وقت لڑکوں کے ساتھ گھومتی پھرتی کبھی ایک کے ساتھ تو اگلے دن بندہ چینج اور یونی میں ہر کوئی اسکی اس عادت سے بخوبی واقف تھا۔

"ہائے یوہینڈ سم!!"

"میں؟؟؟" ارمان نے اسکی طرف سر کیا اور سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"یس یو۔ تمہارا نام کیا ہے۔"

"ارمان۔" اس نے لاپرواہی سے بتا دیا۔ مان کو حیرانگی ہوئی تھی اس بات پر ایک تو یہاں سب کو اسکا نام معلوم اور بلفرض اسے پتا نہیں تھا تو یہاں کئی بار اسے اس کے نام سے مخاطب کیا گیا تھا تو پھر اس نے سنا کیوں نہیں۔

ثانیہ جگہ بناتی ہوئی ارمان کے برابر میں آکر کھڑی ہو گئی تھی اور دور سے چار آنکھیں یہ سب بامشکل برداشت کرنے کی کوششیں کر رہی تھیں۔

www.kitabnagri.com

"ویسے تمہارے بارے میں سنا تھا تم ویسے ہی ہو۔"

"کیسا سنا تھا۔" ارمان نے سر جھٹکا وہ نظر انداز ہی کرنا چاہ رہا تھا یہی لڑکیوں کی ان حرکتوں سے اسے چڑھتی جو اسکے آگے پیچھے گھومتی تھیں۔

"یہی کہ ہینڈ سم ذہین خوبصورت وغیرہ۔"

## Posted on Kitab Nagri

"اچھا واقعی ان لوگوں نے میری اتنی تعریفیں کر رکھی ہیں۔۔" اس نے اچھنبے سے کہا ارمان کو ہنسی آنے لگی تھی یہ سن کر وہ ثانیہ کے انداز سے باخوبی واقف ہو گیا تھا۔

"ہاں بالکل۔۔ یہاں ہر کوئی تمہارے نام سے واقف ہے اور تم سے ملنے کی چاہت لیے بیٹھا تھا۔" ثانیہ ارمان کے کندھے پر بے نیازی سے ہاتھ رکھ کر مخاطب ہوئی تھی۔۔ وہ پانچ سال باہر رہ چکا تھا کافی ایڈوانس تھا مگر ایسے لڑکیوں کو دور رکھتا تھا اگر کوئی نزدیک آتی تو یہ جھٹک دیتا تھا۔ اور ثانیہ کی حرکت پہ اس نے صبر کا گھونٹ پیا کیونکہ یہاں اسکا تماشہ قائم کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔۔

شامیر لمحہ ضائع کیے بغیر وہیں پہنچ گیا اور جھٹکے سے ثانیہ کا ہاتھ ہٹا دیا۔۔ شامیر کا بیویوں والا روپ اپنے بھائی کے لیے۔۔ ارمان اسکو انہی وجہوں سے کہتا تھا کہ یہ میری شادی بھی نہیں ہونے دے گا۔

ارمان کو اس حرکت بہت ہنسی آئی جسکو اس نے اپنے اندر گھونٹ لیا تھا اور ثانیہ کی شکل کی ہوا یاں اڑ گئیں تھی۔۔

"معذرت وہ میرا بھائی دراصل گریز الراجک ہے۔" ارمان نے شامیر کو گھور کر دیکھا اور پھر وہاں سے قدم بڑھاتا آگے بڑھ گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مشک کے چچے کوئی لڑکا کھڑا تھا جو بار بار اس سے بات کرنے کی کوششیں کر رہا تھا مگر مشک اسے مکمل نظر انداز کر رہی تھی۔۔ اور یہ بات شایان ارمان نے نوٹ کر لی تھی وہ اسکے مشک کے برابر میں ہی آکھڑا ہوا تھا۔۔

جیسے ہی اس لڑکے نے اپنا ہاتھ مشک کے کندھے کی جانب رکھنے کے لیے اٹھایا ارمان نے خود اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔ اور اس لڑکے کا ہاتھ اب ارمان کے ہاتھ پہ تھا۔۔ وہ شرم سے پانی پانی ہو گیا۔۔ اور دور کھڑی پریشہ یہ سب دیکھ چکی تھی اور اسکی

## Posted on Kitab Nagri

کھل کھل ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔ اس لڑکے کی بہت کوئی بری والی بے عزتی ہو گئی تھی اور اس لڑکے کی حرکت کو بہت سی اور نظروں نے بھی دیکھا جن میں سے کچھ اسکے دوست باقی یونی فیلو تھے سب ہنس کر پاگل ہو رہے تھے۔۔ اور مشک کو سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ ہوا کیا۔۔ ارمان نے اس لڑکے کو گھورا اور پریشہ وہیں آکر اس سے بولی۔۔ "ہو گیا!!"

"کروالی بے عزتی۔۔ میری بھی بہت دیر سے تم پہ نظر تھی آج کے بعد مشک کے قریب بھٹکتے ہوئے نظر بھی نہ آنا۔" پریشہ نے لکارتے ہوئے کہا۔

اوہ وہ لڑکا وہاں سے دو سیکنڈ میں رفو چکر ہو گیا۔۔

وہ چاروں سب سے مل کر یونی سے نکل گئے تھے ارمان کو بہت اچھا لگا کہ کس طرح سب نے اسے پیار دیا۔۔ ہمارے پاکستانیوں کی یہ بات بڑی خاص ہے کہ ایک ہم مہمان داری بہت اچھے طریقے سے کرتے ہیں دوسرا مہمانوں کا خیال بہت رکھتے ہیں۔۔ مگر اب وہ مہمان نہیں تھا ہمیشہ کے لیے یہاں آچکا تھا۔

www.kitabnagri.com

پریشہ اور ملا ہم کلاس روم میں ساتھ بیٹھی کسی مضمون پر بات چیت کر رہی تھیں۔۔ تبھی مشک اور شامیر دوڑتے ہو آگئے دونوں کی سانسیں ایسے پھول رہی تھیں جیسے انکے پیچھے کسی نے کتے لگا دیے ہوں یا پھر دونوں نے ریس لگائی ہو۔۔

"کیا ہو گیا تم دونوں کو؟؟۔۔ خیریت۔۔" ملا ہم نے دونوں کی حالت دیکھ کر پوچھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار خیریت ہی تو نہیں وہ وہ ثانی ثانیہ ہے نہ۔۔" مشک بامشکل سانس باحال کرتے ہوئے اتنا ہی بول سکی۔

"کیا ثانیہ پورا بولو۔۔ کہیں مر تو نہیں گئی۔۔ اچھا ہے دھرتی بھی سکون میں آئے گی۔۔" ملاہم نے چڑتے ہوئے کہا۔۔

"یار وہ ارمان پہ لائن مارنے کے چکر میں ہے اور میں بتادوں وہ میرے ہاتھوں ضائع ہو جائے گی۔۔" شامیر غصے ضبط کرتے ہوئے کہہ رہا تھا اسکے بازوؤں کی رگیں تک تن چکی تھیں۔

"کیا کیا ہے اس نے جو تم پھرے ہوئے ساند بنے ہو؟" پریشہ نے کتاب سے شکل باہر نکالی۔

"کیا ہوا۔۔ یہ پوچھو کیا نہیں ہوا۔۔" شامیر نے جلدی سے اسے ہال والی بات بتائی کے کیسے وہ ارمان سے فری ہونے کی کوششیں کر رہی تھی۔۔

ملاہم نے اچھنبے سے ان دونوں کو دیکھا پھر بولی۔۔ "اور کچھ کیا اس نے وہ بتاؤ تاکہ اسکی کلاس لے سکیں۔۔"

"ہاں ملاہم وہی تو بتانے آئے ہیں ہم۔۔ ابھی کینیٹین میں مجھے ملی تھی وہ بڑی نیک اور پارسباں کربات کرنے کی اس نے مجھ سے کوشش کی ویسے تو اسے معلوم ہے اسے منہ کون لگاتا ہے سوائے لڑکوں کے۔۔"

"پھر۔۔" پریشہ بے صبری سے بولی کیونکہ مشک تو پہلے پوری کہانی سناتی ہے اور آخر میں اصل مدعے کی بات بتایا کرتی ہے۔۔

"صبر بے بی بتا رہی ہے نہ وہ" شامیر بیچ میں بولا۔۔

"شامیر منہ بند کر لو جب بھی کھلتا ہے یہ ہمیشہ بکو اس ہی کرتا رہتا ہے۔۔" پریشہ نے دو ٹوک کہا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"مجھ سے پہلے کہتی تمہارا وہ کزن بہت ہیڈ سم ہے پھر اسکا نمبر مانگنے لگی اور ایڈریس بھی۔۔"

"آئے اللہ یہ گننی بچے گی نہیں اب۔۔" ملاہم آستینیں اوپر چڑھائے کھڑی ہوئی ان میں سے کوئی برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ آفندیز کزنس پہ کوئی لائن مارے۔

"او بہن بیٹھ جاؤ ابھی اس سے تو ہم نیٹ لیں گے۔" شامیر نے ملی کو تسلی دی۔ اور پھر مشک ہنسنے لگی۔۔

"کیا ہوا مشکی دماغ ٹھیک ہے۔۔" پریشہ نے اسکا کندھا جھنجھوڑا۔

"اوہ یار میں نے اسے غلط نمبر اور ایڈریس بتایا ہے سوچ رہی ہوں پتا نہیں اب کال کر کے کسے پریشان کر رہی ہوگی وہ۔۔"

"بہت خوب۔۔" وہ چاروں کھل کر ہنسنے لگے۔۔

"چلو بہنوں اور بھائیوں اس ثانیہ سے نپٹنے اور اسکا دماغ واپس زمین پر لانے کیلئے آخر اسکی ہمت کیسے ہوئی کسی آفندی پر لائن مارنے کی۔۔" پریشہ سب کو پلان بتاتے ہوئے باہر نکلی اور وہ تینوں مشک شامیر اور ملاہم اسے پیچھے لیس باس کہتے باہر آگئے۔۔

"وہ رہی ثانیہ۔۔" شامیر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

وہ چاروں اسے ڈھونڈتے ہوئے کالج کے پچھلے حصے میں آگئے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

"آہ۔۔" ثانیہ ملاہم کی حرکت پر بوکھلائی تھی جس نے زور سے بیچ پہ ہاتھ مار کر اسے مخاطب کیا تھا۔

"تم لوگ؟؟" ثانیہ کو پریشانی کے بادلوں نے آگھیرا۔

"ہاں ہم آفندیز۔۔ تم لڑکی سنو ہماری بات یہاں موجود ہر کوئی تمہاری فطرت سے واقف ہے اور مزید واقف ہونا چاہتا بھی نہیں تو کان کھول کر اور منہ بند کر کے ہماری بات سنو۔۔" شامیر نے دھمکایا ہی تھا۔

"میں نے تو کچھ نہیں کیا۔۔ کیوں ایسے بول رہے ہو؟"

"اوہو ہو۔۔ دیکھو تو زرا اس کو۔۔" مشک ثانیہ کی ٹھوڑی پکڑے بولی۔ اس وقت وہ چاروں کوئی ٹرین غنڈوں کی طرح ایکٹ کر رہے تھے۔۔ جیسے بچپن سے یہی کرتے آرہے ہوں۔ اس طرح کے کام وہ سب کئی بار کر چکے تھے۔

تبھی پریشہ نے آگے بڑھ کے اسکا منہ دبوچا۔ "سنو لڑکی جو تم آج ارمان آفندی پر لائن مارنے کی کوششیں کر رہی تھیں نہ اب نہ کرناور نہ کسی دن کتوں کی خوراک بنوگی میں برداشت نہیں کرتی جو میرے لندن ریٹرنز کے خواب دیکھے۔۔" پریشہ نے اپنا جو گرز کا پاؤں بھی اسکے پاؤں پہ پوری قوت سے رکھ کے ہٹایا اور جھٹکے سے منہ پیچھے چھوڑ کے ہٹ گئی۔ اسکی حرکت پہ ثانیہ گنگ سی رہ گئی۔

"اور ہاں نمبر اور ایڈریس چاہیے بے بی کو۔۔" ملاہم نے طنز کیا۔

"جوتے کا دوں نمبر۔۔" مشک نے تیور چڑھا کے ہونٹ گول کر کے پوچھا اور استہزایہ اسکی بگڑی حالت پہ ہنسی۔



## Posted on Kitab Nagri

ثانیہ کو جھٹکے لگے تھے یہ سب سن کر اس نے کچھ بولنا بھی چاہا مگر سامنے سے کسی نے بولنے ہی نہ دیا۔۔ وہ کسی کی سنتے تھوڑی تھے وہ لوگ تو بس اپنی ہی کرتے تھے اگر ثانیہ نے نمبر نہ مانگا ہوتا تو شاید وہ بچ جاتی مگر اس نے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری تھی۔۔

وہ چاروں اسے مزید دھمکا سنا کر نکل گئے۔۔

ثانیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ انکا خون کر دے۔۔ اتنی بے عزتی تو کسی نے نہیں کی تھی اسکی۔۔ ڈھیروں غصہ اس نے اپنے اندر اتارا۔۔

"چھوڑو نگی نہیں تم لوگوں کو میں یاد رکھو گے کسے دھمکایا ہے۔۔ لیکن۔۔" ثانیہ سوچ میں پڑ جاتی ہے کہ کرے تو کیا کرے اور کس سے مدد لے یونی میں تو سارے انکے دوست تھے۔۔ اور وہ کسی کو کچھ بتا بھی نہیں سکتی تھی الٹا اسکا مذاق ہی بنتا اس نے یہ فیصلہ بعد کے لیے چھوڑ دیا کیونکہ وہ پنگالینا چاہ نہیں رہی وہ جانتی تھی جیت کی چانسز اسکے کم ہیں۔۔

"منال کیمرہ رکھ دو پریشہ غصہ کر گئی۔۔" اسلہ نے اسے ٹوکا جو انکی بات سن ہی نہیں رہی بلکہ خود بھی ولا گنگ کرنے کا سوچ رہی تھی۔۔ تبھی پریشہ وہاں آگئی۔۔

www.kitabnagri.com

"رکھو کس سے پوچھ کر لیا بلکہ ہاتھ کیسے لگایا میری چیز کو۔۔" پریشہ نے بھڑکتے ہوئے کیمرہ چھینا۔۔

"مما آپ نے روکا نہیں اسے اگر خراب کر دیتی یہ تو۔۔" پریشہ شکایتی لہجے سے مخاطب ہوئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"روکا تھا لیکن تمھاری ہی بہن ہے تمھاری طرح ولا گنگ کا بھوت سوار کر لیا اس نے بھی۔۔ ایک کم تھی جو دوسری بھی شروع۔۔" ارسلہ نے اسکی خوشی کی خاطر اجازت دے رکھی تھی۔ لیکن پریشہ نے زوار صاحب کو پہلے ہی منار کھا تھا۔

"ارے واہ۔۔ پہلے کیوں نہیں بتایا تمھیں میں الگ کیمرہ دلوادونگی دونوں بہنیں ویڈیوز بنائیں گے اور مشہور ہو جائیں گی۔" پریشہ اسے کندھے سے لگا کر بولی۔

"تمھارا ایک ہے کافی ہے کیوں فضول خرچی کریں۔۔" منال بیل چباتی مزے سے بولی۔

"یا اللہ مجھے صبر اور ہمت دے ان دونوں کو برداشت کرنے کی۔۔" ارسلہ نے دعا کے لیے ہاتھ کھڑے لیے۔۔

"اور ہمیں ہمت دے مزید کام بگاڑنے کے لیے۔" پریشہ دانت دکھاتے ہوئے بولی۔۔

"دیکھو ماں سے بحث کر رہی ہے یہ۔۔"

"یا اللہ میں تو آپ سے دعا مانگ رہی ہوں لوگوں کو لگ رہا ہے کہ بحث کر رہی ہوں۔۔" پریشہ کی جانب سے دوسرا وار تھا

وہ۔۔

www.kitabnagri.com

\*\*\*

"شایان میں گر جاؤنگی۔۔" نرین پیچھے ہوتے ہوئے بولیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارے کچھ نہیں ہو گا بہت آسان ہے موم۔" شایان نے پھر انکے ہاتھ پکڑ لیے۔۔ شایان اپنی اماں نرمین کے ساتھ کپل ڈانس کی پریکٹس کر رہا تھا۔ اسے ہرنئی چیز کرنے کا شوق تھا آج وہ کپل ڈانس لے کر بیٹھ گیا تھا ایک تو کنوارہ سنگل کوئی گرل فرینڈ نہیں پریکٹس کے لیے تو اس نے نرمین کو ہی ساتھ لے لیا۔۔

ویسے دونوں ماں بیٹے میں دوستوں والا مزاج ہی تھا۔۔ وہ نرمین کا بیٹا کم انکا چھوٹا بھائی زیادہ لگتا تھا۔۔ نرمین صاحبہ کافی مینٹین رکھتی تھیں خود کو۔۔

میرے سامنے والی کھڑکی پہ ایک چاند سا ٹکرا رہتا ہے۔۔

"یہ گانا تم نے بدلا ہے؟۔۔" نرمین نے شایان سے پوچھا۔۔

"نوموم یہ میرے موبائل کی رنگ ٹون ہے۔۔" شایان نے پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا۔

"اچھا جاؤ مجھے معلوم ہے کس کا فون ہو گا۔" پر مین مسکرائیں تھیں۔

"ہاں بچ گئی آپ کل کرینگے اب ہم پریکٹس۔۔"

"بیٹا معاف کرو۔۔ مشک وغیرہ کے ساتھ کر لینا پریکٹس وہ ہم عمر ہے تمہارے اچھے سے ہو جائے گی۔" نرمین نے اسے تنگ ہی کیا تھا۔۔

"بلکہ آپ مجھے معاف کریں نہیں کرنی کوئی پریکٹس شریکٹس اس جنگلی بلی کے ساتھ۔۔" معافیاں مانگتے ہوئے وہ نرمین کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں آ گیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"اوہ گاڈ بابا آج ہم نے ایسا ڈرایا اس لڑکی کو کہ ناپو چھیں۔۔" شامیر نے سارا قصہ ڈائینگ ٹیبل پہ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہوئے بتایا۔۔

"شامیر کتنی بری حرکت ہے یہ مجھے تم لوگوں سے یہ امید نہیں تھی۔۔" رابعہ نے مایوسی اور افسوس سے کہا۔  
"پر بیگم ہمیں ان سے یہی امید ہے یہ ایسے ہی نام روشن کریں گے۔" فاروق رابعہ کو جواب دیتے ہوئے۔ شامیر سمجھنے سے قاصر تھا کہ ابانے تعریف کی ہے یا طنز مارا ہے۔

"ماما وہ لائن مار رہی تھی اگر کوئی اچھی لڑکی ہوتی تو سمجھ آتا مگر وہ۔۔" شامیر آگے بھی کچھ کہہ رہا تھا مگر رابعہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولیں۔

"بیٹا یہ تم لوگ کب سے جج بن گئیے تم لوگ تو یہ دوسروں کو کرنے منع کرتے تھے نہ۔۔"

"مما آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔ ہم کسی کو جج نہیں کر رہے لیکن وہ ٹھیک نہیں کر رہی تھی اس لیے ہم نے اس پیار سے سمجھا دیا۔" شامیر نے وضاحت کر دی کیونکہ وہ سب جانتے تھے اور یہی سیکھا تھا کہ کسی کہ بارے میں ہمیں ایسے نہیں سوچنا چاہیے نہ ہی ہر کسی جج کرنا چاہیے۔۔ مگر یہاں سب اسکی فطرت سے واقف تھے کہ ثانیہ کس قسم کی لڑکی ہے اس لیے سب اس سے دور رہتے تھے۔۔ اور ان معصوموں نے تو اسے بس ارمان سے دور ہونے کا کہا تھا وہ بھی شریفانہ انداز میں بقول شامیر کے۔

"کرو جو کرنا۔" رابعہ کھانا ختم کر کے ٹیبل سے اٹھ گئیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہن ہن۔۔"

"فون اٹھا لو ورنہ جیب سے ہی باہر نہ آٹیکے۔۔" ارمان جھنجھلاتے ہوئے گویا ہوا۔۔

"ہمم، ہمم۔۔" شامیر نے موبائل کی سکرین پہ چمکتا نمبر دیکھا۔۔

"ارمان کھانا ختم کر کے کمرے میں آ جاؤ۔" شامیر چھوٹا ہوا کر بھی ارمان پر حکم جھاڑتا ہوا کمرے میں بھاگ آیا ورنہ ارمان اسکا حشر بگاڑ دیتا۔۔

"برگر آرہا ہوں۔" مان نے بھی جواباً پیچھے سے صدا لگائی اور وہ شامیر برگر بوائے کے کانوں تک جا پہنچی تھی۔۔ اور وہ کلس کر رہ گیا۔۔

ارمان فاروق آفندی سے مخاطب ہوا پھر۔۔ "بابا لڑکی کا نام تو بتادیں۔" اور روٹی کا ایک نوالہ اس نے منہ میں رکھا اور جلدی جلدی چبانے لگا۔۔

www.kitabnagri.com

"جو تم نے پر سورات حرکت کری ہے ناسکے بعد تو تم بھول جاؤ کہ تمہیں میں نام بتا دوں گا۔۔" وہ بھی اطمینان سے بولے۔

"مجھے اتنا تو معلوم ہونا چاہیے کہ لڑکی کون ہے کہاں سے تعلق رکھتی ہے۔۔" اس نے انکو پسینے کی کوشش کی۔۔

"بے فکر رہو شریف گھرانے کی معصوم بچی ہے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"اورر۔۔" ارمان کی مزید جاننے کی خواہش تھی۔

"اور یہ کہ تمہیں میرے فیصلے کا ہر صورت میں مان رکھنا ہو گا۔۔ اور نام تمہیں نکاح سے پہلے بتا دوں گا۔"

ارمان نے منہ بسور اسے اپنی حرکت پہ ہی غصہ آیا کہ اس نے اپنے ابا سے کیوں پنگالیا۔۔ اب انجام اسکے سامنے تھا۔۔ خیر اسے کوئی مسئی لہ نہیں تھا ایک شریف گھر کی لڑکی اس سے منسوب تھی اسے کوئی پریشانی درکار نہ ہوئی۔

"مت بتائیں مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے جاننے کا ویسے اگر میں یہ کہوں کہ مجھے کوئی پسند ہے تو پھر۔۔"

"کچھ نہیں شادی تو تمہاری اسی لڑکی سی ہی ہوگی آخر میں نے زبان دے رکھی ہے۔۔" فاروق جو پچھلی بار اسکی حرکت سے مطمئن ہوئے تھے اس بار انہیں کسی بڑی گڑبڑ کی بو آ رہی تھی۔۔

"ہاں معلوم تھا یہی سننے کو ملے گا اس لیے کوئی پسند ہے بھی نہیں۔۔ کاش ارمان تجھے بھی کسی سے مجنوں والی محبت ہو جائے۔۔" یہ واحد انسان تھا دنیا کا جو موت کی دعا مانگ رہا تھا جانے انجانے میں۔۔ وقت بھی اپنے کھیل کھیلتا ہے ارمان آفندی جس چیز کو ابھی سمجھ نہیں رہا تھا آگے چل کے اسکے لیے وہ بوال بننے والی تھی۔

فاروق اسکی پشت گھورتے رہ گئے اور وہ شامیر کی کمرے کی جانب دوڑ گیا۔

"یا اللہ میرے بیٹے کی خوشیوں کو کسی نظر نہ لگے۔۔"

فاروق بہت پریشان تھے معاملہ انکی زبان کا تھا انہیں اسکی مانگی دعا سے خوف آرہا تھا۔ وہ اپنی اولاد کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے جو تکلیف پچیس سال پہلے انھوں نے اپنے والد کے حکم کا پاس رکھتے ہوئے اٹھائی تھی۔



## Posted on Kitab Nagri

"پریشہ اب آ بھی جاؤ۔۔" حارث اسکے مسلسل کیمرے ہلانے سے تنگ آچکا تھا۔۔

"آگئی۔۔" پریشہ کانوں میں ہینڈ فری ڈالتے سامنے اسکرین پر حارث سے بولی۔۔ موبائل اسکرین پر وہ آٹھوں موجود نظر آرہے تھے۔ مشک حارث کے ساتھ تھی اور باقی سب الگ الگ اسکرین پر تھے۔۔ جہاں سعدی منہ میں مزے سے چپس ٹھونس رہا تھا۔۔ ملاہم اسے کہہ ہی تھی کہ میرے کمرے میں لے آؤ۔۔

ارمان شامیر کے ساتھ جگہ بنا رہا تھا ساتھ اسکرین پر نظر آنے کیلئے اور شایان بستر پر اوندھا لیٹا تھا۔

"حارث کال کا مقصد؟؟؟۔۔" سعدی نے مقصد جاننا چاہا اور نہ آج سے پہلے حارث نے کبھی کال نہ کی تھی ہمیشہ یہ کال مشک شامیر یہ سعدی کرتے تھے۔۔

"یار کل شام میری طرف سے ٹی پارٹی ہے ریستورانٹ میں۔۔" حارث نے نہایت عقیدت مندانہ طریقے سے ہونٹوں پہ مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا۔۔

"صرف ٹی پارٹی؟؟؟" ارمان حیرانی سے بولا۔۔

"اچھا یہ ٹی پارٹی کا احسان بھی کیوں کر رہا ہے؟" سعدی نے بھی تپتے ہوئے کہا۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار ارمان کے آنے کی خوشی میں۔۔" حارث نے کمال انداز میں بتایا۔

"کیوں پہلے کبھی نہیں دیکھا بھائی کو" شامیر نے کہا۔ حارث انکے سوال اور رد عمل سمجھ چکا تھا۔

"اچھا جو ٹھونسنا ہو تم سب کو ٹھونس لینا کل۔۔ میری طرف سے یارے کی واپسی کی خوشی میں پارٹی۔۔"

"واہ میرے جگرے یہ کی تو نے بعد ابھی تو سامنے ہوتا تو تجھے چوم لیتا میں۔۔" شایان شوخی سے بولا۔

"ویسے سمجھا رہا ہو۔۔" ملاہم مسکرائی۔

"ہاں ورنہ کوئی نہیں آتا تمھاری ٹی پارٹی میں اگر تم کھانے کی آفر نہ کرتے تو۔" شامیر اسکرین میں گھستے ہوئے بولا۔۔

"نہیں تم گھس جاؤ اس میں" ارمان نے اسکی گردن دبوچ کر اسکرین کی طرف مزید بڑھائی۔۔

ءہا ہا ہر گرتھاری تو کوئی ویلیو ہی نہیں۔۔" مشک چمکتے ہوئے بولی۔

"ہائے صدقے ڈاکٹر بھی میدان میں آئے میں۔۔" شایان اور سعدی نے اسے چھیڑا۔۔

"مشک جو اپنے بھائی حارث کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی بجلی کی رفتار میں اٹھ بیٹھی۔۔"

www.kitabnagri.com

"حارث دیکھو یہ کتنا تنگ کرتے ہیں مجھے۔۔" مشک نے چہرے پہ معصومیت سموئے حارث سے شکایت لگائی۔

"تم ہمارے لڑکے کو بھڑکار ہی ہو لڑکی۔۔"

اس سب میں پریشہ بالکل خاموش اور ان نمونے بندروں کی حرکتیں دیکھ رہی تھی جو سب کا روز کا کام تھا۔۔

"لندن ریٹنز اور برگر بوائے اوہ ہاں چمچے ڈھکن خبردار اب مشک کو کچھ بولا۔۔" اب پریشہ اپنے ٹریک پر آئی تھی چمچے اور

ڈھکن اس نے سعدی اور شایان کو کہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"سب لڑو نہیں تم لوگ۔۔" حارث نے سب کو چپ کرایا ویسے وہ ان سب میں بڑا تھا چند ماہ کا بس فرق تھا اس لیے وہ صلح کے کام میں پہل کر دیتا تھا۔۔

"بہن آگ لگاتی پھرے اور ریچارہ بھابی پانی ڈالے۔" شامیر نے طنز ہی کیا سوچ کے مطابق۔۔

"اچھا کل کس وقت ملنا ہے؟۔۔" سعدی نے سب سے وقت کا پوچھا جو سب کے فیصلے کہ مطابق چار بجے کا مقرر ہوا۔

"یار تم لوگ مل لینا میں نہیں آسکو گی۔۔" پریشہ حیات نور نے سیدھا سچ بولا بہت دیر سے وہ انھیں یہ بتانے کی ہمت کر رہی تھی۔

"کیوں؟ اب تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے مس حیات!" شایان نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

"یار مجھے کل اسائنمنٹ کمپلیٹ کرنا ہے اور ٹیسٹ کی تیاری بھی کرنی ہے۔۔ دو تین دن سے بالکل وقت نہیں مل رہا تھا سارا کام پینڈینگ میں چلا گیا۔۔" پریشہ نے منہ بنایا۔۔

"پری نور۔۔" شامیر کے کہنے پر پریشہ نے اسے ایک گھوری سے نوازا۔۔

"پریشہ بی بی اگر تم نہیں آؤ گی تو ہم بھی نہیں جائیگے ایسا تو بالکل نہیں ہے۔۔ مفتہ تو کبھی نہیں چھوڑنے کا بھی" شامیر نے بولتے ہوئے سب کو دیکھا اپنے ساتھ شامل کرنے کیلئے۔۔

"پریشہ ایڈجسٹ کر لو۔۔" ملاہم نے منت کی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں یار اگر میسنی تم ساتھ نہیں ہوگی تو مجھے مزہ نہیں آئیگا۔ تمہارے نہ ہونے سے تو دل ویران ہو جائے گا میرا۔"  
سعدی مصنوعی غم سے بولا۔

"اپنی ٹھکر ایک طرف رکھو سعدی۔۔ یار میرا بھی دل کر رہا ہے پر نہیں آسکتی۔" پریشہ نے الوداعی کلمات کہہ کر کال کاٹ دی اب اسکرین پر وہ سات موجود تھے۔

"چلو چھوڑو پھر کبھی آجائیگی وہ ساتھ" حارث نے کہا۔

سب کہ دل بچھ گئے تھے مزید بات کیے ہی کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔ مگر درمیان میں بحث لازمی ہوئی تھی کیونکہ بنا بحث کیے انکا کھانا جو ہضم نہیں ہوتا تھا۔

ارمان نے دوبارہ حارث کو الگ سے کال ملائی۔



\*\*

اگلے دن پریشہ فری پیریڈ میں کلاس میں بیٹھی اسائنمنٹ مکمل کر رہی تھی رات سے اسکا موڈ اچھا نہیں تھا بے چاری کا اتنا دل تھک سب کے ساتھ جانے کا مگر یہ کام کباب میں ہڈی بن کر اٹک گئے تھے۔

"پریشہ کوئی تم سے ملنے آیا ہے۔۔"

"کون ہے؟؟ نام تو پوچھ لیتیں لڑکی۔" پریشہ نے جو نیئر کلاس کی میڈیکل کی طلبہ سے کہا۔

## Posted on Kitab Nagri

"پتا نہیں کون ہے اس نے تم کو بلانے کا کہا ہے۔۔۔ کینیٹین میں بیٹھا ہے دیکھ لو جا کر۔۔۔" اریبہ شانے اچکاتے ہوئے چلی گئی۔

"کون ہو گا۔۔۔ ایک تو لوگ نام نہیں بتاتے پتا نہیں کیا موت پڑتی ہے ان کو۔۔۔" پریشہ بولتے ہوئے کینیٹین کی طرف مڑ گئی۔۔۔

پوری کینیٹین میں اس نے چار سو بیس کی رفتار میں نظر دوڑائی اور آخر کار نظر ایک شخص پر جا کہ ٹک گئی جو اسے ہاتھ کے اشارے سے بلا رہا تھا۔۔۔ پریشہ کو اسکی موجودگی پر کافی حیرانی ہوئی اور لپک کر وہ وہاں چلی آئی۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو اندر کیسے آگئے۔۔۔؟ پریشہ منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے بولی اور ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یاد رکھو میرے لیے کوئی کام مشکل نہیں۔" بولتے ہوئے اس نے مسکراہٹ پریشہ پر اچھالی اور اسکا پارہ اس شخص کی ڈھٹائی دیکھ کر ہائی ہو گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سیدھے طریقے سے بتا دو کہ تم اندر کیسے آئے۔۔۔" پریشہ نے پھر پوچھا۔

"کل بھی تو تھانا میں یہاں۔۔۔ کسی نے کچھ اکھاڑا میرا۔۔۔"

"کل کی بات الگ تھی۔۔۔ پریشہ جھٹ بولی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں آج چوکیدار نے تھوڑا مسئلہ کیا تھا تو میں حارث نے کی بات کرادی ان سے۔۔ اسکے بعد انکے پاس کوئی جواز نہ تھا کہ مجھے اندر آنے سے روکتے۔۔ اور ویسے بھی COMSATS یونی کو آفندیز فنڈ کرتے ہیں۔۔ کسی کے باپ میں بھی ہمت نہیں کہ وہ ارمان آفندی کو اندر آنے سے روک سکے۔۔" مان نے پریشہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا۔۔ اور وہ اسکی بات سن کر سر پکڑے بیٹھی۔۔ کیا فخر تھا ارمان کا۔۔

"تمیز بھول گئے یہ تمہارا بیڈ روم نہیں سہی انسانوں کی طرح بیٹھو۔۔"

پریشہ نے ارمان پر غصہ کیا۔ جس نے اپنے پاؤں ٹیبل پر رکھ لیے تھے۔۔ اور لڑکیاں تو اسے دیکھ کر فریفتہ ہو گئیں تھیں۔۔

"چیخنے کی ضرورت نہیں پری۔۔" ارمان نے تحمل سے کہا۔۔ اور اس نے بول کر موت کو منہ لگایا تھا۔۔

پریشہ نے اسکے ہاتھ پار زور سے اپنے ناخن گڑا دیے۔۔

"آج تو بول لیا تم نے پ سے پری اب نہ بولنا۔۔ اسکی اجازت صرف بڑوں کو ہے جو مجھ سے پیار کرتے ہیں۔۔" پریشہ نے آنکھیں دکھائیں اور شہیرا اسکی بات پر لاجواب ہو گیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"تشریف آوری کا مقصد وہ بھی بن بتائے یہاں ٹپکنا؟؟؟" وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔۔

"بات کرنی تھی۔۔" ارمان شہیرا اب بھی ویسے ہی بیٹھا البتہ اب اس نے اپنے چوڑے سینے پر ہاتھ باندھ لیے تھے اور اسکی بازو کی مچھلیاں باہر آنے کے لیے تڑپ رہی تھیں وہ شاید ابھی جیمینگ کر کے ہی آیا تھا۔

"تو یہ تم گھر آ کر بھی کہہ سکتے تھے۔۔" پریشہ نے ناسمجھی سے کہا۔

"وقت نہیں تھا اتنا۔۔" ارمان نے مختصر جملہ کہا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"ایسا کیا کہنا ہے جو وقت نہیں تمہارے پاس۔۔" وہ تھوڑی اونچی آواز کر کے بولی ارد گرد کے طلبہ کی نظریں اس پہ پڑیں پھر پریشہ نے خود کو سنبھال لیا۔

"میں سیدھی بات کرونگا آج شام تم ہم سب کے ساتھ چلو گی۔۔" مان نے اسے حکم دیا تھا اور پریشہ اسکی کبھی سن ہی نہ لے۔

"تمہاری جاگیر نہیں جو تمہارا حکم مانوں میں۔۔"

"اور اگر میں جاگیر بنالوں تو۔۔" ارمان جھٹکے سے اٹھ کر اسکی کرسی کے قریب ہوا تھا اپنے دونوں ہاتھ اسنے اپنے گھٹنوں پر جھک کر رکھے تھے اور پریشہ کا چہرہ اسکی نظروں میں آیا۔۔ پریشہ اسکی بے باکی پر حیران تھی وہ اسکی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی پریشہ کی زبان گویا حلق سے جا لگی اور دل کی دھڑکنیں ایک دوسرے پر چھلانگیں مار رہی تھیں۔۔ ارمان نے زندگی میں کبھی ایسا نہیں کہا تھا البتہ مذاق میں بھی نہیں وہ تو اس آفت کو دیکھ کر ہی استغفار پڑھ لیتا تھا۔۔ ارمان کی نظر اسکے ہونٹ کے نیچے تل پہ پڑی اور مسکراہٹ اسکے چہرے پہ عیاں ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

"ارمان۔۔" پھڑپھڑاتے ہونٹ سے پریشہ کے منہ سے بامشکل اسکا نام نکلا۔۔

"اوہ یار تم تو ڈر گئیں مذاق کر رہا ہوں میں۔"

## Posted on Kitab Nagri

مذاق تو کیا تھا اس نے لیکن انداز اور جذبات بالکل الگ تھے۔۔ ایک لمحے کو پریشہ گنگ ہو گئی تھی سوائے ارمان کے یہ دیدہ لیری کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔ اور کبھی ہی یہ دیدہ دلیری کام کرتی تھی ورنہ پریشہ ان لڑکیوں میں سے نہیں تھی جو خاموش ہو جائے کسی کی بات پر۔۔

پریشہ نے سنبھلتے ہوئے کہا "دیکھو میں نے کل ہی بتایا تھا کام ہے ورنہ آجاتی۔۔ اور یہ جو رعب تم جھاڑ رہے ہو نہ اب بالکل نہ جھاڑو اسکا حق پانچ سال پہلے ہی کھو بیٹھے ہو تم۔"

"یار کیسے بلاتا میں تمہیں وہاں پڑھنے کے لیے۔۔ اس وقت وہاں کوئی پراپرٹی نہیں تھی جہاں تم رہ سکتیں۔ اور چاچو نے جب منع کر دیا تھا تو بات ختم تم اس میں دوستی بھی ختم کر کے بیٹھ گئی۔" وہ کنپٹی مسلتے ہوئے اسے حقیقت سے واقف کرانے لگا۔

وجہ یہ تھی زوار صاحب نے پریشہ کو باہر لندن جا کر پڑھنے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔ اس نے بھی ضد لگا دی تھی کہ جب ارمان گیا ہے تو وہ بھی جائے گی۔ کسی باہر ملک وہ اپنی بیٹی کو ایسے نہیں بھیج سکتے تھے اور انھیں اپنے بھتیجے سے بھی پیار تھا اگر پریشہ وہاں جاتی تو دونوں میں سے کوئی بھی ڈھنگ سے پڑھائی نہیں کر پاتا پریشہ ہر وقت اسے کسی کام میں لگا رکھتی اور ہر وقت کی بحث اور لڑائیوں سے تو باخوبی واقف تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ بس یہ پریشہ کی چند دن کی ضد ہے تھوڑے عرصے میں سب بھول جائیگی۔

"چھوڑو یہ پرانی بات۔۔" پریشہ وضاحت سن کے یک دم ٹھنڈی ہوئی۔

"خیر تم آج آرہی ہو۔۔ میری بات کو ٹالنے کی کوشش بالکل ناکرو۔۔" اس نے آواز میں سختی برتی۔ "مجھے تمہارے بغیر قسم سے بالکل مزہ نہیں آئے گا۔ اور جہاں تک کام کی بات ہے وہ ہم سب مل کر مکمل کروادیں گے۔۔ اور ٹیسٹ آکر یاد کر

## Posted on Kitab Nagri

لینا۔ "ارمان نے مسئلے کا سیدھا حل نکال بتایا۔۔ اسے ہر صورت پریشہ ساتھ چاہیے تھی اور وہ زبان کا پکا جو بول دے وہ کر کے ہی رہتا ہے۔۔ رات کو ہی اس نے حارث سے مشورہ کر کے اسے بول دیا تھا کہ وہ پریشہ کو منالیکا۔

"اچھا بس آرہی ہوں میں۔۔ اب خوش لندن ریٹرنز"

"ہاں.. تمہاری وجہ سے سب ادا اس ہو گئے تھے اور مجھ حاتم طائی سے سب کی ایسی شکلیں برداشت نہیں ہو رہیں تھی۔۔" ارمان نے سنجیدگی سے اسے بتایا اور ہاتھ کے اشارے سے چھوٹے کو بلایا۔۔

"جی بھائی جان۔۔" اس چھوٹے بچے نے پریشہ سے ڈرتے ہوئے بولا اور پریشہ اس بات پر مسکرائی۔۔ پریشہ نے اسے منع کیا تھا کہ سب کو بھائی یا بہن بولے صاحب وغیرہ نہیں۔

"چھوٹے دو کولڈ ڈرنک لے آؤ۔۔" ارمان نے اسکے بالوں پہ شرارت سے ہاتھ پھیرا جس پر وہ بچہ منہ بناتے ہوئے چلا گیا۔۔ "کیسا پیار کیا مجھے سارے بال ہی بگاڑ دیے" بچے نے اپنے بال درست کرے۔

دونوں بیٹھے کینیٹین میں گپے ہانک رہے تھے تبھی پریشہ کی نظر دور سے آتی ثانیہ پر پڑی جو انھی کی طرف آرہی تھی مگر پریشہ کے آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے پر اس نے اپنی تشریف آوری کا ٹوکرا واپس کر لیا تھا۔۔

ثانیہ کے دماغ میں کیا چل رہا تھا پریشہ اس سے بے خبر تھی۔۔ وہ اسکی زندگی میں زہر گھولنا چاہ رہی تھی مگر یہ ممکن تب تھا جب پریشہ اس زہر کو شہد کے پاس بھٹکنے دے۔۔ مگر ثانیہ اتنی جلدی اپنی بے عزتی بھولنے والی نہیں تھی۔۔ "حساب ضرور برابر کرونگی" ثانیہ بدلے کا ارادہ کرتے ہوئے وہاں سے نکل گئی۔۔

ارمان اور پریشہ دونوں یونی کے بعد گٹار لینے کیلیے شوروم گئے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے اپنے لیے گٹار کا آرڈر فائنل کر لیا اور پریشہ ایک ایک گٹار کی دھن بجا کر دیکھنے لگی۔

"اب چلو مس نور۔۔" ارمان کہتا ہوا باہر نکل گیا اور پریشہ اسکے پیچھے ہوئی۔

"صبر بھی نہیں ہوتا تم سے لندن ریٹرنرز۔۔" پریشہ کی زبان کو بریک لگا۔ اور اسکے چہرے کا رنگ لٹھے کی طرح سفید پڑ گیا۔ گویا ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔

"کیسے ہو یار کافی عرصے بعد ملاقات ہوئی۔۔" ارمان کو اسکا پرانا دوست پارکنگ ایریا میں مل گیا تھا جس کے ساتھ اسکا پالتو کتا بھی تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔ حداد تیرا کتا تو بڑا پیارا ہے۔۔" ارمان نے کتے کی گردن پر ہاتھ پھیرا۔

"ارے بھابھی آپ اسلام و علیکم! پیچھے کیوں کھڑی ہیں آگے آجائیں۔۔" حداد نے جب ارمان کے ساتھ پریشہ کو دیکھا تو اپنا اندازہ لگاتا ہوا بے دھڑک بولا کیونکہ پریشہ کتے کو دیکھ کر پوری ارمان کے پیچھے خوف سے چھپ گئی تھی۔

"ابے کنوارہ ہوں میں۔۔ یہ میڈم میری کزن ہیں۔" ارمان نے حداد سے پریشہ کا تعارف کرایا تاکہ حداد مزید کچھ غلط نہ بول دے اور پریشہ غصہ کرے مگر یہاں پریشہ کی تو ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں اسے کچھ سنائی ہی نہیں دیا۔

حداد سے بولنے کے بعد ارمان پریشہ کی طرف مڑا۔

"پیچھے کیوں ہو آگے آؤ۔"

پریشہ نے ہاتھ کے اشارے سے ارمان کو کان قریب کرنے کا کہا۔۔ پریشہ تو اسکے کندھے تک ہی آتی تھی بس۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہمم کیا ہوا؟"

"ارمان اس کتے کو ہٹا دو اور چلو یہاں سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔۔ دیکھو کیسے تاڑ کر گھور رہا ہے یہ مجھے۔۔" پریشہ اسکے کان میں کھسر پسر کرنے لگی۔۔

ارمان تو اسکی معصومیت پر پاگل ہو رہا تھا اس نے اس پریشہ کو تو اب تک نہیں دیکھا یہ والا روپ پریشہ کا بہت معصومانہ تھا ورنہ ہر وقت وہ کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔۔ پریشہ اپنی کمزوریاں کسی کو نہیں بتایا کرتی تھی۔

"کچھ نہیں کرے گا میری جان یہ دیکھو کتنا پیارا ہے۔۔ ویسے بھی کتے خوبصورت چڑیلوں کے پیچھے نہیں لگتے۔۔" ارمان کے منہ سے ایسے الفاظ خود بہ خود نکل رہے تھے وہ خود سمجھنے سے قاصر تھا کہ اسکے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔ پریشہ ارمان کا چڑیل کہنا سن کر اسے خفگی سے گھورنے لگی۔

ارمان نے پریشہ کو کندھے سے آگے کر اور خود گٹھنوں کے بل بیٹھ کر کتے کو پیار کرنے لگا۔۔ اور اس قدر اس نے پیار کیا تھا کہ کتا بھی پناہ مانگنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ سالے اب بس کر دے۔۔ کیا میرا قیمہ بنانا ہے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا نام ہے اسکا حداد؟۔۔" ارمان نے دلچسپی سے کتے کا نام پوچھا۔

"اسنوئی۔۔"

"ارے واہ تمہارا تو کتے میاں بڑا اچھا نام ہے۔۔" تبھی کتا بھونکنے لگا شاید اسے کتا نام سننا پسند نہیں آیا تھا اور پریشہ اسکے بھونکنے پر دوڑ گئی۔۔ ارمان کی کتے پر سے گرفت ڈھیلی ہوئی اور وہ بھی پریشہ کے پیچھے بھاگنے لگا۔

"بھاؤ بھاؤ۔۔" پریشہ آگے تھی اور کتا اسنوئی اسکے پیچھے۔۔ ارے اسنوئی رک جاؤ ورنہ پریشہ کو ہارٹ اٹیک ہی ہو جائے گا۔۔" ارمان پیچھے سے چلایا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"میں کہہ رہی تھی تمہیں ارمان اب مجھے بچا لو ورنہ میرے سوئم کی بریانی کھانے کو ملے گی۔"۔۔ پریشہ بھاگتے ہوئے ہی اسے جواب دینے لگی۔

"لڑکی وہ کتا ہے کوئی درندہ جانور نہیں جو تمہیں کھا جائے گا زیادہ سے زیادہ چودہ ٹیکے لگیں گے۔"۔۔ ارمان نے اسے اطمینان بھی کرایا اور ڈرایا بھی۔۔

"میں بچ گئی نہ تو تمہارا خون پی جاؤں گی۔"۔۔ اب پریشہ گول چکر کاٹتے ہوئے بھاگ رہی تھی۔۔  
ارمان کو اسکی حالت پر ترس اور ہنسی دونوں آرہی تھی۔

"پہلے زندہ بچ جاؤ پھر بات کریں گے۔"۔۔ وہ اطمینان سے کھڑا موبائل میں لگ گیا۔

"لندن ریٹرنز جو بولے گے تم میں وہ کرونگی بس ابھی اس کتے کو میرے پیچھے سے ہٹالو۔"۔۔ اسنوئی بھی خوب تیز رفتار میں پیچھے پیچھے مزے سے بھاگ رہا تھا اسکو بھی ایسا کرتے مزا آ رہا تھا خوبصورت لڑکی کے پیچھے دوڑتے ہوئے۔۔

"حداد یار پکڑ اپنے کتے کو ورنہ اس نے ڈرڈر کر مر جانا ہے۔۔ اور اسکے قتل کا الزام اس معصوم کتے پر آئے یہ میں برداشت نہیں کر پاؤں گا۔"

حداد نے سیٹی بجائی اور اسنوئی آواز سنتے ہی دیوانہ وار اسکے پاس آگیا اور ارمان نے پریشہ کو اپنی جانب کھینچا۔



## Posted on Kitab Nagri

پریشہ کا بھاگ بھاگ کر سانس پھول گیا تھا اور وہ ارمان کے سہارے اسکے رحم و کرم پر کھڑی تھی۔

"بھابھی اوہ سوری مس پریشہ آپ تو اتنا ڈر گئیں"۔۔ حداد نے ارمان کے آنکھیں دکھانے پر اپنی پھسلتی زبان کو بریک لگایا۔

"نہیں وہ بس ایسے ہی۔۔" پریشہ نے ارمان کی جانب دیکھا اور چلنے کا اشارہ کیا۔۔

ارمان الوداعی کلمات کہہ کر گاڑی کی طرف آگیا۔

"پریشہ ٹھیک ہو؟؟؟" ارمان نے اپنی ہنسی کو ہونٹوں پر ہی روک کر پوچھا۔۔

"آں۔۔" پریشہ نے ارمان کے سینے پر زور دار ایک بعد ایک مکے مارے تھے۔۔

"اچھا اچھا سوری۔۔" اب ارمان نے اپنے قہقہے کو ہوا میں آزار کر دیا تھا۔۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ پریشہ حیات کو کتوں سے فوبیا ہے بہت ہی خطرناک قسم کا۔۔

پریشہ اپنی کمزوریوں کے بارے میں اس لیے کبھی نہیں بتاتی تھی۔۔

اگر کوئی آپکی کمزوری جانتا ہو تو وہ آپ پر حاوی ہونے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔

"وعدہ کرو مان کسی کو نہیں بتاؤ گے۔۔" بلکل بچوں کی طرح پریشہ نے دو نمبر ایکٹینگ کری۔ اور ارمان آفندی یہاں دل پگھل گیا وہ اسے انکارنا کر سکا۔

## Posted on Kitab Nagri

"اوکے۔۔" ارمان نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

"نعمان میں نے فائل کا کہا تھا تیار ہو گئی وہ؟؟؟" ابتسام صاحب نے پوچھا۔

"سروہ تیار ہے لیکن مجھ سے جو نمبر سر سعدی نے پہلے ہی لے لی۔۔"

"اچھا لے کر آؤ وہ فائل بہت ٹال لیا یہ کام۔" ابتسام پریشانی سے گویا ہوئے۔

"سروہ تو سر سعدی ہی اپنے ساتھ لے گئے۔" نعمان نے ہونٹ کچل کے بتایا۔

"یہ لڑکا میری کبھی نہیں سنتا اچھا تم جاؤ میں دیکھ لوں گا۔" ابتسام بھی اپنے بیٹے کی اس نکتہ چینی والی عادت سے پریشان تھے۔۔

اور مینیجر نعمان کو اپنی فکر ہو رہی تھی کہ اس نے سعدی کو منع کرنے کے باوجود اپنی زبان کھولی اب اسکی شامت پگی تھی۔۔ نعمان انکے وفادار لوگوں میں سے ایک تھا۔

"شایان تمہارا شوٹ کیسا گیا؟" حارث نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"بہترین یا ایسے ہی کام آگے بھی ملے تو دیکھ تیرا بھائی مشہور ماڈل یا ایکٹر بن جائے گا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کتنے بھی بڑے سپر سٹار تم بن جاؤ اگر تم نے ہمارے ساتھ آکر غرور دیکھایا نہ وہیں منہ پر جو تمارو گئی۔۔" مشک نہ شایان کو دھمکایا اور پر سو جوتے والی بات کی طرف اسکا اشارہ تھا۔

"ہنسی نہیں آئی۔۔" حارث نے کہا۔

"تو ہنسنا تھا بھی نہیں مگر یہ تو انسانوں کو معلوم ہو گا کہ کس بات پر ہنسنا ہے اور کس پر رونا بندروں کو تھوڑی" ملاہم بھی دو بدو بول گئی اور حارث نے اسے ناک چڑھائی۔

"رہنے دو تم دونوں ہی پاگل ہو رہی ہو گی اس سے آٹو گراف لینے کے لیے۔۔" شامیر نے اتر کر کہا۔

"اوہ بھی مارو مجھے مارو۔۔ نہیں یہاں کوئی مزاق ہو رہا ہے! ہاں پاگل سمجھا ہوا جو اس بندر کے آٹو گراف کے اوپر ہم مرینگے۔ مانا کہ فارغ لوگ ہیں ہم مگر اتنے بھی نہیں کہ اپنی قیمتی جان اس پر نچھاور کریں۔۔" مشک نے خوب بھگو بھگو کر شامیر کو سنائی یں اور شایان کو تو سہی والا ذلیل ہی کر دیا۔۔

www.kitabnagri.com

تبھی پریشہ ریسٹورانٹ میں ہستی مسکراتی اپنا ولاگ بناتی آرہی تھی۔

"آگئی دو ٹکے کی ولا گر۔۔" شامیر دانت پیس کے بولا۔

"اسلام و علیکم۔۔ کیسے ہو یاروں۔۔" پریشہ نے بولتے ہوئے رخ کیمرے کی ہی طرف رکھا ہوا تھا وہ اب بھی ریکارڈنگ کر رہی تھی اور ساتھ ہی ارمان کے برابر والی کرسی پر آکر بیٹھی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"وعلیکم السلام۔۔ لیکن اب اس کیمرے کو شاباش بند کر دو لڑکی۔۔" سعدی کیمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔  
پریشہ نے ارمان کی طرف منت بھری نظروں سے دیکھا۔۔

"یار کرنے دے اسے ولا گنگ بہت مشکل سے میں نے منایا ہے ورنہ آ بھی نہیں رہی تھی۔۔" ارمان نے سب کو اپنی بات سے کامیابی سے بہلا لیا۔۔ ویسے بھی اسکی بات کوئی ٹال بھی نہیں سکتا تھا۔۔ وہ بات منوانے پر مجبور کر دیتا تھا۔۔

"اب تم لوگوں کو میرے کام میں مدد کرنی پڑے گی۔" پریشہ نے بم پھوڑا اسے ارمان کی بات یاد تھی..

"کونسا کام؟؟" حارث نے منہ کھولے پوچھا۔

'ارمان سے پوچھو۔۔' پریشہ تو کہہ کر سائیڈ میں ہو گئی اب ارمان کی شامت تھی جو اس نے شوخیاں ماری تھیں اب انجام بھگتنا تھا۔  
www.kitabnagri.com

پریشہ پر سے کام کا بوجھ تھوڑا کم ہو گیا تھا اور ولاگ تو اس نے بنانا تھا ویسے بھی تو اس نے آج ہی بنادیا کنٹینٹ جو ملتا آج اسکو اتنا زیادہ۔۔ اوپر سے لوگ اسکے ان سب کے ساتھ والے ولا گز بہت پسند کرتے تھے۔

ارمان نے ساری بات بتائی اور وہ چاروں اپنا سر پکڑے بیٹھے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

"کیا ضرورت تھی اتنی خدمتوں کی رہنے دیتا اگر آج یہ نہ آتی تو قیامت تھوڑی برپا ہو جاتی۔۔" کام کاسن کر تو سعدی کا چہرہ ہی مرجھا گیا۔

"کل رات تو بڑا بول رہا تھا کہ تم نہیں ہو گی تو فلاں فلاں۔" ارمان نے سعدی کو اسکی بات یاد کرائی مگر ارمان خود چاہتا تھا کہ وہ اسکے ساتھ ہو آنکھوں کے سامنے۔

"چھوڑو ارمان تم بھی کن سے بول رہے ہو جن کے دلوں کی جگہ پتھر لگے ہیں۔۔ پریشہ کی میں اور مشک مدد کر دیں گے۔۔ آخر تم نے اسے منالیا یہ کافی ہے۔۔" ملاہم نے سب کو اپنی بات میں گھسیٹ کر یہ ٹوپک ہی بند کر دیا۔۔

"ایسے ہوتے ہیں دوست سیکھو کچھ۔۔" پریشہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے طنزیہ کہا۔۔

"میری جان اگر تم جان مانگ لیتی تو دے دیتا اسائنٹ ورک تو اپنا ہی مشکل سے کرتا تھا تمہارا کیسے کر دوں۔۔" شایان نے بولنے کے بعد آنکھ ماری۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یار کچھ آرڈر کر لو یا ایک دوسرے کو جگت مار مار کر ہی پیٹ بھر لو گے۔۔" حارث نے بالوں میں ہاتھ پھیر کے کہا۔۔ سعدی کا دھیان بھی اسکی طرف ہوا جو آج تھوڑا کھویا کھویا سا تھا۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر سارے باتیں ہی کر رہے تھے دراصل مستقبل کے پلین بتا رہے تھے اور بنا بھی رہے تھے۔۔ ان آٹھوں نے زندگی میں کچھ کرنا تھا بس وہی باتیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار کافی ٹائم ہو گیا کہیں گھومنے چلیں۔۔" شامیر نے بس سر سری سے کہا تھا۔

"ہاں ہاں ایک کام کرتے بہر یہ پارک چلتے ہیں۔۔" پریشہ نے خوشی سے فوراً حامی بھر لی اب ایک اور نئی جگہ ولاگ جو بنا سکتی تھی اسکی خوشی کا تو ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔

"ٹکٹ کے پیسے تمہارے ابا دیں گے۔۔" شایان نے کہا کیونکہ وہ تو مفت کیلئے آیا تھا اور اتنے پیسے اسنے اپنے پاس آج اتفاقاً رکھے ہی نہیں تھے۔

"ہاں اپنے ماموں سے لے لو۔۔" پریشہ جو ابابولی۔

"دیکھو آئیڈیا اچھا ہے لیکن تم کنجوس لوگ پیسے ہی نہیں رکھ کر لائے تو کینسل۔" حارث نے کہتے ہوئے سینے پر اطمینان سے ہاتھ باندھ لیے۔



"کیوں کینسل بھی اب جب ایک بار تم لوگوں نے کہا ہے تو اب لازمی جائینگے۔ اور حارث تم دو گے سب کے ٹکٹ کے پیسے آخر تمہاری طرف سے پارٹی ہے۔۔ مان اسکو بولو ورنہ یہ جھوٹا آدمی میرے ہاتھوں سے قتل ہو جائے گا۔۔" پریشہ نے ارمان کے ہاتھ کو پورا جھنجھوڑ دیا تھا۔

"باولی بس کرو۔ سب دیکھ رہا ہوں بات منوانے کے لیے ارمان سے مان اور لڑنے کیلئے لندن ریٹرنز۔"



## Posted on Kitab Nagri

"کیا بولے گا یہ؟؟ وہاں کا ٹکٹ اتنا مہنگا ہوتا ہے میرے پاس اتنے پیسے نہیں۔ بس تین لوگ ہی آسکتے ہیں اتنے ہیں۔ اگر ابھی یہاں ٹھوسنے پر تم لوگ تھوڑا ہلکا ہاتھ رکھ لیتے تو شاید کچھ ہو سکتا تھا"۔۔ حارث نے وضاحت کر دی۔۔

"یار دو بندوں کے ٹکٹ کے پیسے تو میرے پاس بھی ہیں۔۔" سعدی نے پیسے گنے۔۔

"اور شامیر تمہارے پاس؟؟" ملاہم نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"میرا جب لینڈ لارڈ بھائی یہاں ہے تو مجھے ان چھوٹے چھوٹے پیسوں کی کیا ضرورت۔" شامیر شان سے کہتا ہو پریشہ کے کیمرے میں چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔

"ٹھیک ہے حارث تو مشک شایان اور اپنا ٹکٹ کر لینا سعدی اپنا اور ملاہم کا میں شامیر اور اپنا کر لوں گا۔۔" ارمان موبائل کو جیب میں رکھتے ہوئے سب کی ہدایت کر گیا۔۔ پریشہ بے یقینی سے ان سب کو دیکھنے لگی جو ٹکٹ کی خوشی میں اسے بھول رہے تھے۔

"ایک منٹ میرا کون کرے گا اگر میرا کوئی بھائی نہیں تو بد تمیزوں تم لوگ میرے ساتھ ایسے کرو گے"۔۔ سب کا دھیان اسکی مرچی کی طرح چلتی زبان پہ آیا۔۔

"چاچو کی لینڈ لارڈ بیٹی آج پیسے نہیں لائی کیا"۔۔ شامیر نے طنزیہ کہا۔

"برگر مجھے دراصل معلوم نہیں تھا کہ ایسا کچھ بھی ہو گا سمجھے۔۔" پریشہ نے بھی جواب دیا

"بس لڑکی زیادہ دماغ نہ کھاؤ تم بھی میری ذمہ داری پر آ جاؤ۔" ارمان نے اسے منہ بند کرنے کا بھی اشارہ کیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"یہ لڑکی کیا ہوتا میرا نام ہے ایک! پریشہ حیات نور۔۔ وہی بولا کرو لندن ریٹرنز۔۔" پریشہ بھڑکی تھی کئی بار ارمان اسے ایسے ہی مخاطب کر رہا تھا۔

"چلو شکر سب کے ٹکٹ کا بندوبست ہو گیا اب چلیں۔۔" حارث نے اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

"نہیں ابھی تھوڑی دیر رک جاؤ میں نے کسی کو بلایا ہے وہ بھی ساتھ آئے گا ہمارے۔" پریشہ موبائل پہ وقت دیکھنے لگی۔

"میں کسی کے ٹکٹ نہیں لوں گا ایک دم کنگلا کر دیا تم سب نے مجھے۔۔" حارث نے چڑتے ہوئے کہا۔

"چپ کر جاؤ حارث۔" پریشہ جواب میں بس اتنا ہی بولی۔

"شش۔۔ پریشہ۔۔" پریشہ کو کسی نے پیچھے سے آواز دی اور آواز سن کر پریشہ اس کے گلے لگ گئی۔۔

"اتنی دیر کر دی تم نے زری۔۔" Kitab Nagri

"ہاں یار وہ بس ڈرائیور نہیں تھا گھر پہ۔۔" پریشہ نے بن بتائے زری کو بھی بلا لیا تھا۔۔

"آؤ بیٹھو۔۔" زری بیٹھی تھی او یہاں کسی اور کے چہرے سے مسکراہٹ ہی نہیں جا رہی تھی جیسے الفیسی سے چپک گئی ہو۔۔

"تو کیوں اتنا مسکرا رہا ہے؟؟" سعدی نے حارث کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا۔۔

"اب تجھے بتا کر مسکراؤں۔۔" حارث نے بات گھمائی۔

## Posted on Kitab Nagri

مشک اور ملاہم زری سے باتیں کر رہی تھیں۔۔ زری ان دونوں کی بھی دوست تھی چاروں کی پکی دوستی تھی۔

"ارمان چلو تم دے دینا زری کے ٹکٹ کے پیسے ورنہ یہاں کنگلے مزید کنگال ہو جائیں گے۔۔" پریشہ نے حارث پر طنز کیا۔

زری نے پریشہ کو منع بھی کیا کہ نہ بولے۔۔ وہ پیسے لائی ہے اس نے بتایا۔۔

"تم نہیں دو گی آج کی پارٹی حارث کی طرف سے تھی مگر لوگ کنگال ہو گئے تو ارمان ٹکٹ کروا دیگا۔۔ ہیں نہ ارمان۔۔"

پریشہ نے جاگتی امید کی کرن بھری نظروں سے مان کو دیکھا۔

"ہاں مجھے مسئلہ نہیں۔۔" ارمان کہہ کر کھڑا ہو گیا۔

"نہیں میری طرف سے یہ ٹرپ ہے تو میں ہی دوں گا۔۔" حارث بھی کھڑا ہوا۔

"اور تو کہاں سے ٹکٹ کرائے گا پیسے تو ختم تیرے پاس۔۔" ارمان نے اسکا بازو پکڑ کے اپنی طرف کھینچتے ہوئے سرگوشی

میں کہا۔

Kitab Nagri

"بھائی دیکھ میرا ٹکٹ تو کرا دینا میں زری کا کرا دوں گا۔ ورنہ وہ میرے بارے میں کیا سوچے گی۔۔" حارث نے ارمان کو

جواب دیا اور ایک نظر زری پر ڈالی جو بلو جینس پرپنک کرتی میں شہزادی لگ رہی تھی۔۔

کیا سوچے گی یہ کہ کنگال غریب آدمی ہے تو۔۔" ارمان نے سعدی کو تالی ماری۔

"اب تم دونوں کی کھسر پسر ہو گئی تو چلیں۔" مشک سب کو کہتی خوشی سے باہر آگئی۔

سب گاڑیوں میں بیٹھ گئے تھے بس دو گاڑیوں میں۔ باقی واپس بھجوا دی تھیں۔

## Posted on Kitab Nagri

پورے راستے شامیر نے بہت ہلہ گلہ کیا تھا اور حادثہ اسی گاڑی میں بیٹھا تھا جس میں زری پریشہ کے ساتھ۔۔ اور پریشہ نے اسے چڑایا بھی کہ ایسے کیسے یہ زری کے ٹکٹ کے لیے مان گیا۔ اور ساتھ پریشہ ولاگ کی ریکارڈنگ بھی کرتی رہی۔

زندگی ایک حسین تحفہ ہے اسے جینا چاہیے تھوڑی بہت پریشانیاں دیکھ کر اللہ سے نہ تو شکوے کرنے چاہیں نہ ہی زندگی جینی ہی چھوڑ دینی چاہیے۔۔

حالات اچھے ہوں یا برے رب کا شکر ادا کرتے سکون سے جیتے رہیں۔

"یار تم منال کو بھی لے آتیں بے چاری ہر بار رہ جاتی ہے۔" مشک نے پارک میں قدم رکھتے ہوئے پریشہ کو کہا۔۔

"منال دیکھ لو تمہاری مشک آپنی کو کتنی فکر ہے۔۔" پریشہ اپنا پسندیدہ مشغلہ ہی کر رہی تھی ولاگنگ!

چلتے چلتے سب اندر آگئے تھے۔۔

"مشک تم اس جھولے میں بیٹھو۔۔" شامیر نے ایک خطرناک جھولے کی طرف اشارہ کیا۔۔

"ابے صاف بول تیرا بریانی کھانے کا دل کر رہا ہے۔" سعدی دونوں کے پاس سے بولتا ہوا آگے شایان کے پاس بھاگا۔۔

"او تیری سہمی کہہ رہا ہے سعدی۔۔" شامیر نے پاؤں پتھر اچھالنے کے انداز میں اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

"برگر بوائے۔۔" مشک نے بھی آگ برساتی نگاہ سے دونوں کو دیکھا اور انکو ہمارے کیلئے پیچھے بھاگی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ابھی بتاتی ہوں کس کی بریانی ملے گی بھوکوں"۔۔ اور ملا ہم بھی اسکے پیچھے ہوئی۔

زری حارث کے ساتھ تھی کسی شاپ پر وہ کی چیز دیکھ رہی تھی اور حارث اسکی مدد کر رہا تھا۔۔

"ارمان پریشہ کے پاس آیا۔۔" لڑکی میرا تعارف تو کرادو اپنے سبسکرائبرز کو۔۔ "ارمان نے بولتے ہوئے کیمرے میں جھانکا اور بال سیٹ کرنے لگا۔

"اوکے! لیکن یہ اپنی ہیر دینتی یہاں نہیں کرو۔۔

یار آپ لوگ ویسے تو سب کو جانتے ہیں پر آج آپکو ایک لندن کی عجیب مخلوق سے ملوانا ہے جسکا نام ہی لندن ریٹنز ہے۔۔" پریشہ نے ارمان کو بھی ساتھ کیمرے میں لیا۔۔

اسکا قد ارمان سے چھوٹا تھا تو ارمان نے اس سے کیمرے لے کر خود پکڑ لیا۔

"تعارف بولا تھا تمہیں لڑکی۔۔" ارمان نے جان بوجھ کر بدلے میں اسے لڑکی کہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"میں بتاتا ہوں میں کون ہوں۔۔"

"یہ ایک بندر ہے" پریشہ کیمرے میں گھسی۔ ارمان نے اسے ہاتھ سے پیچھے کیا اور کیمرے والا ہاتھ مزید اوپر۔

"میٹ ارمان شہیر آفندی۔۔ پیار سے لوگ مان کہتے ہیں۔۔" اسنے اپنے انداز میں تعارف کرا۔۔ سب سے منفرد انداز تھا دل ہارنے والے دل ہی ہار جائیں اس پر اور جیتنے والوں کا وہ دل جیت لے۔

## Posted on Kitab Nagri

تبھی پریشہ کی نظر آگے شایان پر پڑی اسے شرارت سو جھی تھی اور وہ ارمان سے کیمرہ لے کر شایان کے سر پر آکھڑی ہوئی۔۔

"ارے دیکھو تو سہی آج تو شایان علی بھی بدھاریں ہیں سب کے ساتھ۔۔" پریشہ نے شایان کی طرف کیمرہ کیا اور اچھلتے کودتے ریکارڈ کرنے لگی۔۔ ایک بار شایان نے اسے بولا تھا کہ اسے ولا گرد دیکھنا نہیں پسند بس اسکے بعد سے پریشہ اس پر کیمرہ لازمی کرتی تھی کہ دیکھو تم خود بھی اب ولاگ کا حصہ ہو۔

شایان نے امید کے غیر مطابق پریشہ کا کیمرہ اس سے جھپٹا اور خود بولنے لگا۔ "شایان واپس کر دو۔۔" پریشہ پیچھے سے چلائی شایان اسکا کیمرا لے کر آگے بڑھ گیا جہاں وہ سارے جمع تھے ایک آدمی کے پاس وجہ اسکا پیارا کتا تھا۔۔ شایان نے بیک کیمرہ آن کر کے کتے کی طرف کیمرہ کیا اور کتے نے جواب میں زبان باہر نکالی اور بھونکا بھی۔۔ پریشہ بھاگتے ہوئے وہاں آرہی تھی کہ اسکے قدموں کو کتا دیکھ کر بریک لگا۔۔

"ارے یار یہ کتے تو آج پنوتی بن گئے صبح سے ملیں جارہے ہیں۔۔ یا اللہ کونسا گناہ کر دیا معاف کر دے جسکے بدلے اس کتے کو پیچھے لگایا دیا۔۔"

"شایان بس بہت ہو گیا میں خود کر لوں گی ولا گنگ۔۔" پریشہ وہیں کھڑے چلائی۔

"یہاں آکر لے لو میڈم اپنا کیمرا۔۔" شایان نے کیمرا دور سے اسکی طرف کیا۔

"ارے ڈیر سبسکرا بمرز لگتا ہے آپکی یو۔ ٹیو بر بہن کتے سے ڈر رہی ہیں۔۔" سعدی اور شامیر نے قہقہے مارے اور بہت کچھ اوٹ پٹانگ ان لوگوں نے ریکارڈ کیا تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"ہاں تو آج ہم پریشہ کے کیمرے پر اور ٹیک کرنے میں کامیاب ہو گئے۔۔ کمیٹ میں بتانا تم لوگ یار کہ میں نے کیسا ولاگ ریکارڈ کیا امید ہے حسین لڑکیوں آپ لوگ تعریف کر کے کمیٹ سیکشن بھر دیں گی۔۔ اور لڑکوں بھائی ہوں تم لوگوں کا۔۔ اور میری ویب سیریز آئے گی تم سب لازمی دیکھنا۔۔" شایان ساتھ ساتھ اپنی پروموشن بھی کر رہا تھا۔۔ "اور سبسکرائب کرنے کی ضرورت نہیں چاہے تو ان سبسکرائب کر دو۔" دور کھڑی پریشہ نے یہ سن کر اپنا پیر زور سے زمین پر پٹا شایان نے بولتے ہوئے پریشہ اور پھر باقی سب کی طرف کیمرہ گھمایا۔۔ اور سب نے باری باری ولاگ میں درشن کر کے اپنا فرض پورا کیا۔

کافی دیر تک سب یہی کرے رہے تھے اچانک ارمان کو پریشہ کا خیال آیا کہ وہ واقعی کتے سے بہت ڈرتی ہے۔۔ اس نے پیچھے دیکھا جہاں پریشہ کھڑی تھی اب وہ وہاں نہیں بلکہ کوئی غبارے والا کھڑا تھا۔

"اوائے حارث پریشہ کہاں گئی دیکھ یہاں تو دکھ ہی نہیں رہی" ارمان کے ماتھے پر پسینہ تیزی سے آنے لگا۔۔

"یار یہیں تو تھی۔۔" بولتے ہوئے حارث بھی رک کا کیونکہ اسے بھی وہ کہیں نظر نہیں آئی۔ "یار کہاں چلی گئی ی؟؟" حارث کو بھی پریشہ کی فکر ہوئی۔۔

www.kitabnagri.com

"اچھا تو یہاں رک اگر آجائے تو مجھے بتا دینا۔۔ ورنہ میں ڈھونڈ کر لاتا ہوں اسے۔۔" ارمان کہتا ہوا پریشہ نور کو ڈھونڈنے نکل گیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"پریشہ پریشہ!!" چلا چلا کر اب ارمان کی آواز بیٹھ گئی تھی ہزاروں کے ہجوم میں اسے پہچاننے کی صلاحیت تھی پر پریشہ کہیں ہو تو نظر آئے نا۔ پتا نہیں کونسے سیارے پر چلی گئی تھی۔۔ ارمان نے اسے جگہ جگہ ڈھونڈا مگر کہیں نہیں تھی امید تو اسے ایسے ہی تھی کہ وہ یہی کر سکتی ہے مگر اتنی دیر تک غائب رہنا ارمان کو پریشانی لاحق ہوئی اور خوف نے اسے آگھیرا پریشہ کو کھودینے کا خوف! وہ مزید اسے کھونا نہیں چاہتا تھا ان پانچ سالوں میں ان دونوں نے ایک دوسرے سے قطع تعلق تو کر رکھا تھا بس پریشہ کی ضد پہ مگر دن کے ایک پہر میں ارمان کی یادوں کا وہ حصہ ہوتی تھی آخر خون کا رشتہ تھا اور وہ اسکی دوست تھی اور ارمان آفندی دوستی نبھانا جانتا تھا۔ وہ ارمان جسکا کوئی رعب دار مزاج دیکھ لے تو خوف سے بیٹھ جائے وہ جو دنیا کو انگلیوں پر نچانے کی طاقت رکھتا تھا اس وقت اسے پریشہ ہی نہیں مل رہی تھی۔۔

پارک میں ہر قسم کے لوگ آتے ہیں اور اسے اسی بات کی فکر تھی کہ پریشہ کسی مصیبت میں نہ پڑ گئی ہو ایک تو اکیلی تھی اوپر سے غصے میں بھی وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔ پسینے میں شرابور اسے صرف یہ خیال آ رہا تھا کہ وہ سہی سلامت ہو۔۔ ساتھ ہی وہ اللہ سے دعا بھی مانگ رہا تھا۔ اللہ میری پریشہ کو کچھ نہ ہو میسنی کی وجہ سے تو ہم سب کی دنیا آباد ہے بس وہ خیریت سے ہو۔۔ کہاں چلی گئیں تم۔۔ پریشہ کا ہنستا چہرہ ارمان کی آنکھوں کے گرد گھوم رہا تھا۔ اسکی باتیں اسکا اسے لندن ریٹرنز کہنا ارمان کا دماغ پھٹنے کو تھا الفاظ اسکا ساتھ چھوڑ رہے تھے اسے خود معلوم نہیں تھا کہ کیا کر رہا ہے وہ بول کیا رہا ہے دعا کیا مانگ رہا ہے بس ایک چیز چاہیے تھی اسے اور وہ تھی پریشہ۔۔ دماغ میں عجیب عجیب خیال آنے لگے تھے اسکے اوپر سے پریشہ کا موبائل بھی بند تھا۔ حارث سے بھی پوچھا کہ کیا پریشہ واپس آئی مگر جواب انکار تھا۔ ارمان کا سانس اندر سے کھینچ رہا تھا جیسے دور کہیں پریشہ کی سانس رکی ہو اور یہاں ارمان کا دم گھٹنے لگا۔ اس نے غبارے والے سے لیا غبارہ ایک ہوا میں چھوڑ دیا دوسرے کی ڈور اسکے پاس ہی تھی۔

ارمان کی حالت کچھ لمحوں میں ایسی ہو گئی تھی جیسے کسی چھوٹے بچے کو اپنے من پسند کھلونے کے ٹوٹنے کا دکھ!! تو پریشہ اسکی من پسند کھلونا تھی نہیں وہ ایک جیتی جاگتی انسان تھی شاید دل کے کسی ویرانے میں جگہ بنا رہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے شاید محبت کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا اور شاید موت کو بھی قریب کرنے لگا تھا جانے انجانے میں۔۔ کیونکہ اس الفت میں تڑپ رکھی گئی تھی آفندی کے لیے۔۔۔

پوری جگہ اس نے نظر دوڑائی اور اسکی ایک جگہ جا کر نظر ٹھہری اور وہ وہاں کا منظر دیکھ کر شاکڈ ہو گیا۔

"یار یہ پریشہ ابھی تک نہیں آئی۔۔" سعدی کو خیال آیا تو وہ بولا۔۔

حارث نے سب بتایا پھر ان لوگوں کو کہ پریشہ مل ہی نہیں رہی اور اسکا فون بھی بند ہے۔

"ابے یار! شٹ چل شامیر ڈھونڈنے چل میسنی کو کچھ ہونا جائے پھر میرا کیا ہو گا میں کسے تنگ کرونگا۔" شایان نے ماتھا رگڑتے ہوئے فکر سے کہا۔۔

"مشک کو کر لینا بھی تو۔" حارث نے اسکی فکر دیکھ کر کہا تھا۔

"ارمان گیا ہے نہ وہ ڈھونڈ لے گا چل فکر ناٹ۔۔" شامیر نے تو ایسی لاپرواہی دکھائی کہ ملاہم اور مشک کا منہ کھلا رہ گیا۔

اسے اپنے بھائی پر بھروسہ تھا کہ وہ ڈھونڈ لے گا اور پریشہ پر بھی تھا کہ اتنی جلدی جان نہیں چھوڑے گی اور ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ کسی مصیبت میں ہو بلکہ وہ تو خود ایک چلتی پھرتی مصیبت تھی۔

ارمان جو منظر دیکھ کر حیران ہو رہا تھا اندر تک اسکے دل میں سکون کی لہر دوڑی اور بس الحمد للہ ہی کہہ سکا۔۔

حال ایسا تھا کہ کسی نے مردے میں جان ڈال دی کسی کو اسکی بچی ہوئی سانسیں لوٹادی ہوں۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ وہاں کھڑی مزے سے دونوں ہاتھوں میں گولا گنڈے پکڑے ایک کے بعد دوسرے پہ انصاف کر رہی تھی۔

پریشہ کی جیسے ہی ارمان سے نظریں ملیں اس نے چہرے کا رخ موڑ لیا۔ یہ دیکھ کر ارمان کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا اس کا دل کر رہا تھا کہ خود پریشہ کا گلا دبائے جتنا اسنے اسے پریشان کیا ہے۔

مان اس کا نام پکارتے ہوئے اسکے پاس آیا لیکن وہ ڈھیٹ تب بھی ویسے ہی منہ موڑے کھڑی رہی اسکے اس لا پرواہ انداز نے ارمان آفندی کو مزید چڑھ دلائی۔

"دماغ خراب تو نہیں ہو گیا تھا تمہارا۔ کتنا پریشان کر اتم نے مجھے لڑکی! اگر کچھ ہو جاتا تمہیں تو کہاں ڈھونڈتا پھرتا۔"

ارمان نے اسے کھینچ کر بیچ پر بٹھایا تھا اور خود گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس پر برس پڑا۔ اور پریشہ دل میں اسے جواب دے رہی تھی "جنت میں جا کر ڈھونڈتے پریاں تو وہاں ہی ملیں گی نہ۔" لیکن ارمان کے غصے کی برسات اچانک ہی تھم گئی جب پریشہ نے اپنا جھکاسراٹھایا اپنی نظروں سمیت۔ ارمان بالکل خاموش ہو گیا وہ اسے مزید پاگل کر رہی تھی وہ اپنے حال سے بے خبر تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارمان نے ہاتھ سے اسکے چڑیلوں کی طرح بکھرے بال درست کرے اور اپنا رومال نکال کر آنکھوں کے نیچے جو کا جل اس نے پھیلا یا تھا وہ صاف کیا۔ لوگ کا جل لگا کر اچھے لگتے یہاں پریشہ کا کا جل پھیلا تو کسی کو بے انتہا پسند آیا۔ کنچہ آنکھوں کو چار چاند لگ گئے تھے۔ ارمان نے اپنا سارا غصہ پی لیا اسے لگا شاید پریشہ روئی ہے اور ثبوت اور گواہ اسکی آنکھیں تھیں۔ آنکھوں کے نیچے پھیلا کا جل اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ پریشہ بہت روئی ہے۔ مگر ایسا تو کچھ تھا ہی نہیں وہ پریشہ حیات نور آفندی تھی اتنی سی باتوں پر رونے والوں میں سے نہیں بلکہ وہ روتی ہی نہیں تھی۔ آنکھ میں کچرا جانے کے باعث بے دھیانی میں اس نے آنکھیں صاف کرنا چاہیں تھیں اور پھر کا جل پھیل گیا۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان اسکی آنکھوں کے سہر سے واپس آیا تو اس سے سب کے پاس چلنے کا کہنے لگا مگر پریشہ نے جانے سے صاف انکار کر دیا اور ضد کی کہ پہلے شایان سے اسکا کیمرا دلوائے۔۔

"بس دلوادو نگا لیکن ابھی چلو۔۔ سب انتظار کر رہے ہیں۔"

پریشہ نے اسکا ہاتھ میں سے اپنا ہاتھ واپس کھینچا جس پر چند لمحوں پہلے ارمان کی گرفت تھی۔

"اب کیا ہے؟" مان کو تپ چڑی۔

"وہ کتا اسے بھی ہٹاؤ۔ دیکھو سب کو پتہ چل گیا مجھے ڈر لگتا۔" وہ سہمتی ہوئی بولی۔

ارمان واپس گھٹنوں کے بل بیٹھا اسکے ہاتھ سے ایک گولا گنڈا لے کر خود کھانا شروع ہو گیا اور پھر بولا۔

"لازمی ہے جب ڈروگی تو سب کو پتہ ہی لگے گا نا لڑکی۔"

"لندن ریٹرنز۔۔" پریشہ نے دانت پیسے۔

ارمان نے اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیامان کو اسکے نازک ہاتھوں سے محبت ہوگئی تھی جتنا بچپن میں ان ہاتھوں کو وہ چوٹ دیتا تھا اب انکو سنبھالنا چاہ رہا تھا۔

"پریشہ ڈروگی تو سب تمہیں ڈرائیں گے۔۔ اور پریشہ کیسے اتنی ڈرپوک ہوگئی ہاں۔۔ اور ارمان پر بھروسہ نہیں کہ میرے

ہوتے ہوئے تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔ اور اللہ سے دعا مانگو کہ تمہیں کتوں سے دور رکھے۔" ارمان اب ہنس پڑا تھا اور

ہونٹوں کے گرد گہرے پرکشش گڈے پڑ گئے۔



## Posted on Kitab Nagri

"چلو اب زیادہ مذاق نہیں اڑایا کرو ورنہ جو تم گرل فرینڈ بنانے کے چکر میں ہو نہ اسے تمہاری ساری حرکتیں بتا دوں گی۔" پریشہ نے دھمکی دی۔

"اوہ میں تو ڈر گیا۔" مان نے مصنوعی ڈراما کرتے ہوئے کہا۔۔

ارمان پریشہ کو واپس لے آیا تھا اور شایان اسے کیمرہ نہیں دے رہا تھا اسکی شرط تھی کہ جو کچھ بھی ان لوگوں نے ریکارڈ کیا پریشہ سب اپلوڈ کرے گی اور پریشہ سے اسکا وعدہ لینا بھی چاہا اس نے کیونکہ پریشہ اپنے وعدے نبھانا جانتی ہے۔

"شایان تم ضائع ہو جاؤ گے میرے ہاتھوں۔۔" پریشہ اسے مارنے کیلئے آگے بڑھ رہی تھی تبھی ملاہم نے اسے پکڑا اور وہ مچلتی ہوئی ہاتھ پاؤں چلانے لگی۔

شایان نے ارمان سے مدد مانگی۔

"پریشہ تم نے کہا تھا نہ میری ساری باتیں مانو گی چلو تو پہلی بات ہی یہی ہے کہ تم شایان کا وعدہ قبول کر لو۔" ارمان نے نرمی سے کہتے ہوئے اسے سمجھایا۔

اب پریشہ نے زبان دی تھی اسکا پاس تو رکھنا تھا زبردستی ہی سہی منہ بسورتے ہوئے اس نے ہاں کر دی تھی۔

www.kitabnagri.com

سعدی اور شامیر ملاہم کو لے کر پینڈلم رائیڈ میں بیٹھ گئے مشک کے لاکھ منع کرنے کے باوجود۔۔ ان دونوں ڈھیٹوں کو تو کچھ نہ ہوا لیکن ملاہم نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا تھا۔

اسکے بعد شامیر ارمان شایان سعدی اور حارث پانچوں ڈوجم کار میں بیٹھے اور اتنی ایک دوسرے کو کار ٹھوکی کہ اندر کا سارا نظام ہی بگڑ گیا۔ اوپر کی چیزیں نیچے اور نیچے کی آگئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے جنگ کا میدان ہو اور شامیر تو ایسے



## Posted on Kitab Nagri

ڈرائیو کر رہا تھا کہ ریس کا میدان سجا ہوا رد گرد لوگ اپنے باری کے انتظار میں کھڑے ہنس کر پاگل ہو گئے تھے ایسے انسان انھوں نے خود کبھی نہیں دیکھے تھے۔۔ ان پانچوں نے میلا لوٹ لیا تھا اور دیگر جوانکے ساتھ رائیڈ کا حصہ تھے انکو بھی بہت مزہ آرہا تھا۔۔ پانچوں نے تین تین الگ ٹکٹ لے رکھے تھے اور خوب ہلہ گلہ کیا۔

باقی چاروں گر لڑ گول گپوں پر ٹوٹی پڑیں تھی۔۔

تبھی وہ پانچوں بھی آگئے۔

"چڑیلوں اکیلے اکیلے کھا رہی ہو۔" حارث نے بولا۔۔

"تو تم بھی کھا لو کسی نے ہاتھ تو نہیں پکڑے" جواب غیر امید کی طور پہ زری کی جانب سے آیا تھا۔

"نہیں مس زری! آپ کو میں نے چڑیل نہیں بولا ایسی گستاخی کرنے کی ہماری کہاں مجال۔" حارث نے محبت پاش لہجے میں کہا لہجہ اتنا میٹھا گویا کسی نے شہد پلا دیا ہو۔

سعیدی نے اسے تیزھی کن آنکھیوں سے دیکھا۔۔ جس پر حارث نے اپنی مسکراہٹ ہونٹوں پر ہی روک لی۔۔

"ایک کام کرتے ہیں گول گپوں کا چیلیج لگاتے کہ کون سب سے پہلے کھائے گا لڑکے یا لڑکیاں۔۔" شامیر خیال آتے ہی فوراً بول پڑا۔۔

اور شایان نے بھی سب کو راضی کیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اور لڑکیوں نے کسی ایک لڑکی کو اپنے ساتھ لے لیا تاکہ برابری کا مقابلہ ہو۔

"لیکن جیتنے والے کو کیا ملے گا؟" سعدی نے شامیر کے کندھے پر ہاتھ ٹکایا۔

"اب تم یہ کر لو یا چیلنج پورا کر لو ورنہ نکلو۔" پریشہ ڈیلے گھماتی ہوئی بولی۔

دوکاندار نے دونوں جگہ الگ الگ گول گپے رکھے۔ اور حادثہ نے ایک منٹ کا ٹائمر لگایا۔

"ون\_ٹو\_تھری اسٹارٹ۔" ارمان کے اشارے پر سب شروع ہو گئی۔۔۔

"ارے بھائی تمہارے یہ گول گپے بڑے مزے کے ہیں" شامیر نے تعریف کرنی چاہی مگر شایان نے اسے ٹوک دیا۔۔

"پہلے کھالے پھر بول لینا۔"

"ہو گیا۔۔" سعدی چیخا ایک منٹ پورے ہونے میں چار سیکنڈ بچے تھی اور انہوں نے سارے گول گپے اڑا ڈالے تھے۔

پریشہ کے ہاتھ میں ایک گول گپا تھا جو آخری تھا اس نے جھٹ منہ میں ڈالا۔

Kitab Nagri

"لو ہمارے بھی ختم" پریشہ بھرے منہ سے مشکل سے بولی۔

www.kitabnagri.com

"میسنی یہ تم نے ابھی ڈالا ہم جیتیں ہیں تسلیم کر لو۔۔"

ویسے گول گپوں پہ صفایا تو دونوں طرف سے بھرپور ہوا تھا سہی سے ٹوٹے وہ سارے ان پر۔

شایان نے بل ادا کیا اور سارے یہی بحث کرتے آگے بڑھ گئے۔

"یار یہاں ہارس رائیڈنگ نہیں ہوتی۔" پریشہ نے کھوجتی نظروں سے کہا۔ "نہیں وہ کراچی کے سی سائیڈ پر ہوتی ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"تو چلو وہاں چلتے ہیں۔" پریشہ حارث کی بات پر بولی۔

"پاگل ہو کیا اس نے کراچی کہا ہے۔ اور ابھی تو تمہیں اسائنمنٹ اور وہ ٹیسٹ یاد کرنے تھے نا" سعدی اسکی عجیب بات پر بولا۔

پھر وہ جمپنگ ایریا میں گھس گئے۔ وہ پورا بند تھا جیسے مال وغیرہ کالک ہوتا ہے اسکا بھی ویسا ہی تھا۔

سب جمپنگ کر رہے تھے اور شامیر تو اپنا بندروں والا ٹیلنٹ دکھا رہا تھا اونچی اونچی چھلانگیں مار کر۔ ارمان اور شایان کلابازی کا مقابلہ کر رہے تھے ایک ساتھ اور باقی الگ الگ جگہ پر۔

ارمان جو سعدی کو دیکھ رہا تھا آج وہ تھوڑا سا سے پریشان نظر آ رہا تھا اسکے پاس آگیا وہ ایک الگ کونے میں بیٹھا ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا تو کیوں نہیں کر رہا جمپنگ؟" اسکے برابر میں مان بیٹھ گیا۔

"یار ایک مسئلہ ہو گیا ہے اگر حل نہ ہو تو آفندی انڈسٹری کو بہت نقصان ہو جائی گے گا۔" سعدی بنا تمہید باندھے ہی بول پڑا۔

www.kitabnagri.com

"تم نے بڑے پاپا اور باقی کسی کو بتایا؟" ارمان نے پوچھا۔

"انکامت بول یار میں تو بتاتا کر تھک گیا کوئی سنتا نہیں یار کوئی ویو عزت نام کی چیز ہی نہیں۔"

"مطلب؟؟" ارمان کو اسکے رولے سمجھ نہیں آئے تو نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"مطلب یہ میں درجی کے پتروں کو بتا چکا ہوں لیکن مجھے کہتے ہیں کہ تمہاری نکتی چینی کی عادت ہے.. "سعدی اسے پھر گھمانے لگا تھا۔

"سعدی صاف صاف بتا بات کیا ہے.. "ارمان اب جھنجھلا گیا تھا۔

ارمان کے پوچھنے پر سعدی نے اپنا منہ کھول ڈالا اور سب سننے کے بعد ارمان کے چہرے پر تھوڑی سختی آئی۔

"سعدی تجھے پورا یقین ہے؟"

"ہاں سب تصدیق کر اچکا ہوں میں.."

ارمان کو سعدی کی بات پر بھروسہ تھا اگر وہ کچھ کہہ رہا ہے تو معاملہ بہت سنگین ہے..

تبھی ان دونوں کو دیکھ کر حارث وہیں آگیا..

"کیا باتیں کر رہے ہو ہمیں بھی تو پتہ لگیں۔" حارث نے آتے ساتھ ہی کہا۔

"ہاں تاکہ تو سب جگہ اشتہارات لگوا دے.. "سعدی نے پریشانی میں پتے پتے ہوئے بولا۔

"اوہ یار بیٹھ تو بھی سن لے۔" ارمان نے حارث سے کہا اس سے ارمان نے آج تک کوئی بات نہیں چھپائی تھی۔

"اوہ تیری.. ماموں کو کیا ہو گیا کیوں اس طرف سوچ نہیں رہے۔۔" حارث نے بات سنی اور اسکے پیروں سے تو زمین ہی نکل گئی۔

"ارمان ہمیں خود اس معاملے میں دیکھنا چاہیے..

شایان کو بھی بتا دیتے ہیں.. "سعدی نے مشورہ دیا۔

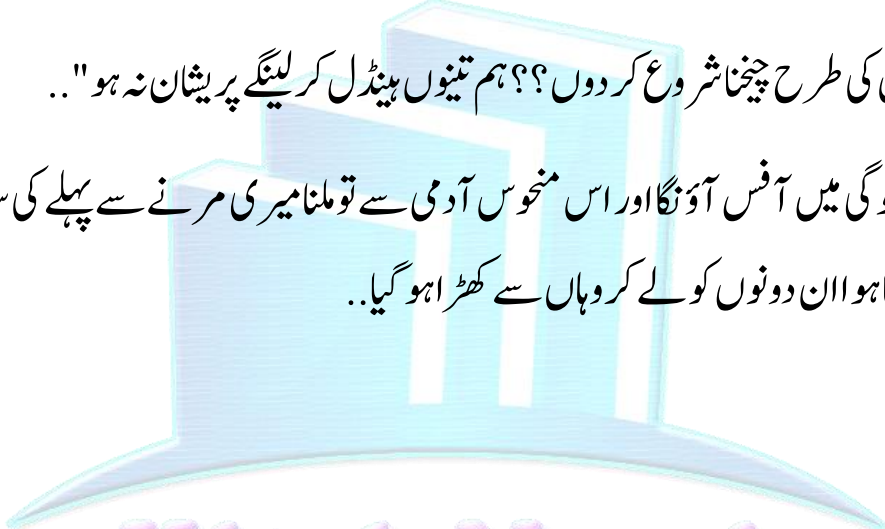
## Posted on Kitab Nagri

"نہیں یار اسکے کام میں کوئی رکاوٹ آسکتی ہے.. اسے پریشان نہیں کرتے.. "ارمان نے ٹیک لگائی اور اطمینان سے سامنے دیکھنے لگا جہاں حیات، مشک کے ساتھ جمپنگ بیگ پہ اچھل رہی تھی ایک پل کو ارمان کے چہرے پہ لمبی مسکراہٹ آئی جسے اس نے ان دونوں کے سامنے صفائی سے چھپالیا۔

"یار تو کیسے سکون سے بیٹھا ہے۔۔" سعدی نے مان کی کمر پر مکہ مارا جس کا اثر کچھ نہ ہوا۔

"تو کیا کروں؟؟ عورتوں کی طرح چیخنا شروع کر دوں؟؟ ہم تینوں ہینڈل کر لینگے پریشان نہ ہو"۔۔

"اور ہاں بس کل بات ہوگی میں آفس آؤنگا اور اس منحوس آدمی سے تو ملنا میری مرنے سے پہلے کی سب سے بڑی خواہش بن گئی ہے.. "ارمان کہتا ہوا ان دونوں کو لے کر وہاں سے کھڑا ہو گیا..



"اوہ یار آج تو مزہ آگیا کتنے دن بعد سب اکٹھے ہوئے ہیں.. "وہ نو کے نوجے سڑک کنارے بیٹھے کولڈ ڈرنک اپنے پیٹوں میں انڈیل رہے تھے..

"یار حارث کچھ سنا دے اپنی بے سری آواز میں.. "ارمان نے خواہش کری۔

"پہلے معافی مانگ پھر"۔

"اچھا میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔" معافی مانگنی تو ارمان نے سیکھی ہی کہاں تھی جو مانگتا۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے کار میں سے اپنا گٹار نکالا جو اس نے آج ہی خریدا تھا..

ارمان نے گٹار کی دھن سجائی اور حارث نے گلا کھنکار کر گانا شروع کر اور سب ان دونوں کو ہی سن رہے تھے۔۔ ایسا لگ رہا تھا زندگی میں پہلی بار خاموش ہوئے ہوں ورنہ ہر وقت شور اور لڑائیاں ہوتی تھیں۔

حارث نے ارمان کے گٹار کی دھن پر گانا شروع کرا۔

میرے ہاتھ میں تیرا ہاتھ ہو

ساری جنتیں میرے پاس ہوں

پریشہ تو حارث کی آواز پر سونے والی ٹن ہی گئی تھی اور شامیر کے کندھے پر اسکا سر ڈھکا مگر شامیر نے اپنی شیطانیت لازمی دیکھاتے ہوئے اپنا کندھا پیچھے کیا اور خود بھی پیچھے ہو گیا جس سے پریشہ کا سر زمین سے لگتا لیکن اس سے پہلے ہی ارمان وہاں کھسک کر پہنچ گیا اور اسے سہارا دیا..

اور ساتھ ہی شامیر کو تھپڑ بھی رسید اسے بالکل برداشت نہ ہوا تھا اسے کہ پریشہ کا سر زمین پر لگتا وہ تو اسے شاید آسمان میں اڑتا دیکھنا چاہ رہا تھا.. پریشہ مزے سے اس کے کندھے پر سر رکھے نیند کی وادیوں میں تھی.. اور وہ اس وقت خود کو ایک شہزادہ محسوس کر رہا تھا.. شہزادہ تو وہ تھا ہی کسی سلطنت کا جہاں کنیزیں اس کے پیچھے دیوانی تھیں مگر شہزادے کو کہاں کسی کی پرواہ۔۔

تم جو پاس ہو پھر کیا یہ جہاں

تیرے پیار میں ہو جاؤں فنا..



## Posted on Kitab Nagri

منظر کچھ ایسا تھا ارمان کو تو جیسے اس وقت اسکی شہزادی مل گئی تھی اور وہ مزے سے دھن سجانے میں مگن تھا.. حارث تو اپنے آپکو گلوکار محسوس کر رہا تھا سعدی اور شایان جھوم رہے تھے.. ملاہم ان دونوں کی حرکتیں زری کے کندھے پر سرٹکا کر دیکھ رہی تھی اور مشک اور شامیر پیچھے کھڑے ڈانس کر رہے تھے.. بریک ڈانس وہ بھی اس گانے پر.. جس پر لوگ کپل ڈانس کرتے ہیں.

فلک تک چل ساتھ میرے

فلک تک چل ساتھ چل

گاتے ہوئے حارث نے ایک نگاہ زری پر ڈالی جو نیلے رنگ کی لانگ شرٹ میں ملبوس تھی کالی زلفیں تیز ہوا چلنے کے باعث اسکے چہرے کے گرد احاطہ کیے ہوئے تھیں.. حارث نے نظریں واپسی مسکراتے ہوئے ہٹالیں..

"اوہ.. بس حارث سارے روینٹیک گانے گاؤ گے کچھ اور بھی گالو.."

"جیسے!!" سعدی نے سوال کیا.

"جیسے.."

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اولگ دی لاہور دی آں

جس حساب نوہس دیاں

اولگ دی پنجاب دی آں..

چین میرا لے گئی آں.."

## Posted on Kitab Nagri

"اچھا بسس.. "ارمان بات کاٹتے ہوئے بولا۔۔ "بہت دیر ہو گئی گھر چلو اور ان میڈم کا کام کروادینا تم لوگ یار"۔

ارمان نے مشک اور ملاہم سے کہا.. اور پریشہ کو نیند سے جگایا..

"آہ کیا مجھے آوارڈ مل گیا بیسٹ رائٹر کا"۔

پریشہ جگاتے ہوئے بڑبڑائی شاید کوئی خواب دیکھ رہی تھی..

"لوبلی کے خواب میں چھیچڑے"۔

"اوہ خیالی پلاؤ جاگ جاؤ.. "سعدی نے اسکی آنکھوں کے سامنے زور سے تالی ماری..

"پاگل ہو گئے کیا.. "پریشہ نے اسکا ہاتھ پیچھے کرا۔

"اسکا لکھنے کا بھوت ابھی بھی تک نہیں اتر ا.. "ارمان نے حارث سے پوچھا۔

"نہیں اتر ا.. میں بتا دوں یہ کچھ تو کر جائے گی یا تو آریا پھر پار.. "حارث ارمان کے ہاتھ کے سہارے کھڑا ہوا..

اور سب گھروں کی طرف روانہ ہو گئے.. اور فضائی مخلوق بھی پھر سکون میں آئی...

////////////////////°°

## Posted on Kitab Nagri

ٹیبل پر پاؤں رکھے مسلسل وہ اپنی چٹیر ہلا رہا تھا..

"یار ارمان مت ہل اتنا.." حارث کوفت سے بولا..

"تو ہی دیکھ لے یہ سعدی ابھی تک نہیں آیا.." ارمان نے لیپ ٹاپ کی اسکرین سے سر باہر نکال کے کہا آج اسکا یہاں آفس میں پہلا دن تھا مگر اسے سب معلوم تھا کہ کیا کرنا اسکے آنے سے پہلے ہی سعدی اور فاروق صاحب نے اسکا روم تیار کروا دیا تھا۔



"سوری یار بس ناشتہ کرنے میں دیر ہو گئی.."

سعدی روم میں داخل ہوتے ہی وضاحت دے بیٹھا..

"وہ یار اور اسلیے بھی دیر سے آیا کہ جلدی آنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا.."

Kitab Nagri

"کیا مطلب؟" ارمان نے سعدی کی طرف گردن موڑی۔  
www.kitabnagri.com

"وہ منحوس آدمی آج آفس نہیں آرہا ہے کل آئیگا.." سعدی ٹھنڈے لہجے میں بولا۔

"کیوں؟؟" حارث کی بھنوائیں اچکیں۔

"کہیں اسے معلوم تو نہیں ہو گیا کہ ہمیں اسکے بارے میں معلوم ہے.." حارث نے ایک اپنا اندازہ لگایا۔

"نہیں حارث ایسا نہیں اس فارغ کو کوئی کام ہے اسلیے نہیں آیا.." سعدی کا لوجک سب سے الگ ہوتا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

"فائل دو.." ارمان نے اسکی بات ان سنی کر دی تھی۔۔

"اوہاں یہ لح بہت مشکل سے چھپا کر لایا ہوں۔" سعدی نے کوٹ کے پیچھے سے فائل نکالی۔۔

حارث کے چہرے کہ تاثرات بگڑے یہ دیکھ کر۔

"بھائی اتنا چھپا کر کیوں لایا ہے؟"

"یار موت کے منہ سے میں کھیل کر واپس آیا ہوں۔"

"کیوں ایسا تم نے کیا کر؟؟؟" ارمان نے تشویش سے پوچھا۔۔

"تمہارے تایا اور تیرے ماموں آگئے تھے کل یہ فائل مانگنے اتنی مشکل سے ٹوپی کرائی ہے انکو میں نے یہ بول کر کہ فائل آفس میں ہی چھوڑ آیا ہوں۔" سعدی افسوس سے بتانے لگا۔

"ہاہا۔۔ یار پورے خاندان میں تو سب سے زیادہ زلیل ہوتا ہے۔"

"ہاں ہنس لے تیرا بھی وقت آئے گا۔" سعدی نے حارث کی بے لگام ہنسی کو نشانہ بناتے ہوئے اس سے کہا۔

## Posted on Kitab Nagri

"اور ارمان یہ ساری انفارمیشن ہے اسکے بارے میں.. میں پورا 101% شیور ہوں کہ یہ آدمی ٹھیک نہیں۔" سعدی نے فائلز کی جانب اشارہ کیا۔

ارمان نے دونوں فائل پڑھیں..

"آہ۔۔ ڈیم اٹ۔۔" ارمان نے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارا پل بھر میں اسکے دماغ میں غصے کی لہریں ابلنے لگیں۔

"خاور لغاری تم بھول گئے کہ تم نے کس جگہ ہاتھ مارنے کا سوچا ہے.. "ارمان اپنا نیلا کوٹ جھاڑ کے کھڑا ہوا تھا۔۔

"ہاں یا اس لغاری کو اب بس چھوڑنا نہیں ہے۔ اگلے پیچھلے اسکے سارے کھاتے کھلینگے اب.. "سعدی کے چہرے پر سنگین مسکراہٹ آئی تھی.. اس وقت تین بدھی مان لوگ ایک جگہ موجود تھے کام یا تو بگڑے گا یا سنورے گا..

ارمان چیئر سے کھڑا ہو کر مین وال کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوا جہاں دارجی کے ساتھ انکے چاروں بیٹے اور پوتوں کی یادگار تصویر لگی تھی.. یہ دارجی کہ انتقال سے چند ماہ پہلے ہی سعدی کی خواہش پر لی گئی تھی۔

ارمان نے تصویر کو اپنے پوروں سے چھوا..

"دارجی آپ کی دعائیں ہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا میں آفندیزا انڈسٹری کو.. "ایک یقین جو اسکے ساتھ تھا وہ بڑوں کی دعائیں تھیں.. باقی ارمان آفندی کو کوئی کام مشکل نہ تھا۔ اس نے گرمی سے کوٹ اتار کے صوفے کی طرف پھینکا اور شرٹ کے کف فولڈ کرنا لگا۔ آفس روم کیں موجود دراز کھڑکیوں میں سے سورج کی کرنیں اسکے چہرے پر بھی پڑ رہی تھی صاف

## Posted on Kitab Nagri

رنگت اس دھوپ کھل اٹھی۔۔ مہنگے ترین برانڈ جوتے جو پیروں میں قید کیے ہوئے تھے غصے میں دائیں پیر اس نے دیوار سے مارا۔

"سالوں کی محنت ہے میرے باپ دادا کی خاور تم اس پر ایسے کیسے قابض ہو گے.. ارمان نام ہے میرا نہ آسمان سے زمین پر لا کر یتکھا تو میرا نام ارمان شہیر آفندی نہیں۔"

"اور یار جو باقی انفارمیشن ہے اسکا کیا کریں.. "سعدی نے مزید پوچھا۔

"اس لغاری نے اس بار غلط جگہ ہاتھ ڈالنے کی کوشش کری ہے۔ اور یہ ملک سے بھی غداری کر رہا ہے اس سے زیادہ اچھی بات کیا ہوگی ہمارے لیے کہ اسکو ہم پکڑوا سکیں.. ارمان نے کہتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی فائل حارث کی طرف اچھالی اور حارث نے کامیابی سے وہ کیچ کر لی۔

"میں سمیر بھائی سے بات کرتا ہوں وہ مدد کریں گے.. "سعدی نے پراعتادی سے حمدان صاحب کے اکلوتے بیٹے سمیر کی بات کری جو یورپ میں انکابزنس بینڈل کرتا ہے۔

ہنہ.. ٹھیک..

"میرے پاس آئیڈیا ہے۔۔ حارث نے سارا پلین بتایا.."



## Posted on Kitab Nagri

"واہ حارث تیرے دماغ میں کوئی مشین لگی ہے جو ایسے پلان جھٹ بنا لیتا ہے۔۔" سعدی شوخی سے بولا کیونکہ آج تک کسی بھی کام میں حارث کا ایسا کوئی پلان نا تھا جو فیل ہوا ہو۔۔ وہ ماسٹر پلانر تھا۔۔

"ٹھیک تم پولیس اسٹیشن فون لگاؤ۔۔" ارمان نے اب موبائل بھی حارث کی طرف پھینکا۔

"او مہاراجہ جی خود بھی کچھ کر لو۔" حارث ارمان کے چیزیں بار بار حارث کی طرف پھینکنے پر برہم ہوا۔

"یار رر۔۔" ارمان نے نظر انداز کرنے کا اشارہ کیا۔

"اچھا!۔۔" حارث نے دانت پیس لیے۔

"بسسس۔۔ تم دونوں بس کر دو۔۔" سعدی دونوں کی عجیب گفتگو میں کودا۔

"ارمان اسکے پیچھے کوئی بڑے لوگ بھی ہونگے۔۔ اور یہ اتنے لوگوں کا پہلے ہی پیسہ ہضم کر چکا ہے تو اسے کوئی بیماری نہ ہوئی۔"

حارث نے سعدی کے آگے ہاتھ جوڑ لیے تھے۔۔ "تو بس کر دے عجیب آتا ہے ہر بار اپنی نئی بات لے کر۔۔ تیری بات درست ہے اسکو ہم دیکھ لینگے لیکن یہ بیماری کیا بھائی؟؟" حارث نے بے یقینی سے اسے جھنجھوڑا۔۔

"اب ہمارے اباؤں سے کوئی کچھ نہیں کہے گا ہم خود دیکھ لینگے۔۔" ارمان نے آگاہ کر دیا تھا۔

"یہ ملک کا پیسہ بھی کھاتا ہے بڑا بیخیرت انسان ہے۔۔ اور منہ پہ اچھا بنتا ہے۔۔" سعدی کو خاور کے نام سے بھی چڑھو گئی تھی۔۔

"ٹھیک ان شاء اللہ دو ہفتے میں یہ پولیس کی ضبط میں ہو گا۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

حارث نے ان دونوں کو یقین دلایا۔ اسے اپنے پلان پر پورا بھروسہ تھا اور سعدی اور مان کو بھی ہو گیا تھا۔ سب ایک دوسرے کی طاقت ہی تو تھے۔ مگر جتنا یہ لوگ کام آسان سمجھ رہے تھے اتنا تھا نہیں اسکی بھاری قیمت بھی انکو اٹھانی پڑ سکتی تھی۔ آخر جب کچھ پاؤ گے تو کچھ کھونا بھی تو پڑے گا۔

شایان نے اپنی گھڑی اتار کر بیڈ پر پھینکی۔

"اوائے شامیر تو کب آیا؟" شایان نے حیرانگی سے پوچھا۔ شامیر فرشی قالین پہ بیٹھا ویڈیو گیمز میں مگن تھا۔ اسکا کام ہی یہی تھا ہر جگہ بن بتائے ٹپکنا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا ہوں تم بتاؤ کہ تمہارا شوٹ کیسا جا رہا ہے؟" شایان اس وقت بہت غصے میں تھا اس نے شامیر کو بتایا کہ کیسے پہلے ڈائریکٹر نے اس سے ریمپ شوٹ کرایا اور اسے اطمینان میں لیا کہ ویب سیریز میں وہ مین لیڈ کرے گا اور اب مکر گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ایک منٹ رکو تمہارا رول بعد میں سنوں گا۔" شامیر نے ارمان کی کال اٹینڈ کری۔

"کہاں ہو شامیر؟"

"کہیں نہیں ٹوٹے ہوئے مجنوں شایان کے رولے سن رہا ہوں۔" شامیر نے بلند آواز میں کہا اور شایان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

"کیوں کیا ہوا یارے کو؟" ارمان نے کو تشویش ہوئی۔

شامیر نے فوراً رٹوٹوٹے کی طرح سب بتایا۔

## Posted on Kitab Nagri

"تم شایان کو فون دو میں بھی تعزیت کر لوں زرا۔" ارمان نے یہ بات کہی سنجیدگی سے تھی۔

"یارے اب کچھ سوچا ہے آگے کیا کرے گا؟؟"

"کیا کرونگا اپنی ویب سیریز خود پروڈیوس کرونگا.." وہ پر اعتماد سے بولا۔ شایان نے ارادہ کر لیا تھا کہ اب اپنے دم پر کچھ کرے گا اور راستے میں اس نے سارا پلان بنا چکا تھا۔ جب کام کرنے کی لگن اور کچھ کر دیکھانے کا جذبہ ہو تو انسان ہر معرکہ فتح کر سکتا ہے۔

"اچھا پروڈیوس تم کر لو گے ایڈیٹنگ بھی کر لو گے مگر میرے بھائی کی اسکرپٹ کہاں سے لاؤ گے۔" ارمان نے آگاہ کرنے والا سوال کیا۔

"پریشان نہ ہو مان میں شایان علی ہوں ایک بار جو سوچ لوں وہ کر کے ہی دم لیتا۔ اسکرپٹ پریشہ لکھ کر دے گی۔ آخر اتنا تو کر لے گی وہ میرے لیے میری پریشہ۔ ویسے ہی اسے بہت شوق ہے۔"

www.kitabnagri.com

ارمان نے انگھوٹے کا ناخن دانت سے کھینچا۔ "تیری پریشہ۔" ارمان نے الفاظ دہرایا اسے یہ کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔

"نہیں اپنے اماں ابا کی پریشہ۔" شایان نے مذاق کیا۔ ارمان بھی ہنس پڑا اور شامیر تو واپس گیم میں لگ گیا تھا۔

شایان نے سوچ لیا تھا خود پروڈیوس کرے گا وہ ویب سیریز اور انھی فنکاروں کو لائے گا جو اسکی پہلی سیریز میں تھے جواب اسکے کسی کام کی نہ تھی۔ چاہے دو گنے پیسے دے لیکن لائے گا انھے ہی تاکہ اس ڈائریکٹر کو سبق سکھا سکے کہ اس نے شایان علی کو ٹھکرایا ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

"یارے اگر میری مدد چاہیے ہو تو بول دینا۔" ارمان نے آفر کری اور شایان نے قبول کری۔

"سہی پھر تجھے میں رات تین بجے کال کر کے مدد کا بتاؤں گا۔" شایان نے مان کو چھیڑا۔

"لعنت۔" مقابل سے بھڑکتی ہوئی آواز آئی۔

"ہاں تو آفر کیوں دے رہا ہے۔ ہوگی ضرورت تو بتا دوں گا۔"

لیکن بعد میں یہ فیصلہ طے ہو گیا تھا کہ آفندی ز انڈسٹری بھی اسے پاٹرن شپ میں پروڈیوس کرے گی۔ جو بہت بہترین ثابت ہوا۔

آفندی ز نام کافی تھا برانڈز کے لیے۔ انکاڈز اسٹر کلکیشن، نیوز چینلز میں فنڈینگ اور فلم انڈسٹری میں پروڈیوسنگ کا کام بھی تھا۔ اللہ کی مہربانی تھی کہ اتنی دولت کی فروانی ہوئی۔ البتہ اگر ساٹھ ستر سال پیچھے جا کر دیکھا جائے تو رحمان آفندی نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ رب انھیں اتنا نواز دے گا۔ کتنی جدوجہد کری تھی انہوں کہ انکی نسل کا مستقبل سنور جائے اور انکی محنت رنگ بھی لے آئے تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لیکن شایان چچی جان اسے لکھنے کی اجازت نہیں دیں گی "As you know!.. ارمان نے پھر سوال کیا۔

"میں بات کر لوں گا ممانی جان مجھے انکار نہیں کریں گی۔" اور ایسا ہی ہوا تھا وہ راضی تھیں آخر انکا چہیتا جو ٹہرا شایان اور ارمان بھی دونوں نے انھیں منالیا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان اور شایان آج زوار صاحب کے ہاں آئے تھے۔۔ مس پریشہ دار اسٹرکون سے بات کرنے ابھی تک پریشہ کو شایان نے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔

"واہ بڑے لوگ آئے ہیں" پریشہ بالکونی سے نکل کر اندر کمرے میں آئی وہ دونوں نیچے ارسلہ نور سے بات کر کے اوپر اسکے پاس ہی آگئے تھے۔

ارمان صوفے پر بیٹھا تھا اور شایان تو بستر دیکھ کر ہی لمبا پسر کر لیٹ گیا۔۔

"تمہارا کمر انہیں یہ علی اٹھ کے بیٹھو۔۔" پریشہ برہم ہوئی۔۔

"جی میڈم!" بغیر بحث کرے شایان نے اسکی بات مان لی اور فوراً سیدھا ہو کر بیٹھ گیا پریشہ کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔۔ اور ارمان صوفے پر بیٹھا اسکی ساری چا پلو سی دیکھ رہا تھا اور اپنے قہقہوں کو دل میں گھونٹنے کی کوششیں بھی کر رہا تھا۔

پریشہ تیز قدم بڑھاتی ہوئی شایان کے پاس آئی اور اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بخار چیک کرنے لگی۔۔

"بخار تو نہیں ہے تمہیں۔۔" پریشہ ناک سکوڑے بولی۔۔

"چل باولی کس نے بولا مجھے بخار ہے۔" شایان نے پریشہ کے سر پر چیت لگائی جس سے وہ تھوڑی پیچھے ہوئی۔۔

"مس پریشہ آپکو میری ویب سیریز کے لیے اسکرپٹ لکھنے کا موقع دیا جا رہا ہے تو کیا آپ لکھنا پسند کریں گی۔۔" شایان نے مزے سے کہا اور سوکھے ہونٹوں پہ زبان پھیری۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہیں!!! پریشہ کو یقین ہی نہیں آیا وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی مان کے پاس آئی "لندن ریٹنز کیا یہ سچ کہہ رہا ہے.." پریشہ نے ارمان کا کندھا پورا جھجھنوڑا تھا ہمیشہ کی طرح. اور ارمان نے بھی بدلے میں اسکے بال بکھیر دیے تھے جیسے سب کے بال بکھیرنا اسکا بہترین مشغلہ تھا لیکن پریشہ نے کوئی مزاحمت نہیں کی ہمیشہ وہ خوشی میں لڑنا بھول جاتی تھی اور ارمان اسکا بچپن سے فائدہ اٹھاتا تھا..

"واہ میری ویب سیریز میں آفر کر رہا ہوں اور میری کوئی ویو نہیں تمہاری نظر میں بی بی.. ارمان سے پوچھ رہی ہو کہ یہ سچ ہے!! واہ بھی دیکھ لی تمہاری یاری.. "شایان کی دو نمبر ایکٹینگ پر پریشہ پگھلی تھی..

"نہیں باولے بس لندن ریٹنز سے کنفرم کر رہی تھی.. تمہیں نہیں پتہ میرا بچپن سے یہ خواب تھا میں لکھوں اور آج تمہاری وجہ سے پورا ہو رہا ہے.. مانا تم بڑے منحوس آدمی ہو پر کام کر کے تمہارے ساتھ خوشی ملے گی.." اب ایک دوسرے کی عزت کرنا تو آتی ہی نہیں تھی ان میں سے کسی کو تو کوئی کرتانا..

پریشہ تھوڑی حیران ہوئی تھی کہ اچانک یہ سب کیسے ہو رہا ہے پر ارمان کے سب بتانے کے بعد اس نے ٹھان لی تھی کہ اتنی اچھی اسکرپٹ لکھے گی کہ وہ ڈائریکٹر سوچ کر غش کھا کر ہی مر جائے گا..

"تو میڈیم کب لکھنا شروع کرو گی تم.." شایان نے پوچھا..  
"بس ابھی سے ہی جلد لکھ کر دوں گی پر کچھ سٹوری بھی تو بتاؤ کہ کس طرح کا اسکرپٹ چاہیے.."

پھر وہ تینوں اسی موزوں پر کافی دیر بات چیت کرتے رہے.



## Posted on Kitab Nagri

سڑک پر لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا تھا رامس گاڑی پر ٹھوکر لگنے کی وجہ سے باہر نکلا اور ساتھ ہی دو گاڑیوں پر بھی اسکرپچر آئے تھے۔

اور وجہ ایک لڑکی تھی جو سڑک پار کرنا چاہ رہی تھی۔

رامس لوگوں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے اس لڑکی کے پاس آیا جو کٹھرے میں ڈری سہمی کھڑی تھی اور لوگ اس پر برس رہے تھے۔

"بس کریں آپ لوگ کتنا ہجوم لگا دیا مفتہ بٹ رہا ہے یہاں جو تماشا دیکھنے آئے ہیں۔" رامس دھاڑا تھا لیکن پیار سے۔

"یہ لڑکیاں دیکھ کر نہیں چلتی اب ہم ہر وقت نقصان بھرپا کرتے رہیں۔" وہاں ہجوم میں کسی شخص کی آواز آئی۔

"کیوں وہ کہاں چلے گی اگر ہم دھیان سے گاڑی چلائیں تو کسی کو تکلیف نہ ہو۔" رامس نے اس لڑکی کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ لڑکی بیچ میں آئی ہے۔" پھر آواز آئی۔

"ٹھیک جسکی گاڑی پر اسکرپچر پڑے ہیں مجھے اپنا لائسنس تو دکھائے۔" رامس نے ترکیب نکالی اور وہ کام کر گئی وہاں اسکی بات پر خاموشی چھا گئی تھی۔

"بیوی ہے یہ میری دیکھتا ہوں کون کیا بولے گا کیلی لڑکی دیکھی نہیں سب چڑھائی مارنے آگئے۔"

وہ لڑکی تو اسکی شکل دیکھتی رہ گئی کیسے اس نے جھوٹ بولا مگر اس نے کوئی مزاحمت نہ کی وہ خود اس سب سے جان چھڑانا چاہتی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"چلو جانے من ورنہ لوگ بھوکے شیر بنے ہیں.." رامس نے مسکراہٹ ہونٹوں پر روکی..

"وہاں لوگ مزید کچھ نہیں کہہ سکے کیونکہ کوئی جواز ہی نہیں تھا ایک شخص اس لڑکی کو اپنی بیوی کہہ رہا ہے اور لڑکی بھی کچھ نہ بولی حتیٰ کہ اس نے ہاتھ بھی اپنی گرفت میں لے لیا تھا.. جی ہاں رامس میاں نے خوب شوخیاں ماری تھیں.. لوگ خاموشی سے وہاں سے کھسنے لگے تھے ویسے بھی بڑے لوگوں کے آگے ہماری عوام کی زبان تو حلق سے جا چپکتی ہے.. اور یہاں رامس کی بڑی مر سڈیز جسے بھی نقصان ہوا تھا اسکی بیوی کی وجہ سے مطلب ڈرامے کی بیوی سے تو پھر تو سارے خاموش ہو گئے تھے.. آہستہ آہستہ رش ختم ہو گیا تھا گاڑیاں واپس سڑک پر رواں دواں ہو گئیں..

"مس آپ بھی احتیاط کریں آج تو میں آگیا ورنہ آپکی شہنائی بجا دینی تھی لوگوں نے یہاں.."..

"شکریہ مسٹر آپکا آپ آگئے ورنہ تو پتا نہیں کیا ہوتا" لیزا کافی ڈری ہوئی تھی اور اسکے مشکور ہوئی۔

"مجھ غریب کو رامس غازی کہتے ہیں.." رامس نے گردن جھکا کر ادب سے کہا..

www.kitabnagri.com

وہ اس پر مسکرائی.. "میں لیزا ہوں کوئی مس وس نہیں.."..

"ہا.. یہ لیں.." رامس نے کوئی کارڈ لیزا کی طرف بڑھایا جس پر لیزا نے اسے حیرانی سے دیکھا اور پوچھا کہ کیا ہے یہ..

"کارڈ ہے یہ.."..

"وہ تو مجھے بھی دکھ رہا ہے.."..

Posted on Kitab Nagri

"ارے تم بھی لڑکی ہو تیڑھی بات تو کرو گی.. میرا نمبر ہے یہ.. اب لے بھی لو لڑکی.. "رامس نے بلند آواز میں کہا تو اس نے زبردستی لے لیا۔

رامس دراصل اس لڑکی کو کھونا نہیں چاہ رہا تھا اسکی معصومیت اسے بہت پسند آئی تھی.. جیھی اس نے فوراً نمبر پکڑا دیا تھا۔۔

لیزا کو اسکی حرکت پر تعجب ہوا تھا پروہ اسکی احسان مند تھی..



ڈسکو دیوانے آہاں

آہاں

نشیلی ہے رات ہاتھوں میں ہاتھ

ناچے ستاروں کے ساتھ

## آؤ سا جادیں یہ رات

جھومے قدم بھٹکتے قدم

صبح ہو یا ہورات

ڈسکو دیوانے آہا آہا

## Posted on Kitab Nagri

بلند آواز میں یہ گانا چل رہا تھا اور ملاہم اور مشک دونوں اس پر بیڈ پر کھڑی ڈانس کر رہی تھیں اور سعدی اسپیکر میں کچھ جگاڑ لگا رہا تھا۔

دراصل یہاں کسی چیز کے منصوبے کے تحت تیاریاں چل رہیں تھیں۔۔

"ملی یاریہ والا اسٹیپ بھی ڈالتے ہیں اچھا لگے گا" مشک نے وہ خود کر کے دکھایا۔ ایسا لگ رہا تھا پریاں زمین پر آگئی ہوں۔۔

"بندریوں بس کر دو بستر بھی پناہ مانگ رہا ہے۔۔" سعدی نے ان دونوں کو چھیڑا۔۔

"ہم بحث کے موڈ میں بالکل نہیں سعدی۔۔" ملاہم نے لڑنے کا موقع ہی نہ دیا اس وقت پر یکٹس سب سے زیادہ اہم تھی۔۔

پ"ریشہ کو بھی بلا لیتی بندریوں کا ٹولا مکمل ہو جاتا۔۔" سعدی چھیڑنے سے باز نہیں آیا۔۔

"آئی!! کس کو بندریا بول رہے ہو خود ہو گے تم بندر" مشک بستر سے اتر کر سعدی کے پاس آئی اور آنکھوں میں آنکھیں ڈالی بولی۔

وہ بھگ کر ایسے آئی تھی کہ ایک پل کو تو سعدی بھی ڈر گیا تھا۔۔

"میں بحث کے موڈ میں نہیں۔۔" سعدی نے ہوا میں ہاتھ بلند کر دیے۔۔ آگ لگا کر خود کو کنار کشی کر رہا تھا۔۔

لیکن ملاہم نے مشک کو واپس بلا لیا بحث کرنا بے کار تھی جیت دونوں میں سے کسی کی بھی نہیں ہوتی۔۔

\*\*\*

اس اندھیری کمرے میں لیپ ٹاپ کی اسکرین سے نکلنے والی روشنی سے اسکا چہرہ روشن ہو رہا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"سروہ پاشا زمان آیا ہے.. "کسی چیلے نے اسے خبر دی. ہاتھ کے اشارے سے اس نے اسے اندر بھیجنے کا حکم دیا اور ایک سگار لگائی..

"پاشا زمان ہیئر.. "خاور نے آواز کے تعقب میں دیکھا کہ دروازے سے ایک وجیہہ مرد اندر آیا تھا.. چہرے پر لمبی مونچھیں جاگیر داروں کی طرح کالے بالوں کی اوٹ میں ایک سائیڈ اسکے سفید بال تھے.. پینٹ کوٹ میں ملبوس ایک شخص ہاتھ میں ایک کیس لیکر جسکی عمر حلیے کہ حساب سے تیس سینتیس سال لگ رہی تھی اطمینان سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا..

"جی پاشا زمان آپکے بارے میں میرے چیلوں نے بتایا کہ انڈر ورلڈ بہت بڑا کام ہے آپکا.. " خاور نے بناوٹی مسکراہٹ ہونٹوں پر پھلائی..

"میں کام کی بات کرنے آیا ہوں اپنی تعریف میں خود کر سکتا ہوں منہ ہے میرے پاس.. "پاشا دو ٹوک بولا شاید اسے زیادہ باتیں کرنا پسند نہیں تھا..

www.kitabnagri.com

"جی کیا کام پڑا مجھ غریب سے بتائیے.. "خاور نے گزارش کری.

"سنا ہے تم آفندیز کے ساتھ تیس پر سنٹ پارٹنرشپ کرنے والے ہو.. "خاور نے پاشا کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پہ محسوس کی۔

## Posted on Kitab Nagri

"آپ نے درست سنا ہے۔۔" خاور اس پاشا سے بڑی عمر کا تھا مگر پھر بھی زبردستی اسے عزت دے رہا اس شخص کا رعب ہی اتنا تھا۔۔

پاءر ٹرنشپ کرنے والے ہو یا پھر سب لوٹنے والے ہو۔۔" پاشا نے ڈائس میز پر گھمایا اور شیطانی مسکراہٹ اسکے چہرے پہ نمودار ہوئی۔

"آپ کو کیسے پتا چلا۔۔؟؟" خاور حیران ہوا تھا یہ بات اس نے کسی کو نہیں بتائی تھی۔۔ آج تک اس نے نا جانے کتنے لوگوں کا اس طرح پیسا کھایا تھا فائل وہی ہوتی جو لوگ بنواتے مگر جب دستخط دیکھے جاتے تو اس وقت کاغذات الگ ہوتے تھے۔

"یہ باتیں چھوڑو کے کیسے معلوم ہوا یہ پوچھو کہ کس غرض سے تمہارے پاس آیا ہوں۔۔" پاشا مسلسل وہ ڈائس میز پر گھما رہا تھا۔۔

"تو بتائیے کس وجہ سے آنا ہوا؟"

"ہاں یہ ہوئی بات پسند آئے تم مجھے۔۔ جس جگہ تم اس بار ہا تمہارے مارنے کی سوچ رہے ہو اس میں پار ٹرنشپ مجھے بھی چاہیے۔۔" پاشا تحمل سے بولا اور خاور تھوڑا دنگ ہوا۔

"یہ ممکن نہیں میں اپنے کام میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔۔" خاور انکار کرنے لگا۔۔

"پچاس پرسنٹ دونوں پروفٹ رکھینگے۔۔ اور سوچ لو جو تمہارا ڈرگز سپلائی کا کام ہے اس میں تمہیں میری ضرورت پڑے گی۔۔" پاشا نے ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔



## Posted on Kitab Nagri

خاور کو پاشا حیران پر حیران کر رہا تھا۔ وہ خاور کی سوچ سے زیادہ چلاک اور طاقتور تھا۔ خاور نے فوراً ہامی بھر لی اسکی بات پر آخر وہ اسکا کام جو آسان کر رہا تھا۔ ڈرگزر سپلائی کا کام بلوچستان کے کسی ضلع سے مزید آگے نہیں جا پارہا تھا نہ ہی وہ شدید پولیس کی نگرانی کی وجہ سے وہاں سپلائی کا کام کر پارہا تھا مہینوں سے اسکا یہ کام اٹکا پڑا تھا۔

خاور نے ہاتھ آگے بڑھایا اور پاشا نے اسے قبول کیا۔ اور دونوں نے خبیث مسکراہٹ ایک دوسرے کی طرف اچھالی۔ دونوں کا مقصد اب آفندیز کی برباد کرنا تھا ناجانے پاشا کا ایسا کونسا حساب تھا جو وہ ان سے لینا چاہ رہا تھا۔

"بھائی یہ سارے تصویریں اکٹھی کری ہیں جو آپ نے کہیں تھیں" خاور کے کسی ساتھی نے میز پر ساری آفندی خاندان کے ہر ایک فرد کی تصویر رکھی۔

خاور نے ساری انفارمیشن نکال لی تھی تاکہ بعد میں اسے کوئی مسئلہ پیش نہ آئے۔ اس نے ساری تصویریں باری باری دیکھیں اور اس بندے کو واپس جانے کا کہہ دیا۔

کمرے میں صرف اب خاور لغاری اور زمان پاشا موجود تھا۔

پاشا کی نظر ایک تصویر پر پڑی اور اس نے اسے اٹھا کر اپنے قریب کیا۔

"خوبصورت!!" پاشا کی نظروں خباست جھلک رہی تھی۔

"کیا ہوا پاشا کہیں پسند تو نہیں آگئی؟" خاور اس کے ٹھکر کی انداز پر بولا۔ جس پر پاشا صرف مسکرایا تھا۔

"مجھے یہ چاہیے۔" پاشا نے کہا۔

"ارے امیروں کی لڑکی ہے پاشا صاحب آپ جب بولیں اٹھو لو نگا اور آپکی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ لیکن اسکے بدلے آپ میری افغانستان میں بھی ڈرگزر سپلائمنٹ کا راستہ نکال دیں۔" خاور کو اپنا راستہ صاف دکھ رہا تھا جیسی اس نے جھٹ

## Posted on Kitab Nagri

آفر کری.. اور پاشا کو لڑکی چاہیے تھی اس نے آفر قبول کر لی.. لغاری کو پاشا پر اب پورا یقین ہو گیا تھا کہ وہ کتنا کمینہ آدمی ہے۔۔

پاشا نے ایک تصویر اور اٹھائی.. "یہ بھی حاضر چاہیے مجھے.. اس بار تصویر پریشہ کی تھی جس میں وہ گول گپے منہ میں بھر رہی تھی اور ایسے کرتے بہت معصوم اور حسین لگ رہی تھی پہلی نظر کوئی دیکھے تو پسند کر بیٹھے اور پہلی والی ملاہم تصویر کی تھی.

"ارے پاشا جی آپ بڑے دل چھینک نکلے.. "خاور کو ہنسی آگئی تھی..

"جو تم سمجھو.. اگر اپنا کام کرانا ہے تو جتنا جلد ہو مجھے یہ دونوں لڑکیاں دے دو.. اور ڈر گز کی فائل تب ہی ملے گی جب تم پارٹنر شپ کی فائل میرے حوالے کرو گے.."

"ٹھیک ہے فائل بنوانے میں ٹائم لگے گا.. "خاور نے کہا۔

یہ کام تھوڑا مشکل تھا مگر خاور کے لیے نہیں یہ سب تو کافی عرصے سے کرتا آ رہا تھا.. مگر بات یہ تھی کہ فائل میں اب اسکے نام کے ساتھ پاشا کا نام بھی ہونا تھا.. خاور چلا کی سے لوگوں سے کاغذات پر دستخط کر کے سب ان سے ہڑپ لیتا تھا.. اور لوگ اس پر کوئی کیس بھی نہیں ٹھوک پاتے تھے کیونکہ کاغذات میں لکھا ہوتا کہ وہ اپنی مرضی سے سب کچھ خاور کے حوالے کر رہے ہیں.. اس طرح خاور کتنے معصوم لوگوں کو بے وقوف بنا چکا تھا کتنی بددعائیں اسکے ساتھ تھیں مگر آج تک اسے کچھ نہیں ہوا تھا.. اسکے پیچھے مافیا اور کسی بڑی پارٹی کے حکمرانوں کا بھی ہاتھ تھا جیسی وہ اتنی آسانی سے ہر ایک کو روند دیتا تھا اور اس بار اس کا نشانہ آفندیز تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

آج پورے دو ہفتے بعد پاشا کی خاور کے ساتھ ملاقات تھی.. یہ دو ہفتے اتنی آسانی سے نہیں گزرے تھے آندیز کی تھرڈ جنریشن کے لیے یا شاید دوسروں کے لیے کیونکہ انھوں نے پورے اسلام آباد میں ادھم مچا رکھا تھا۔

"باولی اگر تم نے یہ حصہ نہ ڈالا تو اچھا نہیں ہو گا اور تھوڑی شرم ہی کر لو زبان دے رکھی ہے تم نے.. " ارمان نے حیات سے لیپ ٹوپ چھین کر خود لاگ ایڈیٹ کرنا شروع کر دیا۔

"او میڈیم اسکرپٹ لکھنے آئی ہو تو لکھ بھی لو.. کب لکھو گی آج کل یا پھر اپنی بارات کے دن.. " شایان نے اسے چھیڑا اور اسکا مقصد بھی یاد دلایا.. پریشہ کو بس اس ٹوپک سے شدید چڑھ تھی..

"اسکی بارات تو کوئی جہان سکندر لے کر آئے گا.. اور اسکا بھی پتا نہیں کہ اسکی دوشیزہ حیا جہان میاں کو چھوڑے گی بھی یا نہیں.. " حارث نے صوفے پہ لیٹے ہوئے پریشہ کو مزید تنگ کیا.. پریشہ نے اسے جنت کے پتے ناول زبردستی پڑھوایا تھا.. خود تو ناول کی شوقین تھی مگر اس نے ایک بار حارث کو بھی ساتھ رگڑ دیا تھا اسکے بعد سے وہ اسے اسی بات کے طعنے دیتا رہتا تھا کہ جہان جیسا آدمی اس دنیا میں تو کہیں نہ ملے گا البتہ دوسرے سیارے مارس پہ شاید مل جائے..

"بند کرو اپنی بکواس! خبردار اگر ایک الفاظ اور کہا جہان کے بارے میں پھر میں یہ اسکرپٹ لکھنا چھوڑ دوں گی.. " پریشہ نے سیدھا دھمکی دی.. غصے میں اسکے کان تک لال ہو گئے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

"اچھا کچھ نہیں کہہ رہے تمہارے جہان ٹہان کو تم اسکرپٹ لکھ دو خدا کا واسطہ باقی اور بھی کام ہیں پھر.." شایان نے منت کی اس وقت پریشہ وہ گدھا تھی جسے مصیبت میں باپ بنانا پڑتا ہے..

شایان ایک نفاست پسند شخص جس کا کمرہ ہر وقت ٹیوب لائٹ کی طرح چمکتا اور صاف رہتا تھا اس وقت اس کمرے کا حال ایسا تھا کہ اگر عام حالت میں شایان داگریٹ دیکھ لے تو چلو بھرپانی میں ڈوب مرے مگر اس وقت کچھ نہیں کر سکتا تھا ان سب کے ساتھ وہ بھی صفائی ستھرائی سب بھول جاتا تھا.. کمرے کی ہر چیز بلاوجہ بکھیری پڑی تھی.. حارث صوفے لیٹا شاید اس خاور کے بارے میں ہی سمیر سے بات کر رہا تھا.. شایان اور سعدی پریشہ کا یونی کا کام کر رہے تھے جو اسکے لکھنے کی وجہ سے جمع ہو گیا تھا.. ارمان ولاگ ایڈیٹ کر رہا تھا اور پریشہ اسکرپٹ رائٹنگ..

مگر ملاہم اور مشک اپنے دھن میں اس وقت بھی ڈانس پر یکٹس کر رہی تھیں..

سب شایان کے ہاں موجود تھے اور اسکے کمرے میں قبضہ کر بیٹھے تھے.. ملنے کا مقصد پریشہ کا یونی کا کام، پریشہ کی اسکرپٹنگ اور پریشہ کا ہی ولاگ ایڈیٹ کرنا تھا جو ارمان کر رہا تھا.. سارے شغل میلا لگانے پہنچے تھے.. سب وہاں موجود تھے سوائے ایک مخلوق شامیر آفندی کے..

www.kitabnagri.com

"پھوپھو چائے میں چینی اور ڈالوں؟ کم لگ رہی ہے اتنی مجھے.." شامیر نے کچن میں زمین بیگم کے پاس چائے بناتے ہوئے پوچھا..

"ہاں دو چچ اور ڈالو شامیر!.." زمین بیگم نے اسے بتایا.. وہ کافی دیر سے خاموشی سے اسکی کاروائیاں تک رہی تھیں..

## Posted on Kitab Nagri

"چلو بھی آج چائے بنانی سیکھ لی اب میں ماسٹر شیف بن جاؤنگا.." شامیر نے شوخی ماری..

"ہاں چائے بنانے سے بیٹا تم ضرور شیف بنو گئے.." اسکی بات پہ نرمین بیگم ہنسی تھی..

"چلو اب دودھ ڈال کر چھان کر چائے کمرے میں لے آؤ.." نرمین بیگم شامیر کے بال پر ہاتھ پھیرتی شایان کے کمرے کی طرف ہی چلی گئیں..

"اوہ گاڈ.. اب دودھ کتنا ڈالوں؟.." شامیر کے سمجھ ہی نہیں آیا پھر بھی اس نے اندازے سے ڈال دیا.

"کیا حالت کری ہے بچوں کمرے کی اگر کوئی دیکھ لے تو کیا بولے گا.." نرمین کمرے کی حالت پر افسوس ہی کر سکیں..

"ارے پھو پھو آئیے بیٹھئیے نا.." سعدی انکو دروازے پہ کھڑا دیکھ کر جھٹ کہا..

ک  
Kitab Nagri

"ہاں بیٹھیں گی پھو پھی جان تم لوگوں نے بیٹھنے کے قابل چھوڑا ہے کمرے کو.." ملاہم جلدی سے کمفرٹر طے کرتی ہوئی بولی جو بے وجہ شامیر کھول گیا تھا.. اسکے ایک طرف ہونے کے بعد بیڈ پر کچھ جگہ بنی اور نرمین بیگم بیٹھ سکیں..

"لو بھی چائے آگئی.. گرم گرم چائے.." شامیر نے صدا لگائی..

## Posted on Kitab Nagri

"انڈے گرم انڈے.." مشک نے بھی اسکے ساتھ صدالگائی.." واہ برگربوائے سارا تجربہ ہو گیا تمہیں ایک ہی باری میں.." مشک نے داد دینا ضروری سمجھا۔

"چل بھی کوئی بات کر رہا نہیں ہے بلا وجہ لٹک تم رہی.." شامیر نے تنک کر کہا اور نے اسے جل کے منہ چڑایا۔

سب نے چائے کا ایک گھونٹ لیا اور سب سے پہلے سعدی کے منہ سے چائے کا فوراً نکلا..

"کیا ہوا؟؟؟" ارمان نے پوچھا..

"خود پی پھر پتہ چلے گا.." سعدی منہ بگاڑتے ہوئے بولا تھا۔

"آتھو.." ادھر شایان کے منہ سے آواز نکلی..

پریشہ کو چائے میں گڑ بڑ لگی اس لیے اس نے گھونٹ لینے سے پرہیز کیا..

"شامیر اس میں پتی کتنی ڈال دی سالے؟؟؟"..  
www.kitabnagri.com

ارمان منہ صاف کرتے ہوئے بولا..

"دس چیچ.." اسکا اطمینان دیکھ کر سب ٹھٹھک گئے۔

"پاگل ہو گئے جو اتنی پتی ڈالی کیا پوری بارات کے لیے چائے بنا رہے تھے.." ملاہم نے افسوس کیا..

"اور ایک تو دودھ دیکھو کتنا کم ڈالا ہے سارا منہ کا ذائقہ ہی خراب ہو گیا.." مشک بولی۔



## Posted on Kitab Nagri

"ہاں تو کسی اور کے گھر کا دودھ ضائع کروں۔" شامیر جو ابا چھڑ کے آیا کب سے سارے اسکی چائے میں نقطہ چینی کر رہے تھے۔..

"لوسن لو اسکی نئی منطخ.. " حارث نے اپنا سر پیٹا۔

"اچھا یہ سب مگ رکھو میں دوسری چائے بنا کر لاتی ہوں۔ اور شامیر ایسے بنو گے تم ماسٹر شیف.. " نرمین بیگم کو ان سب کی حالت پر ہنسی آرہی تھی..

"نہیں خالہ جان یہ آپ چائے پھینک ئی یے گا نہیں پورے ایک ہفتے تک اس شامیر کو ہم یہی چائے پلائی یں گے.. آخر اس نے اتنی دودھ کی بچت جو کی ہے.. پورا ڈیری فارم بن جائے گا اب تو.. " حارث برس گیا تھا چائے کے ساتھ ایسے ظلم اسے برداشت نہیں تھے.. ان سب میں پریشہ پر سکون تھی اسے ویسے بھی چائے پسند ہی نہیں تھی اور اس وقت تو اس نے ایک گھونٹ بھی اپنے پیٹ میں انڈیل کر اپنے معدے کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لو پریشہ میں نے ولاگ اپلوڈ بھی کر دیا۔ ارمان نے پریشہ کے سامنے لیپ ٹاپ کی اسکرین کی..

"یہ تم نے کیا بکواس ٹائٹل ڈالا ہے.. " پریشہ کے چھکے چھوٹے تھے دیکھنے کے بعد اور یک دم کوشدید غم و غصے سے چلائی۔

"ایک دم سہی لگایا ہے کچھ نئی چیز دکھاؤ لوگوں کو وہ بھی خوش ہوں گے۔ " سعدی نے کہا آخر ان سب کی مرضی پر مان نے ڈالا تھا سب پلان تھا انکا..

"اتنا اچھا ٹائٹل ہے ..

## Posted on Kitab Nagri

What my czn said unsubscribe the channel!!"

شامیر نے نام دہرایا۔۔

"جنگلیوں تم سب کی باری آئے گی باری پھر بتاؤنگی" سب کو دھمکی دے کر وہ واپس لکھنے میں لگ گئی آدھی اسکرپٹ وہ لکھ چکی تھی..

مسجد سے عصر کی نماز کی اذان کی صدا آنے لگی..

"چھوڑو یہ سب اور پہلے نماز پڑھ لو.." حارث نے اپنا فرمان جاری کر..

"ہاں ہنہہ.." شایان نے جواباً کہا..

"ابے اٹھ اتنی دیر لگائے گا پہلی صف بھر جائے گی مسجد کی.." حارث اور سعدی نے اسے پکڑ کر کھینچا..

"شامیر تمہیں دعوت نامہ دیں گے کیا یہ لوگ.." ملاہم اسکے سر پہ آکھڑی ہوئی..

"پوچھ لو ویسے کہاں یہ غریب مجھے کچھ دیں.." شامیر نے دانتوں کی نمائش کی تھی۔

"شامیر ڈیڈ سے شکایت لگا دو نگا اگر دس سیکنڈ میں کھڑا نہ ہوا تو.." ارمان نے اسے گھوری سے نوازا.. اور پھر شامیر صاحب مشک کے ہاتھ میں جو لیس کاپیکٹ تھا اس میں سے دو تین چپس نکال کر بھاگ گیا..

"ذلیل انسان مجھے پتا تھا تم یہ ندید اپن کرو گے اتنی دیر سے آنکھیں جو جمائے بیٹھے تھے.." مشک چلائی اور باہر تک اسکی آواز با آسانی پہنچ گئی..

\*\*\*

## Posted on Kitab Nagri

"ارے ارسلہ بیگم دیکھیں پریشہ کیسے ڈر رہی ہے کتے سے.." زوار صاحب اپنی ہنسی پر مشکل سے قابو کرتے ہوئے بولے.. وہ پریشہ کا نیا ولاگ ہی دیکھ رہے تھے.. پریشہ کے پیچھے سب سے بڑی سپورٹ ہی زوار کی تھی.. پریشہ ہر جگہ کامیاب ہو کر آتی تھی چاہے کسی ڈرامے میں حصہ لے یا تقریری مقابلے میں ہر جگہ اپنی جیت کے جھنڈے گاڑتی تھی.. پریشہ نے بچپن سے صبر کرنا سیکھ لیا تھا اور اب وہ اس سب سے بہت آگے آگئی تھی عمر میں اب بھی وہ چھوٹی ہی تھی مگر سمجھدار بہت ہو گئی تھی..

"اس لڑکی کا کتے کا خوف پتا نہیں کب ختم ہو گا.." ارسلہ نور بھی اپنے قہقہے سنبھالنے لگیں..

"اللہ میری بیٹیوں کا نصیب اچھا کرے اور انھیں ہر امتحان کے میدان میں کامیاب کرے.." زوار صاحب نے دعا کری.. والدین اپنے بچوں کے لیے سب کچھ کر دیتے مگر نصیب کے لیے رب کے آگے ہی جھکنا پڑتا اسی سے مانگنا پڑتا ہے اور وہ کریم ذات اپنے بندے کو کبھی خالی ہاتھ نہیں چھوڑتا بس سب اللہ پر یقین کا کمال ہوتا ہے..

www.kitabnagri.com

سعدی حارث اور ارمان آج پولیس اسٹیشن میں موجود تھے یہ انکی آفیسر امتیاز سے دوسری ملاقات تھی..

"دیکھیں ہم نے سیورٹی سخت کر دی ہے کوشش ہوگی کہ کوئی گڑبڑ نہ ہو.. پولیس اپنا کام زمے داری سے کر لے گی بس آپ لوگ دھیان رکھیے گا کہ اس خاور کو شک نہ ہو کہ آپ لوگ اسکے بارے میں جان گئے ہیں.."

## Posted on Kitab Nagri

آفیسر امتیاز انکی جان پہچان کے تھے کافی سالوں سے وہ انکی بہت سے معاملات میں مدد بھی کر چکے تھے۔ اور انکے بارے میں سمیر بھائی ہی نے سعدی کو بتایا تھا بہت سی چیزیں سمیر یورپ سے ہی ہینڈل کر رہا تھا۔ اور انکی پہلی ملاقات میں ساری بات چیت ہو چکی تھی اور اب اس ملک کے غدار کو پکڑنا باقی تھا۔

"امید ہے انکل امتیاز آپ ہماری مدد کرنے میں کامیاب ہونگے میں بہت مشکور ہوں گا آپکا اور آپکے عملے کا بھی۔" ارمان نے ہنوز گردن کھڑے رکھے کہا۔ ان سے زیادہ یقین وہ کسی دوسرے پر نہیں کر سکتے آج کل پولیس بھی کیونکہ اس سب میں ملی ہوتی ہے۔ مگر امتیاز کبیر ایک نیک اور ملک سے وفادار آفیسر تھے۔

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی اتنے لوگوں کو پیسہ یہ لوٹ چکا ہے پھر بھی میڈیا اب تک اس سے بے خبر کیسے ہے اور پولیس اب تک اسے نہیں پکڑ سکی۔ کوئی صوبہ تو ہونگے نہ جو اس پر بھاری پڑیں آخر ہر مجرم کچھ نہ کچھ ضرور چھوڑ جاتا ہے۔" سعدی تعجب سے بولا۔

"سعدی صاحب اسکے پیچھے پارٹی کے لوگ ہیں اتنا تو ہم نے معلوم کر لیا اور جن لوگوں کا اس نے پیسہ کھایا اب صرف وہی گواہی دیں سکتے ہیں صوبہ ملنا مشکل ہیں اور جہاں تک یہ سرکاری ارادوں کے ٹیکس وصولی کی بات ہے اس میں اب یہ پکڑا جائے گا۔ بہت سے افسر اس پر اس لیے ہاتھ نہیں ڈالتے کیونکہ اسکے پیچھے پارٹی کے لوگ ہیں۔ مگر انشاء اللہ اس بار ہم کامیاب ضرور ہونگے۔ باقی آپ لوگ اپنی فیملی کی سیکورٹی بھی رکھیے گا۔ خطرہ بہت ہے۔"

"جی ضرور۔ بہت شکریہ آپ نے اتنا وقت دیا ہمیں۔" حارث نے مصافحہ کرا۔

ارمان نے چند کاغذات امتیاز کبیر کو دیے اور مسکراہٹ چھوڑتا ہوا باہر آ گیا۔

## Posted on Kitab Nagri

بے تحاشا فون کی گھنٹیاں آنے کے بعد خاور نے کال ریسو کر لی..

"اتنی دیر سے کیا کر رہے تھے؟.." زمان پاشا دھاڑا تھا۔ اور اسکی دھاڑ سے خاور نے فون کو کان سے دور کر ا۔

"وہ میں نہا رہا تھا آپ بھی تھوڑا صبر کر لیتے اب واش روم میں تو موبائل لے کر جانے سے رہا.." خاور نے وضاحت کری  
دل میں سوچا عجیب خبطی انسان ہے..

"ملنا ہے تم سے آفس کے بعد مجھ سے آکر مل لینا.." پاشا نے حکم دے کر فون کاٹ دیا..

خاور بے چارہ جی حضوری کرتا رہ گیا پاشا ایک کام بہت اچھا کرتا تھا اسکو بے عزت کرنا۔

خاور اسے صرف اپنے مفاد کے لیے اسے برداشت کر رہا تھا ورنہ آفندیز کو لوٹنے میں کو اکیلا ہی کافی تھی۔

آج خاور آفندی انڈسٹری کے آفس جانے کے ارادے سے تیار ہو رہا تھا کاغذات پر سائن تو وہ آج کرواتا مگر پاشا کے شامل  
ہونے کے بعد اس نے ارادہ ملتوی کر دیا تھا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مما میری ٹائی نہیں مل رہی.." ارمان نے اپنی خواب گاہ سے آواز لگائی..

"مان وہیں رکھی ہے میں نے آنکھیں کھول کر دیکھو.." رابعہ بیگم نے اسے جواب دیا..

"ہاں مل گئی.." ٹائی باندھتا ہوا وہ ڈائمنگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا..

فاورق اسکی تمام حرکتوں کو دیکھ رہے تھے آج کل وہ بہت بدلہ بدلہ سالگ رہا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

"بیوی لے آئی چاہیے اب تمھاری تاکہ یہ سارے کام وہ کرے ورنہ تم میری زوجہ کو پریشان کرتے رہو گے.." فاروق صاحب بولے۔

"میں اتنی جلدی شادی نہیں کروں گا ابھی آپکو بتا دوں اور آپکی زوجہ میری والدہ ہیں.." مان نے مزے سے کہا۔  
"اور اسے سے پہلے میری زوجہ ہیں یہ.." وہ بھی روبرو بولے۔

شامیر جلدی یونی چلا گیا تھا ٹیبل پر بس وہ تینوں ہی موجود تھے اور ہمیشہ کی طرح رابعہ اپنا ناشتہ جلد ختم کر کے کچن کی طرف ہو لیں یہ بتا کر کے آج وہ ارسلہ بیگم سے ملنے جا بیگی۔

"بابا یہ شادی ضروری ہے اس لڑکی سے؟ آپ منع کر دیں۔۔" پتا نہیں ارمان کے دماغ میں کیا چل رہا تھا جو اس نے یہ بات بول دی۔

"برخوردار دماغ درست ہے تمھارا میری زبان کی ہی کچھ پروا کر لو بس اپنا فیصلہ سنائے جارہے ہو.. میں نے تمھیں پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا.. انکار کی گنجائش نہیں ہے.." فاروق صاحب آج پھر ارمان کی وجہ سے فکر مند ہوئے۔

یہ بچپن کی رشتہ داری ہوتی ہی بہت خراب رسم ہے.. بچوں کی رضامندی کے بغیر والدین اپنے بچوں کو ایک دوسرے سے منسوب کر دیتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ جب بچہ بڑا ہو گا تو اسکی پسندنا پسند کی بھی بات ہوتی ہے..

ارمان تو اپنے دل کے حال سے بے خبر تھا کہ کون اس میں بس رہا ہے کیا وہ اسے ملے گا بھی یا پھر ایک چوٹ دے جائے گا..



## Posted on Kitab Nagri

یہ لا حاصل حصول کی داستان تھی.. انجام سے بے خبر چاہنا ہی اصل محبت ہے مگر لا حاصل انجام زخم گہرے چھوڑ دیتا ہے.. پر چوٹ لگنے سے پہلے کون اتنا سوچتا ہے..

"اوئے آگیا وہ منحوس خاور" سعدی نے پردے سے جھانک کر بتایا اور فوراً اپنی جگہ سنبھال کر بیٹھ گیا اور ارمان تو پہلے سے جگہ پر تھا آج حارث کو سعدی نے زبردستی خاور سے ملنے کے لیے بلار کھا تھا..

"آگیا آگیا.. " سعدی جوش میں مٹھیاں بھینچے بولا۔ اسکا حال ایسا تھا جیسے اسکی بارات جارہی ہو..

"ٹھک ٹھک.. " دروازہ ناک کر کے خاور کمرے میں گھسا..

"اسلام وعلیکم.. " سعدی نے گرم جوشی سے سلام کر اسکا دل چھلانگیں مار رہا تھا اور ایسا کیوں تھا وہ بھی نہیں جانتا تھا.. شاید اسلیے کہ آج خاور ارمان آفندی اور حارث تیمور سے ملے گا..

www.kitabnagri.com

"میٹ ارمان آفندی.. " سعدی نے ارمان کا تعارف کرایا بدلے میں ارمان نے اس سے مصافحہ کیا.. اور اتنی زور سے اسکا ہاتھ دبایا تھا کہ خاور کے منہ سے بے ساختہ سسکی نکلی..

"اور یہ حارث تیمور ہیں انکا اپنا کارشوروم ہے آج آپ سے ملاقات کے لیے میں نے ہی انکو بلایا ہے.. " سعدی نے مسکراہٹ سجاتے ہوئے حارث کا بھی تعارف کرایا۔

"اچھا گا آپ دونوں سے مل کر.. " خاور نے بھی مسکراہٹ سجا کر کہا اور ایک چیئر پر بیٹھ گیا..

## Posted on Kitab Nagri

"ارمان آفندی نام سنا ہے بہت آپکا میں نے"۔

"لیکن یہاں آپکے سامنے تو کسی نے ذکر کیا ہی نہیں۔" سعدی نے زبان پر لگے بریک ہٹا دیے تھے۔

اور خاور اپنی چاپلوسی پر کچھتایا۔

"چلیں مبارک ہو آپ بھی آفندی انڈسٹری کا حصہ بن جائیں گے۔" ارمان نے طنزیہ لہجے میں ایسے کہا کہ خاور وہ لہجہ سہی سے سمجھنا سکا مگر کچھڑی جلنے کی بو اسے آرہی تھی۔ اور سعدی دل میں بولا اپنے خوابوں میں بنے گا حصہ اس سے پہلے حوالات کا چکر ضرور لگائے گا۔



\*\*

ویک اینڈ پر وہ سارے ہائیکنگ کرنے آج ”دارا جنگل ٹریل“ آئے ہوئے تھے۔ مہینہ میں ایک بار تو سب مل کر ہائیکنگ ضرور کرتے تھے اور اب ارمان بھی واپس آگیا تھا تو شایان نے فوراً پلان بنالیا ایک تو ویسے ہی ان سب پر کام کا اتنا بوجھ ہو گیا تو آج ماسٹر ریفریش کرنا ضروری ہو گیا تھا اسکے بعد کیونکہ شایان کی سیریز کی شوٹنگ شروع ہونے والی تھی اسکرپٹ تیار تھا بس تھوڑا بہت کچھ رہ گیا تھا تو وہ پریشہ ہاتھ کے ہاتھ کرنے کو رضامند تھی۔ اسکے علاوہ پریشہ نے جو کسی دوسرے آرٹسٹ کے ساتھ کلابریٹ کیا تھا وہ بہت بہترین گیا تھا۔ اسکے فالورز میں اضافہ ہوا اور جو لوگ پہلے اسے جانتے نہیں اب وہ بھی جان گئے تھے اور جو ایک بار پریشہ کا ولاگ دیکھ لے تو اس پر فدا ہی ہو جائے چاہیں لڑکے ہوں یا

## Posted on Kitab Nagri

لڑکیاں.. اسکا کام لوگ بہت پسند کرنے لگے تھے.. باقی سعدی حارث اور ارمان اپنے مقصد کو انجام پر لانے کی انتھک محنت کر رہے تھے.. اسکے علاوہ حارث اپنے شورم پر بہت توجہ دیتا تھا.. ارمان کا خواب تھا کہ دارجی کے نام سے ایک الگ برانچ کھولے بس اس پر بھی وہ کام کر رہا تھا سعدی کے ساتھ مل کر.. ارمان کو کوئی کام مشکل نہ تھا وہ جو ایک بار سوچ لیتا اسکے بعد کوئی اسکے پیر بھی پڑ جائے وہ تب بھی پیچھے نہیں ہٹتا تھا۔

دو گاڑیاں تھیں ایک ارمان ڈرائیو کر رہا تھا اور دوسری سعدی.. ہائیکنگ ٹریک سے تھوڑا دور ان لوگوں نے گاڑیاں روک دی تھیں اور ضرورت کا سامان لے کر آگے چل پڑے تھے.. آج ان آٹھوں میں ایک انسان اور شامل تھا اور وہ منال نور تھی.. "منال تم بھی کچھ پکڑ لو کیا یہاں شادی ہو رہی ہے جو مٹک مٹک کر چل رہی ہو.. " شامیر اور پریشہ نے پانی کا تھرماس اسے زبردستی تھما دیا اور خود خالی ہاتھ سکون سے چلنے لگے اور منال بے یقینی سے انکی پشت دیکھتی رہ گئی.. سب ساتھ ہی قدم سے قدم ملا کر چل رہے تھے کہ تبھی ایک بلاوا ہاں ٹپک پڑی جیسے بن برساتی مینڈک..

www.kitabnagri.com

"یہ یہاں کیوں آئی ہے" پریشہ نے شامیر اور مٹک کو اپنی جانب کھینچ کر کہا..

ثانیہ سامنے گاڑی میں سے اتر رہی تھی.. اور پریشہ کا منہ کھلا رہ گیا کہ یہ یہاں کیوں آئی اب کباب میں ہڈی ضرور بنے گی

ثانیہ..

## Posted on Kitab Nagri

"ارے آپ لوگ بھی آئے ہوئے ہیں.. "ثانیہ خوش دلی سے انکے پاس آکر بولی اور ایک طنزیہ مسکراہٹ ان چاریونی کے غنڈوں پر ڈالی..

ثانیہ نے آج بدلے کے سارے ریکارڈ توڑ دیے تھے ان لوگوں کو اپنے دوستوں کے ساتھ کسی دوسرے کی شراکت پسند نہیں تھی اور اب وہی ہونے جا رہا تھا..

"کیا میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چل سکتی ہوں. کیا ہے نہ میں اکیلی بور ہو جاؤ گی.. "ثانیہ ساری باتیں سعدی اور شایان سے کر رہی تھی.. اور ارمان پر اسکی نظریں جمی پڑی تھیں اور پریشہ سے یہ برداشت بالکل نہیں ہو رہا تھا اسکا بس چلتا تو آج ثانیہ کو وہاں کسی کھائی میں ہی پھینک دیتی..

ثانیہ نے اپنا حساب ان چاروں سے اس طرح برابر کیا تھا وہ جانتی تھی ویسے تو کچھ نہیں کر پائے گی وہ مگر یہ والا پتا کھیلے تو وہ چاروں اسکا کچھ نہیں بگاڑ پائیں گے.. انکے یہاں آنے کی خبر اسے یونی کے کسی فیلو کے ذریعے پتہ چلی تھی اور اس فیلو کو ہمارے شامیر نے شوخی مار مار کر بتایا تھا کہ اس ویک اینڈ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہائیکینگ کے لیے "دارا جنگلن" جا رہا ہے..

www.kitabnagri.com

سعدی نے اسے ساتھ چلنے کیلئے دعوت دی اور وہ تو اسی موقع کی تلاش میں تھی اس نے دعوت قبول کر لی.. وہ ارمان کے پاس جانا چاہ رہی تھی مگر ملاہم منال کو لے کر ارمان کے ساتھ چکی رہی تاکہ وہ ثانیہ وہاں بھٹکنے کی کوشش بھی نہ کرے۔

## Posted on Kitab Nagri

”ادھر آؤ سعدی.. شامیر اور پریشہ اسے ساتھ کھینچ کر کونے پے لائے باقی سب آگے چل رہے تھے اس وقت صبح کے دس بج رہے تھے..

”کیا ہو گیا؟“ سعدی جھنجھلا کر بولا..

”کیا ضرورت تھی اس ثانیہ کو دعوت دینے کی ہاں بہن لگی ہے تمھاری وہ“.. پریشہ کمر پہ ہاتھ رکھے پوری بوڑھی اماؤں کی طرح پیش آکر اس سے بولی..

”یار اتنی پیاری لڑکی کو میری بہن تو نہ بناؤ اور کیا ہو گیا جو میں نے اسے بھی ساتھ چلنے کا کہہ دیا بے چاری ابلاناری ہے“.. سعدی کو کیا پتا کہ وہ ابلاناری کتنی چالاک ہے اور کس مقصد سے آج وہ وہاں بھنڈ کرنے آئی ہے..

”سعدی چپ کر جا یاں تو نے اچھا نہیں کیا..“ شامیر نے افسوس کر اسے اپنے بھائی کی حفاظت زیادہ ضروری تھی اسے کیڑوں مکوڑوں سے وہ ارمان کو بچا کر رکھتا تھا.. اس کا حق تھا آخر بھائی جو ٹھہرا ارمان کا..

سعدی دونوں کی باتوں کو رفع دفع کر کے آگے بڑھ گیا اور وہ دونوں دانت پیستے رہ گئے..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

موسم بہت سہانا تھا کلیاں کھل رہی تھیں جیسے کسی کی آماد پر شہنائی بجا رہی ہوں سورج بادلوں کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا.. بلبل اور چڑیاں اپنا نغمہ گارہی تھی.. ہر طرف ہریالی تھی.. اور پریشہ ہماری اس خوبصورتی کی دیوانی تھی.. سب باتیں اور ہنسی مزاق کرتے ہوئے چل رہے تھے.. ثانیہ لاکھ جتن کرنے کے بعد ارمان کے پاس آنے میں کامیاب ہو گئی تھی..

”مسٹر ارمان“..

”جی“..

## Posted on Kitab Nagri

"تم ان بادلوں کو دیکھ رہے ہو آج یہ بہت خوش ہیں جبھی آسمان پر پھیلے پڑے ہیں.." ثانیہ کے عجیب فلسفے پر مشک کے چہرے کے تاثرات بگڑے.. اور شامیر نے حارث اور ملاہم کے کان میں گھس کر بولا

"مجھے تو لگ رہا ہے اب بادل خوشی سے ناچیں گے بھی.." ساتھ ہی شامیر نے ٹھٹھا مارتے ہوئے ملاہم کے ہاتھ پر تالی ماری اور تینوں بے دھڑک ہنس پڑے تھے..

"اچھا تم فلسفی ہو کیا.." ارمان نے ثانیہ سے پوچھا..

"ہاں کبھی کبھی بن جاتی ہوں فلسفی.. تمہیں پسند ہے فلسفہ" ثانیہ کندھے پہ ٹانگے ہوئے بیگ کی اسٹریپس پکڑ کر خوشی سے بولی..

"نہیں مجھے زہر لگتا ہے یہ فلسفہ کرنا.." ارمان نے بھی بے دھڑک سکون سے کہا اور پریشہ کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی یہ سن کر اور ثانیہ کا منہ ہی اتر گیا تھا..

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

"سعدی پانی کی بوتل تو دے.." شایان نے اس سے چھین کر خود کے منہ میں لگالی..

"یار کبھی یہاں آکر باربی کیو کرتے ہیں رات میں.." سعدی نے آئیڈیا دیا..

"باربی کیو کا تو پتہ نہیں بیٹا یہاں کے جنگلی جانور البتہ ہمارا باربی کیو ضرور بنا دیں گے.." حارث نے جواب دینا ضروری سمجھا اور نہ سعدی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔

ہاہا۔ اور شامیر کانوں میں ہینڈ فری ڈالے زور سے ہنستا ہوا وہاں سے آگے بڑھ گیا۔



## Posted on Kitab Nagri

"اوائے رک شامیر تیری بتیسی میں بند کرتا ہوں" سعدی پیچھے سے چیخا۔

پریشہ موبائل میں بادلوں پھولوں اور وہاں کی ہریالی کے دل لوٹنے کے مناظر کو اپنے کیمرے کی آنکھ میں ضبط کر رہی تھی تبھی اسکے پیر پھسلا اس سے پہلے وہ نیچے کھائی میں گرتی اور بڑا نقصان ہوتا ارمان نے اسے اپنی طرف کھینچ کر اسے گرنے سے بچایا۔

"آہ آہ.." پریشہ کی چند لمحوں میں سانس کی رفتار بگڑ گئی تھی۔ وہ سینے پہ ہاتھ رکھے گہری گہری سانسیں لینے لگی اگر ارمان اسکے ساتھ ناہوتا تو دو دن بعد سب سوئم کی تیاری کر رہے ہوتے۔۔ وہ ہمیشہ سے اسکا محافظ تھا۔۔ پتا نہیں کیسے قدرت ہر مشکل وقت میں ارمان کو پریشہ حیات کے پاس بھیج دیا کرتی تھی۔ مگر قدرت کو سب آسان ہے!!

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"باولی لڑکی دیکھ کر نہیں چلا جاتا.." ارمان برہم ہوا۔

"نہیں یار بس وہ.." حیات منمنائی۔

"کیا وہ اندھا نہیں ہوں سب دیکھ رہا تھا تمھاری لا پرواہیاں.." پریشہ کہ وہ وہ کرنے پر وہ م، ید برہم ہوا تھا۔

"اب غصہ کیوں کر رہے ہو غلطی ہو گئی.." پریشہ نادم ہوئی وہ بھی بہت ڈر گئی تھی۔

"ہنہ آئینہ ایسی حرکت دوبارہ نہ دیکھوں میں ورنہ خود دھکا دوں گا اس کھائی سے تمھیں.." ارمان نے اسے وارن کیا اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے۔

## Posted on Kitab Nagri

"اب بس سڑے ہوئے مزاج کے لوگوں کی طرح غصہ اور کروگے اگر کرنا ہے تو بتادو میں بیٹھ کر سن لوں گی.." پریشہ نے ناک پھلا کے اسے چھیڑا تھا۔

"آئی بڑی.." ارمان چڑتا ہوا آگے بڑھ گیا..

"ارے سنو تو لندن.." پریشہ اتنا کہہ کر اسکے پیچھے بھاگی اور ساتھ چلنے لگی..

"ناراض ہو لندن ریٹنز اوہ سوری ارمان.." پریشہ نے اسکے گھورنے پر اسے ٹھیک نام سے پکارا۔

"پریشہ چپ کر جاؤ بول بول کر دماغ کی دہی کر دی تم نے"

"واقعی تمہارے پاس دماغ ہے جو دہی ہو گیا یا ر تھوڑی دہی گھر بھجوا دینا تمہاری چچی خوش ہو جائیگی.." پریشہ اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی.. یہ وہ انسان تھا جسکو پریشہ آج تک نہیں پڑھ پائی تھی چہرے اور آنکھیں پڑھنے کے ہنر رکھنے کے باوجود اور اب بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ واقعی اس سے ناراض ہے یا بس وقتی غصہ کر رہا ہے.. اور ناراض کیوں ہو رہا ہے مرتی تو پریشہ نہ اس کھائی میں..۔ ارمان کی جان کو تو سکون ملتا کہ اسکی جان چھوٹی اس آفت کی پرکالہ سے لیکن پریشہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ارمان شہیر آفندی کے لیے کتنی اہم ہوتی جا رہی ہے کیسے وہ مان کے دل پر ملکہ بن کر راج کر رہی ہے..

بلکہ وہ کیا جانتی ارمان خود اپنے جذبات سے اب تک انجان تھا..

محبت الرجک ارمان کو چلتی پھرتی موت سے محبت ہونے لگی تھی..

## Posted on Kitab Nagri

کافی کلو میٹر چلنے کے بعد ان سب نے ایک جگہ ٹھہرنے کا فیصلہ کیا۔ اور اپنے ساتھ لائے گئے ٹینٹ کو وہاں کیلوں کے ذریعہ زمین میں گاڑ دیے۔

"ہائے اللہ میرے تو پیر دکھ گئے۔" سعدی اپنے پیر پکڑے بولا۔

"ابے ابھی تو اتنا سارا ستہ طے کرا ہے اسکا دو گنا ابھی بچا ہے۔" حارث نے اسکی گردن دبوچ لی تھی۔

"ہاں تو مار دے مجھے تاکہ مزید چلنا تو نہیں پڑے گا۔" سعدی منت پر آگیا۔

"اوائے چل ہر بار یہی ڈرامہ کرتا ہے۔" حارث نے اسے جھٹک دیا۔

"کچھ کھانے کیلئے مجھ غریب کو اسنیکس ہی دو مشکی۔" شامیر مشک کو التجائیں نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ مشک نے سب اپنے پاس جمع کر رکھے تھے ورنہ وہ لوگ تو راستے ہی میں سب کھا جاتے۔

ثانیہ بھی وہاں موجود تھی اور اب وہ ارمان کے برابر میں بیٹھی تھی اس نے اپنا سر ارمان کے کندھے پر ڈھکا۔ اور ارمان کے چھکے چھوٹے تھے اسکی اس حرکت پر پریشہ نے تبھی ارمان کو آنکھیں دکھائیں۔ ارمان نے منت بھری نظروں سے پریشہ حیات کو دیکھ کہ اسے اس ڈان سے بچالے۔ وہ خود اسے دور کر سکتا تھا جھٹک سکتا تھا اور کئی بار کرچکا تھا وہ اپنے پاس کسی کو آنے نہیں دیتا تھا مگر لڑکیاں وہی مرتیں جس سے ارمان آفندی کو چڑھتی۔

ثانیہ اپنی اداؤں سے ارمان کو پگھلانے کی کوشش کر رہی تھی مگر جسکا دل پہلے ہی کسی پر پگھل گیا ہو وہ مزید کیوں پگھلے۔

پریشہ وقت ضائع کرے بغیر لمحے میں ارمان کے پاس آئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارمان کھڑے ہو مجھے اس طرف لے چلو.." پریشہ نے ارمان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور ثانیہ کا بیلنس بگڑا وہ سب بہت جلدی میں ہوا تھا..

ثانیہ اس بار پھر ناکام ہوئی تھی.. اور یہ لازم تھا پریشہ اپنے دشمنوں کو کبھی ڈھیل نہیں دیتی کہ وہ منہ کو آئیں اور ثانیہ نے تو تمام حدیں پار کر دیں تھیں..

"کہاں لے کر جا رہی ہو اسے!!" سعدی نے ان دونوں کو کھڑے دیکھا تو پوچھا۔

"بس یہ جھاڑیاں ہیں میں نے سنا ہے اسکے آگے بھی راستہ وہ تلاش کرنے جا رہی ہوں تم کو بھی چلنا ہے جو پوچھ رہے ہو.."

"نا بھئی یہاں ویسے ہی ٹانگوں کا قیمہ بن چکا ہے.." سعدی نے انکار کر دیا..

اور ارمان پریشہ کو ساتھ لے کر دوسری طرف نکل پڑا..

تھوڑا دور آکر اب پریشہ جو بہت دیر سے غصہ نگلنے کی کوششیں کر رہی تھی اور ارمان بھی اس سے ناراض تھا مگر دونوں اب سب بھول بیٹھے تھے.. بچپن سے وہ سارے یہی کرتے آرہے تھے.. پہلے لڑتے بھر بغیر صلح کے دوبارہ دوست بن جاتے تھے..

"کیا کر رہی تھی وہ ثانیہ؟؟"۔۔ پریشہ لب بھینچے بول پڑی۔۔

"کچھ نہیں بس فری ہونے کی کوشش کر رہی تھی.." ارمان نے درخت کی ٹہنی راستہ بنانے کے لیے توڑی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"لیکن تم کیوں جل رہی ہو۔" پہلے وہ عام لہجے میں بول رہا تھا پر اب سوال میں دلچسپی اٹھ آئی۔۔

"جلیں میرے دشمن.. اگر اب تم اسکے پاس نظر آئے نہ تو میں تایا ابو سے بول دوں گی کہ انکا بیٹا لندن ریٹرنز لڑکیوں کے آگے پیچھے گھومتا ہے اور اب تو گرل فرینڈ بھی بنا چکا ہے ایک عدد"۔۔

پریشہ کے کمزور الزامات اسکے بارے میں سن کر ارمان کو ہنسی آئی.. وہ لڑکیوں کے آگے پیچھے نہیں گھومتا تھا لڑکیاں ہی اس کے پیچھے پاگل ہو جایا کرتی تھیں..

"اچھا یہ بتا کر کیا ہو گا.. اگر تمہیں لگتا ہے کہ وہ مجھے گھر سے نکال دیں گے تو ایسا حیات صاحبہ کچھ نہیں"۔۔

دونوں کے قہقہے اس بار ساتھ فضا میں آدھ ہوئے تھے دونوں ہی اپنے گھر والوں کی فطرت سے بخوبی واقف تھے..

"لندن ریٹرنز بہت کمزور لگ رہے ہو کیا گھر میں کھانا وغیرہ نہیں مل رہا کیا.. "پریشہ نے اسے تنگ کرا..

Kitab Nagri

اب وہ اسے کیا بتاتا جب سے آیا ہے مصیبتیں اسکے پیچھے ہی چمٹ گئی ہیں جیسے اسکی واپسی کے انتظار میں تھیں۔

"نہیں بس ایک کام میں مصروف ہوں وہ مکمل ہو جائے پھر دوبارہ فٹ ہو جاؤں گا.." جب سے وہ واپس آیا تھا ایک آدھ بار ہی جم گیا تھا..

"کونسا کام؟۔۔" پریشہ نے اچھنبے سے پوچھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہے بس ایک کام جب ہو جائے گا تو سب سے پہلے تمہیں ہی آکر بتاؤں گا.. لیکن ابھی مت پوچھو.. " ارمان نے اسے بتانا مناسب نہیں سمجھا تھا وہ فل اسپیکر سب کو بتاتی اس سے بہتر یہی تھا کہ خاموشی برتی جائے اس معاملے میں..

"اوکے جیسے تمہاری مرضی.. " پہلی بار پریشہ نے اس سے کوئی ضد نہیں کری تھی..

"تم بس دعا کرو کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں.. ویسے بھی تمہاری ساری دعائیں قبول ہوتی ہیں.. " ارمان کہتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا.

"یہ کیا بات کری تم نے کہ میری دعائیں قبول ہوتی ہیں ہاں.. " پریشہ نے اس سے شکوہ کیا..

"ہاں تو تم اللہ پر بھروسہ بھی تو کتنا کرتی ہو.."

Kitab Nagri

"سنو!! امان.. " پریشہ کے قدم اسکی بات سن کر وہیں جم گئے تھے اور آج اس نے ارمان کو مان کہا تھا بغیر کسی غرض کے..

ارمان اسکے آگے نہ آنے پر مڑا اور پھر اسکے پاس چل کر قدم بڑھاتا پہنچا.

"کیوں رک گئی.."

"ارمان تم اب اللہ پر بھروسہ نہیں کرتے کیا؟؟؟" ارمان کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ بات کو کہاں سے کہاں لے جا رہی تھی.. مگر شاید یہ ہدایت کے پل تھے ارمان کے لیے..



## Posted on Kitab Nagri

"کرتا ہوں مگر شاید اتنا نہیں کر پاتا جتنا تم کرتی ہو۔" ہاتھ جھاڑتے ہوئے اس نے کہا..

"قرآن پڑھا ہے نا تم نے.. " پریشہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی..

"ہاں تو کیا بھول گئیں.. " ایک سکون دہ مسکراہٹ ارمان کے ہونٹوں پہ پھیل گئی..

"نہیں مجھے سب یاد ہے.. کیسے تم قاری صاحب کے ڈانٹنے سے چڑتے تھے.. ارمان مسکرایا اسکی بات پر پریشہ نے اسکا چہرہ دیکھا کیسا پر نور ہو رہا تھا مگر وہ بے وقوف رب سے تعلق کمزور کرنے لگا تھا..

"ہم نے ترجمے سے بھی ساتھ پڑھا ہے قرآن اور ہم نے سب سے پہلی چیز جو سیکھی تھی وہ یہ تھی کہ اللہ پر یقین.. اس پاک ذات پر بھروسہ کرنا ہر معاملے میں رب سے مدد لینا اسکی رضا میں راضی رہنا اور دوسرا ہم نے یہ سیکھا تھا کہ امید کبھی نہیں چھوڑنی چاہیئے اور تیسرا یہ کہ گنہگار جو کبھی توبہ نہ کرے اسکی پکڑ لازمی ہے اور چوتھا یہ کہ بھٹکنا کبھی نہیں ہے.. اور پھر دارجی بھی تو ہمیں یہ سب سکھاتے تھے کہ بیٹا رب کا دامن تھام کر زندگی گزارو گے تو کبھی پریشان نہیں ہو گے.. اور جو فیصلہ تقدیر کا ہو اس پر صبر شکر کر لینا اللہ سے شکوہ نہ کرنا.. " پریشہ کہہ کر خاموش ہوئی اور ارمان کے دماغ میں سب ریوائنڈ ہونے لگا یہ ساری باتیں تو ضروری تھیں اسکے کیس میں سب یہی تھا وہ رب پر بھروسہ نہیں کر رہا تھا.. گنہگار انسان خاور تھا اور اسکی پکڑ لازمی تھی.. اور بھٹک شاید وہ خود گیا تھا لیکن امید اور ہمت اسکے ساتھ تھیں.. اگر ان باتوں پر وہ فکر کرتا تو آج اسے پریشہ حیات سے دعا کے لیے نہ کہنا پڑتا مگر ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے ارمان کے لیے بھی یہ وقت مقرر تھا کہ وہ اب پریشہ کے ذریعہ اللہ پر بھروسہ کرنا سیکھے گا دوبارہ.. ملک سے باہر رہ کر شاید وہ یہ بھول گیا تھا مگر اب

## Posted on Kitab Nagri

اسے ہدایت کا راستہ دکھانے والی مل گئی تھی۔ ایک فرشتہ تھی وہ ایک آسمان سے اتری ہوئی پری۔ دونوں کے چہرے سورج کی کرنوں میں چمک رہے تھے۔ دونوں کی نظروں میں ایک دوسرے کا عکس تھا۔

”وعدہ کرو ارمان آج سے روز قرآن پڑھنا شروع کرو گے۔“ پریشہ نے ہاتھ آگے کیا۔

”وعدہ کرتا ہوں بھول گیا تھا کہ جس نے مجھے اتنا سنبھالا میں اس پر بھروسہ ہی نہیں کر رہا تھا۔“ ارمان ویسے تو بہت نیک تھا نمازوں کا پابند بھی تھا مگر کچھ چیزیں ہوتی ہیں جو ہم مس کر رہے ہوتے ہیں اسی طرح ارمان اپنا اور اللہ کا رشتہ کمزور کر چکا تھا۔ مگر اللہ تو اپنے بندے کو کبھی نہیں بھولتا وہ تو آخر وقت تک اسکی واپسی اسکی توبہ کے انتظار میں رہتا ہے۔۔ لازم نہیں کے ہم نمازی ہوں تو ہمارا رب سے تعلق مضبوط ہے سارا کمال تو اس پر اندھے بھروسے کا ہے اور اسکی رضا میں راضی رہنے کا کہ جو ہو گا وہ برحق ہے اس کام نے ہونا ہی تھا۔ آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پر سو مگر یہ کام اٹل ہے۔

پریشہ اس سے ڈھائی تین سال چھوٹی تھی مگر اس پر سارا رعب بچپن سے جھاڑتی تھی۔

بچپن میں وہ ارمان کی گڑیا تھی۔ ارمان کی پیدائش کے بعد کافی عرصے میں اللہ نے آفندی خاندان کو پہلی رحمت سے نوازا تھا۔

ارمان تو اسکو گڑیا سمجھ کر کھیلتا تھا اس وقت وہ ڈھائی سال کا تھا۔ جیسے جیسے بڑا ہوتا گیا پریشہ کو چلنے میں بھی مدد دیتا۔ اور پھر مزید جب پریشہ بڑی ہوئی تو وہ اسکی گڑیا سے آفت بن گئی تھی اس کے لیے۔

آج پریشہ میں اسے وہی چھوٹی والی گڑیا نظر آئی تھی جسکے پاس وہ حارث اور سعدی کسی کو بھٹکنے بھی نہیں دیتے تھے۔

آج اس چھوٹی پریشہ نے اسے دوبارہ رب سے ملوایا تھا اسے یقین کی ڈور سے روشناس کرایا رب کے فیصلوں پر سر جھکا کر چلنا بتایا تھا۔ ارمان کے دل میں ڈھیروں سکون اترتا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

”گڑیا!“ ارمان کے منہ سے بے ساختہ نکلا اور پریشہ اس پر ہنس دی..

”قسم سے لندن ریٹرنز ایک بار تم نے مجھے اب گڑیا کہانا تو میں اس ڈنڈے سے ہی تمہارا سر پھاڑوں گی“..

”اچھا حیات!“ ارمان نے ڈنڈا اس کے ہاتھ سے چھین کر دور پھینکا..

”میں بھٹک گیا تھا شاید یا اللہ کو بھول گیا تھا کہ اس سے بھی مانگتے ہیں بلکہ اسی سے ہی تو مانگتے ہیں میں نے شاید بھول کی دیوار کھڑی کر دی تھی مگر آج وہ دیوار تمہاری وجہ سے گر چکی ہے ملبہ ملبہ ہو گئی ہے مجھے نہیں معلوم کہ تم اتنی اچھی باتیں بھی کر سکتی ہو!!! گڑیا..“ اور آخر میں اس کے کان میں شرارت سے بولتا ہوا ارمان آگے بھاگا اور پریشہ اس کے پیچھے۔۔

”رکولندن ریٹرنز قتل ہو جائے گا تمہارا کس منہ سے تم نے مجھے گڑیا کہا..“ پریشہ نے دو تین پتھر اٹھا کر نشانے لگائے مگر ایک بھی نالگاباقی ارمان کی رفتار اتنی تھی کہ اس سے بہت آگے نکل چکا تھا..

Kitab Nagri

رات کا ایک بج رہا تھا اور پاشا نے خاور کو اس وقت ملنے بلایا اس سے پہلے وہ ٹال رہا تھا یا اسے پریشان کرنے میں پاشا کو مزہ آرہا تھا وہ اپنی قیمت کبھی نہیں گراتا تھا۔

”اتنی دیر!!“ پاشا نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا..

”مجھے اپنے دس کام اور بھی ہوتے ہیں پاشا صاحب!! اور اس وقت بات کرنے کے لیے کون بلاتا ہے پورا دن آپ مجھے ٹالتے رہے۔“ خاور کی زبان پر شکوہ آگیا تھا۔

”بیٹھو عورتوں کی طرح ناراض نہ ہو“..

## Posted on Kitab Nagri

خاور پاشا کے کہنے پر ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا..

"بتاؤ کام کہاں تک پہنچا.. اور تمہارا کام بھی ابھی جاری ہے.. "پاشا نے اس سے تو پوچھا ہی اور اپنا بھی بتایا کیونکہ اگلا سوال خاور یہی کرتا۔

"پاشا کام ٹھیک جا رہا ہے مگر فاروق آفندی کے بیٹے ارمان آفندی کے تاثرات ملاقات میں کچھ الگ تھے.. شاید اسے میرے بارے میں معلوم ہو گیا ہے یا پھر کچھ تو وہ ضرور جان گیا ہے.. "خاور کو کھچڑی لگنے کی بو آچکی تھی..

"تو!!"

پاشا کے لا پرواہ انداز پہ خاور کا دل کرا کے اپنا سر پیٹ لے..

"کیا تو وہ ہمارے کام میں رکاوٹ بھی پیدا کر سکتا ہے.. اور آپ کو تو کچھ نہیں ہو گا حوالات کا دیدار مجھے کرنا پڑ جائے گا.."

"اس ابھی کے بچے سے تم ڈر رہے ہو.. "پاشا نے سگار کا شگاف چھوڑا..

"وہ ابھی کا بچہ بہت پہنچی ہوئی توپ چیز لگا مجھے اور باقی اسکے دوست وہ سعدی بھی کوئی کم نہیں.."

"ڈر مت تم جب پاشا ہے تو کچھ نہیں ہو گا

ویسے وہ کچھ نہیں کر سکتے اس کے لیے صوبت کی ضرورت پڑتی ہے جو تم نے کہیں چھوڑے ہی نہیں اور دوسری بات یہ تمہارا وہم ہے ان کو کچھ معلوم نہ ہو گا دیکھ لینا تم.. "پاشا نے اسے تسلی دی۔

## Posted on Kitab Nagri

"خاور یاد رکھو پاشا جس کام میں ہاتھ ڈال پھر باہر تب ہی وہ ہاتھ نکلتا ہے جب پاشا ہی چاہے.. یہ ارمان آفندی کیا بگاڑ لے گا اس جیسے بہت آئے ہیں ان سب کے دماغ درست کر چکا ہوں میں.. "پاشا اسے مطمئن کرانا چاہ رہا تھا۔ اور خاور کو ڈر لگ رہا تھا کہ اس سالے پاشا کا کیا جائے گا جیل تو اسے جانا پڑے گا..

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے وہ آج کا ٹخنا میرا کیا اکھاڑ لے گا.. خاور ویسے بھی پر کام صفائی سے کرتا ہے اور مزہ آئے گا آفندی کی چلڑ سے لڑنے میں بھی.. "خاور نے گہری مسکراہٹ سے کہا اور پاشا پورے چہرے پر سنجیدگی طاری ہو گئی..

شام ہو چکی تھی وہ سب واپس اپنی گاڑیوں کی طرف آگئے تھے.. جن میں سے ایک گاڑی کا انجن خراب ہو گیا تھا۔ اور آدھے گھنٹے سے سعدی اور حارث اس میں لگے تھے کہ کسی طرح وہ ٹھیک ہو..

"آپی مجھے ڈر لگ رہا ہے اب تو مغرب ہو گئی یہاں کے جنگلی جانور رات میں باہر نکلتے ہیں.. "منال کی ڈری سہمی آواز بلا آخر نکل پڑی۔

www.kitabnagri.com

"منال چپ کرو میں نے منع کرا تھا تمہیں کہ مت آؤ ہمارے ساتھ ہم بڑوں میں تمہارا کیا کام لیکن سنی تم نے میری کوئی بات نہیں مانی نہ اب بھگتو.. پریشہ نے منال کو بری طرح جھٹک دیا ڈر تو خیر پریشہ بھی رہی تھی اور منال کی وجہ سے فکر مند بھی تھی..

"چڑیل آپی یہ نہیں کہ تسلی دے دیتیں.. منال نے آنسو صاف کرے اپنے جوڈر اور خوف سے ٹپک رہے تھے.. ارمان یہ دیکھ کر منال کے پاس آگیا..

## Posted on Kitab Nagri

”مان بھائی کیسی دوست ہیں یہ آپ کی اتنے اچھے مگر یہ چڑیل..“ منال نے فوراً شکوے شکایتیں اپنی بہن کی ارمان کے سامنے شروع کر دیں.. ارمان کو تو اسکی باتوں پر ہنسی آرہی تھی کہ پریشہ کو تو اسکی سگی بہن بھی چڑیل بولنے میں پیچھے نہیں رہتی..

”اچھا اب چھوڑو پری کو تم تو نہ ڈرو بس ابھی حارث بھائی گاڑی ٹھیک کر دیں گے..“ اس نے اسے دلاسا دیا مگر وہ اس کمزور دلا سے سے پٹنے والی نہیں تھی..

”کرہی نہ دیں یہ لوگ ٹھیک آج تک کسی سے کوئی کام درست ہوا ہے جواب یہ گاڑی کو ٹھیک کریں گے..“ منال نے ہنستے ہوئے اپنے گال رگڑے..

پریشہ اور ملاہم بھی اسی کے پاس آگئیں..

”لگالیں شکایتیں پڑ گئی ٹھنڈک..“ پریشہ مزے سے بولی..

”ہاں لگالیں شکایتیں اندر تک سکون آگیا مجھ میں آپ سے اچھے تو مان بھائی ہیں..“ منال نے بھی اسے جلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی آخر چھوٹی بہن تھی پریشہ کی وہ..

”ارمان کباب میں ہڈی..“ پرشہ نے ارمان کندھے پر تھپڑ مار پیچھے کرنا چاہا مگر وہ چٹان جیسا اور پریشہ پھول جیسی اور چٹان اور پھول کی جنگ سب جانتے ہیں کے جیت چٹان کی ہی ہوگی پھول کا تو نقصان ہوگا اور یہاں بھی پریشہ کے ہاتھ پر ہی زور سے لگی تھی..

”آآآ..“ مشک زور سے چلائی تھی.. سب نے اسکو مڑ کر ترچھی نظروں سے دیکھا..

”ایسے نہیں دیکھو جان بوجھ کر تھوڑی چلائی مجھے ابھی کسی جنگلی جانور کی آواز آئی ہے.. یہیں نا آجائے وہ..“



## Posted on Kitab Nagri

یہ سن کر منال نے رونے شغل شروع کر دیا تھا ملا ہم اسے بہلا بہلا کر تھگ گئی تھی۔

"ارے اللہ تعالیٰ ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی اتنی جلدی آپکے پاس نہیں آونگا۔" شامیر نے ہاتھ دعا کے لیے کھڑے کرے اور استحقاق سے دعا کرنے لگا۔

ان پانچوں لڑکوں میں سے ڈر تو کسی کے آس پاس بھی نہیں بھٹک رہا تھا۔

"منال اتنا ڈر رہی رہو ابھی پانچ جانور تمہارے سامنے کھڑے ہیں ڈرنا تو ان سے چاہیے۔" پریشہ نے آگ لگانے کی شروعات کی۔

"پری گڑیا بول لو آج ہم تمہاری بکواس سن لیں گے کیا پتہ اگلے لمحے کوئی ریچھ تمہیں پکڑ کر کھالے۔" ارمان نے اسے خوب ڈرایا۔ اب مان اسے گڑیا بولنے سے بالکل پرہیز نہیں کر رہا تھا سب کے سامنے دھڑھلے سے اس نے اسے گڑیا کہا تھا اور پری کہنے کا تڑکا بھی لگا گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"اللہ اللہ کیسی باتیں کر رہے ہو اگر واقعی میں وہ آگیا تو۔۔ اور اگر وہ تم لوگوں کو بھی ساتھ کھالے تو بے چارے کے منہ کا ذائقہ خراب ہو جائے گا۔ مجھے تو اس کے لیے برا لگ رہا ہے۔" پرشہ دو بد و بولی تو ارمان ناچاہتے ہوئے بھی اسکی حاضر جواب بھی ہو لے سا مسکرایا۔

اندھیری ہر طرف چھا گئی تھی۔

"یار یہ گاڑی اب کوئی مینیک ہی ٹھیک کرے گا۔ ہمارے بس کی بات نہیں۔" شایان نے ہاتھ جھاڑ لیے۔

## Posted on Kitab Nagri

"تولائے کیوں تھے اپنی یہ منحوس گاڑی" ملاہم تپتے ہوئے شایان سے بولی..

"مجھے کیا پتہ ہر بار کسی ایسی جگہ یہ دغا کر جاتی ہے"۔

"ایک کام کرو شامیر تم نے چاروں کو لے کر چلے جاؤ ہم لوگ اس گاڑی کو ٹھیک کروا کہ آجائینگے.." ارمان کی بات پر سب سے پہلے پریشہ نے اختلاف کیا..

"نہیں جیسٹنگے تو ساتھ اور مرینگے بھی ساتھ ہم اکیلا چھوڑ کر نہیں جائینگے سارا دھیان تم لوگوں میں لگا رہے گا نا ہی دل کو چین آئیگا"۔

"یاں ہم اتنے خود غرض نہیں.." ملاہم بھی ساتھ ہی بولی..

"تو کیا اب یہ ایک ہی گاڑی ہے.. ورنہ صبح تک کا انتظار کرو"....



"فاروق بھائی بچے ابھی تک نہیں اس وقت تو آجاتے ہیں ہر بار.." فاطمہ کو پریشانی لاحق ہوئی تو انھوں نے اپنے بھائی کو فون کر لیا..

"فاطمہ پریشان نہ ہو آجائینگے سب ساتھ ہی ہیں نہ تم ڈرو نہیں"۔

"بھائی جان کسی مصیبت میں نہ پھنس گئے ہوں.." انکا بھی ریکارڈ تھا ہر بار کوئی پنگا ضرور کرتے تھے جبھی فاطمہ نے یہ بات بولی تھی..

## Posted on Kitab Nagri

"نہیں ہونگے بلکہ جسکے پاس ہونگے نہ اگر بفرض اسکو یہ مصیبت لگینگے.." فاروق نے دلاسا اور ہمت دے کر فون رکھ دیا..

"کس کا فون تھا؟؟. اور ابھی تک ارمان اور شامیر نہیں آئے.. "کمرے میں آتی رابعہ نے پوچھا۔

"فاطمہ کا تھا اور وہ بھی یہی کہہ رہی تھی کہ بچے نہیں آئے.. "فاروق تھوڑے چڑ کر بولے کیونکہ اب رابعہ بیگم کو ہمت اور بہلانے کا مرحلہ شروع ہونا تھا.

"دیکھو اگر آج ہم مر گئے تو پتا نہیں تم لوگ مجھے جنت میں ملو یا نہ ملو تو ابھی ہی گلے لگ لو.. "شامیر زبردستی شایان اور سعدی کے گلے لگا.. ارمان کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ارمان کا انداز دیکھ واپس پیچھے ہونے میں اس نے عافیت جانی..

"آج ہم مر گئے تو سمجھو مر گئے.. معاف کر دینا سب ایک دوسرے کو ٹھیک ہے.. "شامیر نے اپنا خطبہ شروع کرا..

"ہنہ.. "مشک اسکی بات سن کر بولی منال ترچھی نظروں سے شامیر کو گھور رہی تھی کہ اسکا یہ بھائی کس قسم کی مخلوق ہے!!!

www.kitabnagri.com

"اور اگر بچ گئے تو سمجھ لینگے کہ دوسری زندگی دی ہے اللہ نے اور اپنے زندگی کے مقصد پر کامیابی سے اترینگے.. "شامیر نے کہہ کر ہاتھ آگے بڑھایا.

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں میں اپنی ویب سیریز کے بعد اپنے نام کے اس انڈسٹری میں جھنڈے گاڑ دوں گا.." شایان نے پراعتمادی سے شامیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا..

"میں بہت اچھی ڈاکٹر بنوئی اور بہت محنت اور لگن سے پڑھائی کروئی" مشک نے بھی اپنا ہاتھ رکھ اس بار اسکی بات پہ کسی نے مزاق نہیں بنایا تھا..

"میں اپنے شوروم کو پاکستان کا نمبر ون شوروم بناؤں گا.." حارث پیچھے سے آگے آیا اور اس نے بھی اپنا ہاتھ رکھا..

سعدی ارمان اور ملاہم نے بھی اپنے مقصد یاد دہیانی کر کے اپنے ہاتھ شامیر کے ہاتھ پر رکھے..

"میں بہترین ولاگنگ کروئی اور باقی کے کاموں میں بھی اپنے آپ کو منواؤں گی.." پریشہ نے جوش سے کہا اور ارمان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ اور شامیر نے اپنا دوسرا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر دکھ دیا..

"اپنی زندگی میں شغل لگانا کبھی نہیں چھوڑینگے.." شامیر نے بلند آواز میں نعرہ لگانے کے انداز میں کہا..

"کبھی نہیں..." وہ سب ساتھ بولے..

www.kitabnagri.com

"ہر کسی کی بینڈ بجاینگے.."

"بلکل.. یہ بھی کوئی بولنے والی بات ہے" مشک تیزی سے بولی..

کوئی پوچھے مرنے سے پہلے کون ایسی باتیں کرتا ہے یہ تو اگلی زندگی کی پلاننگ چل رہی تھی..

## Posted on Kitab Nagri

"چلو یار بہت ایمو شئل ڈرامہ ہو گیا.." سعدی چڑتے ہوئے بولا..

"ہاں اتنا ایمو شئل تو میں کبھی نہیں ہوا ہوا.." شامیر نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی..

"چلو نہ اب ہاتھ اٹھا بھی لو سب نے جما کر ہی رکھ دیے. میرا ہاتھ سب سے نیچے ہے کہیں ٹوٹ ہی نہ جائے"..

بس اتنی دیروہ سیریس رہ سکتے تھے اور اس میں بھی کنفرم نہیں تھا کہ سیریس ہیں بھی یا نہیں.. کہیں ہمیشہ کی طرح کوئی بھونڈا مزاق ہی نہ کر رہے ہوں.

"میرے پاس ایک سو جھاؤ ہے واپس سب کے ساتھ جانے کا! اگر کہو تو بتاؤں.." حارث کچھ سوچ کر بولا..

"تو جلدی بول نہ اتنی انرجی ویسٹ کرادی.." شامیر نے کہا

"تو کس نے کہا تھا اتنا جرباتی شوخا ہو خود ہی ڈائیلاگ مار رہا تھا.." ارمان نے تپتے ہوئے بولا..

"بند ابڑا اچھا ہے شامیر ویسے تو آج پتا چلا اتنی محبت کرتا ہے ہم سب سے.." سعدی نے ہنستے ہوئے کہا..

"یاروں تم سب تو اس دل میں بستے ہو.." شامیر نے دل کی طرف انگلی ٹھوکی اور وہ سب شیطانی مسکراہٹ سے ہنسنے لگے..

"میرا بھائی آج تو رولا رہا ہے.. کہیں مرنے والا تو نہیں نہ جو ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے.." شایان اس سے لگ کر بولا..

"چل بے لاکھ دی لعنت اس لیے میں کبھی نہیں جتا تھا.." شامیر پیچھے ہو کر چڑتے ہوئے بولا..

یہی انکی محبت تھی ایک دوسرے کو نہ تکلیف میں دیکھ سکتے تھے اور اظہار تو کبھی کراہی نہیں کسی نے کہ کتنے اہم ہیں ایک دوسرے کے لیے..

## Posted on Kitab Nagri

آج شامیر نے کرنا چاہا تو بدلے میں جواب سن کر اس نے توبہ ہی کر لی کہ اب دوبارہ کبھی ایسی بات غلطی سے بھی نہیں کرے گا۔ اور کیا معلوم زندگی اسے دوبارہ ایسی بات کرنے کا موقع دے۔ انکار شدہ اتنا مضبوط تھا کہ کسی طرح کے اظہار کی جگہ اور گنجائش کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ سب ایک دوسرے کو کافی تھے۔

اب گاڑی کا حال ایسا تھا کہ۔۔

حادث ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا ارمان اسکی برابر والی پہ۔ پیچھے پریشہ ملاہم مشک اور منال ایڈجسٹ ہو کر بیٹھی تھی۔ مگر سعدی شایان اور شامیر کے لیے کوئی جگہ نہیں رہی تھی تو وہ دونوں سعدی اور شایان کار کی ڈیگی کھول کر بیٹھ گئے تھے۔ اور شامیر کار کی چھت پہ بیٹھا تھا۔

"حادث آواز تیز کر گانے کی یہاں مجھے نہیں آرہی۔" شامیر نے چیخ کر کہا۔

"منہ بند کر کے بیٹھا رہو ورنہ یہیں پھینک جائینگے تجھے۔"

www.kitabnagri.com

"ہاں پھینک دو تھوڑا کچرا کم ہو گا۔" ملاہم بولی۔

"آواز آرہی ہے میسنی ملاہم تمہاری گھر جا کہ بتاؤنگا تم سب کو کیسے بیٹھا کر لائے ہو مجھے۔" وہ پھر چلایا۔



## Posted on Kitab Nagri

"آئے اللہ میری تو کمر بھی ٹوٹ گئی" سعدی درد سے کراہتا ہوا بولا..

"میری بھی سعدی لگتا ہے ہائینگ نہیں کری کوئی جنگ لڑی ہو.." شایان بھی کراہا..

اب "ے سالوں بس کر دو عورتوں کی طرح رونا.." ارمان اسکرین پہ مزے سے بولا..

"سالے تو تو گاڑی میں راجہ بنا بیٹھا تھا ہم تو ڈنگی میں بیٹھ کر آئے ہیں.." شایان نے بھی جواباً کہا ارمان کو سکون سے بیٹھا دیکھ کر اسے غصہ آیا تھا وہ تو شان سے اپنے بستر پر ڈیرہ بنا بیٹھا تھا.. اس وقت آفندیز کی تھرڈ جنریشن کی ویڈیو کالنگ کا مرحلہ جاری تھا..

"میری بھی کمر میں بہت درد ہو رہا ہے سعدی تم اپنا رولہ نہ سناؤ.." پریشہ معصوم شکل بنا کر بولی..

(تم تو خیر ہو ہی پھول جیسی تو ایسا تو لازمی ہو گا..) ارمان صرف سوچ ہی سکا تھا بولنے کی اسکی ہمت نہ ہوئی ورنہ وہ سارے سب جگہ اسکے اشتہارات لگوادیتے کہ ارمان پگھل گیا.. اور یہ بات ارمان شہیر آفندی کو زیب نہیں تھی. پریشہ کی تکلیف اب اسکی تکلیف بن رہی تھی وہ اس سے دور چاہ کر بھی نہیں ہو پارہا تھا. اس گڑیا پر ارمان ماسٹر مائنڈ کا دل آگیا تھا.

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اسکو دیکھو کیسے سب کے سامنے بیٹھی کھانا ٹھونس رہی ہے" شامیر مشک کو دیکھ کر بولا.

"تو برگر تم بھی کچھ کھاؤ.. ویسے ہی سارے اسنیکس تو تم کھا گئے تھے مجھے اتنی بھوک لگ رہی تھی وہاں.." مشک معصومیت سے بولی.

سعدی نے مشک کو دیکھا جسکی شکل سے معصومیت ٹپک رہی تھی پھر بولا..

"چھچھ... ایسے لوگوں کے چہرے پر تو معصومیت بھی نظر نہ آئے.."

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں جیسے کہ تم!!" ملاہم نے تیزی سے کہا۔

"بس پھر لڑنا شروع کر دو گے فون رکھو بارہ بج رہے ہیں.. خود تم لوگوں پر تو جناتوں اور شیاطین کا بسیرا ہے مگر مجھ پہ نہیں میں بہت تھک گیا ہوں.." حارث نے اپنی بات مکمل کری..

تھوڑی دیر بعد پریشہ کے موبائل پر سعدی کی مس کال آئی ہوئی تھی مگر پریشہ نے زیادہ غور نہیں کیا یہ سوچ کر کے شاید غلطی سے لگ گئی ہو۔

سعدی اگلے دن پریشہ سے ملنے کسی کام کی وجہ سے آیا اور بات سے پریشہ بھی بے خبر تھی..

"سعدی بول بھی دو کیا بات ہے.." پریشہ کو تپ چڑی وہ آدھے گھنٹے سے بات کی گانٹھ باندھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا..

"پریشہ مجھے محبت ہو گئی ہے"۔

"کس سے؟؟" پریشہ کا منہ کھلا..

"لڑکی سے"۔

"تو گدھے وہ ظاہر سی بات ہے لڑکی سے ہی ہوگی.. پر وہ ہے کون؟؟"۔ پریشہ کا منہ مزید کھلا..

"اینڈ ڈونٹ سے ڈیٹس می!! ورنہ یہیں تمہاری قبر کھد جائے گی.." پریشہ نے ساتھ ہی آگاہ بھی کر دیا تھا۔

سعدی کے چہرے کے زاویے بگڑے یہ بات سن کر..

## Posted on Kitab Nagri

"تم سے کون پاگل محبت کرے گا"۔

"میں کسی اور کی بات کر رہا ہوں۔ وہ یاد ہے میری کلاس فیلو تھی یونی میں نازش حریم"۔

"وہ نازو۔۔" پریشہ کو یاد آیا تھا کچھ۔

"نازو نہیں نازش۔۔" سعدی نے چڑ کر کہا۔

"ہاں نہ وہی۔۔ اس سے محبت ہوئی تمہیں اتنے عرصے بعد واہ عجیب انسان ہو تم لوگ پہلی نظر میں محبت کرتے ہیں ہمارا سعدی آخری نظر میں۔۔" پری نور نے اسکا مزاق اڑایا۔

"یار وہ فیرویل کے فنکشن میں میرا دل جیت گئی تھی۔۔ اس سے پہلے میں اسے کچھ بتاتا اس دن کے بعد سے وہ نظر ہی نہ آئی پھر یونی بھی ختم ہو گئی ہماری۔۔"

"ٹھیک ہے یار بہت اچھی لڑکی ہے وہ شاید کشمیری ہے سوچ رہی ہوں کتنا مزہ آئیگا تمہاری شادی پر۔۔" پریشہ جھر جھری لیتے چہکتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شادی تب ہوگی جب تم اس سے میری ملاقات کرواؤ گی"۔

"میں کیسے کرواؤں کوئی نمبر رکھو ا کے بھولے ہو کیا اسکا؟؟" پریشہ تھوڑی پہ ہاتھ رکھے بولی۔

"پریشہ میں نے چار ماہ لگا دیے اسکا ڈریس اور فون نمبر ڈھونڈنے میں اب کہیں جا کر اسکا فون نمبر ملا ہے تم بات کرو اسے اور کسی دن ہمارے ساتھ ملنے کے لیے بلا لو۔۔ باقی میں خود دیکھ لوں گا۔" سعدی ساری پلاننگ کر کے آیا تھا اور یونی کے بار بار چکر وہ اسی لیے لگا تھا کہ کسی اسکے جو نیز دوست سے نمبر حاصل کر سکے۔ ہمارے سعدی نے بہت محنت کری تھی اس کام

## Posted on Kitab Nagri

میں.. سعدی کا دماغ گھوڑے کی رفتار سے تیز تھا ہر بات کا جواب رکھنے کا علم تھا اسے.. باقی خوبصورتی میں وہ کوئی کم نہیں تھا..

"میں رشتے کرانے والی لگ رہی ہوں جو میرے پاس سفارش لے کر آئے ہو اور ویسے بھی تم لوگوں نے اس دن میرے ولاگ کے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا تو بھول جاؤ میں تمہاری کوئی مدد کرونگی"۔

"یار میں معذرت کر لوں گا ولاگ میں آکر.. بس میری مدد کر دو اب مزید نہ تڑپاؤ مجھے صنم.. "سعدی اب منت پر اتر آیا تھا واقعی محبت اچھے اچھوں کو نیچے لے آتی ہے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے محبت کی خاطر اور اگر تب بھی نہ ملے تو اللہ اللہ خیر سے اللہ....

"ٹھیک ہے کچھ کرتی ہوں.. "پریشہ نے اسے باور کرایا اور رخصت بھی ورنہ سعدی نے آج سہی معنوں میں پریشہ حیات کا خون چوسا تھا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خاور کا کوئی آدمی کمرے میں داخل ہوا..

"سر میں نے ساری معلومات اکٹھی کر لی ہیں کہ وہ دونوں لڑکیاں کب کیا کرتی ہیں اب آپ بتادیں تو ہم انہیں اٹھوالیں"۔

"ہمم.. ابھی نہیں پہلے پاشا سے کاغذات پر دستخط کرالوں پھر جب میں کہوں تو اٹھالینا لیکن اس سے پہلے بالکل تیار رہنا مجھے کسی بھی قسم کی رکاوٹ نہیں چاہیے.. "خاور نے شہادت کی انگلی اٹھا کے خبردار کر دیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"خاور بھائی دولڑکیاں ہیں ان میں سے ایک کو ہم رکھ لیں وہ دوسری والی بہت خوبصورت ہے.." اسکا آدمی کمینگی سے بولا۔

"ہے تو لیکن پاشا سے اگر کام نہ ہوتا تو کبھی اس چٹنی کو ہاتھ سے نکلنے نہیں دیتا.." خاور کے منہ سے پریشہ کے لیے غلیظ الفاظ اگل رہے تھے۔ اگر اس وقت ارمان اسکے منہ سے یہ سب سن لیتا تو اسکے کفن دفن کی تیاریاں ہو رہی ہوتیں..

یونی میں آج پریشہ اکیلی ہی آئی تھی..

دور سے اسے لیزا اسکی طرف آتی دکھائی دی۔

"اتنے دنوں بعد لیزا کو میری یاد آئی.." شکوہ پریشہ کی زبان پر آیا..

"تم مجھے پری حیات جس کشمکش میں ڈال کر گئیں اس میں سے نکلنے میں وقت تو لگتا.." لیزا کا انکی پچھلی ملاقات کی طرف اشارہ تھا جب پریشہ نے اسے اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں بتایا تھا..

"چھوڑو یہ بتاؤ کیسی ہو اب کوئی کچھ کہتا تو نہیں تمہیں؟؟" پریشہ نے دلچسپی سے پوچھا۔

"نہیں اب بہت سے لوگوں کی تیر کی طرح چلتی زبانیں بند ہو گئیں.." لیزا قہقہہ مار کر بولی..

"اور دیکھ لو لوگ یہ نوازش تمہارے لباس میں تبدیلی کی وجہ سے کر رہے ہیں..۔ اخلاق کی کوئی اہمیت نہیں.." پریشہ کا لہجہ نرم ہوا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں.. کتنی عجیب بات ہے انسان کا حوالہ اسکا اخلاق بیان کرتا ہے مگر لوگ تو لباس سے پوری تشریح کر بیٹھتے ہیں"۔  
لیز اور پریشہ کافی دیر ساتھ بیٹھی رہیں اور باتیں کرتی رہیں جس میں پریشہ نے اسے بہت سی معلومات بتائی اسلام کے بارے میں.. اور پریشہ سے بات کر کے لیز اکا دل بھی ہلکا ہو گیا تھا اسکے بعد پریشہ چلی گئی تھی ڈرائیور اسے لینے آگیا تھا..

کافی دیر کمرے میں ٹہلے مارنے کے بعد ہر جگہ سے انکار بھی سن کر اس نے ارمان کو کال کرنے کا سوچا..  
پریشہ کا نام اور ساتھ ہی اسکی بچپن کی تصویر موبائل اسکرین پر چمکتا دیکھ کر مان کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی..  
"اسلام و علیکم!!"

"و علیکم سلام.. پریشہ جواب دے کر خاموش ہو گئی۔

"کس نئی مصیبت میں ٹانگ ڈالی ہے جواب بتانے سے ہچکچا رہی ہو.. "ارمان اسکے خاموش رہنے پر شرارت سے بولا.  
"مصیبت کیا بلکہ مصیبت کا پورا پہاڑ آن پڑا مجھ پہ.. دیکھو ممانے میرا کمرالاک کر دیا ہے کریڈٹ کارڈ بھی لے گئیں"۔  
www.kitabnagri.com  
"کیوں؟؟؟"

"مجھے باہر کا کھانا کھانا انھوں نے کہا گھر کا کھاؤ تو بس اس لیے"۔

"لڑکی کیا ضرورت ہے چچی جان کو تنگ کرنے کی.. فلائٹ مس ہو جائے گی تمھاری.. ہم یہیں چھوڑ جائینگے تمھیں پھر۔"  
"پر ارمان بہت بھوک لگ رہی ہے تم کچھ پیزا یا برگر وغیرہ لے آؤ.. اور آکر میرے روم کالک بھی کھول دو.. پریشہ نے ڈرامہ بازی کری..



## Posted on Kitab Nagri

ارمان کو اسکے یوں بولنے پر کچھ ہوا تھا وہ بھوکے تھی اور اس نے تو ابھی دوپلیٹ بریانی کی اڑائیں تھیں..

"میں آرہا ہوں تم تیار ہو جاؤ ساتھ ہی پھر شوٹنگ کے لیے چلیں گے رائٹر صاحبہ"۔

"ہائے لندن ریٹرنز کتنے اچھے ہو تم.. بھالا ہو تمہارا ابھی میں نے برگربوائے کو بھی کہا تھا اس منحوس نے مجھے صاف انکار کر دیا"۔

تبھی فون سے شامیر کی آواز آئی.. "واہ بھئی اب ارمان اچھا ہو گیا جب یہ یہاں نہیں تھا تو اسکی مجھ سے برائیاں کرتی تھیں"۔

پریشہ کو حیرانگی ہوئی کہ یہ کہاں سے پکا.. وہ پانچوں ساتھ ہی تھی کسی ریسٹ میں بیٹھے تھے اور ارمان کو سب معلوم تھا کہ پریشہ کا آخری بکرا وہی ہے اور اس وقت اس نے اپنا فون کا ولیم آن کر رکھا تھا..

"کوئی نہیں جھوٹے.. پریشہ صاف مگر گئی تھی.. (یا اللہ اس ارمان کی وجہ سے آج دوسری بار جھوٹ بول رہی ہوں.. سوری سوری) وہ دل دل میں اللہ سے بھی مخاطب تھی۔

"پریشہ شامیر نے سب بتایا ہے مجھے کہ تم نے مجھے اس نے موٹا بدھا اور پتا نہیں کیا کیا کہا ہے"۔

www.kitabnagri.com

اپنے الفاظ سن کر پریشہ کو فخر ہوا تھا..

"نہیں... پریشہ مزید کچھ کہتی مان اسکی بات کاٹ کر بولا۔

"میں آرہا ہوں۔۔۔ تمہارے اقرار یا انکار سے میں کسی بھوکے کو مزید بھوکا نہیں دیکھ سکتا بس تم جھوٹ نہیں بولو.. ارمان نے اسے غصے سے کہہ کر فون کاٹ دیا..

"اسے کیا ہوا؟؟؟.. میرا لندن ریٹرنز!" پریشہ بڑبڑاتی ہوئی سامان پیک کرنے لگی..

## Posted on Kitab Nagri

"کیا کھاؤ گی؟؟" ارمان نے پریشہ سے پوچھا جو پورے راستے خاموش آئی تھی۔۔

"زہر!!"

"اچھا بھائی زرا یہاں زہر ملتا ہے؟؟" ارمان نے بھی اشتیاق سے ویٹر سے پوچھا۔

"نہیں سر!!"

"اچھا زہر شدہ کھیر تو رکھتے ہو گے وہ لے آؤ۔۔ پری بی بی کا زہر کھانے کا جو دل ہے۔۔" ارمان لا پرواہ انداز میں بولا۔۔

"سر یہاں بس بریانی اور کولڈ ڈرنک ملتی ہے۔۔"

"اچھا وہی لے آؤ۔۔" ارمان کے حکم پر ویٹر جو گاڑی کے دروازے پر کھڑا تھا اندر چلا گیا۔۔

"میں نہیں کھاؤنگی اب کچھ۔۔" پریشہ نے انکار کر دیا۔۔

"اب کیا مسئلہ ہو گیا پہلے تو مر رہی تھیں کھانے کے لیے؟" ارمان چڑ گیا تھا ایک وہی تو اسکو تنگ کرتی تھی اور وہ بس

برداشت کرتا تھا اور اسکے خمرے اٹھاتا تھا۔۔ اسی کی وجہ سے یہ تنازیدی بھی ہوئی تھی۔

"تم پہلے مجھ سے معافی مانگو۔۔" اس نے گردن اکڑ کے کہا۔

"کس خوشی میں مانگو میں۔ اور تم نے سوچ کیسے لیا کہ ارمان شہیر آفندی تم سے معافی مانگے گا۔"

"شہیر مجھے نہیں پتہ تم مانگو ورنہ میں اس ڈیش بورڈ پر اپنا سر مار دوں گی۔۔" وہ مزید ڈھیٹ بنی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے مارو.." ارمان کے روکھے انداز پر پریشہ کا دل کرا اسکا ہی سر ڈلیش بورڈ پہ مار دے..

"تم نے مجھ پر ابھی فون پر غصہ کرا بلا وجہ تو اب سوری بولو" ..

"ہنسنہ.. اس خوش فہمی میں نہ رہو گڑیا.." ارمان نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نہیں بولو گے تو.." پریشہ نے پوچھا۔

"نہیں.." دوسری طرف سے بھی انکار تھا

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

"پکا نہیں بولو گے.." پھر پوچھا۔

"بھول جاؤ میں کبھی معافی مانگوں گا" ..

## Posted on Kitab Nagri

اور اگلے ہی لمحے ارمان کے ہاتھ میں پریشہ کا جبر اٹھا جو اس نے بہت مضبوطی سے بھینچا ہوا تھا۔ لیکن ایسا تو تب ہی ہوا ہو گا نہ جب پریشہ نے بھی کچھ کراہو۔

دوبار مسلسل انکار سن کر پریشہ نے ڈیش بورڈ پر سر مارنا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے ارمان نے اسے کھینچ کر اسکا جبر اٹھا۔  
"پاگل ہو گئی ہو کب ختم ہو گا تمہارا بچپن لڑکی!! اگر میں معافی نہیں مانگوں گا تو یہ کرو گی..." آج پریشہ ارمان کا دماغ گھما گئی تھی۔

"لندن ریٹنز: چھوڑ دو میں تمہیں کچھ چاہاؤں گی۔" پریشہ نے مزاحمت کری مگر ارمان کی گرفت بہت مضبوط تھی آج تو ایسا لگ رہا تھا کہ چڑیا جال میں پھنس گئی ہو۔  
پریشہ کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ نکل کر ارمان کے ہاتھ پر گرا۔

وہ کوئی رو نہیں رہی تھی بلکہ نکلی آنسو بہانے میں کامیاب ہوئی تھی۔ وہ ارمان کو جانتی تھی بچپن سے اور آگے بھی اسے معلوم تھا کیا ہو گا جبھی اسکی اداکاری عروج پر تھی۔ دونوں ٹام اینڈ جیری کی طرح غصہ میں پھرے ہوئے تھے۔ دونوں میں سے کوئی پیچھے ہٹنے کو راضی نہ تھا۔ ایک سیر تھا تو دوسرا سو اسیر کم کوئی بھی نہیں تھا۔

"سوری..." ارمان بول کر پیچھے ہو گیا اور اسکا جبر ابھی چھوڑ دیا۔

"پہلے بول دیتے تو اتنا ڈرامہ نہ کرنا پڑتا..."

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ ارمان کے حواسوں پر چھارہ ہی تھی.. ارمان کے چڑچڑے اور غصیلے مزاج کو جاننے کے باوجود وہ ہمیشہ اسے پریشان کرتی تھی اور وہ بس اس آفت کی پرکالہ کے آگے بے بس ہو جاتا تھا.. ارمان نرم نرم طبیعت کا مالک خوش مزاج اور خوش اخلاق مرد تھا لیکن کبھی غصے کا خول اس پر چڑھ جاتا تھا تو بالمشکل ہی ہٹتا تھا اس کا غصہ بہت خطرناک تھا۔

"اب ایک بار اور بولو کہ تم نے میرا جبر ابہت زور سے پکڑا تھا۔"

ارمان نے ایک نظر اس پر ڈالی..

"یا اللہ کیا مصیبت ہے یہ ہمارے خاندان میں ہی اس نے پیدا ہونا تھا مجھے ہمت دے اس دو فٹ کی لڑکی کو برداشت کرنے کی" سب ارمان نے دل میں بولا..

"اب مار لو اپنا سر تم کہیں بھی.. کیوں کہ خوش فہمی میں نارہنا کہ میں دوبارہ معافی مانگوں گا"۔

"ہو ہی تم کھڑوس چھچھند رہند رو ہی بلکل آج مال والے لگ رہے.. "پریشہ غصے میں بولی..

"ہاں میں ایسا ہی ہوں.. "ارمان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی۔

"اب ہنس کیوں رہے ہو؟"

"اب ہنسنے پر بھی پابندی ہے کیا تم سے پوچھ کر ہنسوں"۔

"ہاں میری مرضی سے ہنسو گے تم اور مرضی سے رو گے.. "پریشہ نے ہاتھ کو بندوق سمجھ کر مان کی کنپٹی پر رکھ کر کہا..

## Posted on Kitab Nagri

"پریشہ خدا کا واسطہ تھوڑی دیر چپ کر جاؤ بول بول کر تھکتی نہیں ہو کیا؟" ارمان نے ویٹر سے بریانی لے کر بل ادا کیا اور گاڑی آگے بڑھادی۔

وہ آٹھوں کراچی انٹرپوٹ پر جہاز کی فلائٹ سے اترے تھے.. باقی پروڈکشن ٹیم کے لوگ بھی انکے ساتھ ہی تھے.. "ہائے کتنی گرمی ہے کراچی میں.. ملاہم پسینہ صاف کر کے بولی.. اسلام آبادیوں کو ویسے ہی فوراً کراچی کا ماحول راز نہیں آتا۔

"یہ لو.. "شایان نے اپنا رومال اسے دیا اور ترچھی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا.. "یار یہاں تو ہر جگہ اے سی لگے ہونا چاہیے.. "وہ گرمی سے ہلکان ہو رہی تھی۔ "ملی فضول بات نہ کرو تمہارے ابا کا شہر نہیں جو اے سی لگے ہونگے.. "شایان اسکی فضول گوئی پہ تیزی سے بولا۔ "تو تمہارے ابا کا بھی نہیں.. "ملاہم نے پسینہ خشک کر کے رومال واپس شایان کو دیا.. "شایان وہ دیکھو لڑکا مجھے گھور رہا ہے.."

www.kitabnagri.com

"کون؟؟؟.. "شایان نے اسکی اشارے کی سمت دیکھا لیکن کوئی اسے نظر نہ آیا.. "ارے یہاں نہیں وہاں.."

شایان دیکھ کر دو منٹ غصے میں لال پیلا ہوتا ان لڑکوں کے گروپ کے پاس آکھڑا ہوا.. "سالے کیوں گھور رہا ہے؟؟ کبھی لڑکی دیکھی نہیں کیا!!"



## Posted on Kitab Nagri

"تیری بہن ہے جو اتنا بدک رہا ہے؟؟ ان اوباش لڑکوں میں سے کسی ایک نے شوخی سے کہا..

شایان نے یہ سن کر اسکے منہ پر سیدھا مکہ رسید اٹھا..

ارمان سعدی وغیرہ یہ دیکھ فوراً وہاں لپک آئے..

"شایان چھوڑ کیوں لڑ رہا ہے؟؟" حارث نے اسکو طیش میں دیکھ کر پوچھا جو ایک کے بعد ایک مکہ اس لڑکے کے منہ پہ جڑ رہا تھا۔

"بول کیا بول رہا تھا تیری ہمت کیسے ہوئی یہ بولنے کی.. "شایان نے اپنا سرا اسکے سر پر مارا..

"مارو شایان اور مارو کمینے کا منہ توڑ دو.." "پیچھے ملاہم کھڑی اچھل اچھل کر تالیاں بجا رہی تھی..

"ملی کیا ہوا یار؟" پریشہ کے پوچھنے پر ملاہم نے اسے بتایا کہ وہ کیسے اسے گھور رہے تھے اور پریشہ اور مشک ملاہم کو لے وہیں پہنچ گئیں۔

ان چاروں کے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ان لوگوں نے ایسا کیا بولا جو شایان ایسے بھر گیا..

شامیر یہ ملاہم کو چھیڑ اور گھور رہا تھا مشک نے ایک کی چار لگائی..

"اوائے صبر ایک کام کر اپنی بہن کا نمبر دے کر جا پھر تجھے پتہ لگے کہ بھائیوں کو کتنا برا لگتا ہے.. "شامیر کی بات پر شایان نے اسکا غصہ بھی اس لڑکے پر نکالا تھا ایک بار اور مکہ مار کے وہ لڑکا پورا طرح ہل گیا تھا۔

"ایکسیوزمی.. یہ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں انھیں... "سکیورٹی اہلکار نے کہا جو انکی ہتھ پائی دیکھ کر دوڑا چلا آیا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

"بھائی کیسے ایسے اوباش لڑکوں کو اندر گھسنے دیتے ہیں آپ لوگ انکو تو جہاز سے ہی نیچے پھینک دیا کرو دھرتی کا بوجھ بھی کم ہو گا.." سعدی نے غصہ نگل کے کہا.. آخر ملاہم سعدی کی بہن تھی کیسے وہ خاموش رہتا باقی دھلائی تو شایان نے ہی کر دی تھی..

ایئر پورٹ کی انتظامیہ نے معاملہ سلجھایا کر ان سب کو روانہ کرا..

ایک دن سفر کی تھکان اتار کر اگلے دن وہ لوگ ساحل سمندر پر شوٹنگ کے لیے چلے گئے تھے.. کراچی کے ساحل پر بس ایک دو سین شوٹ کرنے تھے جو ایک ہی دن کا کام تھا تو سارے کراچی آگئے تھے..

شایان ڈائریکٹر سے بات چیت کر رہا تھا اور پریشہ بھی اسکرپٹ کے بارے میں بات کر رہی تھی.. آج ارمان شایان حارث اور پریشہ کے لیے بہت اہم دن تھا..

شایان ایکٹنگ کی دنیا میں اپنے جلوے بکھیرنے کے لیے تیار تھا.. پریشہ کو امید تھی اپنی اسکرپٹ پر کہ کہانی ہٹ جائیگی.. حارث اپنے شوروم کا نیا ماڈل اس میں متعارف کرا رہا تھا جو بہت ر سکی تھا.. ابھی تک پاکستان میں اس ماڈل کی گاڑی نہیں آئی تھی.. ارمان کے لیے بھی ر سکی تھا کیونکہ اب تک ڈرامہ اور فلموں میں آفندیز پروڈکشن کا کام کرتے تھے پر اس بار کسی ویب سیریز سے وہ واسطہ ہوئے تھے.. اور باقی شامیر سعدی مشک اور ملاہم گھومنے کیلئے آئے تھے انکا کراچی میں بس ایک دن کا ہی اسٹے تھا..

\*\*\*

## Posted on Kitab Nagri

ہیروئن گھوڑے پر سوار تھی ساحل کے کنارے اور ہیر و شایان کار میں دونوں کے ٹکراؤ کا سین تھا..

"اوائے حارث اس میں بریک نہیں لگ رہا.. "شایان چیخا.. وہ مسلسل بریک لگانے کی کوشش کر رہا تھا مگر گاڑی کی رفتار الٹا بڑھ رہی تھی۔

"کیا کہہ رہا ہے سہی سے دیکھ لگ جائے گا.."

"یمنہ جی آپ گھوڑا سائیڈ کرو یہ کار رک نہیں رہی "شایان پھر چلایا..

"شایان یا سائیڈ میں دیکھ نیچے وہاں ہے بریک.."

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"زنن.... "کار کے آگے کے دوپہیے رگڑتے ہوئے رک گئے..

"آہ بچ گیا.. "شایان گہری سانسیں لینے لگا اور خود کو سنبھالنے کے بعد اس نے گولا برستی نگاہوں سے حارث کو دیکھا۔

"دوبارہ شوٹ کریں گے یہ سین.. "ڈائریکٹر نے صدا لگائی سب کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا اور شایان کی ہوائیاں اڑ گئیں  
تھیں.. حارث نے تو اس سے نظریں ملانے سے گریز کیا۔

"لعنتی انسان کیسی گاڑی ہے یہ میں مر جاتا تو سب کباڑا ہو جاتا۔ "شایان نے آہیں بھریں۔

## Posted on Kitab Nagri

مان ایک خوبصورتی کالا اور سفید گھوڑا پریشہ کے پاس لے کر آیا۔

"آئے کتنے پیارے ہو تم!" پریشہ نے گھوڑے کی گردن پر پیار کرتے ہوئے کہا۔

"سواری کرو گی؟" مان نے پوچھا۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ لیکن مجھے اسکو چلانا نہیں آتا کہیں یہ مجھے گرا نہ دے۔" جوش میں بولتی بولتی وہ آخری لفظ پہ ٹھنڈک ہو گئی۔

"نہیں گرائے گا۔ میں بیٹھ جاؤنگا تمہارے ساتھ" ارمان نے گویا دل کی مراد پوری کر دی ہو وہ ایسے خوش ہوئی۔

"تمہیں اسکی سواری آتی ہے؟؟"

"ہاں۔"

"کب سیکھی؟؟" اسکی آنکھوں میں حیرت ابھر آئی۔

"لندن میں۔" وہ اطمینان سے بولا۔۔ یہ تو بس گھوڑ سواری تھی باقی اس نے لندن مین کیا کچھ نہیں سیکھا تھا کسی کو خبر تک نہیں تھی۔

ارمان نے خاص طور پر وہ گھوڑا پریشہ کے لیے ہی منگوایا تھا جب اس نے پارک میں ہارس رائیڈنگ کی بات کی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان اتنی تیز گھوڑا دوڑا رہا تھا اور پریشہ کی سانس پھول گئی تھی..

"لندن ریٹنز میں گر جاؤنگی تھوڑا ہلکے چلاؤ.." ارمان گھوڑے کی لگام ڈھیلی چھوڑ رہا تھا اور وہ گھوڑا بھی اپنی مستی میں تھا اور پریشہ کی سانسیں چڑھنا شروع ہو گئیں۔

"میں بیٹھا ہوں نا کچھ نہیں ہو گا.." ارمان نے تسلی دی..

"تم ہو تبھی کہہ رہی ہوں پتہ نہیں کونسا بدلہ برابر کر لو.."

"تم سے بدلہ کس بات کا لونگا گڑیاؤں کو سنبھال کر رکھتے ہیں نہ کہ رولاتے پھریں.." ارمان نے اسکے کان میں سرگوشی کی.

"میں گڑیا نہیں ہوں میرا نام پریشہ حیات نور ہے.." پریشہ غرا کر بولی..

"حیات تو زندگی کو کہتے ہیں.." ارمان نے ایسے بولا تھا جیسے تصدیق کروا رہا ہو.

"ہوں.." پریشہ بولی۔

"لیکن تم کس کی زندگی ہو سب کی زندگی تو تم جہنم بنا کر رکھتی ہو." ایک زوردار قہقہہ مان نے فضا میں آزاد کیا..

www.kitabnagri.com

"میں اپنے ماما بابا کی زندگی ہوں.." وہ زچ ہوتے ہوئے بولی۔

"اور..."

"اور باقی گھر والوں کی بھی زندگی ہوں.." باقی اب میں اس نے اپنے تایا تائی پھوپھو ماموں اور خالاؤں وغیرہ کا ذکر کرا تھا..

"اور.." ارمان جیسے کچھ اور بھی سن نا چاہ رہا تھا..

"بس انکی ہوں اور کس کی زندگی ہونگی میں.."

## Posted on Kitab Nagri

"ارمان شہیر آفندی کی بس!!"

"کیا بولا تم نے پریشہ کو اسکی آواز سہی طرح سنائی نہیں دی تھی.."

"یہ کہہ رہا تھا سب کے گلے میں پڑا ڈھول ہو تم.. "ارمان اپنی بات پر پچھتا یا تھا جو اسکے منہ سے خود بخود نکلی تھی.."

"اتارو مجھے تم فضول بکو اس کر رہے ہو جو میری گستاخی ہے.."

"اچھا بس نہیں کہہ رہا نہ چپ کر کے بیٹھی رہو.. "ارمان نے تھوڑے غصے سے کہا.."

\*\*\*\*

کچھ لڑکوں نے شامیر کی گاڑی کا راستہ روکا تھا اور شامیر جیسے ہی باہر نکلا کسی نے اسکے سر پر وزنی لوہے کا ڈنڈا مارا اور شامیر اپنا وزن برابر نہ رکھ سکا..

سب شامیر آفندی کے آنکھوں کے گرد گول گھوم گیا اسکی حسین زندگی کی فلم اسکی آنکھوں کے گرد چل رہی تھی.. وہ سر پکڑے لمحوں میں زمین بوس ہو گیا اور سر کے پیچھے سے خون کا ایک بڑا ریل اسٹرک لال کر گیا..

آہ... پریشہ کوئی برا خواب دیکھ کر جاگی..



## Posted on Kitab Nagri

موبائل پر اسنے وقت دیکھا تو 11:30 ہو رہے تھے.. اسکی دھڑکنیں بے ترتیب تھیں اور دل کی گھبراہٹ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی..

شامیر..

\*\*\*

کراچی ٹرپ سے فارغ ہو کر وہ آٹھوں اسلام آباد اگلے دن ہی واپس آ گئے تھے...

رامس آفس میں بیٹھامان شہیر کا انتظار کر رہا تھا.. لیکن ارمان کی جگہ شامیر کو آفس میں دیکھ کر رامس چونک گیا تھا..  
"اوہو... بڑے لوگ آفندیز آفس آئے ہیں.. "رامس تعجب سے کہتے ہوئے شامیر سے بغل گیر ہوا۔

"ہاں ایسے چھوٹے موٹے کاموں کے لیے کوئی شامیر آفندی کو پریشان نہیں کرتا.. "شامیر کالر جھاڑتے ہوئے چیئر پر بیٹھ گیا جیسے اس سے بڑا بزنس مین کوئی اور نہیں ہے۔

"ارمان کیوں نہیں آیا تجھے بھیج دیا سالے نے.. "رامس نے پتے ہوئے کہا.. ارمان اسکی کال بھی اٹینڈ نہیں کر رہا تھا اسی وجہ سے رامس تپا بیٹھا تھا..

"ارمان ایک کام میں مصروف ہے البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں لیکن ایک شرط پر.. "شامیر نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پنچے کی شکل میں ملا کر بولا۔

"کیسی شرط.. "رامس کا منہ کھلا۔

## Posted on Kitab Nagri

"تمھاری لال اسپورٹس کار دو گھنٹے کے لیے چاہیے مجھے جو اس وقت آفس کے باہر کھڑی ہے.." اس وقت شامیر اپنے بھائی کاراز کھولنے جا رہا تھا..

"مجھے نہیں جاننا ارمان کیا کر رہا ہے.."

رامس کو اپنی گاڑی بہت پیاری تھی اس لیے اس نے انکار کر دیا..

"سوچ لو رامس بہت کام کی بات ہے تمھارا ہی فائدہ ہے.." میرا کیا میں تو حادثہ سے بھی گاڑی کا کہہ سکتا ہوں آخر شوروم کا مالک ہے یا را.."

"چل بھونک.."

"بھونک!!" یہ سن کر شامیر کے تیور چڑھے.

"اچھا بھونکے!!"

"اچھا کمینے سن تیرا کل برتھ ڈے ہے.." شامیر نے بھی تمیز کا سہرا اتار دیا تھا.

"ہاں ہے.. لیکن تو کیوں بتا رہا ہے.." رامس اسکی بات سے لاعلم تھا کہ آگے وہ کیا راز فاش کرنے والا ہے.

"ہاں تو آج میرا بھائی ارمان آفندی تیری سالگرہ کی تیاریاں کر رہا ہے مطلب کہ کل سب تمھیں سر پرانزدیں گے.." اور شامیر نے صرف کے اسپورٹس کار کے پیچھے پورا سر پرانز کامیابی سے برباد کر دیا.

## Posted on Kitab Nagri

"منحوس تو نے سب بتا دیا کمینے تھوڑی دیر چپ نہیں رہ سکتا تھا۔ کتنا خود غرض ہے اپنے مفاد کے لیے تو سب پلان چوپٹ کر دیتا ہے۔" رامس آگ بگولہ ہو چکا تھا۔

سر پرانز کا مزہ الگ ہوتا ہے پر کیا اب تو شامیر نے اعلان کر دیا تھا۔

رامس ارمان کا بچپن سے قریبی دوست تھا اور پانچ سال کے وقفے کے بعد وہ اس سے ملا تھا۔ اور اب جان سے عزیز دوست کی سالگرہ کا ارمان نے سلبریٹ کرنے پر وگرام بنایا تھا۔

\*\*\*\*\*

"شایان یہ یہاں نہیں لگاؤ۔" پریشہ شایان کو ڈیکوریشن کس جگہ کرنی تھی اسکی جگہ بتا رہی تھی۔

"اللہ کے واسطے ایک بار بتا دو چڑیل! آدھے گھنٹے سے گھوما گھوما کر پاگل کر دیا ہے۔" شایان اسکی حرکتوں سے اکتا چکا تھا۔

"اللہ اللہ ایسا لگ رہا ہے اگر تھوڑا ہل لو گے تو پگھل جاؤ گے۔" پریشہ نے منہ بنا کر کہا۔

"شایان یہ والے پھول لگانا یہاں۔" ملاہم آرٹیفیشل پھول کی بیل گلے میں لٹکاتے ہوئے لائی تھی۔

"کوئی قربانی کی جانور لگ رہی ہو ملاہم۔" سعدی نے اسکے سر پہ چیت لگا کر کہا۔

"کیا ہے ڈھیلے؟؟" ملاہم سعدی کا ہاتھ اسکے کندھے پر رکھنے کی وجہ سے چڑ کر بولی۔

"شرم تو نہیں آرہی بھائی کو ایسا کہتے ہوئے۔" سعدی جل کر بولا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ڈھیلے کو ڈھیلا ہی بولے گی نہ یا پھر چھپچھند ر بولے گی.." پریشہ نے مشک کے ہاتھ پر تالی ماری جو ان سب جو دیکھ کر وہاں آئی تھی..

البتہ سعدی کی ہٹ گئی تھی ایسے الفاظ اپنے لیے سن کر ڈھیلا اور چھپچھندر.. ظاہر سی بات ہے سعدی ایک خوب شکل اور بیسٹ سینس آف ہیومر رکھنے والا مرد تھا..

\*\*\*\*

لیز اپن سے موبائل کی رنگ ٹون بننے پر باہر آئی تھی.

"جی کون؟؟"

"واہ لڑکی تم نے میرا نمبر سیو ہی نہیں کرا.."

"اچھا رامس آپ.."

رامس کو برا لگا تھا اسکا یہ لا پراہ انداز..

"آپ نے کس لیے فون کیا.." لیزا کو عجیب سا لگا تھا رامس تو پیچھے ہی پڑھ گیا تھا..

"کل ایک پارٹی اریج کری ہے میرے دوستوں نے تو اب تم بھی میری دوست ہو تو اس لیے کل کی تمہاری بھی دعوت ہے میری طرف سے.."

## Posted on Kitab Nagri

"نہیں آپکے دوست ہونگے آپ انجوائے کریے گا میں کیا کرونگی.." وہ ہچکچاہٹ سے بولی۔

"میری برتھڈے پارٹی ہے تو کل تم ضرور آؤگی اور میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے بتایا ہے کہ کل شام تم بھی آؤگی.." راس کی من مانیوں کے آگے لیزانے ضد کے ہتھیار ڈال دیے تھے..

راس کو شامیر کے بتانے سے فائدہ ہو گیا تھا اور اس نے شامیر کی خوب اپنے تصور میں جھپیاں لیں تھیں جبکہ آفس میں اس پر لغنتیں برسائیں تھیں..

\*\*\*\*



"سعدی میرے ساتھ چلو.." پریشہ اسکا ہاتھ پکڑے ہال سے باہر لے آئی..

"کیا ہوا کہاں لے جا رہی ہو کہیں اغوا تو نہیں کر رہیں میسنی؟؟"

"میسنی ہو گے تم میسنے.. اور تم اغوا ہو ہی نا جاؤ مجھ سے.."

"تو پھر کہاں چل دیے ہم صنم..." وہ شوخ لہجے میں بولا۔

"صنم تمہاری صنم کے پاس چل دیے ہم.."

"نازش کے پاس.." سعدی کی آنکھیں چمکیں..

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں جانم وہیں.. "پریشہ دانت نکال کر بولی..

\*\*\*

سعدی نے گاڑی کسی ریسٹورانٹ کے آگے روکی..

"تم کہاں چل دیے.. صرف میں جاؤنگی.. "پریشہ نے اسکا پتا ہی کاٹ ڈالا۔

"کیوں بھی اب تو اس کا دیدار ہونے کو ملے گا.. "سعدی ٹھٹکتے ہوئے بولا تین چار مہینوں سے وہ نازش کے فون نمبر کی تلاش میں تھا۔

"میں نے کل اتنی مشکل سے اسکو پھنسا یا ہے اور آج ملنے کے لیے اسکو راضی کرا.. اب تم ابھی ٹپک جاؤ گے تو اسے شک ہو جائے گا نا گدھے.. منہ بند کر کہ گاڑی میں بیٹھے رہو میں اسکو کل کے لیے انوائٹ کر کے آتی ہوں.. "پریشہ نے سعدی کے منہ پر گاڑی کا دروازہ بند کر دیا..

"ایسے دروازہ منہ پر بند مت کرا کرو.. "سعدی گاڑی کے شیشے پر ہاتھ سے پیچ مار کر بڑبڑایا اور پریشہ اسٹالر سینے پہ پھیلائے ریسٹورانٹ میں داخل ہو گئی۔

اتنی مشکل سے تو اس نے نازش سے بات کری تھی اور تھوڑی بہت دوستی بھی اسکی نازش کے ساتھ ہو ہی گئی تھی۔ مزید کچھڑی پکانے کے لیے پریشہ اسے کل پارٹی میں بلا رہی تھی..



## Posted on Kitab Nagri

نازش کے لاکھ منع کرنے کے باوجود پریشہ نے اسے اگلے دن پارٹی کے لیے راضی کر لیا تھا۔ یہی اچھا موقع تھا کہ وہ سعدی سے ملتی باقی تو پھر سعدی خود سنبھال لیتا۔ اس نے ساری پلاننگ کر رکھی تھی۔ اپنی شادی کے خواب سجائے بیٹھا تھا۔

\*\*\*\*\*

خاور کے ہاتھ میں آفندیز کو لوٹنے کے کاغذات تیار تھے۔ گہری مسکان اسکے چہرے پر عیاں تھی۔ دوسرے ہاتھ میں پریشہ اور ملاہم کی تصویر تھی۔ وہ دولت کے ساتھ عزت چھیننے کے بھی درپے تھا۔ خاور ایک تجربہ کار آدمی تھا ہر کام بہت سنبھل کر کرتا تھا۔ اس وقت تو اسکی تقدیر کھل گئی تھی گویا ہر جگہ سے کامیابی مل رہی تھی۔

"بس دو دن اور پھر سب ختم!!" کاغذات الماری میں رکھتے ہوئے اس نے کہا اور پھر اپنا فون اٹھا کر کسی سے کال پر بات کرنے میں مصروف ہو گیا شاید کوئی اگلا بکرا تھا اسکا جسکو اب یہ آفندیز کے بعد لوٹتا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مشک اپنی ماما فاطمہ بیگم کی گود میں رات کو سر رکھے لیٹی تھی کریم صاحب شہر سے باہر تھے تو آج وہ انھی کے ساتھ سونے کا ارادہ کر چکی تھی۔

"مشک تمہارے سارے بال خراب ہو رہے ہیں۔ تیل لگا لیا کرو ان میں ورنہ وقت سے پہلے جھڑ جائینگے۔" فاطمہ اسکے بالوں کی چوٹیا بناتے ہوئے بولیں جو پوری قمر تک آرہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"اتنے پیارے تو ہیں ماما کیا ہو گیا آپکو.. حارث کے دیکھیں ایسا لگتا ہے جیسے کوئی گھونسلہ ہوا بالوں کی جگہ.. لیکن بیٹے کو تھوڑی کچھ کہیں گی آپ.. "مشک کے شکوے شروع ہوئے کہ ہر اولاد کی طرح والدین ایک بہن یا بھائی کو دوسرے پر زیادہ فوقیت دیتے ہیں۔

"ماما میں ڈاکٹر بن جاؤں ایک بار پھر دیکھیں آپ آپکی بیٹی مشک کریم تھلکہ مچا دے گی.."

"آگ لگا دے گی ماما یہ سب جگہ.. "حارث دروازہ کھول کر کمرے میں آیا اور انکے کندھے پر سر رکھ کے بیٹھ گیا فاطمہ بیگم نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا..

"ماما میرے بھی.. میں کیا کوئی باہر والی ہوں جو ایسا رویہ.. "مشک نے مسکینوں جیسی شکل بنائی..

"میری پیاری شہزادی بیٹی.. اللہ تم دونوں کو کامیاب کرے.. "فاطمہ نے مشک کے ماتھے کو بھی چوما.. انکی کائنات ہی وہ دونوں تھے۔

www.kitabnagri.com

"دیکھ لو حارث میں شہزادی ہوں اور تم کباڑی.. "وہ حارث کا ہاتھ ہلا کر بولی۔

"نہیں تمہیں تو ماما بابا کچرے کے ڈھیر سے اٹھا کر لائے تھے.. "حارث بھی کہاں باز آنے والا تھا..

"ماما یہ پھر شروع ہو گیا.."

## Posted on Kitab Nagri

"تو شروعات بھی تو بیٹا تم نے کی ہے بڑا بھائی ہے تمہارا خیال رکھا کرو اس گدھے کا"۔

"ہاں ماما گدھے کا اب خیال رکھو گی اور باندھ کر بھی رکھنا پڑے گا اب یہ گدھا! پتا نہیں آج کل کن چکروں میں ہے اس پر زرا نظر رکھیں۔" مشک آنکھیں چھوٹی کر کے بولی۔

اور کافی دیر حارث اور مشک میں بحث چلتی رہی پھر فاطمہ بیگم کے کہنے پر حارث اپنے کمرے میں گیا ورنہ ان دونوں میں تو ساری رات بیٹھ کر بھی لڑے کا حوصلہ تھا۔



\*\*\*

جہاں جہاں جائے تیرے پیچھے پیچھے آئے

ہم تو ہیں دیوانے تیرے تیرا ہونا چاہیں

دل دھڑکائے.... او او او

سیٹی بجائے.. او او او

او لڑکی آنکھ مارے

شامیر چلا چلا کر ڈیجے کے اسپیکر کے ساتھ گارہا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

"ہائے کیسے پہنتے ہیں یہ ساڑھی کمبخت پلو ہی گرے جا رہا ہے.." مشک پلو ٹھیک کرتے بولی..

"یار مشک میرا بھی دیکھو کیسے پھسل رہا ہے.."

"پن سے سیٹ کرو طریقے سے پھر نہیں گرے گا.." پریشہ نے عام حل بتایا..

"تم دونوں جاؤ میں آرہی ہو.." پریشہ ان دونوں کو اندر جانے کا کہنے لگی۔

"اچھا جلدی آؤ بس حارث رامس کو لے کر آنے والا ہو گا.." ملاہم بول کر مشک کے ساتھ اندر ہال میں چلی گئی جو بہت نفیس طریقے سے سجا ہوا تھا اینٹرنس پر پھولوں کی آرٹیفیشل بلیں اور غبارے لگے تھے.. البتہ اسٹیج کچھ الگ تھا۔

"ہیپی برتھ ڈے رامس"

اور نیچے "ہیپی کنورا" لکھا تھا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پریشہ کسی کال کی وجہ سے باہر کی تھی..

ارمان بلو کوٹ پیٹ میں تھا اور وائٹ شرٹ کے کا بنیشن کے ساتھ جس پر کوٹ تو اس نے اتار کر سائیڈ کر دیا تھا اور شرٹ کی آستینوں کے کف فولڈ کر لیے تھے.. آج تو ایک مغرور شہزادہ زمین پر اتر تھا.. ایسا لگ رہا تھا جیسے اپنے ولیمے کے لیے وہ تیار ہوا ہو۔

## Posted on Kitab Nagri

پراسکی پرسنیلٹی ہی ایسی تھی وہ کچھ بھی پہنے ہر چیز کو چار چاند لگ جاتے تھے.. ماتھے پر آتے بالوں کو وہ بار بار ہاتھ کی مدد سے پیچھے کر رہا تھا.. لال ٹائی بھی اس نے ڈھیلی کر رکھی تھی..

ابھی وہ اینٹرنس سے باہر نکل رہا تھا تبھی پریشہ کو بلونیلی ساڑھی جس پر سفید باریک کام ہوا تھا اندر آتا دیکھ وہیں رک گیا مان کی نظروں پریشہ کو وجود پر ہی رک گئیں تھیں ارد گرد کی دنیا سے چند لمحوں کے لیے وہ بے خبر ہو گیا..

"وللہ آج تو لوگ قیامت بن کر غضب ڈھا رہے ہیں.. ارمان پریشہ کے پاس آنے پر بولا۔

"اوہو آج تو لوگ ایسا لگ رہا ہے اپنے ولیمے کے لیے تیار ہوئے ہیں"۔

"ہاہا.. میرا پلان تھا سارا اب اتنا تو بنتا ہے.. ویسے بڑے اچھے مزاج ہیں ورنہ ہر وقت تو پھٹی ہوئی غبارہ بن کر پھرتی ہو"۔

"تمھاری صحبت سے ایسی ہوئی ہوں.. پریشہ آگے بڑھنے لگی..

"دیکھ کر کہیں آج نظر ہی نہ لگ جائے گڑیا.. وہ دل جلانے والی مسکراہٹ سے بولا۔ وہ اب ہر بات میں اسے گڑیا کہہ کر

چڑاتا تھا اور پریشہ بہت چڑتی تھی مگر اب اس نے سوچ لیا تھا بولنے دے گی وہ اس بندر کو ورنہ مزید چڑائے گا.. اور ارمان کو

لگا شاید تھوڑا پریشہ شرم جائے گی مگر وہ لڑکی ٹس سے مس نہ شرمائی.. ارمان کی بڑی خواہش تھی پریشہ کبھی تو شرمائے اور وہ

اس حسین گڑیا کو ایسے شرماتے دیکھے مگر یہ خواہش تو شاید اسکی اس زندگی میں تو کبھی پوری نہیں ہونے والی تھی.

"ہاں اگر یہ کنجچی آنکھوں والا بلا اپنی نظریں ہٹالے تو مجھے کس کی نظر لگے گی.. پریشہ کا نشانہ اسی پر تھا..

"لڑکی ارمان آفندی کی نظر پریشہ حیات کو نہیں لگ سکتی"۔

## Posted on Kitab Nagri

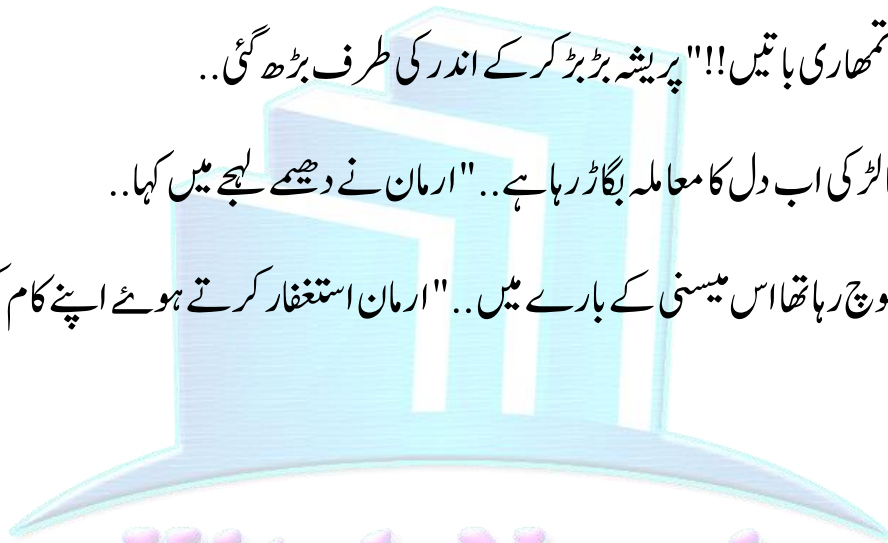
"اچھا ایسا کیوں ارمان آفندی کی نظریں اس وقت مجھ پریشہ حیات پر ہی ٹکی ہیں اور یہ نظریں کیا پلاسٹک کی ہیں؟؟۔۔" پریشہ اپنی دو انگلیاں اس کی آنکھوں میں ڈال کر بولی۔

"تم اچھی لگ رہی ہو تو نظریں جبی ہیں ورنہ کہاں ارمان کسی کو نظر بھر دیکھے.. "اس انداز پر ہر لڑکی اس پر فدا تھی۔۔ سوائے پریشہ کے کیونکہ پریشہ دوسری لڑکی نہ تھی اور نہ ہی وہ دوسری لڑکیوں کی طرح تھی اسی وجہ سے ارمان کا دل صرف اس کے آگے جھکنے لگا تھا۔۔

"اللہ اللہ.. لندن ریٹنز تمہاری باتیں!!" پریشہ بڑبڑ کر کے اندر کی طرف بڑھ گئی..

"ہائے تمہارا اللہ اللہ کرنا لڑکی اب دل کا معاملہ بگاڑ رہا ہے.. "ارمان نے دھیمے لہجے میں کہا..

"استغفر اللہ یہ میں کیا سوچ رہا تھا اس میسنی کے بارے میں.. "ارمان استغفار کرتے ہوئے اپنے کام کی طرف چل دیا..



"بڑے لشکارے مار رہی ہو تم تینوں... "شامیر سلس کے گلاس کو منہ سے لگا کر بولا۔۔

www.kitabnagri.com

"جلو نہیں برگر تم.. "ملاہم ادا سے اپنی لٹ پیچھے کرتے بولی جس پر شایان کی نظریں بہت دیر سے ٹکی تھیں..

"میرا جو تا بھی نا جلے اس میک اپ کی خوبصورتی سے۔۔ "وہ ہنوز گلاس پہ دھیان دیے طنزیہ سا بولا مگر پیچھے ان تینوں کا پارا ہائی ہو گیا تھا۔۔

اچانک ہال میں اندھیرا ہو گیا اور بس ایئر ٹرنس پرووائٹ لائٹنگ ہو رہی تھی.. سب انھی کی طرف متوجہ ہو گئے۔



## Posted on Kitab Nagri

حارث اور ارمان رامس کو اندر لے کر آرہے تھے اور رامس کی اداکاری عروج پر تھی سب جاننے کے باوجود وہ گننا بنا تھا۔۔

"ارے کہاں لے آئے مجھے.. "شامیر ناک چڑھائے رامس کی اوور ایکٹنگ دیکھ رہا تھا۔

"رک بس یہ ایک قدم زرا اونچا لے پتا چل جائے گا.. "رامس جیسے جیسے آگے بڑھ رہا تھا ہال بھی اتنا جگمگاتا جا رہا تھا ہر قدم پہ اسکے ایک ایک لائٹ جل رہی تھی.. ان سب نے بہت خوبصورت انتظام کرا تھا..



اچانک سے پٹانے کی آواز آئی اور سب کچھ روشن دان کی طرح چمک اٹھا..

شور اتنا کہ کسی کی آواز نہ سنائی دے..

ہپی برتھ دے ٹویو

ہپی برتھ ڈے ٹویو رامس

سب گننا رہے تھے..

رامس نے اسٹیج پر لکھی وٹش پڑھی اور اسکے نیچے کی بھی وٹش پڑی..

"ہپی کنوارے"

"سالوں یہ بھی لگا دیا تم لوگوں نے"

ان سب نے لاپرواہی سے شانے اچکائے..

اور پیچھے سے ارمان نے ایک انڈا اسکے سر پر پھوڑا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

"یار یہ نہ کر سارے کپڑے گندے ہو جائینگے۔۔"

"ابے یہ بول کوئی لڑکی سیٹ نہیں ہوگی۔۔"

سعدی نے اسے نشودیا اور اسنے بال صاف کر لیے۔۔ اب لڑکوں کی سا لگرہ تو ایسے ہی ہوتی ساری تمیز بھلا بیٹھتے ہیں وہ تو۔۔

رامس نے کیک کا ٹاسب نے خوب ہوٹنگ کی اور تالیاں بجائیں۔۔

"کیسا لگا سر پر انز؟؟" ملاہم نے رامس سے پوچھا۔۔

"بہت اچھالی کیا بتاؤں الفاظ نہیں میرے پاس کتنی اچھی اریجنمنٹ کری ہے تم لوگوں نے۔۔" رامس نے بولتے ہوئے

تیزھی نظروں سے شامیر کو دیکھ اور شامیر نے بدلے میں اسے آنکھ ماردی۔۔

تبھی رامس کو لیز اندر آتی دکھائی دی جس کا اسے صبری سے انتظار تھا۔۔

لیزانے ان سب کو ہی جوائن کرا۔۔ پارٹی میں اور بھی لوگ تھے۔۔

"لیزا تم یہاں کیسے؟" پریشہ کا منہ کھلا۔۔

"وہ پریشہ یہ میری دوست ہے میں نے اسے بلایا ہے۔" رامس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔

"تمہیں پارٹی کا کیسے پتا چلا؟۔۔" مشک نے ہمیشہ کی طرح آنکھیں جاسوسوں کی طرح چھوٹی کر کے پوچھا۔

"یہ شامیر نے مجھے سب بتا دیا تھا تو میں نے اسے بھی انوائٹ کر لیا۔۔" وہ بھی اطمینان سے شامیر سے نظریں چرائے کہہ گیا۔

## Posted on Kitab Nagri

اب ان سب کا نشانہ شامیر تھا۔ اس نے جیسے موت کو قریب سے دیکھا تھا اور اب اسکی حالت خراب ہو گئی تھی۔ وہ ساتوں اسکے پیچھے بھاگے تھے جو منظر عام سے غائب ہونے کے لیے بھاگ چکا تھا۔

رامس لیز اسے باتیں کرنے لگا۔ اتنے میں اس نے سب کو اپنی طرف مخاطب کر اتو وہ آٹھوں بھی ٹھٹھک گئی، اور اسکی حرکت پر وہاں دوڑے چلے آئے رامس گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔

"کیا ہو رامس گھٹنے میں کوئی تکلیف ہے جو ایسے بیٹھا ہے۔" سعدی اندازہ لگاتے ہوئے بولا۔

"نہیں یار۔ آج میری زندگی کا سب سے بڑا دن ہے آج ہی اس ظالم سنسار میں رامس غازی نے جنم لیا تھا اور آج ہی اس ظالم سنسار میں کسی کو اپنا سنسار بنانا چاہتا ہوں۔" رامس نے جیب سے ایک مٹھی کی کالی چھوٹی ڈبیہ نکالی اور اس میں سے ایک خوبصورت انگوٹھی باہر اپنے ہاتھ میں نکال کر پکڑی۔

www.kitabnagri.com

ڈبیہ اس نے شایان کی طرف اچھال دی تھی سب کے منہ کھلے تھے اور اب تو اندازہ بھی ہونے لگا تھا کہ رامس کیا کر رہا ہے۔ اور رامس اتنا چھپا ستم نکلا ان سب کا بس چلتا تو اسکا نام ہی گننا مینسا رکھ دیتے۔

رامس نے لیزا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں کیا جو روئی کی طرح ملائم تھا۔

لیزا اسکی دیدہ دلیری پر سٹپٹا گئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"لیزا جانتی ہو پہلی نظر میں تم مجھے دیوانہ بنا گئیں تھیں اسکے بعد کوئی چیز مجھے تمہارے آگے جیتی نظر نہ آئی.. تم رامس غازی کی دھڑکنوں میں گونجتی ہو.. ہر سانس تمہارا نام لینے لگی ہے.. رامس خاموشی کو توڑتے ہوئے بولتا جا رہا تھا۔

"ارے باپ رے مان اسکے ڈائیلاگ تو چیک کرو کونسی فلم سے سیکھ کر آیا ہے یہ.." شامیر نے حیرت سے ارمان سے کہا..

"ابے فلم نہیں ہمارے لڑکے کے جذبات اہل رہے ہیں اور محبت میں ہر کوئی شاعر سا انسان بن جاتا ہے جیسے فلسفی"۔

"جو بھی ہو یا ریزا بڑی خوش نصیب ہے ورنہ کون ایسے پرپوز کرتا ہے.. کاش میرا ہیرو بھی مجھے ایسے ہی پرپوز کرے بلکہ اس سے اچھے طریقے سے.." پریشہ ارمان کی بات پر بولی تھے وہ اسی کے برابر میں کھڑی تھی.. ارمان اسکی خواہش پہ بنا مسکرائے نارہ سکا۔

"جانِ رامس کیا تم میری دل میں دھڑکنا چاہو گی؟؟؟"

نکاح کا خواہش مند ہوں کیا کرنا چاہو گی؟؟؟"

میری محبت کو تسلیم کرو گی؟؟؟"

ہاں مجھے محبت ہو گئی ہے تم سے.. زندگی بھر تمہارا ساتھ چاہتا ہوں مجھے قبول کر لو.. وعدہ کرتا ہوں دنیا کی ہر خوشی تمہارے قدموں میں لا کر ڈھیر کر دوں گا۔ کبھی غم کے آنسو ان معصوم آنکھوں میں نہیں آنے دوں گا"۔

رامس کی باتیں سن کر لیزا کی آنکھ سے ایک آنسو رامس کے ہاتھ پر گرا.. رامس اسکی خاموشی پر تھوڑا پریشان ہوا..

اور اگلے پل لیزا روتی ہوئی اپنا ہاتھ چھڑاتی اندر کسی روم کی طرف بھاگی..

"ارے لیزا جواب تو دے جاؤ.." مشک بولی..

## Posted on Kitab Nagri

مگر پریشہ اسکی حالت کا اندازہ کر چکی تھی اس لیے وہ اسکے پیچھے بھاگی چلی گئی..

لیزا کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا پڑا تھا.. آنسو موتی بن کر اسکے گالوں پر لڑھک رہے تھے.

زندگی میں پہلی بار کسی نے اسکے ماں باپ کے بعد اتنی عزت اور اہمیت دی تھی۔ اسکو جانے بغیر انتہاء کی محبت کری تھی۔  
پریشہ آکر اسکے گلے لگ گئی اور اسکو تسلی دینے لگی۔

"میں جانتی ہوں تم کیوں رو رہی ہو مگر رونا حل نہیں ہے.. لیزا پلیرز رونا بند کرو یا ر.."

"پریشہ میں مسلم نہیں ہوں اور رامس مسلم ہے کیسے ہماری شادی ہو سکتی ہے.."

رامس اسکی بات سن کر کمرے میں آگیا..

"لیزا میں نے تم سے محبت کری پاک محبت! بغیر یہ جانے کہ تم مسلم ہو یا غیر مسلم لیکن تم نے مجھ پہ بھروسہ نہیں کرا لڑکی.. "اسکے دل ایک ٹھیس سی اٹھی تھی لیزا کے آنسوؤں نے جیسے اسکا دل جکڑا ہو۔

"آپ مجھے معاف کر دیں میری وجہ سے آپکی بہت انسلٹ ہوئی ہے.."

"یہ تو عام بات ہے ایسا ہوتا رہتا تم خاموش ہو جاؤ بس.. "رامس کہہ کر واپس مڑ گیا مزید رکنے کی اسکی ہمت بھی نہیں تھی  
واقعی انسان اتنا بے بس ہوتا ہے رب کے فیصلے کے آگے.. مگر رب کے فیصلوں میں چھپی اچھائی کو اگر انسان جان لے  
خوشی خوشی اپنا سر قلم بھی کروا سکتا ہے .

"لیزا تم اسے ہاں کر دو۔" پریشہ نے اسکا کندھا تھام کر کہا..

## Posted on Kitab Nagri

"پر۔۔۔"

"کوئی پرور نہیں کتنے کرکٹرز اور بڑے لوگوں کی غیر مسلم عورتوں سے شادی ہوئی ہے ایک تم دونوں کی ہو جائے گی تو کچھ بگڑ جائے گا کیا.. اور اسلام میں ایک مسلم مرد کو کسی اہل کتاب عورت سے شادی کرنے کی اجازت ہے.."

"لیکن.. لیزا کو اتنا تو معلوم نہیں تھا.. وہ تو یہ سمجھتی تھی ایک مسلمان مرد دوسری مسلمان عورت سے شادی کرے تو اللہ خوش ہوتا ہے لیکن اگر کسی غیر مسلم سے ہو تو یہ چیز اللہ کی ناپسندیدہ ہے اور اسکا گناہ الگ اور باقی اللہ بھی ناراض ہو جاتا ہے۔ اور لیزا رامس کا برا نہیں چاہتی تھی۔ جتنی اسکو کچی پکی اسلام کے بارے میں معلومات تھی اس نے یہی اندازہ لگایا تھا اور انکار کا فیصلہ کر لیا تھا۔"

مگر پریشہ اسکے مستقبل سے واقف ہو گئی تھی جب ہی اس نے اتنی بڑی بات کر دی تھی.. اس نے لیزا کو پڑھ لیا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے..

لیزا کو سب سے بڑا ڈر ظالم معاشرے کا تھا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چلو یار لیزا بس بہت ہو گیا رونادھونا اب نیچے جا کر بس تم رامس کو ہاں کر دینا.. ہمارا لڑکا بہت اچھا ہے ڈھونڈنے سے وہ کنوارہ کہیں نہیں ملے گا.."

لیزا کا رونابند ہو گیا تھا وہ مسکراتی ہوئی پریشہ کے ساتھ چل پڑی..

رامس جہاں کھڑا تھا پریشہ لیزا کو وہیں لے گئی..



## Posted on Kitab Nagri

"رامس میں آپکی دھڑکنوں کے ساتھ چلنا چاہوں گی مگر مجھے کچھ وقت دیں آپ.." "دل ہی دل میں لیزا اسے قبول کر چکی تھی.."

"مائے لوجتنا چاہو تم وقت لو بس میری ہو کر رہنا بخدا تمہارا میں قیامت تک انتظار کر سکتا ہوں.." "رامس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا.."

اس نے وہ خوبصورت انگھوٹی لیزا کے ہاتھیں سجادی..

اوہو..

مبارک ہو بھئی..

اللہ دونوں کو خوش رکھے..

ہر طرف سے دعاؤں اور مبارکبادوں کی صدائیں گونج رہی تھیں..

ارمان سمیر بھائی کی کال اٹینڈ کرنے کے لیے باہر کی طرف آگیا تھا..

"مان کیسے ہو؟ حارث کا پلان سب ٹھیک جا رہا ہے؟؟؟"۔

"جی بھائی جان ایسا ویسا مچھلی اب خود جال میں پھنسے گی.."

"لیکن ارمان دیکھ کروہ خاور بہت کمینہ اور خطرناک بھی ہے زراسکیورٹی سخت کرو تم.."

"جی سمیر بھائی ویسے گاڑیاں ہر وقت ساتھ لگی رہتی ہیں.. "وہ بھی اپنی پلاننگ پر مطمئن تھا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"مان خیال رکھنا تم ہو تو میں بے فکر ہوں بس یہاں چند کام نیٹ جائیں میں پھر پاکستان ہی آؤنگا"۔

پریشان نہ ہوں بھائی آپ شہیر آفندی سب سنبھال لے گا۔ اس خاور کو دن میں تارے نہ دکھائے میں نے تو میں بھی آفندی نہیں"۔

"اتنا بھروسہ واہ ارمان"۔ سمیر کو اپنے بھائی پر رشک آیا۔

"ایسے لوگوں کے ساتھ ایسا برا حال کرائینگے کہ وہ سوچ بھی نہیں سکیں گا کہاں سے گھس کر اسکو ہم نے مارا ہے۔۔" وہ طنزیہ ہنسا۔

"ہا ہا لگے رہو مان۔۔ چلو رامس کو مبارکباد دینا میری طرف سے"۔

"ہنہہ۔۔ اللہ حافظ۔۔" ارمان موبائل جیب میں ڈال کر اندر آگیا۔

"نازش ملو آج یونی کے بہت سے فیلوز یہاں ہیں۔۔" پریشہ نے اسے سب سے ملوایا۔ اصل میں تو بس سعدی سے ملوانے کے لیے راستہ چاہیے تھا جو بن چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

"ملا ہم کتنی چینیج لگ رہی ہو یا رتم۔۔" نازش اسکی تھوڑی پکڑے بولی۔

"اور نازو تم اور حسین ہو گئیں۔۔" نازش ویسے ہی کشمیری تھی تو دودھیہ رنگت اس پر خوب چچتی تھی اور وہ اخلاق سے بھی بالاتر لڑکی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"نازش یہ رامس ہے انکی سالگرہ ہے.. "پریشہ نے رامس کی پہچان کروائی۔

نازش نے اسے پھولوں کا گلہ دستہ دیا جو بیچ میں سعدی نے ہڑپ لیا تھا.. باقی اب آپ سمجھدار ہیں جانتے ہیں ایسا اس نے کیوں کرا..

"اور یہ سعدی اسکو تو تم نہیں بھولی ہوگی.. "پریشہ نے سعدی کو اسکی حرکت پر آنکھیں بھی دکھائیں۔  
"سعدی کیسے ہو؟؟"

"بہت اچھا ہوں.. تم کیا کرتی ہو آج کل"

"میں کھانا بنانا سیکھ رہی ہوں.. "وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"لیکن مجھے تم ایسے ہی قبول ہو کھانا تو ہم باہر سے منگوا لینگے"

"کیا؟؟؟" اس نے نا سمجھی سے سعدی کو دیکھا۔

"کچھ نہیں.. "سعدی نے نظریں جھکا لیں۔

www.kitabnagri.com

البتہ پریشہ نے اسکی بات سن لی تھی..

سعدی نازش سے باتیں کرتا رہا اور نمبر بھی اسکو اپنا دے دیا تھا..

\*\*\*

"یار پریشہ نازش کو تو کھانا بنانا بھی آتا ہے ہمیں تو یہ بھی نہیں آتا"

"مشک میری اماں حضور شادی سے پہلے کھانا بنانا ضرور سیکھا بیگی.. انکو لگتا ہے ورنہ میں انکے داماد کو بھوکا مار دوں گی"

## Posted on Kitab Nagri

"کون کس کو بھوکا مار رہا ہے؟؟" ارمان پیچھے سے آکر بولا..

"پریشہ اپنے ہونے والے انکو مطلب شوہر" ..

"کیا مطلب.. "ارمان کے تیور چڑھے.

"یہی کہ لندن ریٹرنز مجھے کھانا بنانا نہیں آتا اور وہ نازش جو سعدی کے ساتھ کھڑی ہے اسکو کھانا بنانا آتا ہے" ..

"تو تم سیکھ لینا لڑکی" ..

"نہیں کیوں سیکھوں میں میرا ہاتھ جل گیا تو" ..

"بے فکر رہو ڈھیٹوں کو کچھ نہیں ہوتا" ..

"سب ہوتا ہے تمہیں کیا جب مر جاؤ گی تب پتا چلے گا تمہیں" ..

"ایسے مبارک دن ہمیں کہاں نصیب.. "ارمان نے پریشہ کو مزید بتایا.

"اففف.. دفع ہو تم بھاڑ میں جاؤ.. "پریشہ اور ملاہم وہاں سے آگے بڑھ گئیں.

www.kitabnagri.com

"پریشہ بھاڑ کا ایڈریس تو دے جاؤ.. "ارمان نے پیچھے سے آواز لگائی..

"جہنم میں لیفٹ کٹ مارنا بھاڑ کی کچرا کنڈی مل جائیگی" ..

"ہاہا.. "ارمان کے زوردار قہقہے نے انکا پیچھا کرا.

## Posted on Kitab Nagri

آج کی شام ان سب نے مزہ کرا تھا.. اور تیاریوں کی وجہ سے مزید تھکان ہو گئی تھی..

مگر شامیر کا ڈانس کا بٹن بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا... اسے ویسے بھی ڈانس کرنے کے لیے کسی موقع کی تلاش نہیں ہوتی تھی اسکا حساب ایسا تھا کہ جہاں جگہ ملے وہیں شروع ہو جاؤ.. اور ملاہم اور مشک نے بھی خوب رونق لگا دی تھی آخر ایک ڈیڑھ ہفتے سے پریکٹس جو کر رہی تھیں.

"ارمان چل بھی ویسے ہی صبح جلدی اٹھنا ہے..

مجھے تو خوشی کے مارے نیند ہی نہیں آئے گی حارث"..

"ابے سالوں دعا کرو سہی سلامت رہوں میں اور باقی سب سنبھال کے رکھنا تم لوگ.." ارمان ان دونوں کی پر جوشی دیکھی تو بولا۔

"ہاں ہاں اب اپنے اپنے گھروں کو چلو." رات دو بجے وہ سب ہال سے روانہ ہو گئے تھے...

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

"منال میری ٹانگیں دبا دو.." پریشہ نے منال کو سوتے سے جگادیا تھا.

"آپی خدا کا خوف کر لو آپ اس وقت ٹانگیں دبوانی ہیں ایک تو مجھے لے کر بھی نہیں گئیں.." شکوہ تو چھوٹی بہنوں پسندیدہ مشغلہ ہے اور منال نے بھی کرا.

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں تو رامس کی بارات تھی جو سب کو لے جاتی۔" پریشہ نے اپنے ہاتھ گھوما کر کہا۔

تو اب کیا میری بارات جو آپ آگئیں۔۔ سو جاو آپ اور مجھے بھی سونے دو۔۔ "منال نے کمفرٹر منہ پر ڈال لیا اور واپس نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔

پریشہ پیر پٹختی واپس اپنے کمرے میں آگئی۔۔

"شکر کل یونی نہیں جانا۔۔" پریشہ چین کا سانس لے کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔

\*\*\*

صبح کے سات بج رہے تھے اس وقت خاور اور پاشا کی ملاقات کا مرحلہ جاری تھا۔۔ آج خاور پاشا سے افغانستان کی ڈیل فائنل کراتا اور پھر حمدان صاحب سے غلط کاغذات پر دستخط۔۔

موسم صبح سے بہت عجیب سے ہو رہا تھا پورے اسلام آباد میں بادلوں کا گھیرا تھا۔۔

آج کوئی عام دن نہیں تھا۔۔ ارمان سعدی اور حارث بھی اپنے شکار کے لیے تیار تھے۔۔

"ایک منٹ تم نے لڑکیاں نہیں اٹھوائیں؟؟۔۔" پاشا دستخط کرنے سے چونکتے پہلے بولا۔۔

"آپ سائن کریں بس میرے آدمی تیار ہیں اٹھالیں گے لڑکیوں کو۔"



## Posted on Kitab Nagri

کل تک آفندیز کی تھرڈ جرنیشن ہنستی مسکراتی تھی لیکن آگے آنے والے طوفان کی کسی کو کانوں کان خبر نہیں تھی..

"ویسے پاشا وہ جو دوسری چھو کری کیا نام اسکا پریشہ اسے تم چھوڑ دو وہ خاور کو پسند آگئی ہے.. "خاور اسکا نام دماغ پر زور ڈال کر بولا..

پاشا نے اسکی بات پہ اپنی مٹھیاں بھینجیں..

"میری چیز پہ تم نظر لگا کر بیٹھ گئے خاور.. "پاشا بری طرح دھاڑا تھا..

خاور کو وہ کچھ عجیب سا لگا تھا..

لیکن زمان پاشا نے دستخط کر دیے.. دونوں کسی ویران جگہ پر ملے تھے جہاں دور دور تک کوئی بستی موجود نہ تھی..

خاور بہت خوش تھا سب سے بڑا ہاتھ مارنے جا رہا تھا.

دونوں اس جگہ سے باہر نکلنے لگے..

"ہینڈ زاپ.. "سامنے پولیس کو کھڑا دیکھ کر خاور ٹھٹکا لیکن اسے زیادہ فرق نہیں پڑا..

"اوہو بن بلائے براتی خود آگئے.. "خاور نے نہایت کمیونگی سے کہا.

"خاور ہم یہاں تمہاری بکواس سننے نہیں آئے.. اریسٹ کرو اسے.. "آفیسر امتیاز کبیر نے اپنے جوانوں کو حکم دیا.

"پاشا یہ سب کیا ہے تم نے مجھے بلایا تھا یہاں تھوڑا خیال کرتے.. اتالا پرواہ ہونا درست نہیں ہے."

"کون پاشا؟؟؟" حارث اور سعدی بھی سامنے آئے تھے جو بس موقع کی تلاش میں تھے..

## Posted on Kitab Nagri

"یہ زمان پاشا اور کون لیکن تم سب کو یہاں کا کیسے معلوم ہوا.." اب خاور لغاری ٹھٹکا تھا.. وہ جو خود کو بہت توپ چیز سمجھ رہا تھا اب اسے اندازہ ہو رہا تھا کچھ کچھ کہ یہاں دال پوری کالی ہے..

"اوہ اسے کیسے پتہ ہو گا.. پاشا صاحب آپ بھی اپنا مکھڑا دکھا دیجیے.." سعدی خاور کا گریبان پکڑ کر غرایا.. اور خاور نے چونک کے پاشا کو دیکھا جو سعدی کی بات سن رہا تھا۔

"جیسی تمھاری خواہش.."

پاشا اسکے سامنے آکھڑا ہوا حادث کے ہاتھ سے پانی کی بوتل لے کر اس نے منہ پر پانی کے چھینٹا مارا اور سفید بالوں کی لئیر پر پانی چھڑکا جس کے سفید رنگ پاشا کے ہاتھ پر پھیلا.. اپنی گھنی موچھیں احتیاط سے اس نے اتار کر خاور کے ہاتھ میں ہی پکڑائیں.. اور کالا موٹا چشمہ اتار کر کوٹ پر سیٹ کر کے لگایا..

"ہائے.. میٹ ارمان شہیر آفندی.. آج کا بچہ"

اس شخص نے اپنے معمول انداز میں تعاف کرنا گریہ کوئی عام تعارف نہیں تھا۔

www.kitabnagri.com

"تم نے دھوکہ کیا ہے میرے ساتھ..--" خاور کے پیروں تلے زمین نکلی تھی جسے وہ اپنا رہبر سمجھ رہا تھا اصل میں تو وہی اسکا دشمن تھا..

"کیسا لاغاری تیرے ہی گھر میں گھس کر تجھے مارا.."

"یہ تم لوگوں نے اچھا نہیں کر اچھتاؤ گے.." خاور دھاڑ کر بولا..

## Posted on Kitab Nagri

"واہ یہی کنفیڈینس ہونا ضروری ہے ڈھیٹ بننے کے لیے.. سامنے موت کھڑی ہے اور باتیں اتنی بڑی.. "ارمان بھی دھاڑ کرا دو بدو بولا۔

"غلطی کری تم نے یہاں ہاتھ ڈالنے کی.. "حارث نے براؤن جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کہا۔

"نہیں حارث اللہ کو یہی منظور تھا اس جیسے پاپی کی پکڑ ہمارے ہاتھوں ہی ہونی تھی۔۔ "سعدی نے کہا..

"خاور ہر کمال کو زوال ہے اسی طرح ہر گنہگار کی پکڑ ہے.. اور تو تو ویسے ہی بہت گناہ کر بیٹھا.. سعدی زرا بتا تو سہی اسے.. "ارمان نے آخر میں لب بھینچ لیے تھے۔

"ہاں کرپشن تم نے کر رکھی ہے پتا نہیں کتنے لوگوں کو لوٹا اور کتنے ہی الیگل کام تم کر چکے ہو اتنے کر تو توں پر اب جیل کا دیدار بنتا ہے..

خاور کو اب سمجھ آیا تھا کہ کس طرح ارمان نے پاشا بن کر اسے ٹریپ کر اپہلے پولیس اور دوسرے لوگوں کے ذریعے اسکی مشہوری خاور کے کان میں ڈلوائی پھر کس طرح اسے لالچ دی کہ خاور اسکے ساتھ مل کر کام کرنے سے انکار نہ کر سکے.. اور کیوں وہ اسے بات بات پر زلیل اور خوار کرتا تھا.. خاور تو یہ سمجھتا تھا کہ یہ ایک گینگسٹر ہے تو شاید اتنے اکھڑے مزاج کا ہے.. وہ گینگسٹر ہی تو تھا کئی بار وہ اس طرح بھیس بدل چکا تھا.. وہ ایک بند کتاب تھا جو کھلنے لگی تھی.. کیوں اسے بھیس بدلنے سے خوف نا آیا اور کیسے مہارت سے اس نے خاور کو اپنے جال میں پھنسا لیا..

ارمان کی اداکاری اور بھیس میں تبدیلی کی وجہ سے خاور کو زرا بھی شک نہیں ہوا تھا.. البتہ ارمان نے حارث کے پلان کے مطابق ہر پتا کھیلا تھا اور حلیا اسنے تیس پینتیس سالہ مرد کا کرا تھا تا کہ خاور کو زرا شک نہ ہو.. اور جہاں تک لڑکیوں والی بات

## Posted on Kitab Nagri

تھی تو وہ ارمان کا دماغ گھومتا تھا جب اس نے خاور کے پاس اسکے خاندان کے ہر فرد کی تصویریں دیکھی تھیں خاص کر خواتین کی جس میں پریشہ کی بھی شامل تھی.. اور خاور کے شوق کو اس نے اپنے لیے فائدہ مند سمجھ کر ایک خطرناک بازی کھیلی تھی.. اسکی جان ہر وقت پریشہ اور ملاہم میں ہی لٹکی رہتی تھی مشک کو اس نے خاور کی نظروں سے دور ہی رکھا تھا لیکن اسنے سکیورٹی کی گاڑیاں ساتھ لگوا دیں تھیں انکے پیچھے جسکا علم ان دونوں کو بھی نہیں تھا..

"سن لیے اپنے زندگی بھر کے کر توت اور تیری سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ تو نے پریشہ کو

اپنی میلی آنکھوں سے دیکھا اسکے بارے میں تو نے بکواس کری.. "ارمان اسکا گریبان پکڑے دھیمی آواز غرائے لہجے میں بولا..

"پریشہ کو حاصل کرنے کی خواہش جاگی بھی کیسے تیرے اندر.. وہ صرف ارمان آفندی کی ہے کسی کا اس پر کوئی حق نہیں یہ تم دماغ میں بٹھالو.."

ارمان نے جو کچھ بولا اسکے دل سے نکلا تھا یہ جاننے کے باوجود اسکے ساتھ کوئی اور منسوب ہے یہ تسلیم کرے بغیر کے اب پریشہ سے محبت کر بیٹھا ہے یہ سوچے بغیر در حقیقت وہ اسکے لیے ہی نہیں اسکے لیے تو کوئی اور ہے جو بچپن سے اس سے جڑی ہے..

اتنی دھیمی آواز میں اس نے خاور سے کہا تھا کہ سوائے خاور اور اسکے کسی نے کچھ نہیں سنا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

"اور دیکھ لو آج کا بچہ ہوں میں کیسے تمہیں بے وقوف بنا گیا تمہارے حواسوں پر چھا گیا اور تمہیں لمحہ بھر خبر بھی نہ ہوئی.. اسی لیے کہتے ہیں خاور اپنی اوقات میں رہنا چاہیے اور تمہاری اوقات تو حوالات میں تمہیں پتا چلے گی.. "ارمان نے اپنا نگھوٹھا اسکی چوڑی پشانی پھر ٹھوک کر کہا۔

"آفیسر اس لے جائیں اور اب تو عدالت میں ہی ملاقات ہوگی اس سے"۔

"اور جتنی ہو سکے اچھی خاطر داری کرے گا اس چور کی.. "سعدی خاور کے کندھے پر کہنی رکھ کر بولا خاور کے ہاتھ میں ہاتھ کڑیاں پڑ چکی تھیں ورنہ سعدی کے پہ مکہ جڑنے کا اسکا ارادہ تھا۔

وہ تینوں بھی ساتھ پولیس اسٹیشن گئے تھے میڈیا تک یہ بات ابھی تک نہیں گئی تھی سارا کام بہت رازداری سے ہوا تھا.. خاور کے آدمی جو اسکے ساتھ آئے تھے وہ بھی پکڑے گئے تھے البتہ ایک اسکا وفادار صارم کہیں چھپ گیا تھا تو وہ پولیس کی نظروں سے بچ گیا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پولیس کے جانے کے بعد صارم نے خاور لغاری کے بیٹے کو کال لگائی...

\*\*\*\*\*

ارمان اور سعدی آفندی اپنی گاڑیوں میں ہی پولیس اسٹیشن جارہے تھے حادثہ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ بس ان سارے جھمیلوں سے فارغ ہو کر حادثہ سب کچھ اپنے ماموں کو بتاتا اس سے پہلے تو انکو کچھ خبر ہی نہیں تھی کہ انکا بیٹا بھانجا اور

## Posted on Kitab Nagri

بھتیجے نے کیسا زبردست کام کرا ہے.. لیکن یہ سب بہت ر سکی تھا اگر خاور کو پا شا پر زرا بھی شک ہوتا تو وہ سیدھا سب سے پہلے اسکی جان لیتا۔۔ مگر اللہ نے سارا کام ساتھ خیریت سے کرا دیا تھا..

"یار حارث سب مل گیا مجھے پھر بھی کچھ بے چینی سی ہے.. "ایک بیکراری کافی دنوں سے ارمان کا چین برباد کیے ہوئے۔۔ "ایک عدد چائے کی ضرورت ہے تمہیں نشئی.. "حارث نے ارمان سے کہا..

"یاروں سب سے پہلے جا کر شکرانے کے نفل ادا کرینگے اس منحوس خاور کے پکڑے جانے کی خوشی میں.. "سعدی اپنے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے بولا..

"یار سعدی مجھے لگتا تیری خاور کے ساتھ الگ دشمنی تھی جو تجھ سے اپنے جذبات نہیں سنبھالے جا رہے۔۔ "حارث اسٹیرنگ گھماتے ہوئے فرنٹ مرر سے پیچھے بیٹھے سعدی کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔

"میرے بھائی اسکی غلطی یہ تھی اس نے میرے ابا اور تایاؤں کو بے وقوف بنایا اور سب سے بڑی بات کرپشن کرتا تھا وہ ملک کا غدار ہے.. ایسے لوگ نفرت کے قابل بھی نہیں.. چلتی گاڑی سے اسے دھکا دینا چاہیے اور اسکے پیچھے کتے چھوڑ دینے چاہیے.. "سعدی نے سزا کی تجویز پیش کری..

"تم عدالت میں جج صاحب کو یہ بولنا۔ "ارمان حارث کے ہاتھ پر تالی مار کر بولا اور تینوں بے مروت ہنس پڑے..

اللہ بھی انسان کو اسکی نیت کے مطابق نوازتا ہے انکی نیت صاف تھی اللہ نے انکے راستے میں آتی رکاوٹوں کو ہٹا دیا تھا..

ارمان گاڑی کی چیر پہ پشت ٹکائے بیٹھا تھا اور اب اس نے گردن بھی ٹکا کر اپنی آنکھیں موند لیں۔۔ "پریشہ تم سے اللہ پر بھروسہ کرنا سیکھا تھا تم نے کہا تھا بس اللہ پر یقین رکھنا تو تمہارے سب کام با آسانی حل ہو جائینگے اب وعدے کے مطابق



## Posted on Kitab Nagri

سب سے پہلے تمہیں ہی بتاؤں گا اس سب کے بارے میں.. یا اللہ تیرا شکر ہے میرے مالک تو نے مجھ حقیر کی لاج رکھ لی بے شک تیرے ہر کام میں بہتری ہے مجھے ہمت اور حوصلہ دے مستقبل کے لیے میری دل کی ویرانیت کو ختم کر دے میرے رب بے شک میرا مالک تو ہے مجھے اور میرے خاندان کو ہر نقصان اور مصیبت سے اپنی پناہ میں رکھنا.. "ارمان دل میں اللہ سے دعائیں اور اسکا شکر ادا کر رہا تھا.. وہ دنیا کے سامنے ایک چٹان جیسا تھا مگر رب کے آگے اسکی ذات چیونٹی سے بھی کم تھی وہ ناشکر انہیں تھا وہ جانتا تھا اللہ کو شکر پسند ہے اور پھر شکر کے بدلے وہ اپنے بندے کو مزید نعمتوں سے نوازتا ہے۔۔۔ بے شک جسکا رب ہو اسے دنیا کی پریشانیوں اور جھمیلوں کا پتا نہیں چلتا..

\*\*\*

"کیوں صبح ہی صبح کال کر کے پریشان کر رہے ہو تم صارم؟؟"۔۔۔ جونے نے کہا۔

"اسکا اصل نام جمیل تھا جو اسے ناپسند تھا تو اس نے اپنا نام جونے رکھ لیا تھا.. درحقیقت باپ چور اور ملک کا غدار تھا تو بیٹا بھی ایک غنڈا موالی تھا تھا.. مگر خاور لغاری اسے منظر عام سے پیچھے رکھتا تھا..

"بھائی وہ خاور صاحب کو پولیس پکڑ کر لے گئی"۔۔۔

"صارم صبح کیا بھانگ پی لی ہے جو بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو وہ لغاری ہیں آج تک پولیس انہیں ہاتھ نہیں لگا سکی تم پکڑنے کی بات کر رہے ہو۔۔۔" وہ مغرور ہوا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارے بھائی وہ ارمان آفندی نے انھیں پاشا بن کر پکڑوایا ہے.." صارم نے اسے باقی کی بھی ساری بات بتائی..

"تو گدھے پہلے بول نا تو اب بول رہا ہے اور یہ ارمان آفندی ہے کون جسکی اتنی ہمت کہ جونی کے باپ کو جیل بھیج واسکے"۔

جونی کو آفندیز تک کی تو خبر لغاری نے دی تھی کہ اسکا نیا بکرا یہ لوگ ہیں باقی زیادہ کچھ اسے معلوم نہیں تھا اور پاشا کا بھی اس نے ایک دو بار ذکر کر ا تھا..

"یہ ارمان بہت اچھل رہا ہے اسکی لگائیں تو اب میں کسوں گا کوئی کمزوری اسکی ہوگی معلوم کرو تم.." جونی نے صارم کو حکم دیا..

"بھائی وہ کوئی عام انسان نہیں اگلے دس قدم کے بارے میں پہلے سے سوچ کر رکھتا ہے"۔

"تو اسکا آدمی ہے یا میرا ساری اچھائیاں جانتا ہے اسکی.." جونی دھاڑا تھا وہ بس گھر سے نکل رہا تھا..

"اب تک میں اسے اتنا ہی جان سکا ہوں.. اتنا بدھیمان شخص اپنی کمزوریاں ایسا تو کھلی نہیں چھوڑے گا.. مگر اسکا ایک چھوٹا بھائی ہے شامیر آفندی دونوں بھائیوں میں بہت محبت ہے.." صارم کے چہرے پہ ایک شیطانی مسکراہٹ اچھل آئی۔

www.kitabnagri.com

"اوہ اسٹریج بھائی چارہ! کیوں نا اس بھائی چارے کو ختم کر دیا جائے.. اس ارمان کو بھی پتا چلے کہ ہم نے بھی چوڑیاں نہیں پہن رکھیں"۔

"تو بھائی اب کیا کروں؟"

"گدھے یہ بھی میں بتاؤں تجھے اب"۔

Posted on Kitab Nagri

"جی سمجھ گیا میں آپ بس پرانے والے اڈے پر آجائیں وہاں پولیس نہیں پہنچ سکتی باقی سب جگہ وہ چھاپہ مار رہی ہے"۔

"ہننبہہ.. "جونہی نے پھر فون کاٹ دیا اس وقت اسکے سر پر خون سوار تھا..

"ارمان آفندی کھیل تم لوگوں نے شروع کر رہے تو اب ختم میں کرونگا اپنے بھائی کو بچا سکتے ہو تو بچالو.." جونی نے بڑبڑاتے ہوئے گاڑی سڑک پر دوڑا دی..

آج یونی کی چھٹی تھی تو شامیر کی آنکھ صبح نو بجے ہی کھل گئی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ گھر سے بنا بتائے گھومنے کے لیے نکل گیا تھا اس بے چین بوٹی سے گھر میں تو ویسے بھی ٹکا نہیں جاتا تھا.. ایک شاندار صبح کے استقبال کا پلان اس نے سب کو پریشان کر کے شروع کرنا تھا مطلب "پرینک گیم" لیکن زندگی اسکے ساتھ جو پرینک کرتی اسکی اسے کہاں خبر تھی وہ اپنی موج مستی میں تھا۔

ابھی گاڑی ہائے وے پر تھی کہ کچھ غنڈوں نے اسکا راستہ روکا اور شامیر کی تیگ گئی تھی وہ چڑ کر باہر نکلا..

"کیا ہے سالوں صبح ہی اپنا دندھا شروع کر دیا۔" اسکے آگے شامیر مزید کچھ کہتا پیچھے سے کسی نے وزنی لوہے کا ڈنڈا اسکے سر پر مارا تو شامیر کے قدم لڑکھڑائے اور وہ دنیا سے بے خبر لمحوں میں زمین بوس ہو گیا۔ کل تک کی حسین زندگی کے مناظر اسکی آنکھوں میں تیرنے لگے تھے۔۔ سب کو تنگ کرنا اپنی مستی میں رہنا ہر ایک چیز۔۔

ڈنڈا لگنے کی وجہ سے سر پیچھے سے پھٹ گیا تھا اور خون تیزی سے سڑک لال کر گیا..

"اٹھاؤ اسے اور لے کر چلو۔۔" صارم نے اپنے بندوں سے کہا اور وہ اسے اٹھا کر لے گئے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ان کے جانے کے بعد ایک لڑکا شامیر کی گاڑی تک آیا اور اس نے جلدی سے شامیر کا فون اٹھایا اور کال لسٹ میں جا کر اس نے حارث کو کال لگائی آخری بات اسکی رات میں حارث سے ہوئی تھی..

اس لڑکے نے سارا واقعہ دیکھ لیا تھا مگر ڈر کے مارے وہ سامنے نہیں آیا تھا مگر انسانیت اس میں تھی تو اس نے اسکے گھر والوں کو بتانا ضروری سمجھا اور مدد کے لیے شامیر کا فون اسے دکھائی دیا تھا.. جو شامیر کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا اور زمین پر پڑا رہ گیا۔

"ارمان صبح ہی شامیر کی کال آرہی ہے۔" حارث نے حیرانی سے بتایا۔

"اچھا اٹھ گیا ہو گا منع کر دو اسے ابھی کے گھر سے باہر نکلے"۔

"ہنہہ.. " حارث نے کال اٹینڈ کری۔

"سنیں آپ حارث بات کر رہے ہیں"۔

"ہاں.. لیکن تم کون ہو جو شامیر کے فون پہ بات کر رہے ہو.. " حارث کو تشویش ہوئی شامیر پاسورڈ نہیں لگاتا تھا موبائل میں تو اس لیے کسی کو دیتا بھی نہیں تھا وہ اپنا موبائل۔

www.kitabnagri.com

اس لڑکے نے حارث کو سارا واقعہ بتایا..

اور پھر حارث نے اس سے ایڈریس بھی معلوم کر لیا اور اس لڑکے کو وہیں ٹھہرنے کا کہہ کر لائن کاٹ دی..

"ارمان کچھ لوگوں نے شامیر کو اغوا کر لیا ہے.. " حارث تیزی سے بولا۔

## Posted on Kitab Nagri

"یہ ضرور لغاری کے آدمیوں کا کام ہے" امتیاز کبیر نے کہا.. وہ اس وقت پولیس اسٹیشن میں موجود تھے..

ارمان کے نمبر پر ایک انجان نمبر سے کال آئی..

"ریسو کرو ارمان کیا پتا اغوا کاروں نے کال کی ہو"..

ارمان تو کال ریسو کرتے ہی دھاڑا تھا..

"ہاؤڈ ٹیر یو... شامیر کو اغوا کرنے کا تم لوگوں نے سوچا بھی کیسے؟؟"

"اوہ لگتا ہے ارمان صاحب کو خبر مل گئی.. چلو اچھا ہے اب مجھے بتانا نہیں پڑے گا"..

"چھوڑ دو اسے" سعدی بولا چونکہ فون اسپیکر پر تھا۔

"ایک منٹ چھوڑ دو نگا مجھے اسکا ویسے بھی کیا کرنا۔ لیکن تم میرے باپ کو پہلے جیل سے نکلاؤ.." اس نے سعدی کی بات کاٹ کر کہا۔

"اوہ ڈونٹ تھنک ایسا کچھ ہو گا وہ مجرم ہے اور اسکی چھوٹ اب نہیں ہو سکتی"..

"ٹھیک پھر تم اپنے بھائی کو بھی بھول جاؤ.. دفنانے کی تیاریاں کر لو ویسے بھی بے چارے کا بہت خون بہہ چکا ہے.. بائے دا وے میرا نام جوئی لغاری ہے اور یہ کھیل اب میرے طریقے سے چلے گا۔"

"آہ ڈیم اٹ.. ارمان نے فون زمین پر پٹخا..

## Posted on Kitab Nagri

"سالا مجھے دھمکا رہا ہے... آفیسر آپ ٹریس کریں شامیر کی لوکیشن اب میں اس جونی کو بتاؤنگا کہ کھیل کیسے کھیلتے ہیں.. "ارمان کی ماتھیں کی رگیں تن آئی تھیں۔۔"

"بیٹا شامیر کا فون اور گاڑی دونوں یہیں ہیں ہم ٹریس نہیں کر سکتے.. بہت صفائی سے انھوں نے اپنا کام کرا ہے.."

"نہیں شامیر کو میں نے اپیل واپس گفٹ کری تھی وہ ہر جگہ وہ پہن کر رکھتا اس سے ٹریس کریں اسکی لوکیشن.. "ارمان سوچ کر بولا تھا۔

"ہاں.. "کبیر صاحب نے آرڈر دیا اور وہ باقی سب ہائے وے کی طرف جانے کے لیے نکل گئے..

ہائے وے پہنچ کر پولیس نے ساری جانچ پڑتال کر لی تھی.. اور شامیر کی لوکیشن ٹریس کرنے میں وہ کامیاب بھی ہو گئے تھے..

آج صبح سے یہ سارے کام بہت جلد ہوئے چار گھنٹوں میں جیسے لغاری کو جھٹکے ملے ویسے ہی آفندیز کو بھی.

11:00 بجے ایک گھنٹے میں وہ جگہ پر پہنچ گئے تھے. پولیس نے مکمل ایئر یا گھیر لیا تھا.. اور ارمان سعدی اور حارث کو باہر رکنے کا کہہ کر وہ لوگ اندر گھس گئے تھے. اس وقت وہاں جونی نہیں پہنچا تھا.. زبردست فائرنگ کے بعد پولیس کی ضبط میں سارے غنڈے آگئے تھے مگر صارم پھر چالاکی سے بھاگ گیا تھا.. اس انسان کو بھی سکون نہیں تھا ہر وقت اچھلتا پھرتا رہتا تھا..

ارمان سے مزید انتظار نا ہوا تو وہ خود بھی اندر کی طرف بھاگا..

شامیر کو اس نے ڈھونڈا اور ایک بڑے ہال میں شامیر کے بے جان وجود کو دیکھ کر ارمان کی روح کانپ گئی.



## Posted on Kitab Nagri

ارمان دوڑ کر اسکے خون سے لت پت وجود کے پاس آیا..

"شامیر اپنی آنکھیں کھولو.. مان کی بات نہیں سنو گے.. "ارمان اسکا چہرہ گود میں لیے التجاہہ اتر چکا تھا..

ارمان کی آواز کے پیچھے پولیس اور سعدی اور حارث بھی وہاں آگئے.

"سعدی دیکھ یہ اٹھ نہیں رہا.. کمینہ دیکھ ابھی بھی مذاق کر رہا ہے.. "آج ارمان آفندی میں کوئی اور ہی نظر آ رہا تھا ایک بھائی جو دوسرے بھائی کی زندگی کے آگے بے بس تھا..

حارث نے اسکے سر کے نیچے ہاتھ رکھا تو اسے اندازہ ہوا کہ اسکا سر پھٹا ہے..

وہ لوگ جونی کی شامیر کے بارے میں خبر دینے کی وجہ سے ایمبولنس ساتھ لائے تھے..

شامیر کو ارمان اور سعدی نے مل کر اسٹریچر پر لٹایا اور ہاسپٹل کے لیے روانہ ہو گئے.. موسم ایسا ہو گیا تھا کہ بادل کبھی بھی برس سکتے تھے..



www.kitabnagri.com

کاریڈور میں وہ تینوں بیٹھے آپریشن ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے.. تبھی ایک نرس باہر نکل آئی..

حارث کے پوچھنے پر نرس نے بتایا کہ شامیر کی حالت بہت سیریس ہے اگر بچ گیا تو کومہ میں جاسکتا ہے یا پھر یادداشت چلی جائے گی لیکن اس کے لیے بھی اسکا ہوش میں آنا ضروری ہے. اوپر سے خون کا بھاؤ بھی بہت بڑا نقصان تھا..

"ارمان حوصلہ کر کچھ نہیں ہو گا برگر کو.."

## Posted on Kitab Nagri

"مجھے معلوم ہے اسے کچھ نہیں ہو گا اتنی جلدی جان نہیں چھوڑے گا۔ مگر یہ جوئی اب مجھ سے کیسے بچے گا! جو حالت اس نے میرے بھائی کی کر دی ہے اس سے بدتر میں اسکی کرونگا موت کے لیے بھی تڑپے گا وہ سالہ۔۔"

ادھر جوئی کا پاراہائی تھا کہ وہ لوگ شامیر کو چھڑا کر لے گئے تو اب سیدھا اس نے ہسپتال آنے کی طرف رخ کر اٹھا۔۔ پولیس مسلسل اسکی تلاش میں تھی۔۔

پریشہ خواب دیکھ کر جاگی اسکی دھڑکنیں اسکا ساتھ نہیں دے رہیں تھیں اسکا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔۔

"ہائے اللہ کیسا خواب تھا۔۔

استغفر اللہ استغفر اللہ!!"

"شامیر۔۔" اچانک پریشہ کو اسکا خیال آیا اس نے اسے کال لگائی نمبر بند جا رہا تھا پھر ارمان کو کال کی تو وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔۔

"ہیں ان دونوں کے بڑے نخرے ہو رہے ہیں ابھی ٹھیک کرتی ہوں۔" پریشہ کو کیا خبر تھی یہاں تو سب بگڑا پڑا تھا۔۔

اس نے سعدی کو کال لگائی۔۔

پل بھر سکون اسے بھی نہیں مل رہا تھا پتہ نہیں کیوں اسکا دماغ بھٹک بھٹک کر شامیر پر جا رہا تھا۔ پریشہ شامیر کو بہت تنگ کرتی تھی وہ بھی اسے بہت کرتا مگر پریشہ کو اس سے بہت محبت اور لگاؤ تھا۔ بچپن سے وہ سب سے زیادہ اسکے ساتھ کھیلتی ہے۔ اسکی ہر اچھی بری بات شامیر جانتا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"سعدی میں اس منحوس شامیر کو کال کر رہی ہوں اسکا نمبر بند ہے اور ارمان تمہارے ساتھ آفس میں ہو گا اسکو بولو کال اٹھالے موبائل کیا اس موصوف نے شو کے لیے رکھ رکھا ہے.." پریشہ برہم ہوئی..

"ہاں وہ شامیر ہسپتال میں ہے تو اس لیے کال نہیں اٹھا رہا.."

"کیا ہسپتال؟ کیا ہوا اسے؟؟ اور تم سب کہاں ہو؟؟" پریشہ نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی..

"ابے سعدی اسے کیوں بتا دیا یہ اب سب کو بتا دیگی اور سب پریشان الگ ہونگے.." ارمان دھیرے سے لب بھینچے غرایا۔  
"یار غلطی سے نکل گئی میرے منہ سے اب کیا کروں یہ تو پوچھ پوچھ کر دماغ چاٹ جائے گی.." سعدی فون پر ہاتھ رکھ کے ہلکے سے بولا..

"اب سنبھال خود ہی اسے.. بلکہ مجھے دے فون.." ارمان نے خود اس سے بات کی..

"پریشہ بس شامیر کا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہوا ہے.." ابھی ارمان کچھ بولتا پریشہ بیچ میں ہی بولنے لگی۔

"آہ.. میں ابھی ماما کو بتا کر آتی ہو.." پریشہ نے ارمان کی بات کاٹی تھی..

"او باولی صبر تم سب کو پریشان نہیں کرو۔ ہم نے کسی کو کچھ نہیں بتایا۔ اور اپنا منہ بند رکھنا تم۔۔ اب فون رکھو۔"

"کیوں میں وہاں آؤنگی مجھے بتاؤ کونسے ہاسپٹل میں ہو.."

"پریشہ میرا دماغ خراب نہیں کرو۔ ویسے ہی سر درد سے پھٹ رہا ہے.." ارمان نے سخت لہجے میں کہا۔

"مت بتاؤ میں گھر پہ سب کو بتا دوں گی.." پریشہ بھی دھمکی دینے پر اتر آئی..

## Posted on Kitab Nagri

"اللہ میری ماں اچھا اس ہاسپٹل میں آجاؤ اور دھیان سے ویسے ہی بارش ہونے والی ہے"۔

ارمان کو اسکا بھی خیال تھا۔

پریشہ جلدی سے تیار ہوئی گردن کے گرد اپنا دوپٹا سلیقے سے سجا کر اسلہ بیگم کو یہ بتا کر وہ سپرمارٹ جارہی ہے ڈرائیور کے ساتھ نکل گئی۔

میڈیا تک یہ خبر پھیل چکی تھی اور انکو کسی نے ہاسپٹل کا بتا دیا تھا تو لوگ وہاں آرہے تھے۔

\*\*\*\*\*

پریشہ نے کاریڈور میں بیٹھے ان تینوں کو دیکھا تو وہاں بھاگ کر آئی۔

"حادثہ شامیر کو کیا ہوا ہے؟؟"

"کچھ نہیں بس ہلکہ سا گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔" جواب ارمان کی طرف سے آیا۔

"اچھا.. اللہ کرے برگر بوائے جلدی سے ٹھیک ہو"۔

www.kitabnagri.com

"کیوں؟؟"

"کیا کیوں! تم نہیں چاہتے کہ وہ ٹھیک ہو.. "پریشہ سعدی کے عجیب ری ایکٹ پر بولی۔

"پہلے زندہ تو بچ جائے پھر ٹھیک کی بات ہوگی.. "سعدی بڑبڑایا ارمان نے اسکی کمر پر گھونسا مار کر چپ کرایا۔ سعدی کا مزاق کا سوچ ہر وقت آن رہتا تھا اور اب بھی بس اسکی امید پہلی اور آخری اللہ سے تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار یہاں سگنل نہیں آرہے زری کال کر رہی تھی مجھے"۔

"نیچے آرہے ہیں ہاسپٹل کی پچھلی طرف وہاں جا کر بات کر لو۔" حارث جھٹ بولا۔

پریشہ اس پر مسکراہٹ اچھالتی نیچے چلی گئی۔

"اف یار یہ پکاتی بہت ہے"۔

"یہ تو ہے سعدی! مشک کم ہے کیا سوچ میرے ساتھ گھر میں رہتی ہے تو کتنا میں مظلوم ہوں۔" حارث افسوس سے بولا۔

"یہ آپریشن کب ختم ہو گا؟؟؟" ارمان بے صبری سے گھڑی کے کانٹوں کو دیکھ رہا تھا۔

وقت پانی کی طرح گزر رہا تھا لیکن آپریشن ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ شامیر کا سر بہت زیادہ پھٹ گیا تھا۔

اب کاریڈور میں بالکل خاموشی تھی ارمان کا دل کرچی کرچی ہو گیا تھا۔ شامیر اسکی جان تھا۔ شامیر کی ساری حرکتیں اسکو یاد

آ رہی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سالاکتنے مزے سے کہہ رہا تھا اس دن اللہ میں کنوارہ مرنا نہیں چاہتا۔" سعدی کا کہتے ہوئے ایک آنسو موتی کی طرح

زمین پر گرا۔

موت برحق ہے پر اس سے پہلے کی اذیت انسان سے جڑے دوسرے انسان کے لیے بھی جان لیوا ہے۔

بس وہ لوگ اللہ سے ہی اسکی زندگی کی دعائیں مانگ رہے تھے۔ اسکے علاوہ کوئی مضبوط سہارا بھی موجود نہیں تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

کارڈور کی خاموشی کو ایک فائر کی آواز نے توڑا اور دوسری آواز کسی کے چلانے کی تھی..

"پریشہ!" ارمان کو اسی کا خیال آیا۔

"حارث ابھی پریشہ اسی طرف گئی ہے۔" سعدی نے آنکھیں پھاڑے تصدیقی طور پہ پوچھا۔

"ہاں.. سعدی تم یہیں رکو شمیر کی خبر رکھنا ہم دونوں دیکھتے ہیں.. " ارمان نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"حارث بھاگ.. " وہ دونوں آواز کی سمت بھاگے۔

سعدی کو بھی چین نہیں آ رہا تھا تو وہ کھڑکی کی طرف لپکا.. اور سمیر کو اس نے کال لگادی تھی..

ارمان اور حارث جیسے ہی نیچے پہنچے سامنے کا منظر دیکھ کر دونوں کے طوطے اڑے..

پیچھے کوئی وارڈ بوائے بھی آواز سن کر وہاں سب سے پہلے آیا تھا مگر وہ کسی پلر کے پیچھے چھپا کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

پریشہ کی گردن جوئی کی گرفت میں تھی..

"لندن ریٹرنز یہ کون ہے دیکھو کیا کر رہا ہے تمھاری گڑیا کے ساتھ.. " پریشہ نے جیسے ہی مان کو دیکھ سکھ کا سانس لیا۔ اتنا

بھروسہ اسے اپنے کزن پر تھا کہ وہ اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔

پریشہ کی آواز جب ارمان کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ ہوش کی دنیا میں آیا..

مگر اب جوئی نے پریشہ کے سر پر بندوق رکھ دی تھی اور اسے گردن سے پکڑے رکھا تھا..



## Posted on Kitab Nagri

"یاریہ جونی لیور کہاں سے ٹپک گیا.. "سعدی سمیر کو ساری کنٹری کر کے سنارہا تھا اور سمیر پاکستان آنے کی تیاری اگلی فلائٹ سے وہ پاکستان واپس آنے کے لیے نکل رہا تھا..

"جونی چھوڑ اسے تیری ہمت کیسے ہوئی اسے چھونے کی "ارمان وہاں سے دھاڑا.. پریشہ کی جان خطرے میں تھی اس لیے وہ آگے بھی نہیں بڑھ پارہا تھا..

بادل بھی یہ سب دیکھنے کے بعد برس پڑے تھے پریشہ کا وجود پورا بھیگ چکا تھا.. اپنی عزت کی لاج رکھنے کی وہ بس رب سے دعائیں مانگ رہی تھی..

"ویسے ارمان آفندی جان تو میں تمہاری لینے آیا تھا مگر لگتا ہے اس چھمک چھلو میں تمہاری جان ہے تو پہلے اسے ماروں گا پھر تمہیں.."

"بند کر اپنی بکواس جونی.. تو غلط کر رہا ہے میں تیرا حشر بگاڑ دوں گا.. "ارمان ایک دم بے بس تھا اگر اسکے پاس اس وقت پریشہ نہ ہوتی تو وہ جونی کی دھلائی کر دیتا مگر پریشہ جونی کی گرفت میں تھی..

"کیا کر لو گے تم.. کچھ بھی نہیں کر سکتے میرے باپ کو جیل بھجوا یا ہے نہ اب ساری زندگی اسکا خمیازہ تمہارے گھر والے بھگتیں گے.."

"ارمان یہ کیا کہ رہا ہے.. "پریشہ نا سمجھی سے بولی اور اب وہ سسکیوں سے رونے لگی تھی.. آخر اسکی عزت کا معاملہ تھا اتنی تکلیف اس نے پوری زندگی نہیں اٹھائی تھی جتنی ان چند لمحوں میں سہی تھی..

جونی نے پریشہ کا دوپٹہ گلے سے کھینچ کر زمین پر پھینکا.. پریشہ نے سختی سے اپنی آنکھوں میچ لیں..

## Posted on Kitab Nagri

"پریشہ.. "ارمان آگے بڑھنے لگا..

"نا غلطی بھی ناکرو یہیں چھ گولیاں اس میں اتار دوں گا.. ویسے لڑکی تو بڑی حسین ہے جبھی تو اتنا پاگل ہو رہا ہے.. "جونہی نے پریشہ کے گرد بندوق گھومائی تھی..

اپنے بارے میں ایسی واحیات گفتگو سے پریشہ کی روح کانپ رہی تھی بارش کی وجہ سے وہ ویسے ہی سردی سے الگ کانپنے لگی تھی..

"اللہ مجھے موت دے مگر میری عزت سنبھال کر رکھ.. " آج تک پریشہ اپنی حفاظت کرتی آئی تھی مگر آج ایک پتھر کی مرتی بنی خود کا تماشہ دیکھ رہی تھی..

ارمان نے بچپن کے بعد آج پریشہ کو ایسے روتے دیکھا تھا۔

ارمان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جونہی کو زندہ زمین میں گاڑ دے اسکی پاکیزہ پریشہ کی عزت خراب کرنے پر وہ تلا تھا..

پریشہ کے کچھ سمجھ نہ آیا تو اپنے بچاؤ کے لیے اس نے زور سے اپنا جو گرز والا پاؤں جونہی کے پیر پر مارا اگے کے دو دانت اس کے دوسرے ہاتھ پر گاڑ دیے اور ناخنوں کا بھی جلوہ دکھایا اور آخر میں اس کی پیٹھ پر اپنی کہنی ماری جس سے جونہی کی اس ہر سے گرفت ڈھیلی ہوئی اور وہ اس کے چنگل سے نکل کر بھاگی..

ارمان تو بس موقع کی تلاش میں تھا وہ فوراً جونہی پر لپکا۔ جونہی کے ہاتھ سے گن نیچے گر گئی تھی.. اور ارمان اب اپنے جلوے اسے دکھا رہا..

پریشہ وہاں حارث کے سہارے کھڑی تھی...

"پریشہ ٹھیک ہو.."

## Posted on Kitab Nagri

"ہنسنہ.." مختصر کہہ کر وہ چپ ہو گئی بلکہ سامنے پوری ایکشن مووی دیکھ رہی تھی۔

ارمان نے جونی پر وار کیا تو بدلے میں اس نے اسکے منہ پر مکہ جڑا جس سے ارمان کے ہونٹ کے نیچے سے خون رسنے لگا اور وہ حلقہ سا پیچھے بھی ہوا۔

پھر ارمان نے سارے حساب اس سے برابر کرے۔۔ دائیں پاؤں کو قوت سے گول گھوم کر اسکے منہ پر جڑا۔

جونی نے بچاؤ کرنا چاہا مگر ارمان کے بے قابو غصے کے آگے اسکا دفاع کچھ کام نہیں آیا۔۔

مان نے دو دونوں ہاتھوں کی مضبوط مٹھی بنا کر اسکا سر پر ماری اور گریبان سے پکڑ کر اپنا سراسکی کھوپڑی پر زور سے مار کر ایسے زمین پر پٹھا۔۔ جونی کی قوت مدافعت اسکے اتنے اچانک حملوں پر بالکل ختم ہو گئی تھی۔۔

ارمان نے لندن سے مارشل آرٹس بھی سیکھ رکھی تھی۔۔ اسکے بارے میں بھی کوئی نہیں جانتا تھا اور کافی عرصے بعد اپنی پریکٹس کا امتحان آج جونی پر ہاتھ صاف کر کے خود لے رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حارث نے اپنی جیکٹ پریشہ کو پہننے کے لیے دے دیا۔۔

ارمان نے لگا تار دس بارہ مکہ تو جونی کے منہ پر رسیدے تھے تبھی پولیس بھی وہاں آگئی تھی اور ہاسپٹل کا آدھا اسٹاف وہاں کھڑا تماشا دیکھ رہا تھا سب دل دل میں بہت خوش ہوئے تھے جیسے کو تیسوا والا حساب تھا۔۔

آفیسر نے ارمان کو روکنا چاہا مگر ارمان کے اشارے پر وہ خود پیچھے ہو گئے۔۔ ارمان کے سر پر جنون سوار تھا۔۔ اس وقت وہ ایک بپھرا شیر بنا تھا۔

جب جونی پورا انڈھال ہو کر نیچے گرا تو اسکے پیٹھ پر ایک زوردار لات مار کر گھٹنوں کے بل اس پر جھکا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"میرے بھائی کی جو حالت تونے کری یہ بس اسکا معمولی سا حساب ہے اور جو تونے اپنی گندی نظروں سے پریشہ کو دیکھا اسے چھو اور دوپٹہ تونے اس ہاتھ سے کھینچا تھا نا۔" ارمان کے چہرے پر گہری کڑوی مسکراہٹ آئی ی اور اگلے ہی پل اس نے اسکے بائیں ہاتھ کی کہنی مڑوڑ دی اور آواز سے معلوم ہوا کہ اس نے ہڈی توڑی تھی۔

ہاتھ جھاڑ کر مان نے پریشہ کا دوپٹہ اٹھایا اور اسکی طرف رخ کر کے مڑا۔

اتنے میں صارم نے پولیس کی گرفت میں آنے سے پہلے گن اٹھا کر ارمان کا نشانہ لگایا۔ جیسے بھاگتے چور کی لنگوٹھی ہی سہی اس نے سوچا کچھ نا ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے جیل تو اب جانا ہی ہے تو آفندیز کو زرا دھچکا ہی دے جائے۔

"ارمان.. پریشہ جتنی دیر میں چلائی گولی اپنا کام کر چکی تھی ارمان کا خون تیزی سے بہنے لگا تھا۔

اور یہ سب دیکھ کر پریشہ اپنا سر پکڑے حارث کے ہاتھوں میں جھول گئی۔

ارمان بے ہوش پریشہ کو دیکھ کر اسکے پاس لڑھکتے قدموں سے آیا اور دوپٹہ اسکے سینے پر پھیلا دیا۔

بازو پر گولی لگنے سے خون کافی بہہ رہا تھا اور صبح کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے ارمان کا جسم اب نڈھال ہو گیا تھا اور بس وہ بھی پھر زمین پر گر گیا۔

www.kitabnagri.com

سعدی سے مزید کھڑکی پر نا کھڑا رہا وہ بے ترتیب دھڑکنوں کے ساتھ نیچے بھاگ آیا۔

حارث ایک دم سن ہو گیا تھا دونوں اسے جان سے زیادہ عزیز تھے اور دونوں ہی دنیا سے بے خبر الگ سو رہے تھے۔

وقت نے کیسا پاپا پلٹا تھا۔ کل رات کو تو وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ اپنی زندگی میں مگن تھے مگر اب جیسے ان میں کچھ کمی ہونے لگی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

پولیس نے صارم کو پکڑا اور حادثہ کے کہنے پر سعدی ساتھ ہی پولیس اسٹیشن گیا۔ میڈیا وہاں پہنچ گئی تھی لیکن اصل بات کسی کو معلوم نہیں تھی۔

اس وارڈ بوائے نے پوری ویڈیو بنا کر فوراً سوشل میڈیا پر ڈال دی تھی۔ شروع کا واقعہ اس میں ریکارڈ نہیں ہوا تھا لیکن پریشہ کا دوپٹہ کھینچنے سے لے کر آخر تک ایک ایک چیز اس میں ریکارڈ ہو گئی تھی۔

میڈیا کو دیکھ کر اس نے وہ ویڈیو کسی اینکر کو دکھائی اور انہوں نے تبھی اپنے نیوز چینل پر چلا دی پورا میڈیا تجسس میں تھا کہ آفندی خاندان کے بچوں کی حالت پر کہ ایک کو گولی لگی تو دوسری کے ساتھ بد تمیزی ہوئی۔

فاروق اور زوار صاحب کو ان کے دوستوں نے فون کر کے آگاہ کر اور وہ لوگ فوراً گھر سے ہاسپٹل کے لیے نکلے۔

راستہ میں وہ موبائل پر ہی ساری خبریں دیکھ رہے تھے انکا دل بیٹھے جا رہا تھا سمجھ کسی کو نہیں آرہی تھی کہ ہوا کیا ہے اور ہوا کیوں ہے!

شایان کو سعدی نے فون کر کے پولیس اسٹیشن بلا لیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میں کون ہوں؟؟ تم لوگ مجھے نہیں بتا سکتے تھے۔" شایان مسلسل سعدی پر برس رہا تھا۔

"تو پرائم منسٹر لگا ہے جو اس خاور کو گرفتار کروالیتا اپنے ایک حکم سے جو تجھے بھی بتاتے۔" سعدی نے جواباً کہا۔

"تو سعدی تم تینوں نے مجھے بتانے کی زحمت تک نہ کری۔ میری تو جان ہلکان ہو رہی ان تینوں کے بارے میں سوچ کر۔"

"یار ٹھنڈا ہو جا۔ تیرے کام میں کوئی مسئلہ نہ ہو ہم نے تجھے اس لیے نہیں بتایا تھا۔"

## Posted on Kitab Nagri

سعدی نے رپورٹ درج کرائی انکے وکیل بھی وہاں موجود تھے سارے کام وہی سنبھال رہے تھے..

سعدی پولیس اسٹیشن سے باہر نکل رہا تھا تبھی میڈیا کا ہجوم دیکھ کر اپنے بال درست کر کے منہ تھپتھپا کر باہر نکلا.. آخر کیمرے میں اچھا جو دکھنا تھا۔ کچھ بھی ہو پر سعدی آفندی کی پرسنلیٹی خراب نہ ہو۔

"سعدی آفندی یہ سب کیسے ہوا آخر وہ جونی آپ لوگوں کے پیچھے کیوں پڑا تھا؟" ایک اینکر نے پوچھا..

"ہم نے سنا ہے خاور لغاری کو آپ لوگوں نے پکڑوایا ہے اور ان پر کرپشن کا الزام بھی لگایا ہے.. " دوسرا اینکر پہلے والے پر چڑھائی مارتے ہوئے بولا..

"ایک منٹ سب کا جواب دو نگامیں.. شایان اپنا موبائل دے۔"

سعدی نے ریکارڈنگ کا بٹن آن کر اچھر بولنا شروع ہوا۔

"خاور لغاری آفندی انڈسٹری کا حصہ بنے جا رہا تھا لیکن مجھے اس پر شک تھا میں نے اسکے بارے میں معلومات نکلوائی تو وہ کچھ ٹھیک نہیں نکلی۔ اسکے بعد پولیس کی مدد سے ہم نے اسے ٹریپ کیا اور ارمان آفندی نے پاشا بن کر اس سے معلومات نکلوائی.. اب تحمل سے سنیں جس خاور کو سب یہاں بلکہ زیادہ تر لوگ بہت پارسا سمجھتے ہیں تو ایسا نہیں ہے.. وہ ایک کرپٹ آدمی ہے ملک کا پیسہ اس نے کھایا ہے.. معصوم لوگوں کی جائیدادوں کو چالاکی سے اپنے نام کر لیتا ہے اور پھر وہ لوگ سڑک پر آجاتے ہیں.. تیسرا یہ ایگل ڈرگز سپلائمنٹ کا کام بھی کرتا ہے اور اسکے پیچھے کسی بڑی پارٹی کا ہاتھ بھی تھا.. " سعدی بولتے بولتے رکا اور ایک گہری سانس لے کر ان سب کے چہرے کے حیران کن تاثرات دیکھے..



## Posted on Kitab Nagri

"جب یہ پکڑا گیا تو اسکے بیٹے جو بیٹا تھا اس نے ارمان آفندی کے چھوٹے بھائی شامیر آفندی کو اغوا کر لیا لیکن پولیس نے اسے چند ہی گھنٹوں میں بازیاب کر لیا اسکے بعد وہ جو بیٹا تھا اسپتال آیا اور پھر جو ہوا وہ سب کچھ آپ سب کی آنکھوں کے سامنے ہے۔۔"

"اور اس وقت شامیر آفندی کے لیے دعا کریں اللہ اسے زندگی دے اسکی کنڈیشن بہت سیریس ہے۔۔" سعدی نے ریکارڈنگ کا بٹن آف کر۔۔ اس وقت پورا پاکستان سعدی کو سن رہا تھا اور خاور اور جو بیٹا کو سب دل ہی دل میں بددعائیں دے رہے تھے۔

"سر آپ لوگوں نے اپنی جان خطرے میں ڈالی بہت بڑی بات ہے۔"

"مسٹر جان کی پرواہ نہیں اسکی موت ہی یہاں آنی تھی اس نے غلطی کری ہمیں لوٹنے کی اور ملک کے غداروں کے ساتھ یہی ہونا چاہیے اگر ہم آگے بڑھ کر اسے نہ پکڑواتے تو آگے مزید یہ کتنوں کو بے وقوف بنا چکا ہوتا۔۔ ہم نے اپنی ڈیلیز کینسل کر کے اس سے جان نہیں چھڑائی بلکہ اس پر آسمان تنگ کر دیا۔۔ اب اس جیسے لوگ سو بار بار کام کرنے سے پہلے سوچیں گے۔۔" سعدی سب تخیل سے بولتا چلا گیا۔

سب تالیاں بجا اٹھے اسکی بات پر اور شایان کو بھی اس پر رشک تھا مگر وہ غصہ ضبط کرے اسکی سن رہا تھا جیسے سب سعدی نے میڈیا کا سامنا کرنے کے لیے رٹ رکھا ہو۔۔

ٹی وی اسکرین پر جو لوگ اسے دیکھ رہے تھے سب کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔ سعدی کا کتنا حوصلہ تھا اتنا سب بگڑنے کے باوجود وہ چٹان کی طرح کھڑا سب بول گیا تھا۔۔

اس انٹرویو کے بعد شایان اور سعدی اسپتال کے لیے نکل گئے۔

## Posted on Kitab Nagri

"مسٹر حارث انکا خون بہت بہا ہے ارجنٹ بلڈ چاہیے ہمیں"۔

"میرے سیم بلڈ گروپ پے آپ میرا لے لیں"۔

نرس کے بتانے پر حارث ایک خالی بیڈ پر لیٹ گیا وہ ای۔ سی۔ یو تھا۔ تین بیڈ برابر برابر لگے تھے بیچ میں پر داحائل تھا۔ ایک پہ پریشہ ڈاکٹر زکی انڈر آبزرویشن میں تھی ایک پر ارمان کے بازو سے ڈاکٹر گولی نکال رہے تھے۔

تیسرے پر حارث ارمان کو بلڈ دینے کے لیے لیٹا تھا۔

کچھ ہی دیر میں زوار اور فاروق صاحب وہاں پہنچ گئے۔

نرس کے منع کرنے کے باوجود وہ آئی سی یو میں آگے تھے ڈاکٹر کی اجازت سے جو ڈاکٹر ارمان کو ٹریٹ کر کے باہر نکل رہے تھے وہ انہیں پہچان گئے تھے۔ عرصہ پہلے ان کے آپس میں اچھے تعلقات رہ چکے تھے۔

حارث آنکھیں موندیں اپنا ایک ہاتھ سر پر رکھے لیٹا تھا۔ فاروق کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کے بیٹھ گیا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اب اکیلا اپنے ماموؤں کو سب کیسے بتائے گا۔

"سالے ارمان خود تو پڑا لیٹا ہے اب میری شامت آئے گی۔" وہ اسے دل ہی دل میں کوس رہا تھا۔

"حارث سب سچ بتاؤ کیا ہے یہ سب خاور کے بارے میں اور اس سب کے بارے میں یہ جوا بھی ہوا۔" ابھی تو انکو شامیر کا نہیں پتا تھا۔ پریشہ کی ٹریٹمینٹ چل رہی تھی۔ بیچ میں پردہ حائل تھا تو زوار کی اس پریشہ پر نظر نہیں پڑی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

سعدی تبھی آیت الکرسی پڑھ کر شایان کا ہاتھ زور سے پکڑے روم میں داخل ہوا وہ فاروق صاحب کے سوال سن چکا تھا۔  
"چاچو میں بتاتا ہوں۔۔" سعدی نے موبائل میں ریکارڈ ساری ریکارڈنگ سنائی اور آنکھ بند کر کے ایک سانس میں باقی ساری بات تفصیل سے سمجھائی۔۔

زوار صاحب اسکو مسلسل سنتے ہوئے گھور رہے تھے۔

"تو تم لوگوں کو ہیر و بننے کا زیادہ شوق چڑھ رہا تھا وہ معلومات ہمیں بھی دکھا سکتے تھے ہم اس سے ساری ڈیلز کینسل کر دیتے۔۔" وہ برہم ہوئے۔

"نہیں بڑی اگر چھوڑ دیتے تو وہ کسی اور کو اپنا بکر بناتا۔۔ غدار ہے وہ ایک! اور ملک سے جو بھی غداری کرے گا ہم اسکا یہی حشر کروائینگے۔۔" سعدی انکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بولا۔

وہ سب سمجھ رہے تھے۔۔ اپنے بچوں سے ناراض نہیں تھے انکے اس کارنامے پر ان دونوں بھائیوں کو بہت فخر ہوا مگر جو ساتھ نقصان ہوا وہ بہت زیادہ تھا۔۔ جیت کی قیمت سے بھی بڑا۔۔

www.kitabnagri.com

"یہ کب ہوش میں آئے گا؟۔۔" فاروق نے ارمان کو تکتے ہوئے کہا۔۔

انہیں اس پر آج رجب کے غصہ آیا تھا۔۔ ہر بار وہ انہیں پریشان کرتا تھا لیکن آج اس نے سارے ریکارڈ توڑ دیے تھے جو ان اولاد کو اس حال میں دیکھ کر انکے دل میں ٹھیس اٹھ رہی تھی۔۔

"بس تھوڑی دیر میں اسے زیادہ کچھ نہیں ہوا۔۔ ڈاکٹر نے بس گولی نکال دی ہے۔۔ اور خون اور دوسری ڈریپز لگائی ہیں۔۔"

"ایسے بتا رہے ہو جیسے اس نے کوئی ٹافی کھائی ہے۔۔" زوار صاحب حارث کے کان پکڑ کر بولے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

پھر انھیں پریشہ کا خیال آیا اور ڈاکٹر پردہ کنار کر کے انکی طرف بڑھے..

کوئی کچھ بولتا اس سے پہلے ہی سعدی نے پریشہ کی کیفیت معلوم کری..

ڈاکٹر کا مزاج کافی سنجیدہ تھا شایان کو تو انکہ بات سن کر جھر جھری آگئی تھی۔

"پیشنٹ کو نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے.. ابھی جو انکے ساتھ ہوا وہ اسے برداشت نہیں کر سکیں اسی وجہ سے بے ہوش بھی ہو گئیں اور.." ڈاکٹر نے بات ادھوری چھوڑی۔

"اور.." زوار صاحب انکے اور پرچپ سادھنے پر ٹھٹھک گئے۔

"اور یہ کہ اگر اگلے بارہ گھنٹوں میں انھیں ہوش نہیں آیا تو کچھ بھی ہو سکتا ہے.."

"کیا مطلب کچھ بھی ہو سکتا ہے.." سعدی دھاڑتا ہوا ڈاکٹر کا گریبان پکڑ چکا تھا۔

"مسٹر کول ڈاؤن ہر کام میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے اگر انکی زندگی ہوئی تو یہ ضرور سروائیو کریں گی ورنہ وی آر سوری.."

www.kitabnagri.com زوار صاحب کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے..

"سر آپ حوصلہ کریں اور اللہ سے دعا مانگیں سب بہتر ہو گا.. بائے داوے مسٹر حارث ای ایم ویری ایمپریسڈ و تھ یو.. یو

پپیل آر امیزنگ !!!

ڈاکٹر تو انگریزی میں تسلی جھاڑ کر باہر نکل گیا مگر یہاں ان سب کی دنیا پلٹ گئی تھی..

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ زوار صاحب کی جیسے بیٹی تھی اسی طرح فاروق کو اپنی اولاد سے زیادہ پریشہ عزیز تھی.. اسے اپنی بیٹی مانتے تھے وہ اور اس نے بھی بیٹی ہونے کا ہر فرض ادا کر اٹھا..

وہ سب اٹھ کر اسکے بیڈ کی طرف آگئے..

پریشہ پوری مشینوں میں جکڑی تھی سانس نا آنے کی وجہ سے ڈاکٹر اسے ماسک لگا کر گئے تھے.

"میری بیٹی حیات اپنے باپ کو معاف کر دینا.. "زوار صاحب کا ضبط ٹوٹ چکا تھا..

"چاچو آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں؟"

"سعدی اگر ہم تمہاری بات پر پہلے یقین کر لیتے تو اتنا کچھ نا ہوتا کہیں نا کہیں ہم اس سب اسکے ذمہ دار ہیں.."

"چل بڈی کچھ نہیں ہو گا اسے.. یہ بہت بری ہے اور اللہ صرف اچھے لوگوں کو اپنے پاس جلدی بلاتا ہے.. اور مجھے یقین ہے یہ ہمیں تنگ کر رہی ہے آخر اسکا بچپن سے یہی کام ہے.. "وہ شاید خود کو بھی تسلی دے رہا تھا..

"ہاں ماموں اور آپکی یاہم میں سے کسی کی کوئی غلطی نہیں جسکی تھی پوکس اسے پکڑ کر لے گئی اب وہ پولیس کی حراست میں ہے.. "شایان نے زوار ماموں کو گلے لگا لیا تو وہ بھی اس سے لگ کے ہلکے ہو گئے..

"حیات بس مجھے تنہامت چھوڑنا بیٹا.. "فاروق صاحب بامشکل بولے۔

"وہ تو حیات ہے چاچو مطلب زندگی آپ نے ہی نام رکھا تھا نا اسکا تو کیسے یہ ہمیں اکیلا چھوڑے گی.."

انکی باتوں کے درمیان ڈاکٹر شامیر کا آپریشن ختم کر کے انکے پاس آگیا..

اب تو فاروق صاحب پر بڑا بمب پھٹنے والا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

انہوں نے سعدی سے بات کرنا شروع کری کیونکہ ابھی تک اسے ہی زیادہ اسکے پاس دیکھا تھا..

"مسٹر سعدی!!"

"کیا مسٹر سعدی آگے بھی کچھ بولیں.. "سعدی کو مزید سننے کی ہمت نہیں رہی تھی..

"شامیر کا سر بری طرح ڈٹ بج ہوا ہے ہم نے ٹانگے لگا دیے ہیں اور اپنی طرف سے بہترین ٹریٹمنٹ دیا مگر..."

"ہاں بولیں ہم سب سن رہے ہیں.. "سعدی بے قراری سے بولا۔

اس سب میں فاروق صاحب بالکل خاموش تھے انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ڈاکٹر شامیر کے بارے میں کیسی باتیں کر رہا ہے..

"ہی ازناٹ فائن.. انکو ہوش نہیں آ رہا ہے جو بہت ضروری ہے اگر پینتالیس گھنٹوں میں انہوں نے کوئی حرکت یا رسپانس نہ کرا تو ہم کچھ نہیں کر پائیں گے..."

"اور اگر کر دیا تو؟؟.." حارث نے دوسرا اوپشن پوچھا..

"تو تب بھی انکے کومے میں جانے یا یادداشت کے جانے کا خطرہ زیادہ ہے..."

"مے گاڈ گیو مور صبر ٹویو..."

فاروق ڈاکٹر کی پشت دیکھتے رہ گئے جو روم سے باہر چلا گیا تھا..

خاموشی سے پریشہ کے سر پر پیار کر کے وہ شامیر کے کمرے کی جانب بڑھ گئے مزید کچھ بولنے اور سننے کی طاقت کس میں باقی تھی..



## Posted on Kitab Nagri

زوار صاحب بھی انکے پیچھے ہو لیے.. شامیر تو انکی بھی جان تھا.. چاچو چاچو کر کے ہمیشہ انکا سر کھاتا تھا.

اب حارث شایان اور سعدی کمرے میں اکیلے تھے..

"پریشہ قسم سے اٹھ جاؤ ورنہ اب میں روجاؤنگا.." شایان نے بولنا شروع کرا..

"منحوسوں مجھے بھی بتا دیتے تم لوگ کیا بگڑ جاتا میں بھی تو کچھ مدد کر دیتا تم لوگوں کی.." شایان پھر وہی بات لے کر بیٹھ گیا..

حارث نے اسے نظر انداز کر کے ارمان جو جگانا چاہا مگر ڈاکٹر نے جو ڈریپ لگائی تھی اسے اس سے اسکی نیند میں اضافہ ہوا تھا..

\*\*\*

Kitab Nagri

ہاسپٹل اب فاطمہ بیگم ارسلہ اور رابعہ بیگم کے ساتھ آگئیں تھیں باقی سب کو فاروق نے منع کر دیا تھا کہ یہاں جھمگٹانا لگائے.. ویسے ہی انکا خاندان اتنا بڑا تھا..

ملاہم اور مشک کو سعدی لے کر ہی نہیں آ رہا تھا.. دونوں یہاں کی حالت دیکھتی تو خود صدمے سے بے ہوش ہو جاتیں..

ارسلہ بیگم اور رابعہ دونوں اپنے بچوں کی حالت دیکھ کر مسلسل رو رہی تھیں.. ارمان کا تو انھیں حوصلہ ہو گیا تھا یہ وہ ٹھیک ہے پر شامیر اور پریشہ کا برداشت نہیں ہو رہا تھا.. شامیر کے پاس ڈاکٹر نے کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں دی تھی..

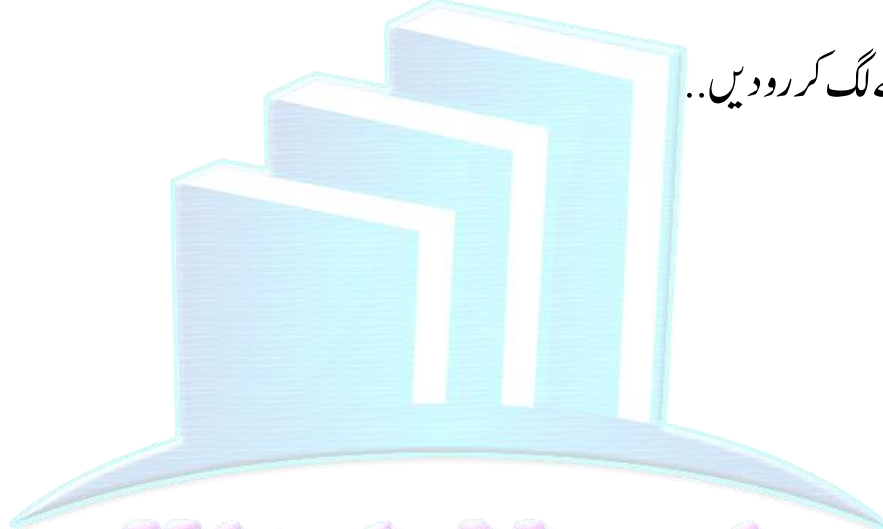
## Posted on Kitab Nagri

زوار صاحب نے ارسلہ نور کو بہت تسلیاں دیں تھیں مگر انکے رونے میں کمی نہیں آرہی تھی..

"آپ کیسے صبر کرنے کی بات کر رہے ہیں.. یہاں ہمارے بچے موت کے منہ سے باہر نہیں نکل رہے"۔

"ارسلہ سمجھیں آپ.. ہر کام اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے آپ اللہ سے مانگیں وہی زندگی اور موت پر اختیار رکھتا ہے ہم انسانوں کے بس میں کچھ نہیں.. اگر نقصان ہی ہمارے حق میں ہو تو ہم وہ قبول کر لینگے مجھے یقین ہے ہمارے بچے اچھی جگہ ہی جائینگے.. اور مجھے اللہ پر بھی یقین ہے.. آزمائش کا وقت ہے صبر سے کام لیں آپ۔۔"

ارسلہ اپنے محرم کے گلے لگ کر رو دیں..



کیسا وقت تھا!

کیا مشکل تھی!

کیا آزمائش تھی!

کیسی آزمائش تھی!

جوان بچوں کو اپنی زندگی میں موت سے لڑتا دیکھ کر فاروق بکھر گئے تھے..

وہ پُر روم میں سجدے میں بس خیر مانگ رہے تھے..

"اے اللہ تیرے ہی بندے ہیں ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے.. تجھ سے ہی مانگ سکتے ہیں اور تو ہی ہمیں نوازتا

ہے.. میں ہمیشہ اپنے باپ کے سکھائے طریقے سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں"۔

## Posted on Kitab Nagri

"جن نعمتوں سے تو نے ہمیں نوازا جو تو نے ہمیں بن مانگے دیں اور جنکا ہمیں علم بھی نہیں میں ہر ایک کا شکر کرتا ہوں اپنی چلتی سانسوں کا شکر ادا کرتا ہوں.. بے شک میری اتنی حیثیت نہیں کہ تیرا شکر کر ادا کر سکوں ساری زندگی.. میں تیرا مشکور رہوں گا ساری زندگی اور تب بھی جب تو میرے بچوں کو سہی سلامت ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا کر رکھے گا.. اور اگر ایسا نہ ہو تو اللہ میں تجھ سے شکوہ نہیں کروں گا.. مجھے یقین ہے تو مجھے مزید ٹوٹنے اور بکھرنے نہیں دے گا اللہ تیرا بندہ تجھ سے فریاد کر رہا ہے.. سن لے اس حقیر کی.. تمام لوگ جو پریشان ہیں جو دعاؤں کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں ان سب کی جائز دعاؤں خواہشات کو میرے رب قبول کر لے۔

میرے بچوں کو زندگی دے دے۔۔۔"

انکی دعا اتنی گہری اور مضبوط تھی کہ پورا عرش ہلا سکتی تھی جیسے ایک مظلوم کی آہ عرش ہلا دیتی ہے۔ انھوں نے اپنے لیے کہاں کچھ مانگا تھا بس اللہ کا شکر ادا کر جتنے سے انھیں نوازا تھا ناشکری تو انکے لبوں پہ آئی ہی نہیں تھی سب اللہ سے مانگا تھا.. صرف اپنے لیے یا بس اپنوں کے لیے ہی نہیں بلکہ سب کے لیے مانگا تھا۔

انکی سسکیوں کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی وہاں جتنے لوگ تھے سب انکے لیے دعا مانگ رہے سب کو معلوم ہو گیا تھا وہ کون ہیں انکو تو وہ خبروں میں بھی دیکھا کرتے تھے.. مگر حیران تھے ایک اتنا بڑا بزنس مین کیسے بلک بلک کر رو رہا ہے..

سعدی انکے پاس آیا اور انھیں کندھے سے پکڑ کر کمرے میں لے آیا انھیں پانی پلایا.. اب وہ بہت پر سکون تھے.. سامنے ارمان کے جگہ بنا کر وہ بیٹھ گئے..

## Posted on Kitab Nagri

ارمان کی غنودگی اب جارہی تھی وہ ہوش میں آنے لگا تھا۔ مشینوں میں سے جیسے ہی آوازیں آنے لگیں شایان دوڑ کر ڈاکٹر کو بلا لے آیا۔

"ناؤ ہی از فائن۔۔ ابھی انھیں ہوش آجائے گا۔"

ڈاکٹر کے جانے کے بعد ارمان نے انکھیں کھولیں اسے شامیر کا خیال آیا۔

لبوں پہ اسکے شامیر کا نام سن کر رابعہ بیگم کو کچھ ہوا۔

وہ ارمان کے دائیں جانب آکھڑی ہوئیں۔

ارمان ہمت کر کے اٹھ کے بیٹھنے لگا تھا مگر کسی نے اسے اٹھنے ہی نہیں دیا۔ اور اپنے ابا کو دیکھ کر تو اسے آج ڈر لگا تھا بہت عجیب نظروں سے اسے گھور رہے تھے۔

"اے کیوں اٹھ رہا ہے بھائی؟ بازو میں تکلیف ہوگی۔" حارث نے ٹوکا۔

ارمان نے اس سے نظروں میں پوچھا کہ کیا سب بتا دیا اس نے فاروق کو۔

"ہاں یارے سب بتا دیا ماموں سب جانتے میں اور سمجھ بھی گئے ہیں تو فکرنا کر۔" حارث کے اتنے زور سے کہنے پر ارمان کا دل کرا حارث کا سر ہی پھاڑ دے۔

ارمان مکمل ہوش میں آگیا تھا۔ ویکنیز تو اسے نہیں ہوئی بس ہاتھ میں لگی خون کی ڈریپ جو ختم ہونے کو تھی اور دیگر ڈریپز سے الجھن ہونے لگی تھی۔

رابعہ نے اس پر کچھ پڑھ کر پھونکا۔

## Posted on Kitab Nagri

"مماشف شف تو نا کریں مرا تھوڑی ہوں زندا ہوں۔ اور شامیر کے کیا حال ہیں۔۔" ارمان کو لگا شامیر کو شاید ہوش آگیا ہو۔۔  
"تمہارا بھائی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔۔" سعدی نے فاروق کو پیار سے خاموش کرا کر اسے ساری نات 6 بتائی۔۔  
ارمان کی پریشان مزید بڑھ گئی تھی۔۔

آہستہ سے اس نے اٹھنا چاہا تا کہ کوئی ٹوکے نا تو اسکی گردن بائیں طرف مڑی اور وہیں رک گئی۔۔



"کیا ہو گیا کہیں مر تو نہیں گیا۔۔

ابے ہل تو لے۔۔" سعدی نے اسے کندھا پکڑ کر ہلایا۔۔

"گڑیا۔۔"

"ہیں کیا بول رہا ہے۔۔"

ارمان نے فوراً سر جھٹکا۔۔

"پریشہ میسنی کی یہ حالت! یہ تو بس بے ہوش ہوئی تھی نا۔"

"میسنی بھی موت کے منہ میں ہے اور اسکی ٹائمنگ اور بھی کم ہے دنیا سے رخصت ہونے کی۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"سعدی کیا بکواس کر رہا ہے.. "ارمان اٹھ کر پریشہ کے بیڈ کے پاس آگیا تھا اور ڈریپ کے پاپز بڑے تھے وہ اسکے ساتھ کھچتے چلے گئے..

اور وہ سعدی پر چیخا تھا آخر اتنی بڑی بات اس نے کیسے کر دی تھی. شامیر کی اسے تسلی تھی نا جانے کیوں شاید اللہ نے اسکے دل میں صبر ڈال دیا تھا یا اسے اللہ پہ یقین تھا کہ وہ شامیر کو کچھ نہیں ہونے دیگا .  
فاروق اسکی حالت دیکھ کر بھونچکائے تھے.

"ارمان آرام سے بیٹا.."

"ڈیڈ کیسے آرام سے یہ ہر بار کھو جاتی ہے اور مجھے ڈھونڈنا پڑتا ہے لیکن اس بار ایسے کھونے جا رہی ہے جہاں مجھے بھی کھونا پڑے گا۔"

اب تو فاروق کو اسکی ذہنی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی وہ ایک دم جنونی ہو چکا تھا.. مگر وہ اپنے ہوش و حواس دونوں میں تھا وہ ایک مضبوط مرد تھا مگر جو وہ کہہ رہا تھا سب کی سمجھ سے باہر تھا ارمان کے دل کی حالت تو بس وہی جانتا تھا نا کہ اب اسکی کی دھڑکنیں پریشہ کے دل ساتھ دھڑکتی ہیں دوسرے تو سب لا علم تھے..

www.kitabnagri.com

وہ کافی دیر اسکے پاس بیٹھا بولتا رہا سعدی اور شایان بھی اسے بچپن کی کہانیاں سناتے رہے جیسے وہ سب سن رہی ہو یہ کام وہ شامیر کے پاس بھی کرتے مگر وہاں جانے کی انھیں اجازت نہیں تھی..

\*\*\*\*

حادثہ باقی سب کو لے کر گھر چلا گیا تھا..



## Posted on Kitab Nagri

دونوں میں سے کسی کو ہوش نہیں آ رہا تھا..

ارمان اس وقت کمرے میں اکیلا تھا.. شام کے چھ بج گئے تھے..

تھکن کی وجہ سے اس نے کہا تھا سب کو گھر جانے کے لیے وہ وہاں خود ایڈمیٹ تھا اور کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی..

ارمان کی آنکھ لگ چکی تھی..

"ارمان مجھے ڈھونڈو"..

سفید پردوں میں سے گزرتی ہوئی وہ بول رہی تھی..

"پریشہ دیکھو یا اب سامنے آ جاؤ اتنا ناچھپا کرو کہ میں ڈھونڈنا سکوں"..

"نہیں مجھے ڈھونڈو.." اسکا بچپنا بھی ختم نہیں ہونے کو تھا..

پھر آواز آئی "ارمان مجھے ڈھونڈو"..

"خود سے آ جاؤ میں پاگل نہیں ورنہ جب میں لاؤنگا تو تمہیں میرا طریقہ برا لگے گا"..

www.kitabnagri.com

"ارمان میں ناراض ہو جاؤ گی"..

وہ اسے نظر نہیں آ رہی تھی بس آواز سنائی دے رہی تھی اسکی پشت البتہ ارمان دیکھ سکتا تھا..

"ارمان میں کھورہی ہوں مجھے ڈھونڈو"..

## Posted on Kitab Nagri

"حیات۔۔" ارمان چیختے ہوئے جاگا تھا.. ٹھنڈے پسینے اسکے پورے بدن پر بہہ رہے تھے..  
اس نے مڑ کر اسے دیکھا تو پریشہ وہاں موجود تھی.. پھر اندازہ ہوا کہ وہ ایک خواب دیکھ رہا تھا..

"پریشہ تم نے قسم کھا رکھی ہے ہم سب کو پریشان کرنے کی آج مجھے بتادو.. اسکا جواب دو.. " ارمان اس پر دھاڑا مگر وہ تو اس  
سب سے بے خبر تھی..

"میری غلطی ہے تمہیں یہاں آنے ہی نہیں دینا چاہیے تھا بھلے تم سب کو بتائیں ویسے بھی سب کو پتا تو چلنا تھا.. " اب سارا  
قصور وہ اپنے سر لے رہا تھا..

"اہم ہو تم میرے لیے اتنا جان لو ایسے جانے نہیں دوں گا.. سن رہی ہوں.. " وہ اسے اپنی بات یاد کرانا چاہ رہا تھا..

"ارمان آفندی کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکا تم وہ واحد ہو جس کے آگے جھکنا مجھے پسند ہے کیونکہ تمہیں جھکا دیکھنا مجھے  
پسند نہیں.. وہ کیا بول رہا تھا آج بھی ہمیشہ کی طرح بے خبر تھا اسکے چہرے کو اپنی نظر کا نقطہ بنائے ایک ساتھ سب بول رہا  
تھا..

www.kitabnagri.com  
"تم حیات ہو مجھے معلوم ہے اور حیات زندگی ہے.. اور تمہارے پاس بھی زندگی ہے.. " اس نے ایسے کہا تھا اگر نام حیات ہو  
تو اسے کچھ نہیں ہو گا..

ارمان کا ایک آنسو موتی کی شکل میں پریشہ کے ہاتھ پر گرا.. آج وہ مکمل شخص بے بس تھا سوائے رب سے مانگنے کے کوئی  
اور راستہ اسکے پاس نہ تھا سارے راستے اس پر بند تھے.. ہمیشہ کی طرح وہ پھر اللہ سے اپنے بھائی اور دشمن جان کی زندگی  
مانگنے لگا تھا مگر آج اسکا یقین اللہ اس پہ حاوی تھا.. وہ یقین جو پریشہ نے اسے سکھایا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

بھروسہ تھا اللہ پر کہ وہ کچھ نہیں ہونے دے گا۔

مگر اس وقت پریشہ بے جان پڑی تھی۔

اس نے کسی کی کوئی بات نہیں سنی تھی۔

اسکے جسم میں زرا بھی حرکت نہیں ہو رہی تھی۔

ارمان کا سر پھٹنے لگا تھا اس وقت اس کا دل کر رہا تھا وقت پیچھے کر دے اور پریشہ کو اس جونی سے پہلے ہی بچالے۔ یا اس جونی کو پریشہ کے سامنے لا کر آگ لگا دے۔

وقت گزرتے گزرتے بھی بس دو گھنٹے ہوئے تھے سب گھروں سے فریش ہو کر ہاسپٹل واپس آ گئے تھے۔

"ٹن ٹن ٹن... پریشہ جن مشینوں میں جکڑی تھی ان میں سے آوازیں آنے لگیں۔ اسکی دائیں ہاتھ کی انگلی نے ہلکی سی حرکت کری تھی۔ ارسلہ بیگم اسکے سرہانے بیٹھے مسلسل اللہ سے دعائیں مانگ رہیں تھیں۔

"بیٹا ڈاکٹر کو بلاؤ۔" امید کی کرن جیسے اب انکے اندر جاگی تھی۔

ڈاکٹر نے سب کو روم سے باہر نکال دیا تھا بس ارمان ہی دوسرے بیڈ پر لیٹا تھا اور ڈاکٹر پریشہ کا وہ چیک اپ کر رہے تھے۔

"مارولس!! گرل یو ڈیڈ ایٹ۔۔ ناؤ آئی ایم ٹو مچ ایمپریسڈ و تھ یو۔" ڈاکٹر پتا نہیں کیا کیا بولتا رہا لیکن پریشہ غنودگی میں آدھے

لفظ ہی سمجھ سکی تھی۔ ڈاکٹر حیران تھا کہ پیشنٹ نے ہمت نہیں ہاری ورنہ اتنی جلدی اسکے ہوش میں آنے کے چانسز نہیں تھے۔ ڈاکٹر ایک انجیکشن کانزس کو بتا کر باہر نکل گیا۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان اسکے پاس جاتا اس سے پہلے ہی ارسلہ اور زوار کمرے میں داخل ہو گئے۔

"الحمد للہ!!" پریشہ زیر لب بڑبڑائی اپنی دنیا میں مزید لینڈ رہنے پر اس نے شکر ادا کرا تھا۔

"میری نور میری حیات!" ارسلہ نے اسکا پورا چہرہ اچوما۔

"ماریلکس اب رونا نہیں ہے مجھے معلوم ہے آپ نے اب نے زیادہ خوش ہونا تھا میرے مرنے پر جان جو چھوٹی آپکی!.." وہ پریشہ ہی کیا جو اپنی خرافاتی باتوں سے باز آ جائے۔

"ناپری جان تمہاری ماں نے یہاں سب سے زیادہ رونا ڈالا تھا.." زوار صاحب نم آنکھوں سے بولے۔

پریشہ کو تو اس بات پر یقین ہی نہیں آیا تھا۔

سعدی شایان حارث اسکے ہوش میں آنے پر مشک اور ملاہم کو بھی ساتھ لے آئے۔

"اللہ تیرا شکر مجھے پتہ تھا یہ ہماری جان اتنی جلدی نہیں چھوڑے گی۔ اسے کہاں ہماری خوشی برداشت ہو.." سعدی نے ہاتھ اٹھا کے چہرے پہ پھیرے۔

"سعدی تم اپنا منہ بند کرو اور مجھے یہ بتاؤ وہ سب کیا تھا نیچے اور شامیر ٹھیک ہوا؟"

ارمان کو بڑا برا لگا میسنی کی وجہ سے ایک گولی بھی کھائی اور اسکے بارے میں اس نے کچھ پوچھا ہی نہیں۔

سعدی نے اسے وہی ریکارڈنگ سنائی۔ اس نے ریکارڈ ہی اس لیے کرا تھا تا کہ سب کو بار بار نا بتانا پڑے آخر وہ سعدی تھا ہر چیز اپنے ہاتھ کی مٹھی میں رکھنے والا۔

"مجھے بھی بتاتے تو ایسا کچھ نا ہوتا حارث سے اچھا پلان بنا کر دیتی میں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"رہنے دو پریشہ حارث سے اچھا پلان بناتی.. "حارث اسکی نقل اتار کر بولا۔

"یہ کوئی اسکرپٹ نہیں لکھنی تھی۔ "سعدی نے دانت دکھا کر طنز کرا۔

"اور میڈم پلان ہمارا ٹھیک تھا تم غلط ٹائم پر چکی تھیں"۔

ارمان اب پردا ہٹا کر اسکے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تھا..

"اوہ لندن ریٹرنز تمہارے گولی لگی تھی.. تمہاری وجہ سے میں بے ہوش ہوئی تھی"۔

"ہاں اتنی فکر ہے تمہیں میرا صدمہ برداشت ہی نا کر سکیں.. "ارمان جل کر بولا۔

"ویسے ہوا کیا تھا مجھے۔۔ "پریشہ سر کھجاتی ہوئی بولی..

"لوگل ہی مک گئی.. پوری فلم ختم اب یہ لڑکی اینڈ پوچھ رہی ہے.. نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا تمہیں.. "سعدی نے ہر لفظ پر

زور دیا تھا۔

"اتنی سی بات لو پتا نہیں میں کیوں بے ہوش ہو گئی"۔

پریشہ کی بات پر زوار صاحب جی جان سے مسکرا دیے۔ پریشہ شاید خود کو یقین دلارہی تھی کہ وہ ٹھیک ہے اندر سے تو وہ بھی ڈر گئی تھی..

"سب کا بولنا ختم ہو تو ہم کچھ بولیں.. "مشک خاموشی توڑتی بولی۔

"تو اب سب خاموش ہی ہیں.. "سعدی نے اسے چھیڑا۔

## Posted on Kitab Nagri

"پریشہ میں بہت ڈر گئی تھی یار تمھاری خاطر اور اوپر سے برگربوائے منحوس شامیر کو بھی ہوش نہیں آرہا ہے"۔

"میری جان مشک یار حد ہو گئی کیوں اپنے قیمتی آنسو بہائے"۔

"ایک منٹ پریشہ میں نے آنسو کی بات تھوڑی کری پاگل ہوں جو میں روؤں گی۔۔ مشک کریم رلاتی ہے سب کو مگر خود نہیں روتی"۔

سب کی بات پر اپنا قہقہہ مزید اندر روکنا سکے تھے۔

پریشہ کو ڈاکٹر کے مطابق کھانا دے کر وہ زوارا رسلہ کو لے گئے تھے۔۔ رابعہ بیگم کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی تو انکو سب نے آنے سے منع کر دیا تھا۔ فاطمہ اور نرمین صاحبہ بھی پریشہ اور ارمان سے ملنے آئیں تھیں۔

اب بس تھرڈ جنریشن وارڈ میں موجود تھی سوائے شامیر کے۔

"ہائے رے شامیر کاش تو بھی یہاں ہوتا ہمارے ساتھ پیزا پر ہاتھ صاف کر رہا ہوتا پھر بولتا اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ارے اللہ کی نعمتوں کی بات ہی الگ ہے بھائیوں۔۔" سعدی پیزا منہ میں ڈالے آنکھیں بند کرے جھوم کر اسکی نقل اتار کے اسے یاد کر رہا تھا۔ تصوراتی دنیا!!

www.kitabnagri.com

"مجھے یقین ہے اسے کچھ نہیں ہو گا۔ کیوں کہ پینتالیس گھنٹے میں اسے لازمی ہوش آجائے گا یہ تو پکا مجھے یقین ہے اور دیکھو کومہ میں جانے والی وہ مخلوق نہیں اور یادداشت چلی بھی گئی تو کیا ہم ایک ڈنڈا اور مار کر اسے سب یاد دلادینگے ہمارے برگربو کو تھوڑی کچھ ہو گا۔" مشک ہونٹ گول کر کے بولی۔



## Posted on Kitab Nagri

ملاہم اسکی بات سے متفق ہو کر بولنے لگی "اور اگر ہوش نا آیا تو اسکی طبیعت ہی تو خراب ہوگی نا تو مطلب وہی بات یادداشت ہی تو جائے گی مرے گاتب بھی نہیں۔" ان دونوں نے کیا کڑیاں ملائی تھیں..

"کہہ تو ٹھیک رہی ہو سالانہ خوابوں میں مگن ہو گا یہاں ہم پریشان ہو کر کیوں پاگل ہوں.. ویسے بھی بلائیں انسانوں کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔۔" شایان پیزا کا بائیٹ لیتے ہوئے بولا..

حارث تو کھانے میں ایسے مگن تھا جیسے اس سے کوئی چھین لے گا.. صبح کے بھوکوں کو اب کچھ کھانے کو ملا تھا..

"یار باقی اللہ سے دعا کرتے ہیں اللہ بچوں کی جلدی سنتا ہے.. اور ہم ابھی بچے ہی تو ہیں اپنے اما ابا کے معصوم سے پیارے سے نہٹھک سے۔" سعدی شوخ ہوتے بولا..

معصوم اور نہٹھک لوگ انھیں دیکھ کر ہی مرجائیں۔۔ یہ دوسروں کی طرح نہیں تھے۔۔ اللہ نے انکو ایک الگ دماغ اور لوجیکل دل دیا تھا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"زلیل لوگوں خود کھائے جارہے ہو ایک مریض کے سامنے شرم مرگئی کیا.. "پریشہ رونے کی ایکٹینگ کرتے ہوئے بولی کہ شاید کوئی اسے بھی کھلا دے۔ مگر اسے ڈاکٹر نے اجازت نہیں دی تھی..

"آئے ہائے حارث دیکھ کیسے اسکی چیزز کتنی پگھل رہی ہے.. "ارمان نے پریشہ کو نظر انداز کر کے حارث سے کہا.. وہ اسے چڑا رہا تھا.. پریشہ اسکی شکل دیکھتی رہ گئی..

## Posted on Kitab Nagri

"اف کتنا ذائقہ دار ہے دل کر رہا ہے کھاتا جاؤں کھاتا جاؤں.." شایان نے انگلیاں چاٹ کر کہا.. پریشہ انکی حرکتوں پر اب جل بھن گئی تھی..

"اتنا کھالیا پھر بھی کھاتا جاؤں کی رٹ لگا رکھی.. واقعی آدم خوروں کے زمانے سے تمہارا تعلق ہے بلکہ تم سب کا!!" پریشہ منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگی..

"چلو بھی ہم تو چلے گھر صبح میننگے.." سعدی بیچپن سے ہاتھ اوپر کی طرف کر کے کھڑا ہو گیا..

ہاسپٹل میں آ جا رہا تو ان لوگوں نے ایسے لگائی ہوئی تھی جیسے انکے ابا کا ہسپتال ہو یا یہ کوئی پکنک پلیس ہو!!

وہ سب باہر نکل گئے حارث ساتھ انکو نیچے چھوڑنے گیا تھا آج رات وہ وہاں رکنے کا کہہ چکا تھا..

اب ارمان اور پریشہ تھے وارڈ میں جس میں پریشہ کا منہ بنا پڑا تھا..

ارمان اٹھ کر اسکے بیڈ پر آ گیا.

"لڑکی کیوں منہ بنایا ہے جب ایک بار منع کر دیا تم ابھی جنک فوڈ نہیں کھا سکتی تو ضد کس بات کی.." ارمان کے مزاج میں نرمی نہیں تھی.. وہ پتا نہیں کیوں اس پر سختی کر جاتا تھا.. مگر سامنے والی اس سے بڑی ڈھیٹ تھی اسے کہاں فرق پڑتا تھا اسکے سخت رویے پر.

"بات نہیں کرو لندن ریٹرنز تم.." اس نے منہ موڑے ہی رکھا..

"تم نے میرے حال کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا میں نے تو منہ نہیں منایا.." پریشہ اسکا طنز سمجھ گئی تھی آہستہ آہستہ وہ سیدھی ہو کر بیٹھی..

"کون سے بازو پر گولی لگی تھی؟"

## Posted on Kitab Nagri

"اس والے پہ۔۔" ارمان نے دائیاں بازو آگے کرا جس پہ پٹی بندھی تھی۔۔

"درد ہوا تھا؟؟؟" پریشہ اسے تکتے ہوئے بولے

"نہیں۔۔" ایک تکلف کی لکیر تک اسکے چہرے پہ نمایاں نا ہوئی۔۔

"کیوں؟" اسے حیرت ہوئی۔

"ڈونٹ فورگیٹ ایم آفندی۔۔"

"اوہ ہاں۔۔" وہ سمجھ گئی آفندی ز کو درد نہیں ہوتا اور ایسا وہ خود کہتی تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟" ارمان نے نرمی سے پوچھا۔

"ہو نہہ۔" اس نے مختصر ہی کہا۔

"میں ڈر گئی تھی۔"

"کیوں؟" شہیر کے ماتھے پہ بل پڑے۔۔

www.kitabnagri.com

"جب وہ جانی۔۔" پریشہ بولتے بولتے خاموش ہو گئی۔۔

"جب تمہارے دو کزنس وہاں تھے خاص کر کے میں پھر کیا ڈرنے والی بات تھی۔۔ مجھے تمہاری بہادری پر رشک ہے کیسے

تم نے اپنی جان بچائی۔۔" ارمان سانس کھینچ کر بولتا گیا تھا بغیر اسکے چہرے کے تاثرات دیکھے۔

"میں تب بھی ڈر گئی تھی جب تم پر کسی نے گولی چلائی تھی۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"اوہ.. میرا بھی شکر خیال آیا۔" وہ طنزیہ ہنسا۔

"دفع ہو تم.. پریشہ اسکے چوٹ والے بازو پر ہی جان بوجھ کر ہاتھ مار کر بولی..

"لڑکی دیکھ کر ورنہ اب دردنا ہو جائے"۔

"یا اللہ تم نے وہ کیا جونی کو دھویا تھا مزا آگیا مجھ میں ہمت ہوتی تو تمہارا ساتھ ضرور دیتی.. ایک کام کریں گے اس سے جیل میں ملنے جائیں گے اور سارے حساب پورے کریں گے.. پریشہ نے ساری پلاننگ کر لی تھی۔

"جیسے تمہارا حکم۔۔" حکم کی بات نہیں تھی ارمان کا ارادہ تھا یہاں سے فوراً فری ہو کر وہ پولیس اسٹیشن ہی جاتا مگر اسے کوئی ڈسپارچ ہی نہیں کر رہا تھا۔ اور فاروق صاحب اپنے بیٹے کو اچھے سے جانتے تھے کہ وہ ڈسپارچ ہو کر فوراً وہیں جائے گا اس لیے ڈاکٹر کو کہہ کر اسکا اسٹے وہیں بڑھوا دیا تھا.. ارمان کے سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ ایک گولی پر کون اتنی دیر ایڈمٹ رکھتا ہے اور اسکی ڈرپ اتنی سلو چلائی تھی نرس نے کہ وہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا سنو پریشہ آج کے بعد کہیں بھی ایسے منہ اٹھا کر نہیں جاؤ گی.. سمجھی"

"ہاں.. اس نے اپنا سر ہلایا.. وہ اس سے بحث نہیں کرنا چاہ رہی تھی جبھی اتنی تابعداری کا مظاہرہ کرتا تھا..

"اور ایک بات اور سنو تمہاری عزت بہت قیمتی ہے تم بہت قیمتی ہو تو خیال رکھا کرو اپنے لیے نہیں تو میرے لیے۔" ارمان اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا اور وہ کن آنکھیوں سے اسے گھور رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"میں اپنا خیال رکھتی ہوں یہ ہونے والی بات تھی اور لکھے گئے کو کوئی نہیں تبدیل کر سکتا۔ البتہ میں اب مزید اپنا خیال رکھوں گی صرف اپنے لیے.." آخری بات اسکی ارمان کو تپا گئی تھی ارمان کہ یہ سنتی ہی کہاں تھی اور اپنی ضد میں نقصان بھی کروا بیٹھتی تھی۔

"اب اپنے بال ٹھیک کرو لڑکی بہت بکھر گئے ہیں.."

"میرے رشتے والے آرہے ہیں جو ٹھیک کروں.."

"تو بنی رہو چڑیل.. خوبصورت چڑیل.." ارمان ہلکے سے مسکرایا۔

"مان یہ اپنا موبائل رکھ بھی چارج ہو گیا.." حارث اچانک دھڑام سے دروازہ کھولتا اندر آتے ہوئے بولا..

"ہمیشہ غلط ٹائم میں انٹری مارا کرتو.." مان نے ایک نگاہ حارث میں ڈالی جو اسے موبائل پکڑا رہا تھا اور پھر غصہ میں اسے کوسنے لگا۔ اچھی خاصی اسکی بات چل رہی تھی پریشہ سے مگر اب تو حارث سر پر سوار ہو گیا تھا..

\*\*\*\*\*

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

صبح آٹھ بجے ہی ارسلہ اور زوار صاحب ہاسپٹل آگئے تھے۔

تیرھے میٹرھے منہ بنا کر پریشہ نے پھیکا سوپ پیا تھا..

شایان دروازہ تیزی سے کھول کر کمرے میں داخل ہوا..

"یار ارمان اور پریشہ تم لوگوں نے ٹیوٹر دیکھا؟؟"

"کیا ہوا جو اتنا اتولا ہو رہا ہے؟" ارمان اسکے مینڈک کی طرح اچھلنے پر چوٹ کرتا بولا۔

## Posted on Kitab Nagri

"یارے وہ کل والی ویڈیو پورے ملک میں وائرل ہو گئی ہے۔ ٹیوٹر پر تین ٹرینڈز چل رہے ہیں پہلا آفندیز انڈسٹری کے نام اور دوسرا ارمان داہیر واور تیسرا جسٹیس فار شامیر اینڈ پریشہ آفندی"۔

"اور ہاں کچھ دیر میں کوئی چینل والے تم دونوں کانٹرویو لینے آئینگے میری ان سے ابھی بات ہوئی ہے۔" سعدی پریشہ کے سامنے سینڈوچ منہ میں ڈال کر بولا۔

"یار یہ دکھاوے والی فیلنگز نہیں آرہیں تم لوگوں کو؟؟؟" ارمان نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

"اوائے کونسا دکھاوا۔ عوام اچھے کام پر خوش ہوتی اور بس ہمیں بھی اسی لیے سر پر ابھی چڑھا رہے ہیں تین چار دن میں سب سب کچھ بھول جائیں گے۔" سعدی نے بات تو ٹھیک ہی کہی تھی وہ خود اسی عوام میں شامل تھا تجربہ اسے کیسے نہیں ہوتا۔ اتنے میں سمیر یورپ سے واپس آگیا تھا اور سیدھا اس نے ہسپتال کی طرف رخ کرا تھا۔

زوار صاحب اس سے ناراض ہوئے تھے کہ تمام باتیں اسے بھی معلوم تھیں پھر بھی اس نے انہیں نہیں بتائیں۔ مگر اس نے انہیں منالیا تھا۔

www.kitabnagri.com

سمیر نے پریشہ کو گلے لگایا۔

"سمیر بھائی ریان کو کہاں چھوڑ آئے میں اپنے بھتیجے سے تو ملوں"۔

"پری وہ گھر پر تمہاری تائی جان کے پاس ہے میں نے مہوش اور ریان کو ڈائریکٹ ایئر پورٹ سے گھر بھیج دیا تھا"۔

"اب شام میں اسے لازمی لے کر آنا بھائی آپ۔" وہ مست ماحول بنا کر واپس بیٹھ گئی جیسے ہسپتال میں دعوت چل رہی ہو۔



## Posted on Kitab Nagri

"ہاں میری ماں لے آؤنگا"۔

"ہنہ گڈ بوائے۔۔ ویسے پورے خاندان میں ایک ڈیسنٹ آدمی آپ ہی ہیں"۔

"لگتا ہے دماغ کے ساتھ آنکھیں بھی خراب ہو گئی ہیں تمہیں یہاں میں نہیں دکھ رہا۔" ارمان نے اسکی بات پر چوٹ کھائی۔

سب کے جانے بعد حادثہ مشک اور ملاہم کو لے آیا تھا۔

پھر چینل والے بھی آگئے تھے۔

"پریشہ آپ کو بے ہوشی کی حالت میں کیسا محسوس ہو رہا تھا؟؟؟"

"مجھے لگ رہا تھا پہلے میں جنت میں گئی ہوں پھر مارا اور جو پیٹر کا بھی دورا کر اور ہاں آپکے جیسی کو میں نے ایک آگ والی جگہ پر دھکیلتے ہوئے دیکھا تھا جیسے جہنم۔۔" پریشہ اس نیوز اینکر کے سوال پر بولی۔ اور اینکر جواب سن کر اچھل پڑی اسے اپنے غلط سوال پر افسوس ہوا۔

www.kitabnagri.com

"اچھا آپ کے دماغ میں اس جونی کی گرفت سے نکلنے کا کیسے آئیڈیا آیا؟"

"میں پیدائشی انٹیلیجنٹ ہوں۔ مجھے ایسے آئیڈیاز تو آتے رہتے ہیں کوئی خاص بات نہیں۔۔" پریشہ یک دم لٹ مار انداز میں بولی۔

"ویسے آپ بہت مزاحیہ گفتگو کرتی ہیں۔۔ آپکے ولاگنگ اسٹائل سے میں بہت متاثر ہوئی۔ اور آپکے فلوورز نے تو ٹرینڈ چلا دیا باقی کمی ہماری عوام نے پوری کر دی۔" وہ اینکر ایک بعد ایک بولتی جا رہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"افف کتابولے گی یہ.. "پریشہ سوچ سکی جب کہ خود دوسروں کا مغز فرائی کرے وہ کسی کھاتے میں نہیں۔

"آپ لوگ یہ لائیو دکھائیں گے؟؟" پریشہ نے اچھنبے سے پوچھا۔

"نہیں۔" اینکر نے جواب دیا۔

"لو سعدی یہ تو بعد میں دکھائیں گے مجھے کچھ دو اپنا حلیہ ہی درست کر لوں"۔

اینکر تو پریشان ہو گئی تھی ان سب کی حرکتوں پر جب سے وہ آئی تھی کوئی نہ کوئی الٹی سیدھی حرکتیں کر رہا تھا۔

اب وہ ارمان کی سائیڈ آئی تھی۔

"مسٹر آپ کی بہادری پر داد دینا بنتی ہے.. مارشل آرٹس کے چیمپین لگتے ہیں آپ.. "لڑکی تھی اور ارمان کی تعریف نا کرے یہ ناممکن۔۔ اس وقت رف حلیے میں ہی کافی جاذب لگ رہا تھا۔۔ قدرتی صاف چٹانگ ایک دن کے بکھرے ہوئے بال اور سفید شرٹ یہ تینوں چیزیں اسکی شخصیت کو کھل کھلا رہی تھیں۔

"جی نوازش.. "ارمان نہایت موؤدب طریقے سے کہا۔

"ہماری ینگ جنریشن آپ سب سے بہت متاثر ہوئی ہر ایک میں ملک میں وفاداری اور ایمان داری کا جذبہ بڑھ گیا ہے۔۔ "اینکر کی نظریں ارمان پہ سے ہٹ نہیں پار ہی تھیں اور وہ سب تیور چڑھائے اینکر کو گھورنے لگے خاص کر پریشہ اسے بالکل اچھا نہیں لگا کہ کوئی ارمان کو دیکھے وہ بھی الگ نظروں سے۔۔

"ناشتہ کرو گی تم؟؟" شایان اینکر کی تعریفوں کو بیچ میں کاٹ کر بولا..

## Posted on Kitab Nagri

سعدی سمجھ گیا تھا اس نے ایسا کیوں کر آخر اسے ان لوگوں نے پلان کا حصہ جو نہیں بنایا تھا

پر اینکر کو اسکے سوال پر ہنسی آئی تھی اور اسکے اتنا فری ہونے پر ملا ہم کو غصہ آیا تھا۔

"جی نہیں میں ناشتہ کر کے آئی ہوں"۔

"مرضی ہم تو اب حلوہ پوری منگوائینگے"۔ "سعدی پریشہ کو دیکھ کر کہنے لگا۔ پریشہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

"لو تو جوس پیو"۔ "شایان نے جوس آگے بڑھایا اینکر اب پریشان ہو گئی تھی وہ لوگ تو پیچھے ہی پڑ گئے تھے۔ مشک تو اپنی ہنسی دبائے کھڑی تماشہ دیکھ رہی تھی۔

"ارے لے لیں سعدی بہت کم لوگوں کو اپنی چیزیں دیتا ہے"۔ "ارمان نے اسے یقین دلایا۔ وہ لوگ بھی کہاں باز آنے والے تھے۔

"ہو نہہ۔۔" جیسے ہی اینکر نے اپنا ہاتھ جوس لینے کے لیے آگے بڑھایا مشک نے بیچ میں ہی جھپٹ لیا۔

"جب وہ منع کر رہی ہیں تو کیوں زبردستی کر رہے ہو۔۔ اپنے پاس برالگ رہا ہے تو میں پی لیتی ہوں"۔

مشک کی حرکت پر وہ سارے اپنی ہنسی روکے رکھے۔ جان بوجھ کر وہ لوگ اسے تنگ کر رہے تھے اور شایان کیمر امین کو مسلسل پکار رہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"اچھا ہم اب چلتے ہیں آپ سب سے مل کر بات کر کے بہت اچھا لگا۔ اور مسٹر حارث خاور کو پکڑنے کا پلان آپکا بہت اچھا تھا۔ جتنے بینڈ سم آپ ہیں اتنا ہی آپ نے بہترین پلان بنایا۔ ہم سب کو آپ سب پر پراؤ ڈھے آج سے پہلے سب صرف آفندیز نام سے واقف تھے اب آپ سب سے بھی واقف ہو گئے ہیں۔ بیسٹ آف لک۔۔ ٹیک کیئر۔۔"

اس سے پہلے مزید کوئی حرکت کر کے وہ اسے بے عزت کرتے اینکر جلدی جلدی کہہ کر کیمر امین کے ساتھ باہر نکل گئی۔

"سعدی تو نیچے جادیکھ ابھی یہ اور تعریفیں کرے گی ہماری۔۔" شایان بیچہ پسر کے بیٹھتے ہوئے بولا۔  
سعدی لمحہ ضائع کرے بغیر اسپائیڈر مین کی طرح بھاگا تھا۔

کچھ دیر بعد سعدی شان سے سینا چوڑا اور سر فخر سے بلند کرے اور گردن اکڑ کر کمرے میں داخل ہوا اور جلسے میں آتے حکمرانوں کی طرح سلام کے انداز میں ہاتھ کھڑے کرے پھر ہاتھ کو سینے پہ رکھا اور بہت ہی تہذیب سے جھکایا۔ وہ سب اسکی ایکٹینگ بھنویں اچکائے برداشت کر رہے تھے کیونکہ وہ سب اسکی واپسی کے ہی منتظر تھے اور سعدی صاحب اپنی میں لگے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بھائیوں لڑکی ہم پر پگھل گئی تھی۔۔ خاص کر ارمان تجھ پہ تو اسکا دل ہی آگیا۔ اتنی تعریفیں کری اس نے جتنی مجھے تجھ میں دکھائی بھی نہیں دیتیں۔" سعدی دلنشیں انداز میں بولتا ہوا شایان کی گود میں سر رکھ کے لیٹ گیا اور شایان مٹھیاں بھینچے اسکی حرکتیں تکتے لگا۔

"وہ برف تھی جو پگھل گئی۔۔" مشک مزاق اڑا کر بولی۔

## Posted on Kitab Nagri

"شام میں دیکھنا سب شوٹیلی کاسٹ ہو گا۔"

"اچھا۔۔ اور اس برگر کو دیکھ آؤ اب بھی کیا سویا پڑا ہے۔۔ کب تک یہاں رہیں گے ہم۔۔" حارث مشک سے بولا اور اس کے بولنے پر تبھی نرس روم میں آئی۔۔

کمرے کی حالت دیکھ کر اسے دھچکے لگے تھے۔

"آپ لوگوں نے کیا ڈرامہ روم سمجھا ہوا ہے؟؟"

ابھی وہ کچھ بولتی حارث بچ میں بول ہڑا۔

"مس آپ اپنا کام کریں پلیز! آفندیز ہاسپٹل کو فنڈ دیتے ہیں اینڈ وی آل آر آفندیز۔۔" حارث نے نہایت احترام سے آنکھیں پٹائے کہتے ہوئے آخر میں لب آپس میں چپکا کر مسکراتے ہوئے نرس کو دیکھ کر کہا۔

نرس کا دل کر اپنا ہی سر دیوار میں دے مارے بحث کا ارادہ کرتے ہوئے بھی اسکو واپس جانا پڑا اپنی نوکری اسے زیادہ پیاری تھی۔ لیکن حارث نے تو بس شوخی ماری تھی۔۔

www.kitabnagri.com

ہر وقت کسی ناکسی کا آنا لگا ہوا تھا۔ زری منال کے ساتھ آئی تھی۔۔

زری نے اسکی طبیعت پوچھی ساتھ ہی ارمان کا بھی حال پوچھا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"زری ویسے اس سب کامیابی کے پیچھے حارث تیمور کا کمال ہے.. اس نے پلان ہی اتنا زبردست بنایا تھا.. "ارمان نے مٹھاس بھرے لہجے میں کہا۔۔ اور حارث نے اسے گھوری سے نوازا۔

"واؤ حارث تم اتنے جینیس ہو آج پتا چلا.. "زری اشتیاق سمیت حیرت سے بولی۔

"بچپن سے! مطلب شکریہ۔۔" خوشی میں وہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پایا تھا جیسی جو منہ میں آیا بول گیا۔

"آپی ماما مجھے آنے ہی نہیں دے رہیں تھیں میں نے بہت رورو کر آپ تینوں کے لیے دعائیں مانگیں۔۔" منال پریشہ کے لیے لائے گئے جوس کو منہ سے لگا کر بول رہی تھی۔

"چلو اب تو ٹھیک ہوں ناب میرا خیال کرنا تم اور بلا وجہ بحث تو کبھی بھی نہیں کرنا"۔۔

"ہنہ.. "منال منہ بسور کر بولی۔

"اچھا خاصا آپکا کیمرہ مجھے مل جاتا خیر جو اللہ کو منظور.. "منال بڑبڑائی۔

"کیا بڑبڑا رہی ہو؟؟؟" پریشہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے کہا۔

"کچھ بھی تو نہیں.. الحمد للہ کا ورد کر رہی تھی بس.. "منال اسکے اچانک پوچھنے پر گڑبڑا گئی تھی۔

آہستہ آہستہ سب وہاں سے کھسک کر کسی ریسٹورانٹ میں کھانا کھانے کے لیے نکل گئے تھے۔

"یار حارث یہ کس بات کے لیے مجھے ایڈمٹ کر رکھا ہے؟؟ میں بالکل ٹھیک ہوں.. "ارمان نے حارث کو روک کے پوچھا۔



## Posted on Kitab Nagri

"بھائی میرے ڈسچارج پیپر زبنا لے جا کر زرا مہربانی ہوگی"۔

"ڈھیر مہربانی مان لیکن جو گولی تیرا بازو پھاڑ گئی اسکا کوئی سائیڈ افیکٹ نہ ہو اس لیے یہ ڈریپرز لگا رکھی ہیں جب تک یہ ختم نہیں ہوگی تم ڈسچارج نہیں ہوگے۔" حارث اسے سمجھاتے ہوئے آنکھیں کھول بند کر کے بول گیا۔

"اے کیا بکواس کر رہا کیسا سائیڈ افیکٹ؟؟" حارث کی فضول بات اس کے سر سے گزری تھی۔

"کینے مجھے کیا پتا چاچو سے پوچھ لے۔" حارث نے زوار صاحب کی طرف اشارہ کر اجو پری نور کے پاس بیٹھے تھے۔

"اور مسئلہ کیا ہے ایک حسین لڑکی تیرے ساتھ مریض بنی بستر سے لگی ہے اور تیرے خزانے ختم نہیں ہو رہے۔" حارث اس کے قریب کھڑا بولنے لگا۔

"بے شرم شرم کر لے کزن ہے وہ تیری بھی اور میری بھی۔" ارمان نے اپنی کہنی اسے ماری۔

"ہاں تو حسین تو پھر بھی وہ ہے۔ اور آرام کرویسے ہی کل اتنی بھاگ دوڑ کری تھی ایک تو مزے ہیں پھر بھی بھاگنے کی لگی ہے۔" حارث پھر مزے سے بولا اور ارمان اسے غرائی نظروں سے تاڑنے لگا تھا۔

"سالے تو مر مر اجائیگا نکل یہاں سے۔" ارمان نے پھر حارث کی کمر پہ گھونسا مارا تھا۔

"یہی عمر ہے کر لے غلطی سے مسٹیک بیٹا!!" حارث گنگاتا ہوا اسے آنکھ مار کر باہر نکل گیا۔ ارمان اسکا اشارہ سمجھ گیا تھا بس کچھ کہہ ناسکا۔

"پریشہ ضد نہیں کرو ڈاکٹر نے موبائل لینے سے منع کر رہے تھیں۔" ارسلہ نے اس ڈانٹا۔

## Posted on Kitab Nagri

"مما میرے فالورز کو بتانے دیں میں ٹھیک ہوں کل سے کچھ خبر نہیں کہ کیا ہو رہا ہے.. "وہ منمنانے لگی۔

"اچھا دس منٹ کے لیے دیں پلینز.. "پریشہ معصومیت چہرے پہ سجائے کہا۔

ارمان کو تو وہ ایسے بہت پیاری لگی تھی۔ ہولے سے مسکرا کر وہ دوبارہ سیب کھانے میں لگ گیا اور دوسرے ہاتھ میں موبائل آن کرنے لگا تھا..

"اچھا صرف دس منٹ اوکے!" زوار صاحب نے اسے یاد دہانی کر کر موبائل دے دیا..

پریشہ نے انسٹاگرام پر ایک اسٹوری ڈالی..

صبح کے گیارہ بج رہے تھے.. دھوپ اسکے چہرے پر کھڑکی سے چھن چھن کر آرہی تھی..

موبائل سیٹ کر کے اس نے بولنا شروع کر اپنے بارے میں پہلے اس نے بتایا کہ کیا ہوا تھا اس اب اسکی حالت ٹھیک ہے کوئی پریشان نا ہوا اور سب کا شکریہ ادا کیا کہ جس جس نے اس مشکل وقت میں اسکا ساتھ دیا اور دعائیں دیں..

اسکے فالورز میں اس حادثے کے بعد بہت اضافہ ہو گیا تھا..

دھوپ میں اسکے چہرے کا ہر نقوش چمک رہا تھا.. بیماری کی حالت میں بھی وہ غضب ڈھا رہی تھی۔

کیا اتنا بھی کوئی حسین ہو سکتا ہے۔۔ یہ اس وقت ارمان آفندی کی سوچ تھی۔۔ لیکن اگر وہ حسین خوبصورت دوشیزہ تھی تو

ارمان بھی کمال کا حسن رکھتا تھا.. اس وقت بکھرے بالوں میں ایک مغرور شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ نے خود سب بولنے کے بعد ریکارڈنگ بند کر لی اور اسٹوری لگا دی.. اور پھر کیمرہ اگھما کر ایک تصویر ارمان کے بکھرے بالوں کے ساتھ لی جس میں وہ ایک ہاتھ میں موبائل پکڑے چلا رہا تھا اور سیب کھانے کا کام اس وقت بھی جاری تھی.. پریشہ کی اس کارستانی کے بارے میں ارمان کو خبر نہیں ہوئی تھی..

پریشہ نے اسکی تصویر سیو کر لی اور اس پر کچھ لکھ کر ارمان کو ساتھ ٹیگ کر اور پھر انسٹاگرام پر ایک اور اسٹوری لگا دی..

ارمان سارے مسیجس ہی دیکھ رہا تھا جو کل سے اسکی خیریت دریافت کرنے والوں کے آئے ہوئے تھے.. پریشہ کی نوٹیفیکیشن جب اس نے چیک کر لی تو اپنی ہنسی پر قابو نہیں رکھ سکا.. لیکن پریشہ حیران ہو گئی تھی اسے لگا تھا ارمان چڑے گا اس پر غصہ کرے گا مگر اسکی شرارت بیکار گئی تھی.

"لڑکی یہ تم نے کیا لکھا ہے.. اور پورے خاندان کو اس پر ٹیگ کر دیا.. " وہ ہنس رہا تھا اور پریشہ منہ لٹکائے اسے دیکھ رہی تھی..

تبھی سعدی نے بھی اپنا موبائل ریستورنٹ میں چیک کر اٹھا اور اسکی بھی ہنسی وہ اب پڑھ کر چھوٹ گئی تھی.

www.kitabnagri.com

"جو لکھا ہے تم نے پڑھ لیا بس بات ختم.. " پریشہ اسے تکتے ہوئے بولی..

"یہ اتنی خرافات تمہارے دماغ میں کہاں سے آتی ہے؟؟.. "

"آ جاتی ہے بس کبھی غرور نہیں کرا.. " لٹ مار انداز میں پریشہ نے کہا تھا.. خرافاتیوں کے دماغ میں خرافات ہی آتی ہے نیک خیال تو آنے سے رہے..

دودھیہ رنگت کنچھی آنکھیں ہونٹ کے نیچے کالا تل کسی تارے کی طرح چمک رہا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

بیمار ہونے کے باوجود اتنی خوبصورت لگ رہی تھی جیسے مرہ جیلہ.. آنکھوں کے نیچے ہلکے آگے تھے مگر اسکے حسن کے آگے سب رائیگا تھا.. لمبے کھلے بال جنکی خوشبو سے پورا کمرامہک سکتا تھا اس وقت بکھرے ہوئے تھے جو اسے مزید پرکشش بنانے کا فرض ادا کر رہے تھے..

"کیا لکھا ہے آپ نے پریشہ؟؟" زوار صاحب نے پوچھا۔ ان کو اندازہ ہو گیا تھا انکی بیٹی پری صاحبہ نے کوئی شرارت کری ہے..

"چاچو میں بتاتا ہوں یہ کیا بتائے گی.. " ارمان ہاتھ کے اشارے سے پریشہ کو چپ کراتے ہوئے بولا۔  
"اس نے میری تصویر پر لکھا ہے۔۔"

پیارے پاکستانیوں آپ لوگ مشہور لندن ریٹنز ارمان شہیر آفندی کی فکرنا کریں آپ خود دیکھ لیں کیسے ہاسپٹل میں بیٹھا یہ ایک کہ بعد ایک سیب اڑا رہا ہے۔۔ اور اسکی طبیعت بالکل درست ہے۔۔ اور جسے نہیں معلوم اسکو میں بتا دوں یہ مشہور بزنس میں فاروق صاحب کا بیٹا مطلب لندن ریٹنز میرا کزن ہے۔۔"

"پریشہ تم نے یہاں بھی لندن ریٹنز لکھا ہے کچھ خیال رکھو ہمارے بیٹے کی عزت کا.. " ارسلہ اسکو گھور کر بولیں..

"لندن ریٹنز لندن ریٹنز لندن ریٹنز!!! یہی بولو گئی اسے میں بلکہ پوری دنیا کو بتاؤنگی۔۔" پریشہ نے جل بھن کر کہا ایک تو اپنے پلان کے چوپٹ ہونے کا غم اور غصہ تھا اوپر سے ارسلہ کی گھوری پروہ لال پیلی ہو گئی۔۔

"اچھا بول لینا اب زیادہ غصہ نا کرو کہیں طبیعت خراب نا ہو جائے۔۔" ارمان نے فکر مندی سے کہا مگر اسے کیا پتہ تھا اسکی فکر مندی اسے ہی بھاری پڑھ جائے گی..

## Posted on Kitab Nagri

"بہت فکر ہو رہی ہے۔۔ کیا فائدہ یہ نہیں کہ منہ بند رکھتے کیا ضرورت تھی ماما بابا کو بتانے کی۔۔ اور میں تو لگتا ہے سوتیلی ہوں سب کو یہاں تمہاری ہی لگی رہتی میرا بیٹا میرا بیٹا.. بھاڑ میں جائے یہ لندن ریٹرنز بیٹا۔۔" پریشہ غصے سے بول کر چادر پوری منہ تک کھینچ کر دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹ گئی..

باقی وہ تینوں اسکی پشت دیکھتے رہ گئے۔۔ ایک سانس میں اتنا کچھ اس نے کہا دیا تھا سارے شکوے شکایتیں کر لیں تھی.. "بیٹا تمہیں تو پتا ہے کیسی ہے۔۔" زوار صاحب اپنی ہنسی روک کر بولے..

"جی چاچو مجھ سے زیادہ اور کسے پتا ہو گا۔۔" ارمان کو تو اب بھی اسکی باتوں پر یقین نہیں کر پارہا تھا..

"ویسے کیسے لوگ ہیں آپ سب شامیر بھائی موت کے منہ میں ہیں اور یہاں کیسے کھانا اڑا رہے ہیں.. "منال نے افسوس کرا..

"منال میری جان تم ابھی چھوٹی ہو تمہیں آدم خوروں کا نہیں معلوم انہیں کہاں تمیز کسی چیز کی۔۔" ملاہم نے طنز کرتا کہ کچھ شرم ان سب میں جاگے مگر شرم کا ان سے کوئی دور دور تک تعلق نہ تھا..

"لو میں تو شامیر کے سوئم کے مینیو کا سوچ رہا ہوں کہ کیا رکھینگے.. "شایان نہاری میں روٹی ڈبوتے ہوئے بولا اور پھر وہ نوالا منہ میں بھر لیا ملاہم نخوت سے اسے دیکھ رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ کبھی کھانے کی تمیز ہی ناسیکھی ہو۔

"یار بکرے کی کڑھائی ہو جائے تو مزہ آجائے گا.. "سعدی شایان کی بات پر بولا..

"یا اللہ کیسے لوگ ہیں ایک دم بے غیبی سیرت زرا شرم نہیں کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔" مشک نے بھی اپنی بات چپکائی..

## Posted on Kitab Nagri

"چلو جعلی ڈاکٹر کسی نے کچھ کہا نہیں تمہیں چپ ہو جاؤ۔" شایان نے نہاری میں ڈوبی لت پت انگلی کو چاٹتے ہوئے کہا  
مشک نے تو کراہ کر آنکھیں ہی بند کر لیں۔

"یار تم لوگ تو ایسے کھا رہے ہو جیسے آگے کبھی نصیب ہی نہیں ہو گا"۔

"ایسی منحوس بات ہی نکالنا تم ملاہم۔ اللہ ڈھیر سارا کھانا ہمیں عطا کرے" سعدی اسکے سر پر چیت لگا کر بولا۔ "آمین"  
شایان نے ملاہم کو آنکھ مارے کہا۔

"کیا ہے۔" ملاہم جھنجھلائی۔

"چلو یار وہ دونوں بور ہو رہے ہونگے۔ پھر ارمان کے ڈسپانچر سپر ز بھی بنوانے ہیں ابھی آنے سے پہلے بھی وہ پوچھ رہا تھا  
لیکن میں نے بات گول کر دی تھی۔" حارث نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یار وہ فورڈ سپارج ہو کر اس خاور اور جونی کے پاس جائیگا چھوڑو ابھی بعد میں کروالینگے ویسے بھی ماموں نے منع کرا  
تھا۔" شایان سوچ کر بولا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور وہ سب وہاں وہاں سے نکل گئے۔

"پریشہ آہستہ سے اٹھ کر بیٹھی۔ زوار اور ارسلہ باہر فاروق اور رابعہ کے پاس چلے گئے تھے۔ آم سی یو کے باہر کھڑے  
بس شامیر کو دیکھ رہے تھے۔ اور ایک امید تھی جو اللہ سے انھوں نے لگا رکھی تھی جس کی بدولت وہ سکھ کا سانس لے رہے  
تھے۔



## Posted on Kitab Nagri

پریشہ ارمان کو موبائل میں لگا دیکھ کر تپ گئی تھی.. وجہ اسکے پاس سے جو موبائل لے لیا گیا تھا۔  
پریشہ نے جب ارمان سے پوچھا کہ کیا کر رہا ہے تو اس نے ناچاہتے ہوئے بھی بتا دیا کہ سوشل میڈیا پر پھیلی انکی میمز دیکھ رہا ہے..

"مجھے بھی دکھاؤ.." پریشہ چمکتی آنکھوں لیے بولی۔

ارمان بنا بات کیے خاموشی سے اس کہ پاس آکر سامنے رکھی بیچ پر بیٹھ گیا۔

"یار یہ کتنی زبردست ہے.."

"آگ لگے چاہے بستی میں صرف میں رہوں اپنی مستی میں۔" پریشہ نے لائن پڑھی اور اسکے نیچے ارمان کی وہی تصویر تھی جو اسنے سنیر کری تھی کہ مسٹر ارمان سکون سے سیب کھا رہے تھے۔

"ہاں یہ بھی دیکھو کسی نے کیا لکھا ہے۔"

"پاکستان کی خوبصورتی!" اور پھر نیچے ارمان کی تصویر لگی تھی.. پریشہ کو افسوس ہوا کاش وہ سنیر نا کرتی تو کوئی ایسی اسکی تعریفیں نہیں کرتا..

دونوں نے بہت سی مزاحیہ میمز بھی دیکھیں تھیں اور دونوں کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا.. پریشہ کی نظر ایک میم پر پڑی لیکن ارمان نے جلدی سے دوسری آگے لگا دی تھی..

"نہیں وہی لگاؤ.." پریشہ نے بحث کر کے وہ میم دیکھی جس میں ارمان اور پریشہ دونوں کی آج کی تصویریں ساتھ لگیں تھیں اور اوپر لکھا تھا.. "ماشاء اللہ! اللہ دونوں کی جوڑی سلامت رکھے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کیسے اس گدھے نے یہ لکھ دیا.. "پریشہ نے جلدی سے نیچے کمینٹ لکھا.. "پاگل انسان شرم نہیں کسی کے بارے میں کچھ بھی بول دینے کا" ٹوٹی پھوٹی اردو میں وہ سب لکھ رہی تھی۔

"ایک منٹ مجھے دکھاؤ میری ماں میرا موبائل ہے سب کیا سوچیں گے کہ ارمان آفندی نے کیسا کمینٹ کیا ہے۔۔" ارمان نے اسے سے موبائل چھین کر کہا..

پریشہ چھینا جھپٹی کر رہی تھی..

"ارے واہ یہاں تو ریسلنگ کا میچ چل رہا ہے اور حارث تو انکے بور ہونے کی بات کر رہا تھا.. "شایان اندر داخل ہوتے ہوئے بولا.

"آہ میرا سر"..

"کیا ہوا پریشہ.. "ملاہم بھاگ کر اسکے پاس آئی۔۔ سب کی نظر اس پر ہی ٹکی تھیں..

"کچھ نہیں میں یہ کہہ رہی تھی میرے سر کے بال بہت الجھ رہے ہیں کوئی انکو سنوار ہی دے.. "پریشہ نے ارمان کو آنکھ مار کر کہا.. کیونکہ اسکی اس حرکت پر ارمان ڈر گیا تھا..

www.kitabnagri.com

"میسنی ہی ہو تم بہت بڑی والی" وہ کھڑا ہو گیا..

\*\*\*

لمبی بحث کے بعد اس نے ڈسچارج پیپر ز بنوا لیے تھے اور سیدھا وہ سب کے لاکھ منع کرنے کے باوجود پولیس اسٹیشن ہی گیا تھا.. فاروق صاحب نے حارث اور سعدی کو بھی ساتھ اسکے روانہ کرا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

"ہیلو خاور اور سستے جونی لیور"۔

"آیم زمان پاشا وہ سوری ارمان آفندی از ہنیر۔" وہ شاطرانہ مسکراہٹ سجائے سیل میں داخل ہوا۔

"تم دونوں کی تو ابھی سے ہی اتنی حالت خراب ہے میں کچھ کرونگا تو مر مرا ہی جاؤ گے۔" ارمان نے جونی کے بال کھینچ کر انکی حالت پر افسوس کرا جو پولیس نے مار مار کر بری کر دی تھی۔

"ارمان آفندی تجھ سے حساب ضرور پورا ہوگا"۔

خاور نے سراٹھا کر کہا۔

"کچھ کہا مجھے سنائی نہیں دیا۔ وہ کیا ہے نا گرے ہوئے لوگوں کی باتیں میرے کانوں تک پہنچتی ہی نہیں ہیں۔" ارمان سامنے کر سی پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ گیا۔

"ویسے تو میں سوچ رہا ہوں کہ تم دونوں کو بھوکے کتوں کے حوالے کروں یا پھر ایک گولی سینے میں ہی ڈال دوں۔ لیکن نہیں اتنی سی تکلیف تمہیں نہیں دوں گا۔" وہ غرا کر جونی کی گردن پکڑ کر بولا۔ جونی کوئی مزاحمت نہیں کر پایا تھا اسکے دونوں ہاتھ پولیس نے باندھے ہوئے تھے۔

www.kitabnagri.com

ارمان نے اپنے جوتوں میں سے ایک چھوٹی تیز نوک کا چاکو نکالا اور اسکی گردن کے نرخلے پر رکھا۔

"بول تو نے ہی شامیر کو اغوا کرایا تھا"۔

"بول!!" ارمان اسکے نابولنے پر دھڑا تھا۔

"ہاں میں نے ہی کرایا تھا۔" جونی کے جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے چاکو اسکی گردن پر اتنا گڑا دیا تھا کہ وہاں سے خون بہنے لگا۔

پھر اسکے ہاتھ پر لا کر جگہ جگہ اسنے اس چاقو سے کٹ لگائے۔۔۔ جونی کا جسم کانپنے لگا تھا۔۔

"یاد رکھ جو بھی میرے خاندان پر آنکھ اٹھا کر دیکھے گا اسکا یہی حشر ہو گا۔" ارمان اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر بولا۔۔۔ جونی کی حیرانی بڑھ رہی تھی کس طرح ارمان چاقو سے کٹ لگا رہا تھا یہ کوئی نارمل بندہ نہیں کر سکتا تھا۔۔

"تو خاور منخوسیت کی میں کلاس لونگا" سعدی نے ارمان کو پیچھے کر اور اسکے سر آکھڑا ہوا۔۔

"آج کے بچے لگے تھے نا نکل ہم تجھے۔۔ اب دیکھ آج کے بچے تجھے کیسا سبق سیکھاتے ہیں۔۔ تمہیں پتا ہے مجھے وہ لوگ بہت برے لگتے ہیں جو غداری کریں بھلے مجھے سے یا ملک سے۔۔ اور تم تو ہو ہی چور ڈاکو مزہ آئے گا اب حساب برابر کرنے میں۔۔" سعدی نے سنجیدہ مسکراہٹ اس پر اچھالی۔۔ یہ وہ سعدی تھا ہی نہیں جو دنیا کے سامنے رہتا تھا یہ تو کوئی اور تھا جیسے محب الوطن۔۔

ایک پین اس نے نکالا اور خاور لغاری کی انگلی کے بیچ میں پھنسا دیا اور خاور کو اس کے لمس سے جھٹکے لگے تھے۔۔ اس پین سے کرنٹ پار ہو کر اسکے جسم میں گیا تھا۔۔

حارث نے ان دونوں بھرے شیروں کو پیچھے کر اجوانکی جان لینے پر تلے تھے۔۔

"آج کیلئے اتنا کافی ہے باقی بعد میں۔۔ تڑپو گے موت کے لیے تم لوگ لیکن تمہیں آئیگی نہیں۔۔" ارمان غصے سے کہہ کر باہر نکل گیا۔۔

\*\*\*\*\*

## Posted on Kitab Nagri

"ارے پار ٹر تم یہاں.. "ارمان کو دیکھ کر آفیسر کبیر کا بیٹا ابان کبیر بول پڑا اس نے پاکستان میں آج ہی ڈیوٹی جوائن کری تھی ورنہ وہ لندن میں ایجنٹ کے طور پر کام کرتا تھا..

"بڈی تو یہاں.. "ارمان کا غصہ کہیں غائب ہو گیا تھا.. اس نے سعدی اور حارث کو باہر بھیج دیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا آگے جو یہاں باتیں ہوتیں کسی کو اسکے بارے میں معلوم ہو۔

ایجنٹ تینسو بارہ / 312 بابا نے تمہارے کیس کے بارے میں بتایا.. داد دینی پڑے گی ہمیشہ کی طرح ڈیول کے گھر گھس کے مارا ہے تم نے.. "ابان کھل کے ہنسا۔

"بند کر لو تم اپنا منہ یہاں کسی کو کچھ نہیں پتا کہ کبھی میں نے تمہارے ساتھ کام کیا ہے اور کیا ایجنٹ ایجنٹ لگا رکھی ہے ارمان آفندی نام ہے وہی بولا کرو.. "وہ اسکو گلے لگا کر بولا اور اسکا پاکستان میں استقبال کرا۔

"تو سالے تو نے بتایا نہیں کسی کو کہ تو نے کتنے کیسز میں پاک آرمی کی مدد کری ہے.. ایجنٹ..."

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سالے نہیں بتانا کسی کو گھر والے الٹا لٹکا دیں گے.. یہ میرا راز ہے اور جب جب ملک سے وفا کی بات ہوگی آفندی حاضر ہو گا.. "وہ اسکا کندھا تھپ تھپا کر بولا..

کتنا گہرا تھا یہ شخص! جتنا اسکو جانو اتنا کم۔ ابان کے ذریعے ہی اسکی کبیر صاحب سے بھی بات چیت تھی لیکن یہ اسکا سیکرٹ تھا اس نے ان دونوں کو فاروق اور کسی کو بھی بتانے سے منع کرا تھا۔ اسکے لیے پاشا بننا مشکل نا تھا کئی بار ابان کے ساتھ مل کر اسنے بہت لوگوں کو پکڑوایا تھا۔ حارث نے جب پلان بتایا تھا تو یہ فوراً بھیس بدلنے کے لیے راضی ہوا اور خاص کر پاشا کا

## Posted on Kitab Nagri

بھیس بدلا جو کئی بار لندن میں گینگسٹرز کے درمیان بن کے رہتا تھا۔۔ پاشا ارمان تھا اور جو لوگ پاشا کو جانتے تھے انھیں ارمان کے بارے میں علم نہیں تھا صرف گینگسٹر کی دنیا کے لوگوں کو۔۔ البتہ فوج کے لوگ تو اسے جانتے تھے۔ پاشا بس وہ تب بتاتا تھا جب کسی کیس میں ابان کی مدد کرنی ہوتی تھی اسی طرح اس نے گینگسٹرز کی دنیا میں نام بنایا تھا مگر لوگ زیادہ اسکے بارے میں جانتے نہیں تھے کیونکہ وہ منظر عام سے غائب رہتا تھا اور غائب رہنے کی یہی وجہ تھی کہ وہ ایک ایجنٹ کے طور پر بھیس بدلی کرتا تھا ورنہ وہ ایک بزنس مین ارمان آفندی تھا۔۔ اور یہی بزنس اسکا سب کچھ تھا۔۔

"اچھا چل چھوڑ لیکن تو اس خاور اور جونی کی فکرنا کرنا تیرا بدلہ میرا بدلہ.. روز اسے ایسے جھٹکے دوں گا کہ ہر مظلوم کی آہ کا حساب ہو جائے.. اور میں نے بابا کے بتانے پر ان لڑکیوں کو نکلوا لیا جن کو یہ آج کی فلائٹ سے ایران بھیجواتا.. "ابان ٹیل پہ ٹکتے ہوئے کہنے لگا۔

"بڈی تو کمال ہے یار ہر بار مجھے حیران کرتا ہے.. چل میں چلتا ہوں اب اپنی جنت گھر کا دیدار کر لوں پھر واپس شامیر کے پاس اسے دیکھنے جاؤں گا"۔۔

ابان نے اسے رخصت کرا..

ارمان آرمی میں تو نہیں تھا نا ہی کوئی ایجنٹ لیکن جن لوگوں کے ساتھ اس نے کبھی کام کرا وہ اسے ایجنٹ ہی کہتے تھے اور ابان سے اسکی اچھی دوستی تھی۔ اور جو اس نے ہڈیاں اتنے آرام سے توڑیں تو یہ اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا وہ سب کچھ لندن میں سیکھ چکا تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

ابھی ارمان سعدی اور حارث صوفی پر چائے پینے کے لیے بیٹھے تھے۔ اور دوسرے لمحے واپس ہاسپٹل کے لیے بھاگے تھے۔ بھاگنا تو جیسے اب انکی قسمت میں ہی لکھ دیا گیا تھا۔ شایان نے فون کر کے بتایا تھا کہ شامیر کی حالت بگڑ رہی ہے اور ڈاکٹر ٹریمنٹ کر رہے ہیں۔۔۔

رابعہ بیگم کے رورو کر آنسو خشک ہو گئے تھے۔۔ اب یا تو آر تھا یا پار۔۔

شامیر کو سانس نہیں آرہی تھی۔۔

"مما حوصلہ کریں۔ کچھ نہیں ہو گا چھوٹے کو دیکھنا ابھی ہنستا مسکراتا آپکو آواز لگائے گا۔" ارمان انکو سینے سے لگائے بول رہا تھا۔۔

انسان کے لیے سب سے زیادہ مشکل اپنے کسی پیارے کو تکلیف میں دیکھنا ہوتا ہے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پریشہ اپنی ڈریپ خود کھینچ کر آئی سی یو کی طرف آگئی۔

"تم کیوں آگئیں؟؟" ملاہم نے اس وہاں دیکھ کر ٹوکا۔۔

"یار برگر کی طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے نا۔ یار مجھ سے صبر نہیں ہو رہا پتا نہیں کیوں۔۔" وہ بول کر آئی سیو کی کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔۔ وہ ساتوں دوست اب باہر کھڑے شامیر کی زندگی کی اپنے رب سے دعائیں مانگ رہے تھے۔

"میں برگر سے بولوں گی اگر شامیر تمہیں کچھ ہو گیا۔" مشک ڈبڈبائی آنکھوں سے بولی۔۔

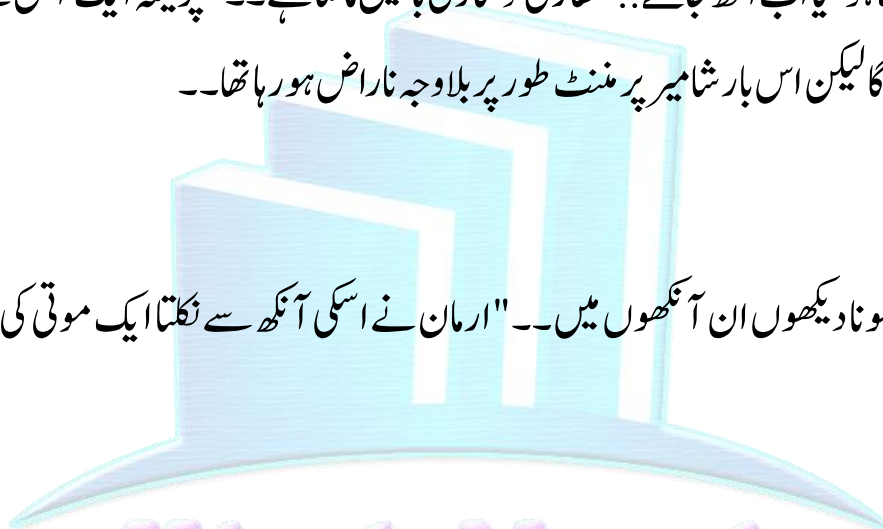
## Posted on Kitab Nagri

"مشک کبھی تو اچھی بات کر لیا کرو.." ملاہم نے اسے چوٹ کیا..

"کینے اٹھ جاٹھیلے والے کی چنے کی چاٹ کا پروگرام بنایا تھا وہ کینسل نہیں ہونا چاہیے۔۔" شایان اپنی بگڑی دھڑکنوں کو سنبھال کر بولا..

"یار تم اسکو بولو بس بہت ہو گیا اب اٹھ جائے.. تمہاری تو ساری باتیں مانتا ہے۔۔" پریشہ ایک آس لے کر ارمان سے بولی تھی جیسے شامیر سن لے گا لیکن اس بار شامیر پر منٹ طور پر بلا وجہ ناراض ہو رہا تھا۔۔

"ششش.. چپ ایک آنسو نادیکھوں ان آنکھوں میں۔۔" ارمان نے اسکی آنکھ سے نکلتا ایک موتی کی شکل میں آنسو اپنی انگلی سے مٹایا۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یار زہر لگ رہی ہو روتے ہوئے چپ کر جاؤ۔۔"

"لندن ریٹرنز۔۔ چلتے بنو یہاں سے سر پھاڑ دوں گی۔۔" وہ شامیر کا غم بھول کر اپنا پھڈا کھول بیٹھی تھی اور ارمان یہی تو چاہتا تھا وہ اس سے لڑ لے بس روئے نا اسے روتے ہوئے اور بھی پیاری لگتی تھی۔۔ اور ویسے بھی رونے سے حاصل کچھ نہیں ہوتا ہے انسان صرف خود کو اذیت دیتا ہے تقدیر بنانے کے لیے انسان کو محنت کرنی پڑتی ہے اللہ پہ بھروسہ کرنا ہوتا اس کا شکر ادا کرنا ہوتا ہے۔

خیر جس سے آپ محبت کریں عزت اور مان دیں انکو تکلیف میں دیکھنا سب سے تکلیف دہ کام ہے۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ڈاکٹر جیسے ہی باہر نکلا ان لوگوں کو دروازے پہ کھڑا پا کر گڑبڑا گیا..

"جی بولیں وہ ٹھیک ہے نا!!"

"کون؟؟"

"وہ چنے چاٹ والا" شایان نے کہا۔

"ارے انکل اندر بستر پہ پڑا پشینٹ شامیر!! کہیں مر اور اتو نہیں نا۔" حارث نے شایان کو گھور کر آنکھیں دکھائیں تو شایان خاموش ہو گیا۔ سب ڈاکٹر کے گرد گھیرا بنائے کھڑے تھے اور ڈاکٹر بولنے کی ہمت نہیں کر پارہا تھا..

"وی آر سوری.."

ڈاکٹر کے کہنے پر سب کے پیروں تلے زمین نکلی تھی۔ ان سب کے جسم میں ایک جنبش ہوئی جیسے کسی نے روح کھینچ لی ہو۔ جسم ٹھنڈا ہو گیا تھا پیروں میں پسینے آنے لگے تھے۔ گویا ڈاکٹر کے لفظوں کے ساتھ وقت رک گیا ہو۔ وہ کیا بقول حارث مرور گیا تھا۔ رابعہ بیگم فوراً اندر کمرے کی طرف بھاگی تھیں..

"شامیر میرے بچے اٹھو۔ کیسے اپنی ماں کو چھوڑ کر جاسکتے ہو۔ میرے شہزادے مت کرو ایسا۔" وہ ہاتھ کا پیلا اسکے چہرے کے گرد بنائے بول رہی تھیں۔

وہ سب انکے پیچھے اندر آ گئے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

"رابعہ بیگم حوصلہ کریں اللہ کو شاید یہی منظور تھا.." فاروق نے دل پر پتھر رکھ کہ یہ الفاظ کہے تھے..

"نہیں میرا شامیر۔۔" فاروق کا حوصلہ تھا مگر رابعہ کی ممتا کو سکون نہیں مل رہا تھا وہ بلبلاتا اٹھی تھیں۔۔

"آنٹی آپ ایسے کیوں رورہی ہیں؟؟" کسی کے مسلسل رونے پر وہ غنودگی میں بولا۔۔ سب وہاں شاکڈرہ گئے تھے..

"آنٹی۔۔" مشک نے منہ تیرھا کر کے کہا اور سب نے ڈاکٹر کی طرف منہ موڑا..

"اس پر کوئی بدروح تو نہیں آگئی؟؟ حارث کا منہ حیرت سے کھلا رہا۔

"ایسے نادیکھیں آپ سب نے میری پوری بات ہی نہیں سنی تھی.." ڈاکٹر نے فوراً اپنی صفائی دی۔۔

"تو وہ سوری کیوں کہا تھا؟؟" سعدی ماتھے سے پسینا صاف کر کے بولا..

"وہ ہم انکی جان تو بچا سکے لیکن یادداشت چلی گئی ہے.." مشک ڈاکٹر کی بات پہ غش کھانے والی ہو گئی۔

"شامیر برگر تم مجھے بھول گئے.." مشک نے امید سے کہا۔۔

"اوباجی کون ہو اور یہ شامیر کون ہے؟؟"

www.kitabnagri.com

مشک آنکھیں پھاڑے اسکا معائنہ کرنے لگی.

فکرنا کریں۔۔ ان شاء اللہ جلد انکی یادداشت واپس آجائے گی۔۔ "ڈاکٹر تسلی دے کر باہر نکل گئے..

"کینے سب بھول گیا.. لعنت تجھ پر باہر ہم تیرے لیے کتنا پریشان ہو رہے تھے"

## Posted on Kitab Nagri

”او مسٹر تمیز سے اور کمینہ کسے بولا آپ نے۔۔“ ”ہم ایک تمیز دار انسان ہیں آپ برائے مہربانی ادب سے بات کریں۔“

”ہائے واللہ کوئی مجھے پکڑو یہ کیسی باتیں کر رہا ہے“ مشک جو بیڈ کا سہارے لیے کھڑی تھی اب پوری چکرا چکی تھی۔۔

”اتنی تمیز سے تو آج تک اس نے کسی کو آپ نہیں کہا۔۔“ ”مشک نے حیرت سے کہا۔

”دیکھیں آپ سب کون ہیں میں کسی کو نہیں جانتا۔“ شامیر اپنا سر پکڑ کر بولا۔۔

”شامیر اپنی ماں کو دیکھو میں تمہاری ماما ہوں میرے بچے۔۔۔“ ”رابعہ نے اسے خود سے لگا لیا۔۔ کل سے انکی مامتا تڑپ رہی تھی اب جا کر اس مامتا کو سکون آیا تھا۔ فاروق صاحب کے لب پر بس شکر کے کلمات تھے۔۔ اللہ نے انکے لیے آزمائش تیار کری تھی جس پر وہ پورا ترے تھے۔۔ اللہ اپنے بندے کو لے کر اور دے کر دونوں طریقے سے آزماتا ہے اور اب آزمائش ختم ہونے کو تھی۔۔ کیسے وہ انکی دعائیں قبول نہیں کرتا جب اسکا بند اساری امیدیں لیے صرف اسی کے درپہ آیا تھا۔۔

”بے شک اللہ سب سننے اور جاننے والا ہے“

”آپ ہماری والدہ محترمہ ہیں۔۔ مجھے کچھ یاد نہیں۔۔“ ”شامیر کے سر میں ٹھیسیں اٹھنے لگی تھیں۔۔

”منخوس میں تمہاری کزن مشک کریم ہوں کوئی باجی نہیں۔۔“ ”مشک اسکے بیڈ پر اچھال کر بیٹھی۔

”آپ باجی ہی ہیں! زرا تمیز سے رہیں ایک جوان خوبصورت لڑکے پر لائن ناماریں۔۔“

مشک جیسے بیڈ پر اچھل کر بیٹھی تھی اسکی بات سن کر ویسے ہی اچھل کر بیڈ سے کھڑی بھی ہو گئی۔

سعدی اپنی ہنسی کو فضا میں آزاد کر گیا تھا اور پھر پورا کمر اقمقہوں سے گونج اٹھا۔۔

”استغفار منخوس میں کیوں لائن ماروں تم پر اتنا خراب ٹیسٹ نہیں جو تم جیسے ممی ڈیڈی پر لائن ماروں“

## Posted on Kitab Nagri

شامیر کی یادداشت گئی تھی اس لیے اس نے کوئی جواب نادیا مگر صرف ایک بات سے ہی مشک کو آگ لگا گیا تھا..

”برگر میری جان دیکھو تمھاری وجہ سے میری یہ حالت ہوئی ہے“..

”ارے کون برگر؟“

پریشہ یہ سنتے ہی وہیں رک گئی..

”تم اور کون!“ پریشہ نے اسے بتایا..

”ابھی تو میں شامیر تھا اب برگر ہو گیا..“ شامیر تعجب سے بولا۔

پریشہ اسکی بات سن کر چکر اگئی کس طرح اسے بتاتی کے شامیر برگر بوائے اسکا ہی پورا نام ہے..

پریشہ کا بگڑا توازن دیکھ کر ملاہم اسے وہاں سے لے گئی.. اور اسے تلقین بھی کر دی کہ اب وہاں سے نہیں اٹھے گی۔۔ جو

پریشہ کے لیے مشکل تھا.. مگر اسکو کمزوری بہت ہو گئی تھی تو خاموشی سے اس نے اسکی بات مان لی..

ملاہم واپس شامیر کے وارڈروم میں چلی گئی۔  
www.kitabnagri.com

”دیکھیں بھائی جان آپ ہمیں کچھ سمجھ دار لگ رہے ہیں تو ہمارے گھر والوں کو بلا دیں۔۔“ شامیر نے ارمان کو خاموش کھڑا پایا تو بولا۔۔

”زلیل میں تیرا بڑا بھائی ہوں... ایک ڈنڈا اور پڑے گانا تو سب یاد آ جائے گا۔۔“ ارمان ناخن چباتے ہوئے بولا۔

مشک سب کو سائیڈ میں لے آئی۔



## Posted on Kitab Nagri

"میں تو کہتی ہوں ایک ڈنڈا اور مار ہی دیتے ہیں کیا پتا واقعی یادداشت آجائے.. "مشک نے دھیمے لہجے میں اپنی ترکیب بتائی تاکہ شامیر ناسن لے اور سارے کان لگائے اسکی منطخ سن رہے تھے۔

"جعلی ڈاکٹر اب اسے کیا مارنا ہے؟" شایان اسکے سر پر تھپڑ مار کر بولا..

"اوہ گریٹ شایان دلی کے پکوان اپنے ہاتھ قابو میں رکھو" مشک آنکھیں دکھا کر بولی.. ملاہم نے اسے ٹھنڈا کرا.

"ایک کام کرتے ہیں اسے سب یاد دلانے کی کوشش کرتے ہیں کیا پتا کچھ یاد آجائے.. اتنا وقت ہمارے ساتھ اس نے گزارا ہے کیسے اسے کچھ یاد نہیں آئیگا۔" سعدی نے آسان حل نکال کر بتایا.

"واہ زندگی میں پہلی بار انسانوں والا تو نے راستہ نکالا ہے چل اب اس کو اب یاد دلاتے ہیں.. "حارث نے اسکی تعریف بھی کری اور طعنہ بھی ساتھ چپکایا.

"ہاں دوسرا اوپشن ڈنڈا مارنے کا ویسے ہی وجود ہے.. "مشک پھر بولی..

"ابے حارث تیری بہن تو اس ڈنڈے کے پیچھے ہی پڑ گئی ہے.. شایان نے بھی جواب دیا..

اب دونوں میں سے باز تو کوئی نہیں آنے والا تھا..

ارمان اور سعدی نے شامیر کو بہت سی باتیں بتا کر یادداشت واپس لانے کی کوشش کری مگر کوئی اثر نہ ہوا.. الٹا وہ ہر بات کا تیرھا جواب دے رہا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

”ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم نے اتنے غلط کام کریں ہوں۔ ہم شریف انسان ہیں کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔۔“ شامیر کو اپنے کرتوتوں پر یقین نہیں پارہا تھا وہ انکو الزام ثابت کرنے پر تلا تھا۔

”برگر تم نے اس ثانیہ کو ہم سب کے ساتھ مل کر دھمکایا تھا یاد کرو۔“

”آہ۔۔“ شامیر کا سر گھومنے لگا تھا۔۔ رابعہ بیگم نے جلدی سے ڈاکٹر کو بلایا۔

ڈاکٹر انکی باتیں سن کر صدمے میں چلا گیا۔۔ پھر اس نے انکو منع کر کے کہ یہ حرکت شامیر کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اسکو تھوڑا وقت دیں آہستہ آہستہ سب یاد آجائے گا۔

\*\*\*\*\*

Kitab Nagri

پریشہ کو اسی دن شام تک ڈسچارج کر دیا تھا اور چند دن آرام کا کہا تھا۔

اس وقت منال ارمان کے کہنے پر وی ڈیو کال پر پریشہ کے کمرے میں کھڑی تھی۔

ارمان نے بڑی ہوشیاری سے اسے اس کے کمرے میں بھیجا تھا۔۔ وہ پریشہ کی طبیعت جاننا چاہ رہا تھا مگر وہ سو رہی تھی اس لیے کال بھی اٹینڈ نہیں کری تھی۔ مگر اس نے منال کو اپنی باتوں میں پھسا کر پریشہ کو دیکھنے کی خواہش کری اور منال بے وقوفوں کی طرح اسکی باتوں میں آگئی۔ سمجھ تو ارمان کے بھی نہیں آئی تھی کہ وہ کر کیا رہا ہے؟

## Posted on Kitab Nagri

کیا یہ ٹھیک بھی ہے مگر اس نے بس ایک نظر پریشہ کو ہی تو دیکھنا تھا..

”بھائی اب جاؤں میں اگر آپی اٹھ گئیں تو میرا حشر بگاڑ دیں گی۔“ منال دھیمی آواز میں بولی..

”ہاں چلو بند کر دو اب فون اور خود بھی سو جاؤ..“ اس نے پریشہ کو پرسکون سوتے دیکھ لیا تھا بس اسکو بھی چین آگیا تھا..

البتہ منال کو تو اپنے سارے کزن ہی پاگل لگنے لگے تھے.. وہ چھوٹی تھی اسکو اس سب کی عادت نہیں تھی مگر سعدی اسے کہتا تھا منال جب تم بڑی ہوگی تو ہم سے بھی چار ہاتھ آگے ہوگی..

\*\*\*\*\*

صبح ہی صبح ہی آفندیز نے ہاسپٹل سر پہ اٹھ لیا تھا..

شامیر جھٹکے لگنے کی وجہ سے بیہوش ہو گیا تھا... اس کے دماغ میں سوتے ہوئے چند فلیش بیک چلے تھے اسکی وجہ سے سربھاری ہو گیا دماغ پر جب اس نے زور ڈالا تو ٹھیسیں اٹھنے لگیں اس کے بعد جھٹکے لگنے سے وہ بیہوش ہو گیا.

Kitab Nagri

”مبارک ہو انکی یادداشت واپس آگئی.. لوگ کافی ٹائم لیتے ہیں اس سب میں مگر اب تک جو میں نے آپ سب کو دیکھا ہے تو اس سے یہی اندازہ لگا سکتا ہوں کہ آپ لوگ کوئی نارمل لوگ نہیں..“ ڈاکٹر اپنی آخری بات پر خود بھی ہسنے لگا تھا..

اور ان سب کے لیے تو یہ فخر کی بات تھی.

## Posted on Kitab Nagri

سعدی ڈھول والے کو وارڈ میں لے آیا تھا۔ انتظامیہ نے اسکے آگے ہاتھ پیر جوڑے تب جا کہ اس نے انکو واپس بھیجا۔ لیکن باقی مریض بھی خوش ہو گئے تھے ہسپتال میں پڑے سب کا دل گھٹنے لگا تھا مگر جب سے یہ لوگ آئے تھے سب کو مزہ آنے لگا تھا ہر وقت کوئی ناکوئی فلم ان لوگوں نے لگائے رکھی ہوتی تھی۔

”شامیر اس سے ملو یہ ابان ہے میرا لندن کا دوست اور یہ ایک آرمی آفیسر بھی ہے۔“ ارمان نے اسکا تعارف کرایا۔ مگر یہاں کسی کو اسکو دیکھ کر بیٹ مس ہوئی تھی۔

”اف کتنا ہینڈ سم ہے یہ... کاش ڈاکٹر ہوتا مگر کوئی بات نہیں آرمی کا بندہ بھی چلے گا۔“

”ابان!!“ اس نے سوچ کر زیر لب کہا۔ ”بہت اچھا نام ہے آپکا۔“ مشک اپنے بے ترتیب دھڑکتے دل کو سنبھال کر بولی۔ ملاہم نے اسکو کہنی ماری۔ ”مشک اپنی ٹھکر سائیڈ کر لو وہ ارمان کا دوست ہے۔“ ملاہم تو اسے اچھے سے سمجھتی تھی اس وقت بھی جو مشک کا حال تھا وہ سب جان گئی تھی۔

”تم چپ کرو۔“ مشک اسکو چپ کر اکر ابان کی طرف آگئی۔

”آپکی تعریف!!“ ابان نے اسے اپنے پاس کھڑا دیکھا تو احترا مابوچھ لیا۔

”میں مشک کریم مستقبل کی کامیاب ڈاکٹر۔“ آنکھوں کو مٹکا کر اس نے جواب دیا۔

”نائنس نیم۔ بیسٹ آف لک فار یور فیوچر۔“

”ہائے یہ کتنا پیارا بولتا ہے۔“ مشک دل ہی دل میں بولی۔

ابان واپس اپنی ڈیوٹی پر جانے لگا تھا بس وہ شامیر کا حال پوچھنے آگیا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

مشک اسکے چھوڑنے پیچھے پیچھے چل پڑی..

ابان کو اسکی حرکتیں عجیب لگی تھیں.

مشک باتوں کی ماسٹر اس سے بھی باتیں بھگارنا شروع ہو گئی تھی مگر وہ بس ایک ہی لفظ میں جواب دے رہا تھا جیسے اسے کوفت ہو رہی ہو.

”کتنا سڑیل ہے ہاں ہنہہ کرے جارہا ہے.. بندہ تمیز سے بات ہی کر لے“ مشک دماغ میں اسکے بارے میں نیک خیالات سوچنے لگی.

چلتے چلتے مشک کا ہاتھ کسی نوکیلی چیز سے ٹکرایا اور بس دو بوند خون نکلا تھا اس پر مشک نے اتنا شور کر دیا کہ ابان بھاگ کر فرسٹ ایڈ باکس لے آیا..

سارا مشک کا ڈرامہ تھا اتنی سی چوٹ اسکا کیا بگاڑ سکتی مگر ابان کو پریشان کرنے کا اسکا دل کر رہا تھا.. یعنی اسکو اب پریشان کرنے کے لیے نیا بکرا مل گیا تھا..

www.kitabnagri.com

ابان نے اسکے ہاتھ پر چھوٹی سی پٹی باندھ دی تھی..

”آہ بہت درد ہو رہا“..

”ہائے مشک تجھے تو اس ایکٹینگ پر آسکر ملنا چاہیے“ ملاہم اسکو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی وہ اسکے پیچھے ہی آئی تھی..

”دیکھو ریلکس کرو اتنی سی چوٹ ہے پریشان نہیں ہوتے“.. ابان نے اسے تسلی دی..

## Posted on Kitab Nagri

”آپکو کیا پتہ آپ کے تھوڑی لگی ہے ویسے بھی آپ آرمی کے جوان ہیں بلٹ پروف!! میں نازک سی لڑکی! تو درد تو ہو گا۔“ مشک نے روہانسی شکل بنا کر کہا۔

ابان کو اسکی بات پر ہنسی آئی اور اسکی معصوم شکل دیکھ کر ایک گہری مسکراہٹ نے ہونٹوں کے گرد احاطہ کر۔

ملاہم فوراً وہاں لپک آئی اور مشک کو ساتھ لے کر چلی گئی اور ابان بھی باہر کی طرف لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا۔

”کیا ہے تھوڑی دیر میں نہیں آسکتی تھیں۔ دیکھ رہی تھیں کہ میری اہم ترین بات چل رہی تھی مگر تم سب کو تو اچھے ٹائم ہی ٹپکنا ہوتا ہے۔“ مشک نے چڑ کر کہا اور وہ پٹی بھی اتار کر پھینک دی۔

”بیٹا اگر اسکا تمھاری حرکتوں پر دماغ گھوم جاتا تا تو وہیں ایک گولی تم میں اتر دیتا۔“ ملاہم نے اسے ڈرایا اور کھینچتے ہوئے اندر لے کر جانے لگی۔

”ایویں گولی مارتا بیٹا اسکو میری فکر تھی جبھی دیکھو پریشان ہو گیا تھا۔ اور آرمی کا بندا ہے وہ تمھاری طرح بد تہذیب نہیں جو ایک معصوم لڑکی پر ظلم کرے۔ یار یونیفارم میں کتنا ہینڈ سم لگا رہا تھا۔“

اب مشک کی زبان قینچی کی طرح چلنا شروع ہو گئی تھی جسے اب کوئی بریک نہیں لگا سکتا تھا۔

ملاہم خاموش ہو گئی اسے معلوم تھا بحث کا کوئی فائدہ نہیں۔

\*\*\*\*\*



## Posted on Kitab Nagri

ایک ہفتہ پانی کی طرح گزر گیا تھا..

شایان کی ویب سیریز کی شوٹنگ ہو گئی تھی.. زندگی معمول کے مطابق چل پڑی تھی.. مشک اور ملاہم بس یونی جا رہے تھے..  
شامیر اور پریشہ ایک دودن کے بعد جوائن کرتے..

خوشیاں جیسے واپس لوٹ آئیں تھیں.. مگر سب اتنا آسان نہ تھا.. اگر انکو فتح حاصل ہوئی تھی تو اسکی فتح کی بھاری قیمت ادا کی تھی.. آسان نہ تھا خاندان کے تین نوجوان بچوں کو ہسپتال میں پڑے دیکھنا اور موت کی منہ میں پڑے دیکھنا!  
انکا صبر ہی کام آیا تھا اور دعائیں رنگ لے آئی تھیں اللہ نے آزمائش ختم کر دی تھی.. انکی خوشیاں واپس لوٹادی تھیں..

"بے شک جو اللہ کو یاد رکھتا ہے اللہ بھی اسے یاد رکھتا ہے"



www.kitabnagri.com

\*\*\*

ارمان کسی میٹینگ میں تھا اسنے کبیر صاحب کی کال اٹینڈ کری..

انکی بات سن کر اسکا غصہ ساتواں آسمان چھونے کو تھا..

سعدی کو وہاں سب سنبھالنے کا کہہ کر فوراً پولیس اسٹیشن کے لیے نکل گیا..

ابان بھی وہیں موجود تھا..

## Posted on Kitab Nagri

اسکاڈ پیار ٹمنٹ تو یہ نہیں تھا مگر کبیر صاحب کے بلانے پر وہ وہاں آگیا تھا..

”تو انکل کیا آپ انکی بات مان لیں گے؟“ ارمان نے کچھ سوچ کر کہا..

”نہیں میں اپنی جان دے دوں مگر یہ ظلم اور نا انصافی نہیں ہونے دوں گا“..

”ٹھیک ہے انکل بس مجھے یہی جاننا تھا.. اب آپ دیکھیں کل میں کیا کرتا ہوں!!“

کچھ تو تھا ارمان کی مٹھی میں جو وہ اتنا پر سکون تھا..

”ایجنٹ“..

”ششش“.. ارمان نے ابان کو آنکھیں دکھائیں..

”ابان کیوں بولتے ہو اسے جب وہ منع کرتا ہے..“ کبیر نے ٹوکا..

”بابا تو اس نے ایجنٹ والے کام کتنی آسانی سے کر دیے ہیں.. اور ابھی کا ہی دیکھ لیں پاشا بن کر کیسے خاور کو دھوکا دیا.. مجھے تو

لگتا ہے اسکے خون میں شامل ہے ہر وہ کام کرنا جسکا فاروق انکل کو یہ نابتا سکے“.. ابان ہنستے ہوئے بولا..

”ہاں یہ تو ٹھیک کہہ رہا..“ ارمان بھی اسکی بات سے متفق تھا.. ہر وہ کام اس نے کر رکھا تھا جسکا فاروق صاحب اسے منع

کرتے اور وہ کام جسکا یہ انکو بتانے سے جھجھکتا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

اسے شوق تھا.. ملک سے وفا کا جذبہ تھا جیسی کئی بار لندن میں ابان کے میسنز میں اسکی مدد کرتا تھا۔ بہت سے آفیسر اسے جانتے تھے.. اور اسکی قابلیت پر رشک کرتے تھے..

مگر وہ کوئی ایجنٹ یا آرمی مین تھوڑی تھا وہ ایک بزنس مین تھا.. یہی اسکی پہچان تھی جو دنیا جانتی تھی..  
”انکل کل صبح ایک پریس کانفرنس فاروق مینشن میں رکھ دیں۔۔“ انکو کہہ کر واپس آفس کے لیے نکل گیا..

\*\*\*

شام کا وقت تھا پریشہ عصر کی نماز پڑھ کے اٹھی تبھی حارث کو اندر آتا دیکھ کر خوش ہو گئی..  
”شکر حارث تم آگئے اتنی بور ہو رہی تھی۔ اب تو میں نے یونی کا کام بھی سارا ختم کر لیا..“  
پریشہ اپنے قصیدے لے کر بیٹھ گئی مگر حارث تو یہاں اپنے قصیدے سنانے آیا تھا..

Kitab Nagri

اسکی باتیں ختم ہونے کے بعد حارث نے اسے اپنا مسئلہ بتایا.. اور اسکا حل بھی بتایا..

”تم پاگل ہو!! ہیں بتاؤ۔۔ یا تم سب نے مجھے رشتے کرانے والی سمجھا ہوا ہے۔۔ بلکہ نہیں مجھے تو لگتا ہے یہی میرا کام ہے پہلے سعدی آیا تھا اب تم۔۔ تم لوگوں سے خود کچھ نہیں ہوتا کیا۔۔“ پریشہ اس پر برس گئی تھی..

”یار دیکھو چھوٹا سا فیور مانگ رہا ہوں وہ میرے بلانے پر نہیں آئے گی تم اسے بلاؤ تو تم کو انکار نہیں کرے گی۔۔“

## Posted on Kitab Nagri

حارث نے گھنٹہ لگا کر اسکی منتیں کری تب کہیں جا کر پریشہ حیات صاحبہ مان گئیں..

پریشہ نے زری کو کال کر کے ارجنٹ ایک ریساٹ میں بلا لیا جہاں اکثر یہ لوگ جاتے تھے..

پریشہ تیار ہو کہ حارث کے ساتھ نکل گئی تھی.. اور حارث تو پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا..

\*\*\*

لیزا اپنے گھر میں بیٹھی کچھ اسلامک کتابیں پڑھ رہی تھی.. نا جانے اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا جو اپنا مذہب چھوڑ کہ اسے اسلامی کتابیں پڑھنے میں اور انکی معلومات اکٹھی کرنے میں مزا آنے لگا تھا..

اپنی سوچوں میں گم وہ فون کال کی آواز سے باہر نکلی..

رامس کا نمبر دیکھ کر ایک مسکراہٹ اسکے چہرے کے گرد پھیل گئی.

www.kitabnagri.com

”کیا کر رہی تھیں؟“

رامس کہ پوچھنے پر وہ بوکھلا گئی تھی وہ اسے اس بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتی تھی.. اور یونی کا اسائنمنٹ مکمل کرنے کا بہانہ اس نے بنا دیا..

## Posted on Kitab Nagri

”لیزا دیکھو مجھے معلوم ہے تمہارے دماغ میں کیا خرافات چل رہی ہے اور میں بس یہی چاہتا ہوں شادی سے پہلے اس اب سے باہر نکلو میں کسی چیز کے لیے تمہیں فورس نہیں کر رہا تم جیسی ہو مجھے قبول ہو مگر خود کو سنبھالو.. یہ اداس آتما بن کہ نا رہو تو دنیا تمہیں اندر ہی نگل جائے گی۔۔“ رامس نے اسے سچائی کا آئینہ دکھایا تھا..

”اداس آتما میں ہوں تو آپ کیا ہیں؟.. اسٹریلیا کے جن!!“ لیزا نے دانت پیس کر کہا..

”جو تم سمجھو اب تمہارا اس اسٹریلین جن سے ہی پالا پڑنا ہے۔۔“ رامس نے اسے مزید چھیڑا ہے..

لیزا اسکی بات پر روہانسی ہو گئی تھی اسے اپنے بارے میں ہی فکر ہونے لگی تھی کہ رامس ویسے ہی دوسرے عام انسانوں کی طرح کہاں ہے.. اسکی حرکتوں سے واقف تو وہ پہلی ملاقات میں بھی ہو گئی تھی.. پھر آخر کار لمبی بحث کے لیزا نے جل کہ لائن ہی کاٹ دی..

لیزا فیصلہ کر چکی تھی کہ اب اس نے اپنی زندگی مزید برباد نہیں کرنی ہے.. اسکی سوچنے سمجھنے کی بصارت کھلنے لگی تھی.. وہ قدرتی طور پر اسلامی دین کے قریب ہونے لگی..

کہتے ہیں نا اللہ جسے چاہتا ہے اسکو اپنے قریب کر دیتا ہے اسکے دل میں محبت اور اسلام قبول کرنے کا شوق ڈال دیتا ہے..

ایسے لوگ بہت خاص ہوتے ہیں جن کو اللہ خود اپنے قریب کرتا ہے.. اور لیزا بھی انہی لوگوں میں شامل تھی..

”بھلا جس شخص کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی پر ہو۔ (تو بھلا کون اسے نیک راہ پہ چلنے سے روک سکے)

## Posted on Kitab Nagri

ریسارٹ میں پریشہ کے ساتھ حارث کو دیکھ کر زری کو تعجب ہوا کیونکہ اس نے حارث کے آنے کا ذکر اسکے ساتھ نہیں کرا تھا۔

جس ٹیبل پر وہ تینوں موجود تھے وہ حارث نے گلاب کی پتیوں سے سجوائی تھی۔ اور معمول کے مطابق آج ریسارٹ میں سناٹا تھا جو بہت عجیب بات تھی کیونکہ حارث نے ساری ٹیبلز بوک کر لی تھیں۔

پریشہ تھوڑی بہت باتیں کر کے کافی کاویٹر کو کہہ کر فون کال کا بہانہ کر کے ریسارٹ کے گیٹ کے پاس آکھڑی ہوئی۔

زری مسلسل اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی حارث سے اسکی جھجک چھپی ہوئی نہیں تھی۔

وہ ویسے تو حارث سے بات چیت کر لیتی تھی مگر کبھی اس طرح سے اسکے ساتھ نہیں بیٹھی تھی۔

حارث نے اسکی جھجک دیکھ کر خود سے بولنے کی شروعات کری۔

ایک خوبصورت سا بڑا لال مہکتا گلاب اس نے زری کے سامنے کرا۔ زری کا اسکی حرکت پر منہ کھلا تھا۔

اور دور کھڑا کوئی یہ سب کیمرے میں ریکارڈ کر رہا تھا اور ساتھ ہی تصویریں بھی لے رہا تھا۔

”حارث یہ تم کیا کر رہے؟“ حارث کو پھول اسکی جانب بڑھانے ہر زری گھبراتے ہوئے بولی۔

حارث کو اسکی حالت پر ہنسی آنے لگی تھی۔ مگر اس نے کنٹرول کرے رکھا اور سنجیدگی سے اپنے جذبات اسکے آگے کھول کے رکھ دیے۔

”تم سے بچپن سے محبت کرتا ہوں جب سے پریشہ مشک اور ملاہم کے ساتھ تمھیں کھیلتا



## Posted on Kitab Nagri

دیکھتا تھا.. مگر تم کبھی میرے ساتھ کھیلنا پسند نہیں کرتی تھیں.. خیر میں نے اپنے جذبات کو اتنے سالوں تک دبائے رکھا تاکہ جب تم بڑی ہو جاؤ تو ٹھیک فیصلہ کر سکو..“

حارث نے اب اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولنا شروع کرا.

”زری تمہارے علاوہ کسی اور کو میں نے اپنا ہم سفر بنانے کا نہیں سوچا..“

”میری محرم تم ہی بنو گی.. یہاں اس نے اپنا رعب جمایا تھا..“

”حارث آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟“

زری چند لمحوں میں تم سے آپ کا سفر طے کر گئی تھی..

باہر کھڑی پریشہ سب سن رہی تھی اور اسکو اپنی جان سے پیاری دوست کی اس حرکت پر بہت غصہ آیا تھا..

”میں سب کچھ زری اپنے دل سے کہہ رہا ہوں.. انگھوٹی تمہیں تب پہناؤنگا جب میرے گھر والے تمہارے گھر رشتہ لے کر آئینگے..“

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com .. زری اس سب میں بالکل خاموش رہی تھی..

مطلب لڑکی راضی ہے اسکی خاموشی سے حارث نے یہی اندازہ لگایا.

”زرفشاں میری محبت کو قبول کر لو.. تمہارا یہ دیوانہ اب مزید حجر برداشت نہیں کر سکتا..“ حارث نے مکمل امنگ سے کہا

زری اقرار کرتی یا انکار حارث نے چلائی تو اپنی ہی تھی بچپن سے اسے یہ پسند تھی اور وہ اپنی پسند کو ہمیشہ حاصل کر لیتا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

اسکا پورا نام لینے پر زری کا چہرہ اگلابی پڑ گیا تھا اور اس نے بنا کچھ کہے خاموشی سے وہ گلاب لے لیا اور بھاگ کر باہر نکل آئی..

اور یہ پھول لینے والا سین کسی نے فوراً اپنے کیمرے کی آنکھ میں ضبط کر لیا.

"یس یس!!" حارث خوشی سے جھوم رہا تھا..

"اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر تو نے میری محبت پر فتح نقش کر دی۔"

اتنی خاموش محبت اس نے زری سے کری تھی کہ آج تک کسی کو معلوم نہیں ہوا تھا..

زری پریشہ کی ساری چال سمجھ گئی تھی اور اس وقت باہر کھڑی وہ اسے خوب سنار ہی تھی..

"سنالویا ویسے بھی اب تو مسز حارث بن جاؤ گی۔۔" پریشہ خوشی سے اسے گلے لگا کر بولی..

"تمہیں پتا ہے میں تمہیں اپنی بھابی بنانا چاہتی تھی لیکن میرا کوئی بھائی نہیں مگر حارث کو ہمیشہ اپنا بھائی سمجھا اور اس نے بھائی ہونے کا ہر بھی فرض ادا کر ا ہے اگر وہ خود تمہیں پر پوزنا کرتا تو میں نے تم دونوں کی شادی کروا دینی تھی.. پریشہ خوشی کے مارے اپنے دل کی ساری باتیں بولتی چلی گئی..

"لیکن ایک بات بتاؤ تم مجھے کیا ضرورت تھی ابھی سے اسے آپ کہنے کی؟ فوراً محبوب کے قدموں میں گر گئیں.. پریشہ نے ناراضگی کا اظہار کر..

## Posted on Kitab Nagri

”اویئے انسان بن جاجب کوئی ایسی باتیں کرتا تو یہ آٹو میٹیک ہے کہ ہم تم سے آپ پر آجاتے ہیں۔“ زری نے کمزور بہانہ بنایا تھا۔

”اور ویسے تم بھی شرم کرو اپنے ہونے والے انکو جو ابھی تک ہے ہی نہیں اسے آپ کر کہ ہی بات کرو گی۔ تب بتاؤنگی بیٹا تمہیں تو میں۔“ زری نے اسے چھیڑا مگر وہ چھیڑ جانے والی چیز کہاں۔

”خوابوں میں ایسا ہوگا کہ پریشہ آفندی اسے آپ بولے۔“

”دیکھتے ہیں۔“ زری نے کہا۔

”ہاں دیکھ لینا۔ میں تمہاری طرح نہیں جو اسکے قدموں میں گرجاؤں۔“

یہ ہے پریشہ جسکے اندر شرم نام کی چیز نہیں اور پوری دنیا اس بات سے واقف ہے۔

**Kitab Nagri**

”چلو پریشہ اور زری تم بھی میں ڈراپ کر دوں گا“ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

زری نے تو پریشہ کی باتوں میں آکر ڈرائیور کو بھیج دیا تھا۔ اب ناچاہتے ہوئے بھی اسے ان دونوں کے ساتھ جانا پڑا۔

”میں بس بہت جلد ماما کو گھر بھیجوں گا امید ہے کہ انکار ناسنوں۔“ حارث نے اسے دھمکایا اسکی نظریں پیچھے بیٹھی زرفشاں پر ہی ٹکی تھیں۔

زری اسکی بات پر شرمائی۔ اور پھر پریشہ کو شدید افسوس ہوا۔

## Posted on Kitab Nagri

”حارث منہ بند کر کے گاڑی چلاؤ اور یہ دھمکیاں اپنے پاس رکھو خبردار اگر تم نے میری بہن جیسی دوست کو ابھی یا کبھی شادی کے بعد تنگ کر تو میں پورا شہر لے کر تمہارے گھر آ جاؤ گی۔“

حارث نے اسکی بات پر ہاتھ جوڑے۔۔

وہ خوش مزاج بندہ تھا مگر زری کو ڈرانے میں اسے مزا آنے لگا تھا۔۔ اسکے پاس ہر چیز کا حل موجود ہوتا تھا۔۔ ہمیشہ ہر چیز کے دو اوپشن اپنے پاس موجود رکھتا تھا۔۔

اگر زری نامانتی تو یہ ڈائریکٹ رشتہ بھجواتا اور اسے اتنا ڈراتا کہ بے چاری خود ہی ہاں کر دیتی۔۔ مگر ایسی نوبت نہیں آئی تھی۔۔ اللہ نے اسکی لاج رکھ لی تھی۔۔ اسکو اسکے صبر کا پھل مل گیا تھا۔۔ بہت میٹھا پھل!!

\*\*\*

رات دس بجے جب ارمان گھر میں داخل ہوا تو لاؤنچ میں فاروق صاحب کو بیٹھا دیکھ کر انکے پاس آ گیا۔۔  
آفس کی باتیں کرنے کے بعد اس نے فاروق کو کل کی پریس کانفرنس کا بتایا تھا مگر اس کے منعقد کرنے کی وجہ نہیں بتائی۔  
”ایسی کیا بات ہے جواب تم یہ کام کر رہے رہو۔۔“ فاروق صاحب نے حیرت سے پوچھا۔

انکا بیٹا ہمیشہ انکو اسی طرح کے سر پر اند دیتا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

”بابا وہ سر پر انزہ ہے کل جب آپ دیکھیں گے تو اپنے بیٹے پر فخر کریں گے۔۔“ انکو آنکھ مار کر ارمان صوفی سے کھڑا ہو گیا روم میں جانے کے لیے مگر فاروق صاحب کی اگلی بات سن کر وہیں رک گیا۔

”سوچ رہا ہوں تمہاری ماں سے اب تمہاری شادی کی بات کروں۔۔“

”اور ہاں تمہاری خالہ کی بیٹی آرہی ہے شانزادہ ایک مہینے کے بعد اور وہ یہیں ٹھہرے گی جب تک تمہاری خالہ اور خالو اپنا بزنس وائینڈاپ کر کے واپس پاکستان نہیں آجاتے۔“ انھوں نے سوچتے ہوئے کہا۔

”شش شانزادہ۔۔“ خطرے کی گھنٹی ارمان کو بجتی محسوس ہوئی۔۔ دونوں باتیں فاروق کا ایک ساتھ کرنا اسے بہت بڑے طوفان کی آمد کا بتا رہا تھا۔

”کیوں آرہی ہے وہ اور خالو جان واپس پاکستان کیوں آرہے ہیں؟“ ارمان نے غلط سوال غلط ہی وقت پر پوچھا۔۔ اس کے سارے اچھے موڈ کا اب کباڑا ہونا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ جو کل دنیا پر ہم پھوڑتا اب اس پہ ہم پھوٹنے والے تھے۔۔

”کیا مطلب کیوں آرہے ہیں۔۔ اپنے بچوں کی شادیاں کرنی ہیں انھوں نے اور شانزادہ بیٹا کہ امتحانات ختم ہو جائینگے تو اس لیے وہ جلدی آرہی ہے اور تمہاری ماما کو بھی اسکی بہت یاد آرہی تھی اب وہ آئیگی تو ہمیشہ کے لیے رونق لگ جائے گی۔۔“

فاروق صاحب نے اسے چھیڑا۔۔

مان کا دماغ ”ہمیشہ“ لفظ پر آکے رک گیا۔۔ مزید کچھ سوچنا سمجھنا وہ نہیں چاہ رہا تھا

## Posted on Kitab Nagri

خود لمبے ڈگ بھرتا کمرے کی طرف نکل گیا.. شانزہ سے اسکی کم بنتی تھی وجہ اسکو لگتا تھا کہ شانزہ اسے بچپن سے پسند کرتی ہے.. شانزہ کا بڑا بھائی سیف تھا.. جسکی شادی اب اسکے اماں ابا واپس آکر کرتے..

صبح نوبے میڈیا فاروق مینشن میں موجود تھا..

ارمان نے سب کو ناشتہ کروایا اور بلانے کا مقصد بتانے لگا..

اتنے میں آفیسر کبیر بھی وہاں آگئے.. میڈیا سب کچھ لائیو نشر کر رہا تھا.. پوری دنیا اس وقت ارمان آفندی کو اپنی ٹی وی اسکرینز پر دیکھ رہی تھی.. اسکی ایک ایک ادا پر سب کی نظریں جمی تھیں..

حادث نے جب یہ دیکھا تو سعدی اور شایان کے ساتھ فوراً وہاں پہنچنے کے لیے نکل پڑا..

شامیر بالکونی سے گارڈن میں چلتی کانفرنس دیکھ رہا تھا..

”اسلام وعلیکم!! جانتا ہوں میرے آج یہاں آپ سب کو بلانے کے مقصد سے ہر کوئی لا علم ہے“.. ارمان کی رعب دار آواز نے وہاں کی خاموشی کو توڑا تھا..

www.kitabnagri.com

”در حقیقت مجھے یہ سب کرنا نہیں تھا میں کسی معاملہ میں ٹانگ نہیں اڑانا چاہتا مگر جب کوئی کسی مجرم کو باہر نکلوانے پر ہماری پولیس کے قابل آفیسرز کو دھمکائے تو پھر آواز اٹھانا ضروری ہے“..

”تو سر کوئی ایسا ثبوت جو آپکی بات کا وزن بڑھائے؟“ کسی اینکر نے اسکی بات بیچ میں کاٹ کر کہا..



## Posted on Kitab Nagri

”ضرور بنا ثبوت میں کوئی بات نہیں کرونگا۔ خاور لغاری کے پیچھے کسی پارٹی کا ہاتھ ہے۔ اور وہی اسے واپس باہر نکالنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ انکے کام کا بندا ہے۔“

اس نے تحمل سے کہا۔۔ اینکر کی بات پر تو اسے غصہ آیا تھا۔

اسکے بعد اس نے ایک ریکارڈنگ سب کو سنائی جس میں کوئی شخص آفیسر کبیر کو دھمکا رہا تھا اور اپنی پارٹی کا بھی ذکر کر رہا تھا کہ وہ لوگ اسے چھوڑیں گے نہیں۔

پھر آفیسر کبیر نے اور بہت سی معلومات میڈیا کو بتائیں اور آخر میں ارمان نے ایک فائل نکال کر سب کے سامنے کری۔۔  
”آپ سب یہ پڑھیں۔۔“ ارمان کہ کہنے پر سب نے باری باری پڑھی۔

اس فائل میں صاف صاف خاور کے پارٹی کے ساتھ ملوث ہونے کی معلومات تھی۔۔ ہر غلط کام کا ریکارڈ تھا۔ اور اس پارٹی کی بہت ساری انفارمیشن بھی اسی فائل میں موجود تھی۔

میڈیا کو بلانے کا مقصد دشمن پر وار کرنا تھا کہ وہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کرے کیونکہ اگر میڈیا ایک بار کسی چیز میں انوالو ہو جائے تو اسے پیچھے ہٹانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا ہے۔

”آپ سب کے دماغ میں سوال ہو گا کہ یہ ارمان آفندی کے پاس کیسے آئی توڈونٹ فار گیٹ میں پاشا بھی بن چکا ہوں۔ اور خاور کی غیر موجودگی میں یہ فائل نکالنا میرے دائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔“

پریشہ اسے اسکرین پر دیکھ رہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارے واہ لندن ریٹنز تم تو چھا گئے۔۔" وہ اور منال دونوں اچھل اچھل کر تالیاں بجا رہی تھیں۔۔

"میرا کام تھا سچ سامنے لانا اب پولیس اور آپ سب کی ذمہ داری ہے کہ ان لوگوں کو پکڑیں۔۔ اس پارٹی میں بس چند لوگ ہیں جو غلط کام کر رہے ہیں اور وہی خاور کو نکالنا چاہتے ہیں مگر امید ہے اب انکو اپنی جان زیادہ عزیز ہوگی۔۔" ارمان کا چھوڑا تیرا ایک دم ٹھیک جگہ بیٹھا تھا۔۔ اب ان پارٹی والوں نے بھی اس معاملے سے دور رہنے کی قسم کھالی تھی۔۔

وہاں موجود سب احتراماً ارمان کے لیے کھڑے ہو گئے۔۔ اس فائل میں اتنی خاص چیزیں تھیں جو پولیس کے بہت کام کی تھیں۔۔

فاروق صاحب لان میں آگئے اپنے بیٹے کا حوصلہ اور باتیں سن کر اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکے اور اسکو اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

"ڈیڈناؤ پیپی اینڈ فیل پر اوڈ؟؟؟۔۔" ارمان نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"ایجنٹ 312۔۔" فاروق صاحب مسکرا کر بولے۔۔

www.kitabnagri.com

"مطلب آپ سب جانتے ہیں۔"

"ہاں تم نے تو قسم کھائی ہے ہر بات مجھ سے چھپانے کی دوسرے مجھے میرے بیٹے کے کارنامے بتاتے ہیں۔۔" وہ کبیر صاحب کو دیکھ کر بولے۔۔ اور ارمان سب سمجھ گیا کہ کس نے انکو بتایا ہے۔۔

آخر باتو اسی کے تھے۔۔

شامیر بھاگ کر نیچے اسکے پاس آگیا اور ارمان کا کندھا تھپ تھپا کر بولا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

”برو کمال کر دیا.. یہی کانفیڈینس سب میں ہونا چاہیے۔۔“

”ہاں یہی والا.. تیرے والا نہیں“.. ارمان نے اسے کہنی ماری..

شایان سعدی اور حارث بھی آگئے تھے۔۔ آج انکے والدین کے لیے اپنے بچوں پر فخر کرنے کا موقع تھا۔۔

ان پانچوں نے ساتھ اپنے فوٹو گرافر بنوائی اور پھر آہستہ آہستہ میڈیا بھی وہاں سے کھسک گیا..

اب وہ پانچوں لان میں ٹیبلوں پہ بیٹھے ناشتے پر ٹوٹے پڑے تھے..

پورے دو ہفتوں بعد اب وہ سکون سے بیٹھے تھے.. ارمان نے اس قصے کو مکمل طور پہ ہی ختم کر دیا تھا اب کوئی آفندیز کو

دھمکاتا اور نہ ہی کوئی پولیس کو سب کو اپنی جان بچانے کی فکر تھی۔۔

خوشیاں دوبارہ لوٹ آگئیں تھیں۔

اللہ کو انکا صبر اور اس پہ یقین کرنا بہت پسند آیا تھا اور ہر جھیلے مصیبت سے انکو بچا لیا۔۔

اب وہی پہلے والے آفندیز لوٹ آئے تھے۔

www.kitabnagri.com

”شامیر کیک تو اٹھا کر دے۔۔“ سعدی ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولا..

شامیر نے شرافت سے اسے خالی پلیٹ پکڑا دی..

”ابے یہ کیا! تو نے سارا کھا لیا“.. سعدی نے حیرت سے کہا۔۔

”میرے بھائی کھانے کی چیز ہے کھا لیا تم کچھ اور کھا لو۔۔“ شامیر نے دانت دکھائے..

## Posted on Kitab Nagri

”منحوس پن نا کر تو اب آ تو میرے پاس دیکھ کسی کام لیے ٹھینگا جو تیری مدد کروں“۔ سعدی جل کر بولا..

”چل چل کوئی نہیں آرہا جب میرا ملٹی ٹیلینڈ بھائی میرے پاس ہے تو تیری ضرورت نہیں“..

”ہاں وہی بھائی جسکو تو بڑا اچھا سمجھ رہا تھا یا داشت جانے پر۔۔“ شایان نے حارث کے ہاتھ پر تالی مار کر کہا۔

”ہاں وہی اور وہ باجی جان مشک کو تو حارث آج ساتھ لے آتا اسکی تپانے کا الگ ہی مزا ہے۔۔“

شامیر نے آنکھ مار کے کہا..

”چھوڑ چڑیلویں کو ہمارے کھانے پہ ہی نظریں لگاتیں اچھا ہے نہیں ہیں تو یہاں سکون ہے..“ ارمان نے کیک رسک منہ

میں بھر کے کہا...

Kitab Nagri

شام کو حمدان صاحب کے ہاں قرآن خانی تھی انھوں نے سب کچھ ٹھیک ہونے کے بعد کسی پارٹی کی جگہ ایک قرآن مکمل کرنے قرآن خانی میں پڑھنے کا ارادہ کرا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

”چلو یار بڑے ماموں کے گھر چلتے ہیں زرا انتظامات بھی دیکھ لیتے ہیں ورنہ سمیر بھائی اکیلے ہی ہونگے۔۔“ حارث نے ناشتے سے فارغ ہو کر کہا۔ اس نے ابھی تک اپنی اور زری والی بات کسی کو نہیں بتائی تھی.. اب یہی سوچ رہا تھا یہ سب معلوم ہونے کہ بعد وہ لوگ اسکا کیا حال کریں گے۔

\*\*\*\*

قرآن خانی سے فارغ ہو کر سب ساتھ بیٹھے تھے سب بڑے اپنے اپنی باتوں میں مصروف تھے۔۔  
آج پریشہ نے ارمان کا وہی دیا ہوا لال رنگ کی فراک جوڑا پہنا تھا وہی فراک جو پریشہ نے خود پسند کری تھی۔۔  
گولڈن دوپٹا سر پہ اوڑھے پریشہ مٹھائی کی پلیٹ لے کر سب کے پاس آگئی۔۔  
”بڑے بابا آج دیکھیں لال پری بنی ہوں بتائیں کیسی لگ رہی ہوں؟“ پریشہ نے گلاب جامن انکے منہ میں ڈال کر کہا۔۔  
”ہماری بیٹی پری ہے اور بہت پیاری لگ رہی ہے..“ حمدان صاحب نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا۔

سب کو مٹھائی دے کر اب وہ کچن کی طرف گھس گئی.. اسکا پہلا نشانہ ہر گھر کا کچن ہوتا تھا..

”کیا ڈھونڈ رہی ہو؟؟“ پریشہ سمیر کے اچانک آنے پر بوکھلا گئی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"وہ کچھ کھانے کو دے دو اللہ کے نام پہ.." پریشہ دانت نکال کر بولی.

"ارے بچہ فریج میں آئس کریم رکھی ہے میرے حصے کی وہ تم کھالو.."

بس سمیر کے کہنے کی دیر تھی پریشہ نے نکال کر اس پہ انصاف شروع کر دیا.. اور سمیر اپنی چھوٹی بہن کو خوش دیکھ کر ہنستا ہوا کچن سے باہر نکل گیا۔

پانی پینے کی غرض سے مان کچن میں آیا تو پریشہ کو لال فراک سر پہ دوپٹہ اوڑھے دیکھ کر ایک دم ٹھٹھک گیا..

ممکن نہیں کے ہر شے نصیب میں ہو

کچھ بن نصیب ہی نظروں میں رہتی ہیں

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ قہر ڈھا رہی تھی کالاتل موتی کی طرح چمک رہا تھا.. کنچہ آنکھیں گول گول مٹک رہی تھیں.

کم تو وہ بھی نہیں لگ رہا تھا.. کالے کرتا پجامہ کھڑے نقوش اسکی پر سنیلٹی پر خوب بچ رہے تھا..

ارمان نے دوفٹ کی دوری سے ہی اپنی کنچہ آنکھیں اسکی آنکھوں میں جمائیں.

پریشہ نے ان آنکھوں کو کھوجنا چاہا کہ وہ کیا کہہ رہیں ہیں مگر کچھ کھوج ناپائی.

ارمان نے آئس کریم لینے کے لیے جیسے ہی ہاتھ آگے بڑھایا.. پریشہ نے فوراً پیچھے کرا..

ارمان کو اسکی حرکت بہا گئی..

"کرلو کوشش لیکن جب یہ آئس کریم لینے پہ آؤنگا تو زبردستی بھی چھین لوں گا.." ارمان نے وہیں دور کھڑے اسکی

آنکھوں میں دیکھ کر کہا..



## Posted on Kitab Nagri

”ڈر رہے ہو.. خوش فہمی ہے جو میں ڈر جاؤں۔۔“ پریشہ نے بھی پر اعتمادی سے جواب دیا۔۔

ارمان کا لہجہ ایسا تھا کہ پریشہ کی جگہ اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو ضرور ڈر جاتی مگر پریشہ تو ہے ہی آفت کی پر کالہ وہ کہاں کسی سے ڈرے۔

”سوچ لو۔۔“ ارمان نے مزید اپنی آنکھیں کڑائیں مگر وہ ان آنکھوں کی گہرائی مزید برداشت نہ کر سکا اور لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا..

پریشہ یکدم خاموش ہو گئی کچھ تو ہوا تھا جو دونوں کے دل کی بیٹ مس ہوئی تھی۔ اسکے چہرے پہ ایک مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

\*\*\*\*\*

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد فاطمہ بیگم نے سب سے حارث کی شادی کا ذکر کر لیا.. وہ اسکی شادی جلد کرنا چاہ رہی تھیں.. ساتھ ہی انھوں نے زری کا بھی بتایا کہ حارث اسے پسند کرتا ہے اور رشتہ لے کر جانے کے لیے کہہ رہا ہے.. زری کا تعلق اچھے گھر سے تھا سب اس رشتے پر راضی تھے۔

www.kitabnagri.com

اور اگلے ہی روز انکے گھر زری کا ہاتھ مانگنے کے لیے جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

ان تمام باتوں کے بعد تھرڈ جنریشن باہر لان میں آکر بیٹھ گئی..

اور پریشہ کے پیٹ میں زری کو پرپوز کرنے والی بات مزید پیٹ میں نارہ سکی۔

”گننے! چھپے رستم! اب بھی کیوں بتا رہا ہے نکاح کے بعد ہی ہم کو بتاتا بہت بڑا احسان ہوتا“ ارمان نے اسکی کمر میں مکہ مارتے ہوئے کہا۔

## Posted on Kitab Nagri

”میں بتا تو رہا ہوں سب اچانک ہی ہوا۔ اور پریشہ تم منہ بند نہیں رکھ سکتی تھیں۔“ حارث نے اسے گھورا۔ وہ سب تو اسے کاٹ کھانے پر تلے تھے۔

”یہ بیٹا اس بات کا حساب ہے جو تم کل زری کو ڈرا رہے تھے۔“ پریشہ مشک کے کندھے پر کہنی ٹکائے مزے سے کہہ رہی تھی۔

”استغفر اللہ ابھی سے اس بے چاری پر تو نے رعب جھاڑنا شروع کر دیا۔“ شایان اسکو مارنے کے لیے بھاگا تھا کیونکہ حارث نے ان سب کے تاثرات بھانپ کر دوڑ لگا دی تھی۔

سعدی جلدی سے سمعیہ کی بیٹی کو اپنے ساتھ اٹھالے آیا اور خوب اسکے ساتھ ڈانس کرنے لگا اور شامیر ان دونوں کو دیکھ کر فوراً ہی لپک آیا۔ اسکا توفند ابھی یہ تھا جہاں ناچنے کا موقع ملے تو بس شروع ہو جاؤ۔

ایک ہنستی مسکراتی حسین شام اپنے اختتام کو تب پہنچی جب سب نے وہاں سے اپنے گھروں کی طرف لوٹنا شروع کرا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*

تہجد کا وقت تھا اور پریشہ سجدے میں اللہ سے گفتگو کر رہی تھی۔

”یا اللہ میں تیرا ہر حال میں شکر کرنا چاہتی ہوں اور کرتی رہو گی بس تو کبھی مجھے اکیلا نا چھوڑنا۔“

\*\*\*\*

## Posted on Kitab Nagri

ارمان واش روم سے شاور لے کر نکلا تھا.. اور ہیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ گیا..

آنکھیں موندتے ہی اسکی آنکھوں میں پریشہ کالال جوڑے میں عکس نظر آیا.. وہ کنچپی آنکھیں اسکی کنچپی آنکھوں میں جھانک رہیں تھی..

یکدم اس نے اپنی آنکھیں کھول لیں.. رات کے درمیان کا وقت تھا اور ارمان آفندی دل کے آگے ہار گیا تھا..

بہت بار زہن اسکی طرف سے ہٹانے کے باوجود وہی اسکے خیالوں میں چھائے رہی تھی..

”ہو گئی پریشہ ارمان آفندی کو تم سے محبت لازوال محبت جس سے اگر میں پیچھے ہٹوں گا تو ممکن ہے کہ جھلس جاؤں“..

آج قبولیت کی گھڑی تھی مان اپنی محبت قبول کر چکا تھا جس سے اب تک بھاگنے کی کوششوں میں تھا.. اس وقت اسے کوئی دوسری لڑکی کا خیال نہیں تھا جو اس کے انتظار میں بیٹھی ہے۔۔ اسے بس پریشہ چاہیے تھی جو ناممکن بات تھی..

اگر ارمان نے آج اپنی محبت قبول کر لی تھی تو پریشہ کا حال بھی اس سے کچھ مختلف نہ تھا..

Kitab Nagri

”اللہ مجھے اپنے دوست اپنے محسن کزن عرف لندن ریٹرنز سے محبت ہو گئی ہے.. اگر وہ میرے نصیب میں ہے تو میری محبت کو پروان چڑھا میں محبت کے نام پہ کمزور ہونا نہیں چاہتی نا ہی میرا شمار ان لوگوں میں سے ہے جو محبت کر کے دیوانے اندھے ہو جائیں اور اپنی خوشی کے لیے سب تباہ کر دیں“..

پریشہ نے اپنی محبت کا ذکر صرف اللہ سے کر.. اسکو صرف چند گھنٹے لگے تھے محبت پر یقین کرنے میں اور ارمان کو کئی دن۔۔ اور بس یہی فرق تھا ارمان شہیر آفندی اور پریشہ حیات نور میں کے اس نے عقل سے فوراً محبت قبول کر لی اور ارمان نے کافی وقت لگایا۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ کی محبت میں گرفتار تو وہ پہلی کچن والی ملاقات میں ہی ہو گیا تھا اور آج اس محبت نامہ کو قبول کر بیٹھا تھا..

اور پریشہ کو آج ہی اپنے جذبات الگ لگے اور بہت کچھ سمجھنے کے بعد وہ سمجھ گئی یہ ارمان کی محبت کا نشانہ ہے.. اس نے کہیں محبت کے اشتہارات نہیں لگائے ڈائریکٹ اپنے خالق رشتے اور جوڑے بنانے والے سے بات کری اور اپنا دل کھول کر ہلکا کر لیا..

فیصلہ اس نے چھوڑ دیا تھا کہ اگر نصیب میں ہو گا تو مل جائیگا ورنہ وہ صبر کر لے گی.. اللہ کے معاملات میں ناشکری نہیں کریگی.

ایک انسان کی محبت میں رب کی محبت کو نہیں ٹھکرائے گی..

دعا سے فارغ ہو کر وہ اپنے بیڈ پہ آکر لیٹ گئی اور آج شام کے چند ارمان کے ساتھ گزارے گئے لمحے اسکی آنکھوں میں گھومنے لگے..

ایک خیال اسے پریشان کر رہا تھا اور وہ یہ تھا کہ ارمان کسی اور لڑکی کو پسند کرتا ہے اور پریشہ تو اسکی زندگی میں دور دور تک نہیں..

اور ادھر ارمان کے دماغ میں بھی یہی سوال تھا کہ پریشہ کسی اور کو پسند کرتی ہے ارمان آفندی تو اسکی زندگی میں ہے ہی کہاں!.

اتنا جاننا تو ضروری ہوتا ہے کہ آپ جسے چاہتے ہیں اسکی زندگی میں آپکی کیا اہمیت ہے..

اور ان دونوں کا جھوٹ اس طرح ان کے منہ کو آگاہ تھا..

مگر اس وقت اپنی محبت کے خیال اتنے طاقتور تھے کہ کسی اور چیز کو سوچنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے..

## Posted on Kitab Nagri

اور خیالوں میں گم دونوں کو نیند نے آکر لوری دے دی۔۔

آج فاطمہ بیگم کریم صاحب کے ساتھ احمد ہاؤس حارث کا رشتہ لے کر آئے تھے۔۔ ساتھ ہی فاروق صاحب اور بڑی مائی نازیہ حمد ان صاحب کی بیوی بھی آئیں تھیں۔۔ انکے احمد صاحب سے اچھے تعلقات تھے۔۔

پریشہ مشک اور ملاہم تو یونی کے فوراً بعد زری کے گھر پہ آگئیں تھیں۔۔

کریم صاحب نے حارث کے رشتے کے بات کرنا شروع کی۔۔

"احمد دراصل آج ہم کسی خاص مقصد سے یہاں آئے۔۔ حارث کے لیے ہم زرفشاں کا ہاتھ مانگنا چاہتے ہیں۔۔ آپ زرفشاں بیٹا کو اب ہماری بیٹی بنادیں۔"

احمد صاحب کریم کی بات پہ ہولے سے مسکرائے۔۔

"جی کریم صاحب حارث بہت اچھا لڑکا ہے۔۔ ہماری طرف سے بھی آپ ہاں ہی سمجھیں۔" احمد صاحب نے خوش ہو کر ہاں کر دی۔

"لیکن بھائی صاحب آپ زرفشاں سے بھی پوچھ لیں بچی پہ کسی قسم کا رعب دباؤ نا ہو۔" فاطمہ بیگم احمد سے مخاطب ہوئیں۔

ملاہم وہیں موبائل لیے کھڑی تھی اور حارث فون پہ سب کچھ سن رہا تھا۔۔

"ارے میری بھولی اماں اس کے ابا راضی تو آپ کو اس سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔" حارث کو فکر کھائے جا رہی تھی کہ زری انکار نہ کر دے۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا زری جب ناشتہ لے کر آئی تو گل نازا اسکی والدہ نے اسکا جواب پوچھ لیا تھا۔۔

اور اس نے ہاں کر دی تھی اور فوراً شرما کہ اندر چلی گئی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ادھر فون پہ حارث بھنگڑے ڈال رہا تھا رشتہ جو پکا ہو گیا تھا..

بڑوں کے فیصلے کے مطابق ایک ہفتے بعد منگنی کا فنکشن منعقد ہوا اور نکاح ورخصتی دو مہینوں کے بعد کرنے کا فیصلہ ہو گیا تھا.

حارث کا بس نہیں چل رہا تھا کہ پورے اسلام آباد میں اپنے رشتے کی مٹھائیاں بٹوائے..

اتنے سالوں کا صبر و انتظار رائیگا نہیں گیا تھا.

\*\*\*

ارمان شاپنگ بیگ پکڑے شاپ سے باہر نکالا اور وہ بیگ پریشہ کو پکڑا دیا جو شایان سے بحث میں مگن تھی۔۔

حارث کی منگنی کی تیاریاں عروج پہ تھیں اور یہ تینوں حارث اور زری کے لیے گفٹ لینے آئے تھے..

شایان کہہ رہا تھا کہ گفٹ میں ایک ریسٹ واپچ دیتے ہیں اور پریشہ کا زور والٹ دینے پہ تھا تا کہ حارث شادی کے بعد اپنی جیب ڈھیلی رکھے.

www.kitabnagri.com

ابھی وہ تینوں مال سے باہر پارکنگ ایریا میں آئے تھے اور پریشہ کی نظر ایک کتے پہ پڑ گئی جو سڑک سوگتھا ہوا انھی لوگوں کی طرف آ رہا تھا.



## Posted on Kitab Nagri

پریشہ نے ارمان کو کہنی ماری اور کتے کو بھاگانے کا اشارہ کیا۔۔ اور شایان سے بھی بچانے کے لیے کیونکہ اب شایان کو اسکی دکھتی رگ معلوم ہو گئی تھی کہ وہ کتے سے ڈرتی ہے۔۔

اور جو پہلے ہی پارک میں اس نے کتنا تماشہ کرا تھا وہ ہی پریشہ ابھی تک نہیں بھولی تھی۔

شایان کی نظروں میں جیسے ہی کتا آیا اسکے چہرے پہ شرارت اٹھ آئی..

اب ساری بحث کا بدلہ لینے کا وقت تھا..

پریشہ ارمان کی طرف ہو گئی۔۔

"ارمان بچالو! مجھے شایان کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے"۔ پریشہ اسکے کان میں کھسر پھسر کرنے لگی۔

"پری بی بی آج تو تمہیں اس کتے سے کوئی نہیں بچا سکتا" شایان نے اسکا ہاتھ کھینچا اور کتے کی طرف لے کر بھاگنے لگا۔

"شایان چھوڑ دو اچھا نہیں ہو گا میں تمہاری ویب سیریز کی ریلیز میں مسئلہ کھڑا کر دوں گی اگر تم اس کتے کے پاس لے کر گئے.. پریشہ نے اپنی طرف سے اپنے بچاؤ کے لیے مزاحمت کری مگر شایان کے آگے سب بے کار تھا..

"شایان چھوڑ دے میسنی ڈر کے مارے کہیں مر ہی نا جائے۔۔" ارمان نے اپنے قہقہے کو اندر گھونٹ کر کہا۔

"چھوڑ دوں؟"۔ شایان نے پریشہ سے بھنویں اچکائے پوچھا..

"ہاں ہنہ۔۔" اس نے بھولتی سانسوں سے کہا۔ بھاگ بھاگ کر اسکا سانس پھول گیا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

"چلو جاؤ معاف کرا۔" شایان نے اسکا ہاتھ چھوڑ کر کہا۔

پریشہ خفگی سے آنکھیں دکھا کر گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی اور دل ہی دل میں دنیا کہ تمام کتوں کو کوسنے لگی۔

"منخوس چھند ربد تمیز دنیا کے سارے کتے ہی میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔" اپنے خیالات سے باہر وہ ارمان کی بھاری آواز سے نکلی۔

"کیا ہوا کیوں سٹی گم ہے میڈم کی؟" ارمان نے اپنا ہاتھ اسکی آنکھوں کے سامنے لہرا کر بات کہی۔

"تمہیں جیسے نہیں پتا۔" اس نے خفا لہجے میں کہا۔

"میسنی تمہیں کتے سے بہت ڈر لگتا اپنی شادی پر ہال کے دروازے پر دو کتے بٹھاؤنگا تاکہ تم اندر ہی نا آسکو۔" شایان نے مرر سے جھانک کر کہا اور پریشہ لب بھینچے رہ گئی۔

"میں تو مر رہی ہوں نا جیسے میں تمہاری شادی میں آنے کے لیے۔" غصے میں اسکی گردن کی رگیں تن آئیں تھیں۔

"کول ڈاؤن گڑیا۔"

www.kitabnagri.com

گڑیا لفظ سننے پر پریشہ نے اپنی آگ برساتی نگاہیں اس پر ڈالیں مگر ارمان کو کہا فرق پڑنا تھا۔

وہ تو دس بار کیا ہزار بار بولتا اب تو محبت بھی قبول کر چکا تھا۔

مگر اپنے جذبات اس نے ایک طرف ہی رکھ رکھے تھے وہ اپنی انا کو ختم نہیں کر سکتا اس نازک جھلی کے آگے مگر وہ تو کب کی ختم ہو گئی تھی۔ پریشہ کی خاطر وہ موت کی بازی بھی لگانے کی ہمت رکھتا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ نے تو اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا..

وہ نکاح کے بعد اظہار کی سوچ رکھتی تھی.

\*\*\*

"ادھر دیکھو کیمرے میں گل.. "پریشہ نے اپنی یونی میٹ کو اشارہ کرا..

"تم کیوں گھس رہے ہو علی؟ یہ میری دوست کا ولاگ ہے؟"۔ شامرنے علی کو دھکا دے کر سائیڈ کیا جسکے نتیجے میں وہ گھاس پر ہی گر گیا..

پریشہ آج یونی ڈے پر ولاگ بنا رہی تھی.. اور ہر کوئی ولاگ میں گھسنے کی کر رہا تھا.. اب تو پریشہ اور مشہور ہو گئی تھی۔

کیمرے کا ماہر انہ طریقے کا استعمال کر کے یونی کے فرنٹ لک کی اس نے ویڈیو بنالی تھی..

بہت سے یونی طلبہ کے گروپ کے ساتھ گپ شپ بھی اس نے ولاگ میں شامل کی.

یونی کی لائبریری سے لے کر کینیٹین تک کو اس نے ویڈیو میں شوٹ کیا تھا..

ملاہم شامیر کو ڈھونڈتی ہوئی وہاں آئی..

"منخوس انسان پروجیکٹ میرے گلے چھوڑ کر یہاں آگئے.. "ملاہم نے اسکی کمر پہ گھونسا بھی مارا..

## Posted on Kitab Nagri

شامیر کو نہ کرتے ہوئے بھی ملاہم کے ساتھ چلا گیا۔ دل پہ پتھر رکھ وہ اندر گیا تھا۔

انجینئرنگ کے اسٹوڈنٹس کو ایک پروجیکٹ دیا گیا تھا جس میں ملاہم اور شامیر مل کر کام کر رہے تھے۔ وہ پروجیکٹ انتہائی مشکل تھا۔ دوبارہ ناکام ہونے کے بعد شامیر اور ملاہم نے تیسری بار وہ دوبارہ شروع کر لیا تھا۔

مشک اپنی کلاس میں تھی بے چاری کا دل تو بہت کر رہا تھا پریشہ کے پاس آنے کا مگر لیکچر بہت امپورٹنٹ تھا اور وہ ویسے بھی اپنی پڑھائی پر کوئی رسک نہیں لیتی تھی۔

پریشہ نے یونی سے واپس آکر ولاگ ایڈیٹ کر کے فوراً ڈال دیا تھا۔

اور چند گھنٹوں میں وہ ویب سائٹ پر ٹرینڈ چل رہی تھی۔

میڈیا کو تو بس آفندیز نام کا ایک پورا شغل میلال گیا تھا جو ہر تھوڑے دن بعد وہ اسے خبروں کی زینت بنائے رکھتے تھے۔ اور عوام بھی انہیں دیکھنا اور انکے بارے میں جاننا پسند کرنے لگی تھی۔

سب اپنی زندگی کی خواہشات کو پورا کرنے کی کوششوں میں تھے اور اپنی زندگی جی رہے تھے۔

Actually!! They are religious burgers..And they proved it!

www.kitabnagri.com

\*\*\*

گھر میں گہما گہمی چل رہی تھی سارے مہمان آچکے تھے۔

مینشن کے لان میں ہی ساری تقریب منعقد کی گئی تھی۔

مشک اپنی میکسی سنبھالے شامیر کو ڈھونڈ رہی تھی مگر شامیر کی جگہ اسے ابان نظر آگیا۔ ابان کو مان نے دعوت دی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہیبی کیا لگ رہے ہیں آج مسٹر فوجی!!" مشک بڑبڑاتے ہوئے اسکے پاس چلی گئی..

"میں کیسی لگ رہی ہوں؟؟؟"

مشک کے ایسے اچانک سوال پر ابان نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا۔ انسان بات کرنے سے پہلے سامنے والے کو مخاطب یا سلام ہی کر لیتا ہے مگر مشک تو ہے ہی سر پھری کوئی کام سیدھے طریقے سے وہ کر لے تو اسکی شان میں گستاخی ہو جاتی ہے..

اسکے ساتھ کھڑے لڑکے مشک کو دیکھنے لگے تھے اور یہی وہ لمحہ تھا جو ابان کبیر کے ٹھنڈے مزاج کو آگ لگا گیا تھا..

"تمہیں تمیز نہیں ہے بات کرنے کی.. اور یہاں لڑکے نہیں دکھ رہے جو منہ اٹھا کر چلی آئیں"۔۔ ابان نے لب بھیج کر کہا..

مشک کی تو اب ہوائیاں اڑ گئی تھیں اس نے دوپٹے بھی سلیقے سے لیا ہوا تھا اور لباس بھی برانا تھا کہ جو جسم کی نمائش کر رہا ہو جو ابان غصہ کر رہا تھا مگر ان لڑکوں کی مشک پر نظر جانے کی وجہ سے ابان کو غصہ آیا تھا..

وہ پہلی لڑکی تھی جو اس سے اتنا فری ہو کہ بات کر رہی تھی ورنہ وہ بس اپنے کام سے کام رکھنے والا بند تھا..

"مم میں نے کیا کرا جو تم اتنا غصہ کر رہے ہو۔۔" ڈری ڈری آواز میں مشک نے اس سے پوچھا.. اب ڈری تو وہ اس سے نہیں تھی لیکن اسکا غصہ اسے اندر تک ہلا گیا تھا..

www.kitabnagri.com

"مشک کریم کی بھی اب رسی ٹائیٹ کرنے والا کوئی آ گیا تھا"۔۔

"چلو یہاں سے۔۔" ابان نے اسے آنکھوں سے گھورا..

وہ اسکے پیچھے چل پڑی..

"منخوس برگر تمہیں ڈھونڈنے نکلی تھی اور شیر کے منہ میں ہاتھ دے بیٹھی"۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اللہ بچالے کہیں مجھے یہ مار ہی نادے"۔

"ویسے شکل سے لگتا تو نہیں کہ مجھ حسینہ کو مارے مگر کیا بھروسہ!!" مشک کی دل ہی دل میں نیک خیالی عروج پہ تھی۔

ملاہم نے اسے دیکھ لیا تھا مگر جان بوجھ کر اسکی مدد کو نا آئی تاکہ اب اسے سبق مل جائے۔ مگر اس تیر ٹھہری ہڈی کو کہا فرق پڑنا تھا۔ اسکا وہی حساب تھا کتنے کی دم کتنی سیدھی کر لو وہ رہے گی تیر ٹھہری ہی۔

ابان اسکو تھوڑی کم رش والی جگہ لے آیا تھا جہاں صرف خواتین تھیں۔

"اب بولو کیا کہ رہی تھیں؟" ابان نے دونوں ہاتھ باندھ کر اسکے جواب کا انتظار کرنا مگر جب وہ کچھ نا بولی تو پھر سے اس نے ہنکار بھر کے پوچھا۔

"مم میں کیا بولو نگی بس یہ کہہ رہی تھی آپ بہت اچھے لگ رہے ہیں جیسے میں لگ رہی ہوں اور اتفاق دیکھیں ہمارے سوٹ کارنگ بھی یکساں ہے"۔ مشک نے آنکھیں میٹکا کہ بات بدل کر دوسری کہہ دی۔

"لڑکی تم پاگل ہو؟" ابان اسکی بات پر اپنا قہقہہ روک نہیں پایا تھا۔

"سب کو یہی لگتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ جسکو میں پاگل لگوں تو وہی پاگل ہے بھالا خود سوچیں میں کہیں سے پاگل لگ رہی ہوں آپکو!!" اسکی باتیں ابان کو لاجواب کر رہی تھیں۔

"اچھی لگ رہی ہو یہ تمہارے پہلے سوال کا جواب ہے۔" ابان نے بنا نظریں ملائے کہا۔

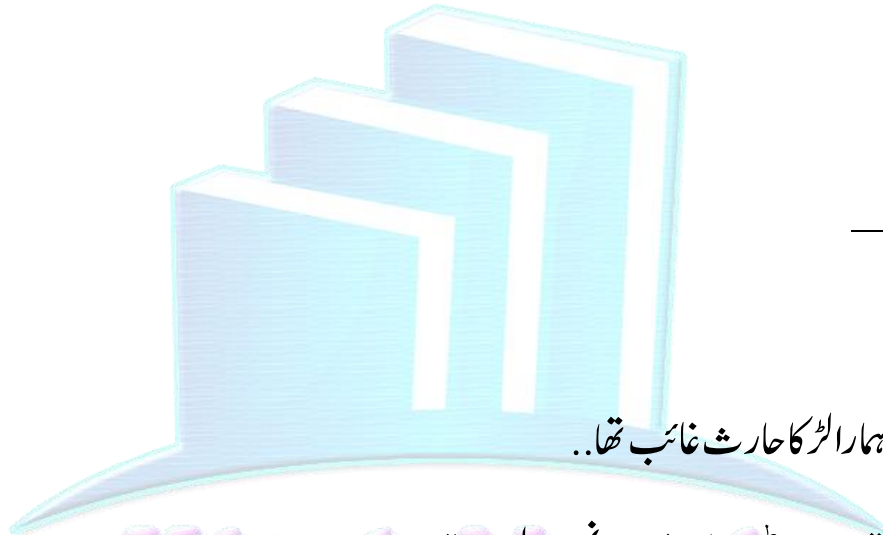
"وہ تو مجھے پتا تھا۔" مشک نے چہرے پہ آتی لٹ کی شان سے پیچھے کرا۔



## Posted on Kitab Nagri

"ہاں اب یہ بھی پتا ہونا چاہیے کہ تم ایسی سچی سنوری کسی ایسی جگہ نہیں جاؤ گی جہاں باہر کے لڑکے ہوں۔۔" ابان نے پتا نہیں یہ بات اس سے کیوں کہی تھی اسکا کیا رشتہ تھا اس سے جو اسکی فکر کرنے لگا تھا۔ مگر اپنی بات کرے بناوہ رہ ناسکا تھا۔ مگر اپنی بات اس نے اسکو ڈرا کر کری تھی۔۔

"نہہ نہیں جاؤنگی"۔۔ مشک پیچھے ہو کر ہچکی لیتے ہوئے کہنے لگی اور وہاں سے موقع پاتے ہی بھاگ گئی۔۔  
اور ابان اسکی حرکت دیکھ کر جی جان سے مسکرا اٹھا۔



» »

رسم کا وقت ہو گیا تھا اور ہمارا لڑکا حارث غائب تھا۔۔

سب اسے ڈھونڈ رہے تھے اور وہ ڈھونڈنے سے نہیں مل رہا تھا۔۔  
"ابھی تھوڑی دیر پہلے تو یہیں تھا اب پتا نہیں کہاں گیا یہ لڑکا۔" فاطم بیگم گل ناز صاحبہ سے کہنے لگی تھیں۔۔  
پریشہ ملاہم اور مشک اندر لاؤنچ سے آتی آوازوں پر فوراً وہاں بھاگی چلی گئیں۔۔

کوئی کچن کے دروازے کو زور زور سے پیٹ رہا تھا اور ارمان سعدی شامیر اور شایان مزے سے صوفوں پہ بیٹھے تھے۔۔  
"بے غیر توں دروازہ کھول دو میری منگنی ہونے دو پھر حساب برابر کرتے رہنا۔"

پریشہ حارث کی آواز پہچان کر فوراً دروازہ کھولنے کے لیے بڑی مگر ارمان نے بیچ میں اسکا راستہ روک لیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہٹولندن ریٹرنز"۔۔ پریشہ نے اسے دھکا بھی دیا مگر وہ پہاڑی وجود ٹس سے مس نہ ہوا۔

حارث اندر سے مسلسل دہائیاں دے رہا تھا۔۔

"گننے تو نے ہم سے بات چھپائی تھی ناب نتیجہ دیکھ لے"۔۔ سعدی اٹھ کر دروازے کے پاس آیا اور دروازہ پیٹ کر کہنے لگا تھا۔۔

"ابے البتایا تو تھا سب اچانک سے ہوا تھا۔۔ کھول دے دروازہ ابانے بہت جوتے مارنے ہیں اگر وقت پہ نہیں گیا۔۔" حارث کی چیخ چیخ کے آواز بیٹھ گئی تھی وہ مچل مچل کے صفائیاں پیش کر رہا تھا۔۔

"ارمان کتنی بری بات ہے رسم کا ٹائم ہو گیا ہے حارث کو جانے دو۔۔" پریشہ آگے مزید اسکی سفارشیں کرتی ارمان نے اسکے منہ پہ انگلی رکھ کر اسے خاموش کرادیا۔۔

"تم ہی ہونا رشتے کرانے والی ہیں نا!! ہر کسی کی مدد کرنے کے لیے کھڑی ہو جاتی ہو۔ تم سے بھی نا ہوا کہ ہمیں یہ خبر دے دیتیں۔۔" ارمان نے دروازے سے ٹیک لگا کر سکون سے کہا۔۔

www.kitabnagri.com

اتنی سی بات کا ان لوگوں نے حوا بنا دیا تھا۔

"ہاں یہ تو ہے ہی مظلوموں کی سردار"

"میں تو کہتا ہوں اس میسنی کو بھی اندر بند کرو۔۔" شایان صوفے سے اٹھ کر بولا۔

پریشہ نے سعدی کو نظر انداز کر کے منہ چڑایا اور ارمان کو دیکھنے لگی اور پھر اسکی جھوٹی تعریفوں کے پل باندھ دیے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"لندن ریٹنز بہت اچھے لگ رہے ہو اتنے اچھے کہ تم جیسا آج تک کوئی نہیں دیکھا"۔

حارث نے جیسے ہی پریشہ کی آواز سنی تو اسے اندر سے اپنی مدد کے لیے پکارا۔

"حارث آج تو تو گویا۔۔ جو تیری مدد کے لیے آئی تھی اسے اپنے نین مٹلے کرنے سے فرست نہیں۔۔" شامیر نے قہقہہ چھوڑا۔

پریشہ کا اسکی بات سن کہ دوبارہ اسکے سر پہ ڈنڈا مارنے کا دل کیا تھا۔

اور دل میں حارث کو کوس رہی تھی کہ اسکی وجہ سے ارمان کی کتنی جھوٹی تعریفیں کری تھیں تاکہ وہ اسکی باتوں میں اگر دروازہ کھول دے مگر شامیر نے اپنی بکواس کر کے اسکی ہٹادی تھی۔۔ مگر ارمان ہمیشہ کی طرح غضب ہی لگ رہا تھا۔ اور وہ میڈم تو سادگی میں ہی اتنی حسین لگتی ہیں آج تھوڑا بہت میک اپ کر کے تو کوئی آپسرا لگ رہی تھی۔

"ارمان پلیز کھول دو میری دوست اسکے انتظار میں بیٹھی ہے"۔

"سوچوں تمھاری دلہن تمھیں ایسا انتظار کروائے تو تمھیں کتنا برا لگے گا۔" پریشہ نے اسکے زخموں پہ انجانے میں ہی نمک چھڑک دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ تو خود اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے ترس رہا تھا مگر بچپن کے رشتے کی وجہ سے بے بس تھا۔

سب بحث میں لگے تھے اور مشک نے خاموشی سے دروازہ کھول دیا تھا۔

حارث رہائی ملنے کے بعد بنا بحث کرے وہاں سے بھاگ گیا۔

"جعلی ڈاکٹر بہت بہن چاراد کھا رہی ہو۔۔" سعدی مشک کے پیچھے گیا جو حارث کے ساتھ ہی بھاگی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

اللہ اللہ کر کے اب لڑکا بھی آگیا تھا..

حارث نے جب زری پہ نظر ڈالی تو واپس نظریں جھکانا بھول گیا..

"ماشاء اللہ.. حارث نے دھیمی آواز میں کہا..

زری نے جواباً "شکریہ" کہہ دیا تھا..

"چل بھئی اٹھ یہاں کیوں بیٹھا ہے؟.. پھوپھو زری کو انگھوٹی پہنائیں گی.. "ارمان نے اسکا کندھا جھنجھوڑ دیا تھا.. باقی وہ تینوں بھی وہیں ہاتھ باندھے کھڑے تھے.

"کیوں بھئی؟ پھوپھو کی منگنی نہیں ہے انکے بیٹے کی ہے تو وہی پہنائے گا.. "حارث نے دو ٹوک کہا..

Kitab Nagri

"سالے اتر ہم بھی دیکھیں کیسے تو ہماری ہونے والی بھابھی کو انگھوٹی پہناتا ہے.. "سعدی نے اسکے گٹھنے پہ زور سے اپنا گھٹنا مارا..

"بے غرتوں کونسے جنم کا بدلہ لے رہے ہو.. سب آج ہی یاد آرہا ہے.. "حارث اب رونے والا ہو گیا تھا.. آج ان چاروں نے اسکی مینڈ بجا دی تھی..

"اب چھپا تو ہم سے کوئی بات پھر دیکھ کیا کریں گے.. "شایان نے دانت دکھائے.

## Posted on Kitab Nagri

"میری توبہ جو کچھ چھپاؤں اور یہ بات بھی چھپائی نہیں تھی.." "حارث نے کان چھوئے اور پھر اپنے ہاتھ جوڑ لیے تھے.." "اچھا اب انگھوٹی تو پہنا دے بھابھی کو.." "شامیر نے اسکے کندھے پر شوخی سے ہاتھ مار کے کہا۔ سب بڑے اسٹیج کے صوفوں پہ بیٹھے تھے.."

حارث نے پہلے زری کے ہاتھ میں انگھوٹی پہنائی پھر زری نے بھی دوسری انگھوٹی اسکے ہاتھ میں سجادی۔ "زری تم اب اتنا گھبراؤ گی۔۔" "حارث نے اسکے کان میں سرگوشی کری تو زری مزید سٹیٹا گئی۔۔" "میری بہن کو کیوں تنگ کر رہے ہو؟" ملاہم اپنا غرارہ سنبھالتی اسٹیج پہ آئی۔۔ "کباب میں ہڈیوں بس کر دو میرا دن ہے آج اور میری تو کوئی عزت ہی نہیں.." "حارث نے سر پہ ہاتھ مار کے کہا بے چارہ آج بری طرح پھنس چکا تھا۔۔"

حارث اور ملاہم کی بحث شروع ہو گئی تھی اور زری دونوں کو خاموش کرانے کی ناکام کوششوں میں تھی۔۔ ایسی منگنی کہیں ہو ہی نہیں سکتی تھی جہاں لڑکا ہی اپنے دوستوں سے لڑنے میں مگن ہو۔۔ مگر یہ آفندیز تھے انکا کونسا ہر کام نارمل طریقے سے ہوتا تھا جو یہ منگنی نارمل لوگوں کے طریقے سے ہو جاتی۔۔

انکی بحث میں خلل کسی لڑکی میٹھی آواز سے ٹوٹا تھا۔۔ سب کی نظریں اس آواز کے تعقب میں اسکے پیچھے گئیں۔۔ "اسلام و علیکم!! آواز آرہی ہے۔۔"

"شانزہ۔۔۔" "رابعہ بیگم اسے دیکھ کر حیران تھی جو دو ہفتے بعد آنے والی تھی آج اچانک آکر سب کو سر پر اتر دے گئی۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

شانزادہ اپنی خالہ کے گلے سے لگ گئی۔۔

باقی تقریب واپس رواں دواں ہو گئی۔۔

سب سے بڑا سر پرانز تو ارمان کو ملا تھا۔۔

کہاں سے ٹپکی تھی وہ ارمان لب بھینچے سارا تماشا دیکھ رہا تھا کیسے سب کے باری باری وہ گلے لگی تھی۔۔

"بیٹا آپ اچانک کیسے آگئیں؟ اور حنہ اور بھائی صاحب نہیں آئے؟۔۔" رابعہ بیگم نے اسے مخاطب کر اوجو مشک سے گپے لگانا شروع ہو گئی تھی۔۔

"خالہ جان میرے ایگز امز ختم ہو گئے تھے اور میں بہت بور ہو رہی تھی۔۔ فاروق انکل نے ایئر پورٹ سے گاڑی مجھے لینے کے لیے بھیجی تھی میں نے انکو اپنی آمد کا بتا دیا تھا اور اتفاق سے آج حارث کی منگنی بھی ہے۔۔" شانزادہ خوشی سے بتا رہی تھی پھر اس نے حارث کو اسٹیج پہ جا کر مبارک باد دی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارمان نے اپنے ابا فاروق صاحب کو دیکھا جو جلادینے مسکراہٹ سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔ اسکے ابا ہی اسکی محبت کے سب سے بڑے دشمن تھے زمانہ تو پھر بھی کبھی ساتھ نبھاتا تھا۔

\*\*\*



## Posted on Kitab Nagri

حادث کو مبارک باد دینے کے بعد وہ پریشہ اور ارمان کی طرف بڑھ گئی جو صوفوں پہ بیٹھے تھے۔۔

پریشہ نے خوش دلی سے اسکا استقبال کرا۔۔

پریشہ اور شانزہ کی دوستی تھی۔۔ پھر وہ کم عمر میں ہی لندن چلی گئی تھی۔

جب کبھی فاروق مینشن میں دعوت ہوتی تو یہ دونوں بہت کھیلا کرتی تھیں۔۔

شانزہ ایک اچھی لڑکی تھی آزاد خیالوں کی مالک اپنی کرنے والی مگر خوش اخلاق سب کی عزت کرنا اسکی تربیت میں شامل تھا۔

پریشہ سے مل کر اس نے ارمان کو سلام کرا اور ارمان بہت پھیکا سا جواب ٹکا دیا چہرے پہ بیزاری صاف ظاہر تھی۔۔

شانزہ کو وہ عجیب لگا پھر بھی اس نے اپنے فرسٹ کزن سے مزید بات کرنی چاہی۔۔

"کیسے ہو؟ اور بڑے ہینڈ سم ہوگئے؟"۔۔ شانزہ نے پریشہ کو آنکھ مار کے لٹ مار انداز میں ارمان کو کہا۔۔

اور پریشہ مسکرا کر اسکی باتیں سن رہی تھی۔  
www.kitabnagri.com

"شکریہ۔۔" انگلیں مڑوڑتے آئیں بائیں شائیں کر کے اس نے ہلکے سے پھر جواب دیا۔۔

پریشہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اسکی لاپرواہی دیکھ رہی تھی۔۔

"اور کیا کرتے ہو آج کل؟ ویسے یار تم سب تو میڈیا کی زینت بنے ہوئے تھے۔۔ ایون لندن کے مسلمز میں بھی تم لوگ موضوع گفتگو تھے۔۔"

"خاص کر ارمان اور اسکی جونی کے ساتھ فائیٹ۔۔" شانزہ ہاتھ لہرا کر بول رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"پلیز اسٹاپ! سب کی یہی باتیں سن کر کوفت ہونے لگی ہے۔۔" ارمان کے ایک دم جھڑکنے پر شانزادہ روہانسی ہو کر وہاں سے چلی گئی۔

پریشہ نے ارمان کی کہنی پہ مکہ مارا۔۔

"کیا حرکت تھی تمہیں تمیز نہیں وہ ہماری مہمان ہے۔۔" پریشہ اس سے مخاطب ہوئی۔

"کیا کرتا تو اس کے استقبال میں بینڈ باجے بجواتا۔۔" ارمان کی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

ایسی لاش بن گیا تھا جو ناجی سکتا ہے نا ہی دفنایا جاسکتا ہے۔

"لندن ریٹنز وہ بات کر رہی تھی اور تمہارا وہ اخلاق کہاں گیا"۔۔ آنکھیں چڑھائے اس نے پوچھا۔۔

"تم ایک دم چپ رہو تمہیں کچھ نہیں معلوم۔۔" ارمان نے اسکا جبر اپنی پکڑ میں لے لیا تھا۔۔

"کیسے کتے بلیوں کی طرح تم دونوں لڑ رہے ہو۔۔" نرین بیگم انکی حرکتیں دیکھ کر انھی کے پاس چلی آئیں۔۔

"پھوپو یہی ہے لندن ریٹنز۔۔ مجھ پہ ظلم کرتا رہتا ہے۔۔" پریشہ اسکی گرفت سے نکل کر بولی۔۔

"کیوں کیا کر اے تم نے میری بچی۔۔" نرین پھوپو نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

پریشہ انکو ارمان کا شانزادہ کے ساتھ رویہ بتاتی ارمان نے اسکے منہ ہاتھ رکھ کے چپ کرادیا اور آنکھیں دکھا کر دھمکایا۔۔

"پھوپو دیکھ لیں کیسا جانور پین دکھا رہا ہے۔۔" پریشہ نے اسکے ہاتھ پہ کاٹ کر اپنا بچاؤ کرا تھا۔۔

اور پھر اسے منہ چڑاتی ڈانس فلور پہ بھاگ گئی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

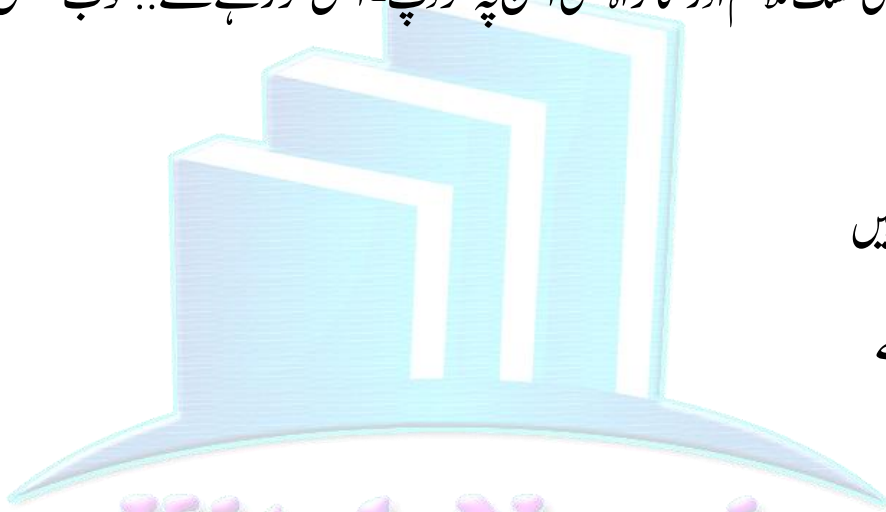
شانزہ کے آنے سے اور رونق لگ گئی تھی.. شامیر نے ڈی جے سے اپنی مرضی کے گانے بجوائے..

کالا چشمہ

اوہ تینو کالا چشمہ چتا ہے

چتا ہے گورے مکھڑے تے..

شامیر پریشہ شایان سعدی مشک ملا ہم اور شانزہ بھی اسٹیج پہ گروپ ڈانس کر رہے تھے.. خوب محفل جمی تھی..



تجھ جیسے چھتیس پھرتے ہیں

میں ورگی اور ناہونی وے

تو منڈا ہک دم دیسی ہے

میں کترینہ تو سوہنی وے..

پریشہ شامیر کے ساتھ اچھل کے ڈانس کر رہی تھی..

ارمان ہاتھ میں جو س کا گلاس پکڑے سب بے دلی سے دیکھ رہا تھا جب سے شانزہ آئی تھی اسکا موڈ بگڑ گیا تھا..

حادثہ اسکو پریشان اور اکیلا دیکھ کر اسکے پاس آکر بیٹھ گیا..

## Posted on Kitab Nagri

یارے کیا ہوا؟؟ "حارث نے جوس کا سپ لیتے ہوئے پوچھا..

"محبت" ارمان کے بولنے پر اور حارث کے سننے کے درمیان میں ہی حارث کے منہ سے وہ جوس باہر نکلا تھا.. حارث آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا..

"سالے اب بتادے ارمان آفندی کا دل کس نے پگھلایا."

"حیات نور.. میسنی پریشہ نے.. "ارمان کی نظریں اسٹیج پر تھیں مگر ان نظروں کے حصار میں صرف پریشہ تھی..

"مذاق تو نہیں کر رہا ناتو؟.." حارث نے اسکو کندھے سے ہلا کر پوچھا..

"میرے بھائی ایسی باتوں کا مذاق نہیں واقعی اس سے محبت ہو گئی ہے اور اب یہ عشق میں تبدیل ہونے لگی ہے.. "اس نے دل پہ ہاتھ رکھے شوخ انداز میں کہا.. حارث سے بات کر کے اسکا دل ہلکا ہوا تھا.. حارث اور ارمان کا حساب دو جسم ایک روح کا تھا.. ارمان کا راز دار حارث تھا اسکے ہر مسئلے کے بارے میں سب سے پہلے میں وہ حارث کو بتاتا تھا..

حتی کہ لندن میں مارشل آرٹس جو سیکھ رکھی تھی اسکا بھی حارث کو معلوم تھا اور ایجنٹ والی بات بھی حارث کے علم میں تھی بس یہ دونوں غلطی سے بھی آپس میں ذکر نہیں کرتے تھے۔

"تو یارے محبت خوشی دیتی ہے تو ایسے بھونڈا منہ لے کر کیوں بیٹھا تھا؟.."

"چل آج تو بھی ارمان آفندی کی کہانی سن لے.. "ارمان ے گلاس کی نوک پر انگلی پھیرتے ہوئے اپنے حال پہ ہنستے ہوئے کہا۔

## Posted on Kitab Nagri

"دیکھ میرے بھائی تیرے ماموں نے میرا رشتہ بچپن میں پتا نہیں کس مخلوق سے کر دیا تھا اور مجھے وہ لڑکی شانزادہ لگتی ہے.. تو دیکھ لے اماں ابا اور اب کیسے اس پہ واری جارہے ہیں اور مجھے تو بچپن سے لگتا تھا کہ وہ مجھے پسند کرتی ہے جیسی اتنا آگے پیچھے گھوما کرتی تھی"۔

ارمان نے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا تھا حادثہ کا سبب بتا کہ اسکا موڈ تو اب کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا..

"یار تیرے ساتھ تو فلم ہو گئی۔۔ چھوڑ پریشہ کو شانزادہ بھی اچھی لڑکی ہے"۔

"یار اسے بھول بھی نہیں سکتا تو چھوڑنے کی بات کر رہا ہے۔ میرے لیے سانس نالینا اسکی جگہ آسان ہے۔ مگر پریشہ کی جگہ کسی اور کو دینا ایک بھوکے کے سامنے کھانا کھانے جیسا اذیت ناک ہے"۔

حادثہ کی تو ہنسی ہی قابو میں نہیں آرہی تھی اسکی باتیں سننے کے بعد اور ارمان خود اپنے حال پہ ہنس رہا تھا.. اور پریشہ کی بات سوچ رہا تھا کہ کیسے وہ شانزادہ سے بات کرنے کے لیے اسے کہہ رہی تھی.. اسے کون سمجھائے اسکا دل شانزادہ کے نام پر نہیں بلکہ اسکے پریشہ حیات نور پہ دھڑکتا ہے۔

www.kitabnagri.com

حادثہ اسکو وہاں سے لے کر اسٹیج پہ لے آیا..

حیات شہیر آفندی کے دل کی دھڑکن بن چکی تھی جب جب دل دھڑکتا تھا اسکا ورد ہوتا تھا۔۔

\*\*\*

ڈانس فلور بھی اس وقت پناہ مانگنے لگا تھا..

اتنا شور اور میوزک کا ولیم تیز تھا کہ سننے سے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

غضب یہ تھا کہ ارمان بھی فلور پہ اتر آیا تھا..

نینا لڑائے تو ستائے

میں صدقے جاؤں تیرے

میری گلی کے روز یہ پھیرے

تیری گلی میں چاند کو

دیکھے سارا زمانہ

چوری سے میں بھی دیکھ لوں

تو برا کیوں منانا

چھوڑو یار تکرار زر اپیار سے ملو

گھڑی پیار والی پیار سے

گزار کے ملو

چھلاوا ہے چھلاوا

ابھی آئے کبھی جائے

پیار وہ بلا ہے جو سمجھنا آئے..





## Posted on Kitab Nagri

مشک حارث اور زری کو بھی ڈانس فلور پہ کھینچ کر لے آئی..

پریشہ گول چکر لیتے ہوئے ارمان سے ٹکرا گئی..

"لڑکی سنبھل کہ کہیں یہیں نا لڑھک جانا.." ارمان نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا تھا..

"ایک تو اتنا بھاری یہ جوڑا ہے تو چکر تو آئیگئے نا.." پریشہ آنکھیں موندیں کہنے لگی..

"یہ طریقہ بھی ٹھیک ہے اپنی غلطی کے باوجود بھی الزام ایک بے جان چیز پر ڈال دیا جائے" ارمان نے مسکرا کر کہا.

"تم اتنے سڑیل کیوں ہو..؟"

"میں ایسا ہی یوں اب بدلنے سے تو نا رہا.." اس نے دو ٹوک کہا..

"یار ارمان میں ڈانس کے لیے جا رہی ہوں.." پریشہ نے اپنا بازو چھڑانا چاہا اور ارمان نے مزید گرفت مضبوط کر دی..

"کوئی ضرورت نہیں بندریوں کی طرح اچھلنے کودنے کی تھکی نہیں جو ابھی اور اچھلنا کودنا باقی ہے اور ویسے بھی ساری

آئیٹوں کی اپنے نئے بیٹوں کے لیے تم پہ نظریں جمی ہیں.." ارمان نے اس خبردار کیا تھا..

"جانے دونا.." اس نے بچوں کی طرح اس سے ضد کری تھی.

"میسنی کہیں نہیں جا رہی اب بس گھر جاؤ گی.. منال تمہارا پوچھ رہی تھی.." ارمان نے نظریں ملا کر کہا.

"اچھا.." وہ خفا ہو گئی تھی..

"اچھا سنو!!" ارمان کے دوبارہ مخاطب کرنے پہ وہ مڑی "کیا ہے اب لندن ریسیٹنرز.. ریٹنر پہ اس نے خاصا زور دیا تھا.

## Posted on Kitab Nagri

"نظر اتروالینا تم اپنی گھر جاکہ .."

"تم بھی!! پتا نہیں کتنی لڑکیاں تمہیں دیکھ رہی تھیں" .. سچ منہ سے نکل آہی گیا تھا..

"اوہ بڑی نظریں رکھی ہوئی تھیں" ..

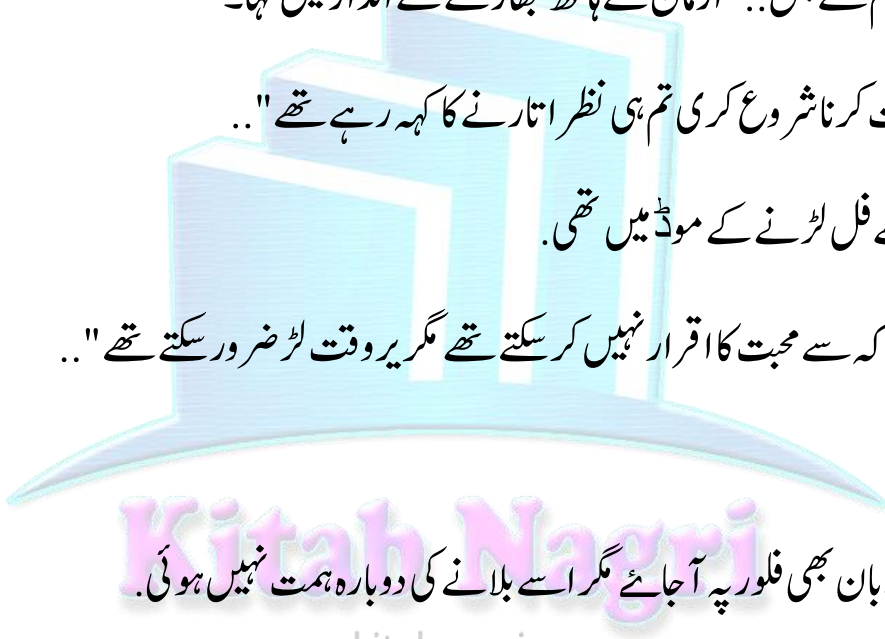
"رکھنی پڑتی ہیں جب ایسے کنزس ہوں تو" .. منہ پھلا کر اس نے کہا..

"اچھا جاؤ باتیں بن والو تم سے بس" .. ارمان نے ہاتھ جھاڑنے کے انداز میں کہا۔

"اوائے میں نے کب بات کرنا شروع کری تم ہی نظر اتارنے کا کہہ رہے تھے" ..

وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے فل لڑنے کے موڈ میں تھی۔

"دونوں ایک دوسرے کہ سے محبت کا اقرار نہیں کر سکتے تھے مگر یہ وقت لڑ ضرور سکتے تھے" ..



مشک کا بہت دل کرا کہ ابان بھی فلور پہ آجائے مگر اسے بلانے کی دوبارہ ہمت نہیں ہوئی۔

www.kitabnagri.com

لان سیٹیوں سے گونج رہا تھا.. سارے بڑے اندر چلے گئے تھے صرف ینگ جنریشن ہی وہاں موجود تھی...

ملاہم ڈانس کر کے تھک کر بیٹھی تھی کسی نے ایک کاغذ کا گولہ اسے مارا۔

ملاہم نے کاغذ کھولا اور اس کے اندر لکھا پڑھنے لگی۔

My dear future wife!! I swear today you looking damn beautiful!!!

## Posted on Kitab Nagri

Your's truly future husband..❤️□

وہ دونوں لائنز پڑھ کے تو ملی کی آنکھیں باہر آ گئیں تھی.. ارد گرد اس نے نظر دوڑائی تو کوئی ایسا نادکھائی دیا جو اسے یہ کاغذ مارتا.

اس نے ہینڈ رائٹنگ پہچاننے کی کوشش کری مگر ناکام ہوئی..

پھر غصے میں وہ شامیر کے پاس گئی..

"منخوس یہ تم نے لکھا ہے نا".. ملاہم نے اسے پھنکارا..

شایان بھی اسکے ساتھ کھڑا تھا..

"اب کیا ہو گیا.. " شامیر نے لا پرواہی سے اس سے پوچھا..

ملاہم نے وہ کاغذ اسکی آنکھوں کے سامنے کیا..

"خدا کا خوف کرو اب اتنی بھی نہیں کہ تمہیں اپنی وائف بنانے کا سوچوں.. " شامیر کے انکار پہ اسکا دل بیٹھ گیا تھا.. اب

اسے ڈر لگنے لگا تھا کہ کون اسے یہ لکھ کر بھیج رہا ہے.. یہ آج ہی دو سہری بار اسکے ساتھ ہوا تھا..

شایان نے اسکے ہاتھ سے کاغذ چھینا اور پھاڑ دیا.

"ایسی چیزوں کی جگہ ڈسٹ بن میں ہوتی ہے.. " کاغذ کے کچرا اس نے ملاہم کے ہاتھ میں تھما دیا..

ملاہم اپنی سوچوں میں گم وہاں سے چلی گئی..

## Posted on Kitab Nagri

پیچھے شایان اور شامیر نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی ماری تھی۔ وہ دونوں ملاہم کے تاثرات دیکھ کر محظوظ ہوئے تھے۔

اور ملاہم اسی سوال میں الجھی ایک شخص سے ٹکرا گئی۔

"بھائی دیکھ کر چلیں"۔ ملاہم نے گردن اٹھا کر کہا۔

"ملی تم اندھوں کی طرح چل رہی ہو"۔ سعدی اسے گھور کے بولا

"تھک گئی ہوں اب گھر چلو دو دن سے یہیں رکے ہیں آج پھوپھو کو بھی آرام کرنے دو۔" ملاہم اسکو مارتی ہوئی اندر چلی گئی۔ ان دونوں بہن بھائیوں کی بنتی نہیں تھی اور ایک دوسرے پہ جان بھی نہ چھار کرتے تھے۔

\*\*\*\*\*

رات تین بجے پریشہ اپنے بیڈ پر جب فریش ہو کر لیٹی تو ارمان کی کال آگئی تھی۔

اور جب اس نے اٹینڈ کری تو وہ گروپ کال تھی۔

www.kitabnagri.com سارے منہ پہ چڑھے اسکرین پر نظر آرہے تھے۔

"تم لوگوں کو سونا نہیں ہے کیا" ملاہم ٹن حالت میں بول رہی تھی۔

"نہیں ملی یہ تو ہے زکوٰۃ انکو نیندیں نہیں آتیں اور ہماری برباد کرنے پہ تلے رہتے ہیں۔" پریشہ آنکھیں زبردستی کھول کہ بولنے لگی۔

## Posted on Kitab Nagri

"تم دونوں رکھو فون ہم میں بہت انرجی ہے۔۔" شامیر نے دونوں کو الوداع کرا اور وہ دونوں فون رکھ کے نیند کی وادیوں میں اتر گئیں۔

باقی مشک آج قربانی کا بکر اپنی تھی ان پانچوں نے اسے خوب پاگل بنایا تھا مگر مشک ایک بھی کم از کم تین پہ تو بھاری تھی۔ مگر وہ ان پانچوں کے آگے اسکی دال نہیں گلی اور فون رکھ کے سو گئی۔۔

پھر ان پانچوں کی باتیں چلتی رہیں جتنی لڑکیاں باتیں نہیں بناتی ہونگی اس سے زیادہ یہ لوگ باتیں کر لیا کرتے تھے۔

اللہ کے کرم سے ساتھ خیریت سے حادث کی منگنی ہو چکی تھی بس دو مہینے بعد نکاح کی ڈیٹ فائنل ہوئی تھی۔۔

سب اس فیصلے سے بہت خوش تھے سوائے پریشہ کے کیونکہ ان دنوں پریشہ کے امتحانات ہونے تھے۔۔

اب اس نے یہ حل نکالا تھا کہ ساری تیاری روپن کر کے رکھے گی تاکہ اس وقت زیادہ ٹائم لگے اور وہ شادی بھی نہ بجوائے کر لے۔۔

Kitab Nagri

فاطمہ بیگم، فاروق اور ابتسام صاحب کا سر فخر سے مزید بلند ہو گیا تھا جب حادث سعدی اور ارمان کو تمنغہ فخر سے نوازا گیا۔۔

پورا ہال تالیوں سے گونج رہا تھا۔۔ آفندی فیملی اس اجلاس میں مہمان مدعو تھی۔۔

ہال میں دیگر حکومتی افسران اور آرمی کے آفیسرز بھی موجود تھے۔۔ سب کے چہروں پہ ایک مطمئن مسکراہٹ سجی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ان تینوں کو ملک سے وفاداری اور بہادری پر، اور پولیس کی مدد کر کے خاور کو پکڑوانے کی بناء پہ تمنغہ نوازا گیا تھا۔۔ ہر کوئی ان سے متاثر تھا کہ ہمت اور حوصلہ انسان کی کامیابی کا راز ہیں اور سب نے اس بات سے یہی سیکھ حاصل کری تھی۔۔ انکی بہادری پہ ہر کوئی رشک کر رہا تھا۔۔

اور حکومت نے ان کو چنا تھا کیونکہ یہ کوئی سڑک چھاپ لوگ نہیں تھے ملک کے مشہور بزنس مین فیملی سے انکا تعلق تھا یہ بات نہیں کہ ہمارے مڈل کلاس طبقے کو نظر انداز کر دیا جاتا ہوا نہیں بھی ایسے ہی بڑا کارنامہ سرانجام دینے پر عزت نوازی جاتی ہے۔۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ انکے بعد ہماری نوجوان نسل ان سے متاثر ہو کر بہت کچھ سیکھ سکتی ہے۔۔ اور جب فتح کے بعد زبردست داد ملے تو انسان کا مائنڈ ریلیکس ہو جاتا ہے کہ اس نے درست فیصلہ لے کر اپنا عمل بہترین کر ا۔ اور اچھے کام کو سراہنا ہر انسان کا فرض ہے۔۔

آج ان لوگوں نے بناء کسی لالچ کے ملک کے چور کو پکڑوایا تو اللہ نے بھی کس طرح سے انکو عزت سے نوازا جہاں سے انکے وہم و گمان میں بھی نا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بے شک اللہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت۔۔" www.kitabnagri.com

اس بات سے نوجوانوں نے یہی سیکھا تھا کہ خود پر بھروسہ (self confidence) ہو تو انسان دنیا کا ہر معرکہ فتح کر سکتا ہے۔

اور ہماری اس نسل میں ملک سے وفا کرنے کا جذبہ مزید بڑھ گیا تھا۔۔

اور ہمارے مڈل کلاس کے طبقے میں خود اعتمادی بڑھ گئی تھی جسکی کئی سالوں سے ملک کو ضرورت تھی۔۔



## Posted on Kitab Nagri

سعدی اور حارث نے دو شب بول کہ مائیک ارمان کو تھما دیا تھا۔

ارمان نے گہری سانس لی اور ایک نظر پورے ہال پہ دوڑائی اور سب کے چہروں کو جائزہ لیا جو اسکے بولنے کے منتظر تھے ایک غرور ایک فخر تھا ان سب کے چہروں پہ جو بالکل نمایاں تھا وہ صرف ان تینوں کے لیے تھا اور یہ لازمی تھی اس غرور کے ہونے میں کوئی برائی نہیں تھی۔

ہر ایک کا سر فخر سے بلند تھا کہ ہمارے نوجوان اس قدر سمجھدار ہیں اور اگر ایسے ہی سب عقل اور سمجھ بوجھ سے کام لیں تو ملک کا شمار واپس دنیا کی بڑے طاقتور ممالک میں ہو گا۔

سب ہی جانتے ہیں کہ پاکستان میں ٹیلنٹ بہت ہے بس اسکا استعمال سہی طرح نہیں ہوتا لوگوں کو آگے بڑھنے کا موقع نہیں دیا جاتا اور کچھ لوگ ہمت اور حوصلہ نا ہونے کی وجہ سے آگے نہیں بڑھتے اور وہیں پیچھے ہی رہ جاتے ہیں۔

ارمان کی نظر آخر میں اپنے گھر کے تمام افراد پہ گئی۔ بابا چو ماما پھوپو پریشہ ان سب کے چہرے اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ انکے بچوں نے بالکل ٹھیک فیصلہ کرا تھا۔

بے شک تھوڑی بہت تکلیف اٹھانی پڑی مگر اللہ نے عزت بھی تو کتنی نوازی۔

ارمان نے سب سے پہلے اللہ کا شکر ادا کرا پھر اس نے دارجی رحمان صاحب کا ذکر کر اور انکو کون بھول سکتا تھا ہر کسی کو وہ یاد تھے۔۔ وہ آج بھی سب کے دلوں میں موجود رہے تھے۔۔

"آپ سب کو ایک بات بتاتا چلوں میرے لیے یہ کیس بہت پر سنل ہو گیا تھا کیونکہ خاور نے ہمارے ہی بزنس کو اپنا نشانہ بنایا تھا مگر میرے دارجی کہتے تھے بیٹا کبھی ظلم اور برائی کے آگے خاموش نا ہونا۔"

"اور انہی کی بات کا اثر ہے تو کیسے میں خاور کو اپنے باپ دادا کی محنت ہڑپنے دیتا۔"

## Posted on Kitab Nagri

کیسے اس بھاڑے کے چور کو مزید دوسروں کو لوٹتے ہوئے خاموشی سے دیکھتا۔ اور یہ سب آفندیز کو زیب نہیں " پورا ہال قہقہوں سے گونج رہا تھا۔ اس نے دوسری بات استہزایہ طور پہ کہی تھی۔۔ اور خود بھی ہنس رہا تھا۔۔

”ابے میری باری پہ تو کوئی ایسے نہیں ہنسا۔“ سعدی نے حارث کے کان پہ سرگوشی کری۔

”سالے وہ ارمان آفندی ہے اسے سننے کے لیے یہاں سب کے کان ترس رہے تھے اور تو سعدی آفندی جو باتیں ریکارڈ کرتا ہے۔“ حارث نے کہنی مار کے اسے خاموش کرایا اور چہرے پہ مسکراہٹ سجائے اسٹیج پہ کھڑا رہا۔۔

”ابے نیچے چل بہت بھوک لگ رہی ہے ویسے اپنا تو ہو گیا نا۔۔“ سعدی نے پھر بولنا شروع کرا تھا مگر حارث کے آنکھیں دکھانے پر خفگی سے کندھے اچکائے خاموش کھڑا ہو گیا۔

”اور مجھے کسی نے اس واقعے سے پہلے کہا تھا کہ میں بس اللہ پہ بھروسہ رکھوں اسی سے مدد مانگوں اور پھر اپنا کام کر کے باقی اللہ پہ چھوڑ دوں تو یقیناً فیصلہ میرے حق میں ہو گا۔۔“ ارمان کا اشارہ پریشہ ہی کی جانب تھا۔۔

دونوں کے چہرے پہ ایک دوسرے سے نظریں ملنے پر ایک شرارتی مسکان چہرے پہ اُٹ آئی تھی۔

ارمان کی باقی کی تقریر سب کی روح ہلا گئی تھی۔۔ مان کے الفاظ سیدھا دل میں اتر رہے تھے۔۔

”ویسے وہ بند اہی سیدھا سب کے دل میں اترنے والا تھا۔“

اسکی تقریر کے بعد حکومتی افسران نے بھی اپنی تقریر میں ان تینوں کی بہادری کو سراہا میڈیا پر سب لائیو نشر ہو رہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

تمام پاکستانیوں کا سینا فخر سے چوڑا ہو گیا تھا اور زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ انکو تمنغہ بھی نوازا گیا، اور کم از کم ایک قابل بندہ اتنی داد کا حقدار تو ہوتا ہے..

\*

شامیر کو تقریریں سن سن کر کوفت ہونے لگی تھی وہ پیچھے کی ٹیبلز پہ چلا گیا..

کانوں میں ہینڈ فری ڈالے گانے کی دھن میں وہ تھوڑا جھوم رہا تھا کہ اسکی نظر ایک لڑکی پہ پڑی جو آرمی کے یونیفارم میں ملبوس تھی جسکا گول مٹول چہرہ کھڑی ناک چاند جیسی چمکتی آنکھیں اور سراہی گردن تھی اور یونیفارم میں وہ اپنی عمر سے مزید چھوٹی لگ رہی تھی اور شامیر سے تو وہ کافی چھوٹی ہی تھی۔۔ شامیر شرارتی مسکان لیے اسکے پاس جا کہ کھڑا ہو گیا۔۔ جب اس لڑکی نے کافی دیر کھڑا پایا تو اسے مخاطب کرے بنا نارہ سکی۔۔

"مسٹر تم اپنی جگہ پہ بیٹھ جاؤ سب کو ڈسٹر ب ناکرو۔۔" منہا نے شامیر کو مخاطب کرا تھا..

"شامیر آفندی نام ہے اور میں ارمان آفندی کا چھوٹا بھائی ہوں.. اور تمہیں تمیز نہیں جو اپنے مہمانوں سے ایسے بات کر رہی ہو۔۔" شامیر نے اپنے چوڑے سینے پہ ہاتھ باندھ کر کہا۔۔

"میں منہا ہوں مستقبل کی آرمی ڈاکٹر.. اور تم میرے مہمان نہیں ہو اگر ہوتے نا تو لات مار کے تمہیں یہاں سے نکالتی.. کب سے بلا وجہ یہاں کھڑے ہو اپنی نشست سنبھالو۔۔" منہا نے اسے صوفے کی طرف اشارہ کرا.

"ایک شرط پہ کہ تم بھی میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔۔" شامیر نے لا پرواہی سے کہا.

## Posted on Kitab Nagri

"تمھاری خالہ کی بیٹی ہوں جو تمھارے ساتھ بیٹھوں۔۔" منہا کی بولتے ہوئے ناک پھول گئی تھی شامیر نے اسکی ناک پکڑ کے دبائی اور منہا آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی رہ گئی شامیر اسکے چہرے کے تاثرات سے خوب محظوظ ہونے لگا تھا۔

اس نے شکر ادا کر ا تھا کہ لڑکی اسی کی ٹائیپ کی ہے اکڑو یا سڑیل مزاج نہیں بلکل اسکی اپنی کزنس کی طرح ہے۔

"میری خالہ کی بیٹی بھی آئی ہے اسکی فکرنا کرو تم بس میری بات مانو میں تمھاری مان لوں گا"۔۔

منہا کو فت سے اسکے ساتھ بیٹھ گئی ورنہ اسے اسکے سینئر سے شامیر کی وجہ سے ڈانٹ پڑ جاتی کیونکہ شامیر کی وجہ سے سب ڈسٹر ب ہو رہے تھے۔۔

مشک پریشہ سے ہلکی آواز میں گپے لگا رہی تھی اسکی نظر شامیر اور منہا پہ پڑی اور اس نے پریشہ کو اس سمت دیکھنے کا کہا۔۔

"برگر کے ساتھ اتنی پیاری لڑکی بیٹھ کیسے گئی" ملاہم نے بھی اس طرف دیکھا تھا اور مشک کو تعجب سے مخاطب کرا۔

www.kitabnagri.com

"ملی مجھے تو اسکی گرل فرینڈ لگتی ہے ورنہ شامیر کی حرکتوں سے تو ساری لڑکیاں دور بھاگتی ہیں۔" مشک نے کمر پہ ہاتھ رکھے کہا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اپنے اندازے کیوں لگا رہی ہو تم دونوں وہیں چل کہ پوچھ لیتے ہیں۔۔" پریشہ نے ان دونوں کو ہاتھ سے اشارہ کرا اور وہ اسکے پیچھے آ گئیں۔۔

"اور بھی برگر اکیلے بیٹھے کیا کر رہے ہو؟ اور مس آپکی تعریف!؟" مشک نے شامیر کے کندھے پہ اپنا ہاتھ مار کے کہا جبکہ سامنے سے کوئی دیکھے تو اسے تھپڑ مارنا ہی کہے گا اور منہا پہ نظر پڑنے کی صورت میں اسے بھی شامیر کے ساتھ مخاطب کرا تھا۔۔

"میں منہا ہوں اور اس عجیب انسان کے ساتھ مجبوری میں بیٹھی ہوں کیونکہ یہ سب کو پریشان کر رہا تھا" منہا نے فوراً اپنی صفائی دے دی۔۔



"نائس ٹو میٹ یو" پریشہ نے منہا سے مصافحہ کرا۔

www.kitabnagri.com

پریشہ کو وہ چھوٹی سی لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔۔

انکو دیکھ کر تھوڑی بہت باتیں کر کے وہ اٹھ کے چلی گئی۔۔

منہا ابھی اپنی اسٹریز ہی مکمل کر رہی تھی اور وہ شامیر سے کم عمر تھی مگر حاضر جواب تھی۔۔ جیسے وہ سارے تھے، خاص کر کے جیسے سعدی جس کے پاس پر بات کا جواب موجود ہوتا ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

"کیا سین ہے برو بڑی لائیں ماری جارہی ہیں"۔۔

ملاہم نے آنکھ دبا کر اس سے پوچھا اور اسکے برابر میں بیٹھ گئی۔۔

"فل اینڈ سین آن ہے باس۔۔ لڑکی ہو تو منہا جیسی۔۔ شامیر آفندی کا اس پر دل آگیا ہے۔" شامیر سامنے کھڑی منہا کو دیکھ کر دلنشینی سے بولا جو اپنی دوستوں کے ساتھ ہنس ہنس کے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

"سب کے ہنس کے بات کر رہی ہے میرے ساتھ اسے کیڑے لگ رہے تھے۔۔" شامیر نے اسے تکتے ہوئے سوچا تھا اور اپنا خیال جھٹکا۔۔ اب اس فتور کو سمجھنا بھی تو کوئی آسان بات نہیں تھی اور خاص کر منہا کے لیے۔۔

"بتاؤں تایا ابو کو جا کر کہ انکا چھوٹا بیٹا کیسے لڑکیاں پٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔۔" پریشہ نے اسے چھیڑا تھا۔۔

"ہاں بڑے والے کو دیکھو کیسے خاندان کا نام روشن کر رہا ہے اور یہ۔۔۔" مشک نے اپنی بات اسکی مزید تپانے کے لیے آدھی ہی چھوڑ دی تھی۔

"اب کیا ساری زندگی کنوارا رہو نگا۔۔ حارث اور سعدی نے اپنی سیٹینگ بنالی شایان بھی کر ہی لے گا اور میرا بھائی اس پہ ویسے ہی ہر کوئی فدا ہو جاتا ہے ابھی نکاح کا بولے گا تو دس لڑکیاں لائیں میں کھڑی ملیں گی۔۔۔" شامیر نے چڑ کر جواب دیا۔۔

ملاہم اور مشک اسکی بات پہ ہنستی چلی گئیں مگر پریشہ نور کو اسکی آخری بات دل پہ لگی تھی کہ "ارمان کی شادی"

\*\*\*\*\*



## Posted on Kitab Nagri

وہ ساتوں باہر کھڑے شامیر کے انتظار میں تھے مگر وہ اندر ہال میں منہا سے باتوں میں مصروف تھا۔ شامیر نے اپنی فاسٹ سروس کی بدولت نمبرز بھی ایکسیج کر لیے تھے۔

پتا نہیں ایسا کیا بولا تھا جو منہا اس سے آرام سے باتیں کرنے لگی تھی۔

"اور یہی شامیر کا ہنر تھا کہ ہر کسی کا اپنی باتوں میں پھنسا کر سامنے والے کے دل میں اترنا"

"اور دونوں بھائی اپنے پاس یہ ہنر رکھتے تھے"

"بس شامیر کو تھوڑی محنت کرنی پڑتی اور ارمان کو دیکھ کر ہر کوئی دل میں اتر لیتا تھا۔"

"ارمان تمہارا بھائی اندر لڑکی سیٹ کرنے گیا ہے۔" ملاہم نے کہا۔

"ہاں تمہاری شادی سے پہلے وہ اپنا بیار چالے گا۔" مشک سوچوں میں گم انداز میں بولی۔

"نہیں میری شادی پہلے ہوگی۔" ارمان نے پریشہ کو نظروں میں لیے کہا تھا اور پریشہ گم صم کھڑی اسی کو تک رہی تھی۔

ارمان کا دل کرا تھا آج ہی پریشہ سے نکاح پڑھوا لے مگر....

بس بات اس مگر پہ آکر ختم ہو جاتی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

شایان کی ویب سیریز کو ویب سائٹ پہ ریلیز ہوئے چھ گھنٹے ہی ہوئے تھے کہ وہ ایک بڑی تعداد میں دیکھی جا چکی تھی۔۔

وہ پانچوں اور بس پریشہ آفندیز پروڈکشن ہاؤس میں موجود تھے۔

"شایان اب مٹھائی کھلا دو۔۔" پریشہ نے اسے ٹانگ مار کے مخاطب کرا تھا۔

شایان نے اسکا چہرہ دیکھا اور پھر بولا۔۔

"لاؤ دو ہزار روپے ابھی منگواتا ہوں۔۔" اور کہہ کر مزے سے صوفے پر سرٹکا کر بیٹھ گیا۔۔

"ارمان یہ ایسے ہی کرتا زراثرم نہیں کہ اپنی سیریز کی رائٹر کو کچھ کھلا دے۔۔" وہ منہ بنا کر ارمان کے پاس چلی گئی تھی۔۔

"اب یہ الو جیسی شکل تو بناؤ۔۔" ارمان نے اسکے پھلا منہ دیکھ کر کہا۔۔

اسکو بھوک لگنے لگی تھی صبح کا ناشتہ کرا ہوا تھا اور کب سے شایان اسے وہاں لے آئے تھا۔۔ پریشہ کا حال بے حال ہو گیا تھا ویسے ہی امتحانات کی تیاریاں بھی ساتھ ہی کر رہی تھی۔

پریشہ نے ارمان کے بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی پکڑ لی تھی۔۔۔

ارمان کو اسکے ایسا کرنے پہ تعجب ہوا اور اس معصوم پہ انتہاء کا پیار بھی آیا تھا۔۔

تھکن پریشہ کے چہرے پہ صاف واضح تھی۔

"پریشہ آریو فائن؟" ارمان نے اس سے پوچھا جو آنکھیں موندیں بیٹھی تھی۔۔

"کچھ کھلا دو ورنہ بھوک مر جاؤ گی۔۔" پریشہ اپنی تھکی ہاری آواز میں بولی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"انسان بھوکا نہیں مرتا ہمیشہ کھا کر ہی مرتا ہے"

کھانا ان لوگوں نے آرڈر کر دیا تھا۔۔

"اچھا اب تم گھر چلی جانا اور آرام کر لینا اور کتابی کیڑا فوراً گھر جا کہ پڑھنے نہیں بیٹھنا۔" ارمان کو اسکی فکر ہو رہی تھی۔۔

"سر میں درد ہو رہا ہے۔۔" پریشہ نے سر پہ ہاتھ رکھ کے کہا۔

"تو مطلب سر کی جگہ گلہ دبانا چاہیے تاکہ تمام درد ختم ہو جائے۔۔" سعدی پریشہ کی بات سن کر وہاں آیا تھا اور پریشہ کے سارے بال بھی اس نے اسکے منہ پہ کر دیے تھے۔۔

"سعدی میں منہ توڑ دوں گی۔۔" پریشہ نے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔

"بی بی انٹرنٹ پلاسٹک!!" سعدی نے اسکے سر پہ چیت لگائی۔۔

"پورے بیغیرت ہو تمہاری چھوٹی بہن ہوں پھر بھی تم اپنا جنگلی پن لازمی دکھانا ہے" پریشہ نے آنکھیں کھول کر اس کو خفگی سے گھورتے ہوئے کہا۔۔

ارمان نے پھر سعدی کو بھیج دیا تھا البتہ ابھی بھی ارمان کی چھوٹی انگلی پریشہ کی پکڑ میں تھی۔

بے دھیانی میں ہی سہی مگر وہ کافی دیر ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔ اور اسکی وجہ سے ارمان بھی اپنی جگہ سے انچ برابر بھی نہ ہلا تھا۔ چند پل خاموش اور سکون سے گزرے تھے کیونکہ آج دونوں ساتھ بیٹھے تھے مگر لڑے نہیں تھے۔ ارے ہاں نا پریشہ

## Posted on Kitab Nagri

کی بیٹری جو ڈاؤن تھی جبھی تو ماحول پر سکون تھا۔ ایسا نہیں کہ صرف وہی لڑتی تھی مگر اسکے ڈاؤن ہونے پر ایسے ہی ہمیشہ خاموشی ہوتی تھی۔

کھانا آچکا تھا سب کھانے سے فارغ ہو گئے تو ارمان نے پریشہ کو گھر بھجوا دیا تھا۔

ویب سیریز نے آتے کے ساتھ ہی تہلکہ مچا دیا تھا سب کی زبان میں اس سیریز کی تعریفیں چڑھی تھیں۔

شایان نے کامیابی کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ دیا تھا۔ اسکے بعد اسے بہت سے ڈائریکٹرز نے کال کر کے مبارکباد دی اور اس کے ساتھ کام کرنے کی خواہش بھی کری۔

آج شایان نے اپنی محنت سے ثابت کر دیا تھا کہ وہ واقعی ہی گریٹ ہے "داگریٹ شایان علی" یہ تو پہلی کامیابی تھی ابھی تو اس نے انڈسٹری میں مزید قدم جما کر بڑے میدان مارنے تھے۔

\*\*\*

Kitab Nagri

پریشہ اور ملاہم یونی کے بعد مشک کے ساتھ اسی کے گھر چلی گئی تھیں۔

مشک کے تو بھائی کی شادی تھی اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا شادی کا بھوت اسکے سر چڑھ کے بول رہا تھا۔

"یار بارات کا سیم کلر ہونا چاہیے"۔ ملاہم نے کاغذ پہ کچھ لکھتے ہوئے کہا۔

"میں تو کہتی ہوں کہ کلر الگ ہو ڈزائن سیم ہوں۔" پریشہ کی بات سے وہ دونوں متفق تھیں۔

## Posted on Kitab Nagri

"اور مہندی کے ڈریس کا کیا؟"۔ مشک نے پوچھا۔

"بھئی میں وہ آرڈر پہ بناؤنگی ابھی اتنا ٹائم نہیں کہ بازاروں میں گھوموں۔۔" پھر ہریشہ نے جواب دیا۔

"ہاں پھر مہندی کا ہم دونوں بھی آرڈر کر دیں گے۔۔ بارات اور ویسے کا وہی دکان سے ریڈی کروایں گے۔۔" ملاہم نے کہا۔۔

"یار زری کی طرف بھی جانا ہو گا ہماری دوست ہے! کیا کیا کرونگی میں ان پیپرز کی وجہ سے سارا موڈ بگڑ جاتا ہے۔" پریشہ کا پیپرز کی بات کا ذکر کرتے ہوئے ہی منہ بگڑ گیا تھا۔

"چلو فکرنا کرو ہم لوگ یار سب ہینڈل کر لینگے۔۔" مشک نے اسے تسلی کرائی۔۔

» » »

ایک دودن میں وہ لوگ شاپنگ کے لیے مال گئے تھے۔

بڑی خواتین تو زری کے شرارے لینے کے لیے دوسری شاپ پہ الگ چلی گئی تھیں۔

مشک ملاہم اور پریشہ اپنے ڈریس آرڈر کرنے کے لیے نکل گئی تھیں۔ وہ پانچوں الگ تھے جو اپنی شاپنگ پہ نکلے ہوئے تھے۔۔

شاپنگ کر کے وہ آٹھوں تو کینٹین میں آگئے تھے۔۔ باقی خواتین اپنی شاپنگ میں لگی تھیں ویسے بھی لیڈیز کی شاپنگ سب سے زیادہ ٹائم لیتی ہے اور اسکے بعد بھی انکو مزید دس چکر اور لگانے ہوتے ہیں۔۔

مشک نے باتوں باتوں میں زری کا ذکر کرنا اور حارث کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اوہ ہود لہامیاں کے چہرے پہ مسکراہٹیں تو دیکھو"۔۔ شایان نے اسکا گال کھینچ کر کہا۔۔

"ارے شایان آرام سے اگر اسکے گال لٹک گئے تو کہیں زری شادی سے انکارنا کر دے" ملاہم نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

"ہاں چلو پیچھے ہو جاؤ چمکا ڈروں کی طرح چپک گئے ہو۔۔" حارث نے شایان کو ہاتھ مار کے پیچھے کرا۔۔ آج ان سب کا حارث کو پریشان کرنے کا موڈ تھا۔۔

پریشہ حارث کی پوری ویڈنگ پرولاگ بناتی اور اسکی شروعات اس نے آج سے ہی کر دی تھی۔۔ کیمرہ آن کر کے اپنا انٹرو کرا اور پھر ان سب پر کیمرہ اگھما دیا۔۔

شامیر نے اسکا کیمرہ اچھین لیا تھا اور اب وہ پانچوں اس میں اپنی ساری فضول بکواس ریکارڈ کر رہے تھے۔۔

"منخوس ادھر واپس کر دو۔۔" پریشہ نے اسے کندھے سے کھینچ کر اکیمرہ واپس لیا۔

ارمان اسکے پاس آگیا اور آج پھر کیمرے میں دیکھ کر اپنے بال سیٹ کرنے لگ گیا۔۔ پریشہ نے کیمرہ اپنی طرف کر لیا تھا۔۔

"کیا ہے ادھر کرو دکھ نہیں رہا بال سیٹ کر رہا ہوں۔۔" ارمان کی بھاری رعب دار آواز جب پریشہ کے کانوں میں پڑی تو اس نے واپس اسکی طرف رخ کر دیا۔۔

"نور اتنی سی باتوں پہ منہ نہیں بناتے۔۔"

نور نام اپنے لیے ارمان کی آواز سے سن کر پریشہ کا دل کراپور اکیمرہ ہی ارمان کو دے دے اس پر ہی قربان کر دے۔

ارمان نے پہلی بار اسے صرف نور کہہ کہ پکارا کرتا تھا۔



## Posted on Kitab Nagri

"پھر سے کہو"۔۔ پریشہ کو سننے میں بہت اچھا لگا تھا۔

"نور۔۔" اس نے دوسری بار لا پرواہی دکھائی تھی۔

"اب یہی بولنا کیونکہ مجھے پسند آیا۔۔" پریشہ کیمرے میں دیکھ کر بولی اور چہرے پہ آتے بالوں کو پیچھے بھی کرا۔۔

"ایسی کوئی کہانی نہیں گڑیا!!" اس نے بھی اسکی تپانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور آج تو ولاگ میں گڑیا کہہ کر مخاطب کرا تھا۔۔ وہ جب جب اسے دیکھتا تھا اسکی محبت کے جذبات ابل آتے تھے۔

ہمیشہ وہ اسکے سامنے اپنا پرکشش باحیا سراپا لیے ایک امتحان ثابت ہوتی تھی۔

"یار کیوں چڑتی ہو اتنا اچھا لگتا ہے گڑیا" ارمان نے اس سے آنکھیں ملا کر کہا تھا۔۔

"سیریلی۔۔" پریشہ منہ کھولے کھڑی تھی۔

"یس سیریلی۔۔" ارمان نے ہاتھ سے اسکی تھوڑی اوپر کری تو اسکا کھلا منہ بند ہوا۔۔

چند لمحے ایسے ہی گزر گئے تھے۔۔  
**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

"تم دونوں کا ہو گیا تو اب چلیں۔۔" سعدی نے ان دونوں کو پکار کے کہا۔۔

"اور پریشہ کیمرہ میں ہی دے دو ایسا ولاگ بنائیں گے کہ آگ لگا دے گا" شامیر کیمرہ لینے آگے آتے ہوئے بولنے لگا۔

"وہیں کھڑے رہو مجھے کہیں آگ نہیں لگوانی" پریشہ ملاہم اور مشک کو لے کر ان پانچوں پر کڑوی جلادینے والی مسکراہٹ اچھالے باہر نکل گئی۔

"بہت نخرے ہو رہے ہیں۔ اب یہ شامیر کی بے عزتی کر رہی ہے۔۔" شامیر نے ارمان سے شکایت ہی لگائی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ویسے یہ تو عام بات ہے تیری وہ ہر وقت ہی بے عزتی کرتی رہتی ہے اور جب معلوم ہے کہ وہ کیمرے کے معاملے میں کتنی سنگین ہے تو اتنا شوق کیوں بنتا ہے۔۔" ارمان اسکی طرف جیب میں ہاتھ ڈال کر سکون سے کہہ رہا تھا۔۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تم میرے بھائی ہو یا اسکے۔۔" شامیر نے تو اپنی بات تو سکون سے کہہ دی تھی مگر ارمان کا غصہ پہ سے ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔

"میں صرف تیرا بھائی ہوں۔۔ وہ میری بہن نہیں ہے۔۔ اسکے بھائی تم سب ہو۔۔!" ایک ایک لفظ ارمان نے جما جما کر ادا کرنا تھا اور مٹھیاں بھیجنے اسکے ساتھ چلنے لگ گیا۔

شامیر نے ہاتھ جوڑے مزید لیکچر نہیں سنا چاہتا تھا وہ اور وہ اسکے ساتھ ہی باہر نکل گیا۔

\*\*\*

حارث ارمان کے پاس آیا تھا اور دونوں بزنس کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔۔

"ایک منٹ میں وہ فائل لے کر آیا۔۔" ارمان حارث کو کہہ کر فاروق اور رابعہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

اس نے ہلکا سا لاک گھمایا اور دروازہ آرام سے کھل گیا۔۔ شانزادہ رابعہ بیگم کی گود میں سر رکھے لیٹی باتوں میں مصروف تھی۔۔

ارمان انکی باتوں سن کر وہیں کھڑا رہ گیا وہ باتیں سن کر کانوں کی سماعت جیسے چھین گئی تھی اندر جا کہ کچھ پوچھنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

”تو ٹھیک ہے آپ میری اس سے شادی کر ادیں اب میں آگئی ہوں اور راضا مند بھی ہوں۔۔“ شانزادہ نے رابعہ بیگم سے کہا۔

”میری بیٹی تم بہت پیاری ہو مجھے یقین تھا میری بات مان لو گی۔۔“ رابعہ نے اسکے سر پہ بوسہ دیا۔  
شانزادہ کی ماں حنہ صاحبہ ویڈیو کال پہ تھیں۔

”چلو اب ہم آئیں گے تو رابعہ تو تم تبھی بھائی صاحب کو اس بارے میں بتا دینا کہ شانزادہ بھی اس رشتے سے خوش ہے۔“ حنہ بیگم نے اتنا کہا تھا اور ارمان ساری بات سمجھ گیا تھا۔  
مطلب وہ لڑکی کوئی اور نہیں شانزادہ نکلی تھی۔۔

ارمان کو اپنے کانوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا جو باتیں چل رہی تھیں وہ صاف گواہ تھیں کہ وہاں ارمان اور شانزادہ کی شادی کی بات ہو رہی ہے۔

”چلو ٹھیک ہے فاروق بھی تم لوگوں کا بہت انتظار کر رہے ہیں۔ اب آؤ گے تو مٹھائی ساتھ لیتے آنا۔۔ آخر تمھاری بیٹی اب صرف تمھاری نہیں رہے گی۔“ رابعہ بیگم ہنستے ہوئے بولیں۔۔  
www.kitabnagri.com  
”ویسے میں خالہ جان آپکی بھی بیٹی ہوں۔۔“ شانزادہ نے مزے سے کہا۔۔

بس اب مزید صبر نہیں تھا ارمان آفندی میں کہ وہ کچھ اور سنتا۔ لمبے ڈنگ بھرتا ہوا آپس اپنے کمرے میں آ گیا۔۔

غصے سے اسکی ماتھے کی رگیں تن گئی تھیں جتنا کچھ ابھی اس نے سنا تھا اسکے بعد سے اسے اپنی سماعت پر سے یقین اٹھ گیا تھا۔۔ لیکن جو اس نے سنا وہی سچ تھا۔۔

حارث نے اسکی ایسی حالت دیکھ تو بنا پوچھے رہ ناسکا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

”تو نے کچھ سہی ٹائم پہ غلط سنا ہے کیا؟“..

ارمان نے تھوک نکل کر اسے ساری بات بتانے لگا۔

”یار حارث وہی ہوا جس کا ڈر تھا وہ لڑکی کوئی اور نہیں شانزادہ ہی ہے“..

”مطلب کوئی اور تجھے چل جاتی؟“ حارث نے تعجب سے کہا۔

”نہیں مگر شانزادہ بھی نہیں ہونی چاہیے تھی۔۔ ماما بابا کو کیا پریشہ نہیں دکھی تھی جو اس شانزادہ چڑیل سے رشتہ بنا دیا۔۔“

”پہلی بات ضرورت ہی کیا تھی میرا رشتہ بچپن میں طے کرنے کی۔۔ پورے خاندان میں ایسا کوئی نہیں جس کا ایسے بچپن میں رشتہ طے ہوا ہو.. مگر میرے ابا میری محبت کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔۔“ ارمان نے غصے میں ٹیبل پہ رکھا لیپ دیوار پہ مارا دیا تھا..

”چل کول ڈاؤن میرے بھائی۔۔“ حارث نے اسے بہت ٹھنڈا کرنے کی کوشش کری مگر آج وہ بکھر گیا تھا.. چیخنا چلانا بنتا تھا اسکے باوجود اس نے اپنے حواسوں پہ قابو کر رکھا تھا..

www.kitabnagri.com

وہ شادی سے بھی انکار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ عزت کی بات تھی اور پھر اس لڑکی کے کردار پہ بھی لوگ سوال اٹھاتے.. خاندان کے سب بڑوں اور بہت سے لوگوں کو اس بات کی خبر تھی۔۔

بس فاروق صاحب نے ہی ان سب کو یہ بات ارمان کو بتانے سے منع کری تھی۔۔

اب وہ اس قابل ہو گیا تھا تو لندن سے جس دن واپسی تھی تبھی اس پہ بم پھوڑ دیا تھا مگر اس بم کا اثر اب ہوا تھا کیونکہ وہ محبت جو کر بیٹھا تھا.. وہ تو صرف پریشہ کو اپنی دعاؤں میں مانگتا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

”یار تو مسئلہ کیوں کھڑا کر رہا ہے؟.. شانزادہ سے پہلی شادی کر اور دوسری پریشہ سے۔۔“ حارث نے ہنستے ہوئے کہا۔۔ اب ان میں سے کوئی کبھی سیریس تو رہ نہیں سکتا تھا۔

حارث اسکے برتاؤ پہ پریشان ہوا تھا لیکن اپنا اور اسکا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اور ویسے بھی اسکے پاس ہمیشہ دواؤں کا پتہ ہوتا تھا۔۔ اور اس نے ایسے ہی ارمان کو فوراً حل بتایا تھا۔۔ ہر مسئلے کا حل حارث تیمور کے پاس موجود ہوتا تھا۔

”پریشہ کے علاوہ کوئی نہیں اور اسے میں پہلی بنانے کا خواہش مند ہوں۔۔“ ارمان نے سختی سے کہا اور ایک آگ برساتی نگاہ اس پہ ڈالی۔۔

”ابے کیا ہوا! تو دونوں بیویوں کو الگ رکھنا دونوں کے حقوق میں کمی نہ کرنا سیمپل، کیونکہ یہی واحد طریقہ ہے جس سے تجھے تیری محبت مل سکتی ہے۔۔“

”لعنتی تجھے دوسری شادی کی پڑی ہے تو زری کے علاوہ کسی اور کے بارے میں نہیں سوچ سکتا ہے تو میں کیسے اس باولی کی جگہ اس بندر یا شانزادہ کو اپناؤں۔۔“ ارمان بیڈ سے اٹھ کر بولا اور آنکھوں کے سامنے اسکے کمرے کا دروازہ کھلا اور فاروق صاحب اندر آئے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارمان نے ان سے نظریں چرائیں تھیں۔۔

انہوں نے اسکی ساری باتیں سنی تھیں جب وہ غصے میں اوپر آیا تھا تبھی اسکے پیچھے وہ بھی چلے آئے تھے اور دروازے پہ کھڑے سب سن چکے تھے۔۔

”خبیث اب اپنے باپ سے ہی نظریں چرا رہے ہو۔۔“

”بابا آپ نے ایسا کیوں کرا؟“ ارمان انکے سامنے بکھر گیا تھا۔۔ اسکی محبت ہی اسکے لیے جان لیوا بننے لگی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

وہ صرف محبت کے پیچھے خود کو برباد نہیں کر سکتا تھا مگر یہاں محبت بھی تو کسی عام انسان سے نہیں ہوئی تھی۔  
کتابوں میں یہ موجود ہے کہ محبت کسی عام کو خاص کر دیتی ہے۔

مگر جو پہلے سے ہی خاص ہو تو پھر محبت سرچڑھ کے بولنے لگتی ہے۔۔ وہ اب تک صبر سے کام لے رہا تھا سب وقت پہ چھوڑ  
رہا تھا مگر اب مزید تکلیف نہیں برداشت کر سکتا تھا۔

آخر وہ بھی ایک انسان تھا چاہے کتنا ہی مضبوط ہو!

”ماموں آپ یہاں بیٹھیں پھر بات کرتے ہیں۔۔“ حارث نے انھیں بیڈ کی طرف اشارہ کرا۔

”ویسے کمرے کی بیٹھنے والی حالت چھوڑی تو نہیں ہے“ فاروق کا اشارہ لیمپ کی کرچیوں کی جانب تھا جو پورے کمرے میں  
بکھیری ہوئی تھیں۔

”سوری ماموں اسے زرا غصہ آگیا تھا۔“ حارث نے اس کا بچاؤ کرا۔

وہ بیٹھ گئے تھے اور ارمان نے گھٹنوں پہ کہنی رکھے مگر جھکائے بیڈ کے کنارے بیٹھا تھا۔۔ ٹانگیں زمین پر تھیں اور وہ مسلسل  
اپنی ہتھیلی کو رگڑ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

”تم ابھی کہہ رہے تھے ناکہ کیوں صرف تمہارا ہی رشتہ ہوا۔۔“

”بیٹا آج سے چھبیس سال پہلے میں بھی تمہاری طرح تمہارے دارجی کے آگے بیٹھا رو رہا تھا صرف اپنی محبت کی خاطر۔۔“

”میرا رشتہ تمہاری ماں سے طے ہونے کے بعد مجھے کسی اور لڑکی سے محبت ہوئی تھی۔۔“



## Posted on Kitab Nagri

میں نے دارجی کو بہت کہا کہ یہ رشتہ ختم کر دیں مگر انھوں نے میری ایک نہیں سنی شاید وہ مستقبل سے واقف تھے جو میرے علم میں نہیں تھا..

ایک بات وہی عزت کی تھی اگر رشتہ ٹوٹتا تو آفندیز کی عزت خراب ہوتی ساتھ ہی تمھاری ماں کے کردار پہ لوگ بلا وجہ انگلیاں اٹھاتے..

تمھارے دارجی نے مجھے یہی باتیں سمجھائی تھیں اور میں اپنی وجہ سے کسی بے قصور معصوم کو ملزم بنا نہیں دیکھ سکتا تھا جس کا گناہ صرف یہ تھا کہ اس کا مجھ سے رشتہ ہو گیا تھا اور وہ بھی مجھے پسند کرنے لگی تھی..

میں نے دل پہ پتھر رکھ کے فیصلہ کر ا تھا کہ اس عورت کو بھول جاؤں گا..

بیٹا وہ عورت بہت اچھی تھی مگر ہمیشہ خاموش رہتی تھی.. مجھے اس کا بھولا پن بھا گیا تھا..

فاروق صاحب تو فل ایموشنز میں چلے گئے تھے.. ارمان اور حارث ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہے تھے کہ کیسے وہ بچوں کے سامنے اپنی ناکام محبت کی کہانی سنارہے ہیں..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

”جانتے ہو تمھارے دارجی کو اس عورت نے ہی منع کر دیا تھا کہ وہ مجھ سے نکاح نہیں کر سکتی کیونکہ اسے کینسر تھا.. اور بس وہ زندگی کے آخری دن گزار رہی تھی۔

دارجی مجھے بتا کر میرا دل توڑنا نہیں چاہتے تھے جیسے وہ نہیں چاہتی تھی کہ میں اسکے پیار میں ٹوٹ جاؤں یا بہک جاؤں..

میں اسے بھول گیا تھا.. اسکے بعد اس نے کبھی مجھ سے ملاقات نہ کری بلکہ وہ غائب ہی ہو گئی تھی.. مجھے اسکی فکر تھی ایسا بھی نہ تھا میں فوراً ہی اسے بھول گیا ہوں.

## Posted on Kitab Nagri

میری اور رابعہ کی شادی ہو گئی۔

رابعہ نے میرا اتنا خیال اور اس رشتے کو محبت سے پروان چڑھایا میں پچھلے غموں کو بھول گیا۔

اور تمھاری پیدائش سے کچھ ماہ پہلے مجھے خبر ملی کہ وہ اب اس فانی دنیا سے کوچ کر گئی۔

مجھے یقین نہیں آیا تھا میں نے دارجی کو جب یہ بات بتائی تو انھوں مجھے حقیقت سے آگاہ کرا۔

کہیں میں اسے دھوکے باز سمجھنے لگا تھا کہ اس نے مجھ سے شکایت تک ناکی چھوڑ جانے پہ کیا وہ مجھ سے جان چھڑانا چاہتی تھی؟۔۔ مگر جب حقیقت کا علم ہوا تو اسکی محبت پر یقین آگیا اسکا دارجی کو دیا خط میں نے پڑھا جس پہ اسنے مجھے شادی کی مبارک باد دی تھی۔

دارجی نے مجھے اس دن بتایا بیٹا والدین کبھی غلط فیصلہ نہیں کرتے۔

ساری زندگی اتنا کچھ والدین دیتے ہیں انکی ایک بات مان کر کیا انکو خوش نہیں کر سکتے۔۔ میں نے انکی بات مان لی دیکھو آج میرا ہنستا بستا گھر ہے۔۔ اگر وہ میری زندگی میں آتی تو شاید میں بھی اس وقت یہاں موجود نا ہوتا اسکی محبت کے قربان ہونے کے ساتھ ہی قربان ہو جاتا۔۔

www.kitabnagri.com

"میں نے سوچ لیا تھا اپنی اولاد کو کبھی اس آزمائش میں نہیں ڈالوں گا مگر میرے بچے وہ بچی مجھے تمھارے لیے پسند آگئی تھی میں اس کو اپنی بیٹی گھر کی رونق بنانا چاہتا تھا میں چاہتا تھا وہی میرے ارمان کی دلہن بنے جبھی رشتہ مانگ لیا تھا۔ ایسی کونسی قیامت آگئی رشتہ کر کے بہت سے لوگ ہیں جن کے بچپن میں رشتے طے ہوتے ہیں تم کوئی انوکھے تھوڑی ہو"

آنکھوں میں آتے آنسو انھوں نے انگلی سے صاف کرے اور کھڑے ہو کر ارمان کو گلے لگا کر مزید کہنے لگے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

”بیٹا میں نے تمہارے لیے جو فیصلہ کر رہا ہے وہی بہتر ہے کیا ہمارا حق نہیں تم پہ کچھ؟ اور جس بھی لڑکی سے تم محبت کرتے ہو اسکو اپنی محبت کا نہ بتانا کیونکہ بعد میں اسکا دل بھی ٹوٹے گا۔“

اور اب اس موضوع پہ کوئی بات نہیں ہوگی میں نے آج سارے جواب دے دیے ہیں۔۔ وہ دو ٹوک کہہ کر باہر نکل گئے۔۔

آج بھی انہوں نے اسے اس لڑکی کو بھولنے کا ہی کہا تھا جیسے پچھلی ملاقاتوں میں کہتے تھے۔۔ دوبار پہلے ہی ارمان نے ان سے اس بارے میں بات کری تھی اور یہ بھی بتایا تھا کہ وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے مگر ہر بار وہ اسے عزت خراب ہونے کی بات کہہ کر واپس بھیج دیتے تھے مگر آج انہوں نے اسے سچائی کا آئینہ دکھایا تھا۔۔ مگر کچھ سوال ابھی بھی ارمان کے دماغ میں چل رہے تھے جن کا جواب فاروق صاحب نے نہیں دیا تھا۔

مگر اب ان جوابوں کی گنجائش باقی نہیں تھی اتنا جان لیا تھا کہ پریشہ اسکی زندگی میں نہیں آسکتی تو مزید کچھ جاننے کا اسکا دل بھی نہیں ہوا۔۔

کہانی واقعی پھر دہرانے کو تھی پہلے بس دل ٹوٹا تھا اب تو قیامت برپا ہونے کو تھی۔

وہ ویسے ہی اپنے ابا سے بھی آگے کی چیز تھا۔۔

تو محبت بھی اسکی بہت پر اثر تھی۔

اسنے بھی سارا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا۔

وہ شانزادہ کو بھی رسوا ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا بھلے ہی اسے وہ زہر ترین لگتی تھی پھر بھی۔۔

اور پریشہ کو بھولنا اس کے بس میں تھا ہی نہیں۔

## Posted on Kitab Nagri

"اللہ تو نے میرے دل میں اسکی محبت ڈالی ہے اب تو ہی اسے میری زندگی میں شامل کر دے تیرے کن کہنے کا منتظر ہوں  
تیرے معجزے کا منتظر ہوں۔۔"

\*\*\*

دل پہ پتھر رک منہ پہ میک اپ کر لیا

میرے سسئی یاں جی سے آج

میں نے بریک اپ کر لیا

حادثہ اسکی غیر ہوتی حالت کا مذاق بنا کر گنگناتے ہوئے اسے چھیڑنا شروع ہو گیا تھا۔

مگر یہاں لو اسٹوری ہی نہیں شروع ہوئی تھی جو بریک اپ ہوتا۔۔ بس وقت پہ سب چھوڑ دیا گیا تھا۔

جہاں وقت لے کر جاتا وہیں کا ارمان نے رخ کرنا تھا۔

سعدی اور ارمان زوار صاحب کے ہاں آئے تھے۔۔

نیچے لاؤنچ میں وہ ارسلہ بیگم سے دونوں باتیں کر رہے تھے تبھی پریشہ ماما پکارتی نیچے آنے لگی۔۔

"ماما میرا کیمرہ کہاں رکھھا۔۔"

پاؤں مڑنے کی صورت میں پریشہ سیڑھیوں سے گر گئی اور آدھے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

سعدی بھاگتا ہوا اسے اٹھانے کے لیے پہنچا۔۔ ارسلہ بیگم کی مدد سے اسے سہارا دے کر وہ صوفے تک لے آیا تھا۔

"آئی بہت درد ہو رہا ہے۔۔"

"میسنی صبر کر لو ٹھیک ہو جائے گا۔۔ سعدی اسکا پاؤں ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔

پریشہ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے تھے ورنہ ایسا کسی کے بس میں نا تھا جو اسے رلا سکے۔۔

"آئے نی!!! لندن ریٹرنز شرم کر لو اتنا نہیں ہو رہا کہ میری خیریت ہی پوچھ لو۔۔" پریشہ نے کہا یہ پریشہ ہی ہے جو سامنے سے ایسا بولتی ہے۔۔

ارمان خود پہ ضبط کرے جو بیٹھا تھا اب اسکا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔

اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ اپنے جذبات پر قابو رکھے گا مگر پریشہ کو دیکھ کر سب بھول بیٹھا تھا۔

"لعنت ان سوچوں پر پہلے وہ میری دوست کزن اور گڑیا ہے، بعد میں محبوبہ۔۔" اپنی سوچوں کو سائیڈ کر کے وہ اسکے پاس آگیا تھا۔

ارادے تو ہوتے ہی ٹوٹنے کے لیے اور اسکا اپنے جذبات کنٹرول رکھنے اور اسکو بھولنے کا ارادہ بھی ختم ہو گیا تھا۔

پریشہ لڑھکتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ ارسلہ اسکی پشت دیکھ رہیں تھیں۔

"اس بے چین کو سکون نہیں ہر وقت اچھلنا کودنا لگا رہتا ہے شادی کے بعد ہی عقل آئے گی۔۔" وہ ارمان سے مخاطب ہو کر کہنے لگیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارے چچی جان آپ میسنی کے دلہا کی فکر کریں.. "سعدی نے صوفے پہ پشت ٹکائی تھی.. اور ارمان اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا بے چارے کے سامنے پریشہ کو کسی اور کے ہونے کی باتیں چل رہیں تھیں۔

"اللہ اسے خوش رکھے میری اولاد کبھی روتی نہیں ہے لیکن جب روتی یا تکلیف میں ہوتی ہے تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔" ارسلہ صاحبہ نے کہا.. وہ اسے ڈانتی تھیں مگر درحقیقت انکی فکر اس کے پیچھے ہوتی تھی۔ اور اپنی اولاد کو والدین ہی سب سے بہتر جانتے ہیں۔

"بات تو درست کہی آپ نے اسکے رونے پہ تکلیف تو ہوتی ہے۔۔" ارمان کہ منہ سے بے ساختہ نکلا..  
ارسلہ اسے دیکھنے لگیں مگر کچھ نابولیں۔

ارمان نے جو سوچا تھا کہ اسے بھولنے کی کوشش کرے گا مگر وہ جذبات اسے کچھ بھولنے نہیں دے رہے تھے۔  
آخر ارمان نے بھی وقت کے آگے گٹھنے ٹیک دیے تھے خود کو اس وقت بہت بے بس محسوس کر رہا تھا۔ وہ جو ہر چیز اپنی مٹھی میں رکھتا تھا وہ اپنی محبت کو حاصل کرنے میں ناکام ہو گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

محبت کے لیے دنیا کو اور اپنے رشتوں کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ مگر محبت حاصل کرنے کی کوشش ضرور کر سکتا تھا۔

دل اداس ہے جیسے کچھ

بوجھ سا ہو دل پہ



## Posted on Kitab Nagri

ممکن نہیں کہ تمہیں بتایا جائے

\* \_\_\_\_\_ \*

ہر کہانی کے دورخ ہوتے ہیں

مجھے تیسرا رخ بنایا جائے

\* \_\_\_\_\_ \*

ایک داستان ہے

میرے دل میں قیام پذیر

دل ٹوٹنے پہ اسے

رنگوں سے بھر دیا جائے

\* \_\_\_\_\_ \*

بے سکونی کا عالم ہے

سمجھوں اپنا میں کسے

جہاں بھی دیکھوں مجھے بس

رب اک تو ہی نظر آئے



www.kitabnagri.com

## Posted on Kitab Nagri

\* \_\_\_\_\_ \*

\_\_\* از قلم علیشاء انصاری\*\_\_

"چلیں چچی جان ہم چلتے ہیں۔۔" سعدی ارمان کو لے کر باہر نکل گیا۔

\*\*\*

لیزا اور پریشہ دونوں یونی ہال میں چہل قدمی کر رہی تھیں۔۔

لیزا نے اس سے اسلام کے متعلق بہت سوال پوچھے تھے اور پریشہ نے ہر بات اسے کلیئر کر کے بتائی تھی۔۔

عورت کے پردے سے لے کر نماز میں اللہ کے آگے سجدہ کر کے سکون حاصل کرنے تک پریشہ نے اسے بتایا تھا۔

www.kitabnagri.com

"لیزا تم اسلام کیوں قبول نہیں کر لیتیں!۔۔۔"

میں اسلام سے تمہاری دلچسپی بڑھنے کی وجہ سے کہہ رہی ہوں۔۔" پریشہ نے تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کہا۔۔ پریشہ کا کام اسے سمجھانا تھا جو اس نے بہت اچھے سے کر لیا تھا۔

"اسلام!" لیزا نے بس اتنا ہی کہا اور سوچ میں پڑ گئی آخر آج پریشہ اسے یہاں تک لے ہی آئی تھی۔۔ اندازہ پریشہ کو پہلی ملاقات میں ہو گیا تھا اسکی تمام حرکتوں اور باتوں سے کہ وہ کتنا اسلام کے بارے میں دلچسپی لیتی ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

"لیز اتم وقت لے لو۔" پریشہ اسے خاموش پا کر بولی۔

"نہیں پریشہ! میں اسلام قبول کرنا چاہتی ہوں۔"

"تم میری مدد کرو پلیز۔" لیز اپنی آنکھوں میں نئی امید کا سمندر لیے بولی۔

"سچی!! میں ہوں تمہاری مدد کے لیے بس تم میرے ساتھ چلو۔ لیز اتم نے بہت اچھا فیصلہ کرا ہے۔"

پریشہ نے خوشی سے کہا۔

آج اسکی زندگی کا ایک مقصد پورا ہو گیا تھا اسکی خواہش تھی کہ کوئی بھٹکا ہوا اور وہ اسے راہ راست پہ لے آئے۔۔

پریشہ لائبریری سے کچھ کتابیں ساتھ لے آئی اور لیز کو ایک مدرسہ لے گئی جہاں وہ بھی جایا کرتی تھی۔۔

پریشہ کا آج پیپر تھا اور اب وہ تھوڑا ریلکس فیل کر رہی تھی مگر دو پیپر ز ابھی بھی باقی تھے۔۔

دو مہینے آرام سے گزر گئے تھے سب شادیوں کی تیاریوں میں لگے تھے پریشہ اپنے ایگزامنز کی تیاری کرتی رہی تھی۔ اور

ولا گنگ کا کام جاری رکھا تھا۔ اس نے جو چاہا تھا اسے حاصل ہو گیا تھا۔

مدرسے کے بعد وہ حادث کے ہاں جاتی سب ایک ہفتے سے وہیں ٹھہرے ہوئے تھے سوائے پریشہ کے۔۔ کل حادث کی

مہندی تھی اور پریشہ نے کہہ دیا تھا کہ اب لازمی وہاں رکے گی۔۔ انگلش کا اگلا پیپر تھا جو پریشہ کا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا اسکی

بہت اچھی تیاری کری ہوئی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان اور سعدی نے ایک رحمان صاحب دارجی کے نام سے الگ آفندیز کی برانچ کھولی تھی۔۔  
پوری دو مہینوں کی محنت کے بعد انکا باہر کی کسی انٹرنیشنل کمپنی کے ساتھ کانٹریکٹ ہوا تھا جو بہت بڑی کامیابی تھی۔۔

\*\*\*

پریشہ لیزا کے ساتھ استانی حور صاحبہ کے سامنے بیٹھی تھی۔۔  
جیسا انکا نام تھا ویسے ہی انکی شخصیت تھی۔ انکے ایک ایک انداز سے حیا اور ادب جھلک رہا تھا۔  
"بیٹی مجھے آپ سے یہی امید تھی۔۔" حور صاحبہ نے پریشہ کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔  
"آپی یہ میرا فرض تھا اور میری زندگی ایک ایک خوبصورت مقصد، اور دیکھیں اللہ نے میری کیسے مدد کری ورنہ سوچیں  
ایسی خواہش لاکھوں لوگوں کی ہوتی ہے مگر ہر کوئی اس کو حقیقت نہیں کر پاتا۔"  
"پریشہ بچے میں بہت خوش ہوں مجھے رحمان صاحب کی تربیت اور تمہارے والدین کی تربیت پر رشک ہے۔"  
لیزا ان دونوں کی گفتگو کے درمیان بالکل خاموش تھی اسے خود پر رشک آ رہا تھا کہ اسے کتنی اچھی دوست ملی ہے۔  
"اصل دوست وہی ہوتا ہے جو اپنے دوست کو کھائی میں ناچھوڑے بلکہ اسے باہر نکالے۔"  
"اور آج کے زمانے میں مخلص دوست بہت کم ملتے ہیں۔"

"دوست وہی جو آپ کو اسلام کے قریب کر دے"

## Posted on Kitab Nagri

حور صاحبہ نے لیزا کو کلمہ پڑھانا شروع کیا۔۔ لیزا کی کیفیت الگ تھی اسکے رونگھٹے کھڑے ہو رہے تھے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب سے سکون میں آنے لگی تھیں۔۔ وہ اسلام قبول کرنے لگی تھی وہ اس پل اس لمحے کو محسوس کر رہی تھی۔۔

"لا الہ الا اللہ"

"لا الہ الا اللہ" لیزا حور صاحبہ کے پڑھانے پر اٹک اٹک کر پڑھنے لگی۔

"محمد رسول اللہ"

"محمد"

"رسول اللہ" حور صاحبہ نے دوبار اسکے اٹکنے پر دہرایا۔۔

"محمد رسول اللہ"

"ماشاء اللہ۔۔" پریشہ نے اسے گلے سے لگالیا۔

www.kitabnagri.com

"بیٹا اب آپ ایک مسلمان ہیں اور ہماری اسلامی بہن۔ آپ دل و جان سے اللہ پر اسکے پیغمبروں پر اسکی آسمانی کتابوں اور قیامت کے برپا ہونے پر ایمان لائی ہیں۔ اس بات پر ایمان لائی ہیں کہ اللہ ایک ہے تمام جہانوں کا مالک ہر چیز اسکے اختیار میں ہے اسی کی بادشاہی ہے اور وہی ذات عبادت کے لائق ہے۔۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے آخری رسول ہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کبھی ایسا کوئی کام نہیں کرنا جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں۔" حور صاحبہ نے اسے پیار سے سمجھایا۔

پریشہ نے اسکے داخلے کی بات کر لی تھی۔

اس وقت وہ مدرسے کے صحن میں موجود تھیں۔ دھوپ کی کرنوں سے تینوں کے چہرے منور ہو رہے تھے۔۔ مدرسے میں باقی لڑکیوں کی چہل قدمی جاری تھی۔۔

لیز خوش نصیب تھی آخر اللہ ہر کسی کے دل میں اسلام کی محبت نہیں ڈالتا۔۔ وہ جسے چاہتا ہے راہ راست پر خود لے آتا ہے۔

لیز اوہیں ٹھہرنے کا کہہ رہی تھی تو پھر پریشہ اسے حور صاحبہ کے پاس ہی بیٹھا چھوڑ صحن عبور کرتی باہر نکل گئی تھی۔  
حور صاحبہ لیز کو مزید اسلامی معلومات دینے لگی تھیں۔۔ وہ اسکے بعد پابندی سے روز مدرسہ جانے لگی تھی۔ انھوں نے اسے سپارہ پڑھانا شروع کرا تھا اور نماز پڑھنا سیکھانے لگی تھیں۔ ابتداء میں لیز کو مشکل ہوتی تھی مگر آہستہ آہستہ سب سمجھ آنا شروع ہو گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

عربی پڑھنے میں اسے بہت دشواری ہوتی تھی مگر حور صاحبہ نے اسے بیسک سے سپارہ پڑھانا شروع کرا تھا تو پھر اسے آگے زیادہ مسئلہ پیش نہیں آیا تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

پریشہ ڈائریکٹ اپنی پھوپھو فاطمہ بیگم کے ہاں گئی تھی۔۔

گھر پہ ارسلہ بیگم کو اس نے آگاہ کر دیا تھا تاکہ وہ پریشان ناہوں اور لیزا کے اسلام قبول کرنے والی بات بھی بتادی تھی۔۔  
"پریشہ میری بچی کبھی تم اتنے اچھے کام کرتی ہو مجھے یقین نہیں آتا کہ واقعی تم ہی نے یہ کام کرے ہیں۔۔" ارسلہ فون پہ بول رہی تھیں۔۔

"آپکو تو یہی شکوے رہتے ہیں۔۔ لیکن ماما آج میں بہت خوش ہوں دل کر رہا ہے پوری دنیا میں جشن مناؤں۔۔" وہ چلتی گاڑی سے باہر جھانکتے ہوئے کہنے لگی۔

"اللہ تمہیں کامیاب کرے تمہارا نصیب اچھا کرے اور تمہیں عقل دے کہ تم دوسروں تنگ بھی کم کر ا کرو۔۔"  
"ہاں پتا تھا آخر میں آپ یہ دعا ضرور شامل کریں گی۔۔ خیر اماں حضور آپکی ہی اولاد ہوں الٹا کام کرے بغیر اندر کے کیڑے کو سکون نہیں ملتا۔۔"

"گھر آؤ تمہیں پھر بتاتی ہوں۔" فون پر ہی انکا ہاتھ چپل کی طرف چلا گیا تھا۔  
"اٹھالی ہوگی چپل!۔۔ اللہ حافظ میں پھوپھو کی طرف جارہی ہوں رات میں آؤنگی پڑھنے اور پھر دوبارہ وہیں چلی جاؤنگی۔"  
جلدی سے اپنی بات کہہ کر نور نے فون کاٹ دیا۔۔

"اللہ اس لڑکی کو عقل دے اپنی فکر ہے نہیں اور ساری دنیا کے مسائل حل کرنے کی اسے پڑی رہتی ہے۔۔ اسکو تو اسکا شوہر ہی ٹھیک کرے گا۔ میرے بس کی نہیں یہ لڑکی۔"

"اللہ اسکو ایسا شوہر دینا جو اسے قابو میں رکھے ورنہ مجھے تو اپنے داماد کی حالت کے بارے میں سوچ کر ترس آتا ہے۔۔"  
ارسلہ بیگم خود سے باتیں کرتی ہوئیں کچن میں چلی گئیں۔

## Posted on Kitab Nagri

\*\*\*

دنیا ہے میرے پیچھے

لیکن میں تیرے پیچھے

مجھ کو بنالے اپنی جان

ہائے میں تجھ پہ قربان

شامیر گنگناتا ہوا پریشہ سے ٹکرایا ویسے اس نے اسے اندر آتے دیکھ لیا تھا جی جان بوجھ کر یہی گانا گارہا تھا..

"بڑے لوگ آئے ہیں۔۔" شامیر جمائی لیتے ہوئے بولا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب دیر سے اٹھے تھے ظہر کا وقت ہو رہا تھا..

"بڑے لوگوں کے استقبال میں چھوٹے لوگ آئے ہیں۔۔ ڈیڑناٹ گڈ برو!۔" پریشہ چہرے کے زوایے خراب کر کے بولی۔

"ڈونٹ سے می یور برو۔۔ آئی ایم یور پارٹنر۔" شامیر انتہائی مہذب طریقے سے اسکے ہاتھ پکڑے گردن جھکائے اسے اندر لایا تھا جیسے کوئی شہزادی آئی ہو..

## Posted on Kitab Nagri

وہ بھی شہزادیوں کی طرح اندر کچن تک اپنا ہاتھ اسے تھمائے گئی تھی۔

"پارٹنر اوہ کرائم پارٹنر!!" پریشہ نے یاد دلایا۔

پھوپو کچن میں ناشتے کی تیاریاں کر رہی تھیں۔ اسکے آنے پر انھیں بہت خوشی ہوئی تھی۔

"پریشہ تمہارے لیے کچھ بناؤں؟"

"ہاں پھوپو پر اٹھ بنا دیں۔۔ آپکے ہاتھ پر اٹھ مطلب۔۔"

"شہد!!" شایان کچن میں اسکی آواز سن کر آیا اور اسکی بات کاٹ کر خود بولا تھا۔

"بیٹا خیال رکھو کتنی کمزور ہو رہی ہو۔۔ پھوپو پر اٹھ سینکتے ہوئے بولیں۔

"کہاں سے خالہ جان ٹھوس ٹھوس کے بھینس ہو رہی ہے۔۔" شایان نے چوٹ کری۔

"ستے ہیر و بتاؤں تمہیں.. بھولو بت میری اسکرپیٹ کی بدولت ہیر و بنے ہو.. تمیز سے پیش آیا کرو۔۔" پریشہ نے انگلی

www.kitabnagri.com

اٹھا کر کہا۔۔

"کسی نے کچھ کہا مجھے سنائی نہیں دیا۔" شایان نے اسکی بات نظر انداز کری اور اسکی انگلی اپنے ہاتھ سے نیچے کری۔

کچن اور ہال دونوں جوائنٹ تھے۔

ارمان سعدی اور حارث ہال میں صوفوں پر بیٹھیں فلم دیکھ رہے تھے۔

ملاہم پریشہ کی آوازیں سن کر کمرے سے بھاگتی ہوئی آئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"پریشہ یار تم بہت یاد آرہی تھی.. "ملاہم اس سے لگ کر بولی.

"استغفار جھوٹی کل تو بڑا ناچ گانا ہو رہا تھا تو کونسے وقتوں میں اسے یاد کر رہیں تھیں "شایان سیب منہ میں ڈال کر بولا.. وہ اسے خفگی سے گھورنے لگی. اور شایان کا موڈ آج ملاہم کو تپانے کا تھا۔

اور باقی سارے ہال میں ہنسنے لگے تھے۔۔

فاطمہ بیگم اور خانسامہ نے ٹیبل پہ ناشتہ لگایا..

"شامیر مجھے بھی دو۔۔" مشک نے پراٹھ اس سے چھینتے ہوئے کہا۔

"تم ہی کھالو موٹی!" شامیر تنکتے ہوئے بولا.

"موٹے ہو گے تم تمھاری بیوی۔۔" مشک چائے سے پراٹھ لگا کر مزے سے بولی تھی..

"مطلب تم بھی موٹی۔۔" شامیر کونسا کم تھا۔۔ مشک اسکی بات سمجھتے ہی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

"اللہ مجھے درد کے قابل بنادیا

طوفان کو ہی کشتی کا ساحل بنادیا"

شامیر اسکی حالت محفوظ کرتے ہوئے گانے لگا.

## Posted on Kitab Nagri

"مشک آنکھیں باہر آجائیں گی اندر کر لو۔ اور خبیث تو میرے سامنے میری بہن کو چھیڑ رہا ہے۔" حارث نے اپنی ٹانگ سے پاؤں پر ماری دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"کوئی بہن.. اوہ یہ ارے اتنا گندا ٹیسٹ نہیں جو اس پر لائن ماروں۔" شامیر دوسرا پر اٹھ توڑتے ہوئے بولا۔

"اور میرا بھی نہیں جو برگر لوگوں کو فری کروں" مشک بھی دودھ بولی۔

سب ناشتے سے فارغ ہو گئے تھے۔

ملاہم پریشہ کی واپسی کا پوچھ رہی تھی اور اسے رکنے پر انسٹ کرنے لگی تھی۔

"ارے ہاں ملی یار آج میں یہاں ہی رکوں گی۔" پریشہ نے آج کی ساری پلاننگ اسے بتائی کہ شام تک وہ یہاں رکے گی پھر دو گھنٹے کے لیے زری کے گھر جائے گی۔ پھر اپنے گھر پڑھائی کے لیے اور رات گیارہ بجے واپس یہاں آجائے گی۔

"بہن اتنا سب بیچ کر لو گی؟" ملاہم نے اس سے حیرت سے پوچھا۔

"کر لے گی تمہیں کیا مسئلہ ہے۔" شایان بیچ میں بول پڑا اور ملی اس سے خفگی سے گھورنے لگی۔

www.kitabnagri.com

"آج تو پارٹی ہو گی پری بی بی ساتھ ہو گی۔" شامیر صوفے پہ اچھلتا ہوا کہنے لگا۔ صرف ایک وہی اسے پری کہہ سکتا تھا ورنہ وہ سب کو کھا جانے پر اتر آتی تھی اور دوسرا کبھی ارمان اسے تنگ کرنے کے لیے بولتا تھا۔

ارمان کے چہرے پر اسکے رکنے کی بات سن کر مسکراہٹ آگئی تھی۔ ان سب کے درمیان اسے شدت سے اسکی یاد آرہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

مشک کال اٹینڈ کرنے اندر گئی تھی اور واپس باہر آکر ملاہم کے کان میں کھسرپسر کرنے لگی۔۔  
شامیر انکو دیکھ رہا تھا اور اسے لگا کہ اسی کی برائی یا پھر کوئی خرافات مشک کے دماغ میں آئی ہے۔۔  
دونوں کی شکلیں اتر گئیں تھیں۔۔

"تم دونوں کو کیا ہوا؟" پریشہ کے پوچھنے پر مشک نے ملاہم کو کہنی ماری کے وہ اسے سب بتائے۔  
"ہمیں کیا ہو گا جو بھی ہوا تمہارے ساتھ ہوا۔" مشک پریشانی سے بڑبڑا رہی تھی۔

"پریشہ کل حارث کی مہندی کے لیے جوڈریس ہم نے آرڈر کے لیے بنوایا تھا وہ ابھی آرہا ہے۔"  
"تو اس میں ایسی شکل بنانے والی کونسی بات ہے؟" پریشہ نے لا پرواہی سے کہا۔  
"ہمارا تو آرہا ہے مگر تمہارا نہیں!" ملاہم نے آہستہ آہستہ کہا۔

"ہاں تو آجائے گا کل تک پریشان کیوں ہو رہی ہو۔" پریشہ لا پرواہ اندازہ میں پھر مخاطب ہوئی۔  
www.kitabnagri.com  
مشک نے ملاہم کو گھوری دی کہ سچ پورا بتائے۔

"یار وہ ابھی انکا فون آیا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ ایک ہفتے بعد ریڈی ہو گا تمہارا ڈریس ان سے کچھ گڑبڑ ہو گئی تھی۔" ملاہم  
آنکھیں بند کرے ایک سانس میں سب بول گئی۔

سب پریشہ کی شکل دیکھ رہے تھے جس کے چہرے پہ ایک رنگ آتا اور دوسرا جاتا۔

صدمہ، غصہ، بے بسی!!



## Posted on Kitab Nagri

ہال میں بیٹھی وہ پھوپھو فاطمہ بیگم سے لگے رونے کا شغل ادا کر رہی تھی.. اور سعدی اور باقی چاروں کوفت سے ایل سی ڈی میں فلم دیکھ رہے تھے۔۔

ملاہم اور مشک اسے چپ کرانے کی کوششیں کر رہی تھیں.. منال بھی وہاں تھی لیکن وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ بیٹھی اپنی بہن کا رونا دیکھ رہی تھی۔

"میرے بچے نارو۔۔ تم دوسرا ڈریس لے لو.." فاطمہ نے اسے بہت سمجھایا مگر وہ سمجھے تو نا۔۔

"نہیں پھوپھو موم میں نے بہت دل سے وہ بنوایا تھا.. میں کیا کروں دوسرا ڈریس لوں گی کتنا ٹائم خخراب ہو گا میں تو انجوائے کرنے آئی تھی پھر مجھے ایگزام کی تیاری بھی کک کرنی ہے.." روتے ہوئے اٹکتی سانسوں سے پریشہ نے اپنی بات مکمل کر لی تھی۔

"اے عجیب لڑکی ہے جس بات پہ رونا ہوتا وہاں تو بے شرمیوں کی طرح ٹھٹھے مار کہہ سنتی ہے اور اتنی سی بات پہ رورہی ہے.." سعدی شامیر کے کان میں بولنے لگا۔

"یارے لڑکی اور اسکی شاپنگ بہت سیریس معاملہ ہے!!" شامیر نے پاپ کارن منہ میں ڈال کر کہا اسکی مکمل توجہ مووی پہ تھی۔

"شششش!!.." ارمان طیش سے اٹھ کر اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا وہ کب سے اسکا رونا دھونا دیکھ رہا تھا اور اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"بلکل منہ بند ایک آواز باہر نکلے اتنی سی بات پر بلا وجہ رو رہی ہو۔۔" ارمان کا طیش و غصہ دیکھ کر منال تو صوفے سے چپک گئی مشک اور ملاہم کی زبانیں حلق سے جا لگی تھیں اور فاطمہ بیگم بھی اسکے غصے پر خاموش ہو گئیں۔۔  
ابھی جہاں اسکا رونا چل رہا تھا وہاں ارمان کی دھاڑتی آوازیں گونجنے لگیں تھیں۔

اسکایہ والا روپ اور غصہ کسی نے نہیں دیکھا تھا اور امید بھی سب یہی کرتے تھے کہ آئندہ نادیکھیں۔۔  
البتہ وہ چار مطمئن بے غیرت مطلب ڈھیٹ سکون سے اپنی ہنسی دبائے تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔

فلم سے زیادہ لائیو ہال میں نشر مووی دیکھنے اور ان سب کے چہروں کے تاثرات سے محفوظ ہونے میں مزا آنے لگا تھا۔۔  
پریشہ کی توجان نکل گئی تھی۔۔ وہ اس پہ غصہ کرتا تھا مگر اتنا نہیں آج تو اسکا لہجہ ہی الگ تھا مگر اسے اسکا رونا تنگ کر رہا تھا اور شاید تکلیف بھی ہو رہی تھی۔۔

پریشہ آنکھیں جھکائے پھر رونے لگی اور ساتھ ہی انگلیاں مڑوڑنے کا کام جاری تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سنا نہیں ایک بار کہ میں نے کیا کہا!۔۔ ہر بات تمہارے سامنے دہرائی پڑتی ہے۔۔" اسکی آنکھوں میں ہٹلر کی طرح اترتے ہوئے مان نے کہا۔۔

پریشہ ایک دم سسکی لیتے ہوئے رکی تھی۔۔ موتی کی طرح آنسو دونوں گلابی گالوں پہ لڑھک رہے تھے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"للل لندن ریٹنز پلیز غصہ نہیں کرو۔۔ مجھے اب ڈر رہا ہے ہو۔۔" با مشکل پریشہ کے منہ سے بہت ہلکی آواز نکلی جو صرف ارمان نے سنی تھی۔

ایک تو سب سے قریب وہی بیٹھا تھا تو اسکی جان حلق میں تھی۔۔ مشک ملا ہم اور منال تو پھر بھی دور تھیں تو انکو تھوڑا حوصلہ تھا۔۔

"پہلے اپنے آنسو صاف کرو۔" ارمان نے اس سے کہا۔۔

"ہنہ۔۔ کر لیے۔۔" جھٹ اپنا منہ صاف کر کے اس نے کہا مگر دل اندر سے بلک بلک کے رو رہا تھا۔۔

"کس کلر کا ڈریس تھا؟.. " اس نے سنجیدگی سے ہی پوچھا پریشہ نے نظریں اٹھا کر ارمان کو دیکھا جو جواب کا منتظر تھا۔۔

"او او اور بیج اور گرین اور پنک اور گولڈن... " سوچ کر ہچکیاں لیتے ہوئے پریشہ نے ارمان کو بتایا۔۔

"اتنے کلرز! شایان کے منہ سے پھسلا..

"تو تمھاری طرح نہیں ایک ہی رنگ میں کام چلا دیں۔۔" مشک نے ہاتھ گھوما کر کہا۔۔

www.kitabnagri.com

"اچھا مشک تم میرے ساتھ چلو مال اور اسکے جیسا ہی کوئی ڈریس اس کے لیے پسند کر لینا۔" ارمان نے مشک کو مخاطب کر اچانک اچھل پڑی تھی۔۔

"بھائی میں بھی چلوں گی۔۔" ڈرتے ڈرتے منال نے بھی کہا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اچھا ٹھیک ہے.. اور تم لڑکی ایک آواز نہ نکلے منہ سے! ملی تم مجھے بتانا اگر یہ اب زرا بھی روئے.. اتنی سی بات پر قہرام مچایا ہوا تھا۔" ارمان اسے غصے سے اس پر نگاہ ڈالتا ہوا طیش میں گاڑی کی چابی لیے باہر نکل گیا۔

مشک اور منال بھی ساتھ پیچھے نکل گئیں..

ان تینوں کے جانے کے بعد ان چاروں کے قہقہے باہر آگئے تھے۔۔۔

"بچی ڈر گئی... ہا ہا ہا.." سعدی کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔ ان لوگوں نے تو ارمان کو اتنے غصے میں دیکھ رکھا تھا کیونکہ ایسا باہر ہی ہوتا تھا گھر میں کبھی ایسی نوبت نہیں آئی تھی..

ملاہم پریشہ کی جگہ ان چاروں کی باتوں کا ٹکڑا کر جواب دے رہی تھی۔

پھوپو اسے اپنے ساتھ کمرے میں لے گئی تھیں۔۔ پھر انھیں وہ لیزا والی بات بتاتے بتاتے انکی گود میں سر رکھے سو گئی تھی..

www.kitabnagri.com

فاطمہ نے اسکے سر پہ بوسہ دیا۔۔

"میری بچی کتنی تھکی ہوئی ہے اور یہ بے غیرت کتنا اسے پریشان کرتے ہیں۔۔" پھوپو کمرے سے باہر ہال میں آنے لگیں۔۔ ملاہم کی اور ان چاروں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں..

"سعدی تم دیکھو بیٹانا میں نے نازش والی بات ماما کو بتائی میرا نام بھی ملاہم آفندی نہیں.. ملی نے سعدی کی کسی بات کا جواب دیا۔

## Posted on Kitab Nagri

فاطم بیگم کے ڈانٹنے پر وہ چاروں انسانوں کی طرح بیٹھ کر خاموشی سے فلم دوبارہ دیکھنے لگ گئے تھے..

"کھاؤ گی۔۔" شایان نے ملی کے آگے پارپ کارن کی ڈش کری۔۔

"نہیں۔۔"

"ارے کھالو نخرے نا کرو مجھ سے ویسے ہی تم لڑکیوں کے نخرے برداشت نہیں ہوتے"۔۔

"کتنی لڑکیوں کے کرتے ہو اور پہلے یہ بتاؤ تمہیں منہ کون لگاتا ہے۔۔ آئے بڑے نخرے برداشت کرنے والے۔۔ شکل ہی نہیں تمہارے کہ برداشت کر سکو۔۔" ملاہم نے بھی اچھے سے جواب لگایا تھا اور پارپ کارن کی ڈش میں جیسے ہی ہاتھ ڈالنا چاہا شایان نے ڈش واپس کھینچ لی۔۔

"میری تو شکل ہی نہیں نخرے اٹھانے والی تو اب نکلو۔۔" شایان نے منہ میں چارپانچ پارپ کارن بھرے تھے ملاہم کی ہٹانے کے لیے اور اسکا بعد سب سے باری باری پارپ کارن کا پوچھنے لگا۔۔

وہ اپنا غصہ ضبط کرے خاموشی سے فلم دیکھنے میں مگن ہو گئی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*

پورے راستے منال تو ارمان کے ڈر سے خاموش رہی تھی اور مشک نے بھی کوئی زیادہ بات نہیں کری تھی۔۔

مال میں داخل ہوتے ہوئے مشک نے اسے پکارا۔۔

"لندن ریٹرن!!"

"او میڈم پریشہ کم ہے جو تم نے بھی شروع کر دیا۔" ارمان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"نوپار ٹنر مجھے لگا تم اسے یہاں مس کرو تو میں اسکی کمی پوری کر دوں۔۔" مشک نے اپنے انداز میں آنکھیں مٹکائی۔۔

"اسکی کمی کوئی پوری نہیں کر سکتا وہ بس۔۔" بولتے ہوئے اس نے اپنی زبان کو بریک لگایا۔

"شاعر صاحب اس طرف چلیں۔۔" مشک اسکی اس بات کو نظر انداز کرتی راستہ بتانے لگی۔۔

بوتیک میں داخل ہوتے ہی وہاں کی اونز مشک سے ملی۔ مشک نے اسے ساری بات بتائی۔۔۔

پھر وہ ایک پریشہ کے ڈریس سے ملتا جلتا ایک ڈریس نکال کر لائی۔

"باس یہ کمال ہے مطلب ادھم ہے!۔۔ پہلے والے سے بھی اچھا ہے۔۔" مشک تعریف کرے بنا رہا اسکی۔

"دیکھ لو مجھے ان چیزوں کا نہیں پتا۔۔" ارمان ڈریس کو جانچتے ہوئے بولا جسکی اورینج پیپلم تھی جس پر گولڈن نفیس موتی کا کام جڑا تھا۔ ڈارک گرین کلر کا دوپائیںچوں کا شرارہ تھا اور پنک کلر کا شیفون کا دوپٹہ جسکے کناروں پر دھنک لگی تھی۔

پسند تو ارمان کو بھی آگیا تھا بلکہ وہ یہ سوچ رہا تھا جب پریشہ اسے پہنے گی تو کتنا قہر ڈھائے گی۔

بلکل ویسا ہی تھا جیسا پریشہ نے اپنے لیے ڈزائن کرا تھا بس کچھ معمولی سا فرق تھا۔۔

"ایک کام کریں اسکی پیپلم تھوڑی لانگ ہے آپ اسے شارٹ کر دیں۔۔ جیسے اس تصویر میں ہے۔۔" ڈزائن کی ہوئی پیپلم کا سائز مشک نے اونز کو بتایا وہ خود ڈزائنر بھی تھی۔



## Posted on Kitab Nagri

"اچھا ٹھیک ایک گھنٹے میں ارجنٹ آپکا کام ہو جائے گا آپ اسکے علاوہ اتنے اسکی میچنگ کی جیولری وغیرہ دیکھ لیں.." اونر نے مشورہ دیا۔

"ہنہ ٹھیک ہے۔۔" مشک نے ڈریس کو ہاتھ لگا کر کہا۔۔

"ویسے پریشہ کی ڈزائننگ بہت اچھی ہے۔ اسے آپ کہو میرے پاس آجائے اور بھی بہت کچھ سیکھ جائے گی۔۔" اونر انکو جانتی تھی وہ تو ولا گر تھی مگر اکثر وہ لوگ اپنی شاپنگ انہی کی بوتیک سے کرتے تھے۔۔

"ہاں ضرور.." مشک کہہ کر باہر آگئی۔۔

"ارمان تم ویٹ کر لو ہم باقی کی اسکی چیزیں دیکھ لیں۔۔ کلر تو سیم ہے مگر اسکے کام میں تھوڑا فرق ہے۔۔ باقی بارات کے شرارے بھی ریڈی ہیں انھیں بھی پیک کروا کے میں لے آؤنگی.." مشک ارمان کو ہدایت کرتی منال کو ساتھ لے کر آگے بڑھ گئی۔۔

» » » » » » » »

ارمان ایک جیولری شاپ پر آیا تھا۔ زری کو گفٹ دینے کے لیے اس نے سوچا کوئی چین خرید لے۔۔

www.kitabnagri.com

دکاندار اسے پہچان گئے تھے کہ وہ ارمان آفندی ہے۔۔ اور پریشہ کا بھی اسکے سامنے انھوں نے اس سے ذکر کرنا کہ وہ یہی سے اپنی جیولری خریدتی ہے۔۔

ارمان کو تعجب ہوا تھا پریشہ کو ہر کوئی جانتا ہے دراصل پریشہ سب کا خیال بہت رکھتی ہے۔

چین لے کر ارمان باہر نکل رہا تھا کہ اتنے میں اسکی نظر کڑوں پر پڑی اور اسکی آنکھوں میں چمک اٹھ آئی۔

دکاندار سے کہہ کر اس نے وہ کڑے نکلوائے۔

## Posted on Kitab Nagri

کڑوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑے اسے پریشہ کا خیال آیا کہ یہ کڑے اسکے ہاتھ میں کتنے پیارے لگیں گے۔۔

"اسکی قیمت کیا ہے؟" ارمان نے دلچسپی سے پوچھا۔

"پونے دو لاکھ.. سونے کے ہیں سر اور یہ مال باہر سے ایمپورٹ ہو کر آیا ہے"۔۔

ارمان کو باقی چیزیں جاننے میں دلچسپی نہیں تھی۔ اپنا کریڈٹ کارڈ نکال کر بل ادا کر اور کڑوں کا بیگ لیے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔

اس نے وہ کڑے منال اور مشک کی نظروں سے چھپا کر رکھے تھے تاکہ وہ نہ دیکھ سکیں اور کوئی سوال بھی نہ پوچھیں۔۔



شامیر خاموشی سے ان اب کے پاس سے اٹھ کر دوسرے روم میں چلا گیا جہاں وہ لوگ ٹہرے ہوئے تھے۔۔

فون کھول کر کسی کا نمبر تلاش کر اور کال لگا دی۔۔

"کیا ہے۔۔ کیوں فون کر رہے؟" منہا بنا سلام دعا کرے بولی۔۔

"میرا فون میری مرضی جسے چاہے کروں اور جب بھی کروں تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔۔" وہ بھی بولا کیسے اپنی بے عزتی برداشت کرتا۔

## Posted on Kitab Nagri

”مجھے تمھاری بکو اس نہیں سننی شامیر آفندی“.

”چلو بکو اس نہیں سناؤ نگا پیار والی باتیں کر لیتے ہیں.. وہ تو چلیں گی نا..“ وہ چہرے پہ مسکراہٹ لیے ڈھٹائی سے بولا.

”بے غیرت انسان شرم نہیں ہے کیا سر پھاڑ دوں گی بلکہ تم میرے سامنے تو آؤ پھر بتاتی ہوں کہ منہا خان کون ہے!“ وہ فون سے دھاڑتی ہوئی بولی..

”یہ اچھا ہے بلکہ بہت اچھا ہے.. مزہ آئے گا تمھارے ساتھ مقابلے میں.. کیا ہے ناجب دشمن بھی برابری کا ہو تو جنگ کا الگ مزا ہے“..

”او او کون سی جنگ!! کوئی جنگ نہیں ہمارے درمیان انسان کے بچے بنو میں نے نمبر دے دیا اسکا مطلب نہیں کہ زیادہ فری ہو..“ وہ اس سے چھوٹی ہونے کے باوجود پر اعتمادی سے بحث کر رہی تھی..

شامیر اسکے انداز سے محظوظ ہو رہا تھا

www.kitabnagri.com

”اپنی مرضی سے دیا تھا نا.. یا میں نے گن پوائنٹ پر آ کے مانگا تھا.. اور میں فاروق آفندی کا بیٹا ہوں الحمد للہ وہ ایک اچھے انسان ہیں.. اور یہ زیادہ فری ہونے کی کیا کوئی الگ اسکیم ہے..؟“

دونوں میں سے کم کوئی نہیں تھا..

## Posted on Kitab Nagri

"اور سنو زیادہ منہ سے میرے بارے میں زہرنا اگلنا ورنہ ساری اکڑ دو منٹ میں نکال دوں گا۔ ابھی تک شریف شامیر آفندی کو تم نے دیکھا ہے تو بس اسی کو دیکھو جس دن دوسرا روپ دیکھ لیا تو روجاؤ گی۔" وہ تھوڑے طیش میں بولا۔

"اوہ میں تو ڈر گئی.. رکھو فون.. غصے میں منہانے ہی کال کاٹ دی..

"ہنہ کتنا مزہ آئیگا منہا خان ویڈز شامیر آفندی.. وہ اپنے خیالوں میں بولا..



اگر وہ خان تھی تو یہ بھی آفندی تھا..  
مطلب دونوں طرف قیامت تھی.

\*\*\*\*\*

ارمان بیگ لیے کمرے میں مشک کے ساتھ چلا گیا.. ملاہم بھی وہاں آگئی تھی اور پھوپھو ہیں بیٹھیں تھیں.. پریشہ ابھی تک سوہی رہی تھی.

ارمان نے اسکے چہرے پہ آتے بال انگلی سے پیچھے کرے اور ہلکی سی آواز دی اور پریشہ اسکی آواز کے خوف سے ہانپتی ہوئی جاگ اٹھی.

## Posted on Kitab Nagri

ارمان سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی ویسے پیار محبت سے کبھی اسکے بس میں نہیں آئیگی تو مطلب اب انگلی تیرھی ہی رکھنی پڑے گی جیسی وہ اسکے کنٹرول میں اور تھوڑا ڈر کے رہے گی..

مگر پریشہ اتنی اچھی کہاں جو ارمان کے خیالوں پہ پورا اترے بس ڈریس کا غم تھا جیسی ڈر بھی گئی تھی.

مشک نے جوڑا اسکے سامنے کھول کر رکھا.. پریشہ کی آنکھوں کی چمک عروج پہ تھی.

"لندن ریٹرنز یہ بہت پیارا ہے.. مشک تمہارا بہت شکریہ.. "ارمان کو لگا وہ اسکا شکر مانے گی مگر وہ پریشہ تھی..

"چلو بھی ڈریس آگیا اب ہم کل کے لیے ڈانس پریکٹس کریں گے پھر عصر کے بعد مجھے زری کے ہاں بھی جانا ہے.. "سب کو بیڈ سے اٹھاتی باہر لے آئی..

"شامیر یہ نہیں اس والے پہ پریکٹس کریں گے.. "ارمان نے گانا چلا دیا..

کو ریو گرافی وہ لوگ خود کر رہے تھے آخر ہر طرح کا ٹیلنٹ گھٹی میں جو ملا پڑا تھا.. سارے جہاں کے کام انکو آتے تھے..

www.kitabnagri.com

یہ ہے موسٹ وانڈر منڈا

گانا چل رہا تھا پریشہ نے بیچ میں بند کر دیا "اس پر پریکٹس نہیں ہوگی.."

"چٹیاں کلٹیاں وے اس پر کریں گے.."

## Posted on Kitab Nagri

”اوہ آگ اور پانی شادی میری ہے تو سانگ بھی میں ڈیسا نڈ کرونگا۔“ حارث نے دونوں کی بحث میں شامل ہونے کو ترجیح دی اور نتیجاً سعدی نے اسکی اچھے سے ٹھکائی کر دی۔

”تجھ سے کس نے پوچھا؟ کسی نے تیرا مشورہ مانگا؟۔۔ آیا بڑا میری شادی۔۔ بیٹا شادی تیری مرضی ہماری“!!..

”بے غیرتوں۔۔۔“ شششش۔۔ تیری ہم نے سنی نہیں تو اپنی انرجی ویسٹ ناکر۔ دلہا بن زیادہ شوقا نہیں۔“ سعدی نے حارث کے منہ پر انگلی رکھ کے اسکی بولتی بند کر دی تھی۔

”وہ لگاؤ دل پہ پتھر رکھ کہ منہ پہ میک کر لیا۔۔“ ارمان طنزیہ حارث پر مسکراہٹ اچھالے بولا۔۔

www.kitabnagri.com

”ارے بے چارے کا بریک اپ تھوڑی ہو اجو ایسے گانوں کی نوبت آئے۔۔ ملا ہم منہ پہ ہاتھ رکھ کہ ہنستی ہوئی بولی۔۔

سارے حارث کو فل تنگ کرنے کے موڈ میں تھے اور ارمان تو اس سے اپنا حساب برابر کر رہا تھا کہ کیسے یہ اسے آئیڈیاز دے رہا تھا اور اسکی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

”ایک کام کرو گروپ پر فارمنس کے حساب سے کوئی اچھا سانگ سلیکٹ کر لو۔۔“ شایان نے سوچتے ہوئے کہا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

اولا اولالا

آیا ہوں آج میں

لے کے جاؤنگا دل تیرا

رو کے کوئی مجھے

ٹو کے کوئی مجھے

دونگا اسے جہاں سے مٹا

موکالا مقابلہ

لیلا اوہ لیلا



پریکٹس اسٹارٹ کر دی تھی..

شامیر کی پارٹنر مشک تھی.

سعدی کے ساتھ ملا ہم

شایان کے ساتھ منال

## Posted on Kitab Nagri

اور ارمان کو پر فار منس میں ہی پریشہ نصیب ہوئی..

سب نے اچھے اسٹیپز ڈالے تھے ساتھ گھومنے کے اور بھی بہت سارے۔۔



میں ہوا تیرا مجنوں

تو بنجامیری لیلیا

آج چلے گا جادو

تیرا میرا پہلا پہلا

سن کے یہ تیری باتیں

ڈررتا ہے میرا جینا

تو ہی بتا دے مجھے

کیا ہے ارادہ تیرا

دل کو سنجال تو

ہیرو میں ہی تو ہوں تیرا

تیری ہی باتوں نے دو ملاقاتوں نے

## Posted on Kitab Nagri

جینا مجھے سے میرا جیا

مکالا مقابلہ لایلا او لایلا..

ارمان کے دل کا حال گانا بتا رہا تھا۔

گناتے ہوئے پریشہ اور ارمان اپنے اسٹیمز کی پریکٹس کر رہے تھے..

پریشہ اسکا ہاتھ پکڑ کر گول گول چکر لے رہی تھی.. ایسے ہی سارے اپنے پارٹنرز کے ساتھ چکر لے رہے تھے۔

شایان کو افسوس تھا کہ منال چھوٹی اسکے پاس آگئی تھی۔

حارث کو سنگل ہی چھوڑ دیا تھا۔

"مشک میری پارٹنر بن گئی ہو بیوی بھی بن جاؤ۔" شامیر نے مشک سے ڈانس کرتے ہوئے ہی چھیڑا کر کہا..

"شامیر میرے جوتے کا سائز بڑا ہے اگر پڑ گیا تو ڈیفینٹلی پکا اس بار یادداشت نہیں آئے گی"۔

وہ اسکے گرد گھومتے ہوئے کہنے لگی۔

www.kitabnagri.com

مشک نے گھومتے ہوئے اپنا پاؤں اڑایا اور سعدی زمین پر گر گیا..

"کیا ہوا!" سب سعدی کی طرف متوجہ ہوئے مگر پریشہ اور ارمان کیل ڈانس کے اسٹیمز کرنے میں مصروف تھے..

ارمان اسکی کنجی آنکھوں میں اپنی کنجی آنکھیں ڈالے مسکرا رہا تھا.. وہ بھی اس سمندری آنکھوں کی گہرائی کی تلاش میں تھی..

"حسین"۔۔ ارمان ہلکے سے بولا۔

## Posted on Kitab Nagri

"مجھے معلوم ہے کچھ نیا بتاؤ۔" پریشہ اسکا ہاتھ تھامے اسٹیپ پر فارم کرتے ہوئے بولی۔

"ہم دونوں حسین ہیں۔۔" ارمان اسکے تھوڑا سا قریب ہو کر بولا۔

"ایک بات بولوں"

"بول لو لڑکی آج سے پہلے پوچھا ہے جواب اتنی تمہید باندھ رہی ہو"

"نہیں تم ہنسو گے اور میرا مذاق بناؤ گے۔ وعدہ کرو پہلے"

ارمان نے اس سے وعدہ کر کے کہ ہنسے گا نہیں اور نا ہی مذاق بنائے گا۔

"مان مجھے تمہاری آنکھیں اپنی آنکھوں سے زیادہ اچھی لگتی ہیں۔۔ تم یہ ایکسچینج کر لو"

پریشہ کی بچوں جیسی خواہش پہ وہ جی جان سے مسکرایا۔

"باولی ہم دونوں کی اتفاق سے ایک جیسی ہی آنکھیں ہیں"

"تم مجھے باولی، لڑکی نہیں بلکہ نور کہا کرو۔"

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے تم مجھے آپ کہہ کر مخاطب کرنا شروع کرو پھر سوچا جائے گا۔" ارمان اسکے چہرے کے بگڑے تاثرات دیکھتے

ہوئے بولا۔۔ وہ خوب محظوظ ہوا تھا۔

وہ جان دے سکتی تھی مگر اسے "آپ" کہہ کر مخاطب نا کرتی۔

"ان منحوسوں کو دیکھو زرا۔۔" حارث کے کہنے پر پریشہ اس سے دور ہوئی اور وہاں آگئی۔

اور ارمان پھر حارث کو کوس رہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"کبخت ہمیشہ غلط ٹائم پر ہی آتا ہے"

"تو ڈانس کر رہا تھا یہ کشتی؟" شایان اسکی کمر پہ گھونسا مارتے ہوئے بولا۔

"ابے رحم کر لے یہ مشک نے ٹانگ اڑائی ہے۔" سعدی کراہ کر بولا۔

سب مشک کو گھورنے لگے جو لا پرواہی سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جیسے کچھ کراہی ناہو اور لا پرواہی سے اس نے شانے اچکا دیے۔

"میں اپنا کروتم ہی ہو۔" سعدی چیڑتے ہوئے بولا۔

"لڑائی لڑائی معاف کرو اللہ کا گھر صاف کرو۔" مشک کھسیانی ہو کر صوفیہ چلی گئی۔ پریکٹس مکمل ہو گئی تھی رات کو رنج جگا تھا۔۔ دوراتوں کا رنج جگا۔۔

شامیر پریشہ کو چھوڑنے زری کے ہاں چلا گیا۔۔ پریشہ نے اسے دروازے سے ہی ٹر خا دیا یہ کہہ کر کہ وہ لڑکے کی سائیڈ کا ہے۔

www.kitabnagri.com

پریشہ پورے دن کی داستان زری کو سنانے بیٹھ گئی تھی۔۔

"ارے واہ ارمان کتنا اچھا ہے کتنا خیال کرتا ہے مگر تم صدا کی بد تمیز۔" زری نے ایسے ہی بات کہہ دی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اوہ وہ بھی بد تمیز ہے تمہیں کیا پتا کتنا اس نے مجھے ڈانٹا ہے اور غصہ کرا ہے.. میں اب تو تایا جان سے اسکی شکایت لگاؤنگی مجھ معصوم پر اتنا ظلم.."

زری کے چہرے کے زوایے اسکی باتوں پر بد لے تھے.. "پریشہ اب میں لپیٹ رہی ہوں تم پھینکو جتنی لمبی پھینک سکتی ہو.." "کہہ لو آخر میری بھابھی بن جاؤنگی اور پھر..."

زری نے اسکے منہ ہاتھ کر اسکا منہ بند کرایا.. اسکے چہرے پہ لالی اگئی تھی.. "ہائے شرمیں.. ولند.." پریشہ ملنگ انداز میں بولی.

پریشہ نے اسکے گھر جا کہ مزید رونق لگا دی تھی.. زری کے سارے کنز آئے ہوئے تھے. گھر میں خوب ہلاگلہ ہو رہا تھا... پریشہ سب کو لے کر انتا کشری کے لیے بیٹھ گئی..

دو تین وڈیوز بنا کر اس نے ملاہم کو سینڈ کر دیں..

وہ لوگ جو وہاں مزید دوسرے گانوں پر پریکٹس کر رہے تھے اسکی ویڈیو دیکھنے کے بعد مچل گئے۔

"ملی دیکھو اسکو اب پیپر کی فکر نہیں اکیلے وہاں مزے کر رہی ہے.."

"تو مشک تم یہاں کونسا بور ہو رہی ہو.." ملاہم نے اسکا سر پہ چیت لگائی.

\*\*\*\*\*



## Posted on Kitab Nagri

شام سات بجے پریشہ اپنے گھر میں داخل ہوئی اور سیدھا کمرے کی طرف رخ کرا...

"کہاں چل دیں۔۔۔ کچھ کھانا پینا نہیں ہے۔" ارسلہ نے اسے آواز لگائی جو خاموشی سے فرار کی کوشش میں تھی۔

"وہ حضور جان گل آنٹی نے کباب اور قیمہ کھلا دیا تھا اب پیٹ مزید کچھ ٹھوسنے کی اجازت نہیں دے رہا۔" وہ سیڑھیاں عبور کرتی ہوئی بول رہی تھی۔

"یہ شاعری اور کونسا بات کرنے کا انداز سیکھ لیا۔" ارسلہ نے اسے ڈانٹا۔

وہ اپنی نئی زبان ایجاد کرنے کی کوششوں میں تھی۔

بیڈ پہ تھکن سے جا کر وہ لیٹی پھر ہمت کر کے کھڑی ہوئی مغرب کی نماز ادا کری اور سجدے میں چلی گئی۔

"اللہ وہ میرے قریب ہو کر بھی دور ہے کیا ممکن نہیں کہ اسکی ہوجاؤں وہ میرا ہو جائے۔۔۔ دل پر تو اب اسی کی ملکیت ہے۔" پریشہ ارمان ذکر کر رہی تھی۔

وہ ارمان کا ذکر اسکو مانگنا اسکی لیے چاہت سب اللہ کے آگے بیان کرتی تھی وہ دنیا سے کسی طرح کی امید نہیں رکھتی تھی اسے معلوم تھا جو ذات پوری کائنات کی خالق ہے وہی اسکے حق میں بہترین فیصلہ کریگی۔

وہ سجدے سے اٹھ کر نماز مکمل کر کے اپنی پڑھائی لے کر بیٹھ گئی۔ اب اسے سارا کچھ ریوزن کرنا تھا...

## Posted on Kitab Nagri

رات کے گیارہ بج رہے تھے اور پریشہ ابھی تک وہاں نہیں گئی تھی تو ارمان منال کے ساتھ اسے لینے کے لیے آگیا جب اسکا کمر اکھولا تو کتابوں میں منہ چھپائے وہ سو رہی تھی نا جانے کسی پہر اسکی آنکھ لگ گئی تھی..

آدھا سیلیبس اس نے دہرایا تھا آدھے سے تھوڑا کم اب باقی تھا..

ارمان کا بالکل دل نہیں کرا کہ اسے اٹھائے پھر اسکو سہارا دے کر منال کے ساتھ اٹھا کر باہر نکلنے لگا..

"بھائی کہاں لے جا رہے ہیں؟.." منال نے پوچھا.

"بے فکر رہو بس تمھاری آفت بہن کو اغوا نہیں کر رہا"..

"اچھا پھر ٹھیک ہے.. ویسے کر لیں میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤنگی انکا کمر ابھی پھر مجھے مل جائے گا.." یہ منال کے ننھے خواب تھے..

ارمان نے پریشہ کو پچھلی سیٹ پہ لٹا دیا اور منال اسکا سارا سامان اور کتابیں وغیرہ لے آئی.. نماز کا دوپٹہ ابھی بھی اسکے چہرے کے گرد موجود تھا.

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پندرہ بیس منٹ کا راستہ تھا.. وہاں پہنچنے پر منال نے پریشہ کو جگا دیا..

"اللہ اللہ.. میں گاڑی میں کیسے؟"..

"میری ایک فرشتہ صفت انسان کی بدولت"..

ارمان گاڑی کے کھلے دروازے پر کہنی ٹکائے کھڑا تھا..

"آپی اٹھ گئیں تو اندر چلو.. "منال اسے اندر لے گئی.. وہ جاتے ہوئے اسے ہی گھور رہی تھی..

## Posted on Kitab Nagri

ارمان بھی ہاتھ جھاڑتا اندر بڑھ گیا۔۔

اتنی نیند مکمل ہو کر پریشہ کا مائنڈ ریفریش ہو گیا تھا۔۔

پوری رات انتا شکری کھیلی گئی تھی خوب شور مچایا ہوا تھا۔۔

حادث کے ننھیال کے باقی کزنس بھی آگئے تھے۔

"بھ سے گاؤ تم لوگ"۔۔

لڑکیوں کی ٹیم الگ تھی فاطمہ بیگم نے شانزادہ کو بھی بلا لیا تھا وہ فاروق صاحب کے ہاں ہی ٹھہری ہوئی تھی اسکے وہاں ٹھہرنے کی وجہ سے ارمان گھر میں کم ہی رہتا تھا اور جب ہوتا بھی تھا تو بس اپنے کمرے میں۔۔

"بھ سے کوئی گانا نہیں آتا۔۔" مشک نے لا پرواہی سے کہا۔

Kitab Nagri

"آتا ہے۔۔" شامیر دوبا دوبا۔۔

www.kitabnagri.com

"تم نے ایجاد کرا ہے کیا؟" پریشہ ہاتھ کمر پہ رکھے مخاطب ہوئی۔۔

"ہارمان لو پھر بتاؤنگا۔۔" شامیر بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"مان لی ہم نے ہاااا۔۔" ملی نے منہ بسورے کہا۔۔

"تو سنو!!"

"بھگی بھگی پلکوں پہ نام تمہارا ہے"۔۔

## Posted on Kitab Nagri

شامیر کے گانے ہر ان تینوں کو یاد آیا اور انھوں نے اپنا ماتھا پیٹا..

وہ لوگ ان سے آگے ہی چل رہے تھے۔۔

رات تین بجے انکی محفل ختم ہوئی اور وہ کمروں میں گئے..

\*\*\*

صبح پانچ بجے کچن میں کھڑ پڑ ہونے کی آوازیں آنے لگیں۔۔

"یار مشک مجھے لگتا ہے فرشتے ہی ہو گئے چلو واپس چلتے.. "پریشہ اسے واپس کمرے میں جانے کا کہنے لگی.

"ارے جب آئے ہیں تو دیکھ جاتے ہیں اور آخر فرشتوں سے بھی مل لینگے۔۔ "مشک ڈرتی ہوئی آواز میں بولی..

سلیپ کے پاس جیسے ہی پریشہ نے جھانکا دو افراد بریانی پر صفایا کر رہے تھے..

"بریانی چور!!"

"ہیں!! فرشتے بریانی چور کب سے ہو گئے..؟" مشک نے سر کھجایا.

www.kitabnagri.com

"او بہن یہ دیکھو فرشتے نہیں شیطان ہیں.. "اندھیرا ہونے کی وجہ سے مشک نے توجہ سے نہیں دیکھا تھا..

"بریانی چور ہم نہیں تم بریانی پھوڑ۔۔ اب اگر کھانا ہے تو منہ بند کر کے بیٹھ جاؤ۔۔ "سعدی نے پلیٹ میں چچ آہستہ سے

بجاتے ہوئے۔۔

سعدی اور شایان دونوں بریانی پہ ٹوٹے ہوئے تھے.. بھوک برداشت نہیں ہوئی تو انھوں نے کچن کی طرف رح کرا.. پریشہ

اور مشک بھی بھوک کی وجہ سے بلکتی ہوئی باہر آئی تھیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

صبح پانچ بجے بریانی پارٹی ختم ہونے کے بعد وہ چاروں سونے کے لیے چلے گئے۔۔

\*\*\*\*\*

پریشہ صبح نو بجے ہی اٹھ گئی اور فاطمہ بیگم کو بتا کر باہر لان میں پڑھنے چلی آئی۔

ارمان جب جاگا تو بالکونی سے انگڑائی لیتے ہوئے اسکی نظر پریشہ پر پڑی۔ صبح صبح ہی موصوف کو حیات زندگی کا دیدار ہو گیا جو ہمیشہ کی خواہش تھی تو ایسے ارمان کا موڈ بہت اچھا ہو گیا۔

وہ نیچے آسمانی بلورنگ کی ڈھیلی کرتی پہنی تھی اور چوڑے پائینچوں کا فلیپر اور بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کیا ہوا تھے جس میں سے چند زلفیں لٹوں کی صورت میں اسکے چہرے کے گرد طواف کرتی اسے پریشان کر رہی تھیں۔۔ گلابی پنکھڑی ہونٹ اور زیادہ پڑھنے کی وجہ سے آنکھوں کے پپوٹے تھوڑے سو جے ہوئے تھے جو اسے مزید دلکش بنا رہے تھے صبح کے وقت ہی ارمان کے دل پہ اس نے اپنی خوبصورتی سے وار کر دیے تھے۔۔ اب وہ سکون سے پڑھ رہی تھی ارد گرد کی فکر ہی نہیں تھی کسی کی وہ نقطہ نظر بنی ہے۔۔ ارمان نے جب دیکھا کہ وہ کافی مگن ہے تو ہولے سے شرارتی مسکان چہرے پہ اٹھ آئی۔۔

www.kitabnagri.com

"میسنی اتنی جلدی اٹھ گئی؟.. واہ کتابی کیڑا کوئی ہو تو تمہارے جیسا.. "مان جمائی لیتے ہوئے بولا پریشہ نے فوراً آواز کے تعقب میں گردن اٹھائی تو وہ بلیک شرٹ میں اور داہریوں والے نائٹ ٹراؤزر کو زیب تن کیے ہوئے تھا صبح کے وقت سورج کی کرنیں بھی اسکے چہرے پہ پڑ رہی تھیں اور پورا چہرہ اچکنے لگا تھا کسرتی بازوؤں کو وہ بالکونی کی گرل پہ ٹکائے کھڑا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"اندر کلٹی ہو جاؤ۔۔ ابھی نوبخت اٹڑ پڑھائی ٹائم۔۔" پریشہ نے انگلی اٹھا کر کہا۔۔

"انگلی نیچے اور پڑھو پڑھو۔۔" تین چار زور زور سے سیٹیاں بجا کر وہ اندر چلا گیا۔۔

اور پریشہ کلس کر رہ گئی۔۔

مشک صبح اٹھنے کے بعد فاطمہ بیگم کے پاس آگئی تھی اور انھوں نے اسے اب کو جگانے کا حکم دے دیا تھا۔۔

مشک حکم کے مطابق حارث کے کمرے کا دروازہ پیٹنا شروع ہو گئی۔۔ مگر اندر وہ چاروں مدہوشوں کی طرح سوئے ہوئے تھے ارمان نے دروازہ کھولا۔۔

"کیا ہوا ہے جو اتنا دروازہ پیٹ رہی ہو؟" مان نے انکھیں مسلے لا پر واہ انداز میں کہا تو مشک کو غصہ آ گیا۔۔

"آج میرے بھائی کی مایوں ہے۔۔ اور صبح کے گیارہ بج رہے۔۔ اٹھو سارے۔۔ گدھے گھوڑے بیچ کے سوئے پڑے

ہیں۔۔" مشک منمن کرتی ہوئی دروازے سے اندر آگئی تھی اور اس نے بیڈ پہ لیٹے حارث، شامیر اور سعدی پہ سے بلینکٹ کھینچ کر نیچے پھینکا اور ٹیبل پہ پڑاپانی کا جگ شرارت سے اٹھائے پہلے ان تینوں کے منہ پر الٹا جس سے وہ ہڑبڑاتے ہوئے اٹھے اور شامیر تو بیڈ سے ہی نیچے گر گیا تھا۔

"جعلی ڈاکٹر پاگل ہو گئی ہو؟" سعدی نے اپنے بھیکے کپڑے جھاڑتے ہوئے کہا۔۔

"مشک یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔" حارث نے بھی تیور چڑھائے اس سے پوچھا جو دانتوں کی بتیسی کو منہ کے اندر کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔



## Posted on Kitab Nagri

”بول بھی دو۔۔۔“ شامیر منہ پونچھتے ہوئے بولا جواب ان سب کی شکلیں دیکھ کر ہنس رہی تھی..

”یہ بد تمیزی کہاں ہے۔۔۔ تم لوگوں کو نحوست پھیلانے سے بچایا ہے“

”ایک منٹ جب رات تک اٹو کی طرح جاگو گے اور بچن میں دھاوے بولو گے تو اتنی دیر تک ہی سو گے... لیکن مسٹر ز آج سے میرے بھائی کی شادی شروع ہے تو ابھی یہاں نحوست نہیں پھیلائی... میں تمیز سے اٹھا سکتی تھی... لیکن شرافت سے تم نواب زادوں سے کہاں اٹھا جاتا ہے اس لیے تھوڑے جلوے دکھانا ضروری ہیں۔۔۔“ مشک جاگ کو اپنے ہاتھ میں اچھال کر اسٹائل سے سب فر فر بولی..

”تو اپنے بھائی کو بھی ساتھ میں لپیٹ دیا“..

حارث بیڈ سے اٹھا اور چونک کے بولا۔۔ ارمان واش روم میں نہانے جا چکا تھا یہ لڑائیاں تو حسب معمول ہوتی رہتی تھیں جب جب وہ لوگ کہیں ساتھ رات ٹہرا کرتے تھے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

”سنو اس شایان کو کو کیوں چھوڑا اس پر بھی پانی ڈال دو..“ شامیر نے صوفے پہ سوتے شایان کو نشانہ بنایا تھا..

مشک نے تابعداری کا مظاہرہ پیش کرنے کے لیے فوراً جگ کا پانی شایان کے منہ پہ اچھالا۔

”طوفان آگیا بھاگو..“ شایان منہ ہاتھ سے پونچھتا ہوا گڑ گبرا کر جاگا تھا.

ہاہا.. ہاہا وہ سارے ٹھٹھہ مار مار کے ہنسنا شروع ہو گئے کچھ دیر پہلے کی اپنی بھیگی حالت بھول کر شایان کے گڑ بڑانے سے محظوظ ہو رہے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

”ابے طوفان نہیں سیلاب ہوتا ہے۔۔“ سعدی نے لفظ درست کیا۔۔

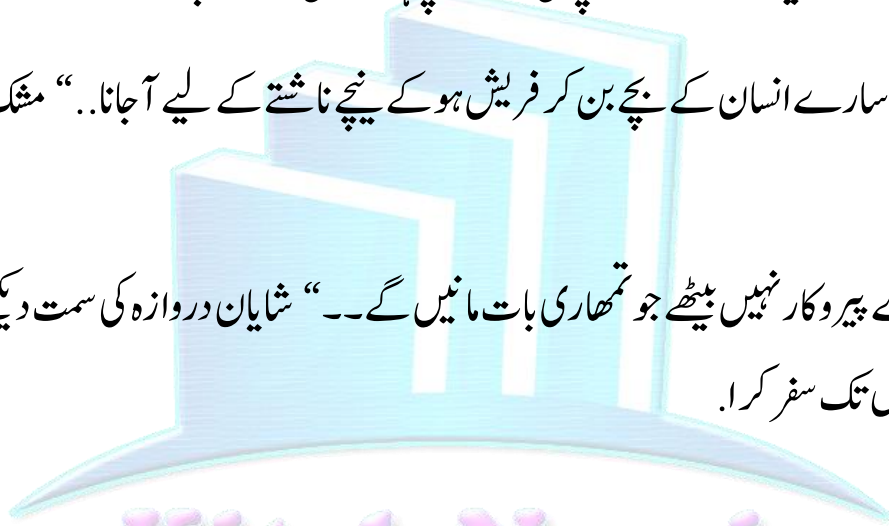
”مشک یار کیا کر دیا؟“ شایان نے چڑ کر کہا۔

”اور تم لوگ بھی اسکے ساتھ مل گئے۔۔“ اس نے شکوہ کیا۔

”اوہ بھائی ہماری حالت بھی دیکھ لے ہمیں بھی جعلی ڈاکٹر نے بھیگایا ہے تو تجھے کیسے چھوڑ دیتے.. اور جان من جہاں ہم وہاں تم۔۔“ سعدی چھلانگ مار کے بیڈ سے اتر کر اسکے پاس کندھے پہ ہاتھ ڈال کر مخاطب ہوا..

”چلو اب اٹھ گئے ہونا تو سارے انسان کے بچے بن کر فریش ہو کے نیچے ناشتے کے لیے آجانا..“ مشک آرڈر دیتی کمرے سے بھاگ گئی..

”او میڈم یہاں تمہارے پیروکار نہیں بیٹھے جو تمہاری بات مانیں گے۔۔“ شایان دروازہ کی سمت دیکھتے ہوئے بولا اور اسکی آواز نے مشک کے کانوں تک سفر کرا۔



www.kitabnagri.com

ارمان اتنی دیر میں فریش ہو کر باہر آگیا..

سعدی نے حارث اور شایان کی سمت دیکھا اور بھاگتا ہوا واش روم کے گیٹ پر پہنچا تبھی شامیر بھی ان دونوں حارث اور شایان کے پیچھے لپکا جو سعدی سے پہلے دروازے پر پہنچنے کی کوشش میں تھے..

”ابے پہلے میں جاؤنگامیرے کپڑے زیادہ گیلے ہو گئے ہیں۔۔“ سعدی ان کو پیچھے کرتا ہوا بولا..

## Posted on Kitab Nagri

”نہیں میں جاؤنگا“...

”چل بے پہلے میں۔۔ تو بس رات کو دلہا بنتے ہوئے نہالینا کبھی پتا چلے کہ تجھ پر پوری پرفیوم کی بوتلیں خالی کرنی پڑیں.. ہا.. ہا..“ شامیر اپنی بات پر خود ہنس رہا تھا۔

”کتوں جانے دو مجھے“ شایان نے کہا..

چاروں ایک دوسرے پہ لپکے ہوئے تھے کہ کسی طرح کے خود پہلے واش روم کے اندر گھس جائیں... ارمان انکو گتھم گتھا دیکھ رہا تھا اور واپس تولیہ سے اپنے بال سکھانے میں مشغول ہو گیا..

**Kitab Nagri**

حارث کہنی مار کے اپنی جگہ بنا کر آخر کار سب سے پہلے اندر گھسنے میں کامیاب ہو گیا۔۔

”کمینے باہر نکل جا اچھا نہیں ہو گا...“ شامیر نے دروازہ کو پیٹنا شروع کر دیا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

فاطمہ بیگم نے نیچے کچن میں انکی لڑائیوں کی آوازیں سن کر سر جھٹکا تھا۔ اور پریشہ کو بھی لان میں ہلکی سی آوازیں جانے لگیں تھیں مگر وہ پڑھائی میں لگی رہی اسے پتا تھا جب وہ سارے جاگ جائیں گے تو اس ایک لفظ نہیں پڑھنے دیں گے۔

”بیٹا حارث سے پنگناٹ چنگا دیکھ لو میں جیت گیا۔۔۔“ وہ اندر کھڑا بریک ڈانس کر رہا تھا۔

”جانی پنگے کی اب تو بات ہی نا کر اب دیکھ تیرے ساتھ ہوتا ہے کیا۔۔“ سعدی نے چیلنج دیتے ہوئے کہا۔  
”ہاں دیکھ لینگے کر لے جو کرنا البتہ میں جیت گیا۔۔“ اس نے پرا نہیں چڑایا گویا انکی بات ہو امیں اڑائی ہو۔

”سالے اب تو بس دیکھ بعد میں بہت پچھتائے گا اور ہم سے شکوہ نا کریو۔۔“ شایان نے شامیر کو کسی بات کا اشارہ کر اور وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

پانچ منٹ بعد حارث واش روم سے باہر آوازیں لگا رہا تھا۔

”بیٹا پنگا ہم سے لیا ہے تو نے اب بیٹھارے اندر۔۔۔“ سعدی شایان کے ہاتھ پر تالی پر کر بولا۔

## Posted on Kitab Nagri

”منخوسوں میری مایوں ہے آج رحم کھالو تھوڑا“...

”کیا کچھ کہہ رہا ہے یار کان میں پانی چلا گیا کچھ سنائی نہیں دے رہا..“ سعدی اپنی ہنسی دبائے دروازے سے چپک کر اس سے مخاطب تھا..

”ابے یار ٹنکی میں پانی ختم کچھ کرو میرا صابن سے منہ جل رہا ہے...“ حارث کا چند منٹوں میں برا حال ہو گیا تھا.. اگر وہ کمینہ تھا تو وہ باقی تو اس سے بڑے والے تھے..

فاطمہ بیگم اوپر اسکی آوازیں سنتی ہوئی آئیں.. ”ارے بچوں کیوں صبح اتنا تماشہ لگا ہوا ہے شاباش ٹنکی کا وال کھول کر آؤ“..

حارث نے جب انکی آواز سنی تو اسے معلوم ہوا کہ ان تینوں نے وال بند کر رہے کوئی پانی نہیں ختم ہوا..

www.kitabnagri.com

”سالوں واک کھول دو۔ باہر آ کر کسی کو چھوڑنا نہیں ہے میں نے...“ وہ اندر سے کلس کلس کر چلا رہا تھا.. ساتھ افسوس بھی ہو رہا تھا کہ بعد میں ہی آجاتا کیوں آفندیز سے پنگالیا..

## Posted on Kitab Nagri

پھوپو کے ڈانٹنے پر شامیر اور سعدی چھت پروال کھولنے گئے اور وہاں سے واپس آتے ہوئے نیچے بیٹھی پریشہ پر نظر پڑنے پر اس نے اسے آواز لگائی..

”شامیر پڑھا کو کو دیکھ بے چاری دنیا سے بیگانی ہو کر پڑھائی کر رہی ہے...“ پریشہ نے آواز کی سمت میں اوپر دیکھا تھا..

”چھچھندرا اپنا منہ بند کرو احسان فراموش...“ اس نے نازش والی بات یاد دلائی تھی.

”بس اب ساری زندگی اسی کے طعنے دینا... چھوٹے لوگ چھوٹی سوچ“..

”بیٹا تمہیں سنگل کروانے میں مجھے زرا اٹائم نہیں لگے گا تو میرے منہ نالگو...“ پریشہ نے انکھیں چھوٹی کر کے اسے دھمکی

www.kitabnagri.com

دی..

سعدی اپنی ایک چپل اسکے نشانے پہ مارتا نیچے بھاگ گیا... اور پریشہ اسکی حرکت پر کلس گئی..

حارث نہا کر باہر نکلا وہ سارے بیڈ پہ شان سے لیٹے اسی کے انتظار میں تھے..

”کیسا دیا؟..“ شامیر نے زبان دانت میں دبائی اور حارث کے تاثرات سے محفوظ ہوا.



## Posted on Kitab Nagri

”بہت اچھا دیا لیکن اب جو میں دو نگاہ اس سے بھی زیادہ اچھا ہو گا..“ حارث نے شرارت منہ پہ لیے اپنے پیچھے سے پانی کی بھری بالٹی باہر نکالی..

”ابے دیکھ یہ والا مذاق نہیں..“ شایان بھاگنے کے لیے کمرے کہ دروازے کی طرف بڑھا تھا..

”مجھے تو نہیں گھسیٹے گا نا بھلا میں نے تو کچھ نہیں کرا..“ ارمان نے اسکی تپاتے ہوئے اسے آنکھ ماری تھی..

حارث دل جلی مسکراہٹ سے اسے ہی دیکھ رہا تھا.. ”تجھ پہ تو سب سے پہلے ڈالوں گا تو وال نہیں کھول سکتا..“ حارث نے ارمان کی جانب اپنے قدم بڑھائے..

وہ چاروں سیڑھیوں سے نیچے بھاگے...

ملاہم انکے شور سے جاگ گئی تھی ویسے بھی اتنے شور میں سونا کوئی آسان بات نہیں تھی..

”مشک آج کونسا تماشا لگا ہوا ہے؟“ اسے اندازہ تھا اسی کے کزن ہیں اور جہاں وہ وہاں سکھ اور امن کہاں کسی کو نصیب..

”جنگ کا سما چل رہا ہے باہر چلو..“ مشک اسکا ہاتھ کھینچتی باہر لے آئی.. اسکا کمرہ نیچے ہی تھا..

صوفوں کے ارد گرد وہ لوگ اپنے بچاؤ کے لیے بھاگ رہے تھے..

فاطمہ بیگم تو اپنے گھر کی حالت دیکھ کر ہی چکرا گئیں تھیں.. ہال کی ہر چیز جگہ سے غائب تھی سارے کسٹرنز مین بوس تھے..

”سالے ہم خود نہا لینگے ایسے پانی نا پھینک..“ شامیر چیخا.. حارث ان سب کے پیچھے بھاگا جواب لان کی طرف بھاگ گئے تھے..

## Posted on Kitab Nagri

ملاہم اور مشک لان میں آئیں۔۔ ”شامیر کیا ہو رہا ہے کیوں اتنا بھاگ رہے ہو؟“۔۔ ملاہم نے شامیر سے پوچھا۔۔

حارث اسکے پیچھے ہی آکھڑا تھا۔۔ شامیر نے تب ہی حارث کو تیرھی آنکھ مار کے اشارہ کرا اور حارث نے اسکا مطلب سمجھتے ہی بالٹی مشک اور ملاہم پہ الٹ دی۔۔ تو ایسے شامیر نے پارٹی بدل لی تھی۔۔

سعدی نے مالی بابا سے پانی کا پائپ لیا اور وہاں آگیا۔۔ سب اب اپنی مستی میں مگن تھے حارث کا حساب کہیں دور جا کہ سو گیا تھا۔۔

”اب کیسے بچے گا تو حارث!! اور تم سب بھی۔۔“ سعدی پانی کا پائپ ہوا میں اوپر کرتے ہوئے بولا جس سے پانی ارد گرد پھیلا اور وہ سب اس سے دور ہوئے۔۔

پریشہ لان کے پیچھے کی سائیڈ بیٹھی تھی۔۔ آوازیں سننے پر اسے ساری کہانی سمجھ آگئی تھی کہ پانی پت کی جنگ چل رہی ہے۔۔ جلدی جلدی اس نے اپنی بوکس اور نوٹس بیگ میں بھرے اور ایک طرف کر دیے۔۔ اسکی تیاری مکمل ہو گئی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سعدی پائپ لیے پریشہ کے پاس آیا۔۔

”سعدی نہیں... منہ توڑ دو لگی میں تمہارا کنوارے مرو گے اگر پانی پھینکا تو۔۔“ وہ پیچھے ہوتی ہوتی لان کی دیوار سے جا لگی۔۔ ”راستہ ختم...“ دماغ نے فوراً گھنٹی بجائی۔۔

اسکی ایسی منحوس بات سن کر سعدی نے پانی کا پائپ اسکی طرف کر دیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

”نہیں....“ پریشہ پوری بھیگی ملی بنی چیخ رہی تھی.. وہ سب اسکی آواز کے تعقب میں پیچھے کی طرف آئے تھے اور ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے..

سعدی نے پائپ سب کی طرف گول گھما دیا اور سب ہی پانی سے بھیگ گئی.. بارش سے کون اتنا بھیگے جتنا یہ ایسے پائپ کی مدد سے بھیگ چکے تھے...  
سب ایک دوسرے پر پانی اچھال رہے تھے..

اب لڑائی ایک طرف ہنسی، مذاق، مستیوں اور شرارتوں نے اپنی جگہ لے لی تھی..

.....

”فاطمہ بیگم بچے ٹٹکی خالی نا کر دیں... آپ نے انکو منع نہیں کرا؟..“ کریم صاحب باہر کا شور سن کر انکے پاس آئی۔۔

”میں کیا کروں سنتے ہی کہاں ہیں۔۔“ وہ بھی بے بس تھیں..

پہلے وال بند کر پانی کی بچت کے لیے اب وہی پانی اندھا دھن ضائع کر رہے تھے..

کریم صاحب انکی حالت پر ہنسنے لگے..

کمرے سے نکلتی سمعیہ کو فاطمہ نے بلایا نرمین کی بڑی بیٹی (شایان کی بہن) جو یہاں ہی رکی تھیں.. وہ حورم کو اندر سُلا کر باہر نکلی تھیں..

## Posted on Kitab Nagri

”بیٹا جاؤ ان کو دیکھو کتنا ادھم کر رکھا ہے۔۔۔“ سمعیہ فاطمہ خالہ کے کہنے پر جب لان میں آئیں تو وہ سب پائپ کے اوپر گتھم گتھتھا تھے پورا لان گیلا کر دیا تھا اور خود بھی پورے بھیگ چکے تھے۔

”سعدی مجھے دو۔۔“ مشک لڑ رہی تھی۔

”نہیں اب میری باری۔۔“ شامیر بولا۔

”کیوں لڑ رہے ہو پہلے ارمان پھر بعد میں تم سب۔۔“ ارمان نے سعدی سے پائپ لیا اور پریشہ پہ سب سے پہلے ڈالا۔

”لندن ریٹنز بس کر دو۔۔“ اس نے ہاتھ سے اپنا منہ ڈھانپا تھا پانی کیونکہ آنکھوں میں جا رہا تھا۔

”ابھی کہاں سے بس کر دوں تمھاری ساری شرارتوں کا حساب پورا کرونگا۔۔“ وہ بھی اپنی مستی میں تھا۔

سب پہ شیطانیت کا بھوت سوار تھا کوئی کسی کی نہیں سن رہا تھا۔ ارمان نے جیسے ہی پائپ گھمایا پانی سیدھا سمعیہ پر گیا جو ابھی وہاں آئی تھی۔

Kitab Nagri

”ارمان کیا کر دیا؟؟؟.. رکھو پائپ...“ وہ حکم چلاتی وہاں آئی۔ مشک نے سائیڈ سے ارمان کے ہاتھ سے پائپ کھینچا اور سمعیہ کو پورا بھیگا دیا۔

اب وہ بھی انکے ساتھ پانی سے کھیل رہی تھی۔

”یہ دیکھیں میں نے اس لڑکی کو انکو سمجھانے کے لیے بولا تھا اور خود بھی انکے ساتھ شروع ہو گئی۔۔“ فاطمہ بیگم اپنا سر پکڑے کریم صاحب کو بتا رہیں تھیں۔ انکی بیٹی عبرش تو شادی کے بعد نیویارک چلی گئی تھی اور چند مسائل کی وجہ سے سکے بھائی کی شادی سٹینڈ نہیں کر پائی۔ مگر وہ فون پہ کانٹیکٹ پر رہتی تھیں۔

## Posted on Kitab Nagri

”تھک ہار کے وہ سب گول دائرہ بنائے گھاس پر ہی بیٹھ گئے۔“

”پریشہ یار تمہیں ولاگ بنانا چاہیے تھا۔“ مشک نے افسوس سے کہا۔

”لو اتنی سی بات یہ کام ابھی ہو جائے گا۔۔۔ پریشہ نور ہے ناسب سنبھال لے گی۔“ وہ چٹکی بجا کر بولی۔

”سعدی اپنا موبائل دینا۔“ اسکا کیمرہ گھر پہ تھا جبھی اس نے سعدی سے موبائی ل مانگا تھا۔

”کمرے میں ہے۔“ مطلب انکار کرا تھا۔

”ارمان تم ہی دے دو۔“ پریشہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

”کمرے میں رکھا ہے خود اپنے پیروں پر چل کے جاؤ اور لے آؤ۔“ ارمان نے آنکھیں جھپکائے کہا۔

”اچھا“ وہ منہ بسورتی کھڑی ہو گئی۔ ”یہ نہیں خود لا دے شرم ہی نہیں ایک لڑکی سے ہی کام کروانا ہے۔۔ پتا ہے وہ کتنا تھکی

ہوئی ہے پھر بھی۔۔۔“ ارمان نے اسکی ساری بڑبڑاہٹ سنی تھی اور چہرے پہ آتی مسکان کو اس نے روک لیا۔

پریشہ کی تمام فرمائشیں سب سے زیادہ وہی پوری کرتا تھا۔۔۔ اب وہ کچھ مانگے اور ارمان دے ناسکے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔

”اوہ بھی بڑے موبائل دیے جارہے ہیں۔۔۔“ حارث شوخی سے بولا اسکا مقصد صرف ارمان کو تپانا تھا۔

”ہاں دے رہا ہوں۔ تو دے دے اگر دل کر رہا ہے تو۔۔ ارمان انیسر واچکاتے ہوئے بولا۔

”دے دوں گا بہن ہے میری پر تیری تو۔۔۔۔۔۔۔“ حارث نے زبان کو بریک لگایا۔

## Posted on Kitab Nagri

”یار آج تو اتنا خوار ہوا پھر بھی سکون نہیں..“ ارمان کا انداز دھمکی والا تھا..

”یارے تیرے لیے جان حاضر ہے مگر پریشہ تیری دوسری بیوی ہی بن سکتی مان لے یہ بات حارث تیمور کی..“ اس نے فاتحانہ انداز میں تالی ماری تھی۔

ارمان نے اسے بھوکے شیر کی نظروں سے دیکھا اور زوردار مکہ اسکی کمر پہ گھونسا..

”اب بول تو پھر دیکھ کیا ہو گا تیرے ساتھ..“ ”اپنی خیر منالے کیونکہ لنگڑے مرد کے ساتھ شادی کرنے کے لیے زری انکار نا کر دے۔“ ارمان نے کمینگی سی مسکراہٹ اس پہ اچھالی۔

”بہت وہ ہے تو...“ حارث نے کمر سہلائی تھی.. ”ہوں لیکن تجھ سے کم!! لیکن یارے تو ہی فضول بکو اس اور ہمدردی کر رہا ہے تو اتنا میرا بھی حق ہے کہ تجھ سے اپنی محبت کا اظہار کروں..“ اس نے مکہ مارنے کو محبت کے اظہار سے تشبیہ دی تھی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پریشہ اتنے میں موبائل لے کر آئی اور پاسورڈ کے لیے موبائل ارمان کے آگے کرا.. شامیر دانت دکھائے پاسورڈ دیکھنے کے چکر میں اسکرین پر نظریں جمائے بیٹھا تھا..

ارمان نے اسے اشارہ بھی کر کے پیچھے ہو لیکن کہاں اس ڈھیٹ کو شرم آئی تھی.

اچانک شامیر کی آنکھوں کے سامنے موبائل خود کھل گیا تھا بغیر ارمان کے پاسورڈ ڈالے.. شامیر اپنے بھائی کو حیرانی سے دیکھ رہا تھا کہ ایسا ممکن کیسے ہوا..



## Posted on Kitab Nagri

شامیر کے منہ پہ چڑھے رہنے کی وجہ سے ارمان نے پریشہ کے ہاتھ سے موبائل اس طرح لیا تھا کہ پریشہ کا فنگر پرنٹ اوپشن پر ٹچ ہوا اور وہ کھل گیا.. اب پریشہ کے فنگر پرنٹ کو اس نے کب موبائل میں لگایا تھا اور کیسے لگایا تھا یہ تو کسی کو معلوم نہیں تھا..

اسکا موبائل پریشہ کے فنگر پرنٹ اور پاسورڈ سے کھل سکتا تھا جو صرف ارمان کو معلوم تھا..

اپنے موبائل کی حفاظت کے لیے اس نے ایسا کر رکھا تھا.. اگر کوئی غلطی سے بھی اپنے فنگر پرنٹ لگانے کی کوشش کرتا تو موبائل آف ہو جاتا تھا.. اکثر جب وہ ایجنٹ کا فرض ادا کرتا تھا تو موبائل کی سیفٹی کے لیے کسی دوسرے بندے کا فنگر پرنٹ رکھتا تھا اب جب خاور کو اس نے پکڑوایا تھا تو تب اس نے پریشہ کے خاموشی سے فنگر پرنٹس لے لیے تھے.. ورنہ وہ خود تو پاسورڈ کی مدد سے موبائل آن کرتا تھا..

www.kitabnagri.com

خیر وہ ارمان آفندی تھا جو ہر کام دنیا سے الگ کرتا تھا کیونکہ وہ ارمان تھا... کوئی معمولی انسان تھوڑی..

پریشہ نے بعد کا سارا ولاگ بنایا اور وہ سب دوبارہ پانی کے کھیل کھیلنا شروع ہو گئے تھے..

برابر میں پڑوسی بھی پریشان تھے کہ کہیں انکے ہاں لڑائی نا ہو گئی ہو مگر دنیا کو کون بتائے جہاں آفندیز کی تھرڈ جنریشن وہاں تباہی پکی..

## Posted on Kitab Nagri

\*\*\*

شایان ناشتہ کر کے کہ ملاہم کو شوٹ پر اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

کسی بڑی ایڈورٹائزر کمپنی نے اسے برانڈ امبیسیڈر منطخب کر اٹھا۔ اس وقت انڈسٹری میں اسکے ہی چرچے چل رہے تھے یہ بہت محنتی تھا معیاری کام میں کوئی کامیروائیس نہیں کرتا تھا۔

شایان نے شوٹنگ کروالی تھی مگر ایک سین ایکسٹر ایڈ کرنا پڑا تھا اسی لیے اس آج ایمر جنسی میں شوٹ پر جانا پڑا تھا۔ سین کے مطابق مقابل ایکسٹریس نے شایان کا ہاتھ تھاما تھا۔ مگر ملاہم سے وہ بالکل برداشت نہ ہوا جب شایان سین مکمل کر کے اسکے پاس واپسی جانے کے لیے آیا تو وہ منہ سو جائے بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم نے اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کیوں نہیں چھڑایا؟ ڈائٹن کہیں کی۔" شایان کے اسکے سو بے منہ کے بارے میں پوچھنے پر ملاہم نے کہا۔

شایان ہنسا تھا۔ گہرا ڈمپل اسکے گالوں کے گرد نقش ہو گیا تھا۔ "تو تم جیسے ہو رہی ہو...؟"

## Posted on Kitab Nagri

"میں جیلس کیوں ہوں گی! تمھاری گرل فرینڈ تھوڑی ہوں جو جیلس ہو گئی.. " ملاہم ہڑ ہڑاہٹ میں سب الٹا پلٹا بول گئی تھی..

"اب کسی کو نہیں پکڑنے دو نگامیرے ہاتھ!... خوش اب گھر چلو.. " شایان اسے اٹھنے کا کہتا ہوا باہر آ گیا.. "پاگل لڑکی..--" شایان نے اپنے خیال میں کہا تھا..

ملاہم گھبراتی ہوئی وہاں سے کھڑی ہوئی.. اسے پھر ابھی دوبارہ کسی نے وہاں کوئی کاغذ مارا تھا جس کے اندر لکھا تھا کہ "ان شاء اللہ اظہار بھی بہت جلد ہو گا.. " ملاہم پر اب خوف طاری ہونے لگا تھا.. کوئی تھا جو سائے کی طرح اسکا پیچھا کر رہا تھا.. اپنی سوچوں میں ڈوبی وہ گاڑی میں آکر بیٹھ گئی..

شایان اسکے بدلے برتاؤ کو دیکھ چکا تھا پھر سر جھٹکے اس نے گاڑی سڑک پر زن دوڑادی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*

آٹھ بج چکے تھے گھر کے سارے مہمان بوک کرائی گئی گاڑیوں سے ہال پہنچ گئے تھے سارے بڑے بھی جا چکے تھے بس تھرڈ جنریشن اور رابعہ بیگم وہاں تھیں جو پریشہ اور مشک کی تیاری میں دیر کی وجہ سے وہیں رکیں تھیں..

## Posted on Kitab Nagri

رابعہ بیگم اور مشک گاڑی میں بیٹھے پریشہ کا انتظار کر رہی تھیں۔۔ مگر وہ کافی دیر تک نا آئی۔ شایان گاڑی کی سیٹ بیلڈ باندھتا ہوا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔

مشک نے اسے پوچھا کہ پریشہ رہ گئی تو اس نے اسے کہا کہ "وہ دوسری گاڑی میں ہے" اور دوسری گاڑی میں جب ملاہم نے سعدی سے پریشہ کا پوچھا تو اس نے بھی یہی ٹوپی کرائی کہ وہ مشک کے ساتھ دوسری گاڑی میں ہے۔۔ سب لوگ ہال پہنچنے کے لیے گھر سے روانہ ہو گئے تھے۔۔ اور ان "ماسٹر پلینرز" نے پریشہ کو گھر پہ ہی چھوڑ دیا تھا۔

\*\*\*\*\*

پریشہ کان میں جھمکاڈالے کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔۔ "مشک میں آرہی ہوں جانا نہیں" اس نے آواز لگا کر کہا مگر وہاں کوئی ہوتا تو اسکی سنتانا۔۔

اچانک سے ارمان سیڑھیوں عبور کرتا اسکے سامنے کھڑا ہوا تھا وہ حادثہ کے کمرے میں کسی کام کی وجہ سے گئی تھی اب گاڑی میں جانے کا اسکا ارادہ تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم نہیں گئے؟" پریشہ نے اسے وہاں پا کر پوچھا۔۔  
"نہیں تمہیں لے کر جاؤنگا"۔۔ ارمان نے اطمینان سے کہا تھا۔

"میں شایان کی گاڑی میں جا رہی ہوں تم پریشان نہیں ہو۔۔" اس نے اسکی نالیج میں اضافہ کرنے والی بات بتائی تھی۔۔  
"وہ لوگ جا چکے ہیں۔۔" وہ لا پرواہ سا بولا۔۔

"مجھے چھوڑ کر؟ بڑے منحوس ہیں بندروں کو شرم ہی نہیں کسی چیز کی اب میں کس کے ساتھ جاؤنگی!" اسکا رونا شروع ہوا تھا۔۔ مطلب شور شرابہ۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"جب میں ہوں تو کسی اور کی کیا ضرورت ہے... اور میں نے ہی بھیجا ہے"۔ وہ اب اطمینان سے کھڑا تھا مگر اسکی بات پہ تپتے ہوئے ہوئے بولا۔

"کیوں؟"۔ پریشہ کا منہ کھلا تھا..

"میری مرضی۔۔" اس نے اسکی تھوڑی اوپر کری تو پریشہ کا منہ بند ہوا..

"چھوڑو ابھی چلو لیٹ ہو رہے ہیں۔۔" وہ بال پیچھے کرتے ہوئے کہہ رہی تھی اور ارمان کی نظریں اسکے پاکیزہ چہرے پہ جم گئی تھیں..

جب اللہ انسان کے دل میں کسی کی محبت ڈالتا ہے نا، تو آگے نصیب میں اسکا ساتھ ضرور رکھتا ہے۔۔ اور یہی بات تھی جس پہ مان شہیر یقین کر کے بیٹھا ہوا تھا۔

وہ کتنی حسین تھی۔۔ اگر دونوں خدا نا خواستہ مل جائیں تو دونوں کی جوڑی قہر ڈھائے..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور بنجہ پیلیم اس پر خوب بچ رہی تھی دھنک لگا دوپٹہ اسکو چار چاند لگا رہا تھا..

ارمان وائٹ شلوار پیلے کرتے پہ ہری واسکوٹ پہنا تھا.. آفندیز جنریشن کے لڑکوں نے آج کے لیے ایک جیسا جوڑا بنوایا تھا.. خاص کر ڈانس پر فارمنس کے لیے..

پریشہ اپنا دوپاٹنچوں کا شرارہ سنبھال کر آگے بڑھنے لگی تھی تو ارمان نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسکا راستہ روکا لیا.. اس نے ایبر واپچائیں اسکی طرف دیکھا تو ارمان نے کرتے کی جیب سے ایک مٹھی کی ڈبیہ نکال کر اسکے ہاتھ میں تھما دی..

## Posted on Kitab Nagri

ارمان کے کہنے پر اس نے ڈبیہ کھولی تو دو خوبصورت گنگن موجود تھے۔

"کس کے لیے ہیں؟.. تمھاری گرل فرینڈ کے لیے؟.. پریشہ نے شرارت سے کہا مگر گرل فرینڈ کا ذکر کرتے ہوئے اسکی خود کی زبان حلق تک کڑوی ہو گئی تھی..

اگر وہ لڑکی اسے مل جاتی تو ضرور اس نے ایک بار تو اسکو مارنا تھا.. "وہ لڑکی جو دنیا میں موجود ہی نہیں تھی"۔

پریشہ کی تصوراتی دنیا میں اسکی شکل بندریاؤں جیسی تھی..



"بھاڑ میں گئی گرل فرینڈ یہ تمھارے لیے ہیں"۔

www.kitabnagri.com

"میرے لیے!!.. سچی!!.. بہت پیارے ہیں.. "اس نے گنگن کڑے اپنے ہاتھوں میں پہن لیے تھے.. فاسٹ سروس کی بدولت..

"ایک بات بولوں انھیں ہمیشہ پہنے رکھنا کبھی بھی مت اتارنا"۔ ارمان نے اپنی دلی خواہش ظاہر کری..



## Posted on Kitab Nagri

"جو حکم لندن ریٹنز: اتنے خوبصورت ہیں یہ میں تو مرنے کے بعد بھی نانا تاروں.. "پریشہ اپنے ہاتھ سے کنگن اور چڑیوں کی چھن چھناہٹ پیدا کر رہی تھی..

وہ کڑے سونے کے تھے اور پریشہ اسے اب سب جگہ پہنے رکھتی مگر پریشہ کو تھوڑی معلوم تھا اس بارے میں وہ تو آرٹیفیشل سمجھ رہی تھی..

تحفے کی قیمت نہیں پوچھتے اسی وجہ سے پریشہ نے بھی نہیں پوچھی تھی.

ویسے بھی کونسا ارمان نے اس کے پوچھنے پر سچی قیمت بتانی تھی... اگر پریشہ کو معلوم پڑتا کہ وہ کتنے قیمتی کنگن ہیں. تو کبھی پہنتی بھی نا.. بلکہ وصول ہی نا کرتی...

"یہ ٹھیک ہے پہلے غصہ کرو پھر تحفہ دے دو.. "وہ کل کے ڈانٹے کی بات کر رہی تھی.. جب ارمان نے اسکو سب کے سامنے بلا وجہ رونے پر ڈانٹا تھا.

"میری غلطی تھی بس.. مجھے غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا مگر باولی تم بھی تو خواہ مخواہ رو کر قہرام مچا رہی تھیں.. "بولتے ہوئے اسکی نظریں ان کنگنوں پر تھیں جو اب پریشہ کی ہاتھ کے زینت تھے..  
www.kitabnagri.com

ارمان نے یہ نہیں بتایا کہ اسے اس کے رونے سے برا لگ رہا تھا اور تکلیف ہونے لگی تھی..

"تمہیں کیا پتا میں نے کتنے دل سے وہ ڈریس بنوایا تھا.."

"تو اب یہ والا پسند نہیں آیا؟..." اس نے سینے پہ ہاتھ باندھ کر کہا.

## Posted on Kitab Nagri

"آیا ہے.. اس نے شرارت سے آنکھیں جھپکائی.. اور یہی وہ پل تھا جب ارمان کے دل کی بیٹ مس ہوئی.. دل بغاوت کرنے پر آمادہ ہو رہا تھا..

اس نے فوراً اسکے چہرے سے اپنی نظریں پھیریں اور بات ختم کر کے اسے خود ہال لے آیا تھا..

\*\*\*

شامیر نے منہا کو دعوت دی تھی اسکا آنے کا ارادہ تو نہیں تھا مگر شامیر کو سبق سکھانے کے لیے آگئی تھی۔  
شامیر نے بیک گراؤنڈ پر گانا چلوا دیا تھا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں تیرا بوائے فرینڈ

تو میری گرل فرینڈ

لو مینو کیندی نانانا

رکتے جامیری گل تے سن

## Posted on Kitab Nagri

لو مینو کیندی نانانا..

منہا اینٹرنس سے اندر آرہی تھی اور شامیر شوخی مارتا ہوا بالوں کو اسٹائل سے پیچھے کر کے اور اپنی واسکوٹ کو جھٹکا دیے اسکی طرف بڑھنے لگا گانا مسلسل پیچھے نک رہا..

تو نے ماری اینٹریاں

تو دل بجی گھنٹیاں

ٹن ٹن ٹن

منہا جو اس سے فل لڑنے کے موڈ میں تھی اسکی ہیر پینتی دیکھ کر ہنسنے لگی تھی.. منہا کے دل نے کوئی دس بارہ بار بیٹ مس کری ہوگی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ گرین فراک میں ملبوس تھی اور شامیر گرین واسکوٹ میں دونوں میں بس اتنا اتفاق تھا..

"میری ہیر و سنن.. مطلب ڈاکٹر صاحبہ آخر کار آہی گئیں... "شامیر اسکے کان پہ تھوڑا سے جھکتے ہوئے بولا کیونکہ آواز تو میوزک کی بدولت کسی کے کان میں ہی نہیں پڑ رہی تھی..

## Posted on Kitab Nagri

"تمھاری دلہن... "منہا نے اعتماد سے اسے یقین کرایا تھا..

اچانک اتنے بڑے بدلاؤ پہ شامیر کو جھٹکے لگے تھے... ان چند لمحوں میں اسکا دل پوری دنیا کی سیر کر آیا تھا..

"آریو سیریس؟..." وہ بے یقینی سے بولا..

"ایسس... ابھی کچھ لمحوں پہلے تمھیں دفنانے کا خیال تھا مگر اب تمھیں دیکھ کر لگتا ہے تم ہی منہا خان کے لائق.. کیونکہ ابھی تک کوئی ایسا نہیں جو ایک بار بے عزت ہونے کے بعد دوبارہ میرے پاس آئے.. اینڈیو نوواٹ آئی لائک یور ایڈیٹیوڈ ٹوچ.."

"لیکن میں نے تم سے شادی کے بارے میں کب کہا.. "شامیر کا انداز بدل گیا تھا اور منہا کا رنگ اڑ گیا.. تو مطلب کیا شامیر اسے پاگل بنا رہا تھا..



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"واٹ... "حیرانی کا سمندر اسے آکر ٹھہرا تھا..

"اوہ سوری... اب تمھارا دلہا ہونگا تو اتنا حق میرا بھی ہے کہ تمھیں سر پرانہ دیتا رہوں.. "منہا اسکی بات سن کر پر سکون ہوئی.. روز ایسے ہی جھٹکے شامیر آفندی سے ملنے تھے..

## Posted on Kitab Nagri

"شامیر آفندی یو آر دائی ون ہوڈیڈنٹ پرپوزمی... بس باتوں میں ہی تم نے خاموشی سے اپنے جذبات کا اظہار کرا۔ تمہاری فیلنگز مجھ سے چھپی نہیں تھیں.. تم منہا خان کی ٹلکر کے ہو اور مجھے اپنے جیسے سے سر پھوڑنے میں زیادہ مزا آئے گا.." وہ فاتحانہ مسکراتی ہوئی کہہ رہی تھی..

شامیر کو اس سے اتنی سمجھ داری کی توقع نہیں تھی.. شامیر کا بھی تو یہی ارادہ تھا کہ اپنے جیسی سے ہی سر پھوڑے..

"تم نے میرے سامنے کوئی تھرڈ کلاس شاعری پیش نہیں کری ناہی کوئی سستا پرپوزل کیا.. یہی چیز مجھے پسند آئی.." منہا بھی واقعی بہت عجیب تھی..

"گریٹ!! کیونکہ شامیر کبھی کسی کے قدموں میں نہیں گرتا.." شامیر نے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا اور وہ اسکی حرکت پر کھکھلا اٹھی.

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چند لمحوں میں دونوں نے زندگی ساتھ گزارنے کا فیصلہ کر لیا تھا.

"مجھے تم سے محبت نہیں ہے.. بس مجھے تم تمام لڑکیوں سے اچھی لگی ہو.. میرے نزدیک محبت ایک خوبصورت رشتہ ہے جو شادی کے بعد کھلے تو بہتر ہے.." شامیر ہاتھ تھامے ہی اسے کہہ رہا تھا جیسے اسے مان دے رہا ہو....

اتنی سمجھ داری والی بات کی شامیر سے توقع نہیں کری جاسکتی مگر محبت واقعی اندھی ہوتی ہے اسے بھی ہو گئی تھی بس اظہار کرنا نہیں چاہتا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

کیونکہ وہ شامیر آفندی تھا اور اسکی مرضی جو وہ کرے اور محبت کا اظہار بھی اس نے بعد کے لیے چھوڑ دیا تھا..

وہ اپنے بھائی کی حالت سے بخوبی واقف تھا وہ جانتا تھا کہ اسکا بھائی ارمان شہیر آفندی اسکی چہیتی گنی میسنی کزن پریشہ حیات نور سے کس حد تک عشق کرتا ہے.. بس اظہار نہیں کر پاتا اور اسے یہی بات سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ پریشہ کو اپنے جذبات سے کیوں باخبر رکھ رہا ہے.. اور یہی حرکت شامیر نے کری تھی مگر اس نے لڑکی کو ہاتھ سے نکلنے نہیں دیا تھا..

بس یہی فرق تھا دونوں بھائیوں کے کیس میں کہ ارمان مجبور تھا اور شامیر کو کوئی کر نہیں سکتا تھا..

شامیر اسی لیے محبت کا اقرار نہیں کر رہا تھا کہ اگر نصیب میں نہیں ہوئی تو دل کم تکلیف برداشت کرے گا.. کیونکہ ارمان کو محبت پہلے ہی ہو گئی.. جب تک اس نے خود قبول نہیں کری تھی تب تک وہ بھی اپنی زندگی کا سفر بہترین طریقے سے گزار رہا تھا.. لیکن جس دن وہ خود سے اقرار کر بیٹھا ہے تو دل کے ہاتھوں کئی بار زخمی ہو جاتا ہے..

اللہ کی ذات کے بعد ارمان کو اس لڑکی سے عشق ہو اور ایک عشق سے دوسرے کے حصول کی دعائیں کرتا تھا.. اللہ سے عشق ایسا ہے کہ اگر ہو تو سب کچھ ممکن ہو جائے.. وہ ذات اس بات کا برا نہیں مانتی.. وہ اپنے بندے کا صبر آزمائی ہے اگر وہ صبر پورا اترتا تو اسے بہترین سے نوازتی ہے اب چاہے وہ اسکا عشق اسکے لیے بہترین ہو یا پھر کچھ اور...

شامیر دل ٹوٹنے سے ڈرتا تھا.. مگر منہا تو جوڑنے اور اسے سنبھالنے والی تھی.. ہاں بہت لڑا کہ تھی مگر وہ بھی اسکی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی.. محبت پہلی نظر میں ہوتی ہے اور جو شخص پہلی نظر میں اچھا لگے وہ تبھی ہو جاتی ہے.. محبت کا پھول اسکے دل میں بھی پہلی ملاقات میں کھلا تھا.. وہ اس سے دور بھاگنا چاہ رہی تھی مگر آج خود سے اقرار کر بیٹھی تھی..



## Posted on Kitab Nagri

اب دیکھنا یہ تھا کہ دونوں دیوانے پوری زندگی کیسے ایک دوسرے پر بم بن کے پھٹتے رہتے...

\*\*\*

حادث اور زری کی اینٹری کے لیے گلاب کے پھولوں کی پتیاں منگوائیں تھیں..

"مشک میں نے آپکو بولا تھا کہ اس شاپر میں پتیاں رکھی ہیں یاد سے نکلتے وقت اپنے ساتھ لے آنا.." فاطمہ بیگم اسے یاد دلانے کی کوشش کر رہی تھیں جو یہ کہہ رہی تھی کہ پتیاں اسکے پاس نہیں ہیں...

"اوہ ہاں میں نے شایان کو دے دی تھیں.." مشک زہن پر زور ڈالے کہنے لگی.. آج کے فنکشن کا یہ پہلا بھنڈ تھا..

فاطمہ بیگم نے شایان کو دیکھا اور اس نے کھسیانے پن سے نظریں چرائیں..

"قسم سے خالہ جان میرے پاس نہیں ہیں.. ہاں اس نے مجھے دی تھیں مگر میں نے وہ کچن کے کاؤنٹر پر رکھ دی تھیں.." شایان نے اپنے خالی ہاتھ انکو سامنے کر کے دکھائے۔

سب ایک دوسرے پر ٹوپی ڈال رہے تھے.. باہر زری اور حادث اندر آنے کے انتظار میں بے قرار تھے اور یہاں انکے تماشے ہی نہیں ختم ہو رہے تھے..

## Posted on Kitab Nagri

"اتنی لا پرواہی!! مشک مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی.. "فاطمہ بیگم پریشانی سے سر پکڑے کہہ رہی تھیں۔ ساتھ کھڑی  
ارسلہ اور رابعہ بیگم نے بھی ان دونوں کو ڈانٹا تھا..

"یادیر ہو رہی ہے.. باہر حادثہ اندر آنے کے لیے مر رہا ہے کہیں وہیں انتقال نہ کر جائے.. "شامیر بھاگتا ہوا انکے پاس  
آیا..

"اوہ بھائی یہاں پتیاں ہی نہیں آئیں اب ایسے ہی انکو اندر بلا لو.. "پریشہ شامیر کو مخاطب کرتی ہوئے بولی..

"کیوں پتیوں کو کیا ہوا؟؟ گاڑی میں سے پتیاں نہیں نکالیں؟.. شامیر کے ماتھے پر بل آئے..

"کیا کہا گاڑی؟... مگر یہ ہمارے ہیر و داگریٹ ڈفر علی کاؤنٹر پر بھول آئے وہ تو... "مشک شایان کو گھورنے لگی تھی اسی کی  
وجہ سے سارا جھنڈ ہوا تھا..

"ارے میں نے دیکھ لیں تھیں تو گاڑی میں ڈال دی تھیں اور ملاہم تم کو بتایا تو تھا.. تم نے کسی کو بتایا نہیں.. "شامیر کی بات  
سے سب کو حوصلہ ہوا جیسے اس نے پتا نہیں کونسا راز بتایا ہو اور سب ملاہم کو گھور گھور کے دیکھ رہے تھے جو بتیسی دکھائے  
کھڑی تھی جیسے اسکی چوری پکڑی گئی ہو۔

سوری وہ میں جلدی جلدی میں تھی نا تو میں نے سنا نہیں... "ملاہم نے سر پہ انگلی رکھے سوچنے کی ایکٹینگ کری اور بہانہ  
بنادیا.

اصل میں تو اسے شایان کی بے عزتی کے مزے سے مطلب تھا جب ہی بالکل خاموش کھڑی تھی...

## Posted on Kitab Nagri

"چلو اب مسئلہ حل ہو گیا نا تو سب اپنی جگہ سنبھالو میں پتیاں لے کر آتا ہوں.." شامیر کہتا ہوا باہر کی طرف لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا..."

حارث باہر کھڑا تپ رہا تھا آدھے گھنٹے سے اسے ارمان باہر کھڑا کر گیا تھا۔

اب تماشا نہ ہوتا تو شادی کیسے ہو جاتی...



ساری دنیا سے جیت کر میں

آیا ہوں ادھر

تیرے آگے ہی میں ہارا

کیا تو نے کیا اثر

میں دل کا راز کہتا ہوں

کہ جب جب سانسیں لیتا ہوں

تیرا ہی نام لیتا ہوں

## Posted on Kitab Nagri

یہ تو نے کیا کیا!!!

جانے کون ہے تو میری

لیلا جانوں میں مگر

جہاں جاؤں میں کروں

میں وہاں تیرا ہی ذکر

مجھے تو راضی لگتی ہے

جیتی ہوئی بازی لگتی ہے

طبیعت تازی لگتی ہے

یہ تو نے کیا کیا..



حادث اور زری اینٹرنس سے اندر داخل ہو رہے تھے.. حادث کے چہرے پہ الگ ہی خوشی تھی.. سالوں کی محبت اب اسکی ہونے جا رہی تھی..

زری پیلے رنگ کے شرارے میں ایک جل پری لگ رہی تھی.. ڈھیلے چٹیا جس میں سفید موتیے کے پھول لگے ہوئے تھے.. دونوں ہاتھ چوڑیوں کی چھپناٹ پیدا کر رہے تھے..

## Posted on Kitab Nagri

حادث بیک گراؤنڈ میں چلتا گانا خود بھی گنگنا رہا تھا.. اور زری کا چہرہ الال ٹماڑ جیسا ہو چکا تھا..

پورے ہال کی لائٹنگ اچانک سے آن ہوئی جو انکی اینٹری کی وجہ سے بند کر دی تھیں..

اسٹیج کے چاروں طرف پھول جھاڑیاں جلنا شروع ہو گئی تھیں اور انکے استقبال میں کھڑے سب پتیاں اچھال کم ادھر ادھر پھینک کر ضائع زیادہ کر رہے تھے..

پریشہ نے اپنی پوری پلیٹ کی پتیاں ارمان کے اوپر اپنی ڈانٹ کا بدلہ لینے کے لیے الٹ دی تھی..

ارمان نے جب اسے آنکھیں دکھائیں تو وہ کھسیانی ہو کر کھڑی ہو گئی.. مگر یہ اس نے حسین نادانی کری تھی.

"نور ابھی میں کچھ الٹ دوں گا تو روتی پھر وگی اور میرے پاس اپنا سو جامنہ لے کر بالکل نا آنا..." ارمان کا اشارہ سامنے رکھے پانی کے کنٹینر کی طرف تھا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پریشہ بوکھلا سی گئی تھی کوئی جواب دماغ میں نہیں آرہا تھا ایسا ارمان کے اسے نور پکارنے کی وجہ سے ہوا تھا..

وہ بھی ایک تھا اسے اندازہ تھا کہ نور پکارنے پر پریشہ لا جواب ہو جائے گی.

## Posted on Kitab Nagri

اسٹیج پورا گیندے کے پیلے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔ حارث آہستہ سے زری کو اسٹیج پر لے کر چڑھ رہا تھا ارمان نے آکر اسے روک دیا۔۔

ابھی نکاح باقی تھا تو دونوں ساتھ نہیں بیٹھ سکتے تھے۔۔ حارث دانت پیستے ہوئے وہیں رک گیا اور مشک اور پریشہ زری کو اسٹیج پر لے آئیں۔۔

مولوی صاحب کے الفاظ زری کے کانوں میں پڑ رہے تھے۔۔

"یہ وقت ہر لڑکی کے لیے مشکل ہوتا ہے خود کو کسی دوسرے شخص کے سپرد کرنا۔۔ اپنا گھر چھوڑ کر اسکے گھر جانا ساری زندگی کسی اور کی ہو کر رہنا۔۔ والدین کے گھر میں تو آزادی سے زندگی گزاری جاتی ہے مگر شادی کے بعد شوہر کے ہر حکم کی فرمانبرداری لازمی ہوتی ہے۔۔"

اور ہر اچھی فرمانبردار بیوی اپنے شوہر کے ہر حکم کی تابعداری کرتی ہے۔۔ یہی باتیں ہم اپنی بہن بیٹیوں کو سیکھتے ہیں۔۔

مگر یہ رشتہ دونوں طرف سے نبھایا جاتا ہے کسی ایک کے کندھے پر اسکی ذمہ داری نہیں ہوتی۔۔

www.kitabnagri.com

اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں اپنی ذمہ داری سے بھاگتے ہیں تو وہ سب سے بڑے بیوقوف ہوتے ہیں۔۔

دنیا کے ساتھ آخرت بھی خراب کرتے ہیں۔۔

ایک دوسرے کے حقوق میں کمی کرنا غلط بات ہی ہے۔۔ اور گناہ الگ۔۔



## Posted on Kitab Nagri

خیر یہاں تو ہمارے دلہا اور دلہن دونوں سمجھ دار ہیں۔۔

لال ٹشو کپڑے کا دوپٹا سے گھونٹ ڈالا ہوا تھا.. حارث اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھا تھا اور اسکے قبول ہے بولنے کا انتظار کر رہا تھا..

"قبول ہے".... ایک موتی کی شکل میں آنسو اسکے ہاتھ پر گرا.

پھر پوچھا گیا.. "قبول ہے..." (حارث تیمور میں اب کی ہوں)..

آخری اور تیسری بار پھر پوچھا گیا اور اس نے دل ہلکا کر کے کہا..

"قبول ہے.." (دل و جان سے مجھے حارث قبول ہے!! اب یہ زری احمد زرفشاں تیمور بن گئی ہے اور اسکا دل صرف حارث تیمور کی ملکیت میں رہے گا.. وہ اسے اپنا بنائے رکھے گی اور خود اسکی ہو کر رہے گی)..

حارث نے دل میں اللہ کا شکر کرا..

www.kitabnagri.com

حارث کو نکاح پڑھاتے وقت جب مولوی صاحب نے پوچھا اس نے تو بے شرمی سے جلدی جلدی تین بار قبول ہے قبول ہے قبول ہے کہا دیا..

ان سب نے خوب شور مچایا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

"حارث اب تو گیا.. پہلا قربانی کا بکرا قربان ہو گیا... اللہ تیری قربانی قبول فرمائے..." ارمان اسے گلے سے لگا کر تھپ تھپائے کہہ رہا تھا.. اور حارث بھی خوب ہنس رہا تھا..

"سالے ہنس لے.. دیکھنا اب کیسے زری تجھے تارے دکھائی گی.." سعدی نے اسکو آج بھی نہیں بخشا تھا زوردار گھونسا اسکی کمر پہ جڑ دیا تھا اور حارث کراہ اٹھا..

سب مہمانوں میں نکاح کے بعد چھوڑا کی بیکیٹز بانٹتے تھے جو مل ہی نہیں رہے تھے..

فاطمہ بیگم سمعیہ اور مشک ہر برس رہیں تھیں.. سمعیہ کو حورم بہت تنگ کر رہی تھی تو انھوں نے مشک کو وی بیکیٹز کا بیگ سنبھال کر رکھنے کے لیے کہا تھا..

اور اس نے ایسا سنبھال کے رکھا تھا کہ اب وہ مل ہی نہیں رہا تھا..

"تم لوگ آج مجھے پاگل کر دو گے.. کوئی کام جو طریقے سے کر لو گے تو پتا نہیں قیامت آجائے گی". وہ سر پکڑ کر صوفیہ پہ بیٹھ گئیں..

ساری ٹیبل کے نیچے جھانک جھانک کر دیکھ لیا تھا کہ شاید کہیں مل جائے کیونکہ مشک نے کسی ایسی جگہ ہی رکھا تھا..

"پھوپو بیگ تو کہیں نہیں مل رہا.. "شامیر ہانپتے ہوئے آیا تھا..

ارمان نے پورے ہال میں نظر دوڑائی کہ آخر ایک بیگ کہاں جاسکتا ہے..

## Posted on Kitab Nagri

"شامیر اسٹیج پہ جھولے کے پیچھے دیکھ وہاں لازمی ہو گا..." ارمان واسکوٹ ٹھیک کرتے بولا..

ساری جگہ دیکھ لیں تھیں بس وہی اسٹیج باقی تھا وہاں ہر بیگ کے ملنے کے چانسز تھے...

"اٹھ اٹھ..." شامیر نے حارث کو تنگ کرنے کے لیے اٹھادیا اور بیگ ڈھونڈنے کا کہا..

"اوبھائی میری شادی ہے مجھ سے تم لوگ یہ کام نہ کرواؤ.." حارث واپس بیٹھ گیا...

"بنوتی تیری شادی پہ ہی سارے مسئلے ہو رہے ہیں آگے پتا نہیں کیا کیا ہو گا.." شامیر تنک کے بولتا ہوا بیگ ڈھونڈ رہا تھا..

اور حارث اسکی بات پر اپنے ہاتھ ہی پر مکہ مار سکا.. اگر زری نا بیٹھی ہوتی تو آج شامیر کی دھلائی پکی تھی..

شامیر کی نظر پیچھے ایک بیگ پر پڑی اس نے کھول کر دیکھا اور اتنی زور سے چیخا کہ زری ڈر کے مارے کھڑی ہو گئی اور

حارث اسکو حیرانی سے دیکھ رہا تھا...  
www.kitabnagri.com

"مل گیا گاؤں والوں..." شامیر بیگ پکڑے اسٹیج سے نیچے آ گیا.. پھر اللہ کا نام لے کر وہ پیکٹس سب میں بانٹے گئے..

فاطمہ بیگم نے قسم کھالی تھی کہ اب مشک کو کوئی کام نہیں دینگے یہ بار بار آخر میں اپنی لاپرواہیوں سے مسئلہ کھڑا کر دیتی

ہے..

## Posted on Kitab Nagri

شانزہ زری کے پاس سے اسٹیج سے نیچے اتر رہی تھی کہ اسکا تصادم کسی بھاری چیز سے ہوا نظر اٹھا کر جب اس بے دیکھا تو کوئی مرد اسکے چہرے کو ہی تک رہا تھا..

"آپ اندھے ہیں دیکھ نہیں سکتے؟" شانزہ بحث کرنا شروع ہو گئی تھی.. رابعہ بیگم کی اس پر سے جیسے نظر پڑی تو اسے وہاں سے کے گئیں..

"بیٹا ہر کسی سے لڑتے نہیں ہیں"..

"پر خالہ وہ کیا اندھا تھا دیکھ نہیں سکتا تھا"..

"بیٹا غلطی سے ٹکر ہو گئی تھی.. میں نے دیکھا تھا وہ جان بوجھ کر نہیں ٹکرایا"۔

ارمان رابعہ بیگم کے پاس کسی کام سے آرہا تھا مگر ساتھ کھڑی شانزہ کو دیکھ کر واپس مڑ گیا..

شانزہ نے اسکی بے رخی نوٹ کر لی تھی.. اسے اپنے کزن کی بالکل سمجھ نہیں آتی تھی.. اور اسکا ایسا برتاؤ بھی برا لگتا تھا..

www.kitabnagri.com

\*\*\*

حادثہ اور زری ساتھ اسٹیج پر بیٹھے تھے... ہر کوئی انکی جوڑی پہ رشک کر رہا تھا.. ایسا لگ رہا تھا اللہ نے دونوں کو بنایا ہی ایک دوسرے کے لیے تھا... اور یہ بات درست ہی تھی..

سعدی اور ملاہم رسم کر رہے تھے باقی سب بھی اسٹیج کی ارد گرد موجود تھے..

## Posted on Kitab Nagri

شامیر پریشہ اور مشک کی کیمرے میں تصویریں لے رہا تھا..

سعدی نے ابٹن کی جگہ مہندی حارث کے منہ پہ لگانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا..

"اوہ اندھے وہ مہندی ہے ابٹن لگا۔۔ میرے منہ کا کیا نقشہ بگاڑنا ہے؟؟۔۔" حارث اسے کہنی مارتے ہوئے بولا..

"کیا ہو گیا تو رات کو تیرے فیشل کر دیں گے ایک دم ٹیوب لائٹ کی طرح چمک جائے گا اور مہندی کے نشان بھی مٹ جائیں گے شاید دد..." سعدی بھی باز نہیں آ رہا تھا..

بھائی جیسا دوست یا پھر دوست جیسے بھائی کی شادی پہ اتنا تو بتاتا تھا..

ملاہم کے منع کرنے پہ سعدی باز آیا اور بہت سارا ابٹن حارث کے منہ پر مل دیا اور ناک کو بھی نہیں بخشا تھا..

زری اسکی شکل دیکھ کر کھل کھلا اٹھی..

www.kitabnagri.com

حارث واقعی بہت مظلوم دلہا تھا..

"ہنس لو تم ایک بار رخصتی ہونے دو پھر ساری ہنسی کے جواب دوں گا.." حارث نے اسکو ہلکے سے کہا.. اور شایان سامنے کھڑا تصویریں لے رہا تھا بات سن کر اپنی ہنسی نہیں روک پایا تھا..

"آپ مجھے دھمکیاں نادیں... ایسا نا ہو کہ شادی کے بعد آپ مظلوم شوہر کہلائے جائیں.." بزری ہنستی ہوئی بولی.. وہ حارث سے ڈرتی تھی مگر ابھی اسے مشک پریشہ اور ملاہم نے گھنٹہ بھر بیٹھ کر پاؤں پر اپ کر ا تھا کہ حارث مونسٹر سے ڈرنا نہیں ہے..

## Posted on Kitab Nagri

"بہت اچھے زبان ابھی سے کھل گئی تم ملو تو سہی پھر بتاؤنگا تمہیں تو میں.." حارث سمجھ گیا تھا پریشہ نے ہی اسے چابی بھری ہے ورنہ اسکی زری بہت معصوم تھی..

"بس کر دے کتنا دھمکائے گا.. اب کارٹون لگ رہا ہے تو وہ ہنسے بھی نا.." سعدی اسکے کندھے پہ زور سے ہاتھ مار کہ بولا جس سے حارث غلطی سے بیلنس خراب ہونے کی وجہ سے زری کے کندھے سے ٹکرایا تھا..

زری کا رنگ اچانک یہ اسکے ساتھ تصادم ہونے پر سفید ہو گیا اور حیا کی لالی چہرے پر آگئی..

"منخوس!! انسان بن جا.." حارث نے سعدی کو ٹوکا... لیکن دل میں اسے جھپیاں ڈال رہا تھا کہ سعدی یارے ایسی غلطیاں تو بار بار کیا کر...

چاروں بھائی اور رحمان صاحب کے داماد اور ان کے قریبی احباب دوست و غیر ایک ساتھ ہی بیٹھے تھے..

ارمان ساری مینجمنٹ کا کام دیکھ رہا تھا ورنہ باقی ساروں کو تو تصویریں لینے سے فرست نہیں مل رہی تھی..

ارمان سب سے سلام دعا کر کے فاروق صاحب کے برابر میں بیٹھ گیا..

سب اپنی ملکی سیاست کی باتوں میں مصروف تھے.

فاروق صاحب نے ارمان کو مخاطب کر..

"بیٹا کل ایک ساتھ دولاکھ کے قریب رقم نکلی ہے خیر تو ہے نا..."



## Posted on Kitab Nagri

انہوں نے فکر مندی سے پوچھا کیونکہ ارمان کریڈیٹ کارڈ کم استعمال کرتا تھا۔

ارمان جو موبائل میں لگا تھا اسے بند کر کے ہاتھ مڑوڑنے لگ گیا۔

"خیر ہی ہے بابا... ایسا آج تک کوئی پیدا نہیں ہوا جو ارمان آفندی کے لیے مسئلہ کھڑا کرے... (سوائے آپکے)" اپنی بات کہہ کر دل کی بات اس نے دل میں ہی سوچی تھی۔

"حارث کی شادی کی وجہ سے ہی ایک ساتھ اتنی رقم نکالی تھی۔" جھوٹ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ اس نے اپنے ابا سے کہا تھا۔

یہی کہہ سکتا تھا۔ ورنہ یہ تو نہیں بتا سکتا تھا کہ انکی بھتیجی کی محبت میں اسکے لیے تقریباً دو لاکھ کے کنگن خریدے ہیں... وہ ڈرتا نہیں تھا مگر اپنے ابا کو پریشہ کا نام نہیں بتا سکتا تھا۔

"چلو کر لو خرچہ اگلا نمبر تمہارا ہی ہے..." انہوں نے اسکے کندھا تھپتپایا۔ ارمان نے بے بسی سے انکو دیکھا تو انہوں نے اسکو حوصلہ دینے کے لیے اسکا ہاتھ بھی تھپتھپا دیا تھا۔ اور مان کا حلق اندر تک کڑوا ہو گیا اور سونے پہ سہاگاتب ہو واجب شانزہ پر اسکی نظر پڑی جو کسی سے باتیں کرتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

تمام بڑے اور مہمان حارث اور زری کی رسم کر رہے تھے۔۔ تھرڈ جنریشن نے یہ کام سب سے پہلے کر لیا تھا اب ڈانس کر کے فلور پہ آگ لگانے کے لیے تیار تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

سب اپنے پار ٹنر کے ساتھ تھے..

شامیر نے مشک کو سائیڈ ہٹا کر کے منہا کو اپنی پار ٹنر بنالیا تھا.. اور اسے کہہ دیا جیسا سب ڈانس کرے تم بھی ویسا ہی کرتی جانا..

مشک کو نے پر منہ بنائے کھڑی تھی کوئی اسے کوئی پار ٹنر مل ہی نہیں رہا تھا.. اور پرفارنس کے لیے پار ٹنر کا ہونا لازمی تھا۔ دور سے ابان تب ہی اسکے پاس آیا اور ایسے منہ سو جھائے رکھنے کی وجہ پوچھی..

کالے کرتے پا جامے میں وہ غضب لگ رہا تھا..

"کچھ نہیں ہوا" مشک منہ پھلائے کھڑی تھی..

"تم مجھے بتا سکتی ہو کیا تمہاری مدد کر دوں.. "اس نے اسے آفر کری..

"آپ منع کر دیں گے.. "معصومیت تو بس مشک پر ہی ختم ہوئی تھی..

"نہیں کرونگا.. "اس نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر وعدہ کر لیا تھا..

"شامیر برگر منحوس نے اپنی دوست کو میری جگہ پار ٹنر بنالیا اب میں کیا کروں گی.. میرے بھائی کی شادی ہے اور میں ہی ڈانس نہیں کر سکتی..."

"تو میں ہوں نا.. تمہارا پار ٹنر بن جاؤنگا اس میں منہ پھلانے والی کونسی بات ہے..."

اس نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر باور کرایا تھا کہ جب وہ ہے تو پھر کیا مسئلہ..

## Posted on Kitab Nagri

"واقعی؟۔۔" مشک ایک دم چمک اٹھی..

اپنا پنک غرارہ سنبھالتی ہوئی وہ ابان کو ڈانس فلور پہ لے آئی تھی...

سب سے آگے ارمان پریشہ اور شامیر منہا کا گروپ تھا..

باقی پیچھے سعدی اور شایان اپنے پارٹنرز کے ساتھ سیٹینگ سے اپنی جگہ سنبھالے ڈانس کے لیے ریڈی تھے.



دلہے کی سالیوں ہرے ڈو پٹے والیوں

جوتے دے دو پیسے لے لو

دلہن کے دیور تم دکھلاؤ نایوں تیور

www.kitabnagri.com

پیسے دے دو جوتے لے لو...

یہ تو گانا چل رہا تھا جسکے اوپر ڈانس جاری تھا..

پریشہ خاموشی سے اسٹیج پر گئی اور مہندی کے دن ہی اس نے حارث کا جوتے اپنی فنکاری سے چرا لیا.. لوگ یہ رسم بارات میں کرتے ہیں مگر اس نے آج ہی کرنی تھی. مشک ملاہم اور شانزادہ بھی اسکے ساتھ ملی تھیں...

## Posted on Kitab Nagri

کیونکہ بعد میں تو حارث کو مزید رسموں کے نام سے اور لوٹنا تھا۔

پریشہ حارث اور زری کو بھی ساتھ ڈانس فلور پہ لے آئے تھی۔ حارث کو اب تک ایک پاؤں کے جوتے کا غائب ہونے کی فکر نہیں تھی۔

ڈانس کرتے کرتے شامیر کی نظر اسکے خالی پاؤں پر پڑی۔

"پریشہ یار مجھے بھی ملا لو۔ حارث سے اس جوتے کو واپس دینے کے لیے اچھی رقم وصول کر لینگے۔" شامیر پریشہ کی عدالت میں کھڑا تھا۔

"نانچے یہ رسم بہنیں کرتی ہیں اور تم لڑکے ہو تو باجی نا بنو۔۔۔" پریشہ نے صاف دونوں ہاتھ کھڑے کر دیے۔

"یار میں باج بن جاؤنگا۔۔۔ دیکھ لو تمہارا برگر بوائے ہوں میں ایسے ناکرو۔" وہ چہرے پہ دو نمبر آتی ہنسی چھپائے التجا کرتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اوئے نکل۔۔۔" مشک اسے دھکا دے کر بھگانے لگی۔

"کیوں نکل؟۔۔" وہ طیش میں آیا۔

"شامیر میں خالہ کو بول دوں گی کہ پیسوں کے معاملے میں کیسا منحوس پن اور نندید اپن دکھا رہے ہو۔۔۔ شانزہ اسے انگلی اٹھا کر وارن کر رہی تھی۔" ارمان تبھی آگیا۔

"انگلی نیچے میرا بھائی ہے یہ۔" ارمان نے بگڑے تیور دکھائے۔ آج تو صرف شانزہ کی وجہ سے بھائی چارہ بلندی پر تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

شامیر نے ارمان کو ساری بات بتائی..

اب اسٹیج پر رقم کے اوپر بحث چل رہی تھی..

"او بھئی آج کے دن یہ جوتا چھپائی کی رسم نہیں ہوتی تو نکلو اور میرا جوتا واپس کرتی جاؤ"۔ حارث نے ٹھینکا دکھایا تھا..

"پہلے پیسے پھر جوتے..." پریشہ نے بھی بدلے میں ٹھینگے کا اشارہ کرا..

"لنڈا کی بھکاریں آگئیں..." سعدی نے شوخی سے کہہ کر ان چاروں کی ہٹائی تھی.

"پچاس ہزار روپے دو... ورنہ بھول جاؤ کہ دو دن بعد تمہاری بارات بھی ہوگی... زری یار تم اپنے ڈیئر ہسبینڈ گلے میں پڑے ڈھول کو سمجھاؤ..." ملاہم اسکے پاؤں کے پاس ہی بیٹھی تھی.. سب ارد گرد چپکے کھڑے تھے.. خوب نیا تماشا لگا ہوا تھا..

ایک ختم نہیں ہوتا تھا دو سرا پہلے ہی نازل ہو جاتا تھا..

"پچاس ہزار شکل دیکھی ہے اپنی.. بلکہ پچاس ہزار کبھی دیکھے بھی ہیں جو مانگ رہی ہو..." شامیر نے چڑ کر کہا.. کیا ہو جاتا اگر وہ لوگ اسے بھی شامل کر لیتیں تو ایک حصہ اسکے پاس بھی آتا..

دس دس ہزار ان چاروں میں بنٹتے اور پانچواں حصہ منال کے پاس آتا..

"ارے بیٹا دے دو تم کب سے اتنے کنجوس ہو گئے.. زوار صاحب نے نا سے مخاطب کرا..

## Posted on Kitab Nagri

"ماموں آپکی لینڈ لائڈ بیٹی اپنا بخار نہیں دیتی تو میں پچاس ہزار روپے کیوں دے دوں..." حارث کی بات پر زوار صاحب ہنسنے لگے تھے..

ہر کسی سے اپنی بیٹی کے ایسے کارناموں کی داستانیں سن سن کر اب انکے کانوں کو عادت ہو گئی تھی..

"ایک کام کرو پانچ ہزار کر لو... اتنے جوتے کی قیمت نہیں پھر بھی ہم خیراتی طور پہ دے دیں گے.." شایان ناخن منہ میں چبائے بول رہا تھا..

"تم ہی رکھو یہ خیرات اپنی شادی کے لیے سنبھال کر... حارث تم سوچ لو ورنہ تو نا ہی تمہیں جوتا ملے گا نا ہی زری..." پریشہ آنکھیں مٹکا کر بول رہی تھی..

ہم جوتا خود ڈھونڈ لیں گے.. سعدی نے نیا ٹاپک نکالا..

"مل ہی نا جائے تمہیں.." جوتا پریشہ نے اپنے شرارے میں ہی چھپا رکھا تھا..

سعدی اور شامیر جگہ جگہ دیکھ تھک ہار کر واپس آ گئے..

"لولوٹ کے بدھو گھر کو آئے.." مشک دانت کی نمائندگی کرتے ہوئے بولی..

حارث نے جل کر پچاس ہزار پریشہ کے ہاتھ میں رکھے۔ مشک جوتا نکال کر دینے ہی والی پریشہ نے اسے ٹھہرنے کا اشارہ کر..

"مشک بے بی ویٹ پہلے رقم گن تولوں.."

ارمان نے پریشہ کے ہاتھ سے رقم لی اور اسکے سامنے ایک ایک نوٹ گن کر واپس دے دی..



## Posted on Kitab Nagri

"لو پورے پچاس ہزار ہیں... تم لوگوں کی لائف سیٹ ہو جائے گی..." ارمان واپس کرتے ہوئے بولا..

"تم زیادہ نابولو... مان تمہاری شادی ہر ہم رقم بڑھا دیں گے..." مشک بنا مزے سے بولی...

ارمان دل میں یہ سوچ رہا تھا "افراد تو ایک کم ہو گا پگر بھی میسینیاں رقم بڑھائیں گی.." "مگر مشک کو تھوڑی پتا تھا ان چاروں میں سے ہی کوئی ایک ارمان کی دلہن ہوگی..

پریشہ کارنگ پھیکا پڑ گیا تھا ارمان کی شادی کی بات سن کر اور ارمان کا حال بھی اس سے کچھ الگ نہیں تھا..

دونوں کچے دھاگے کی ڈور سے بندھے تھے..

پریشہ نے رقم ملنے کے بعد جب جوتا اپنے پاس سے نکالا تو ان سب کے منہ کھلے رہ گئے تھے..

سب بڑوں پریشہ کی چالاکی پر ہنسنے لگے تھے... اور یہ ہنسی ان پانچوں کو طنزیہ لگ رہی تھی جیسے سب ان پہ ہنس رہے ہوں کہ لڑکیوں کے جال میں پھنس گئے..

www.kitabnagri.com

رامس اور لیزا بھی فنکشن میں موجود تھے..

کھانا کھل چکا تھا...

## Posted on Kitab Nagri

تھرڈ جنریشن اور انکے دوست سب ایک ساتھ ہی بڑی ٹیبلز پہ موجود تھے جو خاص کر شایان کا آئیڈیا تھا... ورنہ اسپیشل ٹیبلز بس دو جگہ ہوتی ہیں پر یہاں جگہ جگہ لگیں تھیں.. آخر کار حارث کے یونی فیلوز، زری کے یونی فیلوز اور ان سب کے کلاس میٹرز بھی تو مدعو تھے.. ہال کافی بڑا تھا.. کمبائن مہندی کی وجہ سے ہی بڑا اور کشادہ ہال ارنج کرا تھا..

شامیر کھانے کی پلیٹ ہاتھ میں اوپر اٹھائے آ رہا تھا..

"ارے واہ برگر میرے لیے کھانا لائے ہو..۔" مشک تعب سے بولی.. شامیر اسی کی طرف آیا تھا اور اس نے پلیٹ نیچے کر کے اسکے ہاتھ میں پکڑا دی..

خالی پلیٹ دیکھ کر مشک کا منہ کھل گیا اور اسے شامیر پر بہت غصہ آیا.. شامیر واقعی ایسے چل کر آیا تھا جیسے کوئی کھانے کی چیز پلیٹ میں رکھی ہو..

"برگر دفع ہو تم..۔" مشک نے دو تین تھپڑ اسکے ہاتھ مارے تھے..

منہا بھی لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی تھیں اور لیزا اور نازش بھی ساتھ تھیں.. نازش کو پہنچنے میں دیر ہو گئی تھی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مشک کی نظریں ابان پر

شامیر کی منہا ہر

سعدی کی نازش پہ

اور باقی ان تینوں کی ہٹ دھرمیاں دیکھ رہے تھے...

اور حارث صاحب اپنے ہاتھ سے زری کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اسے کھانا کھلا رہے تھے..

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ کھانے کے وقت ارمان اور شایان کے پاس بیٹھی تھی اور اسی کے برابر میں سعدی بھی بیٹھا تھا پھر مشک ملا ہم شایان شامیر وغیرہ سب تھے..

"ارمان تو اپنی شادی پہ مٹن کڑا ہی رکھنا" سعدی چکن کڑا ہی پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا..

"کیوں پریشہ؟.." سعدی نے پریشہ سے کہا جیسے اسکا بھی خیال جاننا چاہ رہا ہو..

"ٹھیک ہے ایک کام کرنا گول گپے، کشمیری چائے، چکن تکہ لب شیریں، رشین سیلیڈ، چکن پلاؤ اور گدھے کے گوشت کا قیمہ رکھنا۔" پریشہ نے پورے کھانے کی لسٹ سنائی تھی۔

"گدھے کا قیمہ؟؟۔" شایان کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے اور منہ کا نوالہ حلق میں ہی اٹک گیا۔

"اوہ بکرے کا قیمہ"۔۔۔ آگے پیچھے نکل گئی میں.. پریشہ نے اپنی زبان دانتوں تلے دبا کر کہا اور ایسا کرنے سے اسکی آنکھیں بھی چھوٹی ہو گئی تھیں.. "خیر یہاں اتنے گدھے بیٹھیں ہیں تو کسی قیمے کی کیا ضرورت!!"

"میری شادی کے لیے اتنا کچھ سوچ رکھا ہے.." ارمان بریانی کا چیچ منہ میں ڈال کر کہنے لگا اور جواب کے انتظار میں ٹیبل پہ کہنی ٹکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا...

"ہاں.." (کیا پتا تمہاری اور میری ایک ہی ہو تو پلاننگ کر کے رکھنی پڑتی ہے) پریشہ نے دل ہی میں کہا..

## Posted on Kitab Nagri

"چلو جیسے تمہاری خواہش.. "ارمان واپس کھانے میں مصروف ہو گیا تھا.. (اچھی بات ہے جب میری ہی دلہن بنو گی تو اس سب کے بارے میں سوچنا جائز ہے) ارمان بھی دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا.. اب اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ تو اللہ جانے مگر اپنی خوشیوں کو ایسے گلا گھٹتے نہیں دیکھ سکتا تھا..

آخر دارجی ہی کہتے تھے کہ ہمت کرنے والوں کی کبھی ہار نہیں ہوتی اب اس نے بھی ہمت کر لی تھی اور کسی نتیجے پر پہنچ چکا تھا...

کھانے سے فارغ ہو کر سب خوش گپیوں میں مصروف تھے.. بہت سے مہمان جا چکے تھے.. ملاہم اسٹیج کی طرف آئی اسے تبھی کسی نے ایک خط کاغذ کا گولہ مارا تھا.. ملاہم نے ڈرتے ڈرتے وہ اٹھایا اور کھول کر پڑھنا شروع کیا.. ٹھنڈے پسینے اسے آنا شروع ہو گئے تھے..

"میری جان آج کے بعد اگر کسی خاندان کے باہر لڑکے پاس کھڑی نظر آئیں تو اچھا نہیں ہو گا.. اور اگر میری بات نہیں مانی تو تمہاری ٹانگیں ٹوڑوانے میں زرا دیر نہیں کرونگا"..

"چلو اب رونا نہیں شاباش اچھی لڑکیوں کی طرح میری بات مان لو آخر آنا تو میرے پاس ہی ہے۔۔۔" ملاہم نے وہ خط غصے سے پھاڑ دیا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

کون تھا جو پل پل اس پہ نظر رکھتا تھا.. اسے اپنے ساتھ کئی بار کسی سائے کی موجودگی کا بھی احساس ہوا تھا۔ جیسے کوئی محافظ ہر وقت اسکے ساتھ ہو..

ہینڈ رائٹنگ کسی اپنے کی نہیں تھی کوئی باہر والا ہی تھا جو اسے خط بھیج رہا تھا..

ابھی کھانے کے بعد وہ اپنے یونی فیلوز کے گروپ کے ساتھ تھی جس میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں تھے.. مگر یہ بات کسی اجنبی کو کیسے پتا چلی اور اتنی جلدی خط بھی آجانا سب ملاہم کو ڈرا رہا تھا..

روتی ہوئی وہ ہال کے کونے میں جا بیٹھی تھی..

اسکی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس کو بتائے..

پریشہ مشک کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی.. شامیر کو بتانے کا خیال آیا تھا مگر اس نے جھٹک دیا کیونکہ وہ لاؤڈ اسپیکر سب کو بتا دیتا..

www.kitabnagri.com

یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی اسکی عزت کا سوال تھا کوئی شخص اسے مسلسل اسٹاک کر رہا تھا تو وہ کیسے خاموش رہتی.. اس نے کسی کو بتانا چاہ کر سب بڑی عقلمندی کری تھی.. لڑکیاں ایسی سیٹوشن میں ڈر جاتی ہیں اور اپنے حوش و حواس کھو بیٹھ کر کچھ الٹا سیدھا قدم اٹھا لیتی ہیں..

مگر وہ ملاہم منیر تھی وہ خاموش بیٹھنے والوں میں سے بالکل نہیں تھی..

اس نے شایان کو کال کر کے بلایا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

شایان اسکا میسج پڑھتے ہوئے ہی بھاگ کر اسے ڈھونڈتا ہوا اسکے پاس پہنچ گیا تھا جو گھٹنوں میں منہ دیے رو رہی تھی..

شایان کا دل اندر سے کھینچا تھا۔ اس نے ملاہم کو آواز دی..

ملاہم نے چہرہ اٹھایا تو شایان ڈر کے پیچھے ہو گیا سارا کا جل رونے کی وجہ سے پھیل چکا تھا..

شایان اسکے برابر میں ہی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھ گیا..

"کیا ہوا.. کیوں رو رہی ہو؟.." اس نے رومال ملاہم کو دیا تھا.

ملاہم نے ڈرتے ڈرتے اسکو ساری بات تفصیل سے بتائی کہ کوئی سائے کی طرح اسکا پیچھا کر رہا ہے.. اور آج پھر کسی نے اسکو خط دیا ہے.. ان دو مہینوں میں یہ پانچواں خط تھا جو ملاہم کو موصول ہوا تھا شایان تحمل سے اسکی ساری بات سنتا گیا..

اسکا رونا کم نہیں ہو رہا تھا شایان نے اسکو شانوں سے تھاما..

"ملاہم میری آنکھوں میں دیکھو" ملاہم نے ناک رگڑ کر اسکی آنکھوں میں دیکھا..

"میں ہوں مناسب ٹھیک کرو دو نگا اور اس خط لکھنے والے وہ بہت جلد تمہارے سامنے لا کھڑا کرونگا.. آخر اسکی ہمت کیسے ہوئی میری بہادر ملاہم کو پریشان کرنے کی.. " وہ ٹھہر ٹھہر کے بول رہا تھا اور ملاہم بات سمجھتے ہوئے ہوئے ہاں ہنسنے لگا اسکو جواب دے رہی تھی..

"اب رونا بالکل نہیں ہے پوری کالی آنکھوں چڑیل لگ رہی ہو..."

ہنسنے.. ملاہم نے جھنجھلا کر اسکا حصار توڑ دیا..



## Posted on Kitab Nagri

"اب اٹھو سعدی کہیں جانے کا کہہ رہا ہے کوئی نئی کھچڑی اسکے دماغ میں چل رہی ہے.." وہ منہ پوچھ آنکھیں صاف کر کے کھڑی ہو گئی..

"شایان مجھے ڈر لگ رہا ہے..." اس نے اسکا بازو پکڑ کے روکا لیا تھا.. شایان اسکے پکڑنے پر اسکی طرف پورا مڑا..

"وہ مجھے دھمکی دے رہا تھا.. میری ٹانگیں توڑنے کی اگر تمہارے ساتھ بھی دیکھ لے گا تو پتا نہیں کیا کرے"..

"تمہارا بال لگا ہے جو ٹانگیں توڑے گا.." وہ گھورتے ہوئے اسے ساتھ لے کر نکل گیا...

مگر ملا ہم اب بہت ڈر گئی تھی..

ہال کے گیٹ پر اب ایک نیا فضیلتہ چل رہا تھا..

فاطمہ اور ارسلہ بیگم ان سب کو اس وقت کافی کارنر جانے کے لیے منع کر رہیں تھیں۔ انکا کہنا تھا کہ زری کے گھر والے اور تمام مہمان بھی جا چکے ہیں اب وہ سب بھی گھر چلیں مگر سعدی کا پلان تھا اور سب اس پر متفق تھے تو کوئی اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹ رہا تھا..

"اتنی رات کو کافی کی کونسی لت لگ گئی ہے جو اگر پوری نہیں ہوئی تو گھر نہیں جایا جاسکتا؟؟؟" رابعہ بیگم نے سعدی کے کان مڑوڑے پوچھا..

"چچی جان بس تھوڑی دیر میں آجائیں گے آپ لوگ چلے جائیں..." سعدی کان سہلاتا ہوا کہہ رہا تھا اسی نے سب کو پیچھے لگایا تھا..

"نور تمہارا کل امتحان ہے تم ہمارے ساتھ گھر چلو.." ارسلہ بیگم نے اسے پیار سے کہا کہ وہ مان جائے ورنہ انکا ہاتھ سیدھا چیل پر جا رہا تھا..

## Posted on Kitab Nagri

"ارے ماما میری تیاری پکی ہے ہم بس جلدی سے آجائیں گے.. آپ ٹینشن نالیں.. "پریشہ اپنا شرارہ پکڑے کھڑی انھیں اطمینان کرارہی تھی..

"ٹینشن کیوں نالوں! جب جب یہ لوگ سب ساتھ جاتے ہیں ہر بار کوئی مسئلہ کھڑا کر دیتے ہیں.. فاروق بھائی اور زوار آپ کچھ کہتے کیوں نہیں... "ارسلہ کی فکر بھی جائز تھی جب ہی انھوں نے ان دونوں کو تھرڈ جنریشن کو سمجھانے کا کہا... "بھابھی آپ کو لگتا ہے اب ان میں سے کوئی سنے گا.. انکے بوتھوں پر ایکسائٹمنٹ ہی دیکھ لیں جیسے بھوکے بنگالیوں کو کبھی کافی پینے کو نہیں ملی.. "فاروق صاحب نے پیشانی رگڑی تھی..

"ہاں بیگم اور ساتھ ہیں تو کوئی انکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا آپ بلاوجہ پریشان ہو رہی ہیں.. "زوار صاحب انکے شانے پر ہاتھ رکھا تھا اور پھر ارسلہ نور بڑبڑاتے ہوئے منہ بنا کر گاڑی میں بیٹھ گئیں.. "میری تو کبھی انھوں نے سنی ہی نہیں ہے... "زوار صاحب اپنی زوجہ کے معمول انداز پر مسکراہ اٹھے..



\*\*\*

www.kitabnagri.com

آآ... سعدی کی لمبی ڈکار پر پریشہ نے اپنا ہاتھ اسکی کمر پر مارا...

"کھانے کو دو گھنٹے ہو گئے ہیں اور موصوف کو ابھی تک ڈکاریں آرہی ہیں.. حادثہ اس نے تمھاری شادی پر پورے مہینے بھر کا کھانا کھایا ہے جیسے اسکو بعد میں ملے گا نہیں... "پریشہ بد مزہ ہوئے بولی..

نازش جاچکی تھی.. منہا کو شامیر نے جانے نہیں دیا تھا اور رامس اور لیز اساتھ ہی تھے..

## Posted on Kitab Nagri

"بھی رامس تو کب شادی کر رہا ہے؟..." شایان برابر میں بیٹھے رامس کے کندھے پہ ہاتھ ڈال کر پر سر ار انداز میں بولا..

"جب ہماری ہونے والی وہ کہیں گی..." رامس نے لیزا کا چہرہ اپنی نظروں میں لیے کہا تو لیزا نے حیا سے نظریں جھکا لیں..

سب نے لیزا کو اسلام قبول کرنے کی مبارکباد دی تھیں اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا تھا.

کافی ختم ہو گئی تھی ارمان نے سعدی کو کوئی اشارہ کر اور سعدی نے سر جھٹک کر اسے ہاں کہا تھا.. جیسے کہ ارمان یاد دلائی گئی بات یاد آئی ہو..

رات کے دو بج رہے تھے سعدی نے گھڑی میں ٹائم دیکھا اور ایک نیا شو شوا اور چھوڑا..

"پریشہ میں کیا کہتا ہوں آج جب باہر ہیں تو لانگ واک پر چلیں.." سعدی نے پہلا پاسا پریشہ پر پھینکا تھا..

"گریٹ... چلو یار چلتے ہیں تھوڑی سی واک کر کے واپس پھر گھر چلے جائیں گے.." پہلا شکار ہو گیا تھا.. سعدی دل میں خود کو

داد دے رہا تھا. اسے پتا تھا اگر پریشہ راضی تو پھر باقی سب بھی ہو ہی جائیں گے... اس لڑکی کا کل انگش کا پیپر تھا اور اسے

سیر سپاٹوں سے فرست نہیں تھی...

www.kitabnagri.com

"ایک کام کرتے ہیں گاڑیاں یہاں ہی چھوڑ دیتے ہیں. واپسی میں لیتے ہوئے چلیں گے.." ارمان عاد تاً ماتھے پر آتے بال

پچھے کرتے ہوئے کہہ رہا تھا.. اور سب اس کے کہنے پر باہر نکلنے لگے۔

"میں کروں..؟؟"

## Posted on Kitab Nagri

"کیا..؟" ارمان نے پریشہ کونا سمجھی سے دیکھا جو سامنے ایک عجیب بات کہہ رہی تھی۔

"تمہارے یہ ماتھے پر آتے بال پیچھے.. "پریشہ آنکھیں دکھا کر بولی اور اسکے سارے بال پیچھے کر دیے ارمان نے اسکی آسانی کے لیے اپنی گردن جھکالی تھی..

"ہو گئے؟" ارمان بال پر ہاتھ پھیرتا ہوا پریشہ سے مخاطب ہوا جو مہارت سے بال سیٹ کر کے ہاتھ جھاڑتی ہوئی ہٹی تھی...

"ہاں.. دیکھو کتنے اچھے سیٹ کریں ہیں.. اتنے تو تم خود بھی نہیں کرتے.. اور اب زیادہ اچھے لگ رہے ہو.. "وہ چھپے لفظوں میں اسکی تعریف کر چکی تھی اور اپنا ہنر دکھا کر چیلنج بھی کر گئی.. جب کہ ارمان نے پورے فنکشن میں ایک موقع ایسا نہیں چھوڑا تھا جب اسکی تعریف نہ کری ہو..

"سیریلی!!... لڑکی تم نے ایسے بال سیٹ کرے ہیں جیسے میں سوتے وقت چھوڑتا ہوں... "وہ اسکو تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا..

"نہیں ایسا نہیں.. تم جھوٹ بول رہے ہو.. "پریشہ خفا سی اسکے ڈارک براؤن بالوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی..

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں بالکل جھوٹ نہیں کہہ رہا".... ("خیر چھوڑو سیکھ جاؤ گی شادی کے بعد.." ) دوسری بات اس نے واقفے سے گردن موڑ کر بڑبڑاتے ہوئے کہی جو پریشہ کے سمجھ ہی نا آئی..

"اہن اہن.." شامیر نے گلا کنکھار کر ان دونوں کو چلنے کا کہا وہ سکون سے کرسی پہ بیٹھے انکا ڈراما دیکھنے کے لیے رکا تھا.. کیونکہ سب تو باہر نکل گئے تھے وہی اکیلا بنا ٹکٹ کی فلم دیکھنے والا تھا..

ارمان نے اسے گھورا تو وہ فوراً ر فو چکر ہو گیا اور پھر وہ دونوں بھی مسکراتے ہوئے باہر نکل گئے... دونوں کے درمیان نا ہوتے ہوئے بھی سب کچھ تھا... عزت اور احترام !!!

\*\*\*

کافی کارنر سے چلتے چلتے وہ لوگ کسی ویرانی جگہ تک آ گئے تھے..

"کیا تم لوگوں کو آہ آواز سنائی دے رہی ہے جو مجھے آرہی ہے؟" ملاہم درختوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہی تھی.

"اپنے کانوں کا علاج کرو کیونکہ بس تمہیں ہی آوازیں سنائی دے رہی ہیں.." ارمان نے اسے چپ کرادیا. وہ لوگ مزید چل کر ایسی جگہ آ گئے تھے جیسے آگ نے کوئی جنگل ہو..

"ہاہاہاہا..."

## Posted on Kitab Nagri

"آآ آہہہہہ..... ارمان میں نے کہا تھا نا کوئی ہے جب ہی آوازیں آرہی ہیں۔" ملاہم بھاگتی ہوئی سعدی کے پاس چلی گئی..

"ہاہاہا..." سنسان جنگل میں درختوں کے درمیان سے دھواں نکل رہا تھا... اور ایسی کسی کے ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں جیسے بھوت جنوں کی ہوں...

"چل کر دیکھیں اتنی رات کو یہاں کون ہے؟".... ارمان کا لہجہ پر سرار ہوا..

"چھوڑو گھر چلتے ہیں مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا.." ملاہم اڑتے رنگ لیے بولی..

"کچھ نہیں ہوتا ملی۔۔ دنیا ہم سے ڈرتی ہم دنیا سے نہیں.. "شامیر جھنجھلا کر شوخی میں آگے چلنے لگا... وہ درخت تھوڑا آگے تھے جہاں سے ایسی بھیانک آوازیں آرہی تھیں...

"اوں اوں...." اب کسی بچے کے رونے کی آوازیں بھی آنا شروع ہوئیں...

دھواں مزید بڑھتا جا رہا تھا..

رات کی اندھیری چاروں طرف پھیلی تھی بس چاند کی روشنی انکو راستہ دکھا رہی تھی۔

ملاہم کی ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ اور وہ سارے بہادر کھوج لگانے کے لیے نکل پڑے تھے.. اگر کوئی اور ہوتا تو ڈر کے مارے وہاں سے بھاگ جاتا مگر انکو کون سمجھائے..

"چیں چیں"....



## Posted on Kitab Nagri

"چمگاڈ"....!

شایان آواز کے تعقب میں بولا...

"شایان مجھے وہاں نہیں جانا۔۔ تم سب کیوں پاگل ہو رہے ہو؟..." ملاہم پیر رگڑتی بول رہی تھی کیونکہ سعدی زبردستی اسکا ہاتھ پکڑے لے کر جا رہا تھا۔

"شششش..." ارمان نے آنکھیں دکھا کر اسے خاموش رہنے کا کہا..

"ہاہا... بھائی آج ماحول کتنا پرسکون ہے.. کوئی شکار نہیں آیا... لگتا ہے آج خوراک نہیں ملے گی..."

بھاری عجیب سی آوازوں پر ان سب کے قدم وہیں جم گئے.. وہ کسی انسان کی آوازیں نہیں لگ رہیں تھیں... بلکہ وہ انسانوں کی آوازیں تھی ہی نہیں..

Kitab Nagri

عجیب سے حلیے میں ادھیڑ عمر کے دو بوڑھے موجود باتیں کر رہے تھے..

ادھیڑ عمر کے جنات...

"مما...." ملاہم نے چیخنا چاہا تو سعدی نے اسکا منہ دبوج لیا...

"چلو آگے چل کر اور دیکھتے ہیں.. "شامیر کا تجسس بڑھنے لگا.. منہا نے اسکو روکا بھی مگر وہ بے چین ہڈی جس کے اندر سکون نامی کوئی ہڈی موجود نہیں وہ کہاں کسی کی سنتا ہے..

## Posted on Kitab Nagri

دھیمے دھیمے چوروں کی طرح قدم بڑھا کر وہ لوگ وہاں جھاڑیوں میں آکر چھپ گئے۔ اسکے آگے ہی اندر کی طرف سے درختوں کے درمیان میں سے آوازیں آرہی تھیں۔  
ابھی تک ان لوگوں نے ان جنات کو نہیں دیکھا تھا۔

شامیر نے ہلکے سے سائیڈ سے جھانکا اور وہ منظر دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹ گئیں جہاں دو عجیب سے لوگ ایک کی ناک بہت تکنونی اور چوڑی تھی اور دوسرے کا سر فٹ بال جتنا گول تھا اور وہ آگ جلانے کسی جنگلی جانور کی ہڈیوں کو سینک رہے تھے۔  
شامیر نے ہڑبڑا کر دو تین بار اپنا چہرہ اٹھڑ مارے تھپکا، آنکھیں رگڑیں کہ شاید اسکا وہم یاد ہو کہ وہ حقیقت تھی۔  
شامیر جھٹکے سے مڑا اور دل کی دھڑکنوں کو ہاتھ رکھ کے سنبھالتے ہوئے کچھ بولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر جیسے زبان بولنے سے انکاری تھی اور اس نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا ہو۔  
"ابے الو ایسا کیا دیکھ لیا جو آواز ہی غائب ہو گئی...؟" حارث تیور چڑھائے کہنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شامیر نے چڑکر اسے وہاں دیکھنے کا اشارہ کر۔  
جیسے ہی حارث نے دیکھا اور سیکھ کر واپس مڑا تو اسکی بولتی بھی بند ہو گئی۔

"آ۔ووہ۔۔۔ جھجج۔۔۔"

"ڈھکنوں کیا؟..." پریشہ اب جھنجھلا گئی تھی ایک تو اتنا گھیر دار شرارہ ساتھ لے کر گھومنا آسان نہیں تھا۔  
"ابے بھوت... جن.... اندر دو جن یا شیطان یا پتا نہیں کون موجود ہیں..." حارث بہت ہمت کر کے بولا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہیں..؟" سب نے باری باری جھانکا اور سب ایک دوسرے کی شکلیں تک رہے تھے..

"یار اچھے جن نہیں لگ رہے ورنہ باتیں کر لیتے ہم.. کیا پتا کسی کام میں یہ ہماری مدد کر دیں.. " سعدی ناخن چباتے افسوس سے کہہ رہا تھا جیسے وہ جن اسکے سگے لگے ہوں..

"بھائی تم پاگل ہو گئے ہو کیا؟؟" ملا ہم اس سے چپکی ہی کھڑی تھی..

"میں تو کہہ رہا ہوں بات چیت کر لیتے ہیں... انکو اپنی دنیا میں لے کر چلتے ہیں..." شامیر کی جو بولتی بند ہوئی تھی اب وہ واپس آگئی تھی ایک چمک کے ساتھ..

"اور جیسے یہ تیری بات مان لیں گے.. " شایان نے اسکے سر پہ ہاتھ مارا.

"نہیں مانیں گے تو ہم قید کر لیں گے.. مجھے وہ کالے بابا والا منتر آتا ہے..." شامیر نے ارادہ کر لیا تھا کہ اب ان پر اپنی انجینئرنگ کی ساری تحقیق کرے گا.. ساری اونچی اونچی بلڈنگوں کی لمبائی ان سے نکلوائے گا.. اور شامیر سے ویسے بھی اور کیا توقع رکھی جاسکتی ہے.. اس سے سیدھی بات کی امید رکھنا ہی سب سے بڑی غلطی تھی..

"شامیر آفندی تمہارا اوپر کامالا خالی ہے کیا..؟" منہا غصے سے مخاطب ہوئی..

www.kitabnagri.com

"نامیری جان.. میرا سائیڈ (کانوں) کامالا خالی ہے... ابھی تم نئی نئی ہو میرے ساتھ رہتے رہتے اس اب کی عادت ہو جائے گی.. " شامیر نے اسکے کان میں سرگوشی کری ..

ابھی شامیر اور منہا کا سین آن ہے اسکی خبر کسی کو نہیں تھی...

وہ نا سمجھی سے اسکی باتیں سن رہی تھی..

## Posted on Kitab Nagri

"آؤ مشک ہم چل کر دیکھتے ہیں آخر کل فرشتے دیکھنے بھی تو کچن میں گئے تھے.. "پریشہ نے مشک کا ہاتھ پکڑا اور ساتھ چلنے کے لیے قدم بڑھانے لگی...

"تم کیوں جاو گی... یہیں رکو اس حارث کی شادی ہے تو یہی جائے گا..." ارمان نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچ کر پیچھا کر ا کیونکہ وہ اسکی بات ماننے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی..

"کیوں بے سالے.. میری شادی ہے تو یہ کیا نئی اسکیم ہے جسکی شادی ہو وہ جنوں سے ملے.. بلکہ تو جا..." حارث پیچھے اچک گیا...

"ہا ہا ہا۔" اب تو جانوروں کی مزید بھیانک اور جنوں کی باتوں کی آوازیں اور زور سے آنے لگیں...

"سالے حارث تو پنوتی ہے تیری شادی پر سارے مسئلے ہو رہے ہیں.. ہال میں پتیاں پھر وہ بیگ اب یہ جن بھی ہمیں نظر آنے لگے ہیں۔۔۔" شامیر اب خود کی جگہ اسے منحوس کہلوانے پر تل گیا تھق۔

www.kitabnagri.com

"میں پنوتی نہیں تم لوگ ہو... اور میں اندر نہیں جانے والا ہوں۔۔۔" حارث کا دو ٹوک انکار سن کر ارمان نے اسے پھر مخاطب کرا۔

## Posted on Kitab Nagri

"تو آج قربان ہو گیا ہے اب یہ بات قبول کر لے۔۔ ہم نے ابھی اپنا نکاح نہیں پڑھوایا... تو اب شرافت سے جا... " ارمان نے اسے دھکا دیا اور حارث لڑکھڑا کر سیدھا اندر اوندھے منہ گرا...

حارث بجلی کی رفتار سے کھڑا ہوا اور جیسے ہی سامنے دیکھا وہ جن اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہے تھے...

"ارمان یہ کیا کر دیا؟...." ملاہم خوف سے بولی..

"میں بھی جاتی ہوں.. میرا بھائی ہے وہ اکیلے نہیں چھو رونگی... " پریشہ اور مشک پھر اندر گھسنے کو تھیں..  
مشک کو سعدی نے پکڑا اور پریشہ کو ارمان ہی سنبھالنے کی طاقت رکھتا تھا تو اسی نے اسے کھینچا...



حارث کی نظر جب جن کی تلوار پر پڑی تو اسکا جسم کانپنے لگا۔۔  
وہ موت کو قریب سے دیکھ رہا تھا۔ اتنی سیریس سیٹویشن تو اسکی لائف میں کبھی آئی ہی کہاں تھی!!۔ اسکا وہی حال تھا  
نکاح کے بعد ہاتھ تو آیا مگر منہ نا لگا۔

نکاح ہوا اور فرشتے آگئے۔۔ "اتنا مظلوم دلہا!!"

"اگر اسکا بس چلتا تو اپنا الگ کیس کھلو اتنا کہ اسکے ساتھ ہی ایسا کیوں ہو رہا ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بھ بھ بھ... بھائی جان آپ لوگ مجھے جانے دیں.. میرا آج ہی نکاح ہوا ہے.. آپکو برات میں آنے کی دعوت دیتا ہوں..." حارث بھاگنے کا راستہ دیکھتے ہوئے الٹ پلٹ بولتا گیا اور ان جنوں کو دوبارہ ملاقات کی دعوت دے بیٹھا...

اس جن نے اسکی بات پر زوردار قہقہہ فضا میں بلند کر ا اور باہر کھڑے وہ سب بھی گئے۔

"لڑکے تم یہاں خود آئے ہو۔ آج ہمیں سوکھی ہڈیوں کی جگہ انسانی پائے کھانے کو مل جائیں گے..." ان میں سے ایک جن چلتا ہوا اسکے پاس آ رہا تھا..

مشک شایان شامیر اور لیزا کان لگا کر سن رہے تھے... اور انکی خوراک بن جانے کے خوف کی وجہ سے کوئی بھی اندر حارث کی مدد کے لیے تیار نہیں تھا.. اور شامیر جو انکو قید کرنے کی باتیں کر رہا تھا اب وہ بھاگنے کے بارے میں سوچ رہا تھا... وہاں کوئی مدد نہیں تھی ورنہ اس نے اپنا اردا ترک نہیں کرنا تھا لازمی یہ انکو پکڑ لیتا..

"لندن ریٹز وہ اسے کھا جائینگے بچالو... یا مجھے جانے دو..." وہ اسکی گرفت سے نکلنے کی کوششیں کر رہی تھی..

"وہ تمہیں بھی کھا سکتے ہیں... خاموش کھڑی رہو... ہر بات میں ٹانگ اڑو الو تم سے بس..." اس نے جھٹکے سے کہہ کر اسکا ہاتھ چھوڑا.. اور حیات اپنی کلائی مسلنے لگ گئی..

"!!!!!!!!!!!!!!"

حارث کی زوردار چیخ پر وہ سارے اندر بھاگ کر گھسے تو وہ جن بھی گڑبڑا گئے..



## Posted on Kitab Nagri

ایک دم سے کم جگہ پر وہ سب ایک دوسرے کہ اوپر گر چکے تھے..

"ہاہاہاہا..." دوہاں بڑھتا گیا آوازیں تیز ہوتی گئیں..

خوف اب سب کی روح میں اترنا شروع ہو گیا تھا۔

ملاہم منہا اور لیزا کی سٹی گم ہو گئی وہ اپنا آج آخری دن تصور کر رہیں تھیں...

کسی جانور کی تڑپنے کی ایک آواز آئی اور دھواں غائب ہو گیا...

آج موت کے فرشتے انکے سامنے کھڑے تھے۔۔

سب ساتھ ہونے کے باوجود کسی کی مدد نہیں کر سکتے تھے۔۔

آگ کے دھوئیں سے آنکھوں میں انکے جلن مچنا شروع ہو گئی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب کپڑے جھاڑ کر جیسے ہی کھڑے ہوئے... لمبی تلوار لیے ایک جن کو سامنے کھڑا پایا...

سب کے اندر خوف کی لہر دوڑ گئی دماغ نے جیسے کام کرنا بند کر دیا۔۔

ارسلہ صاحبہ کی فکر بالکل ٹھیک تھی اس بات کا ان سب کو اب احساس ہو رہا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

رات کے اس پہر وہ جس مشکل میں پھنس گئے تھے اسکا تو کوئی سوچ ہی نہیں سکتا تھا۔

اچھا بھلا فنکشن بنوائے کر کے گھر جاتے مگر ایڈوینچر زیادہ ہی بھاری پڑ گیا۔

"یا اللہ مدد...." شایان اور رامس زور سے چیخ کر الٹے قدموں باہر بھاگے رامس لیزا کو ساتھ لینا نہیں بھولا تھا اور شایان ملاہم کو جو ویسے ہی بہت ڈری ہوئی تھی..

"حارث تو بن جا آج بلی کا بکرا ہم ابھی کنوارے ہیں..." سعدی اسے تسلی دیتے ہوئے بولا..

"ہاں ہماری ابھی شادی نہیں ہوئی.." ارمان نے اسے ہمت دی..

پریشہ انکی بکواس پر حیران تھی...

"ارے بھاگو پاگل لوگوں..." مشک کی صدا پر سب الٹے قدموں بھاگے مگر شامیر وہیں تھا..

"آج تو آپ لوگوں سے بات چیت کر کے ہی جاؤنگا.." شامیر ہمت کر کے بولا...

مگر جب سامنے سے جن کچھ نابولا الٹا اور تیز قدموں کے ساتھ اسکی طرف آنے لگا تو وہ سمجھ گیا کہ اب معاملہ بگڑ گیا ہے... اور اس نے نا آؤدیکھانا تاؤ اور اپنی دوڑ لگادی...

وہ جن انکے پیچھے پیچھے آرہا تھا..

وہ اب سڑک پر بھاگ رہے تھے...

اور سامنے سے ایک جن آیا جسکی آواز چڑیلوں جیسی تھی..

## Posted on Kitab Nagri

لڑکیوں کی توریڑھ کی ہڈی میں سن سنی دوڑ چکی تھی...

شایان ملاہم کو حوصلہ کر رہا تھا جو خوب زور و شور سے رونے کا کام کر رہی تھی..

کالے آسمان کے نیچے وہ سارے اب ان جنوں کی خوراک بننے والے تھے...

ماحول میں دھواں بھر گیا تھا... جانوروں کے تڑپنے کی آوازیں مزید بلند ہو رہی تھیں..

ان جنوں کو بلکل رحم نہیں آرہا تھا..

اگر کوئی انسانی مخلوق ہوتی تو وہ لوگ انکا مل کر مقابلہ کر لیتے مگر وہ کسی دوسری دنیا کی مخلوق لگ رہے تھے۔ جنگی چوڑی چوڑی انگلیاں تھیں اور نوکیلے دانت باہر نکل رہے تھے.. نوک دار ناخن جو ایک بار میں ہی گوشت پھاڑ دیں انگلیوں سے لٹک رہے تھے..



"آلتو جلا لتو آئی بلا کو ٹال تو.."

آلتو فال تو.. ژوم ژوم ژوم"

شامیر زور زور سے منتر پڑھنا شروع ہو گیا...

دھواں بڑھ گیا اور وہ جن جو اس دھوئیں کو پار کرتے ہوئے آرہا تھا اس میں غائب ہوتا گیا..

ان سب نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لیے تھے..

## Posted on Kitab Nagri

"کس منحوس نے واک کا بولا تھا... پریشہ جل کر کہہ رہی تھی کیونکہ اب بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا..

"میسنی تم تھیں اور یہ سعدی... "شایان بات کاٹ کر بولا..

"اس سعدی نے سب کو مروایا ہے... "حارث تھوک نکلے کہنے لگا..

"سالے اگر تو اتنی زور سے چیختا نہیں تو کوئی اندر نہ آتا اور یہ سب ناہوتا... فالتو میں مجھ پر الزام لگا رہا ہے... "سعدی دل جلی مسکراہٹ سے بولا.. ارمان اور اسکے چہرے پر ڈر کا دور دور تک کوئی نام نہ تھا.. سارے ایک دوسرے کو الزام دے رہے تھے۔

ایک دھماکے دار آواز آئی.. اور دھواں کم ہوتا چلا گیا.. جب انکو وہ جن نظر نا آیا تو سارے وہاں سے بھاگے...

"شامیر تیرا منتر کام کر گیا... "رامس بھاگتے ہوئے جشن منا کر بول رہا تھا..

"دیکھ لے میرا ٹیلنٹ"....

یہ دنیا کے ساتھ نہیں چلتے تھے دنیا انکے ساتھ چلتی تھی۔۔ یہ جہاں جاتے اپنی ہی دنیا بنا لیتے تھے۔۔

آوازیں اب بھی آرہی تھیں جیسے خطرہ اب بھی ناٹلا ہو..

اب بس ان اب کو اس ویران جنگل سے باہر نکلنا تھا جہاں شغل میلا سمجھ کر شوق سے گھسے تھے...

ملاہم اور لیزا نے توبہ کر لی تھی کہ آئندہ رات میں کبھی جوان لوگوں کے ساتھ باہر جائیں۔۔ توبہ صرف ان دونوں نے کری تھی باقیوں کو زرا بھی فرق نہیں پڑا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

شامیر کا پاؤں پتھر سے ٹکرایا اور وہ نیچے گر گیا...

سپیڈ کسی کی کم نہیں تھی جیسے کسی نے راکٹ لگا دیا ہو... منہانے جب شامیر کو ساتھ نہیں دیکھا تو پیچھے مڑی...

"شامیر.... منہا کی آواز پر سب کے قدم رکے جو اسکی مدد کے لیے بھاگ رہی تھی..

"میری جان تم مت آؤ میں آ جاؤں گا...." شامیر کے منہ سے بے دھیانی میں نکلے الفاظ ان سب پر پٹانے کی طرح پٹھے تھے... بینڈ کے ڈھول کی طرح بجے تھے.

"توبات اتنی آگے بڑھ گئی؟..." ارمان نے پریشہ سے حیرانی سے پوچھا اسے لگ رہا تھا کہ شاید پریشہ جانتی ہو کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے راز دار جو ہیں..

"میری طرف نا دیکھو اس برگر گننے نے مجھے کچھ نہیں بتایا.." پریشہ شرارہ سنبھالے لا پرواہی سے شانے اچکا گئی..

"سالے چھپے رستم!! اب وہیں پڑا رہ...." "میری جان کا بچہ...." سعدی چیخ کر بولا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یارا تیری میری یاری سب سے پیاری ہے

ہمیں دیکھ دیکھ کر دنیا جلنے والی ہے..

یاری ہے یاری ہے!!

## Posted on Kitab Nagri

\*\*\*

وہ لوگ گھر آچکے تھے... اور لانچ میں صبح کا ماحول ہو رہا تھا... ان سب کا ہنس ہنس کے برا حال تھا...

"یار حارث جو تیری چیخ تھی نا ایک پل کو تو مجھے لگا کہ تیرا دنیا سے پٹا کٹ گیا..." شامیر زور سے ہاتھ پر تالی مارے بولا...  
پریشہ اسکی باتوں ہر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی..

مشک حارث کے کندھے سے چپک کر بیٹھی اسے مسلسل چھیڑنے میں مگن تھی..

"ارمان سالے تو نے اچھا نہیں کرا.. کونسی دشمنی نکالی تو نے..." حارث نے لعنت کا اشارہ کیا تھا اور مشک حارث کی تھوڑی  
اپنی طرف کر کے جنوں کی طرح شکل بنا کر دکھانے لگی حارث نے اسکا گردن پکڑ کے صوفے سے لگائی کے خاموش ہو  
جائے۔۔

ارمان اپنا قہقہہ ناروک سکا... "اسی والی دشمنی کا جو تو مجھ سے کر رہا ہے..." ارمان نے گھما کر بات کری تاکہ کسی کو اندازہ نا  
ہو بس حارث سمجھ جائے.. "وہی دو شادیوں والی بات کا ذکر ہوا تھا.." حارث نے منہ بسور کر غصہ نگلا تھا...

www.kitabnagri.com

رات کے چار بج چکے تھے..

ملاہم لانچ میں جب آئی تو اسکے چہرے کے گرد دوپٹہ لپٹا تھا رات میں میک اپ سے پاک چہرے پہ اسکا چہرا کھل رہا تھا وہ  
بہت تروتازگی دکھ رہی تھی..

"اب الو کی طرح نا جاگو بلکہ تہجد پڑھو اور ان جنوں سے حفاظت کی دعا کرو ویسے ہی حارث نے انکو دعوت دے دی  
ہے..." ملاہم نے جاہ نمازیں ٹیبل پر رکھ دیں..



## Posted on Kitab Nagri

"یار ایک بات سمجھ نہیں آئی وہ جن ہمیں کیسے دکھائی دیے؟؟.. کیا ہماری بصارت بڑھ گئی ہے.. "شایان کے سوال پر سعدی کھسیانا سا صوفے سے کھڑا ہو کر وضو کرنے چلا گیا اور ارمان بھی اسکے پیچھے ہی وہاں سے نکل گیا..

"یار ہوتا ہے کچھ جن نظر بھی آجاتے ہیں.. "پریشہ نے جیسے پتے کی بات بتائی تھی اور شایان منہ چڑا کر واش روم چلا گیا..

لڑکیاں کمرے میں نیت باندھ چکی تھیں اور باہر ان پانچوں کا فساد ختم نہیں ہو رہا تھا..

"یار شامیر کیا ہو گیا؟ اگر میں ارمان کے برابر میں کھڑا ہو جاؤنگا.. "سعدی جھنجھلا گیا تھا شامیر کے ہٹانے پر..

"میں اسکا بھائی ہوں تو میں ہی کھڑا ہو نگا تو میرے برابر میں آجا.. "شامیر کا اسکی بھائی کی محبت یا بیویوں والا روپ... وہ سعدی اور ارمان کو آج نوٹ کر رہا تھا دونوں بہت ساتھ ساتھ چہک رہے تھے.. جب ہی اب وہ کباب میں ہڈی بن رہا تھا..

"میں ہی الگ پڑھ لو نگا تم دونوں لڑو.. "ارمان نے اپنی جاہ نماز پیچھے کر لی.. اور شامیر اور سعدی ایک دوسرے کو کہنیاں مارنا شروع ہو گئے..

www.kitabnagri.com

"انسان کے بچوں کی طرح نماز پڑھ لو.. "حارث کے ٹوکنے پر پھر پانچوں نے نیت باندھ لی...

\*\*\*\*\*

## Posted on Kitab Nagri

"ہاہاہا۔۔۔ ارمان حارث کو دیکھ کیسے اسکی ہوائیاں اڑی ہیں۔۔۔" سعدی اور ارمان بیسمنٹ میں لیپ ٹاپ پر کچھ دیکھ رہے تھے۔۔

سعدی پیٹ پر ہاتھ رکھ کے ٹاٹھ مار کر ہنسنے کا شغل لگا رہا تھا۔۔ "ملا ہم کو دیکھ کتنا رو رہی ہے۔"

سعدی نے پھر ہنستے ہوئے ارمان کی ران پر ہاتھ مارا۔۔

"یار ان نکلی جنوں نے کیا ایکٹینگ کری ہے۔۔۔ کسی کو شک ہی نہیں ہوا۔" ارمان کا چہرہ لیپ ٹاپ کے اندر تھا اسکے ڈارک براؤن بال اور آنکھیں اسکرین کی روشنی سے نمایاں ہو رہی تھیں۔۔

"یار چل ان فقیروں کی ہمارے مذاق مذاق میں مدد بھی ہو گئی۔۔۔" سعدی اب سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔

بیسمنٹ کا دروازہ دھاڑ کر کے کھلا اور کوئی سائے میں لمبے لمبے قدم بڑھاتا ان دونوں کی طرف آنے لگا۔۔

"یہ کیا بے ہودا مذاق تھا۔۔" پریشہ اکھڑے لہجے میں چیخی۔۔

"وہی جو تم ہر وقت کرتی رہتی ہو۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سعدی مطلب وہ کوئی جن نہیں تھے؟؟۔۔" پریشہ لیپ ٹاپ میں جھانکنے لگی۔۔ "جب ہی سوچوں ہمیں کیوں نظر آئے۔۔۔"

"اور اتنا خطرناک مذاق کس خوشی میں کیا۔۔ مجھے ایک ایک بات بتاؤ ورنہ پورے گھر میں شور مچا دوں گی۔۔" اس نے شکایتوں پر شکایتیں دھمکی پر دھمکیاں دیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ریلکس حیات۔۔۔ یہ بس حارث کے لیے تھا۔۔۔ اور تم سب بس اس چھوٹے سے مذاق کا نشانہ بن گئے۔" سعدی اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا مگر اس پر تو حیرانی کے ہتھوڑے برس رہے تھے وہ آنکھیں پھاڑے وہیں بیٹھ گئی۔۔۔

"چھوٹا سا مذاق؟؟؟۔۔۔ ہاں چھوٹا سا مذاق تھا یہ؟؟؟؟۔۔۔ دیکھا نہیں کہ ملاہم کتنا ڈر گئی تھی۔۔۔" پریشہ نے دو تین مکے سعدی کو مارے۔۔۔ ارمان اب بھی لیپ ٹاپ میں لگا تھا۔۔۔

"ہاں تو مسٹر لندن ریٹرنز زرا بتانا پسند کریں گے کہ کس خوشی میں حارث کے لیے اتنی محنت کری۔"۔۔۔ پریشہ نے لیپ ٹاپ بند کر اور کمر پہ ہاتھ رکھ لیے۔۔۔

"یہ بس سر پرانز ہے۔۔۔ اور کیا ہو گیا اتنی بڑی بات تھوڑی ہے۔۔۔" ارمان اطمینان سے بول رہا تھا اور پریشہ کا خون خشک ہو رہا تھا کتنے ظالم لوگ تھے یہ۔۔۔

"کیا سر پرانز؟؟۔۔۔" حارث اندر داخل ہوتے حیرانی سے ہوئے بولا۔۔۔

"لو یہ کہاں سے آگیا۔۔۔" سعدی نظریں پھر کر بڑبڑ کرنے لگا۔۔۔ حارث ساری باتیں سن چکا تھا۔۔۔

ارمان کھڑا ہو کر اسکے پاس آیا اور اسے گلے سے لگا کر کندھا تھپ تھپاتے ہوئے بولا۔۔۔

"سالے صبح کہا تھا کہ زری لنگڑے مرد سے شادی سے منع کر سکتی ہے تو میں نے رحم کھا کر تجھے لنگڑا کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔۔۔ اور بس تھوڑا سا مذاق کر لیا امید ہے اب تو شانزادہ کو میری بیوی بننے والی بات کبھی اپنے منہ سے نہیں نکالے گا۔۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

ارمان اپنا بول کر اس سے دور ہوا حارث اسے نابے یقینی اور حیرانی سے دیکھ رہا تھا کہ اس ماسٹر پلانر اور ایجنٹ نے کیسے اس سے بدلہ لیا۔۔

حارث دانت پیس کر لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔۔

"اب یہ بات ہم چاروں کے درمیان رہے گی۔۔۔ بعد میں یہ ویڈیو ہم منتظر عام پر لائیں گے کہ کیسے سب ہمارے پرینک سے بیوقوف بن گئے۔۔۔" ارمان نے تاکید کر دی اور پھر سعدی کے ساتھ ہنسنا شروع ہو گیا۔۔

اسکا اور سعدی کا پلان تھا ارمان نے سعدی کو ساری پلاننگ بتائی تھی۔۔ جب ہی وہ دونوں ان سب کو اپنے طریقے سے شیشے میں اتارتے ہوئے جنگل تک لے گئے تھے۔۔

اور وہاں ہر چیز کا پہلے سے بندوبست ارمان نے کر رکھا تھا۔۔ وہ ڈراؤنی آوازیں لاؤڈ اسپیکرز «» سے آرہی تھیں۔۔

اسی وجہ سے تو ارمان بار بار پریشہ کو اندر جانے سے روک رہا تھا اور حارث کو دھکا بھی اس نے جان بوجھ کر دیا تھا۔۔ مگر اپنے بھائی کی دیدہ دلیری پر حیران تھا اور بعد میں سعدی کے ساتھ بیٹھ کر اس نے خوب سب کا مذاق اڑایا تھا۔۔

اور وہاں ہونے والے پورے واقعے کی ویڈیو بن چکی تھی درختوں کے گرد کیمرے لگے تھے جس میں سارا ڈرامہ قید ہو گیا تھا۔

اب ایک دن کے وقفے کے بعد رات تھی۔۔ رات والے واقعے کا ذکر ان میں سے کسی نے دوبارہ نہیں کرا اور نا ہی بڑوں کو بتایا ورنہ انکی ہی شامت کی تھی۔۔



زن ز منتنن۔۔ گاڑی سڑک پر 180 کی رفتار سے رواں دواں تھی۔۔

[illegible]

سڑک پر سناٹا تھا ایک دو آدمی ہی جو سڑک پار کر رہے تھے فوراً مدد کے لیے بھاگے آئے۔۔ مشک نے جب سامنے والی گاڑی میں دیکھا تو وہاں وہ بند ابھی شیطانی مسکان سجا کر اپنے کالے چشمے میں سے جھانک رہا تھا۔۔ شامیر نے جھٹکے سے چشمہ اتار کر کالریہ سیٹ کیا اور گاڑی سے باہر نکلا اور مشک بھی فوراً باہر آئی۔۔

"یہ کیا کر دیا تم نے؟۔۔۔ یواسٹوئڈ مین!!"

## Posted on Kitab Nagri

مشک چلا چلا کر لوگوں کو بتا رہی تھی۔۔

"میڈم میری غلطی نہیں آپ کی اسپیڈ بہت تیز تھی۔۔ وہ شرافت سے بول رہا تھا۔۔

"آپ سب نے دیکھا یہ آدمی رانگ وے سے آرہا تھا۔۔ تو غلطی اسکی ہے۔۔ آپ سب گواہ کے طور پہ میرے ساتھ پولیس اسٹیشن چلیں۔۔" مشک سب جو راضی کرنے لگی۔۔

'پاگل ہو کیا تم!۔۔ میں کہیں نہیں جا رہا۔۔' شامیر انکار کر کے پیچھے ہوا۔۔

'اے لڑکے زیادہ ہیر و بنتا ہے چل اب شرافت سے۔۔' ایک آدمی اسکو پکڑ کر گاڑی میں ڈالنے لگا جس پہ شامیر نے کوسی اسم مزاحمت تک ناک۔۔ مشک نے شامیر کو آنکھ ماری اور فالومی کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

وہ اجنبی لوگ نہیں جانتے تھے کہ یہ دونوں مخلوقیں ایک دوسرے کے رشتہ دار بلکہ دوست ہیں۔۔

"مجھے نہیں پتا آپ لوگ اسے جیل میں ڈالیں اس نے میری گاڑی اپنی گاڑی سے ٹھوکی ہے۔۔" مشک اپنی ضد پر اڑی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

شامیر اور مشک کو وہاں دیکھ کر ابان فوراً وہاں آیا۔۔ مشک کی آنکھیں اسکو دیکھ کر چمکنا شروع ہو گئی تھیں۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"۔۔ اس نے وہاں کھڑے جو نیئر آفیسر سے سختی سے پوچھا۔۔

"یہ کیا بتائیں گے میں بتاتی ہوں۔۔ یہ شامیر اس نے میری گاڑی ٹھوکی ہے آپ اسے جیل میں ڈالیں۔۔" وہ انگلی اٹھاٹھا کر کہہ رہی تھی۔۔ شامیر خاموش کھڑا تھا۔۔ ابان کے سمجھ کچھ نہیں آرہا تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"دیکھو مشک شامیر تمہارا دوست ہے اس سے پہلے کزن اور ایسا کونسا حادثہ ہو گیا؟ جو تم اسے اندر کروانا چاہتی ہو۔" ابان نے اسے سمجھانے کی کوشش کری۔

"جو غلط کرے گا تو وہ اندر ہو گا یہ رانگ ڈائیرکشن میں تھا۔"

"سر وہاں دونوں ڈائیرکشن سے گاڑیاں آنا لاوڈ ہیں۔" جو نئیر آفیسر نے جیسے ہی کہا تو مشک نے دانت پیس کر اسے کھا جانے والی نظروں سے تو وہ بے چارہ ڈر کے خاموش ہو گیا۔

"ابان یار اسکی گاڑی کی اسپید بہت تیز تھی مجھ پر بلا وجہ عادت سے مجبور الزام لگا رہی ہے۔" شامیر اپنی صفائی دینے لگا۔

"بھائی جان آپ سب نے وہاں سارا سین دیکھا تھا نا بتائیں انھیں۔" مشک نے اب عینی شاہدین کو گھسیٹا جو خاموش کھڑے تھے۔

وہ کیا بولتے گاڑی کی اسپید تو مشک نے بہت تیز کر رکھی تھی اور یہ سب نے دیکھا تھا اور وہی بتا دیا۔

مشک نے اپنی پول سن کر خشک ہونٹ پر زبان پھیری۔

www.kitabnagri.com

"جو بھی ہو اسے اندر کریں۔" اس نے پھر شامیر کی طرف اشارہ کرا۔

"مشک یہ پولیس اسٹیشن نہیں ہے۔۔۔ یہ دوسرا ڈیپارٹمنٹ ہے یہاں بڑے کرائم کیسیز آتے ہیں۔ اور یہاں پولیس والے نہیں آرمی والے موجود ہیں جن کو شور شرابہ نہیں پسند۔" وہ اب غصہ پیتے ہوئے بولا تھا۔ مشک کی باتیں کسی کا بھی دماغ خراب کر سکتی تھیں۔

## Posted on Kitab Nagri

"تو کیا ہوا۔۔۔ آپ اسے پھر بھی اندر کرنے کی پاور رکھتے ہیں۔۔۔ تو اسے اندر کریں۔۔۔" وہ ڈھیٹ بھی اپنی بات پر بضد تھی۔۔۔ ابان سمجھنے سے قاصر تھا کہ دونوں کی گاڑی کی ٹکر کیسے ہوئی۔۔۔ ابھی تو سب ایک ساتھ حادثہ کے گھر ہی ٹھہریں ہیں یہ سب اسکی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے میں جرمانہ کر دیتا ہوں۔۔۔ شامیر تم جرمانہ ادا کر کے اسے گھر لے کر جاؤ۔۔۔" ابان تائید کرتے ہوئے بولا۔۔۔

مشک کے چہرہ اسکی فکر پر کھل اٹھا۔ ابان کو وہاں مشک کی موجودگی پسند نہیں آئی تھی اور اسے جلد از جلد گھر بھیجنا چاہتا تھا۔۔۔

"بہت شکریہ آپکا۔۔۔" مشک تو ایسے ٹھنڈی ہوئی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔

"حادثہ کی بارات میں لازمی آئیے گا اور ولیمہ میں تو اور بھی لازمی آئیے گا۔۔۔" مشک کی انوکھے دعوت دینے کے انداز پر ابان ہنس پڑا۔۔۔

"ہاں ضرور آؤنگا اب کوئی مجھے ایسے انوائٹ کرے تو میرا جانا بنتا ہے۔۔۔" ابان نے بولتے ہوئے سر پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔

"ہائے میں بے ہوش ہو جاؤنگی۔۔۔ کوئی تو روک لو۔۔۔" شامیر مشک کا ٹھکرک پن نوٹ کرتے ہی اسے وہاں سے لے کر کھسک گیا۔۔۔ مشک سادھا لڑکی تھی جو دل میں وہ منہ پہ اپنی من پسند چیزوں کو وہ اپنے قریب رکھتی تھی اور آبان تو اسکی محبت تھا۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

شامیر ارمان کا بھائی تھا اس لیے فوراً ابان نے معاملہ رفاذ کر اور اسے اندازہ ہو گیا تھا ان دونوں کی ان بن ہوئی ہے اور مشک جذباتی ہو کر وہاں آگئی۔۔۔ لیکن اصل معاملہ تو کچھ اور تھا۔۔۔

oooo

گاڑی میں وہ دونوں ساتھ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

"ایک نوٹ کم ہے اس میں۔۔۔" شامیر نے پیسے گنتے ہوئے بھنویں اچکائے کہا۔

"یار ایڈجسٹ کر لو۔۔۔ ویسے بھی اتنی ٹھنڈی لیٹنگ کری ہے تم نے۔۔۔" مشک بن کو منہ میں بھر کر کہہ رہی تھی۔

"اوئے چالو عورت تمہاری معشوقی کی چکر میں میں نے اتنا بڑا رسک لیا۔۔۔ آئی بڑی بس ابان سے ایک بار ملاقات کرنی ہے اور اسے شادی کی دعوت خود دینی ہے۔۔۔" شامیر پول کھولتے ہوئے اسکی نقل اتار کر بولا۔۔۔

"تو۔۔۔ تم بھی تو منہا کے ساتھ سیٹ ہو گئے اب میں کیا اپنا بندو بست نا کروں۔۔۔"

"مجھے پہلے پورے پیسے دو! پھر میری محبوبہ کا نام لینا!!۔۔۔ اپنی جھوٹی زبان سے میری پیاری منہا محبوبہ کا ذکر نا کرو۔۔۔"

شامیر اسکے ہاتھ سے بن چھین کر خود کھانے لگا۔۔۔ مشک نے بیگ سے ایک ہزار کا اور نوٹ نکالا اور اسکے منہ پہ مارا۔۔۔

"رکھو! ویسے بھی تم کو کہاں کل رسموں کے پیسے ملے انھی کی بھیک مانگ لو۔۔۔" مشک بھی کیسے خاموش رہ سکتی

تھی۔۔۔ دونوں ایک سے بڑھ کر ایک طریقے سے ایک دوسرے کو بے عزت کر رہے تھے۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اسکے باوجود دونوں میں شرم نہیں جاگی۔۔۔

ابان سے ملنے کے لیے مشک نے شامیر کو پلان میں ساتھ ملا یا تھا۔۔ جب اسے کچھ سمجھ نا آیا تو اس نے تیز سے تیز سے  
راستہ نکالا تا کہ کسی کو شک بھی نا ہو۔۔

دونوں اندر بیٹھے گپے لگا رہے تھے کہ اتنے میں باہر سے کسی نے ونڈ و مرر کھڑکھڑایا۔۔ شامیر باہر نکلا اور مشک بھی فوراً باہر  
آئی۔۔

"تم دونوں کے پاس ہے جو بھی ہے باہر نکالو۔۔۔" چور انکے سر پہ کھڑے تھے۔۔

"لو آج پھر مجھے ڈاکو ملے۔۔۔ اب تم لوگوں کے پاس کوئی اور کام نہیں۔۔ صبح نیند ہی پوری مر لیا کرو کیا چوری چکاری  
شروع کر دی۔۔۔" شامیر گاڑی سے ٹیک لگا کر ہاتھ باندھ کے مطمئن انداز میں کھڑا تھا وہ چور اسکی دیدہ دلیری کو دیکھ رہے  
تھے۔۔ اور مشک کا چہرہ ابھی خوف سے پاک تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"اے شیائے پیسے اور موبائل نکال بکو اس نا کر۔۔۔ ایک چور آگے بڑھ کر بولا۔۔

"ابے پتایے کس سے بات کر رہا ہے۔۔ ارمان آفندی کا بھائی ہوں۔۔" شامیر اپنی پر آگیا تھا۔۔ وہ کسی کے باپ سے بھی  
ڈرنے والی چیز کہاں (سوائے اپنے)

"لگتا ہے تجھے جان پیاری نہیں۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"مجھے میری جان بہت پیاری ہے اور وہ میرے پاس ہے۔" شامیر نے مشک پر لائن مارنے کی کوشش کری۔۔ وہ دونوں ان دونوں کو میاں بیوی سمجھ رہے تھے۔

"بیگم انکوزر ابنا تو جان لینے کے لیے ہسٹل ضروری ہوتی ہے اور مجھے تو ان لوگوں کے پاس کوئی ہتھیار نہیں دکھ رہا۔۔ پہلے ہسٹل دکھا پھر بات کر۔۔" شامیر نے اپنی پیشانی اسکی پیشانی پہ ٹھوک کر چیلنج کر ا۔۔

اور اپنی انگلی اسکے سینے پر بے باکی سے ٹھونکی۔۔

اسکی عجیب سی خواہش پر وہ چور گھبرا گئے۔ پہلے بند اتھا جو ہسٹل دکھانے کی بات کر رہا تھا۔ ورنہ جان کے خوف سے سب کچھ پکڑا دیتے ہیں مگر یہ تو انکی لینے پر تھا۔۔

چوروں کے پاس ہسٹل ہی نہیں تھی۔۔ وہ بس گلی محلے والے چور تھے۔۔ اور شامیر کو ان سے نپٹنے میں زرا خوف نا تھا۔۔۔ مشک نے ایک موٹا سا ڈنڈا شامیر کو پکڑا یا۔۔

"لو برگر میاں جی اور بریانی بھرنا بندو۔۔ بے شرموں کو شرم نہیں آتی ایسے کام کرتے ہوئے۔" مشک بھی دوسرا ڈنڈا لے کر آگے بڑھ رہی تھی۔۔

پھر جو شامیر شروع ہوا ہر اینگل سے ڈنڈا گھوما گھوما کر مارا۔۔ پچھلی بار دو ماہ پہلے جب اسکو ڈاکو ملے تھے تب ہی اس نے ہوشیاری کری تھی مگر وہ ڈاکو اسکی جان کے درپے تھے اور ڈنڈے سے اسے لڑکا یا تھا اور آج شامیر دوسرے چوروں کو لڑکا رہا تھا۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ان دونوں نے مار مار کر انکا برا حال کر دیا تھا اور بے چارے ان دونوں نقلی میاں بیوی سے اپنی بامشکل جان بچا کر بھاگ گئے۔۔

"سالے ہمیں لوٹیں گے"۔۔۔ شامیر اچھل کر گاڑی کی ڈگی پر تیار چڑھائے بیٹھا اور اسٹائل سے ڈنڈا سائیڈ میں اچھال پھینکا مشک بھی دیکھا دیکھی میں اوپر چڑھ گئی۔۔

یہ ڈرنے والے نہیں ڈرانے والے تھے۔۔۔ جنکا جن کچھ نابگاڑ سکے تو یہ چور کہاں کچھ کر سکتے تھے۔۔

آج کل کے ماحول میں اپنی مدد آپ والا حساب ہے ہر ایک کو خود کو اتنا مضبوط کر لینا چاہیے کہ خود کا دفاع تو کر سکیں۔۔

"او واہ۔۔۔ مشک یہ منال کے ساتھ لڑکا ہے نا؟؟؟" منال کے اسکول کے پاس ہی وہ دونوں موجود تھے۔۔۔ اسکول کی چھٹی ہوئی تھی منال اپنے دوستوں کے ساتھ تھی۔۔۔ جس میں کلاس کے فیلوز لڑکے بھی ساتھ چل رہے تھے۔۔

"کہیں اسکا بوائے فرینڈ تو نہیں یہ۔۔۔ ابھی خبر لیتا ہوں اس بیغیرت انسان کی میں۔۔۔" شامیر گاڑی سے اتر۔۔

"او پھنے خان ہر کسی کو اپنے جیسا سمجھ لیا ہے کیا۔۔۔" مشک نے اسے روکا تھا۔

"بھائی ہوں اسکا خبر رکھنی چاہیے۔۔۔" جانے انجانے میں بھی وہ غصہ ہی تھا۔۔

"برگر وہ چھوٹی ہے۔۔۔ اور واہ خود سیٹینگ کرو اور دوسرا کرے تو مسئلہ۔۔۔ مان گئی شامیر آفندی تم کو میں کہ تم ایک برگر

گدھے ہی ہو!!!!!!۔۔۔۔۔" مشک نے شامیر کی سہی ٹھکانی کری تھی۔۔

منال اپنی دوستوں سے مل کر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گئی تھی اور گھر روانہ ہو گئی۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"دیکھ لیا سب.. پڑھ گئی کلیجے میں ٹھنڈک" --- "برگر ---" مشک اس کو سناتی ہوئی گاڑی میں آکر بیٹھ گئی۔۔ اور شامیر  
شرمندہ سا اسکا منہ دیکھتا رہ گیا۔۔

سرک پہ بیٹھے کوئے کائیں کائیں کرنے لگے شامیر نے پتھر مار کر انکو اڑایا۔۔  
"اب کوئے بھی میرا مذاق بنانے لگے ہیں۔۔" پیرٹچ کہ وہ بھی گاڑی میں آکر بیٹھ گیا۔۔

○○○○○

پریشہ اپنا آخری پیپر سے فارغ ہو کر خود بہت ہلکا اور آسمان میں اڑتا محسوس کر رہی تھی۔۔ اللہ کسی دشمن کے بھی شادی  
کے دوران امتحانات ناڈالے۔



www.kitabnagri.com

پنچھی بناڑتی پھر و مست گگن میں

آج میں آزاد ہوں دنیا کے چمن میں

پریشہ گنگناتی ہوئی بیڈ ریڈی کر رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

پوری رات کی جاگی ہوئی تھی۔۔ نیند سے آنکھیں لال ہو چکی تھیں۔۔ وہ پھوپھو کے گھر ہی تھی۔۔ مگر یونی سے فوراً آکر سونے کے لیے چلی گئی تھی۔۔

اب تو شیطان آزاد ہو گیا تھا۔۔

گھڑی میں ٹائم دیکھا تو ایک بج رہا تھا۔۔

"پانچ بجے اٹھو گی۔۔" پریشہ خود بولتی ہوئی اے سی آن کر اور ملینکٹ منہ پہ ڈال کر دنیا سے کوسوں دور اپنے خوابوں میں چلی گئی۔



مشک اور شامیر بھی گھر آ گئے تھے۔۔

مشک تو بہت خوش تھی آخر اپنے پلان میں جو کامیاب ہو گئی تھی۔ اور شامیر بھی ابھے موڈ میں ہی تھا آخر کام کے پیسے جو ملے تھے۔۔ اور مشک کی بے عزتی تو وہ بھول گیا تھا یہ کیونکہ عام تھی ایک دوسرے کو تپانا اور بے عزت کرنا روز کا کام تھا۔۔

"تم دونوں صبح صبح کہاں نکلے تھے اور اب آرہے ہو۔۔؟" رابعہ بیگم نے کہا سب ہی وہاں رک گئے تھے۔۔

"وہام بس ایسے ہی سڑکیں دیکھنے گئے تھے"۔۔ شامیر سر کھجا کر شرارت سے بولا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ماشاء اللہ! ماں صدقے جھوٹ تو سنو!! واہ میرے بچے انوکھے ہیں۔۔ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھیں جو آج سڑکیں دیکھنے کا شوق جاگا؟؟؟" مشک رابعہ کی ڈانٹ پر ہونٹ کچلے اپنی ہنسی دبا رہی تھی۔۔

"مامی جان ہم ناشتہ کرنے گئی تھے۔۔ اب صبح کسی کو اٹھاتے ہوئے برا لگاسب اتنا تھک کر سوئے تھے اب ہمیں اتنی تو تمیز ہے کہ کسی تھکے ہوئے کو اپنی وجہ سے اٹھانا نہیں چاہئے۔۔ اور ہم ٹھہرے تمیز دار شریف لوگ۔"

رابعہ بیگم مشک کی بات پر ہنسنے لگیں۔۔

"ہاں تم لوگ تمیز اور شرم!!۔۔ وہ اسکا گال تھپ تھپا کر بچن میں فاطمہ کے پاس چلی گئیں کیونکہ اگر تھوڑی دیر بھی وہاں مزید کھڑی رہتیں تو یہ دونوں اپنی آسمانی باتوں سے انکا دماغ خراب کر دیتے۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شامیر اور مشک بھی موقع دیکھتے ہی کھسک لیے۔۔

\*\*\*\*\*

عصر کی اذانیں جب پریشہ کے کان میں پڑیں تو وہ کسمپاتی ہوئی جاگی۔۔

"لیٹس پارٹی ٹائم۔۔" پریشہ جلدی سے اٹھی وضو کر اور نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

سلام پھیر کر اس نے دعا کے لیے جب ہاتھ کھڑے کرے تو اسکی نظر مان کے دیے کنگنوں پر پڑی اور گہری مسکان اسکے چہرے پر پھیل گئی۔۔

دعا مانگ کر وہ ان کنگن سے کھیل رہی تھی۔۔ اس نے یہ بالکل نہیں اتارے تھے۔۔

"اوہ ہاں!!" کچھ یاد آتے ہوئے وہ اپنا موبائل اٹھانے کے لیے اٹھی اور تھوڑی دیر بعد اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اس نے آنکھیں مسلیں مگر جو سامنے تھا وہی سچ تھا۔۔

"دولا کھ!!!" پریشہ نے ایک نظر کنگنوں کو دیکھا۔۔

اسکو یہ بہت پسند آئے تھے اور اس نے سوچا تھا کہ زری کو گفٹ دینے کے لیے ایسے ہی کوئی الگ کنگن آرڈر کر دے گی۔۔ جس شاپ سے یہ خریدے تھے انکی آن لائن سروس بھی تھی اور پریشہ وہاں سے الریڈی اپنی شاپنگ کرتی تھی۔۔ ارمان نے جس ڈبیہ میں اسے وہ کنگن دیے تھے اس میں شاپ کا نام سائیڈ میں لکھا تھا جب ہی اس نے فوراً انھی سے دوسرے آرڈر کرنا چاہے۔۔

"ہائے۔۔ یہ کل رات میں سب جگہ پہن کر گھومتی رہی۔۔ جب ہی بولوں ہر کوئی انکی تعریف کیوں کر رہا تھا۔۔" پریشہ کو سونے کی پہچان نہیں تھی مگر دوسرے تو پہچان سکتے تھے۔۔

اور آج یونی میں بھی وہ پہن کر چلی گئی "اگر کھو جاتے یا کوئی چور گن پوائنٹ پر چھین لیتا تو"۔۔۔ یہ سوچ کر ہی پریشہ کو جھر جھری آگئی تھی۔

"اگر کل وہ رات والے جن چھین لیتے۔۔۔ ارے وہ تو نکلی تھے۔۔" یاد آنے پر پریشہ نے سر جھٹکا اور دوپٹہ گلے میں ڈال کر موبائل لیے فوراً باہر آئی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اب ارمان پر یہ بمب کی طرح پھٹتی۔۔ کیسے اس نے کہا تھا کہ ہر وقت پہنے رکھنا کبھی مت اتارنا۔۔

ارمان سب کے ساتھ ہی باہر لانچ میں بیٹھے تھا ڈھولک سبھی تھی۔۔ مان صاحب جتنے پرسکون تھے انکو اندازہ بھی نہیں تھا کہ اب اسکا سکون کیسے برباد ہو گا۔۔ اب تو پریشہ ویسے بھی پیپر ز سے فارغ ہو چکی تھی۔۔

پریشہ باہر آئی تو پوری محفل سبھی تھی۔۔ اور بری بات یہ تھی بڑی خواتین اور تایا ابو وغیرہ بھی موجود تھے۔۔

پریشہ نے ارمان کو میسج کرا مگر شور کی وجہ سے ارمان کا دھیان ہی نہیں تھا۔۔ ڈھول کی تھاپ۔۔ پھر ان سب کی باتیں۔۔۔

کافی دیر انتظار کے بعد مان کی پریشہ پر نظر پڑی۔۔

"کیا؟؟" ارمان نے نا سمجھی سے کہا۔۔

"فون!!" پریشہ کے اشارے پر اس نے فون چیک کر اور اسکا میسج پڑھ کے باہر لان میں چلا گیا اور وہ پہلے ہی وہاں موجود

www.kitabnagri.com

تھی۔۔

بنا تہمید باندھے پریشہ سیدھامدے پر آئی۔۔ "یہ کیا ہے؟؟۔۔ مجھے کیوں تم پاگل بناتے ہو؟۔ اتنے مہنگے کنگن تم نے مجھے

ایسے ہی پکڑ دیے!۔۔" پریشہ نے ثبوت کے طور پر اپنا موبائل آگے کرا جہاں انکی قیمت بھی لکھی تھی۔۔

"تو اس میں اتنا شور مچانے والی کونسی بات ہے؟" ارمان کا ٹھنڈا لہجہ پریشہ کو جلا گیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"لندن ریٹنز مجھے ہی کیوں اتنے مہنگے کنگن دیے اگر اتنا دل کر رہا تھا تو تائی جان کو دے دیتے تم۔۔ اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں کہ یہ گولڈ کے ہیں۔۔ میں تو ہر جگہ پہن کر گھوم رہی تھی۔۔۔"

"پہلی بات ماما کا خیال آیا تھا مگر وہ انھیں پہنتی نہیں کیونکہ یہ بہت نفیس اور باریک ہیں۔۔ اور میں چاہتا تھا کہ جسکو میں یہ دوں وہ اسے پہن کر رکھے۔۔ تو مجھے تمہارا خیال آیا۔۔ پھر مجھے تم کو منانا بھی تو تھا۔۔ اس گڑیا کو ڈانٹا بھی تو تھا نا میں نے!!! "ارمان اسکے لال انگارے چہرے سے محفوظ ہو کر بول رہا تھا۔۔"

"اور تحفے کی قیمت نہیں بتاتے لڑکی۔۔ اور اگر تمہیں بتاتا تو تم لیتی کہاں اسلیے بتائی ہی نہیں۔۔ بس اتنی سی بات ہے۔۔ "ارمان نے اسکی تھوڑی اوپر کر کے نظریں ملائیں۔۔"

"پر۔۔۔۔"

"شششش۔۔۔ کوئی پرور نہیں۔۔ ایک بار کہہ دیا یہ صرف تمہارے لیے ہیں تو بات ختم۔۔ "ارمان اب تھوڑا سنجیدہ ہوا تھا۔۔"

"میں اتار رہی ہوں۔۔ سنبھال کے رکھو گی۔۔۔" پریشہ نے جیسے ہی کنگن کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔ ارمان نے اسکا ہاتھ زور سے پکڑ لیا۔۔

"خبردار میری اجازت کے بغیر انہیں ہاتھ بھی لگایا۔۔ تمہارے ہاتھ توڑ دوں گا اگر انکو اتارا۔۔ ہر بات میں ضد بحث کرنی آتی ہے۔۔ تم کو اسی وجہ سے نہیں بتایا تھا میں نے! پتا تھا یہی کرو گی۔۔ سامنے والے کہ جذبات تو دکھتے ہی کہاں ہیں تمہیں۔۔۔" وہ سرخ آنکھوں سے بولتا ہوا پریشہ کے دل میں دیو کی طرح اتر رہا تھا۔



## Posted on Kitab Nagri

پریشہ کو بس اسکا غصہ ہی کنٹرول کر سکتا تھا۔۔

اسکی زبان آج پھر حلق سے چپک گئی تھی۔۔

"انت انتنا ہی شوق تھا کسی کے ہاتھ میں انکو ہر وقت دیکھنے کا تو اپنی اس گرل فرینڈ کو دیتے نا۔۔ وہ پہن کر رکھتی۔۔" پریشہ ڈرتے ڈرتے بولی۔۔

"نہیں ہے کوئی گرل فرینڈ جھوٹ بولا تھا بلکہ مذاق کیا تھا۔۔" ارمان نے اسکا ہاتھ جھٹکے سے چھوڑا تو وہ لڑکھڑا کر دیوار سے جا لگی۔۔ اور ارمان نے خود اس سے نظریں چرائی تھیں۔

"کیا مطلب۔۔۔؟" پریشہ نا سمجھ کہ سمجھ ہی نہیں آیا تھا کچھ۔۔

"یہی کہ ہماری پہلی ملاقات یاد ہوگی کتنے انوکھے طریقے سے ہوئی تھی۔۔ میں نے بس ایک انجان لڑکی سمجھ کر تم سے مذاق کیا تھا۔۔ مجھے کیا پتا تھا وہ تم ہی نکلو گی۔۔ ایک تو کالا کمبخت تمہارا چشمہ اگر تم نے نا لگایا ہو تا تو ایک سیکنڈ نا لگتا تمہیں پہچاننے میں۔۔" ارمان غصہ پیتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ اور وہ کھسیانی بنی کھڑی تھی۔۔

"تمہارا بوائے فرینڈ بھی تمہارا اتنا خیال نہیں رکھتا ہو گا نا ہی تمہاری ہر خواہش پوری کرتا ہو گا جیسے تم مجھ سے پوری کرواتی ہو۔۔" ارمان نے طنز کیا۔۔

"لو اب میں بھی بتا دوں۔۔ میرا بھی کوئی بوائے فرینڈ نہیں ہے۔۔ جیسے تم نے جھوٹ کہا تو میں نے بھی کہہ دیا۔۔" پریشہ اپنا قہقہہ روکنا سکی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے اسے حیرانی سے دیکھا۔۔۔ کتنا جلتا تھا وہ اسکے بوائے فرینڈ سے اور اب پتا چلا وہ شخص تو اس دنیا میں ایکزیسٹ ہی نہیں کرتا۔۔

مگر دونوں کے دل کو سچ جان کر سکون مل گیا تھا اور نہ دونوں اس بات میں ایک دوسرے سے بدگمان رہتے تھے۔۔

"اچھا ہے اب سچ کھل گیا۔۔ تو اب کان کھول کر میری بات سنو اگر ان کنگنوں کو اتارنے کے بارے میں تم نے سوچا پھر جو تمہارا میں حشر کرونگا اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتیں۔۔" ارمان انگلی اٹھا کر وارن کرتا ہوا اسے اندر چلا گیا۔۔

پریشہ اسکی کنجی آنکھوں کے لال ہونے کے خوف سے ڈر گئی تھی۔۔

"یہ سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔ ہر وقت مجھے پر غصہ کرتا رہے گا۔۔ اللہ کرے ایسی بیوی ملے کے دن میں تارے اور رات کی نیندیں ہی حرام کر دے۔۔" پریشہ بد دعائیں دیتی اندر چلی آئی۔۔

شانزہ اور مشک تو لہک لہک کر گانے گارہی تھیں۔۔

شانزہ کے گھر والے لندن سے آچکے تھے۔۔ اسکے بھائی سیف کی ان سب سے دوستی تھی تو وہ بھی وہاں موجود تھا۔۔

برایہ ہوا کہ پریشہ سیف کے پاس آکر بیٹھ گئی اور ارمان سے یہ بلکل برداشت ناہوا۔۔

"کیسے ہو سیف؟۔۔ کافی بدلاؤ آگیا تم میں۔۔" پریشہ سب کے ساتھ تالیاں بجاتی بول رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"میں ایک دم پہلے جیسا ہوں۔۔ تم بتاؤ تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے ولاگر میڈم۔۔" وہ دونوں ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔۔

"آج ہی ایگزام کے بھوت سے آزاد ہوئی ہوں ابھی چھ ماہ بعد فائنل ہونگے پھر زندگی میں سکون ہو گا۔" پریشہ نے بے دھیانی میں سیف کے ہاتھ پر ہی تالی مار دی۔۔ اور بس ارمان لمحہ ضائع کرے بغیر وہاں آگیا۔۔

"پریشہ ادھر آنا زرا بات کرنی ہے۔۔" ارمان نے سیف کو نظر انداز کر کے کہا۔۔

"یہیں بول لو جو کہنا ہے۔۔" پریشہ اس کے باہر والے برتاؤ پر خفا ہو گئی تھی۔۔ جب ارمان کے دو تین بار کہنے پر اس نے بات نہیں سنی تو وہ زبردستی اسے وہاں سے لے کر کچن میں چلا گیا۔۔

"لندن ریٹرنز تم کہیں پاگل تو نہیں ہو گئے حارث کی شادی میں؟؟۔۔" اب تمہاری شادی کر ادینی چاہیے تاکہ تمہاری بیوی تمہیں سنبھالے ورنہ تو تم مجھے ہی کچا چبا جاؤ گے۔۔" پریشہ کی زبان چلنا شروع ہو چکی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چپ۔۔!!"

"اب یہاں بیٹھی رہو۔۔" ارمان نے اسے سلیپ کی طرف اشارہ کر ا وہ بیٹھ گئی اور وہاں سے اسٹول ہٹا دیا اب اسکے اترنے کا راستہ بند ہو گیا تھا۔۔

"اب لگاؤ اسے ورنہ میں اتر ونگی کیسے۔۔؟"

## Posted on Kitab Nagri

"وہیں رہو۔۔ بہت شوق چڑھ رہا ہے ناباتیں بنانے کا"۔۔۔ ارمان کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

"یار اچھا نہیں بیٹھونگی کسی اور کے ساتھ میرے لیے بس آفندیز ہی ہیں باتیں بنانے کے لیے۔۔" پریشہ سمجھ گئی تھی ارمان کی کیوں ہٹی ہوئی ہے۔۔ آخر وہ سب جلتے تھے جب کوئی باہر کا ان میں سے کسی سے زیادہ بات چیت کر لیتا ہے۔ تو پھر ارمان کی جلن بھی جائز تھی مگر یہ جلن تھوڑی الگ قسم کی تھی۔۔ پیار والی جلن!!

"یار پلیز مجھے وہاں جانا ہے دیکھو سب کتنا بخوانے کر رہے ہیں۔۔" وہ سلیپ پہ کھڑی احتجاج کرنے لگی۔۔ ارمان اسے گردن اٹھا کر دیکھ رہا تھا۔۔

"ابھی بس میں نے دیکھا ہے ابھی شامیر یا مشک دیکھتے نا تو تمہارا خون پی جاتے۔۔" ارمان لے اسٹول واپس لگایا اور اترنے میں اسکی مدد کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا جو وہ فوراً تھام چکی تھی تو اور بیلنس کرتی ہوئی چھلانگ مار کے اتری۔۔  
دونوں بحث کرتے ہوئے واپس باہر آکر ساتھ بیٹھ گئے۔۔

ابتسام صاحب سعدی کے اباجی ان سب کو انھی کے بچپن کے قصے سنارہے تھے۔۔ اور باقی بڑے بھی باتوں میں لقمہ دے رہے تھے۔۔

"یار چاچو میری بھی کوئی کہانی سنا دیں۔۔" ارمان کی خواہش پر وہ بولے۔۔

"نہیں تم رہنے دو تمہیں شاید پسند نا آئے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کیوں بھی؟ آپ سنائیں۔۔۔" ارمان پھر بولا تو انھوں نے شانے اچکا کر بتانا شروع کری کہ وہ خود کہہ رہا ہے اور باقی سب اپنی اپنی ہنسی دبائے بیٹھے تھے خاص کر پریشہ اسے معلوم تھا تا یا جان کو نسی بات بتائیں گے۔۔

ارمان کی غیر موجودگی کے پانچ سالوں میں اکثر یہ بات نکلا کرتی تھی اور یہ سب خوب اسکا مذاق اڑاتے تھے۔۔

"تو سنو۔۔ جب فاروق بھائی اور بھابی نے پریشہ بیٹیا کا نام رکھا تو تم کو سب سے زیادہ مسئلہ ہوا تھا۔۔"

"ہیں مجھے کیا مسئلہ ہوا تھا۔۔" ارمان کو تعجب ہوا۔۔ اور تھرڈ جنریشن کے گال دکھ گئے تھے ہنسی کو روکنے کی وجہ سے۔۔

"پری بیٹی کا پورا نام پریشہ حیات نور آفندی منطخب ہوا تھا۔۔ حیات نام فاروق نے کہا تھا نور بھابی کے نام سے لگا اور پریشہ ہم سب کی خواہش پر رکھا گیا۔۔"

"تو پھر؟؟؟" ارمان کو تجسس ہوا۔۔

پھر یہ کہ جب تمہیں پتہ لگا اس نام کے بارے میں تو تم نے بہت فساد ڈالا تھا۔۔  
"ہیں؟؟؟" ارمان کو کچھ یاد نہیں تھا وہ خود تب ڈھائی تین سال کا تھا۔ اسکی دلچسپی بڑھنے لگی۔

"تمہارا کہنا تھا کہ اسکا اتنا بڑا نام کیوں رکھا ہے۔۔"

اسکے نام میں چار الفاظ اور میرے نام میں تین کیوں؟؟ اسکا بھی ایک کم کریں۔۔۔" ابتسام صاحب کا یہ کہنا تھا اور ان سب نے اپنے قبضے بلند کر دیے۔۔ ارمان شرم سے پانی پانی ہو گیا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ تو ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔

"بیٹا ایسے ناہنسو میرا بیٹا چھوٹا تھا جب ہی ایسی باتیں کر لیں ورنہ اب تو صاحب بہادر کے خیال ہی الگ ہیں۔۔" فاروق صاحب قہقہوں کے درمیان بولے۔۔

ارمان انکا طنز سمجھ چکا تھا۔

"پھر ہم نے تمہیں بہت سمجھایا پھر جا کر تمہاری عقل میں بات ٹکی۔۔ پھر کبھی تم ہماری بچی کی آنکھوں پر تشدد کرتے تھے یہ بول کر کہ اسکی میری جیسی آنکھیں کیوں ہیں۔۔ اس پر بھی دارجی اور اماں جی نے تم کو بہت سمجھایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔"



آج ارمان کے راز فشاں ہو رہے تھے۔۔

وہ خود کو کوس رہا تھا کہ کیوں بچپن کی بات نکلوائی۔۔

اس نے جب پریشہ کو دیکھا کہ کیسے ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہی تو اسے کندھے سے جھڑکا۔۔ پریشہ کا سارا حساب برابر ہو گیا تھا جس طرح ارمان نے اسے ابھی تنگ کرا تھا۔۔

"تمہیں بہت ہنسی لگی ہے۔۔" ارمان آنکھیں دکھا کر بول رہا تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"تو اس پر بھی ٹیکس لگا دو۔۔ مگر میں ہنسوں گی ضرور۔۔" پریشہ باز نہیں آرہی تھی۔۔

"ہنس لو بیٹا بس حارث کی شادی ہونے دو پھر بتاتا ہوں۔۔"

"ہنس ہی تو رہی ہوں۔۔۔" پریشہ نے زور سے اسکے کندھے پر ہاتھ مارا تھا اور واپس باولوں کی طرح ٹھٹھ مارنا شروع ہو گئی۔

"ہنس لو تمہاری ہنسی مجھ سے ہی منسوب ہے۔۔ شادی کے بعد بتاؤنگا تمہیں تو میں۔۔"

"کیا؟"۔۔ تھوڑا زور سے بولا کرو یہ بڑبڑسنائی نہیں دیتی۔۔"

"کچھ نہیں تم بس الوؤں کی طرح ہنسو"۔ ارمان نے پتے ہوئے کہا۔۔ کچھ تو تھا اسکے لہجے اور مطمئن انداز میں کہ حارث کی شادی کے بعد وہ کوئی بڑا طوفان لانے کی جستجو میں تھا۔۔ اب ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر تو نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔ اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے وہ ہر طرح سے ممکن کوشش کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارمان وہاں سے اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔۔

"اسے کیا ہوا؟"۔۔ سعدی نے کہا۔۔

"شہزادے کو غصہ آگیا ہو گا اور کیا ہونا ہے۔۔" حارث تالی مارتے ہوئے کہہ رہا تھا جب ہی اسکی نظر مان پر پڑی جو واپس آگیا تھا اور دیوار میں لگی ایل سی ڈی کو آن کر کے سیسٹم میں کوئی "یو اس بی" لگا رہا تھا۔۔ اس نے تالی مار کے سب کو اپنی طرف متوجہ کرا اور آرام سے صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔۔

حارث کا اسکی چال سمجھ آتے ہی رنگ اڑ گیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"سارے بہت ہنس رہے تھے اب سب کو پتا چلے گا۔"

ارمان نے ریموٹ سے اوپن میں جا کر ایک ویڈیو کھول دی اتنے میں وہ لوڈ ہو رہی تھی تو فاروق صاحب نے اس سے پوچھا۔۔

"مان کونسی فلم دکھا رہے ہو۔۔؟"

"بابار یلیکس بہت مزے کی فلم ہے ابھی سب جتنا ہنسے ہیں ناب اس سے بھی زیادہ ہنسیں گے۔۔" ارمان نے کہتے ہوئے سعدی کو آنکھ ماری اور سعدی بات کا اشارہ سمجھتے ہی اسی کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔

"بھ بھ بھائی جان آپ لوگ مجھے جانے دیں میرا آج ہی نکاح ہوا ہے۔۔" لالچ میں حارث کی رات والے حادثے کی آوازیں نشر ہو رہی تھیں۔۔ سب لوگ حیرانی سے وہ ویڈیو دیکھ رہے تھے اور تھرڈ جنریشن اپنا تماشہ۔۔

"یہ سب کیا تھا؟۔ میں تم سب کو منع کر رہی تھی کہ رات کو ناجاؤ باہر مگر سنتا کون ہے۔۔۔ اور دیکھو زرا ان بے شرموں کو ہمیں اس بارے میں خبر بھی نہیں لگنے دی۔۔" ارسلہ بیگم غصہ ضبط کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

www.kitabnagri.com

"سوری ممانی جان۔۔" شایان نے معذرت میں ہی خیر خواہی سمجھی تھی۔۔

"لیکن ایک منٹ سارے ارمان یہ تیرے پاس کیسے آئی؟۔۔"

اور ویڈیو کیسے بنی اور کس نے بنائی۔۔"

"بلکہ بھوت کیسے کیمرے میں نظر آنے لگے۔۔" شایان نے سوالات کی بھرمار کر دی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یہ بس ایک میرا اور سعدی کا مذاق تھا۔ ہم نے حارث کو شادی کا تحفہ دینا تھا اور تم سب بس اس کا حصہ بن گئے۔" ارمان ہنسی دبائے کہہ رہا تھا۔

"اور یہ کوئی بھوت تھوڑی تھے۔ یہ تو فقیر تھے ہم نے پوچھا ایکسٹینگ کر لو گے تو یہ راضی تھے انکو پیسوں کی ضرورت تھی اور ہمیں بھوتوں کی۔ باقی بھیس بدلنا کوئی مشکل کام نہیں۔" سعدی کا ہنسی کا فوارا چھوٹا اور سب بڑے بھی ہنسنے لگے۔

باقی کی پوری فلم سب نے دیکھی اور ان سے کچھ دُور ہوئے اور شامیر کی نمونی باتوں پر سب کا ہنس ہنس کے برا حال ہو گیا۔

"یہ تم دونوں نے اچھا نہیں کرا۔" مشک منہ بنائے بولی۔

"اور وہ اچھا تو جو چند منٹ پہلے میرے بچپن کی نادانیوں پر تم لوگ ٹھٹھ مار مار کے الوؤں کی طرح ہنس رہے تھے۔" ارمان خود پر قابو پاتا سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"مان لیا بھائی تمہیں!! تم سے پنگالینا ہی نہیں چاہیے۔" حارث اور شامیر نے ہاتھ جوڑ لیے تھے۔

اگر ابھی یہ لوگ اسکا مذاق نہ بناتے تو یہ سب کو تونا دکھاتا البتہ اکیلے میں ان سب کو ویڈیو دکھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس کے بعد محفل دوبار شروع ہو گئی۔

اور سب نے مل کر انتا شکری کھیلنا شروع کر دی۔

رات کو جلدی کھانا کھا کر سب اپنے کمروں میں چلے گئے تھے اگلے دن حارث کی بارات تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

مشک پریشہ ملاہم اور منال چاروں کمرے میں ایک ساتھ گھسی فیشل کر رہی تھیں۔۔

مگر شامیر کا تجسس بڑھے جا رہا تھا کہ اندر کونسا معرکہ مارا جا رہا ہے وہ سب کو لے کر انکے کمرے کے دروازے پہ کھڑا تھا۔۔

"شامیر تجھے کیا کرنے ہے جو بھی کر رہیں ہیں کرنے دے"۔۔ ارمان نے کوفت سے کہا بھلا لڑکیوں کے کاموں میں اسے دلچسپی کیوں ہونی تھی۔

"نا بھائی مجھے جاننا ہے اندر کیا ہو رہا گانے کی آوازیں سن دیکھ پورے محلے والوں کو بھی سنائی دے رہی ہیں۔ شامیر تو دروازہ کھٹکتا۔۔" سعدی نے اسے حکم جھاڑتے ہوئے کہا اور شامیر نے سر ہلا کر دروازہ دھڑ دھڑ پیٹنا شروع کر دیا۔۔

"میں نیوں ہمیں بھی اندر بلا لو باہر بور ہو رہے۔۔"

Kitab Nagri

"ابے گدھے جھوٹا بول ہم کو کون بور کر سکتا ہے۔۔ وہ اب دروازہ ہی نہیں کھولینگے۔۔" شایان نے اسے دروازے سے چپکا دیا تھا۔۔

"یار آپنی یہ نہیں ہٹے گا۔۔ اب ایسے ہی منہ رکھنا پڑے گا۔۔" منال پریشہ اور ملاہم کو چھیڑ رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

مشک نے دونوں کے بلیک ماسک لگوادیا تھا جواب سوکھنے کے بعد چیونگم کی طرح چپک گیا تھا اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔

"یار مشک تم دروازہ کھولو ورنہ یہ کہیں توڑ کر ہی اندر نا آجائیں۔۔" مشک نے اسکے کہنے پر دروازہ کھولا اور وہ سب اندر گھستے ہی ان تینوں کی شکل دیکھ کر زمین پر بیٹھ بیٹھ کر ہنسنے لگے۔

"تم تینوں نے کونسے کام کر کے منہ کالا کروایا ہے؟؟" حارث مشک کے پاس آکر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

"یار حارث مذاق نہیں بناؤ یہ منحوس اب ہٹ نہیں رہا۔۔" ملا ہم جھنجھلا چکی تھی۔۔ کھینچ کھینچ کر درد الگ ہو رہا تھا۔۔ ارمان ابھی موبائل میں ہی لگا تھا اس کی نظر پریشہ پر نہیں گئی تھی۔

"اگر تم لوگوں نے ایسے دانت باہر نکال کر ہنسنا ہی ہے تو کوئی فلم لگا کر ہنس لو اور یہاں سے کٹو۔۔ ورنہ ہماری مدد کر دو۔۔" اب لڑکوں سے مدد مانگنے کی نوبت آگئی تھی۔۔ مرتی دھرتی لیکن یہی اوپشن تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں ہوں نا!! بلکہ ہم پانچ حسین سمجھدار ٹیلینڈ مرد ہیں جو تم لوگوں کی مدد کر دیں گے۔۔" شامیر شوخی سے بول کر مشک کے پاس گیا اور ماسک ہلکے ہاتھ سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگا۔

"یار شامیر درد ہو رہا ہے ہلکے سے ہٹاؤ۔۔" مشک گال پہ ہاتھ رکھ کر کراہ اٹھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ملاہم کا ماسک اتارنے میں سعدی مدد کر رہا تھا۔

"میری بہن ایسی کیا ضرورت پڑ گئی تم تینوں کو منہ کالا کرنے کی۔۔ تم لوگوں کو ان چیزوں کی ضرورت تھوڑی ہے۔۔" سعدی فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔

"بھائی اب شادی میں نہیں کرینگے تو کب کرینگے"۔۔ ملاہم آنکھیں پٹا کر بولی۔

"پھر ایسے ہی تکلیف اٹھاتی رہو۔۔ بے وقوف۔۔"

"آہ۔۔ سعدی درد ہو رہا ہے۔۔"

"اچھا میری جان آرام سے کر رہا ہوں۔۔" سعدی نے اور ہلکا ہاتھ رکھا بہن کو تکلیف میں تھوڑی دیکھ سکتا تھا۔

"میں مدد کروں؟۔۔" شایان پاس آکر ماتھے پر انگلی پھیرتے ہوئے بولا۔

"کردو۔۔" ملاہم نے اسکی بات ہوا میں اڑائی۔

Kitab Nagri

"ہاں اجا بھائی پتا نہیں ان لڑکیوں کو کیا کیا چیزیں کرنے کا شوق ہوتا ہے"۔۔ سعدی کے کہنے پر شایان مدد کے لیے بیٹھ گیا۔

"ملاہم اگر یہ ناہٹا تو کل بارات تم تینوں ایسے ہی اٹینڈ کرو گی؟؟" شایان نے دانتوں تلے زبان دبا کر بولا۔

"شایان کے بچے اپنی منحوس باتیں منہ میں ہی رکھو۔۔" ملاہم پیر رگڑتی پھڑ پھڑا اٹھی تھی اور رونا شروع ہو گئی۔ سعدی نے اسے گلے سے لگایا تو اپنے بھائی کے گلے لگ کر اور رونے لگ گئی۔



## Posted on Kitab Nagri

شایان دونوں بہن بھائی کی محبتیں دیکھ رہا تھا جو بہت کم دیکھنے کو ملتی تھیں۔۔

جو بھی تھا سعدی کی جان تھی ملاہم۔۔ کوئی اسے کچھ کہہ دے تو اگلے دن سعدی اسکے دانت توڑ ڈالتا تھا۔۔ وہ منہ سے کم ہاتھ سے زیادہ بات کرتا تھا۔۔

"ہٹ جائے گا ملاہم!۔۔ روتے نہیں ہیں۔۔ دیکھو مشک ڈھیٹ کیسے ہٹ دھرمی سے بیٹھی ہے تم ایویں رو رہی ہو۔۔"

"تو ہٹاؤ نا ایسے گلے لگا کر بتائیں بنا رہے ہو۔۔ عجیب آدمی۔۔" ملاہم کا موڈ سوؤنگ ہو چکا تھا۔

"اے کالے ربڑ کے ماسک ہٹ جا۔۔ اب تو چہرے کی کھال ہی تڑپ گئی ہے میرے منہ سے ہٹ جا۔۔۔ پریشہ ڈریسنگ کے شیشے کے سامنے کھڑی ماسک کو کونسنے میں مگن تھی اور اس سے کشتی کر رہی تھی۔۔ ارمان کی اس پر نظر پڑی تو اسکے پاس آگیا۔۔

www.kitabnagri.com

"مس کین آئی ہیلپ یو؟؟"

(یہ لڑکی میرا کام تمام کر دے گی۔۔) ارمان دل میں سوچنے لگا۔۔

"ہاں لندن ریٹرن پلایز یار۔۔" وہ تھک کر ڈریسنگ پر ہی بیٹھ گئی اور ارمان کی مدد کا انتظار کرنے لگی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تمہیں اسکی ضرورت نہیں پھر کیوں لگایا؟۔۔"

"میری مت ماری گئی جو مشک کی بات سن لی۔ میں بس سیدھا فیشل کر رہی تھی یہ پتا نہیں اس منحوس ماسک کو کہاں سے اٹھا لے آئی۔۔" ارمان کے پوچھنے پر وہ بول اٹھی۔

"تمہیں فیشل کی بھی ضرورت نہیں یقین کرو۔۔" ارمان نے جب نیچے سے آرام سے ماسک کھینچا تو اسکا تل نمایاں ہو گیا۔۔  
پریشہ خاموش ہو گئی تھی اور یک ٹک اسے ہی دیکھ رہی تھی جو فکر مندی سے ماسک ہٹا رہا تھا۔۔



ارے یہ ہیں جو جنوں

ہائے

انہیں کیا میں سمجھوں

توبہ

روز ہو جاتے ہیں یہ کسی ناکسی پہ فدا

ارے ہائے

آج اسکے پیچھا

## Posted on Kitab Nagri

توبہ

کل اسکے پیچھے

واہ واہ

مشک اور شامیر لہک لہک کر گارہے تھے۔۔

"آئے میری جان ایسا لگ رہا ہے اپنی بیوی کے نخرے اٹھا رہا ہوں۔۔" شامیر نے آہستہ سے ٹھوڑا سا ماسک کھینچا۔۔

"وللہ۔۔ کیا ہو جاتا تمہیں مجھ سے پیار ہو جاتا منہا کی جگہ۔۔" مشک صدمے کی ایکٹینگ کرتے ہوئے بولی۔۔

"کاش یار شامیر تم مجھے پہلے پرپوز کر دیتے۔۔"

"اگر تم ابان پر دل ناہارتیں تو ضرور میں تم کو پرپوز کرتا یار۔۔ خیر بیڈلک۔۔" شامیر نے افسوس کرنے کی ایکٹینگ کری

تھی۔۔

"ہائے۔۔" مشک نے شرمناک دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا اور پھر دونوں بے دھڑک اپنی باتوں پر ہنسنے لگے۔۔

"ویسے شامیر ہم کتنے بے شرم ہیں ایک سے محبت کرنے کے باوجود دوسرے پر لائن مار رہے ہیں۔۔"

"یار دیکھو ہمارے جیسا کوئی اور ہے نہیں تو ہم پر ہی بس یہ سوٹ کرتا ہے۔۔" شامیر شرارتی شوخا ہوا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

اللہ اللہ کر کے ملا ہم اور مشک کا ماسک اتارنے میں وہ کامیاب ہو گئے تھے۔

"ارمان جلدی سے ہٹاؤ ان دونوں کا ماسک اتر بھی گیا۔۔" پریشہ اسکا ہاتھ ہلا کر بولی۔

"باولی صبر بس ہٹ گیا۔۔" ارمان آخری ماتھے پر لگا ماسک بھی ہٹا دیا۔۔

"آئندہ مت لگا لینا۔۔ ابھی تم میں نے مدد کر دی بعد میں کون کرے گا۔۔"

"میری توبہ جو لگاؤں۔۔" حیات منہ کو گول کر کے ہوا نکالتی ہوئی ڈریسنگ سے اتری۔۔

"لومیسنیاں کالک لگنے کے بعد چمک اٹھیں۔۔ اب زرا دیکھنے کے قابل لگ رہیں ہیں۔۔" حارث نے اب شوشا چھوڑا تھا اور

ان تینوں نے اسکی درگت بنانے کا سوچ لیا تھا اور اسکو مارنے کے لیے اسکی طرف بڑھیں تو وہ سیڑھیوں سے اچھلتا

چھلا نکلیں مارتا ہوا نیچے بھاگ گیا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

.....

صبح دس بجے ارمان جاگ چکا تھا اور سب کو اٹھا کر وہ لوگ بیسمنٹ میں بنے جم میں موجود ایکسرسائز کر رہے

تھے۔۔ ماحول بہت پرسکون تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اسلام آباد کا موسم بھی زرا اٹھنڈا تھا اور ہلکی ہلکی دھوپ کھڑکی سے بیسمنٹ میں آرہی تھی۔۔

جم بہت اچھا فرنیشر بنا یا گیا تھا۔۔

ویسے تو وہ سب کبھی گھر پہ یا پھر باہر جمینگ کر لیتے تھے۔۔ ابھی شادی کے دنوں میں روز یہاں ہی کر رہے تھے۔ حارث نے خاموشی کی وجہ سے نیچے سیٹ اپ کر رکھا تھا۔۔

پریشہ جلدی اٹھ کر پھوپو تائی جان اور اپنی اماں سے سلام دعا کر کے انکا پوچھ کر وہیں چلی گئی تھی۔۔

پچھے پچھے مشک اور ملاہم بھی پہنچ گئیں۔

Kitab Nagri

"اوہ واویا حارث تم نے ہم سے چھپا کر رکھا۔۔ ملاہم لپکتی ہوئی ایک مشین پر چڑھ گئی اور گول گول گھومنے لگی۔۔

"شٹ ہو گیا سکون برباد۔۔" سعدی پسینہ پونچھتے ہوئے شامیر سے بد مزہ ہوا کہنے لگا۔۔

"ویسے حارث کیا فائدہ ایک ہی دن جم کرنے کا۔۔ ایک دن میں باڈی تھوڑی بنے گی کہ زری خوش ہو جائے۔۔" پریشہ اپنی بات سے اسکی تپا گئی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"میری بہن میرا یہ روز کا کام ہے۔۔ بتاتا چلوں میری باڈی پہلے ہی سے بنی ہوئی ہے۔۔" حارث اسکی معلومات میں اصافہ کرتا ہوا بولا اور بازو کا ڈولہ اسے دکھایا۔

شایان پیش اپز لگا رہا تھا۔۔ اور ملاہم اسکے پاس آکر پیش اپز گننے لگی۔۔

"اور کرونا۔۔" ملاہم نے ضد کری۔۔

"پاگل ہو گئی ہو ساٹھ ستر کر لیں کافی ہیں۔۔" شایان نے تولیہ اسکے منہ پہ اچھال دیا اور ملاہم جنگلی بلیوں کی طرح اسکے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی۔۔

"منخوس انسان۔۔ تمیز نہیں تم کو۔۔ اللہ تم سب کو جلا دجیسی بیویاں عطا کرے۔۔"

"اور بیویوں سے مراد چار ہیں نا۔۔" شایان نے آنکھ ماری تو ملاہم سٹیٹا گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارمان ایک بھاری مشین سے بازو کی کسرت کر رہا تھا۔۔

پسینے سے لبالب اسکی سفید شرٹ بھیک گئی تھی۔۔

ماتھے پر پسینہ موتیوں کی طرح چمک رہا تھا۔۔ آستین سے نکلتی بازو کی مچھلیاں پھڑ پھڑا رہی تھیں۔۔ کھڑے نقوش وہ دل میں ہی اترنے والا تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

کنچہی آنکھیں کسی کو بھی دیوانہ وار پاگل کر سکتی تھیں۔۔

کسرتی جسم ایکس سائز سے مزید چوڑا لگ رہا تھا۔

"ہائے اتنا ہینڈ سم۔۔ اللہ مجھے صبر دے۔۔۔" پریشہ تو اسے دیکھ کر دنیا سے بیگانہ ہی ہو گئی جیسے ارمان اسکو دیکھ کر ہوتا ہے۔۔

ہمیشہ کی طرح بال اسکے ماتھے کو چھو رہے تھے۔۔ اور کچھ اسکی آنکھوں میں جا کر اسے پریشان بھی کر رہے تھے۔۔ پریشہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان بالوں کو فوراً پیچھے کر دے۔۔  
بلو کرتی میں جو گرز پہنی وہ بھی بہت دلکش لگ رہی تھی۔۔

جب مزید صبر نہ ہوا تو وہ ارمان کے پاس آ گئی۔۔ مان ایکس سائز سے تب ہی فارغ ہو کر کھڑا ہوا اور بال پیچھے کرنے لگا۔۔  
"تم باولی کیا کر رہی ہو؟۔۔" پریشہ کو مشین کے اسٹریپس پکڑتا دیکھ کر اس نے نا سمجھی سے ائیر واپکا کر پوچھا تھا۔۔  
"وہی جو تم ابھی کر کے فارغ ہوئے۔۔" پریشہ لٹکتی ہوئی بولی۔۔

"لڑکی یہ تمہارے بس کی بات نہیں۔۔"

"کیوں بھی؟۔۔ لڑکیاں سارے کام کر سکتی ہیں۔۔ جب تم لندن جا کر گھوم سکتے ہو تو۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"پڑھنے گیا تھا میس"۔۔ ارمان نے بات کاٹ کر ٹوکا۔۔

"ہاں پڑھنے اور پھر وہاں مارشل آرٹس سیکھ سکتے ہو۔۔ اور یہاں کسی کو خبر بھی نہیں ہونے دیتے تو میں کیا یہ نہیں کر سکتی۔۔" وہ پھر شکوہ کر رہی تھی کہ اسے کسی نے لندن جو جانے نہیں دیا تھا۔۔

"اور مجھے پکا یقین ہے جیسے تم نے مارشل آرٹس سیکھی ہے نا اسکے علاوہ بہت کچھ کر بھی رکھا ہے جس کی ہم میں سے کسی کو خبر نہیں۔۔ اور تم سب کو لا علم رکھتے ہو۔۔" وہ تجسس سے بولی کیا پتا ارمان بتا دیتا۔۔

مگر وہ آفندی ہی کیا جو اپنے راز خود اگل دے۔

"اچھا کر لو ٹرائے"۔۔ ارمان نے اسکے شکوے ان سنے ہی کر دیے۔۔ ورنہ وہ بحث ہی کرتی۔

"آں۔۔" دو تین کوششوں کے باوجود بھی پریشہ ان اسٹریپس کو ہلکا سا بھی نہیں کھینچ پائی تھی۔۔

وہ بہت آسان سمجھ رہی تھی ارمان کو دیکھ کر کہ وہ تو جلدی جلدی آگے پیچھے کر رہا تھا۔۔

مگر وہ جھلی کہاں اسکی برابری کر سکتی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ کا چہرہ شرمندہ سا ہو گیا اور ارمان لب بھینچے کھڑا اسکی حرکتیں دیکھنے لگا۔ ہنسی آرہی تھی مگر ہریشہ کا دل نہیں ٹوڑنا چاہتا تھا۔ وہ اسے خود سے آگے جیتا ہوا دیکھنا پسند کرتا تھا۔

پریشہ نے جو گرز ہر پورا زور ڈالے جان لگادی تھی اور ایسا کرنے سے اسکی سانس بھی کافی پھول گئی۔

جب پریشہ سے کچھ ناہوا تو ارمان مسکراتا ہوا اسکی مدد کے لیے فاصلہ قائم رکھتے ہوئے پیچھے کھڑا ہوا اور ان اسٹیرپس میں اپنے بھی ہاتھ ڈال کر کھینچے تو وہ با آسانی کھینچتے چلے گئے۔

پریشہ کی خوشی تب غائب ہوئی جب اسے اندازہ ہوا کہ ارمان کی مدد سے ہی اس نے پہاڑ جیسی مشین چلائی ہے۔

"اب سمجھ آگئی یہ تمہارے بس کی بات نہیں۔" وہ اپنا چہرے اسکے کان کے پاس لا کر بولا۔

"ہاں۔۔ جیسے نیل پالش لگانا تم مردوں کے بس کی بات نہیں۔" اب اپنی شرمندگی اور توہین بھی تو برداشت نہیں تھی تو فوراً جواب ٹکا دیا۔

www.kitabnagri.com

"ہاں جو بھی ہو۔" ارمان لا پرواہ انداز میں بولا۔

وہ تو یہ سوچ رہا تھا شادی کے بعد پریشہ کو بھی مارشل آرٹس سیکھا دے گا۔ ایک سے بھلے دو۔ اور دنیا والوں کی شامت۔

ارمان کا فیصلہ اٹل تھا کہ پریشہ ہی اسکی بیوی بنے گی۔

## Posted on Kitab Nagri

"اللہ کتنا شور مچا رکھا ہے بیسمنٹ میں۔۔" ارسلہ بیگم فاطمہ سے بولیں۔۔

بھابھی مجھے آپکو داد دینی پڑے گی شامیر کو گھر میں سنبھالنے کی۔۔" نرین شایان کی اماں نے چائے کا گھونٹ لیتے کوئے کہا۔۔

"یہ ہمارا ہی حوصلہ ہے انکو برداشت کرنے کا۔۔ اللہ نے بہت سخت آزمائش ڈال رکھی ہے۔۔ پتا نہیں کب ہمارے بچے انسانوں کی طرح رہنا سیکھیں گے۔۔" فاطمہ بیگم سر پکڑے کہہ رہی تھیں۔۔۔

بیسمنٹ میں جنگ چل رہی تھی۔۔ مشک اور ملاہم مشینوں پر آدم خوروں کی طرح چٹ گئیں تھیں اور حارث کی اپنی مشینوں کی خراب ہوتی حالت کو دیکھ کر جان خشک ہو رہی تھی۔۔

ارسلہ نرین اور شمینہ سعدی اور ملاہم کی اماں انکے شور پر بیسمنٹ کی طرف چلی گئیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"باہر نکلو تم تینوں!! اور تم پانچوں کا بھی ہو گیا تو شاباش باہر آؤ۔۔ صبح قہرام مچا رکھا ہے پڑوسی الگ شکایتیں کر رہے ہیں۔۔" ارسلہ بیگم نے ان سب کی کلاس لینا شروع کری۔۔

"مما یہ حارث ہی زیادہ لڑکیوں کی طرح نخرے کر رہا ہے ہم تو بس شرافت سے کھڑے انکو دیکھ رہے تھے۔۔" پریشہ مشین سے کھسک کر دور ہو کر بولی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اے جھوٹی عورت۔۔ یہاں ابھی جو نین مٹکے ہو رہے تھے وہ سب کیا تھا۔۔" حارث خود پر الزام لگنے کے بعد اسکی پول کھولنے پر آیا تو وہ سٹپٹا کر ارمان کو دیکھنے لگی۔۔

ارمان نے حارث کو منہ بند رکھنے کا اشارہ کر ا تو جل کر خاموش ہو گیا۔۔ اب ارمان کا بدلہ مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔  
"سب باہر آؤ۔۔" نرین بیگم حکم سناتیں خود بھی باہر نکل گئیں اور وہ لوگ ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے باہر آئے۔۔

دوپہر میں سب رات کی تیاریاں کر رہے تھے۔۔

.....

پریشہ اور شامیر حارث کے کمرے میں لاک ہوئے اہم گفتگو کر رہے تھے۔۔ مگر ارمان سب سن چکا تھا کیونکہ دروازہ سہی طرح بند نہیں ہوا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب وہ دونوں خاموشی سے ارمان کے سوالات سن رہے تھے۔۔

"کسی کو تم دونوں کی اس حرکت کے بارے پتا ہے؟؟"

"ہاں بس بابا کو معلوم ہے۔۔" پریشہ نظریں جھکائیں جواب دے رہی تھی۔۔

"ارمان پلیز ہمیں روکنا نہیں۔۔ میرا یہ بچپن سے خواب تھا۔ اور شامیر کی مدد سے میں یہ پورا بھی کر رہی ہوں۔۔"

"تو تم کو لگتا ہے اتنے سے پیسوں سے یہ ہو جائے گا۔" ارمان نے ٹیبل پہ رکھے دس ہزار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ضرور۔۔ صرف یہ ہی تھوڑی ہیں ہم لوگ اپنی پاکٹ منی سے بھی پیسے نکالتے ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لیے پیسے بھی جمع کرتے ہیں۔۔"

"اگر تمہاری کوئی فاؤنڈیشن کھولنے کی خواہش تھی تو مجھ سے تذکرہ تو کرتیں میں کیا مر گیا ہوں۔۔" اسے پریشہ پر شدید غصہ آرہا تھا۔

"کیا سب جگہ ڈھنڈھو رہا پٹی۔۔" پریشہ اس کے گھٹھنوں کے پاس آکر بیٹھ گئی اور وہ اسے نا سمجھی سے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مان۔۔ میں جب جب ان غریب بچوں کو دیکھتی ہوں تو میرا دل کٹتا ہے کہ ہمارے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے تو کیا ہم تھوڑا سا نکال کر ان پہ خرچ نہیں کر سکتے۔۔ میں جب ان بیواؤں کو دیکھتی ہوں جن کا دنیا میں کوئی سہارا نہیں تو میرا دل کرچی کرچی ہو جاتا ہے کہ ہم اتنے نفس پسند ہو گئے کہ ہمیں اپنے علاوہ کوئی دکھتا ہی نہیں۔۔"

"بس میری خواہش ہے کہ ان تمام بچوں اور ایسے کئی بے سہارا لوگوں کے رہنے کے لیے ایک ادارہ بنا سکوں۔۔ ایک ایسا ادارہ بنا سکوں جہاں سے انکو روزگار بھی ملے۔۔ میں اپنی جان کی آخری سانس تک لگا دوں گی مگر اپنا مقصد پورا ضرور کروں گی۔۔"

ابھی تو شامیر اور میں ویسے ہی ان کچی بستیوں میں جا کر لوگوں کی مدد کر دیتے ہیں کیوں ابھی ہمارے ہاتھ اتنے مضبوط نہیں مگر اب ہماری کوشش اور بڑھ گئی ہے۔۔ میں جتنا ولا گنگ اور کلابریشن سے کماتی ہوں سب کچھ اس پر لگا دیتی ہوں۔۔" پریشہ کے الفاظ ارمان کے دل کو سکون دے رہے تھے اسے اپنی گڑیا اور بھائی پر بہت فخر ہو رہا تھا۔



## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے اسے نیچے سے اٹھایا اور اپنے پاس بٹھا دیا۔

"لڑکی تمہارا مقصد اب میرا مقصد ہے۔۔ تم کو میں آفندیز سے فنڈ دوں گا۔۔ بلکہ میں جلد از جلد یہ پروجیکٹ شروع کروں گا۔ ابھی بس دارچی والے سے اور حارث کی شادی سے فارغ ہوں تو بس اس معاملے کو نبٹاتا ہوں۔۔" ارمان نے اسکا خون بڑھا دیا تھا۔ ارمان کے اختیار میں یہ سب تھا پریشہ اپنے بل پر کرنا چاہتی تھی مگر اس سب میں بہت وقت لگتا اور ارمان کے آگے وہ ضد نہیں کر سکتی تھی جو وہ بول دیتا تھا اسکے بعد اسکو کوئی پیچھے نہیں ہٹا سکتا تھا۔

پریشہ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا اور شامیر آکر ارمان کے گلے لگ گیا۔

"اب تم دونوں یہ بتاؤ کب سے یہ شروع کر رکھا ہے۔۔" ارمان نے سنجیدگی سے کہا۔

"ایک سال پہلے سے۔۔ اور پریشہ نے اسی کے بعد ولا گنگ شروع کری تھی۔۔ اسی مقصد کی وجہ سے۔۔" شامیر آنکھیں پٹاپٹا کر کہہ رہا تھا اور پریشہ کے راز فشاں کر رہا تھا۔ سب کو لگتا تھا وہ اسکا شوق ہے ہاں تو شوق تو تھا مگر ایک مقصد یہ بھی تھا۔

ارمان نے پریشہ کی آنکھوں میں دیکھا اور مسکراہٹ اسکے چہرے پر در آئی۔

"مجھے اپنی بادی سے اتنی عقلمندی کی امید نہیں تھی۔۔" ارمان نے احترام میں اسکے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔ وہ نا سمجھی اور حیرانی سے اسکی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔ وہ واقعی ارمان آفندی کو نہیں پڑھ سکتی تھی۔

"لندن ریٹز میں تمہارا شکریہ نہیں بولوں گی۔۔" وہ ناں میں سر ہلاتی بول رہی تھی۔ اور ارمان کے دل میں مزید جگہ بنا بیٹھی تھی۔ اسکے یہی انداز تو ارمان کو پسند تھا۔ جب وہ اس سے ڈرتی یا ہکلاتی تھی۔

"مجھے یہ سننا بھی نہیں ہے۔۔ اب شام کی تیاری کر لو دونوں شاباش۔۔" وہ کھڑا ہو کر حکم دیتا باہر نکل گیا۔

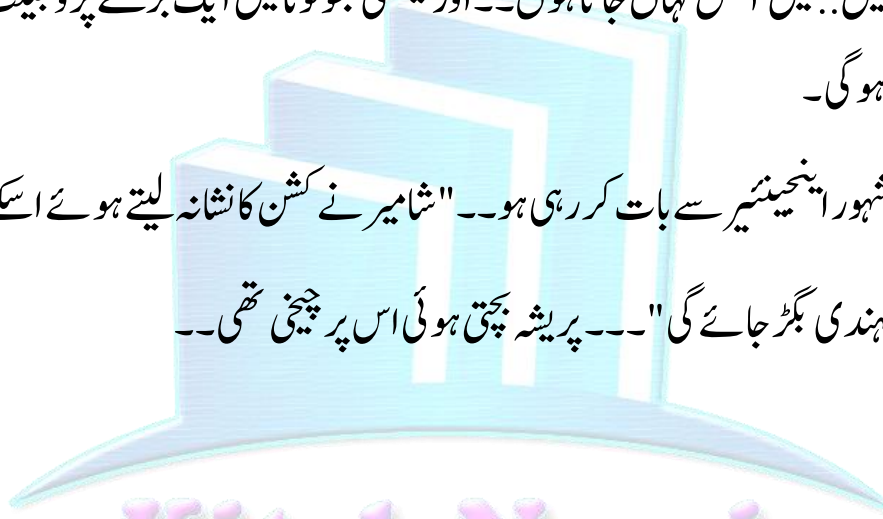
## Posted on Kitab Nagri

اور شامیر اور پریشہ کی جان میں جان آئی۔

"دیکھ رہے ہو تم اپنے بھائی کو برگر۔۔ آج تک تم سے ناہوا کہ یہ کہہ دیتے کہ میں آفندیز سے فنڈ دونگا۔"

"تو میں ابھی اس قابل نہیں.. میں آفس کہاں جاتا ہوں۔۔ اور میسنی بھولونا میں ایک بڑے پروجیکٹ پر کام کر رہا ہوں جس سے تمہاری ہی مدد ہوگی۔"

پارٹنر تم ایک فیوچر کہ مشہور انجینئر سے بات کر رہی ہو۔۔ "شامیر نے کشن کا نشانہ لیتے ہوئے اس کے منہ پر مارا۔۔  
"شامیر انسان بنو میری مہندی بگڑ جائے گی"۔۔۔ پریشہ بچتی ہوئی اس پر چیخی تھی۔۔



oooo

www.kitabnagri.com

یو مین مائے چھک چھلو او او

مشک پالر میں شیشے کے آگے دوپٹہ سیٹ کرتی ہوئی جھوم جھوم کر گانا گارہی تھی اور ملا ہم اسکا ساتھ دے رہی تھی۔۔

"چلو زری ابھی حمزہ بھائی تمہیں لینے آئیں گے۔۔ ہم چلتے ہیں۔۔ ہم سیدھا اب بارات لے کر آئیں گے"۔۔ پریشہ اس سے گلے لگتی بول رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

پھر وہ چاروں گھر آگئیں شانزادہ بھی انکے ساتھ ہی تھی۔۔

حارث کی سرما لگائی کی رسم ہو رہی تھی۔

"یار یہ تو بھابھیاں کرتی ہیں اور میری ابھی تک کوئی بھابھی نہیں تو میں ایک روپیہ اس رسم کا نہیں دوں گا۔" حارث مشک کو پیچھے کرتا بولا جو سرما لگانے کے لیے آگے بڑھی تھی۔۔

"تمہارے ابا مطلب سب دیگے۔" مشک نے جھلاسنہ جالا اور زبان دانتوں تلے دبائی۔۔

"چلو اس رسم کا ڈسکاؤنٹ ہے بس دس ہزار روپے دے دو۔" ملاہم ایک ہاتھ آگے اور دوسرا کمر پہ رکھے کھڑی تھی۔۔

شایان نے اسکے ہاتھ پار تالی ماری۔۔ "لو بس یہ ملے گا۔ خالی تالی!!"

"برات بھی نہیں جائے گی اگر سرما نہیں لگوا یا تو۔" شانزادہ نے کہا۔

"کیسے نہیں جائے گی۔۔ چلو بھئی چلو ان بھکارنوں کو یہیں چھوڑوں روز آجاتی ہیں۔" سعدی تالیاں بجاتے آگے بڑھ رہا

www.kitabnagri.com

تھا۔۔

"سعدی ابھی سہرا بندھی بھی ہوگی اسکے پیسے تمہیں نہیں چاہیے کیا؟"۔۔ پریشہ آنکھیں مٹکا مٹکا کر کہہ رہی تھی۔

"او یہ بھی ہوتا ہے۔۔ چل بھئی حارث میری بہنوں سے سرما لگوا اور انکو پیسے دے پھر ہماری بھی باری ہے۔" سعدی کے

ٹیم بدلنے پر حارث کا دل کراوہی اسکو پیٹنا شروع کر دے کہ سالہا پیسوں کے پیچھے دوست کو ہی بھول گیا۔

"ابھی تو برونیک باقی ہے۔"۔۔ پریشہ حارث کے کان پر جھک کر بولی تو اس نے اپنا سر پکڑا۔

## Posted on Kitab Nagri

حادث اس شادی میں لٹنے کو تھا۔۔

رسمیں ادا کر کے پھر بارات نکلی تھی۔۔ ہال کے باہر سب جمع تھے۔۔ زری کے گھر والے انکے استقبال کے لیے کھڑے تھے۔۔

بینڈ باجے والے زور و شور سے اپنا کام کر رہے تھے۔۔

خوب ان لوگوں نے آتش بازی کری تھی۔۔

شامیر نے انار بھب رکھا تو وہ جلا ہی نہیں اور وہ پورا اس میں منہ دیے جھکا تھا۔۔ سعدی نے دیکھتے ہی اسے پیچھا کر اور اتنے میں وہ بھب آسمان کی طرف جاتے ہوئے زور سے پھٹا اور شامیر کی بولتی بند ہو گئی اگر سعدی ناپیچھے کرتا تو وہ اپنا بگڑا حال تصور کر رہا تھا۔۔

"اندھے انسان بن جا ایسے ہی مر مر اجائے گا۔" شایان ہاف وائٹ شیروانی میں بھنگڑے ڈالے بول رہا تھا۔۔

پریشہ مشک ملا ہم منال سب کہ سب بھنگڑے ڈال رہی تھیں۔۔ اب جیسے ہی بارات اندر جانے لگی تو تینوں وہاں سے ہٹ کر لڑکی والوں کی طرف کھڑی ہو گئیں۔۔

حادث کے ساتھ سب کے قدم روکے کیونکہ ان تینوں نے برات کے جانے کا راستہ روک لیا تھا۔۔

"اندر نہیں جاسکتے پہلے اپنی سالیوں کو نیک دو۔" پریشہ کمرپہ ہاتھ کر اتر کر کہنے لگی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

بلیک شرارہ جس ہر گولڈن کام ہوا تھا۔۔ ماتھے پہ سچی بندیا مہندی لگے ہاتھوں پر چوڑیاں سجائے اور پیروں میں سینڈلز کی جگہ گولڈن چمکیلے رنگ لگے جو گرز پہنی ہوئی تھی۔۔ یہ پریشہ کا اسٹائل ہے۔۔

"حارث اتنی خوبصورت سالیاں ہے تو رقم دے دے۔۔" ارمان اسکے سہرے میں سرگھسا کر بولا۔

"اوبھائی کیا اندھی مچار کھی ہے۔۔ ابھی تو تم دلہا کی بہنیں تھیں اب دلہن کی بہن کر سالیاں بن گئیں۔۔؟؟ واہ بھی زمانہ بہت خراب ہے لوگ پل میں بدل رہے ہیں۔۔" شامیر افسوس کی ایکٹینگ کرتے ہوئے بولا۔

"جو بھی ہو یہ رستہ روکائی ہے۔۔ اور اندر جانے کے لیے ستر ہزار روپے دینے پڑیں گے۔۔" مشک کے منہ سے رقم سن کر حارث کی آنکھیں باہر آ گئیں۔۔

"ہاں ورنہ باہر کھڑے رہو۔۔ دلہن بھی نہیں ملے گی۔۔" پریشہ شرارہ سنبھال کر بولی۔

"ارمان اپنی والی کو تو سمجھالے یہ مجھے کنگال کر دے گی۔۔ جتنے شادی پر پیسے خرچ نہیں ہوئے اس سے زیادہ تو ان کے رسموں میں لوٹ کر ہو جائیں گے۔۔"

"تو ویسے ہی کنگال غریب آدمی ہے۔۔ دے دے تیری سالیاں خوش ہو جائیں گی۔۔ کیونکہ ان میں سے باز کوئی نہیں آئیگا۔۔"

"ناکریار۔۔ تو پہلے پریشہ سے نکاح پڑھواتا کیونکہ اسے ایک تو ہی سنبھال سکتا اور اس وقت میری کچھ مدد ہی کر دیتا۔۔" حارث سہرے میں سے جھانک کر اس سے باتیں کر رہا تھا۔۔

"اب پتا چلا تجھے!! کیسے میرے نکاح کی لگی ہے۔۔" سالادو شادیوں کی بات کر رہا تھا۔۔" ارمان نے بھی طعنہ دینے میں کسر ناچھوڑی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تو کر آگ لگانے والی پھوپھو جیسے کام"۔۔ حارث نے اسکی پیٹ پر کہنی ماری تو وہ ہنسنے لگا۔۔

"لور کھو!!" حارث نے جیب سے پیسے نکال کر دیے۔۔

"ہاں اب بھائی ہم اندر چل سکتے ہیں۔۔" واپس پارٹی بدلتے ہوئے بارات کے ساتھ وہ تینوں اندر آ گئیں۔۔

دلہن دلہا دونوں اسٹیج پر بیٹھے تھے۔۔ دونوں ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے۔۔

سعدی نازش کو شمینہ کے پاس ملوانے کے لیے گیا۔۔

"ماشاء اللہ بہت اچھی تربیت کری ہے آپکے والدین نے۔۔" شمینہ نازش کو پیار کرتے ہوئی بولیں۔۔ اور سعدی سے

اشارے میں بات کری کہ کہیں اسکو پسند ہے۔۔ اور سعدی نے شرما کر تابعداری سے سرہاں میں ہلایا۔۔

"بیٹا آپ میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔۔ ورنہ میرا بیٹا تمہیں گھوما گھوما کر پاگل کر دے گا۔۔" انھوں نے سعدی کو نظروں سے

جھڑکا جو نازش کو ساتھ لے کر جانا چاہتا تھا۔۔ انکو نازش بہت پسند آئی تھی کشمیری گوری رنگ ٹی پنک فرائڈ میں وہ اور دل

کش لگ رہی تھی۔۔

شمینہ اسے ساتھ لے کر بیٹھ گئیں جہاں باقی خواتین بھی تھیں۔۔

"کیا ہوا تیرا کیوں منہ سو جا ہے؟"۔۔ شایان نے سعدی سے پوچھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"ابے یار اماں نے نازش کو ساتھ ہی بٹھالیا۔۔" سعدی منہ بگاڑے کہنے لگا۔۔

"او مجنوں کو لیلہ کی یاد آرہی ہے۔۔ ابھائی بات بنی یا نہیں۔۔" شایان شرارت سے بولا۔۔

'ابے ڈھکن بات نابنی ہوتی تو کیا ایسے لے کر اسے گھومتا۔۔ دو ماہ پہلے ہی پرپوز کر چکا ہوں۔۔" سعدی نے دوسری بات ہلکے سے بتائی کیوں کہ شایان اسکی درگت بنانے والا تھا۔۔

شایان نے اسکی گردن دبوچ لی۔۔ "نکاح کے بعد بتاتا ہمیں یا تین چار بچوں کے بعد۔۔ ہم مٹھائیاں اور تحفے لے آتے۔۔" یار بتا تو دیا نا۔۔ اب حارث کی طرح تھوڑی کرا کہ رشتے کے وقت بتایا ہو۔۔" سعدی صفائیاں دینے لگا۔

"مسز زوار آپ بہت اچھی لگ رہیں ہیں۔۔" کسی جاننے والی خاتون نے انکی تعریف کری۔۔

"جی شکریہ۔۔"

"ماشاء اللہ سے آپکی بیٹی کافی بڑی ہو گئی ہے پیاری بھی۔۔ مجھے حیات اپنے بیٹے کے لیے بہت پسند ہے۔۔" آپ بھائی صاحب کو اس بارے میں لازمی بتائیے گا۔۔" مسز ہاشم انکو اعتماد میں لیتی بول رہیں تھیں اتنے میں ارمان وہاں آکھڑا ہوا۔۔

"جی۔۔ آنٹی چاچو کو ضرور بتاتے مگر ابھی پریشہ چھوٹی ہے پانچ سال تک اسکی شادی کا کوئی سوال نہیں۔۔ اور ایسا میں نہیں چاچو کہتے ہیں۔"

ارمان اطمینان سے جھوٹ بولتا گیا اور اسلہ اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کر رہیں تھیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اچھا بیٹا۔" خاتون کا چہرہ ہی اتر گیا تھا۔۔ پھر تھوڑی دیر گفتگو کے بعد وہ چلی گئیں جب کہ ارمان انکار کر کے فوراً کھسک گیا تھا۔۔

کوئی خاتون رابعہ صاحبہ کو ورگلانے کی کوششیں کر رہیں تھیں۔۔

"دیکھیں آپ بڑی ہیں تو اپنی نندوں اور بھابھی کو قابو میں رکھا کریں"۔۔ رابعہ بیگم کوفت سے انکی باتوں کو سن رہیں تھیں۔۔ یہ پہلی بار نہیں تھا ایسا انکے خاندان کی ہر عورت کے ساتھ کئی بار ہوتا تھا مگر انکو عادت تھی اس سب سے نمٹنے کی۔۔

"بہن میرا اور انکارشتہ بھابھیوں جیسا نہیں بہنوں جیسا ہے۔۔ اور میں انکے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتی اور نا ہی کسی کو فضول بولنے کا موقع دیتی ہوں۔" رابعہ بیگم مہذب انداز میں انکو بولیں تو سٹپٹا کر کھسیانی ہوئیں اور تھوڑی دیر بعد چلی گئیں۔

"کیا ہوا بھابھی؟"۔۔ نرین نے پوچھا اور باقی بھابھیاں بھی انکے جواب کی منتظر تھیں۔۔

"وہی جو ہوتا ہے خیر سہی ٹھکانی کر کر کے آئی ہوں۔۔ سب کو آگ لگانے کی لگی رہتی ہے۔۔ مگر بھول جاتے ہیں کہ ہمارے درمیان پیار محبت کی مٹھاس بہت ہے۔۔" وہ ہاتھ جھاڑ کر ہنسنے ہوئے بولیں تو سب لیڈیز ہنستی چلی گئیں۔۔

عائشہ صاحبہ اماں جی نے اپنی بہوؤں کو ہمیشہ بیٹیوں کی طرح رکھا تھا۔۔

ان پچیس چھبیس سالوں میں بہت سے لوگوں نے پھوٹ ڈالنے اور آفندیز کو کمزور کرنے کی ناکام کوششیں کریں تھیں۔۔

رشتے احترام محبت پیار کے ساتھ وقت مانگتے ہیں جو ان بھابھی نندوں میں تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"لوگ تو گھس جائیں گے اگر میری تعریف کر دیں"۔۔ مشک ناک پھلائے کہہ رہی تھی اور طنز ابان پر ہی تھا جو سب کے ساتھ کھڑا تھا۔۔

"کس نے تعریف نہیں کری میری بہن کی"۔۔ حارث نے چھیڑتے ہوئے پوچھا۔۔

"ہیں بس کچھ لوگ۔۔" اس نے ابان سے نظریں پھیر کر کہا۔۔

"یار میوزک چلاؤ ڈانس کا کیڑا اب سکون سے بیٹھ نہیں رہا۔۔" شادی حارث کی تھی اور دیوانے یہ لوگ تھے۔۔ پتہ نہیں اپنی شادی پر تو دنیا کو سر پہ اٹھا لیتے۔۔



انکے پاؤں میں مہندی لگی ہے

آنے جانے کے قابل نہیں ہیں۔۔

"ابے شامیر یہ کیا لگا دیا۔۔ بدل اسے۔۔" حارث ڈانس کرتے کرتے رکا۔۔

یہ شامیر کا پسندیدہ گانا تھا۔۔

ویسے تو کوئی موقع بنا گانا گائے وہ ہاتھ سے نکلنے نہیں دیتا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے گانا تبدیل کروادیا سب فلور پہ آگئے تھے۔۔

زری بھی حارث کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی۔۔ اب بندہ اپنی شادی پر بھی ہنچوائے ناکرے تو فائدہ شادی کا۔

سنگل آوارہ ہے دل میرا

کوئی لے جائے اسے کیوں اڑا کے

عاشق آوارہ، ہائے

ہے منچلہ، رکھا تھا جو نگاہوں سے بچا کہ

دل سیدھا سادھا ہے مشکل ارادہ ہے

اے او

پل یہ نہ الا ہے دھڑکن پہ تالا ہے

اے او

ہائے دل بیچارا

یارا تیرے اتھے ہارا

تیرے پیچھے مارا مارا وے، منچلہ دوبارہ

ستاروں کا نظارا لگے، رب دا اشارہ وے۔۔



## Posted on Kitab Nagri

گانے کی ہر لائن ان کے گینگ پر فٹ ہو رہی تھی۔۔

اب لڑکوں کو ہٹا کر لڑکیاں آگے ڈانس کرنے لگی تھیں کیونکہ اب فی میل سنگر کی لائینز چلنا شروع ہوئی تھیں۔۔



سننا نا تم، اس دل کی

بے کاریہ بیہکائے صنم

پہلے ڈوبا جائیں ہیں

پھر بعد میں پچھتائیں صنم

ایسے چھوڑ دے آوارہ

فریہ بے مارا مارا وے

ہائے! دل بے چارہ

-----

سب پریشہ کو حیرانی سے دیکھ رہے تھے جو شادی میں شرارے پر جو گرز پہنی تھی۔۔

"حیات تم سب سے الگ ہو"۔۔ ارمان ڈانس کرتے ہوئے بولا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں پھر بھی تم مجھے ڈانتے رہتے ہو۔"

"تو تم اہنی حرکتیں سدھارو ہر وقت نئے بھنڈ مارتی رہتی ہو۔"

"سوچا جائے گا۔۔ چلو ہٹو۔۔ اسے اپنی خوبصورتی سے پاگل کر کے اب زری کے پاس چلی گئی۔"

"یار پریشہ تم بھی شادی کرو مجھے اب تمہاری شادی میں ڈانس کرنا ہے۔" زری گھومتے ہوئے بولی۔

دلہن بھی اپنی میں لگی پڑی تھی۔ گل ناز آنٹی نے اسے بولا کہ بیٹھ جائے مگر کہاں اب وہ بھی آفندیز کا حصہ بن گئی تھی۔ اور آفندیز نارمل لوگ نہیں ہو سکتے۔۔ کبھی بھی نہیں!!

"یار کوئی حسین شہزادہ آجائے بس پھر میں نے بھی تم کو انتظار نہیں کرانا۔" پریشہ کی نظریں ارمان پر تھیں جو کالے جوڑے میں چاند کی طرح چمک دمک رہا تھا۔ اسکی گھنی شیو مسکراہٹ پر چاند ستارے لگا رہی تھی۔ کسرتی جسم اور وہ کنچہچی آنکھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پریشہ بہت مشکل سے اپنے حواسوں میں آئی۔

"استغفار۔۔" پریشہ نے اپنی سوچوں کو جھٹکا کیونکہ اس نے اپنے جذبات بس محرم کے لیے سنبھال کر رکھ رکھے تھے۔ مگر یہ محبت بہت کمبخت ہوتی ہے اچھے سے اچھے انسان کو بگاڑ دیتی ہے یا زمین بوس کر دیتی ہے۔ مگر پریشہ ایسی نہیں تھی۔ اسے خود کو قابو میں رکھنا آتا تھا۔ وہ تو بس اللہ کے کن کے انتظار میں تھی اسکا اللہ پر بھروسہ ہی کافی تھا۔

شامیر بلائیں لیتا ہوا ناچ رہا تھا۔



## Posted on Kitab Nagri

شامیر کا بھنگڑا شروع ہو گیا۔۔

"بس کر دے میری شادی ہے تو کیوں اتنا اچھل رہا ہے؟"۔۔ حارث نے اسکو جھڑکا۔۔

"یار میں ابھی سے اپنی شادی کی بھی تیری شادی پر پریکٹس کر رہا ہوں۔۔ تو دیکھنا میری شادی میں ڈبل دھمال ہو گا مجھے اس دن کا بہت انتظار ہے۔۔"

"ہاں بھائی مجھے بھی۔۔ قسم سے ڈانس کر کے اور ایز جی مل رہی ہے۔۔ بس اب لڑکی کے گھر رشتہ بھیج واؤنگا بہت انتظار کر لیا۔۔" سعدی شامیر کے گلے میں ہاتھ ڈال کر ڈانس کرنے لگا۔۔

"اور سنگل تو بھی اپنے ارادے بتادے۔۔" حارث نے شایان کو کہا۔۔

"میری کہاں قسمت سوچتا ہوں پریشہ کو پٹالوں مگر چانس نہیں۔۔ مجھے اسکے بھاری جوتوں سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔" شایان نے جھر جھری لی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

'ہاہاہا۔۔ بیٹا بھول جا۔۔ اسکو سنبھالنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا۔۔ جس کی اس سے شادی ہو گی بے چارے کا نصیب ہی پھوٹے گا۔۔' سعدی ہنستے ہوئے بولا۔۔

"واہ واہ۔۔" شامیر نے اسکا کندھا ہاتھ سے سہلایا۔۔

^^^^^^

## Posted on Kitab Nagri

جہاں جہاں جائے میرے

پیچھے پیچھے آئے

ہم تو ہیں دیوانے تیرے تیرا ہونا چاہیں

دل دل دھڑکائے

سیٹی بجائے

بچ سڑک پہ وہ نخرے دکھائے

اولڑکی آنکھ مارے



www.kitabnagri.com

شامیر منہا پر فل لائینیں مار رہا تھا۔۔

"بس بتا دو ہم آج اپنا نکاح پڑھوا لیتے ہیں۔۔ سارا انتظام ہے۔۔" شامیر نے اسے بے صبری سے کہا۔۔

"نابابانا۔۔ تین سال لگینگے ابھی نہیں۔۔ پہلے میری اسٹڈیز مکمل ہونے دو پھر رشتہ بھیجنا۔۔" منہانا ک چڑھا کر بولی۔

"دل کا دریا بہہ ہی گیا!!"

"اتنا انتظار۔۔ بس ایک سال وہ بھی دل پہ پتھر رکھ کر کہہ رہا ہوں اسکے بعد میری مرضی چلے گی۔۔" ایک سال میں شامیر

کی خودیونی ختم ہو جانی تھی جب ہی اتنا ٹائم لیا ورنہ تو اس سے انتظار ہی نہیں ہو رہا تھا اپنی خود کی شادی کا کھانا کھانے کا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار تم سارے ہی پاگل ہو مطلب اوپر والا اسکو روڈھیلا ہے؟؟۔" منہا تعجب سے بولی۔۔

"پاگل کر کے پوچھتی ہو کہ پاگل ہوں!! جانم ہم کسی کی سمجھ میں نہیں آتے۔۔ ہم دماغ کی بجائے دل میں بستے ہیں۔۔" اس نے دل کی طرف اشارہ کر اٹھا اور منہا شرماتا اٹھی۔

"ہائے۔۔۔" تمھاری ادائیں مار ڈالیں گی۔۔"

"تو مر جاؤ نا۔۔ اچھا ہے میری زندگی میں سکون آئے۔۔ جب سے آئے ہو لائف کی بجی پڑی ہے۔۔" منہا بھی اسکی ٹکڑکی تھی۔۔ شامیر اسے لاجواب کرتا تھا مگر وہ اکثر کچھ باتوں کا جواب سہی ٹکا جاتی تھی۔

"اوہ جانم کی زبان قینچی کی طرح چلتی ہے۔۔ مزے ہیں ایک سیر تو دوسرا سوا سیر۔۔" شامیر نے آنکھ ماری۔۔

"یہ جو ہر کسی کو دیکھ کر آنکھیں مٹکاتے ہونا اس عادت کو ختم کر دو ورنہ بہت برا کرونگی تمھارے ساتھ۔۔" وہ انگلی اٹھائے دھمکار ہی تھی۔۔

"تمھیں دیکھ کر خود ہی آنکھیں بند ہوتیں ہیں۔۔ تمھاری خوبصورتی برداشت نہیں کر پاتیں۔۔ کسی اور پہ یہ اسکیم نہیں۔۔" شامیر نے اسکی انگلی نیچے کر دی۔

www.kitabnagri.com

"خبردار اگر کسی اور لڑکی کو دیکھا۔۔ آنکھیں نکال پھینکوں گی۔۔"

"تمھاری؟؟؟"

"نہیں تمھاری۔۔" منہا پیر پٹخ کر آگے بڑھ گئی۔۔ اب شامیر سے کون جیت سکتا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"لوجی دودھ بھی آگیا۔"

"بتاؤ حارث کونسا والا پیو گے۔"۔ ملاہم نے ٹرے میں ایک گلاس سجا رکھا تھا اور دوسری ایک بچوں کی فیڈر۔ گلاس والے دودھ کی قیمت پچاس ہزار تھی اور فیڈر والے کی پچیس ہزار۔۔

"یہ کیا؟۔۔ اب پھر۔۔" سعدی کا منہ کھلا وہ اپنی شادی کا سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ اسے بھی ایسے ہی لوٹیں گی۔

"ہٹو زری تھوڑی کھسکو میں بیچ میں بیٹھو گی۔"۔ مشک بیچ میں جگہ بنا کر گھس گئی۔۔

حارث مشک کی اس شرارت پر بہت بد مزہ ہوا۔ "کباب میں ہڈی!!"

"ہیں؟؟" مشک نے کان مسلا۔

"کچھ نہیں۔۔" حارث نے اسکے کندھوں پر بے نیازی سے ہاتھ رکھ لیے۔

اب فیڈر کم قیمت کی وجہ سے اٹھاتا تو اسکا بہت مذاق بنتا۔۔ گلاس اٹھانے میں ہی اس نے عافیت جانی۔۔ اور وہ جو فیڈر تھی اسکا کانپل ہٹا کر شامیر نے منہ سے لگالی۔۔

"یہ کیا کرایہ اسپیشل تھا۔۔" پریشہ حیرانی سے مخاطب ہوئی۔۔

"جتنا بھی ہو اب میرے پیٹ میں گیا۔۔" شامیر نے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔

"بھوکا برگر۔۔" ہریشہ نے اسے نئے نام سے نوازا سب ہنس پڑے۔۔

"اب ہمارا نیک دو۔۔" پریشہ نے گلاس کی رقم مانگی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اوبھائی یہ پچاس روپے کا دودھ۔۔ ستر کا گلاس ہے۔۔ تو اتنے ہی پیسے ملینگے ایسی کوئی خاص بات نہیں۔۔" شایان بیچ میں بولا۔۔

"منہ بند تمھاری شادی پر تم سے بات ہوگی۔۔ تیار رہنا۔۔ اور ہاں خاص بات ہے۔۔ اس میں ہم نے پستے بادام چینی اور تھوڑا سا زہر ڈالا ہے جسکی قیمت بہت مہنگی ہے"۔۔ پریشہ ہنسی روک کر بولی۔۔

"دے دے۔۔ کیا پتاز ہر کی وجہ سے مر جائے تو اور پھر یہ تیرے جسم کو بیچ کر ہی ناز قم وصول کر لے"۔۔ سعدی کی حاضر جوابی تھی۔۔

حادث نے توبہ کرتے ہوئے پھر پچاس ہزار مشک کی گود میں رکھ دیے۔۔ تین بار لوٹ چکا تھا اور جب چوتھی بار پریشہ نے پھر نیک کی رسم بتائی تو اسکے طوطے اڑ گئے۔۔

"اب یہ کونسی رسم ہے؟۔۔"

"سعدی بیٹا یہی اصل ہے اور یہ تو لازمی ہوتی ہے باقی تو لوگوں کی اپنی بنائی ہوئی ہیں"۔۔ ارسلہ بیگم نے انکو بتایا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہیں۔۔" سعدی کا منہ کھلا۔۔

"ہاں۔۔ ہم تمھاری بہنیں ہیں تو انکو نیک نہیں دو گے"۔۔ پریشہ نے بھنویں اچکائی۔۔

"میں ہاتھ جوڑتا ہوں اب ایک پیسہ میری جیب میں باقی نہیں رہا تو کہاں سے یہ نیک دوں"۔۔

حادث نے خالی والٹ نکال کر دکھایا۔۔ پریشہ نے اس سے چھین کر دیکھا تو واقعی کچھ نہ تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

سب پریشہ کی حرکت پر اپنی ہنسی کو ناروک سکے۔۔ مطلب حارث پر یقین ہی نہیں تھا فوراً والیٹ چیک کر لیا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے گھر پہ دے دینا۔۔ بس اب منہ نابگاڑو۔۔" ملاہم نے اسکا اترامنہ دیکھ کر کہا۔۔

"چلیں مس ناز ہمیں رخصتی کی اجازت دے دیں"۔۔ کریم صاحب نے کہا۔۔

"بھائی صاحب آپکی بھی بیٹی ہے جیسی آپکی مرضی۔۔" گل آنٹی نے زری کو خود سے لگا لیا۔۔

اب تو حارث کی خوشی شروع ہوئی تھی۔۔

"چلو بھئی چلو" حارث جلدی سے کھڑا ہوا۔۔

"کیا بیٹا؟" فاطمہ بیگم نے اسے گھورا کہ صبر کر لے اتنا اتاولا ہو رہا ہے۔۔

ہال کے گیٹ تک زری کو قرآن کے محفوظ سائے میں لے آئے تھے۔۔ اسکے لیے بہت مشکل وقت تھا اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر دوسرے گھر جانا اور اسکا رونا بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔۔ اب وہ پریشہ کی دوست تو تھی لیکن اسکی جیسی ڈھیٹ نہیں تھی۔

حارث نے حوصلہ دینے کے کیے زرفشاں زری کا ہاتھ پکڑا تو وہ گڑبڑا گئی۔۔

آنکھوں میں آنسوؤں کی وجہ سے سب ڈگ مگ لگ رہا تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"حارث سنو اگر تم نے میری بہن کو انچ بھر بھی تکلیف دی یا اسے تنگ کر تو تم میرے ان جو گرز کے نشانے سے نہیں بچ پاؤ گے۔" پریشہ نے شرارہ اٹھا کر اسے بھاری جو گرز دکھائے حارث نے دل میں سوچا۔

"بڑی زور سے پڑیں گے۔"

"تمھاری بہن اب میری بیوی ہے اور مجھے میری بیوی کا خیال رکھنا آتا ہے مس مصیبت۔" حارث نے اسے گلے سے لگا کر کہا۔

حارث اسکا بڑا بھائی ہی تو تھا۔

"اور زری تم میرے بھائی کا بس تھوڑا سا خیال رکھنا!!" پریشہ حارث کے گلے لگے اس سے بولی۔

"واہ بھابھی کے لیے ڈسکاونٹ ہو گیا؟"

"جی نہیں۔۔ یہ میری بہن اور دوست رہے گی بھابھی بعد میں ہاں کبھی کبھی بھابھی کہہ کر پکار لیا کرونگی جب موڈ ہوگا تب۔" پریشہ اب زری کے گلے لگ گئی۔ اور اسکے بعد بار بار گھر کو روانہ ہو گئی۔

زری کو ملاہم اور مشک کمرے میں چھوڑنے گئیں تھیں۔  
www.kitabnagri.com

"مشک کمر بہت اچھا سجایا ہے۔" زری تعریف کرے بنانا رہ سکی۔

پورا کمر اگلا بوں سے مہک رہا تھا۔

"اچھا بھائی کا انتظار کرو وہ آتا ہی ہوگا۔" مشک اور ملاہم اسے بٹھا کر باہر آ گئیں۔

## Posted on Kitab Nagri

حارث کمرے میں جانے لگا تو وہ تینوں باہر کھڑی پہرہ دے رہی تھیں۔۔

"اب کیا ہے؟۔۔"

"کچھ نہیں بس وہ نیک کے لیے کھڑے ہیں پہلے دو پھر اندر جانا۔۔" پریشہ نے ہاتھ سے پیسوں کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

"اللہ اللہ۔۔ مجھے لگ رہا ہے میں اپنی ہی شادی میں کنگال ہو جاؤنگا۔ اگر مجھے تم لوگوں کی حرکتوں کا اندازہ ہوتا تو خاموشی سے نکاح پڑھا کر زری کو لے آتا۔۔ ارمان۔۔" حارث نے ارمان کو آواز دی جو لاؤنچ میں ان چاروں کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔

"ہاں کیا ہوا؟۔۔" ارمان اور اسکا موبائل! وہ موبائل چلاتے ہوئے ہی آیا تھا۔۔ دراصل وہ آج کی ساری تصویریں دیکھ رہا تھا۔۔

"یار ان سے نیٹ لے اور انکو پیسے دے دے میرا ولیٹ ابھی خالی ہے۔۔"

"اچھا۔۔ تم اندر جاؤ میں دیکھتا ہوں۔۔" ارمان نے اسے اندر جانے کا کہا۔۔

"کیوں پہلے پیسے دو۔۔ بھلے کوئی بھی دے لیکن پیسے ابھی دے۔۔ کبھی بعد میں مکر گئے تو۔۔" مشک نے کان پکڑے۔۔

"توبہ لور کھو فقیر نیوں۔۔" ارمان پیسے انکے ہاتھ میں رکھے تو وہ دانت دکھاتی ہوئی دروازے سے دور گئیں۔

"الحمد للہ!۔۔ بلائیں ٹلیں۔۔" حارث لمبی سانس چھوڑتا ہوا اندر گیا۔۔

اور وہ تینوں ارمان کے ساتھ لاونچ میں آگئیں جہاں میوزک ہلکی آواز میں بج رہا تھا شامیر ایک صوفے سے اچھل کر دوسرے پہ جاتا ہوا ڈانس کر رہا تھا۔۔ سب کا تھکن سے برا حال تھا مگر یہ۔۔۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

شایان نے کولڈرنک کا دانت سے ڈھکن کھولا اور دو گلاسوں میں ڈرنک انڈیلی۔۔ سعدی صوفے پہ پاؤں رکھے بریانی کھا رہا تھا۔۔ بے وقت بھوک۔۔ بلکہ ہر وقت کی بھوک!!  
آج ایک بکرا قربان ہو گیا تھا۔۔

وہ تینوں بھی بیٹھ گئیں اور موبائل میں لگیں ایک دوسرے کو تصویریں سینڈ کر رہی تھیں۔۔



بعد میں ناکہنا کچھ بھی

پہلے ہی دے دوں وارنگ

پارٹی چلے گی اب سکس ان دامارنگ

جی بھر کے ناچ لے لے بی

ناچ ناچ کے توڑ دے سینڈل

آئی پولیس بلا لے گی تو

یار تیرا کر لے گا ہینڈل۔۔

شامیر گاتے ہوئے ڈانس کر رہا تھا کہ تبھی شمینہ بڑی امی آ گئیں۔۔۔

"کیارات کو تماشا لگایا ہوا ہے۔۔ سونا نہیں ہے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

رات سونے کے لیے ہوتی ہے الو کی طرح جاگنے کے لیے نہیں۔۔ "وہ سب پر برس اٹھیں سب آکر سونے کے لیے جا چکے تھے مگر وہ لوگ ایسے ہی بیٹھے تھے۔۔

"اور شامیر یہ کیا بے ہودہ گانے گارہے ہو۔۔ بھائی صاحب کو خبر دیتی ہوں تمھاری"۔۔ انھوں نے ڈانٹ کر شامیر کو صوفے سے نیچے اتر وایا۔۔

"لے پولیس کو ہینڈل کرنے کی بات کر رہا تھا اب بڑی امی سے دیکھ کیسی واٹ لگے گی"۔۔ ارمان شامیر کی ہونے والی حالت کا سوچتے ہوئے مذاق میں سعدی سے کہہ رہا تھا۔۔

"اور پولیس کو میں بلاؤنگی کہ اس مخلوق کو قابو میں کریں اسکی بوٹی کو چین نہیں۔۔"

"سوری بڑی امی اب نہیں کرونگا۔۔ نہیں کے ساتھ"۔۔ وہ انکو گلے لگا کر بولا۔۔

"ہٹ شریر"۔۔ ثمنینہ نے اسکے سر پہ چیت لگائی۔

"چلو اب جاگ رہے ہوں سب تو کپڑے تبدیل کرو اور تہجد پڑھ کہ سونا۔۔ بہت ہو گیا ناچ گانا۔۔" وہ سب کو نماز کی تائید کرتیں کمرے میں چلی گئیں۔۔

www.kitabnagri.com

"چلو اٹھ جاؤ اس سے پہلے معاملہ ہائی کورٹ تک جائے۔۔" شایان بولتا ہوا اٹھ گیا اور ایک سانس میں ڈرنک پیٹ میں انڈیل لی۔۔ ہائی کورٹ سے مراد بڑے ابا حمدان صاحب تھے۔۔ جن کے رعب سے ہی ان سب کی ہوا اٹائیٹ ہو جاتی تھی ورنہ کہاں یہ کسی کہ قابو میں آنے والے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یہ سب اس برگر منحوس کے واحیات گانوں کی وجہ سے ہوا ہے۔۔" مشک کا الزام سننے پر شامیر نے اسکو دیکھ کر آنکھیں  
بھینگی کر کہ دکھائیں اور کمرے میں بھاگ گیا۔۔

ایک ہفتے سے تو حارث کے کمرے میں ڈیرہ جماتھا پر آج دوسرے کمرے میں سب شفٹ ہو گئے تھے۔۔  
سستی سے سب ایک دوسرے کو چھیڑنے کے بعد کمروں میں چلے گئے اور کریم ہاؤس اب سکون میں آ گیا تھا۔

.....

حارث کمرے میں داخل ہوا تو زری بیڈ کے سرہانے پر پشت ٹکائے بیٹھی نظر آئی۔۔ حارث کو اندازہ ہوا کہ وہ اسکا کافی دیر  
سے انتظار کر رہی تھی۔

حارث کی آہٹ پر وہ گھونگٹ درست کر کے بیٹھ گئی۔۔ زری کی دھڑکنیں اچانک سے حارث کو دیکھ کر بے ترتیب ہو گئیں  
تھیں۔۔ ڈھڑکنیں جیسے دل کی رفتار کا ساتھ نادے رہی ہوں۔۔

حارث تو اللہ لا شکر ادا کر رہا تھا کہ اسکی محبت محرم کی شکل میں اب اسکے پاس ہے۔۔

سائیڈ ٹیبل سے ایک کیس نکال کر وہ بیڈ پر بیٹھ گیا اور زری کا گھونٹ اٹھانے لگا۔

www.kitabnagri.com

"ماشاء اللہ۔۔ آج تو چاند الگ ہی چمک رہا ہے۔۔" حارث نے کیس سے بریس لیٹ نکال کر زری کے ہاتھ میں پہنا دیا جس  
پر لکھا تھا۔۔ "حارث کی زری"

"بہت پیارا ہے یہ۔۔" زری بریس لیٹ کو پوروں سے چھوتے ہوئے بولی۔۔

"مجھ سے کم۔۔ میں زیادہ پیارا ہوں۔۔" وہ حق جتاتے ہوئے بولا تو زری کو اسکی جلن کا احساس ہوا اور ہنسنے لگی۔۔ اور ہنسنے  
سے گہرا ڈمپل اسکے گال پر نقش ہو گیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

حارث نے اسکے ڈمپل کو چھوا تھا۔۔

پھر اسکے دونوں ہاتھ تھام کر سکون سے بیٹھ گیا۔۔

"میری پہلی محبت میری عزت زرفشاں تیمور بس تم ہو۔۔"

"میری پہلی اور آخری محبت زری کے حارث بس آپ ہی ہیں۔۔۔" زری کے اعتراف پر حارث کا چہرہ خوشی سے جگمگا اٹھا۔ اس نے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی پر سنت کے مطابق پہلی مہر ثبت چھوڑ دی۔ اور زری نے شرم سے آنکھیں جھکا لیں۔

اب زری کے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے تھے۔۔

"کیا ہوا میری جان رو کیوں رہی ہو۔؟" حارث فکر مندی سے اسکے چہرے کے گرد پیالا بنائے پوچھ رہا تھا۔۔

"ماما بابا کی یاد آرہی ہے۔۔" زری نے بچوں کی طرح روتے ہوئے کہا تو حارث مسکرائے بنا نارہ سکا۔۔

"آئی سے بات کروادوں؟؟؟"  Kitab Nagri

www.kitabnagri.com "زری ناک رگڑتی بولی۔۔

"اف۔۔ میرے پاس آؤ۔۔" حارث نے اپنے کندھے پر اسکا سر رکھا اور سمجھانے لگا۔۔

"اب زری تیمور تم نے یہاں ہی رہنا ہے تو عادت ڈال لو۔۔ ہاں یا مجھے اندازہ ہے تم لڑکیوں کے لیے یہ بہت مشکل بات

ہے۔۔ پر میری جان یہ تو آخر ہونا ہی ہوتا ہے"

اور تمہارے ساتھ اب میں ہوں تو پھر رونے والی کیا بات۔۔ کیا میرے ساتھ نہیں رہنا!!۔



## Posted on Kitab Nagri

اور شوہروں کی بات ماننے پر اللہ تعالیٰ جنت میں ایک الگ محل دیتے ہیں۔۔ "حارث کے پیار سے سمجھانے پر زری نے سمجھتے ہوئے سرہاں میں ہلایا۔۔

زری جیولری اتارنے کے لیے ڈریسنگ پر گئی تو ایک باکس نظر میں آیا۔۔

"سنیں"۔۔ زری نے حارث کو آواز دی۔

"جی بولے"۔ حارث اسکے پیار سے بلانے پر بولا تھا اور یہ تمیز بس زری تک کے لیے ہی تھی۔

"کیا یہ آپ نے رکھا ہے باکس؟ دیکھیں کتنا پیارا ہے؟؟" حارث نا سمجھی سے اٹھتا ہوا ڈریسنگ کے پاس آیا زری کے بتائے ہوئے باکس کو دیکھنے کے لیے۔۔

"نہیں شاید کسی نے گفٹ دیا ہو اور ماما یہاں رکھ گئی ہوں۔۔ دکھاؤ میں کھولوں۔۔"

حارث نے زری سے وہ باکس لیا اور اسکا کیپ ہٹایا تو اسکی چاروں سائیڈ نیچے گریں اور درمیان میں سے ہارٹ شیپ کے تین لال بلون باہر نکلے۔۔ اور ایک بلون جس پر لکھا تھا۔۔

"ہیپی میریڈ لائف۔۔"

www.kitabnagri.com

زری کو وہ بہت پسند آیا اور حارث کو حیرانی ہوئی کہ یہ تحفہ کس نے دیا ہو گا۔۔

ان دونوں نے اوپن باکس کو دیکھا تو ان دونوں کی پہلی ریسٹورانٹ میں ملاقات کی تصاویر تھیں۔۔

ایک تصویر میں حارث نے زری کے سامنے وہ لال گلاب کر رکھا تھا۔۔ تو دوسری میں زری نے حارث کے ہاتھ سے وہ گلاب لیا تھا۔۔ اور باقی انکی رینڈم پیکیجز تھیں۔۔ وہ دونوں حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کہ کس کہ پاس یہ موجود تھیں۔۔ وہاں تو بس یہ دونوں ہی تھی۔۔ کسی تیسرے کو کیسے خبر؟ چلو خبر ہو بھی گئی تو تحفہ بھی بھجوا دیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

زری نے حارث کا بازو زور سے پکڑ لیا تھا اور اسکے ایسے کرنے سے حارث کے سرخ ہونٹ کھل گئے۔

زری نے حارث کا بازو زور سے بھینچ لیا تھا حارث کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

دونوں کی سمجھ سے باہر تھا کہ کس نے تحفہ بھیجا ہے۔

حارث نے زری کو ڈریسنگ کی چیئر پر بٹھایا اور باکس کے اندر کا دوسرا کیپ کھولا تو اسکی بھی چاروں سائیڈ کھل کر نیچے گر گئیں۔

"This is for you mere bhai and bhabi..

From Pareesha And Maan!"

کارڈ پر لکھی تحریر پڑھ کہ حارث کو اندازہ ہو گیا کہ ان دونوں کے علاوہ ایسے کام کوئی نہیں کر سکتا۔

پریشہ نے چھپ کر تصاویر لیں تھیں۔۔ اور مان کے ساتھ شامل ہو کر حارث اور زری کو ویڈیو گفٹ کر دیں۔

"میری جان۔۔ سب سے الگ ہے سب کا کتنا خیال رکھتی ہے۔۔" زری اس باکس کو پیار سے گود میں لیکر بیٹھ گئی تھی اور

www.kitabnagri.com

غباروں سے کھینے لگی۔۔

"اللہ میری بہن کا نصیب اچھا کرے۔۔" حارث اپنی سوچوں کو جھٹک کر بولا۔۔

"حارث مجھے آپ سے ایک بات کہنی ہے۔۔" زری امید لیے بولی تھی۔

حارث اسکے پیچھے ہی آکھڑا ہوا اور اسکے بالوں کو ماتھا پیٹی سے آزاد کر دیا۔۔

"کہو اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔" حارث نے اسکے کان میں سرگوشی کری۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"مجھے لگتا ہے حیات ارمان سے محبت کرتی ہے۔" زری نے جھجک کے ساتھ کہا اور حادثہ اس کے کندھے پر گردن ٹکائے گھٹھنوں کے بل بیٹھا آئینے میں سے اس کا چھلکتا روپ دیکھ رہا تھا۔

مورنی سی گردن گلابی ہونٹ اور اس کی کالی زلفوں میں وہ مبہوت زدہ ہو گیا۔

"آپ سن رہے ہیں میری بات؟"۔۔ جب زری نے دیکھا کہ وہ اسے ہی دیکھ رہا ہے اور دیکھے ہی جا رہا ہے تو کہنی مارتی ہوئی بولی۔

"ہاں ظالم اب تو تمھاری ہی سنی ہے۔۔ خیر کیا کہہ رہیں تھی۔۔ اوہاں حیات۔۔ اور مجھے یہ پتا ہے کہ میرے یارے کو حیات سے عشق ہے۔۔ وہ عشق جو انسان خالق حقیقی سے کرنے کے بعد کسی دوسرے سے کرتا ہے۔"

"تو آپ کچھ کرتے کیوں نہیں؟۔۔ یہ دونوں اپنی ضد اور انانیاں اپنی محبت کا تماشہ لگا دیں گے۔۔" زری اپنا اندازہ لگا کر کہہ رہی تھی مگر اسے مان کے پریشہ سے اقرار نہ کرنے کی حقیقت کہاں معلوم تھی۔

www.kitabnagri.com

"یہ دونوں سب کا خیال رکھتے ہیں خود سے زیادہ دونوں کو دوسروں کی فکر لگی رہتی ہے۔۔ اب ہمیں ان کے لیے کچھ کرنا چاہیے۔۔" زری حادثہ کی گرفت سے ہاتھ چھوڑا کر بولی جو اس کی مہندی کو بار بار پوروں سے چھو کر محسوس کر رہا تھا۔

حادثہ کی سہی میں ہٹ گئی تھی اس کی شادی کہ دن اس کی دلہن کو دوسروں کی پڑی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"زری تم ہماری فکر کر لو۔۔ ان دونوں کا اللہ مالک ہے۔۔ اور ویسے بھی اب ارمان خاموش نہیں بیٹھنے والا وہ بس میری شادی کے ختم ہونے کے انتظار میں ہے اسکے بعد فاروق مینشن میں بمب پھٹینگے اور انکے پھٹنے کے پیچھے سوائے ایک انسان کہ کوئی نہیں ہوگا۔ ارمان آفندی!!" حارث کی بولتے وقت سوچتی آنکھیں کھلی تھیں۔

"آپ اسکا ساتھ دیں گے نا؟؟ میں چاہتی ہوں اب میری دوست بھی اپنی خوشی حاصل کر لے۔۔ اللہ نے یقیناً میری دوست کے لیے کچھ بہتر لکھ رکھا ہے۔۔ اور وہ بہتری شاید بس ارمان سے ہی منسوب ہے۔"

"میں اسکے ساتھ ہوں۔۔ اور اب کوئی ان دونوں کی بات نہیں ہوگی۔۔ عجیب منحوسوں نے ویسے ہی پوری شادی میں میرا تماشا بنایا ہے اور اب میری بیوی انہی کی فکر میں مجھے بھلائے بیٹھی ہے۔۔" وہ بری طرح بد مزہ ہوا تھا۔۔ اور غصے سے خفا ہوا صوفے پر جا کہ بیٹھ گیا۔ اور زری اسکی حالات سے محفوظ ہوتی جیولری اتار کر واش روم میں چلی گئی۔



oooooooooooooooo

www.kitabnagri.com

صبح حارث کی آنکھ کھلی تو زری اسکے آغوش میں سو رہی تھی۔۔

اسکی وہ حسین زلفیں چہرے کو چھو کر اسکا دیدار کر رہی تھیں۔۔

حارث نے محبت سے انھیں پیچھے کر اور اسکے کان میں سرگوشی کرتا ہوا موبائل میں لگ گیا۔

"بیگم اٹھ جائیے اس سے پہلے آپ بیڈ سے ہی گر جائیں۔۔" زری بالکل بیڈ کے کنارے پر تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

اس نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں اور جھٹکے سے اٹھ بیٹھی وہ واقعی اگر ہلکی سی بھی حرکت کرتی تو زمین پر پڑی ہوتی۔۔

"یہ نہیں کہ درمیان میں کر دیتے ساری نیند ہی بگاڑ دی۔۔" زری نے اٹھ کر اپنا سر کے نیچے رکھا تکیہ حارث کے منہ پر مارا اور بولتی ہوئی واش روم میں گھس گئی۔۔

اور حارث اس کے اچانک حملے پر ششدر زدہ اسکی پشت دیکھتا رہ گیا۔۔ ہمیشہ اس کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا تھا۔۔ جتنا زری کو وہ معصوم سمجھ رہا تھا اتنی وہ نہیں تھی۔

"انڈے گرم انڈے۔۔" شامیر ڈائینگ پر تھاپ لگاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

"گرم گرم انڈے۔۔ انڈے گرم انڈے۔۔" شامیر کی تھاپ میں بھوک کی وجہ سے مزید اضافہ ہوا تھا۔۔ اور وہ باقی سب بدمزہ ہو رہے تھے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فاطمہ اور رابعہ بیگم نے ٹیبل پر ناشتہ لگایا اور پھر وہ سکون سے کھانے میں لگا۔۔

"شامیر تم انسان بن جاؤ۔۔ ابھی مجھے بھابھی نے تمہاری کل رات والی حرکت بتائی ہے۔۔" رابعہ نے اس کے بال اپنی مٹھی میں جکڑے تھے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"مما یاربال تو چھوڑ دیں گنجا ہو گیا تو کوئی لڑکی لفٹ نہیں کرائے گی۔"

"منہا کہ علاوہ اور کس کو پٹنارہ گیا ہے میرے بھائی۔" ارمان جو ابھی آفس سے گھر آیا تھا سب کے سامنے شامیر کا بھنڈا سکون سے پھوڑ گیا۔

مشک فٹافٹ رابعہ بیگم کو تفصیل بتانے لگ گئی۔

اور اسکے بعد رابعہ بیگم کی چیلوں کا نشانہ اس پر ہی تھا۔ مگر اس نے انکو اپنی باتوں میں لگا کر منالیا تھا۔

وہ انکا چھوٹا بیٹا تھا اور بے پناہ محبت نے انکی مامتا کو پگھلا دیا تھا اور چیل انھوں نے واپس پیر میں پہن لی۔

چھوٹا بیٹا کم وہ فلم تھا پوری کی پوری۔

انکا کہنا تھا کہ پہلے پڑھائی مکمل کر لو پھر شادی کے بارے میں سوچنا۔ مگر جب اس نے بتایا کہ منہا اس سے چھوٹی ہے اور وہ اپنی پڑھائی ختم کر کے ہی شادی کرے گی تو رابعہ بیگم مطمئن ہوئیں تھیں۔

شادی میں منہا انکو پسند تو آئی تھی۔ مگر شامیر کا ارادہ اتنے لمبے انتظار کا نہیں تھا۔ اپنی اماں کو بے وقوف بنانے کے لیے منہا کے نام ٹوپی کرادی تھی کہ ابھی شادی نہیں کرے گا مگر اپنی پڑھائی کے بعد یہ ٹک کر نہیں بیٹھنے والا تھا۔



## Posted on Kitab Nagri

ارمان صبح ہی آفس گیا تھا۔۔۔ چند ڈاکو منٹس پر دستخط کے بعد اب وہ گھر آیا تھا۔۔

کالے سن گلاسز اتار کر اس نے ٹیبل پر رکھے اور کچن جا کر اپنی شرٹ کے کف آدھے موڑ لیے جس سے اسکے کسرتی بازو نمایاں ہو گئے۔۔ گرمی کی وجہ سے شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھولے اور کالر بھی سیدھا کر دیا اب وہ ایک دم رف حلیے کی حالت میں آ گیا تھا۔۔ ہلکی سی بڑھی شیوا اس مرد کو مزید حسین کر رہی تھی۔۔

وہ ہاتھ دھو کر ٹیبل پر آ کے بیٹھ گیا۔۔



"پھوپو چائے؟؟"

"ہاں لو بیٹا۔۔"

چائے کے دھوئیں سے اسکی نیند سے بھری آنکھیں مزید کی وجہ سے سرخ ہو گئیں اور جلدی ناشتہ کر کے وہ کمرے میں چلا گیا۔۔

سب اپنے کاموں میں لگ گئے۔۔

تھرڈ جنریشن چھت پر کوئی نیا کام کرنے کی تیاری میں لگی تھی اور رات میں ہی ولیمہ تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"پریشہ مان کو کمرے میں یہ دودھ دے آؤ۔ اس لڑکے کو زرا خود کی فکر نہیں۔۔ حال سے بے حال ہو رہا ہے۔۔" رابعہ بیگم کے کہنے پر پریشہ سوچ میں پڑ گئی کہ بے حال ہونے میں اسکا یہ حال ہے تو جب حال میں ہوگا تو پھر کیا ہوتا ہوگا۔۔

اسکو اپنے تمام کزنس میں وہ مغرور لگتا تھا۔۔ وہ دوسروں سے زیادہ بات چیت نہیں کرتا تھا مگر بات کرنے کا ہنر اسکے پاس تھا۔۔ اسکے مزاج میں سختی تھی مگر وہ اکڑ و قسم کا نہیں تھا۔۔ وہ ایک خوش اخلاق بندہ تھا۔ مگر جب اپنی پہ آتا تو سامنے والے کو زمین پر پٹخ دیا کرتا تھا۔۔

لوگ اس سے بات کرنے سے پہلے سوچا کرتے تھے کیونکہ وہ غلط بات کبھی برداشت نہیں کرتا تھا اور اپنے غصے کے آگئے سامنے والے کی دنیا ہلا دیتا تھا۔۔

لوگ اسکی مہوت کرنے والی آواز سننے کو ترستے تھے مگر وہ فالتو باتیں نہیں کرتا تھا۔۔ اسکی فطرت میں سنجیدگی شامل تھی۔۔

مگر اب کسی حد تک وہ کم ہو گئی تھی مگر فطرت کو کون بدل سکتا ہے۔۔ اسکی دنیا اسکے گھر والوں اور دوستوں سے شروع ہوتی تھی اور خود پہ ختم ہوتی تھی۔

وہ تھوڑا سا شوخا بھی ہوتا تھا۔۔ اور لندن سے واپس آنے کے بعد اس میں بہت بدلاؤ آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ وہ اب مزید آگے چار ہاتھ ہو شیار ہو گیا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ تائی امی کے کہنے پر دودھ کا گلاس لے گئی تھی۔

"ل سے لندن ر سے ریٹرن جاگ جاؤ دو گھنٹے سے سو رہے ہو۔۔" پریشہ دودھ کا گلاس رکھے اسکے سر پر بولنا شروع ہو گئی تھی۔۔ اور جب وہ نا اٹھا تو اس نے شرارت سے اسکا بلینکٹ ہی کھینچ ڈالا اور بس یہ اسکی سب سے بڑی غلطی تھی ارمان کو یہی چیز بری لگتی تھی کہ سوتے ہوئے کوئی اسکا بلینکٹ کھینچے۔۔ وہ طیش میں اٹھ کر دھاڑا تھا۔۔

"اندھی ہو گئی ہو دیکھتا نہیں ہے کیا۔۔" اسکی کلائی کو ارمان نے گرفت میں لیا اور اتنی گرفت بڑھادی کہ پریشہ کو تکلیف ہونے لگی۔۔ اور وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔

"وہ تائی امی نے کہا تھا ورنہ مجھے نہیں شوق مغرور لوگوں کو اٹھانے کا جنہیں خود کے علاوہ کوئی دکھے ہی نہیں۔۔" ارمان کو اسکی بات مزید تپا گئی تھی۔۔ پریشہ کامان کے بارے میں کتنا غلط خیال تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم تائی امی کی بہو لگی ہو جو فوراً آ گئیں۔۔" وہ معنی خیز ہوا۔

اور پریشہ کے چھکے چھوٹے اور اسکے دمتکے چہرے پر ٹھنڈے پسینے نمایاں ہونے لگے۔۔

"چھوڑو میں تایا ابو کو تمھاری اس حرکت کے بارے میں بتاؤنگی۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کیا بتاؤ گی کہ میں نے تمہاری یہ نازک کلائی پکڑی تھی۔۔" وہ کلائی ٹوٹے بولا۔

"یا پھر یہ کہ تم پر غصہ کرتا ہوں۔۔"

"جو بھی بتاؤں تم سے مطلب یا سروکار نہیں۔۔" وہ کلائی چھڑانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔

"مجھ سے ہی مطلب ہے۔۔ سب بتانے سے پہلے اپنے تایا ابو کو یہ بھی بتانا کہ کس قدر تم مجھے پریشان کرتی ہو اور کتنی باتیں مجھ سے منواتی ہو۔۔ جو تمہارے کسی کھاتے میں نہیں اور تم انھیں لاتی بھی نہیں ہو۔۔" وہ اور غصے سے بولا۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس پر غصہ کر جاتا تھا۔۔ اور پریشہ کی حرکتیں بھی ایسی ہی تھیں کہ کوئی نارمل بندہ غصے سے آگ بگولا ہو جائے۔۔ اور ابھی تو اس نے شیر کو انگلی دے دی تھی جو اسے کچا چبانے کو تھا۔۔ یہ غصہ اس بلیکٹ کو کھینچنے کی وجہ سے ہی تھا۔۔ باقی اس لیے بھی تھا کہ وہ ہمیشہ کہ طرح ابھی ابھی ایک امتحان بنی اسکے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔۔

"تم مجھ سے چاہتے کیا ہو؟۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔" اب پریشہ اپنے بچاؤ کے لیے اسکے ہاتھ پر کانٹے والی تھی یہی تو اسکا طریقہ تھا اور اسکا ارادہ بھانپتے ہوئے ارمان نے اسکا جبر اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"سوچنا بھی مت!!" وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وارن کر رہا تھا۔ "جلد پتا چل جائے گا کہ کیا چاہتا ہوں اب جاؤ۔ اور آئندہ یہ حرکت نا کرنا ورنہ۔۔۔" اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی اور کہہ کر اسکی کلائی بھی آزاد کر دی۔ اور جبراً بھی۔۔

"بہت ہی برے ہو تم تو اللہ کرے تمہیں تمہاری جیسی ہی بیوی ملے جو تم کو دن میں تارے دکھائے اور رات کو سونا حرام کر دے۔" اس نے پھر وہی بد دعادی تھی اور پیر گڑتی ہوئی کمرے سے نکل کر چھت پر چلی گئی۔۔

"بد دعائو دیکھو کیا دے کر گئی ہے۔۔ معصوم تو تم ہو پری بی بی۔" ارمان دودھ کا گلاس منہ سے لگا کر بولا۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

oooo

شام میں وہ سب چھت پر موجود تھے۔۔

چھت کو اچھے سے سجا رکھا تھا۔۔

دراصل آج ہی فرینڈ شپ ڈے تھا اور اسکو سیلیبریٹ کرنے کے لیے اتنا اختتام ہوا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"بچوں آپ لوگ آواز ہلکی کر لو۔۔" برابر سے پڑوسی چلا کر بولے۔۔

"ہیں!!۔۔ انکل آپکی آواز نہیں آرہی آپ اپنے کان میں روئی لگا کر سو جائیں۔۔ پھر کوئی آواز نہیں آئے گی"۔۔ شامیر ڈھٹائی سے انکی بات ان سنی کر کے چیخا۔۔

"کیسی نسل ہے آج کی!۔۔ بے شرم۔۔ مجھے تو یہ رحمان صاحب کہ کہیں سے پوتے اور نواسے نہیں لگتے۔۔"

وہ بھائی صاحب بڑبڑاتے ہوئے اندر چلے گئے۔

وہ لوگ سب ساتھ موجود تھے۔

پریشہ تو ارمان کی شکل تک نہیں دیکھ رہی تھی اور اسکی بے رخی ارمان کا مزید خون جلا رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ سب ہر سال اس دن ساتھ بیٹھ کر پورے سال کے کرے گئے کارناموں کا ایک دوسرے سے ذکر کرتے تھے اور آج بھی یہی ہونے کو تھا۔۔

جوتے بھی اور چپلیں اور



## Posted on Kitab Nagri

شرٹ جو لے گیا تھا تو

اپنے پاس ہی رکھ لے

شامیر گارہا تھا ایک فقرہ مکمل کر کے دوسرا سعدی نے گانا شروع کرا۔



ویسے تو میرا بھائی

تیرے لیے مار بھی کھائی

سیلری دو مہینوں کی میرے

بھائی تیرے پہ اڑائی۔۔

سعدی کے بعد شایان نے گانے کو اٹھایا۔

اور اسکا کیا جو پر سوں

تو نے ٹھوکی میری گاڑی

## Posted on Kitab Nagri

یارا تیری میری یاری سب سے پیاری  
دیکھ دیکھ کر دنیا جلنے والی۔۔

بھائی تو رہنے دے تیرے کہنے پہ

میں نے بندی سے جھوٹ بولا

گو جانے کا پلان تھا میں نے مانا کر کے

دل توڑا اب اسکا کیا جو دو دن

گرل فرینڈ بات نہیں کرنے والی۔۔



www.kitabnagri.com

حارث زری کو نگاہوں کا نشانہ بنا کر گانے لگا۔

"اوہ دلہے میاں ویلنٹائن ڈے نہیں آج فرینڈ شپ ڈے ہے تو شوخانا ہو انسان بنا جا انسان۔ آپ اس مقدس دن کو اپنے  
رومانس موڈ سے برباد نہ کریں۔" سعدی اسکو بازو سہلاتے ہوئے بولا جس پر ابھی شایان نے تھپڑ رسید تھا۔۔

وہ چند ماہ ان سے بڑا تھا مگر کسی کو کہاں کوئی پرواہ۔۔

## Posted on Kitab Nagri

زری تو دل میں خوش ہو رہی تھی کہ بہت اچھا ہوا۔۔ صبح والی وہ اسکی حرکت بھولی نہیں تھی۔۔

یارا تیری میری یاریاں

دل کی صدا

تیری خوشیاں تو ساریاں

ہو گئے نا جدا

دل کا دل سے ہوا ہے عہد وفا

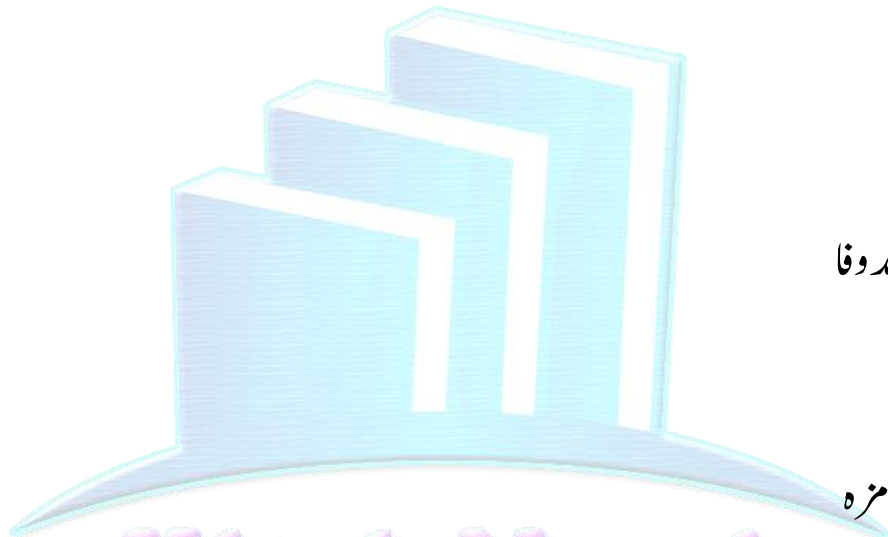
ہاں یاد ہے وہ دوستی کا ہر مزہ

وہ محبتیں وہ رونقیں وہ مستیاں

لگا کر شرط وہ زندگی کی پھر کوئی

جو وعدے کر لیے نا ہو گئے ہم جدا کبھی

او میرے یارا تیری یاریاں دل کی صدا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted on Kitab Nagri

تیری خوشیاں تو ساریاں ہو گئے ناجدا

دل کا دل سے ہوا ہے عہد وفا

اودل کا دل سے ہوا ہے عہد وفا۔۔

وہ آٹھوں چلا چلا کر جوش سے گارہے تھے۔۔ اسپیکر کو بھی انھوں نے پیچھے چھوڑ دیا تھا راہ چلنے والا آدمی اس آواز سے انکی گہری دوستی کا اندازہ لگا سکتا تھا۔۔

نیچے سب کانوں میں روئیاں ڈالے بیٹھے تھے۔۔ زری کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔

سارے اپنی دھن میں سر لگا رہے تھے اور پھر زری بھی انکے ساتھ شروع ہو گئی کیونکہ بس اسکی ہی کمی تھی اب ان آٹھوں میں ایک میمبر کا اور اضافہ ہوا تھا۔۔ اور وہ تھی زری۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

زری نے پریشہ کو گفٹ کے تھینکس کی جگہ دو تین کمرپہ مکے جڑے تھے کہ اس وقت زری چندیل کو ڈر گئی تھی۔

"چلو اب میری باری میں تم سب کو ایک مزے کی بات بتاتا ہوں۔۔ شامیر نے سب کے منہ بند کر دیے سب اپنی پورے سال کی یاد گار باتیں سنا چکے تھے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"پھوٹ لے اب سب خاموش ہی ہیں۔۔" شایان نے کہا۔

"تو بکواس ہی کر رہا ہوں۔۔ ویسے تو تم لوگوں کی ٹھنڈی باتیں سن کر مزید ٹھنڈ بڑھ گئی تو ماحول میں حرارت لانے کے لیے میرا خواب سنو۔۔ ہاں خواب کوئی واقعہ نہیں۔۔۔"

"اوہ خواب!! اسٹریج۔۔ برگر کو خواب بھی آتے ہیں۔۔ خواب میں کیا آتا ہے برگر؟ کچھ اپ، آئس کریم اور کولڈ رنک؟؟۔" مشک اپنی بات پر ہنسی تھی اور باقی بھی شامیر کے تپے چہرے سے محظوظ ہوئے۔۔

"یہ ایسا خواب ہے کہ حقیقت ہو گیا تو بس اسی دن قیامت آجائے گی۔۔"

**Kitab Nagri**

"اچھا بتا بھی دو سپینس بڑھا رہے ہو۔۔" ملاہم انتظار میں تھی۔  
www.kitabnagri.com

"تو سنو۔۔ بلکہ دیکھو بات ہے اس زمانے کی کہ جب۔۔" شامیر بولتا ہوا آسمان میں دیکھنے لگا اور سب اسکا ساتھ دینے کے لیے آسمان کی طرف کھو گئے۔۔

"بابا بابا۔۔ یہ بیا کو دیکھیں میری آئس کریم پر نظر لگا رہی ہے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کیا ہو گیا تو مصطفیٰ تم مجھے بھی کھلاؤ اور اپنے بڑے پاپا کی اولاد کو بھی دو"۔۔ شامیر کمرے میں بیڈ پر بیٹھا ویڈیو گیمز کھیل رہا تھا۔ اور اس نے خود آئس کریم پر صفایا کرنے کو زیادہ ترجیح دی تھی۔۔ بچے ہونے کے باوجود یہ نہیں سدھرا تھا بلکہ ان میں سے کوئی نہیں سدھرا تھا۔۔ سب ویسے ہی تھے بلکہ اب تو اور چار ہاتھ ہوشیار ہو گئے تھے۔

"آہ چھوٹے ڈیڈا آپکا بیٹا بالکل آپکی طرح بھکڑ ہے۔"۔ چھوٹی سی بیارمان کی بیٹی ناک پھلاتی ہوئی شامیر کے بال کھینچتی اسکی گود میں چڑھ گئی۔۔

"آہ۔۔" باہر کچن میں کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی۔۔

"یہ کیا کر دیا۔۔" منہا علی سعدی کے بیٹے کا کان مڑوڑے بولی۔ علی نے کچن میں اچانک پلیٹ توڑ دی تھی۔۔ گھر مانوں چڑیا گھر لگ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"ارے میری جان کیوں اس دھرتی کے بوجھ پر غصہ کر رہی ہو۔۔" شامیر کمرے سے نکل کر بولا اس نے علی کی حمایت تو کری مگر ساتھ اسکی بے عزتی بھی کر دی جو علی کو بالکل پسند نہیں آئی تھی۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"چاچو ٹھنڈے آئے ہیں۔۔ زیادہ ہیر و نابین۔۔ میرے ڈیڈ آگئے تو آپکی واٹ لگوادونگا۔۔" علی دھمکی دیتے ہوئے بولا۔۔

"چھوٹی چلڑ مجھے اپنے باپ کے نام سے دھمکا رہے ہو!۔۔ تمہارے ڈیڈ کو تو میں روز زلیل کرتا ہوں۔۔" شامیر اسکے پاس گھٹھنوں کے بل بیٹھا تھا۔۔

"ہاؤمین یو؟؟ یو برگربو آئے!!" علی اسکو منہ چڑائے بولا۔۔

"تم واقعی اپنے باپ پر گئے ہو۔۔۔ حاضر جواب۔"

بولتے وقت شامیر کی نظر لانچ میں پڑی جہاں مشک ملاہم موجود تھیں۔۔

ملاہم اپنی بیٹی بریرہ کے میک اپ کر رہی تھی۔۔۔ www.kitabnagri.com

دونوں ماں بیٹی میک اپ میں گھسیں پڑیں تھی۔۔ شامیر کو دیکھ کر کوفت ہوئی تھی وہ لڑکا اب یہ سب کیا سمجھتا۔

یہ واحد اماں تھی جو خود بھی ساتھ بیٹی کو میک اپ کر رہی تھی۔۔ اسکی بیٹی بہت پیاری تھی۔۔ سارے بچے تین سے چار سال کی عمر کے تھے۔

آپو۔۔ میری بھی سیلفی۔۔ بریرہ ملاہم کے پاس سے ہٹ کر مشک کے پاس آئی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

آو وخالہ کی جان۔۔ مشک نے اسے گود میں بٹھایا اور ملاہم بھی لپک کر اسکے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

"بریرہ کیمرے میں سہی طرح دیکھو۔۔" ملاہم نے اسکا منہ تھوڑی سے پکڑ کر سیدھا کیا تھا۔۔

"واو۔۔ وی بریرہ لو کنگ بیوٹیفل۔۔" اپنی بچکانہ آواز میں بولی۔۔

"آؤ تین چار سیلفیز اور لیں۔۔" مشک نے پھر کیمرہ اوپر کر ا۔۔ شامیر یہ سب دیکھ کر واپس سعدی کے بیٹے علی کی جانب مڑا اور اسکو گود میں اٹھا کر کمرے میں لے آیا اور گیم سیٹ کرنے لگا۔۔ یہ سب اب ہر وقت کا تھا۔۔ آج گھر میں یہ سب ملنے آئے ہوئے تھے۔۔

جیسے اماں ابا ویسے ہی انکے بچے تھے۔۔ نیکسٹ لیول کے۔۔

"بیاتم طیفی کے ساتھ کیوں کھیل رہی ہو؟؟" علی نے بیا کو کھینچ کیا تھا۔۔

"علی یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔" شامیر کا انداز سوالیہ تھا۔۔

"آپکا بیٹا میری ہونے والی بیوی پر لائنیں میں مارتا ہے۔۔ کسی دن اسکو میں چھت سے پھینک دوں گا۔۔ بیا صرف میری دلہن بنے گی۔۔" علی اپنے بچپن میں ضد کرتے بولا اور دروازے سے آتی منہا کی ہنسی نار کی شامیر نے منہا کو وہیں سے بیٹھے ہاتھ کے اشارے سے فلائینگ کس کری تو منہا نے نیچے پڑا کشن اسکے منہ پر نشانے سے مارا۔۔

"تم ایڈیٹ ہٹو بیا میری دلہن بنے گی۔۔" مصطفیٰ نے علی کے بال بگاڑ دیے اور بیا کو اپنی طرف کھینچا۔

## Posted on Kitab Nagri

اگر اس وقت ارمان وہاں موجود ہوتا اور اپنی بیٹی پر ایسے تشدد ہوتے دیکھتا تو مصطفیٰ اور علی کی درگت بنا دیتا۔  
شامیر وہاں تماشے سے مزے لے رہا تھا وہ تھا ہی ڈھیٹ۔۔ اور اسکا بیٹا اس سے بھی زیادہ ڈھیٹ تھا۔  
شامیر جیسے بھورے بال اور گوری رنگت اس کے بیٹے کے وجود کا حصہ تھیں۔

بیا ارمان کی پیاری معصوم سی اکلوتی بیٹی تھی۔۔ جو تھوڑی سی مغرور تھی اپنے حسن کی وجہ سے۔۔ مگر علی اور مصطفیٰ اسکی اپنی لڑائیوں میں درگت بنا دیا کرتے تھے۔۔ دونوں کو یہ بہت پسند تھی۔۔ اور دونوں ہی اسکو اپنی دلہن بنانے کی ضد کرتے تھے۔

"تم لوگ اپنا ڈرامہ بند کرو اور گیم دیکھو کیسے کھیلتے ہیں۔۔" شامیر نے انکو اپنے پاس بلایا اور نہ انکی لڑائی ختم نہیں ہوتی۔۔ منہا سائیڈ ٹیبل پر آکر ٹک گئی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بابا میں کھیلونگا۔۔" ابھی شامیر نے کھیلنا شروع بھی نہیں کیا تھا کہ مصطفیٰ نے کنٹرولر اس سے ہی چھین لیا۔۔

"چاچو میں کھیلوں گی۔۔" بیا شور مچاتی شامیر کی شرٹ کھینچ رہی تھی۔۔ مصطفیٰ پورا شامیر پر چڑھا بیٹھا تھا اور علی مصطفیٰ سے کنٹرولر چھیننے کے لیے لڑ رہا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"طیفی مجھے دے دو۔"

"نہیں۔"

"ٹھا کر مجھے دے دے ورنہ کھا جاؤنگا۔" علی زور سے لپکا تھا اور مصطفیٰ کا سر شامیر کے سر پہ لگا اور ان تینوں نے اسکا برا حال کر دیا تھا۔ اور منہا زور زور سے ہنس رہی تھی وہ جو خود کھیلنے بیٹھا تھا اب خود پر ہوتی جنگ روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"طیفی میں مارونگا۔"



"بابا۔"

"چاچو۔"

ان تینوں کی تیز آواز ہونے کے بعد شامیر کی آنکھ کھل گئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"او گاڈ شامیر تمہارا خواب تھا یا فیوچر پلاننگ!!" مشک ٹاٹھ مار مار کر بولی اسکی خشک آنکھوں میں زیادہ ہنسنے سے پانی آگیا تھا۔۔

ہنسنے والی ہی بات تھی۔۔ بھلا ایسے خواب کون دیکھتا ہے؟؟

سب پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنس رہے تھے۔۔ اور قہقہے کم ہونے کی بجائے بڑھ رہے تھے۔۔

شامیر کا خواب نہیں ہوا جیسے پتا نہیں کیا ہو گیا۔۔

"سعدی تیرا بیٹا تو بڑی پہنچی ہوئی چیز نکلا۔۔" ارمان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

"اور تیری بیٹی پر دل ہارا ہوا مجنو۔۔" سعدی ران پہ ہاتھ مار کہ ہنسا۔۔ اور پریشہ تو ہنس ہنس کر نڈھال ہو گئی تھی۔۔

"یار میری توبہ اگر یہ حقیقت ہوتا تو پتا نہیں کیا ہوتا۔۔" شامیر نے باری باری کان کو چھوا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یار تم نے میرے بچے نہیں دیکھے!"۔۔ مشک کو بھی پتا نہیں کیا سوچی تھی۔۔

"لو عجیب عورت۔۔ وہاں وہ تین ہی اتنے تیز تھے اور وہ چوتھی ملی کی کھرچن میک والی بھی۔۔ تو باقی پر دیہان نہیں گیا۔ اور

میں نے فیکٹری نہیں لگائی ہوئی خوابوں میں تم سب کے بچے دیکھنے کی۔۔" شامیر اسکی بات پر تڑخا تھا۔

"یار مجھے تو بہت ہنسی آئی۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"یار آنی بھی چاہیے۔۔ ایسے خواب مسٹر شامیر کے علاوہ کون دیکھ سکتا ہے بھلا۔۔ ہم میں تو اتنی ہمت نہیں۔۔" حارث کندھے جھاڑے کہہ رہا تھا۔۔ اور زری کو مسلسل مخاطب کرنے کی کوششوں میں تھا جو پریشہ اور مشک کے پاس سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔

ملاہم جھٹ حارث کے پاس آئی۔

"تم نے کچھ تو کیا ہے جیسی وہ تمہارے پاس نہیں آرہی۔۔ حارث میں نے پہلے ہی کہا تھا اگر میری بہن کو تنگ کرنا تو دھرنا ہو گا بیٹا دھرنا۔۔" ملاہم اندازہ لگاتی ہوئی اسکے سر پہ انگلیاں ٹھوک ٹھوک کر کہہ رہی تھی۔۔

"چلو نکلو۔۔ میری بیوی ہے مجھے پتا ہے کیوں نہیں آرہی۔۔ تم نکلو آ جاتے ہیں لوگ پتا نہیں کہاں کہاں سے۔۔" حارث نے آہ بھری۔

"بیوی لفٹ نہیں کر رہی اور شہزادہ مجھے نکالنے کی باتیں کر رہا ہے۔۔" ملاہم دل جلی مسکراہٹ اچھال کر مشک کے پاس جا کر بیٹھ گئی اور وہ پھر آہ بھر سکا۔

www.kitabnagri.com

کیا ہوا؟؟ سعدی نے ارمان کو غصے میں دیکھا تو پوچھ لیا۔۔

"یار پتا نہیں کون ہے دو تین دن سے کال لگا کر کاٹ دیتا ہے۔ اب بھی یہی ہوا ہے۔۔" ارمان نے غصے میں ٹیبل کولات ماری تھی۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"ریلیکس یار کوئی مذاق کر رہا ہو گا۔" سعدی کا اپنا اندازہ تھا۔

ہنہ۔۔ ارمان اپنی سوچیں جھٹک کر ہونٹ پر انگلی پھیرتا تھوڑا مطمئن ہوا تھا۔

.....

"بھائی اب آگے کیا کریں؟۔۔ کب تک مس کال کر کے پریشان کریں گے۔۔ آخر کوئی بڑا قدم اٹھانا ہو گا۔"

"یہ تو بس ٹریلر ہے۔۔ خاور اور جونی کی ہر آہ کا حساب میں اس آفندی سے برابر کرونگا۔" خاور کا کوئی پرانا پارٹنر جو باہر ملک تھا وہ اب واپس آگیا تھا۔۔ یہ بھی اسی کی طرح کرپٹ تھا۔

مگر یہ کم عمر تھا۔

چوڑی چھاتی کالے بال اور بھوری آنکھیں اسکی شخصیت کا حصہ تھیں۔۔

"ضرغام نام ہے میرا!!! اب یہ آفندی نہیں بچے گا۔ کوئی کمزوری اسکی؟؟۔۔" اس نے اپنے ساتھی کی طرف سرخ آنکھوں سے دیکھا۔۔ بدلے کا بھوت اسکے دماغ پر سوار تھا جو آنکھوں کے ذریعے بخوبی دکھ رہا تھا۔

"بھائی پہلے جونی نے اسکے بھائی کو اغوا کرا تھا تو اس نے بہت برا حال کرا تھا۔۔ میرا خیال ہے اسکی کوئی کمزوری نہیں۔ اور اگر ہے بھی تو ہمیں کمزوری کی تلاش نہیں کرنی چاہیے اس بار سیدھا اسے ہی تکلیف دینی چاہیے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بکو اس بند کرو تم۔۔ وہ لڑکی جس کے لیے اس نے جونی کو مارا تھا کیا نام ہے اسکا۔۔" وہ ماتھے پر کھڑی انگلی رگڑتے سوچ میں پڑ گیا۔۔

"ہاں پریشہ آفندی۔۔" اس کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ آگئی تھی۔۔

"بھائی سمجھ گیا سب۔۔" اسکا ساتھ سر ہلاتا ہوا بولا۔۔

"سنا ہے بہت حسین ہے۔۔ ہا۔۔ یہ حسن ہی تو مجھے پسند ہے۔۔ اب مزہ آئیگا ارمان آفندی۔۔ کھیل تم نے شروع کرا تھا ختم میں کرونگا۔۔ تمھاری جان سے پیاری چیز کو تم سے چھین لوں گا۔۔ اپنا بنا لوں گا۔۔" اس نے ڈرنک کی بوتل منہ سے لگائی۔۔

کوئی اتنا گر سکتا ہے۔۔ ہاں لوگ گر سکتے ہیں۔۔ بدلے کی آگ میں اپنی عاقبت بھی خراب کر دیتے ہیں۔۔ یہ بھول جاتے ہیں کہ خود کو بھی ایک نا ایک دن اس دنیا سے رخصت ہونا ہے اللہ کے سامنے جو ابدہ ہونا ہے۔۔

www.kitabnagri.com

"بس دو ہفتے اس کے بعد گیم ختم" وہ تیزی سے گاڑی کی چابی اٹھائے اپنے ساتھ کو بولتا ہوا باہر نکل گیا۔

○○○○○○

## Posted on Kitab Nagri

"یار زری کیوں بات نہیں کر رہیں؟"۔۔ حارث زری کے پیچھے موقع پاتے ہی کچن میں آیا تھا۔۔

"کون ہیں آپ؟۔۔"

"واہ اپنے شوہر کو ہی بھول گئیں۔۔ بتاتا چلوں میں ایک رات پرانا آپکا مظلوم ہینڈ سم شوہر ہوں"۔۔ وہ اسکے پیچھے آکھڑا ہوا جو پانی پینے کے لیے فریج کے پاس گئی تھی۔

"اچھا ہوا جو آپ نے بتا دیا ورنہ مجھے کیسے پتا چلتا۔۔ تو میں بھی صبح آپکی ایک رات کی بیوی تھی۔۔ تو تمیز سے نہیں جگا سکتے تھے۔۔ اوہ میں بھول گئی آپ تو آفندیز سے تعلق رکھتے ہیں دارجی کے نواسے ٹھہرے تو ایسی حرکتیں آپ پر فرض ہیں۔۔" زری نے پانی کا گلاس سائیڈ سلیپ پر رکھ دیا اور ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اس سے اچھا تو میں نیچے گرنے ہی دیتا تمہیں بتا کر ہی برا کیا۔۔ ایک تو نیکی کرو اور گنہگار بھی ٹھہرو۔۔" حارث کا چہرہ اتر گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"بس زیادہ میرے سامنے ایکٹینگ نہیں کریں۔۔ میں آپکی ساری حرکتوں سے واقف ہوں۔ چپ کر کے باہر چلیں۔۔" زری کی چلتی زبان کو دیکھ کر حارث ششدر رہ گیا۔۔ اسکی زری اتنی بڑبولی کب سے ہوئی اسکو خبر تک نا ہوئی۔۔

"بیگم تم کیا نکاح کے بعد کسی چڑیل کے اسیر میں آگئی ہو؟؟ بلکہ مجھے تو پریشہ چڑیل کی باتوں کا اثر لگتا ہے۔۔" وہ اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھے بولا جیسے بخار چیک کر رہا ہو۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"زوجہ حارث تیمور پر کسی چڑیل کا بسیرا نہیں ہو سکتا۔ مسٹر آپ نے اپنا دیوانہ بنا رکھا ہے۔" زری نے اسکا دل رکھ لیا تھا۔

"اہم اہم۔ اگر گفتگو عظیم ہو گئی تو ہم بھی پانی پی لیں!۔" سعدی ان دونوں کو کھانستا ہوا بولا۔

حارث نے آنکھیں بند کریں اور ایک بے بسی سی آہ لی۔  
"ٹینکر بھروالے کمینے۔" حارث پیر پٹختا ہوا زری کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گیا اور سعدی نے پیچھے سے اسکو تنگ کرنے کے لیے دو تین سیٹیاں ماریں۔



www.kitabnagri.com

فاطمہ بیگم نے آج کے فنکشن کی تمام ذمہ داری خود کے سر لے رکھی تھیں۔ وہ مہندی کی طرح کوئی رکاوٹ نہیں چاہتی تھیں۔

چھنو کی آنکھ میں تل کا نشہ ہے

## Posted on Kitab Nagri

گال میں اسکے ایک نشہ ہے

یہ دل دے دیا ہے

بوم بوم

مشک ہمیشہ کی طرح شیشہ کے سامنے کھڑی خود کی تعریفوں کے پل باندھتی گن گنارہی تھی۔۔  
وہ چاروں پالر سے آگئیں تھیں اور زری کے ساتھ اسی کے روم میں موجود تھیں۔۔

بوائز کا گینگ بھی ریڈی تھا۔۔

"اے سالے میرا ولیمہ ہے تو کیوں اتنا تیار ہو رہا ہے؟؟" حارث نے شامیر کو خود پر پر فیوم کی بوتل خالی کرتے دیکھا تو  
www.kitabnagri.com  
بولا۔۔

"اس لیے کہ شاید تیرے بعد میری اماں کو میرا بھی خیال آجائے۔۔" شامیر نے آنکھیں پٹا کر پورے کمرے میں اسپرے  
کر دیا تھا۔۔

حارث کا بلیک کوٹ تھا۔۔ اور ان سب کے سوٹ کا ایک جیسا نیل بلو کلر تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اوہ ہوشہزادے کو دیکھو۔۔" سعدی نے واش روم سے نکلتے ارمان کو دیکھا جو ابھی ڈریس چھینچ کر کے نکلا تھا اور اپنی شرٹ کے کف عادت کے مطابق موڑنے میں لگا تھا۔۔

"نظر ناگاماء اللہ بول۔۔" ارمان نے شرٹ کا کالر ٹھیک کیا۔۔

"ہاں بھائی ماشاء اللہ بول کیونکہ آج تو لڑکیاں ہی اسکو دیکھ کر یہ بھی بولنا بھول جائیں گی۔۔" شایان جو توں کے تسمے باندھتے ہوئے بولا۔۔

ان پانچوں کی تیاری لڑکیوں سے زیادہ عروج پر تھیں۔۔ کون کہتا ہے لڑکیاں تیار ہونے میں وقت لگاتیں ہیں آفندیز تو لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔۔

انکی تیاری دیکھنے والی تھی۔۔ پانچوں ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے۔۔

حارث نے اپنی واج ہاتھ پر باندھی اور شیشے میں اپنا فائنل لک دیکھنے کے لیے کھڑا ہوا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"دیکھ سارا اس دن کے فیشنل کا کمال ہے جب ہی تیرا بو تھا نظر آ رہا ورنہ تو الٹیاں کرنے کا دل کر رہا تھا۔۔" سعدی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا اور اسے چھیڑا۔۔

"یاد رکھنا تم سب!! تم لوگوں کی شادی میں اپنا پورا حساب برابر کرونگا۔۔" حارث ان چاروں کو شیشے میں سے دیکھتے بولا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"چل بے نکل ہم تجھے بلائینگے ہی نہیں۔۔ باہر بھی بورڈ لگا دیں گے کہ ایک نامعلوم مارس کی مخلوق کو اندر آنے کی اجازت نہیں۔۔" شایان اب تسے باندھ چکا تھا اور خود بھی سعدی اور حارث کے ساتھ شیشے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔ اور کوٹ ٹھیک کرنے لگا۔۔

"بے غیر توں دلہے کی آہ عرش ہلاتی ہے۔۔۔ حارث نے اپنی نئی بات بنائی تھی۔۔

"ابے گدھے ڈھکن وہ مظلوم کی آہ ہوتی ہے۔۔ مظلوم کی۔۔" شامیر شیشے کے سامنے آیا اور آخری جملے کو کھینچ کر کہا۔۔

"ہاں تو میں بھی مظلوم ہی ہوں۔۔ شادی میں تم لوگوں نے بینڈ بجا دی پھر میری بہنوں نے مجھے لوٹ کر کنگلا کر دیا۔ اور آج ہی میری بیوی منہ بنائے بیٹھی تھی۔۔ کہاں کا انصاف ہے یہ اللہ۔۔" حارث نے مصنوعی رونا روتے ہوئے اوپر دیکھ کر اللہ کو یاد کرا۔۔

وہ چاروں ایک دم تیار تھے بس مان صاحب ہی رہ گئے تھے۔۔

"شہزادے تیرا اگلا نمبر نہیں میرا ہے تو اتنی تیاریاں نا کر۔۔ ویسے بھی تو ایک آنکھ مارے یا ایک نظر کسی لڑکی کو دیکھ لے تو وہ شادی کے لیے تیار بیٹھی ہوتی ہے۔۔" سعدی نے مڑ کر ارمان کو مخاطب کر ا جو خود پر پر فیوم چھڑک ریا تھا اور اب بال سیٹ کرنے کے لیے شیشے کے سامنے آیا تھا۔۔

"وقت کا کیا بھروسہ میرے بھائی کیا پتہ تیری شادی لٹک جائے میری پہلے ہی ہو جائے۔۔ اور ارمان آفندی کو زیب نہیں کہ وہ لڑکیوں کو پیچھے جائے۔۔ یہ لڑکیاں خود اسکے پیچھے آتیں ہیں۔۔" ارمان نے شروع کی بات تو شوخ ہو کر کہی مگر آگے کی

## Posted on Kitab Nagri

بات میں بے زاری تھی۔۔ اسے خود لڑکیوں کے اس رد عمل پر کوفت ہوتی تھی مگر اب اس نے عادت ڈال لی تھی اب خوبصورت ہے تو کیا کرے اپنی خوبصورتی کو چھپا تو نہیں سکتا۔۔

ارمان نے ڈھیلی کر کے ٹائی باندھی اور کوٹ کو کندھے پر ڈال کر شیشے میں بالوں کو فائنل ٹچ دینے لگا۔۔

"ناؤ آفندیز آر ریڈی۔۔ اس نے بھرپور امنگ سے کہا اور وہ سب اس کو گلے لگانے چڑھ گئے۔۔

"اب اتنی مشکل سے بال سیٹ کرے ہیں دور ہو۔۔" ارمان نے ان چاروں کو خود سے الگ کر اور آہستگی سے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔

"ایک سیلفی بنتی ہے۔۔ شامیر نے موبائل آگے کر اور ان پانچوں کی یادگار تصویر کیمرے میں قید ہو گئی۔۔

سعدی لمبی سی چیز کرے کھڑا تھا۔۔ شایان سعدی کو گھوسا مار رہا تھا۔۔ حارت آنکھیں چڑائے اسٹائل سے کھڑا تھا، شامیر آنکھیں چھوٹی کرے کیمرے میں دیکھ رہا تھا اور ارمان ویکٹیری کا نشان بنا کر کیمرے میں گھسا تھا۔۔

اب میسنیوں کے پاس چلتے ہیں وہاں بھی ایک لیٹی بنتی ہے۔۔ شامیر نے کہا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

جب وہ لوگ ناک کر کے کمرے میں گئے تو وہاں الریڈی گرلز فوٹو سیشن ہو رہا تھا وہ چاروں ایک دوسرے کی تصویریں لے رہیں تھیں۔۔۔ پریشہ اپنی لانگ امبریلا میکسی کی گھوم کر ویڈیو بنوا رہی تھی۔۔۔

"بس بس۔۔۔ آفندیز گرلز۔" شایان نے دیکھا جب ان چاروں میں سے کوئی انکی طرف متوجہ نہیں ہوا تو خود ہی پکار بیٹھا۔۔۔

"ہاں کیسے آمد ہوئی۔۔۔؟" مشک نے سیلفی لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"ہم ایک سیلفی لینے آئے ہیں۔۔۔ کزن آفندیز ہول گینگ سیلفی۔۔۔" شامیر نے کہا اور وہ چاروں دوڑتی ہوئی انکے پاس آگئیں۔۔۔

شامیر سب کو کیمرے میں لینے کے لیے بیڈ پر چڑھ گیا اور حارث کی اپنے بیڈ کی بری حالت ہو تا دیکھ کر جان نکل گئی اسکے منع کرنے کے باوجود شامیر بیڈ سے نہیں اتر ا تھا۔۔۔ "خبیث انسان۔۔۔"

"مجھے تو جگہ دو میں نظر نہیں آرہی۔۔۔" مشک بچ میں گھستی ہوئی بولی۔۔۔

حارث نے موقع ملتے ہی زری کو اپنے ساتھ کھڑا کر ا تھا باقی وہ سب ایسے ہی کھڑے تھے۔۔۔ ارمان لہ پریشہ سے بات کرنے کی کوشش کری جس میں اس نے اسے بہت ہی گندے منہ چڑائے تھے اور شامیر نے ان تمام خوبصورت لمحات کی چارپانچ تصویریں لے لیں۔۔۔

کسی میں پریشہ ارمان کو آنکھیں دکھا رہی تھی تو کسی میں سعدی دانت نکالے کھڑا تھا تو کہیں مشک مظلوم سامنہ کو گول کرے پاؤٹ بنائے ہوئے تھی، کسی میں شایان ملاہم کو تنگ کر رہا تھا اور کہیں حارث زری کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور شامیر ہر تصویر میں منہ کھولے عجیب قسم کے ایکسپریشن دے رہا تھا۔۔۔ کوئی ہنستا ہوا تو کوئی بندروں کی طرح دانت نکالا ہوا۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

oooo

"ہمارا فنکشن ہے تو ہم ہی ڈانس کریں گے۔۔ میں بھی دیکھتا ہوں کوئی اور کیسے کرے گا۔۔" شامیر اپنی ضد پہ اڑا تھا۔۔

"برگروہ بہت اکڑو ہے بلا وجہ آج کا ماحول بگاڑ دے گا کرنے دو اسے اور اسکے کزنس کو بھی ڈانس۔۔ زری نے اپنے کزن کی حمایت نہیں کری بلکہ اسکی اصلیت سے اسے روشناس کرایا تھا۔

"زری اگر وہ ڈھٹائی کرے گا تو پھر میرے خون میں یہ ڈھٹائی دوڑ رہی ہے۔۔" شامیر بھی ہلکا نہیں ہو رہا تھا۔۔

"ہاں بھئی بہت ہو گیا ہم ڈانس کر رہے ہیں۔۔" سمیع زری کا کزن آکر بولا تھا۔۔

"مسٹر سمیع ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔۔" سعدی نے بھی ٹھینکا دکھایا۔۔

"تم لوگوں کو غرور کس بات کا ہے۔ چلو ایک کام کرتے ہیں کامپیشن کر لیتے ہیں دونوں ٹیمز ڈانس کریں گی جسکا بہترین ہو گا مہمان خود بتا دیں گے۔۔" سمیع کا دوسرا کزن رمیز بولا۔۔

"اوہ۔۔ چیلنج۔۔ آئی لائیک اٹ۔۔ ویسے ہار لک مبارک۔۔ کیونکہ یاد رکھنا ہم ہارتے نہیں۔۔" ارمان سنجیدہ دل نشیں

مسکان سے اسکا کندھا تھپا گیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ایک سمیع کا گروپ تھا

اور دوسرا آفندیز گینگ۔۔۔

"لیڈیز اینڈ جینٹل مین۔۔" شایان نے سب کو اپنی طرف ڈانس فلور پر مخاطب کرا۔۔ نارمل لائٹس کی جگہ اب ڈسکو لائٹس جل رہی تھیں۔۔

"آج کی رات اور اپنے یارے کی شادی کو مزید یاد گار بنانے کے لیے یہاں ایک کامیٹیشن ہو رہا ہے۔۔" شایان نے مزید تفصیل بتائی اور سب میں جوش بڑھ گیا۔۔



سمیع کا گروپ نو بندوں پر مشتمل تھا۔۔

مقابلہ ٹکر کا تھا۔۔

اسکا گروپ اسٹیج پر آچکا تھا۔۔ اور گانا چلنے کے بعد ادھم دھار پر فارمنس پیش کری تھی۔۔

باقی سب فرسٹ کلاس ہے قسم سے

اور باقی سب فرسٹ کلاس ہے۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اپنی پرفارمنس کے اختتام پر وہ گینگسٹر آفندیز کو مدعو کر گئے تھے۔۔

آفندیز کی ٹیم میں بارہ جنے شامل تھے۔

شامیر، ارمان، حارث، شایان، سعدی، پریشہ، مشک، ملاہم اور منال۔۔ اور منہارا مس اور شانزہ ساتھ دینے کے لیے آگئے تھے۔۔ نازش شرمیلی ٹائپ تھی تو سعدی کے لاکھ کہنے پر بھی وہ ثمنینہ بیگم کے پاس سے نہیں ہلی تھی۔



ہم نہیں سدھریں گے

تھوڑا اور بگڑیں گے۔۔۔

ہم نہیں سدھریں گے!!!!

گانے کی دھن پر ہی ان لوگوں نے آگ لگا دی تھی۔۔ کلج اچھا پرفارم کیا تھا بانسبت سمیع کے گروپ کے۔۔ سب کی اپنی اپنی خاصیت ہوتی انکی ڈانس میں بھی خاصیت تھی۔

سمیع بھی کافی متاثر ہوا تھا۔۔ یہی تو غضب دشمن کے بھی دل میں یہ جگہ بنا لیتے تھے۔

انکی دھماکہ دار پرفارمنس پر اتنا شور تھا کہ کانوں پڑے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

اور مہمانوں کے شور سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کون جیتا ہے۔۔



## Posted on Kitab Nagri

مقابلہ کانٹے کی ٹکڑ کا تھا۔۔ دونوں ٹیمز نے بہترین پرفارمنس دی تھی۔۔ سمیع کو اپنی ہار کا دکھ نہیں ہوتا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ ان لوگوں نے اچھا پرفارم کیا تھا۔۔

"اینڈ داؤز آف دس کامپیٹیشن از آفندیز شامیر گینگ۔۔" کسی لڑکے نے اعلان کر اور وہ لوگ ایک ساتھ چیخے۔۔

"ہررا!!! جانی پہلے ہی میرے بھائی نے کہہ دیا تھا ابھی محنت کی کیا ضرورت تھی۔۔ خیر تمہیں اور تمہاری لوزر ٹیم کو ہر اکر بہت اچھا لگا۔" شامیر سمیع کے سامنے چٹکی بجاتا ہوا اپنے ڈسکو گلاسز آنکھوں پہ چڑھا کر ببل چباتا اسکا گال تھپا کر مڑ گیا اور دونوں ہاتھ جیب میں ڈال کر پلٹ کر اسکے گروپ کو دیکھ کر شرارتی سی دل جلی مسکراہٹ سے آنکھ مار کر پھر آگے بڑھا گیا۔۔ اور وہ لوگ گنگ رہ گئے۔۔



حارث اور زری اسٹیج پر موجود تھے۔۔

www.kitabnagri.com

اور باقی سب بھی ارد گرد ہی کھڑے تھے۔۔

ارمان نے ایک لفافہ نکال کر حارث کو پکڑایا تھا۔۔

"کیا ہے؟۔۔ کہیں اپنی شادی کا انویٹیشن تو نہیں دے رہا۔۔" سعدی شوخی مارتا ہوا پرکا۔۔

"میری طرف سے تم دونوں کے لیے ترکی کے دو ٹکٹس ہیں۔۔ ہنی مون ٹریپ۔۔" ارمان آنکھ مارتا بولا۔

## Posted on Kitab Nagri

"واہ میرے بھائی پوری شادی میں کیے تمام ظلم کا آج تو نے حساب برابر کر دیا۔۔" حارث خوشی سے اسکے گلے لگ گیا۔۔

"بس میں بھی اب اپنی شادی کر رہا ہوں تاکہ ارمان تو بھی مجھے ایسا ہی تحفہ دے۔۔"

"اور میں بھی یارے۔۔" سعدی اور شایان ساتھ بولے اور اسکے کندھے پر ہاتھ ٹکا کر کھڑے ہو گئے۔۔

"یاروں کلٹس کے لیے شادی کرو گے۔۔" ارمان نے دونوں کی کمر پہ مکہ مارا۔۔

"یار ایک تو میں تیرے ان بے وقت کے چلتے ہاتھوں سے بہت پریشان ہوں۔۔" سعدی اپنی پیٹ سہلائے بولا۔۔

اسکا ایک ہاتھ پڑتا تھا اور اچھے اچھوں کو تارے دکھ جاتے تھے۔۔

ملاہم اسٹیج سے اتری اور پھر وہی کسی نے اسے ایک خط بھیجا۔۔

"یا اللہ یہ کون خبیث انسان پیچھے پڑ گیا ہے۔۔ نا اپنا نام پھوٹتا ہے نا ہی سامنے سے آکر ملتا ہے۔۔ عجیب پاگل نا ہو تو۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ملاہم نے مرے دل سے خط کھولا تھا۔۔

"بے بی بس تھوڑا سا انتظار پھر میں تمہارے سامنے ہی ہوں گا۔۔"

"یہ تو بے شرم کی باتیں دیکھو۔۔ اب تو بیٹا تو مل مجھے نادن میں تارے دکھائے تو میرا نام بھی ملاہم منیر آفندی

نہیں۔۔" اب وہ بھی ان خطوں کی عادی ہو گئی تھی۔۔ اور شایان کے دیے حوصلے کے بعد اسے زیادہ ہمت آگئی

تھی۔۔ شایان اسکی مدد کر رہا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

بنورے بنو چلی سسرال کو

انکھیوں میں پانی دے گئی

رے کبیرہ مان جا

رے فقیرہ نا جا!!!

شامیر حارث کی گاتا بلائیں لیتا ہوا ہال سے باہر نکل رہا تھا۔۔۔ آج یہ حارث کو رخصت کر رہا تھا۔۔۔ ارادے تو اسکے اور بھی بہت کچھ خطرناک کرنے کے تھے۔ اور سیٹویشن کے حساب سے کیسے اسکو گانے یاد آجاتے تھے یہ سب کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

"باولہ ہو گیا کیا؟۔۔۔ میرے بچے صبر کر تیری شادی بھی ہو جائے گی۔۔۔" حارث تڑخ کر بولا۔۔۔

"کب میرے بھائی کب۔۔۔ میرے پر ظلم۔۔۔ میری اماں اتنی جلدی نہیں کریں گی۔۔۔" شامیر نے مصنوعی دو تین آنسو بہائے تھے۔ شادی کا اب بھوت سوار ہو گیا تھا۔

شامیر تم میں شرم ہے؟۔۔۔ منہا نے پلٹ کر پوچھا جو آگے مشک کے ساتھ چل رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔ ویسے یہ ہوتی کیا ہے؟؟" وہ دلفریبی سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

## Posted on Kitab Nagri

"اوہ تم میں تو ٹھکر بھی ہے۔ خیر شرم تم میں کیسے ہو سکتی ہے۔۔ شامیر کے پیدائشی فارمولے میں ہیر و پیتی ایک کلو بے غیرتی اور ایک ٹینکر بھر کے ٹھکر بھری پڑی ہے۔۔"

"اوہ سمجھدار ہو وہ بے غیرتی نہیں معصومیت ہے۔"

"معصومیت اور شرم کا شامیر آفندی سے دور دور تک تعلق نہیں۔۔" منہا نے ہاتھ کھڑے کر دیے۔

"لے بی بس شرم کا۔۔ معصومیت تو دارجی نے گھٹی میں ملا دی تھی۔ شرم تو نیا نیا سا لفظ سننے میں لگ رہا ہے۔۔ یہ میری زندگی میں نہیں ہے۔۔" شامیر ہٹ دھرمی سے اسکے پیچھے چلنے لگا تھا۔

"اوہ معصومیت کی دکان ادھر آجائے۔۔ آج ویسے ہی یارے کی لونگ ویڈنگ اینڈ ہو گئی ہے تو ہم سے بھی باتیں کر لو۔۔"

سعدی نے آواز لگا کر بلایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جی سرکار بابا۔۔" شامیر گردن جھکا کر منہا کے ہاں سے رخصت ہوا اور ایسا اس نے صرف منہا کو تنگ کرنے کے لیے کرنا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

سب لوگ واپس اپنے گھروں کو چلے گئے تھے۔

آج رات تھرڈ جنریشن حارث کے ہاں ٹہرنے کا ارادہ رکھتی تھی اور صبح اپنے گھروں کی طرف روانگی۔

"شایان اور سعدی حارث کو زبردستی لانچ میں لے آئے تھے۔ شامیر صوفے پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔

"بیس ہزار سے ایک روپیہ کم نہیں ہوگا۔" شامیر انگلی اٹھا کر بولا۔

"اوبے غیرت انسان ایک تو خود سے بے معنی رسم بنالی اور قیمت بھی اپنی مرضی کی"۔ حارث شدید جھنجھلا گیا تھا۔

شامیر اور شایان کا کہنا تھا کہ پوری شادی میں لڑکیوں کی جیب بھرتا رہا اب آج اپنے بھائیوں کی بھی جیب بھرنیک دے کر۔

مہندی اور بارات میں لڑکیاں لوٹ چکی تھیں اور ولیمہ میں انھوں نے جان چھوڑی تو یہ لوگ نازل ہو گئے تھے۔

"بھائی ہمارا حق ہے۔ ہمیں تو بس سہرا بندھی کے اتنے سے پیسے ملے تھے۔ اب تو آج اپنی جیب خالی کر۔ اور ویسے بھی

بہت زیادہ نہیں مانگے بس بیس ہزار ہی تو ہیں۔" شایان نے اسکو بھی صوفے پر واپسی بٹھایا۔

حارث اپنا ماتھا پیٹتارہ گیا اور وہ تینوں ساتھ ہنسنے لگے۔

"ایک ایک سے حساب برابر کرونگا"۔ حارث کا انداز دھمکی دینے والا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ابھی کی بات کر۔۔ مستقبل کسی نے نہیں دیکھا"۔ سعدی نے اٹھ کر اسکے منہ پہ ٹیپ لگا دیا تھا اور وہ مچلنے لگا۔ اور شایان نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔

اب وہ تینوں اس سے اشاروں میں باتیں کر رہے تھے کہ پیسے دے رہا ہے یا نہیں ورنہ اور بھی برا سلوک کرینگے۔  
حارث کی گردن نفی میں ہل رہی تھی اور اتنے میں شامیر نے قینچی اٹھائی اور اسکے سر کے بالوں کے پاس لے کر جانے کے لیے قدم بڑھاتا ہوا آنے لگا۔ حارث کی آنکھیں اسکی حرکت پر پھٹ پڑی تھیں۔۔

"شامیر کیا کر رہے ہو؟"۔۔ بس آج ارمان حارث کے لیے فرشتہ بن کر آیا تھا۔  
حارث انکی ڈھیلی گرفت کو دیکھتے ہی اٹھ کر ارمان کے پاس آیا اور منہ سے ٹیپ ہٹا کر برس پڑا۔

"منخوس بے غیرت زلیل کمینے زرا شرم نہیں آئی۔۔ مان تمہارا بھائی اب میرے ہاتھوں مر مر جائے گا۔"

"کیا کر دیا اس نے جو تم اتنا پھڑپھڑا رہے ہو۔۔؟؟"



## Posted on Kitab Nagri

"اس بے غیرت سے ہی پوچھو منحوسوں کو نیک لینے کی پڑی ہے۔۔ اب لڑکوں کا کس بات کا نیک اور ویسے کے دن!!؟؟۔۔" حارث کو تپ چڑھی تھی اور تڑخ تڑخ کے جواب دے رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ نے اسکے اندر اسپرینگ فٹ کر دیے ہوں۔

"جا بھئی بھا بھی انتظار کر رہی ہو گی۔۔ پھٹا ہوا غبارہ لگ رہا ہے اس وقت۔۔" ارمان نے اسے راستہ دکھایا۔۔  
"یار پیسے۔۔" سعدی نے حارث کو مسکینوں جیسی شکل بنا کر روکنے کا اشارہ کرا۔۔

"وہ تو بعد میں لینگے ابھی بھا بھی جی اور میری بہن انتظار میں ہو گی منحوس بارات والے دن بھی بہت دیر سے گیا تھا۔۔"

"میرے بھائی تو بہت اچھا ہے۔۔ اللہ تیری بھی جلد شادی کرائے۔۔" حارث جذباتی ہو کر اسکو گلے لگائے کھڑا تھا۔۔ ورنہ پوری شادی میں اپنا بدلہ پورا کرنے کے لیے ارمان نے اسکو تارے دکھائے تھے۔۔

"اب جا۔۔ پتا ہے کہ کتنا اچھا ہوں۔۔" وہ سنجیدہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔

"چلو تم لوگ بھی سو پھر کل گھر جانا ہے۔۔ اور مسٹر سعدی برائے مہربانی کل آفس آجائیے گا ورنہ تایا جان سے کہہ کر چھتر پڑو ادو نگا۔۔" ارمان کہہ کر صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔ اور حسب معمول موبائل اسکی توجہ کا مرکز تھا۔۔

سعدی ایک ڈیڑھ ہفتے سے آفس نہیں جا رہا تھا۔۔ جب سے حارث کی شادی شروع ہوئی تھی یہیں اس کا بسیرا تھا۔۔ بزنس کے سارے کام ارمان دیکھ رہا تھا۔۔ اب اور کام بڑھ گیا تھا پریشہ کے لیے ایک ادارہ جو بنوانا تھا۔۔ اب ارمان کی ساری توجہ اسی پر تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

وہ جو ایک بار کہہ دیتا تھا کبھی اپنے کہے سے

پیچھے نہیں ہٹتا تھا۔۔ اور نیکی کے کاموں میں اسکی نظر میں دیری نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔

وہ تینوں بھی جمائیاں لیتے اور روکتے ہوئے کمرے میں چلے گئے۔ حارث موقع دیکھتے ہی فرار ہو چکا تھا۔

ارمان کسی سے پروجیکٹ پر ٹیکسٹ کے ذریعہ بات کر رہا تھا کہ اتنے میں اچانک سے ایک دو جگہ غلط انگلی چلنے پر پریشہ ہی کی تصویر اسکے سامنے آگئی۔۔ شامیر نے ہی اسے وہ سینڈ کری تھی۔۔ پورا فوکس شامیر نے پریشہ پر کر دیا تھا کہ کہاں کیسے وہ منہ چڑا رہی تھی۔۔

"بے وقوف لڑکی۔۔" اسکی آنکھیں مزید کنجی رنگ سے پھیل گئیں۔

"کب تم میری زندگی کا حصہ بنو گی؟؟۔۔ کبھی تو مجھے یہ اپنی خواہش پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔۔ اب تو اللہ بھی میری نہیں سن رہا۔۔ بہت نا فرمان ہو گیا ہوں شاید۔۔ اللہ مجھے اسکا کردے اور اسکو میرا بنادے۔۔" ارمان نے صوفے سے اپنی پشت ٹکائی تھی اور ٹھنڈی آہ بھری۔۔

اب تو وہ ایک دو دن میں فاروق صاحب سے بات کرنے والا تھا اور وہ نہیں مانتے تو پریشہ سے زبردستی نکاح پڑھوا لیتا یہ تو اس نے سوچ رکھا تھا مگر واقعی کیا وہ یہ کرتا اسکا علم کسی کو نہیں تھا۔۔

اسے بھی کسی کی فکر نہیں تھی۔۔ جب کوئی اسکے احساس اور جذبات کو جانے بنا بے دردی سے کچل رہا تھا تو وہ کیوں کسی دوسرے کی پرواہ کرے۔۔ اسے کیا اپنی خوشی حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں تھا!۔ دل کہیں ملامت کر رہا تھا کہ وہ شانزہ

## Posted on Kitab Nagri

کے ساتھ برا کر رہا ہے۔۔ اسکی بھی تو عزت کا سوال ہے مگر اس نے اسکا بھی حل نکال لیا تھا۔۔ جب گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکلتا تو انگلی ٹیڑھی کرنے پڑتی ہے۔۔ لیکن یہ وہ پوری انگلی ہی توڑنے والا تھا۔۔ ایسا کچھ کرنے کا ارادہ تھا کہ شانزادہ ہی شادی سے انکار کر دے گی۔

ابھی وہ آنکھیں موندیں ہی بیٹھا تھا کہ کسی کی چوڑیوں کی چھنچھناہٹ سے بے زار ہوتا ہوا اٹھا مگر سامنے کوئی اور نہیں کوئی اپنا ہی کھڑا تھا۔۔

"کیا کر رہی ہو اتنی رات کو یہاں؟۔۔" ارمان نے جب اسے دیکھا تو پوچھا۔۔

"چوری کرنے آئی ہوں"۔۔ وہ تڑخ کر بولی۔۔

"مجھے تو چرا لیا اب کیا باقی رہتا ہے"۔۔ مان خود سے ہی بولا تھا۔۔

"یار میرا جھکا نہیں مل رہا ہے۔۔ سب جگہ ڈھونڈ چکی ہوں بس یہ لالچ ہی رہ گیا ہے۔۔" وہ ابھی سارے کشنزاٹھا کر چیک کر رہی تھی کہ شاید کہیں سے برآمد ہو جائے۔۔ مگر وہ جھکا کیسے ملتا!۔۔

www.kitabnagri.com

پریشہ کی نظر پڑنے سے پہلے ہی ارمان کی ٹیبل کے سائیڈ میں نیچے پڑے جھمکے پر پڑی پھر اس نے پریشہ کے دوسرے کان کی طرف دیکھا تو وہ سیم وہی جھمکا تھا۔۔ ارمان نے جھک کر اپنی مٹھی میں دبایا اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

"اگر نہیں ملانا تو مہمابہت سنائیں گی۔۔ یہ میرا جھمکا تھا اور ایک مہم کے ڈریس کی بھی میچنگ کا تھا۔۔" پریشہ پریشانی سے گویا ہوئی۔۔ ارمان نے اسے جھمکے کی خبر ہی نہیں ہونے دی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"بہت قیمتی تھا؟؟؟"۔۔ ارمان نے اسکی آنکھوں دیکھ کر پوچھا۔۔

"ہاں بہت۔۔ مجھے بہت پسند تھا۔۔ بلکل ان کنگنوں کی طرح۔۔" کنگن کاسن کر ارمان کی مسکراہٹ مزید پھیل گئی۔ اور پریشہ نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی۔۔ پریشہ نے بے دھیانی میں ہی اب دوبارہ زکر کر دیا تھا اور نہ ارمان کے ڈر سے تو اس نے یہ بلکل نہیں اتارے تھے۔۔ اسکا کیا بھروسہ واقعی ہاتھ توڑ دے تو۔۔

"اچھا میں دعا کرتا ہوں مل جائے۔۔"

"کیا مل جائے؟؟۔۔"

"وہی تمھاری چاہ!۔۔ اور اس وقت جو ایک جھمکا ہے۔۔" وہ ہنسا تھا۔۔ اور پریشہ کو غصہ آیا تھا مگر وہ خود پر قابو کرے کھڑی اب رات میں بلکل جھگڑنے کا موڈ نہیں تھا۔

"میں نے دعا کری ہے اب تم میرے لیے بھی دعا کرو۔۔ تمھاری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔۔" ارمان کو پتا نہیں کیا یاد آیا تھا۔۔

"کیا دعا مانگو انا چاہتے ہو؟؟۔۔ بابا حاضر ہے جلدی بولو۔۔" پریشہ لیٹینگ کرنے لگی تھی۔۔ اب وہ اپنے جھمکے کے کھونے کا درد بھی بھول گئی تھی۔۔ اپنے لندن ریٹرنز سے بات کرتے وقت یہی ہوتا تھا سب بھول بیٹھتی تھی کہ دنیا میں کوئی اور بھی ہے۔

"بس یہ کہ جو میری چاہ ہے اب وہ میرے نصیب میں ہو جائے۔۔ خدا اب بس کن کر دے۔۔ کیونکہ میں اس معجزے کا منتظر ہوں۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ کو اسکی کچھ سمجھ نہیں آئی تھی ناہی اس نے اسکی وہ چاہ پوچھنے میں دلچسپی لی کیونکہ اسے لگا تھا کہ وہ یقیناً کسی بزنس کے لئے کام کی دعا کروا رہا ہے۔۔

مگر مان کو بھی کیا سوچھی تھی جو اپنے لیے فوراً دعایا د آگئی۔۔ اسکی چاہ تو حیات تھی۔

"اچھا۔۔ اللہ تعالیٰ اس غریب کی دعا قبول کر لیں۔۔ اب یہ میری بھی دعا ہے کہ یہ جو چاہتا ہے وہی ہو۔۔" پریشہ کی نادان سی دعا ارمان کو بھاگئی۔۔

"اور میرا جھمکا بھی مجھے مل جائے۔۔" پریشہ نے دعا میں مزید اضافہ کر ا۔۔  
"یار میری جھمکے والی دعا تو قبول ہو نہیں رہی تمھاری کیسے ہو گی؟۔۔" پریشہ نادانی سے بولی۔۔

"ہو جائے گی۔۔ کبھی دعا کے قبول ہونے میں وقت لگتا ہے۔۔ مجھے یقین ہے تم نے میرے لیے دعا مانگی ہے نا اب اسے ضرور اللہ قبول کرے گا۔۔ اور تمھاری دعا بھی قبول ہو جائے گی۔۔ اللہ کبھی دیر سے بھی نوازتا کہ اور یہ بات تم خود بھی کہتی ہو تو اب صبر کرو کیا معلوم کسی کو وہ جھمکا مل جائے پھر وہ تمھیں لوٹا دے۔۔" ارمان نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔ اسکے لہجے میں ٹھنڈک تھی۔ ورنہ اس سے تو وہ دو طریقے سے بات کرتا تھا اکڑ کر اور دوسرا ڈانٹ ڈپٹ غصہ کر کے۔۔

"ہنہ۔۔ ان شاء اللہ۔۔ میری دعا قبول ہو گی۔۔" وہ کہہ کر کمرے میں چلی گئی تھی۔۔ جھمکا مزید ڈھونڈنا بے کار تھا کیونکہ سب جگہ دیکھ چکی تھی اور وہ کہیں نہیں تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے اپنی مٹھی کھولی اور جھمکے کو واپس مٹھی میں بھینچ لیا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ لانچ سے باہر کو نکل گیا۔

"تم کچن میں کیا کر رہے ہو؟؟" ارمان نے کمرے میں جانے سے پہلے کچن کا رخ کرا تھا اور اسے اچانک وہاں پا کر کچھ حیران ہوا تھا۔

"تمہاری بھابھی عرف زری کو اس وقت جو س پیٹا ہے تو بس وہی بنانے آیا ہوں"۔۔ حارث نے فریج کا دروازہ لات سے بند کر۔۔

"تم بتاؤ ابھی تک سوئے نہیں؟" حارث نے اچھنبے سے پوچھا۔

"نہیں دعا خاص کروا رہا تھا۔۔ اب تو تم دیکھنا مجھے حیات لازمی ملے گی۔۔" وہ بہت مطمئن تھا۔ مگر آگے وقت کے پلہڑے کا کسے معلوم کہ کب وہ خوشی کو سوگ میں بدل دے کہ کب خوشیاں ہی اجاڑ دے کہ کب ایک ہستے جیتے جاگتے انسان کو ہی مار دے۔۔

آج اسے بہت سکون مل گیا تھا۔۔ جیسے دل میں جو طوفان تھا وہ تھم گیا تھا۔۔

"میں سب سمجھ گیا۔۔ میرے بھائی تم فکرنا کرو ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔۔ بے شک باقی گدھوں کو کچھ نہیں معلوم مگر پھر بھی سب تمہارے ساتھ ہی ہیں۔۔"

اور تو نے یقیناً میسنی سے بھی دعا کروائی ہے۔۔ آخری بات کہتے ہوئے حارث خود ہنسا تھا۔

"ہاں۔۔ اللہ اسکی دعا قبول کرتا ہے۔۔ میں نے سوچا اپنی دعا ہی کرالوں۔۔"



## Posted on Kitab Nagri

"اور میسنی کتنی معصوم ہے خود کو تمہرا ہونے کی دعا مانگ گئی۔۔ ہاہا۔۔ معصوم نہیں۔۔ ایسے تو معصوم لوگوں کی تذلیل ہوگی۔۔" حارث اپنے استعمال کرے لفظ کو ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔۔

"وہ معصوم ہے تو رہنے دے۔۔ نکل یہاں سے۔۔" ارمان نے اسے کچن سے رخصت کرا تھا۔۔ اس کے نزدیک پریشہ معصوم ہی تھی چاہے ساتھ ہی کتنی بھی پٹاخہ ہو!!

ولیمے کو ایک دن ہو گیا تھا اب دوسرا دن لگ چکا تھا۔۔ اگلی صبح ہی سب گھروں کو روانہ ہو گئے تھے۔۔

اب پریشہ کا دوسرا سیمسٹر شروع ہوتا تو وہ فارغ تھی۔۔ البتہ ملاہم، مشک اور شامیر یونی گئے ہوئے تھے۔۔ ملاہم کلاس سے فری ہو کر شامیر کے ساتھ پروجیکٹ پر ہی لگی تھی۔۔ یہ یونی والا پروجیکٹ تھا۔۔

مشک بھی ان دونوں کے پاس آگئی اور موبائل میں خبریں پڑھ رہی تھی۔۔

"دیر سے گھر آنے پر بیوی نے شوہر کو بیلن سے مارا"

"ہیں!"۔۔ ملاہم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں اس میں ایسا لکھا ہے اپنے پاس سے تھوڑی بول رہی ہوں۔۔ بڑی بہادر بیوی ہے!۔۔ میں تو اسے ایک آسکر دوں یہی ان شوہروں کی سزا ہونی چاہیے۔۔" مشک اسکو داد دیتی بولی۔۔ وہاں بیٹھے سب اسٹوڈنٹس بھی ساتھ ہی ہنس پڑے۔۔

"بیوی نے شوہر کو چھت سے دھکا دینے کی دھمکی دی۔۔" مشک نے ایک اور خبر پڑھی۔۔ ایک تو وہ اتنی زور زور سے پڑھ رہی تھی کہ سب کی توجہ اسی پر تھی۔۔ وہاں باقی اسٹوڈنٹس بھی پروجیکٹ ورکنگ کر رہے تھے لیکن اس وقت اس روم میں شغل میلا لگا تھا۔۔

"کیا ساری ایسی جلا دیویوں کی خبریں ہیں؟۔۔" شامیر نے پروجیکٹ سے منہ باہر نکال کر اپنے مخصوص انداز میں آنکھیں چھوٹی کر کے کہا۔۔

"ہاں تو۔۔ اور تمھاری والی سوچو منہا!!۔۔ کیا حشر کرا کرے گی۔۔" مشک اسکو ڈرانے لگی۔۔

www.kitabnagri.com

"اوہ جعلی ڈاکٹر ہر کوئی تمھارے جیسا نہیں۔۔ میری منہا بہت شریف ہے۔۔"

شامیر کے شریف کہنے پر مشک کا ہنسی فوارے کی طرح چھوٹا۔۔

"میری منہا؟؟؟"۔۔ ملاہم نے لفظ دہرائے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تو میری ہی ہے۔۔ کوئی اپنی بنانے کا سوچے تو اگلے دن اسکی قبر میں ہڈیاں ملیں گی۔" شامیر واپس پروجیکٹ کے اندر منہ دے چکا تھا۔۔

"یار شامیر وہ دوسرے سیکشن والا اسد آج کل بہت ترنگے مار رہا ہے۔۔ زرا اسکو سیٹ کریں۔۔" شامیر کا کلاس فیلو اسامہ بولا۔۔ اسی کا دوست تھا۔

"ہاں نئے بچے کے اسٹوڈنٹس کو بہت پریشان کر رہا ہے۔۔ اور ہوشیا ریاں بہت مارنے لگا ہے۔۔" ردانے بھی مزید آگاہ کرا۔۔

"میں تو کہتی ہوں اس اسد کے بچے کی ویڈیو بنا کر فیس بک پر ڈال دیتے ہیں۔۔" ملاہم نے آئیڈیا دیا تھا اور شرارتی چمک اسکی آنکھوں میں رونما ہو گئی۔۔

www.kitabnagri.com

"واہ میری جان کیا آئیڈیا ہے۔۔ بس اس اسد میاں کا کچھ کرتے ہیں۔۔"

"واؤ اب مزا آئیگا۔۔" اسکی کلاس فیلو زیبا چہکتی ہوئی بولی۔

"بلکل زیبا جی۔۔" شامیر نے دانت دکھائے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اس وقت اسکا دماغ الگ ہی کچھ سوچ چکا تھا۔

"فولومی"۔۔ سب کو کہتا وہ باہر نکلا۔۔ وہ بیس پچیس اسٹوڈنٹس تھے۔

شامیر نے سب کو یونی کے ویران ایئر یا پر روکا اور خود بھاگ کر ایک دو ٹوٹی تاریں اور ضرورت کی چیزیں لے آیا۔

"ملاہم کیمرے ریڈی رکھنا۔۔" شامیر کے بس کہنے کی دیر تھی سب کے کیمرے آن ہونے کے لیے تڑپنے لگے۔

اسد کو اس نے اپنی ہوشیاری سے وہاں بلایا اور خود سائیڈ میں کھڑا تماشا دیکھنے لگا۔

"او تم سنگل پسلی تو نے شامیر کو کہیں دیکھا؟؟؟"۔۔ اسد نے نئے بیچ کے اسٹوڈنٹ سے کہا۔۔ اسے بھی شامیر نے وہاں کھڑا کیا تھا۔

"دیکھا ہے پر ابھی کہاں ہے یہ نہیں معلوم"۔۔ وہ دانت دکھاتا کھسیانا ہوا۔

"چل بے زیادہ باتیں نابنا اور نکل۔۔" اسد نے ایک لات مار کہ اسے بھگایا اور وہ ایک لڑکا بھی طرف چھپ کر تماشا دیکھنے لگا۔

شامیر نے اور بھی یونی کے اسٹوڈنٹس کو وہاں بلایا تھا۔

اس جگہ جس تھا اور ایک پنکھا لگا تھا جو بند تھا۔

اسد کو پنکھا چلانے کا خیال آیا تو وہ سوئچ بورڈ ڈھونڈتا وہاں گیا۔

## Posted on Kitab Nagri

بس اب سوچ آن کرنے کی کمی تھی۔۔ شامیر اپنی ہنسی بامشکل روکے کھڑا تھا وہ جانتا تھا اب آگے کیا ہونے والا ہے۔۔ پوری یونی ہی اسد سے بے زار تھی۔

"ایک دو تین۔۔" مشک دل میں گنتی گن رہی تھی۔

اسد نے جیسے ہی سوچ پر ہاتھ رکھا ایک تار اس پر آکر گرجا وہ اسے لگا کوئی سانپ گراہو اور وہ چیخنے لگا "سانپ سانپ۔۔" اور اگلے لمحے جب اس نے سوچ آن کرنا چاہا۔۔

"زننن زننن۔" اسد جو بجلی کے جھٹکے لگے تھے۔۔

جب اسٹوڈنٹس نے دیکھا کہ کرنٹ ہے تو لکڑی کے ڈنڈے لے کر بھاگے اور اسے مار مار کر کرنٹ سے جان بچائی۔۔ وہ کرنٹ تو زیادہ والٹ کا نہیں تھا مگر جان بچانے کے نام پر سب نے اسد کو خوب دھویا تھا خاص کر کے نیونچ کے اسٹوڈنٹس نے جو اس سے شدید پریشان تھے۔

شامیر نے اپنی کاریگری سے کرنٹ کا فلو کم کر دیا تھا۔۔ آخر ایک انجینئر بن رہا تھا اور یہ سب اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ شامیر مشک اور ملاہم کا ہنس ہنس کے برا حال تھا۔۔

وہ سارے بیس پچیس سائیڈوں سے باہر نکل کر آئے۔۔ اور اسد کو سب سمجھ آ گیا۔۔

باقی اسٹوڈنٹس انکو نا سمجھی سے دیکھ رہے تھے مگر پھر بعد میں خود بھی ہنستے چلے گئے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

شامیر گھٹنوں کے بل اسد کے سامنے بیٹھا۔۔

"اوسانپ سانپ"۔۔ قہقہہ مار کر اس نے اسکی تھوڑی ہاتھ سے اوپر کری۔۔

"یہ میرا علاقہ ہے۔۔ یہاں سیانہ پن میں بالکل برداشت نہیں کر سکتا۔۔ میرے لوگوں کو کوئی پریشان کرے اور شامیر خاموش بیٹھا رہے بہت غلط بات ہے"۔۔ جب کہ شامیر خود یہ حرکتیں کرتا تھا مگر حد میں رہ کر کہ کسی کو برا نا لگے نا کی کوئی ہرٹ ہو۔۔ الٹا اسکی حرکتوں سے سب محفوظ ہوتے تھے۔۔

اسد کے تو پرینچے اڑ گئے تھے۔۔ سارے اسٹوڈنٹس کے سامنے شامیر نے سہی عزت کا جنازہ نکالا تھا۔۔

اب شامیر جب گیم کھیلتا تو پھر ایسے ہی کھیلتا تھا۔۔ چھوٹے گیم کھیلنے میں اسے مزا کہاں آتا تھا۔۔

Kitab Nagri

"لوپانچ منٹ میں بارہ شمیرز ہو گئے۔۔" زبیا نے شامیر کے سامنے ہنستے ہوئے فیس بوک کی پروفائل دکھائی۔۔ یہ الگ اکاؤنٹ تھا جو شامیر نے بنایا تھا۔۔ اور یہاں وہ لوگ ایسے ہی یونی کی ویڈیوز ڈالا کرتے تھے۔

"یہ تو ہو گا۔۔" شامیر اسد کا کندھا تھپ تھپا کر اٹھ گیا۔۔ اتنے تماشے کے بعد اسد میں کچھ کہنے کی ہمت نہیں بچی تھی۔ وہ بالکل نڈھال ہڑا تھا۔ بے چارہ وہ تھر سٹی سے بھی کمپلین نہیں کر سکتا تھا۔۔ سارے اسٹوڈنٹس اسد کے خلاف گواہی دینے کے لیے تیار تھے پھر آفندی کی Comsats کو فنڈینگ بھی ایک اہم مدعا تھی۔۔ اور سب جانتے تھے کہ شامیر آفندی ہے۔۔ اور کوئی اسکا کچھ اکھاڑ بگاڑ نہیں سکتا تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"ڈونٹ پلے وتھ مائے پیپل!!" شامیر انگلی اٹھائے بولا اور دل جلی مسکراہٹ سے آنکھ مارکار مڑ گیا اور آہستہ آہستہ سب اپنے دانتوں کی نمائش کر کے وہاں سے کھسک لیے۔۔

پریشہ صبح گیارہ بجے سو کر جاگی تھی تو اسلہ بیگم اسکے کمرے میں آگئیں وہ منہ میں تو تھ برش لیے بیٹھی تھی۔۔ آج اسلہ کے انداز میں بالکل سختی نہیں تھی۔ وہ تھوڑی پریشان سی بھی دکھ رہی تھیں۔۔

"اسلام وعلیم۔۔ گڈ مارنگ۔۔" پریشہ نے منہ میں برش سمیت ہی انکو تنگ کرنے کے لیے گلے لگایا تھا مگر اسلہ نے اسے خود میں بھینچ لیا تھا اور پریشہ کی حیرت سے آنکھیں باہر آگئیں۔۔ یہ انھونی کیسے ہو گئی تھی۔۔

"جاؤ کلی کر کے آؤ۔۔" اسلہ نے سنجیدگی سے کہا تو وہ لپک کر وائٹروم گئی۔

"کیا ہوا۔۔؟؟ نہیں نہیں ہوا کیا؟؟۔۔" پریشہ کے چٹکے ختم نہیں ہو رہے تھے۔۔ مگر اسے تھوڑی پتا تھا کہ کچھ دیر میں قسمت کیا رنگ دکھائے گی کہ اسکا ہر چیز سے دل بے زار اور اٹھ جائے گا۔۔

www.kitabnagri.com

"بیٹا تمھارے بابا جو کہیں مان لینا۔۔" پریشہ کے سمجھ کچھ نہیں آیا اور وہ نا سمجھی سے ہی انکو دیکھ رہی تھی کہ اتنے میں زوار صاحب بھی کمرے میں آگئے۔۔ پریشہ بھاگ کر انکے گلے لگ گئی اور انکے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی جب کہ اسلہ بیڈ پر ہی موجود تھیں۔۔

چند باتوں کے بعد زوار صاحب مدعے کی بات پر آئے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"بیٹا اس شادی میں آپکے بہت پرپوزل رشتے آئے ہیں۔۔" پریشہ انکے کندھے سے ہی سرٹکا کر بیٹھی تھی۔۔ اور وہ وہ انھیں تیرھی کرے اپنے بابا کے تاثرات کا اندازہ لگا رہی تھی جو بہت سنجیدہ تھے۔۔  
اسے دال لگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"ایک جگہ آپکے رشتے کے لیے میں ہاں کر چکا ہوں۔۔ فیملی سے بھی مطمئن ہوں۔۔" وہ آہستہ آہستہ اس پر برب پھاڑ رہے تھے۔۔ وہ تو یہ سب سننے کے بعد ہوش میں نہیں تھی۔۔ انکو روک سکتی تھی کہ تھوڑا وقت لے لیں مگر الفاظ منہ سے نکلنے کے لیے انکاری تھے۔۔

اس نے ہی کہا تھا جہاں آپ رشتہ کریں گے میں بھی راضی ہو گئی۔۔ مگر یہ محبت کا پودا بیج میں کھل اٹھا اور اس نے سارا کھیل بگاڑ دیا۔۔

اب وہ اپنی زبان سے پیچھے ہٹنے میں براہیل کر رہی تھی۔۔ بابا کا دل توڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔ اور پھر ارمان نے بھی تو اسے اپنے جذبات سے آگاہ نہیں کرا تھا تو وہ کیسے کوئی خود کے لیے قدم اٹھاتی۔۔

وہ شادی نہیں کرنا چاہتی کسی اور سے۔۔ ارمان کی دلہن بننے کے لیے تو وہ ہر وقت تیار تھی۔۔

جذبات ختم ہو گئے تھے۔۔ دل ایسا ٹوٹا تھا جیسے کسی نے نیزے سے کئی بار وار کرے ہوں۔۔ مگر کچھ الفاظ نیزے سے بھی تیز کام کرتے ہیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

بابا۔۔۔ "حیات زیر لب بڑ برائی مگر کچھ بول نہ سکی۔ وہ اب بھی زوار صاحب کے کندھے پر سر ٹکائے بیٹھی تھی اور وہ پیار سے اسکے بال کو ہاتھ سے سہلا رہے تھے اور اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے امیدوں پر پانی پھیر رہے ہیں۔

"میرے بچے میں رشتے سے منع نہیں کر سکا اور لڑکے میں کوئی برائی بھی نہیں تھی۔۔۔ کیا میرے اس فیصلے سے آپ خوش ہیں؟؟ مجھے خوشی ہوگی کہ میری بیٹی میرا مان رکھے گی۔۔۔" وہ ہنوز گردن جھکائے انکے سینے میں اپنا منہ چھپائے سن رہی تھی۔۔۔

بابا کا مان رکھتی تو اپنا مان کھودیتی۔۔۔

"جی بابا۔ جیسی آپ کی مرضی۔۔۔ میں خوش ہوں۔۔۔" حلق سے پھانس کو نگل کر پریشہ نے جس مشکل سے کہا تھا اس کا وہ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے تھے۔۔۔ اور پھر اس نے لمبی مسکراہٹ چہرے پر سجالی۔۔۔

www.kitabnagri.com

"میرا پیارا بچہ۔۔۔ مجھے اپنی بیٹی پر یقین تھا کہ وہ مجھے شرمندہ نہیں کرے گی۔۔۔۔۔ ہاں تو بیٹا پھر میں آپ کو فیملی کے بارے میں بھی بتاؤ۔۔۔" ٹرن ٹرن۔۔۔۔۔ زوار صاحب کے بولتے لب فون کال کی آواز پر رک گئے تھے۔

"ایک منٹ میں آیا۔۔۔" وہ حیات نور کو بیٹھے رہنے کا اشارہ کر کہ کمرے سے باہر نکل گئے۔

چند منٹ بعد وہ ہانپتے ہوئے اندر آئے تھے۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"بنگم ہمیں انصار کے ہاں جانا ہو گا۔۔۔" انھوں نے جلدی میں کہا۔۔

"کیوں؟" ارسلمہ نے حیرت سے پوچھا اچانک انکی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔ انصار صاحب انکے قریبی دوست تھے۔

"انصار کے بڑے بھائی راؤف کا انتقال ہو گیا ہے۔۔"

"کیا بابا؟" "حیات کا حیرت سے منہ کھلا تھا۔ ابھی پر سوان سب نے انکو ولیمے میں دیکھا تھا۔۔ راؤف سب سے ہنس کھل کر باتیں کر رہے تھے۔۔ پریشہ حیات کی بھی ایک دوبار ان سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔۔"

"بیٹرات کو ہارٹ اٹیک ہوا ہاسپٹل جاتے وقت ہی ایکسپائر ہو گئے۔۔" حیات ڈر سے انکے گلے لگ گئی تھی۔۔

"بیٹا آپ شام میں فاروق بھائی کے ہاں دعوت میں چلی جانا۔۔ میں شامیر کو بول دوں گا وہ آپکو لینے آجائے گا۔۔ ہم کو شاید دیر ہو جائے۔۔" وہ اسے ہدایت کرتے ہوئے بولے۔۔ فاروق صاحب نے فوراً حارث اور کی شادی کی دعوت رکھ لی تھی کیونکہ پھر وہ دونوں ترکی کے ٹریپ پر جا رہے تھے۔

"ہنہ۔۔" انکی بات پر اس نے سر جھکایا اور منال کا خیال رکھنے کا کہہ کر دونوں میاں بیوی باہر نکل گئے۔۔ جلدی جلدی کے چکر میں زوار صاحب اسے لڑکے اور اسکے خاندان کے بارے میں بتانا بھول ہی گئے تھے۔۔ راؤف کی موت پر انھیں بھی جھٹکا لگا۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ جو آنسوؤں کا گلا گھوٹے ہمت کرے انکے سامنے کھڑی تھی انکے جانے کے بعد روم لاک کر کے اور دروازے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

شاید اپنے دل کا مواد نکال رہی تھی۔۔ اگر ناروتی تو دل پھٹ جاتا۔

'اللہ۔۔۔' وہ اٹھ کر وضو کرنے چلی گئی۔۔

کمرے میں بالکل خاموشی تھی۔۔ اب بس کسی کی سسکیوں کی آواز اس خاموشی کو توڑنے لگی تھی۔۔

پریشہ سجدے میں سر جھکائے اپنا حال اللہ کو بیان کر رہی تھی۔۔ رب تو سب کے حال سے واقف ہوتا ہے مگر وہ اپنا درد بس اللہ سے ہی بانٹ سکتی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اللہ مجھ سے کوئی خطا ہوئی تو معاف کر دے۔۔ کوئی ایسی غلطی ایسا گناہ جو میری دعا کہ قبول ہونے میں رکاوٹ آڑے آرہا ہے تو اسے بھی معاف کر دے۔۔" وہ شکوہ کہاں کر رہی تھی۔۔

"میں تیری ہی بندی ہوں اور تیرے ہر فیصلے پر راضی ہوں۔ اگر ارمان میرا نصیب نہیں تو مجھے صبر دے۔۔ اسکو بھولنے کی ہمت دے دے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

اور جو میرا نصیب ہے اس کو بہتر کر دے۔۔۔ بے شک تو تو بہترین سے نوازتا ہے۔۔۔"

اور بے شک اللہ صابرین کے ساتھ ہے۔۔۔

رورو کر اسے صبر آنے لگا تھا۔۔۔

سکون تھوڑا اس لیے بھی تھا کہ ان دونوں نے ایک دوسرے سے اعتراف محبت نہیں کر رکھا تھا۔۔۔ اگر ایسا ہوتا تو بہت برا ہونا تھا۔۔۔ پھر شاید پریشہ کو صبر نا آتا۔

"میں تیری ناشکری نہیں ہونا چاہتی۔۔۔ مجھے یقین ہے اس فیصلے میں بھی تیری ہی کوئی مصلحت ہوگی اور میرے لیے بھلائی۔۔۔"

تو نے ہی محبت کرائی بس اسکا محبت کا پاس رکھ لے۔۔۔ اب اسکو بھی کوئی اچھی مل جائے۔۔۔

شاید میں اسکے قابل ہی نہیں۔ کہاں ارمان آفندی اور کہاں حیات!۔۔۔ "سسکیاں کم نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔"

ایک گہری سانس لے کر وہ سجدے سے اٹھی اور پھر دوبار سجدے میں گر گئی۔

www.kitabnagri.com

"اللہ آپ اسکو بالکل جلا دجیسی بیوی دینا۔۔۔ وہ مجھے بہت ڈانٹتا ہے اسکو بھی پتا چلے بیوی نام کی چیز کیا ہوتی ہے۔۔۔" شاید وہ خود کو بہلا رہی تھی۔

لبے سجدے میں رب سے صبر شکر کرنے کے بعد وہ سکون میں آگئی تھی۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

اسکے درد پر یہ سجدے ہی مرحم رکھ سکتے تھے۔۔

وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھی جو رو کر ہمدردیاں سمیٹتے ہیں۔۔ وہ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا کرتی تھی۔۔

اس نے یہ معاملہ بھی اللہ کے آگے رکھا تھا مگر جو اللہ جو منظور۔۔

وہ فیصلے کو مانتی نہیں تھی وہ راضی ہوتی تھی۔۔

اور ان دونوں چیزوں میں بہت فرق ہے۔۔

"فیصلے کو ماننا مطلب کسی کے حکم کی تعمیل کرنا چاہے اس میں آپکی خوشی ہو یا نا ہو۔۔ مگر راضی ہونا اس فیصلے سے خوش ہونا ہے۔۔"

اسے گلے شکوے کرنے نہیں آتے تھے۔۔ اسکے بڑوں نے ہمیشہ اسے شکر کرنا سیکھایا تھا جبھی تو آج وہ کامیابی کے اس مقام پر پہنچی تھی جہاں لوگ سالوں محنت کرتے ہیں اور اس نے صرف ایک دو سال میں ہی اپنا نام بنالیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"دنیا اسے ایک کامیاب ولا گر کے نام سے جانتی تھی۔"

تھوڑا سنبھلنے کے بعد وہ اٹھ کر بیڈ پر آ کے بیٹھ گئی اور اپنا دوپٹہ سر سے تھوڑا ڈھیلا کر لیا۔۔

اب یہ خوشخبری یا بری خبر باقیوں کو بھی تو دینی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اسکے دل کو بھی بتائے بغیر چین نہیں آ رہا تھا۔

زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ تھا اور دوستوں کو نا بتاتی ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔

لیکن اگر ارمان سے شادی کا ہوتا تو اسکے چہرے پر الگ ہی چمک ہونی تھی۔

اس نے گروپ میں ویڈیو کال ملائی اور چند لمحوں میں وہ سارے اسکرین پر نظر آنے لگے۔

"دوپہر کے دو بج رہے ہیں اور تم اب اٹھی ہو۔" مشک حیرت سے بولی۔

"نہیں کافی دیر ہو گئی ہے۔ مگر ابھی کچھ بتانا تھا۔" وہ سنجیدہ تھی اور ان سب کو اسکی سنجیدگی کچھ ہضم نہیں ہوئی

تھی۔ ارمان بنا پلک چھپکے اسکے تاثرات بھانپ رہا تھا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ پریشہ پریشان ہے۔

Kitab Nagri

"بابا نے میرا رشتہ طے کر دیا ہے۔" بولتے وقت وہ اسکرین سے نظریں چراگئی تھیں۔ وہ سب اسے ہی دیکھ رہے تھے

چند پل ایسے ہی خاموش گزرے جیسے جسی کہ کچھ سمجھ ہی نا آیا ہو اور گویا مانوں ارمان کو تو موت سی آنے لگی تھی۔

"تتم نے بھی ہاں کر دی؟" سعدی کا انداز سوالیہ تھا۔ چہرے پر حیرانگی شقن تھی۔

"تو کیا منع کر دیتی۔ انکی اچھی بیٹی ہوں اور ہر فیصلہ ہر راضی ہوں۔ انکا حق ہے مجھ پر۔"

## Posted on Kitab Nagri

شایان سعدی شامیر اور سب ہی کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔ سب کو اندازہ تھا کہ ارمان اور پریشہ ایک دوسرے کے لیے جذبات رکھتے ہیں۔۔ اب اپنے دوستوں کی حالت سے ناواقف تو نہیں رہ سکتے تھے۔۔

"مبارک ہو۔۔" مشک خاموشی کو توڑا تھا۔۔

"چلو بھی اب تو تمہارے ہونے والے شوہر کی خیر نہیں میں بے چین ہوں کہ اس ہستی سے مل لوں جو تمہیں برداشت کرے گا۔" شامیر نے ایمو شنل ہونے سے خود کو روکا تھا ارمان پر ترس آ رہا تھا اور سیریس وہ رہ نہیں سکتا تھا۔۔

اسکی بات پر سب کا موڈ با حال ہوا تھا۔۔ سارے ہوش کی دنیا میں واپس آئے۔۔ ارمان پر تو آسمان پھٹ پڑا تھا جہاں سب اسے مبارک باد اور چھیڑ رہے تھے وہ ہنوز خود پر قابو کرے مٹھیان بھینچے بیٹھا تھا۔۔ غصے سے اسکے ہاتھ کی رگیں تن چکی تھیں۔

اسے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ پریشہ کسی اور کی ہو۔۔ کسی اور کے ساتھ پریشہ کا نام جوڑنا یہ سن کر ہی سختی طاری ہونے لگی تھی۔۔

اس نے تو اب سب ٹھیک کرنے کا سوچا تھا مگر یہاں تو کھیل کا پاسا ہی پلٹ گیا تھا۔۔ پریشہ کا رشتہ ہونا خطرے کی بات تھی۔۔ اب وہ کس کے لیے دنیا سے لڑتا جو خود کسی اور کی ہونے کو تھی۔۔

دونوں کے دلوں پر چھریاں چل رہی تھیں۔

## Posted on Kitab Nagri

"تم خوش ہو؟۔۔" ارمان غصہ پہ قابو کر کے نرمی سے پوچھا اور پریشہ ایک پل کو بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔

"ہاں۔۔" ہمت کر کے بول ہی دیا تھا۔۔ وہ راضی تھی مطلب خوش تھی یاد دل مرچکا تھا۔۔ لیکن دل اندر ہی ایک جنگ بھی لڑ رہا تھا۔

اسکا اب بس ہر چیز سے دل اٹھ چکا تھا۔۔

ارمان کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔ کاش پریشہ کہہ دیتی کہ وہ خوش نہیں ہے۔۔ باخدا وہ پوری دنیا کے سامنے اسکے لیے کھڑا ہو جاتا۔۔

"سلام ہے بھائی اس مرد پہ جس نے تمہارے لیے رشتہ بھجوا دیا کہیں اندھا تو نہیں ہے نا۔۔" شایان نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر سب ہنسنے لگے۔۔

www.kitabnagri.com

مگر پریشہ اور ارمان اسکرین سے خاموش بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔

"یار مجھ سے دیر ہو گئی ورنہ پریشہ میں ماموں سے تمہارے لیے بات کرتا۔۔" شایان نے کہا تو پریشہ آسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"میرے لیے کیوں؟؟"

"ارے بھی اپنے لیا تمہارا رشتہ مانگتا۔۔ مگر چھوڑو اللہ کی بہتری ہی ہوگی۔۔" شایان مذاق کر رہا تھا اور سب ہی جانتے تھے مگر ملاہم کو اسکا مذاق زرا پسند نہیں آیا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں تم کسی اور کو ڈھونڈ لو دنیا میں لڑکیاں کیا کم پڑ گئی ہیں۔۔ وہ ہمارے برابر والی نشاء بھی بہت اچھی ہے۔۔"

"واہ تمہاری جیسی کزن ہو تو کیا ہی بات ہو۔۔" شایان نے بولتے ہوئے گھور کے ملاہم کو دیکھا تو ملاہم نے جل کر نظریں گھوما لیں۔۔

ارمان نے پریشہ کی آنکھوں کی سرخی بھانپ لی تھیں کہ وہ بہت روئی ہے مگر کیوں جھوٹ بول رہی ہے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔ دونوں ہی بہت الجھے ہوئے تھے۔۔

پریشہ خود الجھن کا شکار تھی۔ رشتے پر راضا مند تھی مگر ارمان کو بھولنے کا غم بھی تھا جو کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر مزید بات کر کے سب نے فون رکھ دیے تھے۔۔

"یہ کیا ہو گیا۔۔ میں نے کیا سوچا تھا کہ سب سے بات کرونگا اور معاملے کو سنبھال لونگا مگر یہ کیا۔۔

یا اللہ کیوں۔۔ کیوں میرے ساتھ۔۔ اتنا برا ہوں؟؟

یا اسکے قابل نہیں۔۔ میری محبت کیا کم ہے اسکے لیے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"اللہ مجھے عشق ہے اس سے۔۔ عشق۔۔ یا اللہ اس نے مجھے تجھ پہ بھروسہ کرنا سکھایا اور میں نے تیری ذات سے عشق کرنا سیکھا۔۔"

ارمان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب تہس نہس کر دیتا۔۔

زور زور سے وہ پنچینگ بیگ پر مکے مار رہا تھا۔۔

انکھیں غم بے بسی غصہ کے آڑوں سرخ ہو چکی تھیں۔۔

شرٹ پسینے میں مکمل بھیگی تھی کہ کوئی نچوڑ لے۔۔ بازوں کی مچھلیاں پھر پھڑا کر باہر آنے کو تھیں۔۔ بڑھتی تیز سانسوں سینا مزید چوڑا ہو گیا تھا۔۔ وہ بلاشبہ بہت پیارا اور خوبصورت بندا تھا۔۔ اور غصہ میں اسکی پرسنالٹی مزید حسن سے ابھر جایا کرتی تھی۔۔

اگر کوئی انسان اسکے سامنے ہوتا تو یہ اسکی جان لے لیتا۔۔

"سکون۔۔ مجھے سکون دے دے میرے رب۔۔ مجھے بھی شکر ادا کرنے کا موقع دے۔۔ میں شکر کرتا ہوں کہ مجھے پریشہ سے محبت ہوئی اب شکر کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی طرح وہ میری ہو جائے۔۔" غم کے مارے وہ جو کہہ رہا تھا اسے خود کو بھی اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔۔ اسکی زبان بول رہی تھی مگر دل خاموش تھا۔

پنچینگ بیگ کو پٹخ کر وہ روم میں آیا اور وضو کر کے قرآن کھول کر بیٹھ گیا۔۔

سورہ الم نشرح اس نے کھولی تھی۔۔ اسکی تلاوت کے بعد اسکے ترجمے پر آیا۔۔ اسے اسکا ترجمہ حفظ تھا آنکھیں موند کر وہ پڑھنے لگا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ نہیں کھول دیا۔"

اور ہم نے تم پر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔

جس نے تمہاری کمر جھکا دی تھی۔

اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کیا۔

سو بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔

بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

سو جب تم فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو۔"



"بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔"

www.kitabnagri.com

اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اللہ نے یہ آیات اسکے لیے ہی اتاری ہیں جو اسے صبر دے رہی ہیں۔ اسے حوصلہ دے رہی ہیں۔

"اور تم اللہ کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"الحمد للہ۔۔" ارمان یاد کریں تمام آیات کا ترجمہ پڑھ رہا تھا۔۔ وہ اسے سکون دے رہی تھیں۔۔

رب کے ذکر میں بہت سکون ہے۔۔ مگر آج کے مسلمان نے اسے بس شفا کا مقصد سمجھ لیا ہے اسکے احکام کی تعمیل کرنا اور اس میں لکھی تحریروں پر غور کرنے کی تو اب کسی کو توفیق ہی نہیں ہوتی۔۔ اگر گھر میں کوئی بیمار پڑے گا تو لوگ قرآن کی چند آیتوں کو پڑھ کے دم کر دیتے ہیں۔۔ لیکن روز قرآن کو کھول کر نہیں پڑھ سکتے قرآن کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر سکتے۔۔ یہ جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ قرآن میں اللہ کیا کہہ رہا ہے۔۔ اگر ہم پہ کوئی آزمائش آئی ہے تو اسکے پیچھے سبب جاننے کی وجہ معلوم نہیں کرتے بلکہ رور کر سینا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں۔۔

اور جب اللہ آزمائش سے یا مصیبت سے باہر نکال دیتا ہے تو جس کام کے لیے اسے پکارا تھا بھول جاتے ہیں۔۔ اللہ کے نزدیک انسان کا ناشکر اپن نہایت ناپسندیدہ عمل ہے۔

ریت کے انسان کے پیچھے بھاگنا ایک لے و قونی کی بات ہے۔۔ اور اس کے لیے دنیا کو خود پر ختم کر دینا یہ مزید احقانہ حرکت ہے۔۔ اس لیے ارمان اسے پکار رہا تھا جو انسان کی نیت دیکھ کر نوازتا ہے۔۔

اور ارمان کے دل میں پریشہ کے لیے عزت، محبت، مان، احترام اور اسے اپنی محرم بنانے کی تمنا تھی۔

پریشہ کے اس دن کے کہنے کے بعد سے ارمان نے قرآن کی تلاوت کا معمول بنالیا تھا جس دن اس نے اسے ٹریل پر اللہ پر بھروسہ کرنا سکھایا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

قرآن پڑھنے کے بعد وہ بہت ہلکا محسوس کر رہا تھا اور سیدھا سب کے پاس باہر لانچ میں آیا جہاں سب موجود تھے۔  
شامیر اور شانزادہ موبائل میں سر جوڑے بیٹھے تھے۔۔ فاروق صاحب گھر میں دعوت کی وجہ سے اس وقت موجود تھے۔۔

"آئیے شہزادے صاحب۔۔ شکر خوش آیا کہ گھر میں دوسرے بھی رہتے ہیں۔۔" فاروق صاحب کا طنز سن کر وہ انھی کے پاس صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔ جب سے شانزادہ کے رشتے کی بات سنی تھی تب سے یہ گھر میں کم ہی رہتا تھا۔۔

"بابا پریشہ کا رشتہ ہو گیا ہے۔۔" ارمان نے انکو فوراً بتا دیا۔۔ فاروق صاحب اسی کی حالت دیکھ رہے تھے جو ٹوٹے مجنوں کی طرح ہو چکی تھی۔

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

"ممی آپکو پتا ہے ماموں نے پریشہ کا رشتہ کر دیا۔" مشک نے فاطمہ کو بتایا۔۔ وہ سب کھانا کھا کر ہی فارغ ہوئے تھے۔۔ حارث زری کو مسلسل پریشان کر رہا تھا تو چڑ کر فاطمہ کے پاس ہی آگئی تھی۔۔

"اچھا تو زوار نے اسے بتا دیا۔۔" فاطمہ کے چہرے ہر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

مشک اپنی اماں کے تاثر کو بھانپ رہی تھی۔۔ مشک زیادہ خوش نہیں تھی۔۔ وہ ارمان کے ساتھ ہی ہریشہ کو دیکھنا چاہتی تھی۔

"تو آپ کو معلوم تھا۔۔ اچھا ماموں نے ویسے والے دن بتایا ہو گا۔" حارث نے جو سمجھا وہی اندازہ لگا کر بولا۔۔

"اچھا۔۔ اسکا رشتہ ہوا ہے یہ خوشی کی بات ہے تم کیوں بھڑک رہے ہو۔۔" فاروق نے اسکی حالت کا اندازہ لگایا تھا۔۔  
"ڈیڈ شئی از ناٹ پیپی۔۔ میں نے اسکے چہرے پر درد دیکھا ہے۔۔ میں چاچو سے بات کرونگا کیسے وہ ایسا کر سکتے۔۔" وہ یک دم بھڑک اٹھا تھا انسان کب تک برداشت کرتا ہے آخر میں تو زبان کھل ہی جاتی ہے۔۔ اب بمب میں لگی چنگاری پھٹی تھی جسکا دور دور تک اثر ہوتا۔۔

ارمان کے اس تڑکتے رویے پر رابعہ سن ہو گئیں تھیں۔۔ ارمان کو انھوں نے کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا۔۔

اور شامیر اور شانزادہ بھی اسکی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔ وہ گھر میں زیادہ نہیں بولتا تھا نا ہی ایسے کبھی چیخ و پکار کرتا تھا۔۔ اور گھر میں غصہ تو وہ آج تک نہیں ہوا تھا۔۔

وہ دوسروں سے الگ تھا ٹھنڈا اور گرم دونوں مزاج اسکی طبیعت کا حصہ تھے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"دماغ چل گیا ہے تمہارا۔ اگر وہ خوش ناہوتی تو رشتہ کی حامی کیسے بھرلی۔۔" فاروق صاحب بھی درست تھے۔۔

"پتا نہیں کیوں!۔۔ بنا سوچے سمجھے کس سے رشتہ کر دیا ہے۔۔" وہ ہاتھ پر ہاتھ مارے بولا۔۔ پریشہ نے بتایا تھا کہ ابھی اسے نام نہیں معلوم بابا بتانے سے پہلے ہی انصار کے ہاں چلے گئے تھے۔۔ فاروق صاحب بھی ابھی وہیں سے آئے تھے۔۔ وہ بھی وہاں تھے۔۔ زوار کی انصار سے زیادہ دوستی تھی اسلیے وہاں ٹھرے تھے باقی دوسرے وہ لوگ قبرستان سے واپس آکر گھر آگئے تھے اور فاروق کے ہاں دعوت تھی تو یہ اور جلدی آئے تھے۔

"بیٹی کا باپ ہے وہ سوچ سمجھ کر ہی رشتہ کر رہے۔۔"

"بابا میں قسم سے اس پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا اگر اسکی وہاں شادی ہوئی۔۔ اور میری کسی نے زبردستی کسی اور سے کرائی۔۔ محبت کرتا ہوں اس سے میں۔۔ عشق ہو گیا ہے آپکے بیٹے کو عشق۔۔ اگر کوئی بھی رکاوٹ بنے گا تو اسے میں بخشوں گا نہیں۔۔"

"وہ میری تھی میری ہے اور میری رہے گی۔۔"

اٹھا کر لے جاؤں گا اسے تو میں اور زبردستی نکاح پڑھ والوں گا۔۔ دیکھتا ہوں کون میرا کیا اکھاڑ لیتا ہے۔۔" غصے میں کہتے ہوئے اسکے ماتھے کی رگیں تن چکی تھیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

آج چیخ چیخ کر اس نے سب کو بتا دیا تھا کہ کس حد تک پریشہ کو چاہتا ہے۔۔ سب کے منہ کھلے تھے فاروق صاحب تھوڑے نارمل ہی تھے۔۔

شامیر بیٹھے سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔

کس طرح اس نے اپنی محبت کا سب کے سامنے اقرار کیا تھا بلکہ سب کے سروں میں کیلیں ٹھونکی تھیں۔۔ اس وقت اسکے آگے کچھ بولنا بھوکے شیر کو ہاتھ دینے کے برابر تھا۔۔

شانزہ اسکے رویے پر ششدر رہ سی اسکو دیکھ رہی تھی۔۔ اسکو چند پل کے لیے خوف آنے لگا تھا۔

"ٹھنڈے ہو اور بیٹھو یہاں۔۔"

فاروق صاحب کے کہنے پر ٹیبل پر زور سے لات مار کہ وہ بیٹھ گیا تھا۔۔ رابعہ جو دور کھڑی تھیں فوراً اسکے پاس آئیں تھی۔۔ اور شانزہ ٹیبل کے شور سے جھٹکے سے پیچھے ہوئی اور شامیر کی ہنسی چھوٹی ارمان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تو وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر کھڑا ہوا مگر اسکی ہنسی قابو میں نہیں آئی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا کہو گے زوار کو؟۔۔" فاروق صاحب اب سنجیدہ ہو گئے تھے کافی دیر سے اسکی بھرم بازیاں برداشت کر چکے تھے۔۔ انھیں معلوم تھا اگر وہ جو کہہ رہا ہے وہ کر کے بھی دکھا سکتا ہے کیونکہ بلا ضرورت وہ کوئی فالتوبات ناہی سوچتا تھا ناہی عمل میں لاتا تھا۔



## Posted on Kitab Nagri

"یہی کہ ختم کر دیں اس رشتے کو.. اور آپ سے بھی کہو نگا جو میرا رشتہ کر رکھا ہے نا اسے ختم کر دیں میں اس شانزادہ کو نہیں اپنانے والا۔۔ ایک کام کرو لڑکی تم خود انکو منع کرو۔۔" ارمان نے طیش میں گھور کر شانزادہ سے کہا جو اسکی بات کا مطلب سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔ وہ رابعہ کو سوالیہ انداز میں دیکھ رہی تھی۔۔

رابعہ بیگم یہ نہیں جانتی تھیں کہ فاروق نے ارمان کو رشتے کی بات بتا رکھی ہے۔۔ اور شامیر کے پلے تو کچھ نہیں پڑھ رہا تھا۔۔ وہ خود سے کڑیاں ملارہا تھا

اور سب سمجھنے کی ناکام کوششوں میں لگا تھا۔۔

"رشتے کا منو کرو گے۔۔ مطلب اپنا نقصان کرو گے۔۔"

"میرا کس بات کا نقصان؟؟۔۔ میرے فائدے کی بات ہے۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"جب پریشہ کا رشتہ تم سے طے کرا ہے تو تمہارا ہی نقصان ہو گا نا یہ اسکے پھوپھو کے بیٹے کا۔۔" فاروق نے اسکے سر پہ چیت لگائی تھی اور اسے اپنے سے لگا لیا۔۔

"ایسے مزاق نا کریں جو برداشت ہی نا ہوں۔۔" وہ یقین ہی نہی کر پایا تھا اور عام انداز میں ہتھیلی رگڑتے بولا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"بیگم اسے بتاؤ میں کوئی مذاق نہیں کر رہا۔۔" فاروق صاحب کا سنجیدہ انداز کہیں دور جا کہ سویا تھا اب تو انکے چہرے پر شرارت آگئی تھی۔۔

"مان تمہارے بابا سچ کہہ رہے ہیں۔۔ اور آپ دونوں کے بیچ کب سے کھڑی پک رہی ہے مجھے بتایا ہی نہیں۔۔ بلکہ خبر بھی نا ہونے دی۔۔" وہ خفا ہوئی تھیں۔۔

"میرا رشتہ کتنو سے طے کر چکے ہیں آپ لوگ؟۔۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے تو شانزادہ کو میرے سر مصلحت کر رکھا ہے۔۔" ارمان کے لفظ تیر کی طرح اسکا دل چیر رہے تھے۔۔ مگر ارمان بہت حیران ہوا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اماں ابا کیا بول رہے ہیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تمہیں کس نے شانزادہ کا کہہ دیا؟۔۔" رابعہ بیگم کے چہرے پر حیرانی رقم تھی۔۔

"آپ دونوں کی اس دن باتیں کر رہے تھے۔۔ اور وہاں ہوئی باتیں اسی بات کا اشارہ کر رہی تھیں کہ یہ مجھ سے منسوب بیٹھی ہے اور یہ رشتے سے راضی بھی تو ہوئی تھی۔"

آج سوالوں کا وقت تھا اب تک ارمان سب پہ بمب بن کر نازل ہو رہا تھا اب پٹانے اس پر پھٹنے والے تھے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"وہاں تمھاری بات نہیں ہو رہی تھی۔۔" رابعہ بیگم یاد آنے پر بولیں۔۔ "حارث کی منگنی پر مسز زوہیب نے شانزادہ کو اپنے بیٹے کے لیے پسند کر اٹھا میں وہی شانزادہ کو بتا رہی تھی۔۔ اور اس بارے میں میری اور فاروق کی بات بھی ہوئی تھی انکو کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا۔۔ جیسی تو میں تمھاری خالہ کو بتا رہی تھی اور وہ بھی رضامند تھیں۔۔ تمھارا رشتہ تو بچپن میں ہی فاروق نے پریشہ سے کرا تھا۔۔ پریشہ کو تمھارے لیے زوار سے مانگا تھا۔۔"

"اوہ گاڈ۔۔" ارمان ساری کہانی سمجھ کر خوشی سے اچھلا اور اس نے اپنی ماما کو گلے سے لگا کر بھینچ لیا تھا۔۔ وہ تو یک دم دیوانہ ہو گیا تھا خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔ اور خوش ہونا بنتا بھی تھا۔

کیا اللہ ایسے بھی دعا قبول کرتا ہے۔۔ اسے واقعی یقین نہیں آ رہا تھا۔۔ کتنی شدت سے اس نے رب سے اپنے حق میں دعائیں مانگیں تھیں اور اب وہ قبول ہو گئی تھیں۔۔

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

بس تھوڑا ساجدائی کے ج کا درد سہا تھا۔

اللہ کے ہاں دیر ہے پر اندھیر نہیں۔۔

"یہ فقرے مارنے نہیں پڑتے اگر پوری بات سن لیتے۔۔" فاروق نے طنز چپکایا تھا۔۔

"ایک منٹ میں نے آدھی بات سنی اور اسی کو سمجھ آنے پر سچ مان لیا مگر ڈیڈ وہ سب کیا تھا جو آپ کمرے میں بول کر گئے تھے۔۔ آپ نے تو مجھے نہیں کہا تھا کہ شانزادہ وہ لڑکی نہیں۔۔" ارمان کے سوالوں کے شروع ہونے کا وقت اب ہوا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"برخوردار میں نے وہاں شانزادہ کا ذکر ہی کب کرا تھا۔۔" وہ لا پرواہی سے شانے اچکا گئے اور ارمان انکو تکتا رہ گیا۔

"تو ڈیڈ آپ نے ساری باتیں سنی تھیں۔۔ ہاں آپ نے سنی تھیں میں کیسے بے وقوف بن گیا۔۔ آپ تو پھر جانتے ہونگے کہ میں حیات کو چاہتا ہوں۔۔" ارمان نے اپنا سر پیٹا۔۔ حارث سے بات کرتے وقت اس نے کئی بار پریشہ کا ذکر کرا تھا اور فاروق صاحب سب سن چکے تھے مگر اپنے بیٹے سے حساب برابر کرنے کے لیے اسکی غلط فہمی کو ختم نہیں کرا تھا۔

"جی میرے فرمانبردار بیٹے۔۔ میں سب جان چکا تھا۔۔" وہ ہمیشہ جتانے کے لیے اسے فرمانبردار کہا کرتے تھے۔

"تو بتایا کیوں نہیں؟۔۔ اور مجھ سے یہ بات کیوں چھپائی اتنے سال؟۔۔ اور پریشہ وہ تو اس سے بے خبر ہے!!۔۔" وہ یاد آنے پر بولا۔

www.kitabnagri.com

"یاد ہو گا اس رات تم نے جب دو بجے مجھے کال کر کے صرف اسکا نام پوچھنے کے لیے جگایا تھا تو میں نے بھی فیصلہ کرا تھا کہ نکاح کے وقت ہی نام بتاؤنگا مگر اب تمہاری حالت پر ترس آ رہا تھا اور ویسے بھی شام میں تمہیں سب معلوم پڑ ہی جانا تھا تب تم حیران ہوتے تو میں نے سوچا ابھی ہی بتا دوں۔۔" انکی مسکراہٹ چہرے سے جانے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ویسے اپنی ہونے والے بیوی کا نام جاننے کی بہت تڑپ تھی تمہیں" فاروق نے اس پہ نظر ڈالے کہا تو وہ خاموش ہو گیا اس وقت تو اسکے فرشتوں کو بھی نام کی پرواہ نہیں تھی۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا وہ بچی مجھے بہت پسند آئی تھی۔۔ بیٹا خاندان میں تمہاری پیدائش کے بعد کافی عرصے میں بیٹی پیدا ہوئی تھی۔۔ مجھے تو اللہ نے نعمتوں سے نوازا تو میں نے اپنے بھائی رحمت کو بیٹی بنانے کا فیصلہ کرا تھا۔۔

یہ فیصلہ تب ہی نہیں ہوا تھا حیات کی پیدائش کے دو تین سال بعد ہوا تھا جب میں نے دیکھا کہ تم اس کا خیال رکھتے ہو۔۔ میں تم پر اپنا فیصلہ تھوپنا نہیں چاہتا تھا مگر یہ ہو چکا تھا۔۔ پھر کیا والدین کا کوئی حق نہیں؟؟" وہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔۔

"یار بابا پریشہ سے تو شادی کے لیے کب سے تیار ہوں۔۔ ایک کیا دس بار میرا اس سے بچپن میں رشتہ کر دیتے۔۔" ارمان نے انکو گلے سے لگا کر بھیج لیا تھا اور شامیر ساری کہانی سے واقف ہو کر بھاگتا ہوا اچھل کر انکے اوپر چڑھ گیا۔

www.kitabnagri.com

"کیا سے کیا ہو گے دیکھتے دیکھتے"

شامیر ببل چباتے ہوئے گنگنایا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"واہ بھی میں تو کوئی غیر ہوں جو مجھے کسی نے کچھ بتایا ہی نہیں۔۔ اور مان تمہارے ساتھ پوری فلم ہوئی میں نے کیسے مس کر دی۔۔" شامیر کو بہت افسوس ہو رہا تھا۔۔

"بے غیرت! بھائی کے غم میں تو نے کیا بھنگڑے ڈالنے تھے۔۔ کسی کو کیا معلوم کتنا تڑپا ہوں میں۔۔" باپ بیٹے اب سکون سے صوفوں پر بیٹھے تھے شانزادہ بھی انکی فیملی کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔

"اگر بتا دیتے تو اتنا ہنگامہ نہ ہوتا۔۔" ارمان نے فاروق کے کندھے پر کہنی ٹکائے کہا۔۔ باپ بیٹے کم دوست زیادہ تھے۔

"بیٹے پھر مز اکیسے آتا۔۔ جتنا تم نے میری ناک میں دم کر ا ہے جہاں بھر کی باتیں مجھ سے چھپائے رکھیں ہیں تو میں نے تو بہت ہی چھوٹی کاروائی کری ہے۔۔" اپنے مزے میں انھوں نے مزے کاٹوڑ کر ادیا تھا۔ لیکن جسکا تقدیر میں ملنا جیسے لکھا ہو وہ ویسے ہی ملتا ہے۔۔ تقدیر کے لکھے کے آگے ہم سب بے بس ہوتے ہیں۔

انکی بات پر ارمان ہنستا چلا گیا تھا۔۔ ایجنٹ والی بات معلوم ہونے پر انکو اس پر بہت غصہ آیا تھا کہ ساری خبریں انکے بیٹے کی دوسرے دیا کرتے تھے۔۔

"آپکو نہیں اندازہ کہ میں کتنا خوش ہوں۔۔ ابھی چند لمحے پہلے میرا بس چل رہا تھا کہ کسی کی جان لے لوں مگر اب تو دل کر رہا ہے کہ دس بارہ غلام آزاد کرادوں۔۔" ارمان خوشی کے مارے صوفے پر ٹک بھی نہیں رہا تھا اسکے ڈارک براؤن بال بار بار چہرے پر آرہے تھے۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"اگر مجھے پہلے ہی معلوم ہوتا کہ حیات ہی وہ لڑکی ہے تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہوتا۔"

"حیرت کی بات ہے مجھے محبت بھی کس سے ہوئی جو پہلے سے ہی میرے نام سے جڑنے والی تھی۔"

ڈیڈ جتنی شدت سے میں نے اسے چاہا اسے اللہ سے مانگا تو اللہ نے بھی نظر کرم کر ہی دیا۔۔ پریشہ بالکل ٹھیک کہتی ہے کہ اللہ پر یقین کرو وہ تمہارے حق میں ہی فیصلہ کرے گا۔۔ اسکے پرسکون رہنے کی یہی وجہ ہے اور جب ہی وہ اس رشتے سے راضی بھی ہوئی ہے۔۔ اسکے جذبات مزید مجھ سے نہیں چھپ سکتے۔۔ "ارمان آنکھیں پڑھ چکا تھا اسکی۔۔ پریشہ اسکی نہیں پڑھ پائی تھی تو کیا اس نے تو پڑھ لی تھیں۔

اب اسے معلوم تھا کہ کیا کرنا ہے۔۔

رابعہ بیگم واپس کچن میں چلی گئی تھیں۔۔

"شامیر کھڑا ہو میرے ساتھ باہر چل۔۔" ارمان نے خود کھڑے ہونے کے بعد اس سے کہا۔۔

"کہاں بھائی؟۔۔"

www.kitabnagri.com

"جہنم میں!!۔۔ چلے گا اب۔۔" ارمان دانت پیس کہ بولا۔۔

"بابا اب کچھ ضروری کام ہیں ہم آتے ہیں۔۔" ارمان بول کر پہلے اپنے کمرے میں گیا وہاں سے اسے کیز لینی تھیں۔۔ اب سارے پھیلائے گئے راستے کو ارمان نے ہی سمیٹنا تھا۔۔

واپسی مڑتے وقت اسکے قدم شانزہ کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر ٹھٹک گئے۔۔ ارمان اسکے ساتھ خود کے برے رویے پر شرمندہ تھا۔۔ اور آج جو القابات اسے نوازے اس پر بھی نادم تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان کی شرمندگی کو محسوس کر کے شانزادہ نے خود بات کی شروعات کری اور اسے رشتے کی مبارک بادی تھی۔۔

"شکریہ۔۔ اچھا ہوا تم آگئیں مجھے بھی تم سے بات کرنی تھی۔۔ آیم سوری شانزی میرا تمہارے بارے میں غلط خیال تھا۔۔ بٹ آئی سوئز اگر ڈیڈ بتا دیتے تو ایسا کچھ نہیں ہوتا۔۔" وہ بیڈ ہر ہی بیڈھ گیا تھا اور شانزادہ بیڈ کے دوسرے کونے پر۔۔

"کس بات کی معافی؟۔ ارمان تمہارے الفاظ مجھے تیر کی طرح زخمی کر گئے۔۔ ہاں مجھے اندازہ ہے تمہیں لگتا ہو گا کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں یا محبت۔۔ تو سنوں مجھے تم پسند تھے۔۔ بچپن میں۔۔ مگر پھر مجھے خالہ نے تمہارے اور پریشہ کے رشتے کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا۔۔ میں نے خود کو بھی سمجھا لیا تھا۔۔ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم میرے لیے نہیں پریشہ حیات نور کے لیے ہو۔۔"

"اور جو تم باہر کہہ رہے تھے کہ تمہیں بتایا کیوں نہیں تو اس کا جواب میں تمہیں دوں گی۔۔ مجھے بھی خالہ نے ہی بتایا تھا رشتے کے وقت تم دونوں ہی چھوٹے تھے۔۔ تم دونوں کو بتا کر تمہاری ذہنیت پر برا اثر بھی پڑ سکتا تھا۔۔ پھر بعد میں کسی کو موقع نہیں ملا پھر تم اسٹڈیز کے لیے چلے گئے۔۔ اور ٹین ایج میں بتانا بھی انکل نے مناسب نہیں سمجھا تھا اور انہوں نے ہی سب کو اس معاملے میں خاموشی برتنے کا کہا تھا اور خالہ نے بھی میرے سامنے یہی شرط رکھی تھی کہ میں یہ بات تم دونوں میں سے کسی کو نہ بتاؤں۔۔" شانزادہ نے اپنے دل کے بوجھ کو نکال دیا تھا۔۔ سالوں کی الجھن آج ختم کر چکی تھی۔۔

آج جیسے سارے سچ معلوم اور رازوں پر سے پردہ اٹھنے کا ہی وقت تھا۔۔

ارمان ساری بات خاموشی سے سنتا رہا وہ غلط تھا اسے معلوم تھا۔۔ جبھی شانزادہ سے معافی چاہتا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"میں اس بات سے متفق ہوں کہ بچوں کو انکے رشتے کی بات نہیں بتانا چاہیے۔۔ اور اگر تم یہ کہو کہ دوست کزن ہونے کی حیثیت سے بتا دیتی تو میرا تب بھی یہی جواب ہے۔۔"

"بات تو بالکل ٹھیک ہے۔۔ خیر چھوڑو اس سب کو بس تم مجھے معاف کر دینا۔۔ ارمان کے چہرے سے ہی ندامت جھلک رہی تھی۔"

"معاف کر چکی ہوں۔۔ تم بہت برے ہو۔۔ تم نے اتنی فالتو باتیں سوچ بھی کیسے لیں!۔۔ میں نے کیا کبھی تم سے آکر اظہار محبت کیا؟؟۔۔ یا اب واپس آکر تمہارے ارد گرد گھومی؟؟" شانزادہ غصہ نکال رہی تھی۔

"ارمان آفندی تم حیات آفندی کے ہی ہو۔۔ تم نے خود سے اعتراف اب کر اہے مگر تم اسے بچپن سے ہی چاہتے ہو۔۔ اور وہ اس میڈم کا حال بھی تم سے الگ نہیں ہے۔۔" شانزادہ انگلی اٹھا کر بولی تھی اور ارمان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا کہ جو اسے آئینہ دکھا گئی تھی۔۔

"کون پاگل کسی کے لیے دوسروں کو مارتا ہے؟؟ یا کون پاگل کسی کے لیے اپنی خواہشوں کا دم توڑتا ہے؟؟ یا پھر کون ایسا انسان ہے جو کسی کے لیے دوسروں سے لڑتا ہے!؟؟ بتاؤ کیا تم نہیں تھے یہ۔۔ بتاؤ کیا تم نے بچپن میں کبھی ایسا نہیں کرا؟؟ یا تم اب تک ایسا نہیں کرتے آرہے؟؟"

شانزادہ کے سوالوں نے اسے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ "تم تو بچپن سے ہی اتنا آگے کا سوچتے ہو تو یہ کیوں کبھی نہیں سمجھ سکے کہ کسی کے لیے اتنا غصہ اسکی حفاظت کرنا؟"

## Posted on Kitab Nagri

"پہلی بات وہ کسی نہیں میری ہے۔۔ ہاں میں لے وقوف تھا جو دل کو خاموش کرا بیٹھا تھا۔۔"

وہ دونوں اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر ایک دوسرے کے مقابل آمنے سامنے کھڑے تھے۔

"ارمان پریشہ معصوم ہے۔۔ اسکا دل ٹوٹے گا جب اسے سچائی کی خبر ہوگی۔۔ اسکا تمہارا والا حال نہیں ہوگا جیسے تم خوشی کے مار پگلا گئے ہو۔۔ تم تو پھر بھی رشتے کے بارے میں جانتے تھے مگر وہ تو کچھ بھی نہیں جانتی۔۔ اسے بس تم سنبھال سکتے ہو۔۔ تو آل دایسٹ۔۔" شانزادہ نے تھمبزاپ کرا تھا۔

"تھینک یو۔۔"

شانزادہ اپنی باتیں مکمل کر کے واپس جانے کے لیے مڑ گئی تھی مگر ارمان کی آواز پر ٹھہر گئی۔۔

"وہ حادث کی مہندی والے دن جس سے تمہاری ٹکڑ ہوئی تھی وہ اور کوئی نہیں معاذ خان تھا تمہارا ہونے والا شوہر۔۔ جس کے سامنے تم بحث کرنا شروع ہو گئی تھیں۔۔ اور وہ بے چارہ تو تم کو دیکھ کر ہوش کی دنیا ہی کھو بیٹھا تھا۔۔" ارمان کے کہنے پر شانزادہ سوچ میں پڑ گئی۔۔ ارمان تو کمرے سے باہر جا چکا تھا مگر اسے اپنی باتوں میں قید کر گیا تھا۔۔ وہ تو پہلے یہ سوچ رہی تھی کہ یہ آفندی کیا چیز ہے ساری باتوں کی اسے خبر ہوتی ہے۔۔ اور پھر اسے معاذ کا تصور یاد آ گیا اور آنکھیں میچ کر کمرے سے نکل گئی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"واہ بھی کیا گیم کھیلا ہے ماموں نے ارمان کے ساتھ۔۔" فاطمہ بیگم کے حقیقت بتانے کے بعد حارث کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔۔ زری اور مشک تو خوشی سے ناچ رہی تھیں۔۔

"کو نسا گیم۔۔ شرم کر لو ماموں ہیں وہ تمہارے۔۔"

"اور میرے ماموں نے میرے یارے کو سہی گھن چکر بنایا ہے۔۔" حارث کا خود پر ضبط ٹوٹا تھا اور ہنسنے لگا تھا۔۔

زری اور حارث کمرے میں آگئے تھے۔۔

"مبارک ہو۔۔" حارث نے لیٹ کر ریوٹ سے ٹی وی آن کرا۔۔

"آپکو بھی۔۔"

"زری مزے کی بات بتاؤں پر سورات ارمان نے پریشہ سے دعائے خاص کرائی تھی اور اب دیکھو وہ دعا قبول بھی ہو گئی۔۔ تم سروس چیک کر رہی اللہ تعالیٰ کی کہ اسکی دعائیں کیسے قبول ہوتی ہیں۔۔" حارث مزاق کے موڈ میں تھا۔۔

"واہ۔۔ یہی کمال میری بہن کا۔۔ اور آپ نے کیا خبریں لگا دیں ہٹائیں ڈرامہ لگائیں۔۔" زری بیڈ پر بیٹھی بولی کیونکہ حارث نے دودن سے اسے خبریں ہی سنائی تھیں اور اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا۔۔

"پینگ کر لی بیوی تم نے؟۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"یہ بیوی کیا ہوتا ہے۔۔ زری نہیں بولا جا رہا کیا؟؟ یا پھر زری بولنے میں منہ دکھ رہا ہے۔۔" وہ ایک کہ بعد ایک بولی۔ اور ٹی وی کاریموٹ بھی چھین چکی تھی۔

"بیوی کو بیوی ہی کہو نگا نا یہ پھر گرل فرینڈ یا ڈائن بولوں۔۔ ویسے تم اب کسی ڈائن سے کم نہیں لگ رہی ہو۔۔ میری زری تو کہیں کھو گئی ہے اگر تمہیں کہی ملے تو پلیز اسے بولنا کہ اسکا حادثہ اسکے انتظار میں بیٹھا دیوانہ ہو گیا ہے۔۔" حادثہ نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔

"ابھی بتاتی ہوں زری کے میاں جی آپکو۔۔ زری نے تکیہ اٹھا کر اسکو مارنا شروع کر دیا تھا اور وہ اپنا بچاؤ کرنے کے لیے کمرے میں دوڑ رہا تھا۔

ارمان واپس گھر آیا تو اسے پریشہ کا سب سے پہلے خیال آیا تھا۔۔

اس نے اسے کال ملائی اور تین بیل جانے کے بعد پریشہ نے کال اٹھالی۔

"کھانا کھا لیا تم نے؟؟۔۔" ارمان کے ایک دم سے ایسا سوال پوچھنے پر وہ بھونچکائی تھی۔۔

"نہیں"۔۔ ارمان کو اسی جواب کی توقع تھی جب ہی اس نے اسے فون کر اٹھا اسے معلوم تھا کہ چچی گھر پہ نہیں تو یہ کھانے میں اب لا پرواہی ضرور کرے گی ویسے ہی پہلے اتنا روچکی ہے۔۔ اگرچہ پریشہ نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا مگر ارمان سے کچھ چھپا تھا بھی نہیں۔ اب وہ اسکو پڑھنے لگا تھا۔۔ پریشہ کا ہنر اس میں بھی آگیا تھا۔



## Posted on Kitab Nagri

"میرا دل نہیں ہے بعد میں کھا لو گی۔۔" وہ دل مار کہہ بولی۔۔ فون سے اسکی ایسی آواز سن کر ارمان کو کچھ ہوا۔۔ وہ تو خوشی سے اسپرنگ کی طرح اچھل رہا تھا مگر پریشہ تو اسے بھولنے کی کوششوں میں تھی جو ناممکن تھا۔ چنگاری دونوں طرف ساتھ لگی تھی مگر پہلے بجھی ایک جانب کی تھی دوسری طرف اور بھڑک کر بجھنی تھی۔۔

"چپ چاپ کھانا کھاؤ اور کچھ گھنٹے سو جاؤ۔۔ رات کو ملیں گے۔" ارمان نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

اسکا دل یہ کہہ رہا تھا کہ پریشہ کو تنگ کرے مگر اسکی بے سدھ آواز نے ایسا کرنے سے روک دیا۔۔

سب کو اس بات کی خبر ہو گئی تھی کہ پریشہ اور ارمان کے رشتے کی بات منظر عام پر آچکی ہے۔ اور پوری تھرڈ جنریشن کو بھی حقیقت پتا لگ گئی تھی اور سب خوشی سے پاگل ہو چکے تھے حتیٰ کہ انکی شادی کے کھانے کے بارے تک میں سوچ لیا تھا۔۔

ملاہم مشک اور شامیر شام میں پریشہ کے پاس تیار ہو کر اسے لینے ہی آئے تھے۔۔

ملاہم کا تو پریشہ کا حلیہ دیکھ کر ہی پارا ہائی ہو گیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"اتنے پھیکے رنگ کا اس نے جوڑا پہنا تھا جیسے کسی کی میت میں یا سوئم میں جا رہی ہو۔۔"

"ہم کسی کے چالیسویں میں نہیں جا رہے جو اتنا پھیکا رنگ پہنا ہے۔۔ چیخ کر واسے۔۔" ملاہم اس پر بھڑکی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"کیا ہوا؟ ٹھیک تو ہے۔۔ تم بلا وجہ الٹا سوچ رہی ہو"۔۔ پریشہ نے بس احتجاج میں یہ رنگ نکالا تھا۔۔ اسے اپنی خود کی بھی سمجھ نہیں آرہی تھی وہ بہت کنفیوزڈ تھی۔

"ایک کام کرو جو ارمان نے تم کو جوڑا گفٹ کر ا تھا وہ لال والا وہ پہن کر آؤ"۔۔ شامیر نے کچھ سوچ کر کہا۔۔ اور مشک نے فوراً اسکی الماری کو کھول کہ وہ جوڑا باہر نکالا اور اسکے ہاتھ میں تھما دیا اور واش روم کی طرف جانے کا اشارہ نثر اور پریشہ پیر پٹختی دل کو مارتے ہوئے گئی تھی کیونکہ ان سے بحث کرنی بے کار بات تھی۔

پریشہ ریڈی ہو کر آئی تو ملا ہم نے زبردستی اسکے منہ پر میک اپ کر دیا تھا۔۔

"بس نامی کیا پورا منہ سفیدی سے بھر دو گی۔۔ ویسے ہی وہ ہماری انڈے کی سفیدی ہے۔۔"

"گول گول پیاری سی آنکھیں، انڈے کی سفیدی سی رنگت، سلکی درخت کی شاخوں سے بال، اور موہنی سا بوتھا۔۔" شامیر اسکی تھوڑی پکڑ کے پریشہ کا منہ گول گول پر سمت گھما کر ڈاکٹر کے جانچنے کے انداز میں شامیر کہہ رہا تھا۔

"انڈے کی سفیدی۔۔" اپنے بارے میں انکو کھانا من سن کر پریشہ کو ہنسی آئی ورنہ آج تک وہ سب کہ نام رکھتی آئی تھی۔۔

"وہ تو تم ہو۔۔ اور دیکھنا ہمارے جی جاجی تمہیں دیکھ کر کی فلیٹ ہو جائیں گے۔۔" مشک نے بولتے وقت شامیر کو آنکھ ماری تھی اور شامیر نے پریشہ کے تاثرات بھانپنے جو ایک دم ٹھنڈے تھے۔۔ زرہ برابر خوشی نظر نہیں آرہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"جی جی؟؟۔۔ کیا مطلب وہ بھی کیا دعوت میں ہو گا؟ اور ملی کس خوشی میں اتنا تیار کروا رہی ہو۔۔" ملاہم نے اسے پہننے کے لیے جھمکے بھی پکڑا دیے تھے کنگن تو پہلے سے ہی پہنی تھی۔۔ اور اسکے بعد بہلا پھسلا کر سر پہ پریشہ کے دوپٹہ بھی سیٹ کر دیا۔۔

پریشہ کو اسکی تیاری سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔ ملاہم اسکے پاس آئی ہی اسی مقصد کے لیے تھی۔

"ہاں شاید وہ بھی ہوں۔۔ اور ہماری مرضی بس تم منہ بند کر کے یہ لال لپسٹک لگاؤ۔۔"

پریشہ نے اسکی زور زبردستی پہ دل پہ پتھر رکھ کے لپسٹک لگالی تھی۔

شامیر نے جلدی سے اسکی ایک تصویر لی اس میں پریشہ کے چہرے پر مسکراہٹ سی آئی ہوئی تھی ورنہ وہ آج بہت سنجیدہ تھی۔۔ اور تصویر لے کر کسی کو آگے فارورڈ کر دی۔۔

پریشہ اپنا خوبصورت سراپا دیکھ کر ہی مسکرائی تھی۔۔ آنکھوں میں کاجل۔۔ دراز پلکیں جنہیں کسی مسکارے کی ضرورت نہیں تھی۔۔ چہرے پہ آتی خوبصورت زلفیں جو آپس میں چھیڑ چھاڑ کر رہی تھیں۔۔ کانوں میں نازک سے جھمکے۔۔ اور نازک کلائیوں میں کنگن اور لال چوڑیاں سبھی تھی۔۔

ملاہم نے ایک انگھوٹی نکال کر اسے پہنادی تھیں۔۔ وہ انگھوٹی پریشہ کی نہیں تھی اور پریشہ کو معلوم بھی نہیں پڑھا تھا کہ کس طرح خاموشی سے ملاہم نے اسے انگھوٹی پہنائی ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

"ماشاء اللہ۔۔" پریشہ خود ہی بولی تھی۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ بہت حسین ہے۔۔ حنزہ کی وادیوں سی گہری اسکی کنچہ آ نکھیں کا جل میں ڈوبی تھیں۔۔

پریشہ نے آئینے میں دیکھ کر اپنی بالوں کی لٹوں کو پیچھے کیا تھا۔۔  
مکمل تیار ہونے کے بعد وہ ان تینوں کے ساتھ نکل گئی۔۔

ooo

شایان اور سعدی آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔

"یہ ارمان ٹھیک جا رہا ہے۔۔ مجھے لگ رہا ہے اس نے جلد ہی نکاح بھی پڑھ والینا ہے۔۔ اور پھر رخصتی بھی ہو ہی جائے گی۔" سعدی نے سوچتے ہوئے کہا اور پیچھے سے آتے ارمان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور خود بھی وہیں بیٹھ گیا۔۔

www.kitabnagri.com

"میری فکر کرنا چھوڑ دے تو اپنا بتا کہ کب منہ میٹھا کروا رہا ہے۔۔" ارمان نے پراسرار انداز میں کہا اور حارث اور شامیر کو بھی وہیں بلا لیا۔۔

میں تو ابھی کر لوں گا مگر جو میرا ہونے والا سال ہے نا وہ سال اپنی دکھا رہا ہے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

سعدی کی بات پر شامیر نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

کس بات کی سالانہ پتی؟؟؟

"وہ کشمیری ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ اسکی بہن کا رشتہ اسکے خاندان میں ہی ہو سکتا ہے۔۔ خاندان کے باہر نہیں۔۔ اب وہ راضی ہو تو جی تو میں اماں کو بھیجوں رشتے کے لیے۔۔" سعدی پریشانی سے ماتھے پر انگلی رگڑ رہا تھا۔۔

"عجیب الو قسم کا آدمی ہے۔۔ اس زمانے میں آکر بھی ایسی فالتو رسموں میں پڑا ہے۔۔ تو فکر نا کر ہم ہیں دیکھ لیں گے۔۔" شایان نے اسکو حوصلہ دیا۔۔

"میرے پاس ایک آئیڈیا ہے اگر کہو تو ارشاد فرما دوں۔۔" حارث کے مودبانہ انداز پہ سعدی نے دل سے اسے لعنتیں دی تھیں۔۔

"واہ میرا بھائی آئیڈیا لایا۔ بھائی تیرے آئیڈیا بڑے جھکاس تا بڑ توڑ ہوتے ہیں تو جلدی بول۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تمیز سے زرا۔۔" حارث کو تو اب نخرے اٹھوانے تھے۔۔ سعدی کو اسکی سوچ کا معلوم تھا کہ وہ کیا چاہ رہا ہے۔۔

حارث کے آئیڈیے پر یقین وہ بنانے کر سکتا تھا کہ بہت لاجواب ہو گا۔۔

"بولیے نا حارث صاحب۔۔" سعدی اسکے کندھے دبائے اور منہ بسور کر ارمان اور شامیر کو گھور کہ بھڑاس نکال رہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہائے۔۔ ماں صدقے میرے لال اب لگ رہا ہے ناجوان کا بچہ۔۔ زرا زور سے دبا شادی کی تھکان ہی اتر جائیگی۔۔" حارث کرتا جھاڑ کے ٹیبل پر پاؤں رکھ چکا تھا۔۔ وہ سب سعدی کے تپے ہوئے چہرے کو دیکھ کر محظوظ ہو رہے تھے اور حارث کے نخرے عروج پر تھے۔

سعدی نے زور زور سے اسکے کندھے دبانے شروع کر دیے تھے اور اب اسکے ہاتھ گردن دبانے کی طرف جارہے تھے کہ حارث نے آئیڈیا بتانے کے لیے زبان کھول دی۔۔  
وہ چاروں بڑی غور سے اسکا آئیڈیا سن رہے تھے۔۔

"وللہ۔۔ کیا دماغ پایا ہے تو نے۔۔ بھائیوں بس کل ہی اس پر عمل ہو گا۔۔ تیار ہونا تو تم لوگ؟؟؟" سعدی نے کندھے دبانے جھٹکے سے چھوڑے تو حارث صوفے پر ہی گر گیا۔۔

"کیا کل؟؟۔۔ میں جب ترکی سے آ جاؤں پھر سب ساتھ جائیں گے۔۔ کمینہ ایک تو شکریہ بھی نہیں بول رہا اور مجھے ہی پلان سے نکال بھی رہا ہے"۔۔ حارث نے اسکی گردن دبوچ لی تھی۔۔ اور سعدی کہنی آڑائے خود کو نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔  
www.kitabnagri.com  
سب بڑے بھی باہر ہی آگئے تھے لڑکیاں کمرے میں تھیں۔۔

سب کی باتوں پر ہنستے ہوئے ارمان کی نظر لانچ کے دروازہ پر گئی اور وہیں ٹھہر کہ رہ گئی۔۔ نظریں پلٹنا بھول گئیں تھیں۔۔  
مشک نے پریشہ کو اندر گھسنے کے لیے دھکا دیا تھا تو اسکا دوپٹہ بھی سر سے سر کا تھا اور وہ لڑھک کر دروازے تک آئی تھی۔۔ کیچر سے بالوں کی لٹیں آزاد ہو کر منہ کا طواف کرنا شروع ہوئی تھیں۔۔



## Posted on Kitab Nagri

اور وہ خود کو سنبھال کر واپس دوازے سے باہر گئی اور مشک کی درگت بنا رہی تھی۔۔ اسکا دل نہیں کر رہا تھا ساتھ بیٹھنے کا اور مشک ملاہم زبردستی اسے وہاں لے آرہی تھیں۔۔ جب اس نے نہیں سنی تو پیچھے سے مشک نے دھکا دے دیا۔۔

پریشہ کے واپس جانے پر ارمان کی نظریں پلٹیں تھیں۔۔ وہ اسی کے دیے جوڑے میں غضب لگ رہی تھی۔۔

زوار اور ارسلہ بیگم کے آنے کے بعد پریشہ کو وہاں بلا لیا تھا پورا خاندان ایک ساتھ موجود تھا۔

باتوں باتوں میں فاروق صاحب نے اپنی بات نکالی تھی۔۔ تھرڈ جزیشن بھی اپنی باتوں میں لگی تھی بس پریشہ کے منہ کو ہی زپ لگی ہوئی تھی۔ ہونٹ آپس میں جیسے پیوست ہو گئے تھے۔ اور کوئی اسے بولنے پر مجبور بھی نہیں کر رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

"زوار تم نے پری بیٹی کو رشتے کا بتا دیا ہے۔۔ مجھے ارمان نے بتایا۔۔"

"ہاں بھائی صاحب بتانا تو تھا تو اب مجھے سہی وقت لگا تو بول دیا اس سے پہلے دیر ہو جاتی۔۔"

پریشہ کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔ وہ یہ گفتگو سننا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"چاچو تو لڑکے کا نام تو بتادیں۔۔ بے چاری کے دل میں شادی کے لڈو پھوٹ رہے ہیں مگر غننی بنی بیٹھی ہے۔۔" سعدی نے پریشہ کو نظروں میں لیے کہا۔۔

"کس بات کہ لڈو سعدی۔۔ میرا تو دل ہی مر گیا ہے۔۔" وہ دل میں اسے جواب دے رہی تھی۔۔ اور دو تین بار تھپڑ بھی اپنے تصور میں مار چکی تھی فالتو بکواس کے لیے۔۔

فاروق صاحب نے پریشہ کی جانب دیکھا جو گھٹنے پہ ہاتھ ٹکائے لانچ کے درمیان میں لگے گول فانوس کو فوکس میں لیے تھی۔۔ انہوں نے پوری بات کا ماحول بنایا پھر بولے

"نام کا کیا کرنا ہے۔۔ زوار میں آج سب کے سامنے تم سے حیات بیٹی کا ہاتھ ارمان کے لیے مانگتا ہوں۔۔"

پریشہ نے سننے پر گڑبڑا کر ارمان کو دیکھا جو سائیڈ والے صوفے پہ سکون سے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔۔ وہ حیرانی کے عالم میں تھی وہ کچھ بولتی اس سے پہلے زوار صاحب بولنا شروع ہو چکے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

"بھائی یہ بات تو سالوں پہلے انکے بچپن میں ہی طے ہو گئی ہے تو دوبارہ پوچھنے کی ضرورت نہیں۔۔ میری حیات نور آپ کی بھی بیٹی ہے۔۔ اور اس رشتے پر رضامند بھی۔۔ میری بیٹی نے رشتہ قبول کر کے میرا مان رکھا ہے۔۔"

زوار صاحب کی باتیں پریشہ کو عجیب لگ رہی تھیں۔۔ وہ سوالوں میں گھر چکی تھی۔۔ یہ ہو کیا رہا تھا اسکے ساتھ۔۔ اسکا رشتہ تو کسی اور سے کرا تھا تو ارمان بیچ میں کہاں سے آیا۔۔ مگر ارمان تو شروع سے ہی تھا۔۔ وہ غلط سمجھ رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

'بابا آپ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ آپ نے صبح تو گھر پہ کسی کا نام نہیں لیا۔'

"میرے بچے میں بتانے ہی والا تھا۔۔ وہ رشتہ جو تمہارا آیا ہوا تھا وہ ارمان کا ہی تھا۔۔ رشتہ بچپن میں طے کر گیا تھا دار جی کی رضامندی سے اور اب وقت آ گیا تھا تو میں نے بتانا مناسب سمجھا۔"

وہ آنکھیں پھاڑیں ارمان کو دیکھ رہی تھی اور پھر سب پر اسکی نظریں گئی تھیں۔۔ مطلب سب کا مطمئن انداز یہ بیان کر رہا تھا کہ وہ سب اس بات سے واقف تھے۔

"یہ سب کیا ہے؟۔۔ میں پاگل ہو جاؤ گی۔"

پریشہ جنھنھلا کر صوفے پر ڈھے گئی تھی۔۔ ارسلہ اور رابعہ بیگم جلدی سے اسکی بگڑتی حالت دیکھ کر اسکے پاس آئیں۔۔

ارسلہ بیگم نے شروع سے اسکو ساری بات بتائی تھی۔۔  
www.kitabnagri.com

'میں نے زوار کو کہا تھا کہ اب بتادیں۔ میں نے تمہاری اور ارمان دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت دیکھی تھی۔'

اور میں اس رشتے پر مزید مطمئن تھی کہ میری بیٹی رضا مند ہو ہی جائیگی۔۔ بس تمہارے روٹھنے کا خدشہ تھا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"آپ لوگوں نے مجھے واقعی گڑیا بنا دیا ہے۔۔ اتنی اہم بات مجھ سے چھپائے رکھی۔۔ اگر مجھے کسی اور سے محبت ہو جاتی تو کیا کرتی میں۔۔" اسے اندازہ بھی نہیں ہوا کہ وہ غصہ میں غلط لفظوں کے استعمال سے ارمان سے محبت کے دعویٰ کرنے کا اشارہ دے چکی ہے۔۔ وہ تو اس درد سے گزر چکی تھی۔۔ وہ حواس میں بالکل نہیں تھی۔۔ اسے تو ارمان چاہیے تھا اور اب جب وہ مل رہا تھا تو کیوں وہ اتنا غصہ کر رہی تھی۔۔

اس کا غصہ بھی جائز تھا ان چند گھنٹوں میں وہ جس درد سے گزری تھی اس کا کوئی سوچ نہیں سکتا تھا۔۔

"مجھے نہیں کرنی یہ شادی۔۔ مجھے نہیں قبول یہ رشتہ۔۔" وہ آنسو پوچھتی منہ رگڑتی لاوینچ سے باہر بھاگی تھی۔۔ ارسلہ کا اسکی حالت دیکھ کر دل بیٹھ گیا تھا۔ آج وہ اپنے بابا کے فیصلہ کو ٹھکرا چکی تھی۔۔ سب کے فیصلے کی مخالفت کر رہی تھی۔

"پریشہ۔۔" زوار صاحب نے اسے آواز لگائی تھی۔ مشک اور ملاہم اسکے پاس جانے کے لیے کھڑی ہوئی تھیں مگر ارمان نے آگے بڑھ کے انھیں روک دیا۔۔

"وہ وقتی ناراض ہے میں دیکھتا ہوں۔۔ تم لوگ بیٹھو اور چل کرو۔۔" اسے بھی یقین تھا وہ اسے منالے گا۔۔

www.kitabnagri.com

ارمان کہہ کر اسی کہ پاس چلا گیا تھا۔۔

'یہ وقتی غصہ بچی کا جائز ہے۔۔ مجھے اندازہ ہے کہ کیوں اتنی خفا ہوئی ہے آخر ارمان کو کھونے کا صدمہ بھی لگا ہو گا۔۔ مگر زوار تم تھوڑے عقل کے ناخن لیتے جب بچی کو رشتے کا بتایا تھا تو پوری بات بتا دیتے تاکہ وہ اتنی اذیت سے نا گزرتی۔۔" فاروق صاحب نے کہہ کر صوفے پر اپنی پشت ٹھکائی تھی اور زوار صاحب نے سر اثبات میں ہلایا۔

## Posted on Kitab Nagri

انکی بات سے سب متفق تھے۔۔ پھر سب اپنی خوش گپیوں میں مشغول ہو گئے سب کو پتا تھا ارمان اسے سنبھال لے گا۔

پریشہ سیڑھیوں پر جا بیٹھی تھی ارمان ڈھونڈتے ہوئے جب وہاں آیا تو وہ روتے ہوئے منہ میں لیس کو بھر رہی تھی۔۔  
جتنا رونے میں اضافہ ہو رہا تھا اتنا ہی تیزی میں وہ لیس کو منہ میں ٹھونس رہی تھی۔ وہ اکثر روتے وقت یہی کرتی تھی کھانے  
کی چیزوں کو منہ میں بھرنا۔

"کیوں آئے ہو تم؟۔ میرا مذاق بنانے آئے ہو"۔۔ پریشہ اسے وہاں دیکھ کر بھڑک چکی تھی مگر وہ بھی اسکی باتوں کو انور  
کر تا ساتھ سیڑھی پر بیٹھ گیا اور دو تین لیس نکال کر اپنے منہ میں ڈالیں تو پریشہ نے جھپٹ کر لیس کا پیکٹ پیچھے  
کر لیا۔۔ ارمان کے چہرے پر مسکراہٹ آنے لگی تھی مگر اس نے وہیں اسے روک دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تمہیں بھی پتا تھا نا پھر بھی نہیں بتایا۔۔ کب سے معلوم ہو گا تم کو!"

"با خدا ان ظالموں نے مجھے بھی آج بتایا ہے۔۔"

جب میں ان سب پر برساتب جا کہ مجھے بابا نے سچ بتایا۔۔ مجھے تو یہ لگتا تھا کہ کسی اور سے میرا رشتہ طے کر ا ہوا ہے اور کوئی  
میری یہ غلط فہمی ختم بھی نہیں کرتا تھا۔۔ "ارمان نے بھی دوپہر کی ساری بات اسے بتائی۔۔"

"دوپہر کو تو معلوم پڑ گیا تھا نا پھر بھی نہیں بتایا۔۔ میں کیا اس خاندان کی نہیں یا پھر سوتیلی ہوں۔۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

وہ مزید آگ بھولہ ہوئی تھی۔۔

"لڑکی غصہ کس بات کا ہے؟؟۔۔ میری آنکھوں دیکھ کر بولو کہ تمہیں اس رشتے کے بارے میں جان کر خوشی نہیں ہوئی۔۔ تم تو کسی اور کا سمجھ رہی تھیں نا۔۔ اور شاید تم کسی اور کو پسند کرتی ہو جب ہی اس رشتے پر خوش نہیں تھیں۔۔ مجھ سے جھوٹ بالکل نابولنا۔۔

اور اب وہ لڑکا میں نکلا تو پھر کیا مسئلہ ہے کیونکہ تم مجھ سے ہی محبت کرتی ہو۔۔ اسی لیے دوپہر سے تڑپ رہی تھیں اور یہاں آنے کے لیے ماسیوں جیسا جوڑا پہنا تھا۔۔ غم تھانا تمہیں مجھے کھونے کا۔۔ "ارمان نے بھی قسم کھائی تھی کہ آج اس سے سچ اگل واکر ہی رہے گا۔۔ اس طرح کی باتیں ان دونوں نے آج تک نہیں کری تھیں اور پریشہ اسکی بے باکیوں کو دیکھ کر حیران تھی اور جھٹکے بھی لگے کہ اسکے دل کا حال اسکو کیسے معلوم ہوا۔۔

"نہیں کرتی میں تم سے محبت۔۔ اور کوئی شادی نہیں ہوگی ہماری۔۔" اس نے کہہ کر اپنا رخ موڑ لیا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شادی تو مجھ سے ہی ہوگی اب تم مانو یا نا مانو اور ابھی کہا جھوٹ نہیں سننا پھر بھی جھوٹ بول رہی ہو۔۔"

"تم چلے جاؤ میں یہ رشتہ قبول نہیں کرتی۔۔" وہ چیخی تھی اور ارمان کا صبر اب جواب دے گیا تھا کب سے اسکی بے فضول باتیں سن کر خود پر ضبط کرے بیٹھا تھا۔۔

ابھی مجھ سے شادی کرنے میں کیا مسئلہ ہے؟؟۔۔ کیا سب کے خلاف جاؤ گی؟؟۔۔"



## Posted on Kitab Nagri

"تم نے تو چاچو کی فرمانبرداری بٹی بن کر رشتہ قبول کر ا تھا یہ جانے بغیر کہ وہ کون ہے تو اب کیا مسئلہ ہے۔۔" ارمان نے طیش میں آ کر گدی سے پکڑ کر اسے دیوار سے لگا دیا تھا۔ اور آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک ایک لفظ جما کر ادا کر رہا تھا۔

"چھوڑو۔۔۔" پریشہ نے اسکو دور کرنے کی کوشش کری تھی مگر اب ایسا ناممکن تھا۔۔

"میں نہیں کرونگی تم سے شادی۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے مت راضی ہو تم۔۔ مجھے بھی پھر تمہارے اس فالتو ارادے کی ضرورت نہیں۔۔ زبردستی نکاح کر لو ننگا پھر کیا کرو گی۔۔" اچھے خاصے بندے کا اس نے ابھی دماغ اٹا تھا وہ جو اس سے نرمی سے بات کرنے کا سوچ کر آیا تھا مگر یہاں تو حالات ہی کچھ اور تھے۔

"کیسے کر لو گے تم زبردستی؟۔۔ غنڈہ گردی کے کیا؟۔۔"

"ہاں ہے۔۔ اپنی چیز پر ایسے ہی غنڈہ گردی ہوتی ہے۔۔ اور تمہیں اگر لگتا ہے کہ گھر والے مجھے ایسا کرنے سے روکیں گے تو یہ تمہاری سوچ ہے۔۔ بھولو مت کہ سب اس رشتے پر راضی ہیں سوائے تمہارے۔۔ سب میرے فیصلے ہر خوش ہی ہونگے۔۔" کیا وہ واقعی زبردستی نکاح کرتا؟؟ وہ شہیر تھا ایسا کبھی نا کرتا لیکن زبردستی نکاح کی جگہ پرفیکٹ نکاح ہونے کی نوبت ضرور لے آتا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تم نے تو ساری پلاننگ کر رکھی ہے لندن ریٹرنز۔" وہ بے اختیار بولی ورنہ ارمان کے غصہ کے آگے ہمیشہ کی طرح اسکی بولتی بند ہو چکی تھی اور ارمان کی ناچاہتے ہوئے بھی اسکی معصومیت پر ہنسی چھوٹی جس پر اس نے فوراً اپنے مزاج کی طرح قابو کر لیا۔

"ہاں سیدھے طریقے سے مان جاؤ ورنہ اٹھا کر لے جاؤ نگا اور پھر گن پوائنٹ پر ہمارا نکاح ہو گا۔ بتاؤ ایسا پھیکا پھیکا نکاح قبول ہو گا تمہیں؟؟" وہ دوبارہ سنجیدہ ہو کر بولا۔

"تم جاؤ مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔" پریشہ اسکے سائیڈ سے نکل کر دو سیڑھیاں چھوڑ کر بیٹھ گئی۔

"جار ہا ہوں مگر واپسی باہر آتے وقت دماغ کو سمجھا کر آنا کہ تم نے آنا میرے پاس ہی ہے۔" دیکھ لو کائنات نے کیسے ملایا ہے۔" ارمان ساری باتیں کر چکا تھا بس محبت کا اظہار ہی نہیں کر رہا تھا اور شاید پریشہ اظہار کے بعد راضی ہو جاتی۔ اسکے چھلکتے سراپے پہ محبت اور احترام کی نگاہ دوڑا کہ وہ سیڑھیوں سے اتر گیا۔

www.kitabnagri.com

"اوہ ولا گرا کیلی بیٹھی ہے۔" شاید غصہ ہو تم ہم سب پر ایک کام کرو چھت پہ جاؤ اور وہاں جا کر زور زور سے چلاؤ تمہاری حالت میں چیخنے سے بہت افاقہ ہو گا۔" ارمان کے جانے کے بعد سعدی اسکا دماغ کھانے کو آگیا تھا۔ اور چھت پہ بھیجنے کا کیا طریقہ نکالا بلاشبہ سعدی کو ہی ایسی باتیں سوچ سکتی ہیں۔

## Posted on Kitab Nagri

اور بہت فورس کرنے کے بعد اسے چھت پر بھیج چکا تھا۔ وہ بھی کھلی فضا میں سکون چاہتی تھی۔۔ اپنے دل کا گرد و غبار نکالنا چاہتی تھی جو اسے اندر ہی اندر زخمی کر رہا تھا۔

عشاء کے بعد کا وقت تھا۔۔ پریشہ سیڑھیاں عبور کرتی چھت کے دروازے تک پہنچی تھی۔۔ ہاتھ کی تھوڑی سی قوت لگا کر اس نے دروازہ کھولا۔۔

چھت پہ قدم رکھتے ہی پھولوں نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔ ایک لمحے کو وہ ان سب کو وہاں پاتا دیکھ کر سکت زدہ ہوئی۔۔ شایان اور حارث موسیقی گار رہے تھے۔۔

ملاہم مشک اور منہا جسے شامیر نے خاص طور پر بلایا تھا وہ اس پر پھول نچا کر رہی تھیں۔۔

سعدی اور شامیر اسکا ہاتھ پکڑ کے شہزادیوں کی طرح فرش پہ بچھائی گئی پتیوں پر سے اسے گزار کر لائے۔۔ وہ ساری تیاری اسی کے لیے ہوئی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور وہ کیسے چھت پر آئے اسے اندازہ بھی نہیں تھا۔۔ شاید ان کے دوسرے حصے سے آئے تھے۔

پریشہ اس استقبال پر خوش ہو گئی تھی مگر اس سب کی وجہ کو سمجھنے سے قاصر تھی۔۔ ملاہم اس پر پیتیاں اچھال رہی تھی اور وہ گول جھولا جھوم کر ان پتیوں کو محسوس کرنے لگی تھی۔۔ کھلی فضا اسے سکون دے رہی تھی۔۔ ہر سانس کے ساتھ ایک

## Posted on Kitab Nagri

غم کو خود سے نکال رہی تھی۔۔ ارمان دروازے پہ کھڑا مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا اور اسے خوش دیکھ کر اسے بھی سکون مل گیا تھا۔۔ ارمان کے اشارے پر وہ سب باہر جانے لگے۔۔  
منہا نکلتے وقت اسکے کان میں سرگوشی کرنا نہیں بھولی تھی۔۔

"بی بی میں چاہتی ہوں آپ ہی میری بڑی بھابھی بنیں کسی اور کو میں بالکل بھائی کے ساتھ برداشت نہیں کروں گی۔۔ پانی میں ڈوبا کر جان لے لوں گی۔۔" پریشہ نے اسکی بات کا اشارہ سمجھ کر مسکراہٹ کو ہونٹوں تلے دبایا۔۔ اور ہونٹ کترتی آگے چلنے لگی۔

منہا اس سے چھوٹی تھی اور وہ اسکا نام نہیں لیتی تھی۔۔

ان سب کے جانے کے بعد وہ پتیوں پر سے گزرتی بورڈ کے پاس گئی جہاں اسکی بچپن سے لے کر اب تک کی بے تحاشہ تصویریں لگی تھیں۔۔ اور ابھی چند گھنٹے پہلے گھر میں تیار ہوتے وقت کی بھی۔۔ پریشہ اس تصویر کو دیکھ کر بھی حیران ہوئی کہ اتنی جلدی کیسے فوٹو گراف بن گئی۔

چھت گولڈن فیری لائینس سے سچی ہوئی تھی۔۔ بورڈ کے نزدیک ہی خوبصورت پشاوری قالین بچھا تھا اور اس پر دو آرام دہ چیئرز موجود تھیں۔۔

وہ اپنی تصویروں کو ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی کچھ تصویروں میں اسکے ساتھ مان بھی موجود تھا۔۔ انکو دیکھ کر اسکی مسکراہٹ مزید پھیل گئی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ کس کے کام ہیں ایسے سوائے ارمان آفندی کے کون کر سکتا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

وہ تصویروں کو چھو کر بیتے لمحے محسوس اور یاد کرنے لگی تھی۔

ارمان کے گنگناتے کی آواز پر وہ پلٹی تھی وہ گاتے ہوئے اسکی طرف آرہا تھا۔

کل تجھ کو دیکھ تھا میں نے اپنے آنکھ میں  
جیسے کہہ رہی ہو تم مجھے باندھ لو بندھن میں

اس شعر کو سننے کے بعد پریشہ واپسی سنجیدہ ہو گئی۔۔۔ چہرے کے زاویے جیسے بگڑے ہوں اور چہرے پہ سختی ڈر آئی تھی۔  
"کیسا لگا سر پر اتر۔۔۔" بنا تہمید باندھے اس نے پوچھا پریشہ اب بھی اسی حالت میں تھی سر پر دوپٹہ اس وقت بھی ٹکا  
تھا۔ ارمان اس سے ایسے مخاطب ہوا جیسے ابھی ان دونوں کے بیچ کوئی مکالمہ بازی نا ہوئی ہو۔

www.kitabnagri.com

"کچھ بھی کرو تم لیکن میں شادی نہیں کرونگی۔۔۔ یہ سب اچھا ہے بہت محنت کی گئی ہے۔۔۔" پریشہ نے ساری سجاوٹ کو دیکھ  
کر کہا اور خاص کر آج والی تصویر پر طنز مارا تھا۔

مان نے اسکی جلی کٹی پہ بالکل کان نہیں دھرے تھے۔۔

"اعتراف ہو سکتا ہے؟" ارمان نے اسکا ہاتھ محبت سے تھاما تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ شد زدہ ہوئی تھی اور اسکے محبت بھرے انداز کے آگے سارا غصہ ہی بھول گئی تھی غصہ پانی کی طرح بہہ گیا الفاظوں کی قلت سی ہو گئی۔۔ اس وقت کا کتنا انتظار تھا۔۔ اور کمبخت اس وقت زبان سے کچھ نکل ہی نہیں رہا تھا اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

ارمان نے اسے چیئر تک لا کر بیٹھایا اور بورڈ کے سائیڈ میں رکھا اپنا گٹار اٹھا کر اسکے پاس ایک تھام کر گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔

ارمان نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر گٹار کی دھن بجائی۔۔ پریشہ دھن میں کھو گئی تھی۔ ارمان کا فوکس پریشہ کے من موہنے چہرے پر تھا جو اس بجتی دھن کے ساتھ کھلنے لگا تھا۔  
مان نے گہری سانسیں چھوڑیں اور سما باندھا۔۔



بے تحاشہ دل نے تجھ کو ہی چاہا ہے

ہر دعا میں میں نے تجھ کو ہی مانگا ہے

تیرا جانا جیسے کوئی بد دعا

دور جاؤ گے جو تم مرجائیں گے ہم

صنم تیری صنم تیری قسم۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

اشعار گاکر ارمان نے پریشہ کا ہاتھ نرمی سے اسکی گود میں واپس رکھا اور گٹار پر گرفت کری۔۔ اس نے اب پریشہ کے لیے اپنی لکھی نظم پڑھنا شروع کری تھی۔۔



تم ہی ہو وجہ اب جینے کی  
تم ہی ہو میرے دل کی بندگی  
تم کو چاہنے کے بعد سب بھول گیا ہوں  
تم ہی اب اس دل کی ملیکہ ہو  
مجنو تمہارے اقرار کا منتظر ہے  
ہاں کر دو ورنہ مجھے کسی کا ڈر نہیں ہے  
مجھے محبت اس رب نے ہی کرائی ہے  
اب انتظار میں یہ تمہارا خادم ہے  
مجھے شاعروں کی طرح لفظ بننے نہیں آتے  
تو لڑکی اب بس اقرار کر دو  
لڑکی اب بس اقرار کر دو

و

## Posted on Kitab Nagri

ہ اقرار ہی کرتی اور اقرار کرنا ہی تو چاہتی تھی۔۔ مان نے کی گائی گئی نظم میں پریشہ کھو چکی تھی۔۔ کتنے انوکھے طریقے سے ارمان آفندی نے محبت کا دعویٰ کرا تھا۔۔

پریشہ نے آنکھیں کھول کر گٹار سے اسکا ہاتھ ہٹایا اور خود گلوکاری سے جواب دینے لگی مگر اس کو وہ بجانا نہیں آتا تو ارمان نے اپنے ہاتھ سے اسے گٹار بجوایا تھا۔۔



بلاوے مجھے یارے آج تیری گلیاں  
بساؤں تیرے سنگ میں الگ دنیا۔۔

پریشہ کے گانے کے اسٹائل میں اقرار سن کر ارمان خوشی سے کھڑا ہو گیا اور پریشہ اسکی حرکت پر زور زور سے ہنسنے لگی۔۔  
"آئی نیوڈیٹ۔۔ تم مان جاؤ گی۔۔" ارمان نے گٹار کو سائیڈ میں کر دیا تھا۔۔

ارمان پریشہ کو بالکل چھت کے درمیان میں لے آیا تھا۔۔

اور اسکے پاس گھٹنوں کے بال واپس نکاتا تھا۔۔

ارمان نے اسکے آگے بریس لیٹ کا باکس آگے کرا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ کی آنکھوں کے سہر میں کھوتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"پریشہ کیا تم میری محرم بن کر زندگی میں آؤ گی؟۔۔"

بند اتم سے عشق کر بیٹھا ہے۔۔ کب ہو اکیسے ہو ا کچھ اندازہ نہیں۔۔ مگر اب تمہارے بنا زندگی گزارنا موت کو منہ لگانے برابر ہے۔۔"

پریشہ نے خاموشی سے اسکے ہاتھ سے وہ باکس لے لیا تھا۔۔

"ہاں پریشہ حیات ارمان آفندی کی محرم بننے کے لیے راضی ہے۔۔" وہ کھل کھلا کر گول جھومی اور اتنے میں آسمان آتش بازی سے چمک اٹھا۔۔

"ارمان یہ سب بہت خوب صورت ہے۔۔ تم نے مجھے سر پرانز کر دیا۔۔ میں نے جیسا سوچا تھا کہ میرا ہیرو بھی مجھے بہت اچھے سے پرپوز کرے گا مگر تم نے تو سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔۔"

'ولا ہی۔۔۔' پریشہ آتش بازی کو دیکھ کر کلیوں کی طرح کھل رہی تھی۔۔

"اب یہ پہننا بھی ہے۔۔ ارمان نے بریس لیٹ باکس سے نکالا اور اسکے چوڑیوں بھرے ہاتھ میں پہنا دیا۔۔"

"ویسے بریس لیٹ؟۔۔ لوگ انگھوٹی پہناتے ہیں اور یہی طریقہ کار بھی ہے۔۔" پریشہ کو بریس لیٹ بھی پسند آیا تھا مگر وہ اسے تنگ کرنا چاہ رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

انگھوٹی تو گڑیا تم پہنی ہوئی ہو۔۔۔" ارمان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکے سامنے کر کے لہرایا تو وہ حیرانی سے منہ کھلے تھی۔۔۔ کیسے سب اس نے میچ کر رکھا تھا پریشہ کی سوچ تھی۔۔۔ ارمان نے پرپوز ہی اپنے اسپیشل ایجنٹ اسٹائل میں کیا تھا۔  
"یہ ضرور ملا ہم کی حرکت ہے۔۔۔ مجھے پتا بھی نہیں چلا۔۔۔" پریشہ نے سر پہ ہاتھ مارا تو دوپٹہ ہلکے سے سرکا۔۔۔

ارمان کو دوپٹے کا سر کناز ہر لگا تھا۔۔۔ اسے پریشہ ایسے بہت ہی اچھی لگتی تھی اس نے واپس ہاتھ بڑھ کر دوپٹہ سر پہ کیا اور پن سے ٹکا دیا۔۔۔ پریشہ اسکی کاروائی کو خاموشی سے مسکان ہونٹوں پہ روکے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک عورت اور کیا چاہتی ہے کہ جو اسکا ہم سفر ہو یا جو ہم سفر بنے وہ اسے اپنی عزت سمجھے۔۔۔ اس معاملے میں حیات بہت خوش نصیب تھی کیونکہ اسے مان شہیر مل رہا تھا جو عورتوں کی عزت کرنا بخوبی جانتا تھا۔۔۔

"ارے دنیا والوں آج ارمان عرف لندن ریٹیز پریشہ نور سے محبت کا اقرار کر چکا ہے۔۔۔"

پریشہ بھاگ کر چمیر پہ چڑھ کے خوشی سے منہ کے آگے ہاتھوں کا پیلا بنا کر چیخی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکی آواز نیچے لاؤنچ تک گئی تھی اور سب مطمئن ہو گئے تھے۔۔۔ نیچے تو مٹھایاں کھائی جا رہی تھیں۔۔۔ اور تھرڈ جزیشن لان میں ڈھول والے کو بلا کر بھنگڑے ڈال رہی تھی۔۔۔

"حیات نور نیچے اترو گر جاؤ گی۔۔۔" پریشہ کہہ کر سی پر اچھلنے کی وجہ سے ارمان نے فکر سے اسے روکا مگر اس نے اب کہاں سننی تھی۔۔۔ پہلے کبھی سننی تھی جواب سن لیتی۔

## Posted on Kitab Nagri

آج ملن کی رات تھی۔۔

دونوں جانب سے اقرار کی رات۔۔

وہ دونوں ساتھ قالین پر بیٹھ گئے۔۔

پریشہ آسمان میں تاروں کے جھرمٹ دیکھتے ہوئے بولی۔۔

"سنو یار اگر میں شادی کے لیے نہیں مانتی تو کیا تم واقعی زبردستی نکاح کرتے۔۔" ستاروں سے نظر ہٹا کے گردن کو ہلکا سا ارمان کی جانب گھمائے اس نے پوچھا۔

"تم بتاؤ تمہیں ایسا لگتا ہے کیا؟۔۔" ارمان نے اسکی طرف دیکھا تھا جواب تارے گننے لگی تھی۔۔

"اُمم ویسے تم کر تو سکتے تھے کیوں کہ تمہیں کون روکتا اور تم میں ہمت بھی ہے۔۔ مگر مجھے معلوم ہے میرا مان کبھی وہ کام نہیں کرے گا جو اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اور زبردستی نکاح اللہ کو نہیں پسند۔۔ ایسا کوئی کام مان نہیں کرے گا جس سے اسکا رب ناراض ہو۔ اور اسکی گڑیا۔۔" وہ آنکھیں چھپکاتی اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔ وہ اسے مان پکارنے لگی تھی ورنہ ہمیشہ ارمان شہیر ہی کہا کرتی تھی۔

ارمان سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ معصوم تھی یا بنتی تھی۔۔ بنتی ہی ہوگی ورنہ وہ تو میسنی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اسکے یقین پر ارمان نے دل میں ہی اللہ کا شکر کرا تھا۔۔ اسے اپنی محبت پر ناز ہو رہا تھا۔۔ اسے خود پر ناز تھا کہ کسی غلط انسان سے محبت نہیں کر بیٹھا۔۔ ارمان نے اٹھ کر وہیں ایک شکرانے کا سجدہ کیا تھا۔۔ وہ اللہ کو کیسے بھول سکتا تھا جس نے اسکی محبت کو اسکے پاس قریب کر دیا تھا۔۔

"زبردستی نکاح کی نوبت ہی نہیں آتی۔۔ مجھے اندازہ تھا اتنے خوبصورت پرپوزل کو دیکھ کر تم انکار نہیں کر پاؤ گی۔۔ تم وقتی غصہ تھیں اور مجھے اندازہ تھا اس بات کہ تم انکار بھی کر سکتی ہو"۔۔ وہ اسکے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے کھیلنے لگی تھی۔۔ یہ پریشہ ہی ہے جو عجیب حرکتیں کرتی ہے۔۔ سب سے الگ!

"نور تمہیں معلوم نہیں کہ ان دو تین ماہ میں یہ آفندی تمہارے لیے کتنا تڑپا ہے۔۔ تم سوچ رہی ہو گی کہ کیوں کبھی میں نے اقرار نہیں کیا۔" ارمان کے کہنے پر پریشہ نے سر ہوں میں ہلایا تھا۔۔

"کیسے کرتا اتنی غلط فہمیوں کا شکار تھا۔۔"

ارمان نے اسے مکمل بات بتائی کہ وہ شانزادہ کو وہ لڑکی سمجھ رہا تھا۔۔

"اومائے گاڈ۔۔ یار تمہارے ساتھ تو فلم ہی ہوئی ہے۔۔ میں نے یہ مس کر دی"۔۔ پریشہ نے بھی شامیر کی طرح افسوس کیا تھا۔۔ اور اسکے بعد اسکی ہنسی بے قابو ہو گئی تھی۔۔

ایک تو اسکے بات بات پہ ہنسنے والی عادت سے ارمان خاصا پریشان تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"بس کرو۔ آنکھیں اور دانت باہر آجائیں گے اگر ہونے والے شوہر کے دکھوں پر ہنسو گی۔" ارمان کی گھوری پر وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"تو مطلب ہم دونوں گدھے ایک دوسرے کو اللہ سے مانگ بھی رہے تھے اور ان ڈائریکٹلی زندگی سے نکالنے کی دعائیں بھی کر رہے تھے۔ جس کا ہمیں معلوم نہیں تھا۔" اویار ہم فول بن گئے۔ جبھی ہماری دعائیں بہت دیر سے قبول ہوئیں اور اتنے وقت میں ہمیں سچ معلوم ہوا۔ "پریشہ اپنے جاسوسی کے انداز میں کہہ رہی تھی۔ اور ارمان تھوڑی پر ہاتھ رکھے اسکی فضولیات سن رہا تھا۔ جو شاید اب ساری زندگی ہی سننی تھیں۔"

"نہیں دعا تو تمہاری جلد قبول ہو گئی۔ ابھی پر سورات کو تم نے ہمارے لیے دعا کری تھی اور دیکھو آج ساتھ بیٹھے ہیں۔ اور رشتہ بھی ہو چکا ہے۔"۔۔۔ اب ارمان اسکو اپنی چالاکی کی بات بتاتا۔

"میں نے تو کوئی دعا نہیں مانگی۔ زیادہ خوش فہم نا ہو۔"

"اچھا وہ کیا تھا کہ یا اللہ اس لندن ریٹیز کی چاہ قبول کر۔۔۔" ارمان نے اسے یاد دلایا۔

www.kitabnagri.com

"تو وہ چاہ یہ تھی۔" پریشہ آنکھیں نکالے بولی۔

"ہاں تو۔۔۔" ارمان کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

"سریہ آفندی تو آج کال رک ریسو نہیں کر رہا۔ ایسے کونسے کام میں مصروف ہے۔"۔۔۔ ضرغام کا ساتھ کافی دیر سے کال لگا کر پریشان کر رہا تھا مگر ارمان کال نہیں اٹھا رہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

فون کے مسلسل بجنے پر ارمان نے فون دور پھینکا اور فون خاموش ہو گیا۔۔

"یہ کیا کرا ہے؟۔۔" پریشہ حیرانی کے عالم میں بولی۔

"کیا۔۔" وہ انجان بنا۔۔

"فون ریسو کرتے نا۔۔ توڑ دیا خواہ مخواہ اب جو تمہیں یاد کر رہا ہو گا کہیں وہ تڑپ سے نادنیا سے گزر جائے"۔۔

"فالتو میں بچ رہا تھا۔۔ اس وقت کسی کی موجودگی برداشت نہیں"۔۔ اس نے فون کی طرف ہکارت سے دیکھا۔

"مسٹر وہ سائلینٹ موڈ پر کر دیتے۔"

"کیا پتے کی بات بتائی ہے مجھے یاد نہیں رہا۔۔ مگر اب کیا زیادہ بجنے پر وہ اپنے انجام کو ہے۔۔"

"ویسے آج کی زندگی کا اصول یہی ہو گیا ہے کہ زیادہ بجنے والی چیزوں کو ایسے ہی خاموش کرادیا جاتا ہے چاہے وہ انسان ہو یا

بے جان شے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پریشہ تیور چڑھائے اسکی باتیں سن رہی تھی۔

"بھائی اب تو فون بند آرہا ہے۔۔" حاتم نے فکر سے کہا۔۔

"پتا لگاؤ ایسے کونسے کام میں آفندی مشغول ہے جو کال تک ریسو نہیں کر رہا۔۔" مجھے کچھ برے ہونے کی بو آ رہی ہے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اگر ضرغام کے علم میں ہوتا کہ جس چیز پر اب اسکی نظر ہے وہ مان کی ہونے کو ہے تو یہ غصہ سے پاگل ہو جاتا۔  
"سرویسے آپ اس لڑکی کا کیا کریں گے؟۔ کیا پانچویں بیوی بنائیں گے؟۔" حاتم ڈرتے ڈرتے بولا اسے جاننے کا تجسس ہو رہا تھا۔

"جو بھی کروں اسکی تم فکرنا کرو۔ اپنے کام سے کام رکھا کرو۔" ضرغام نے چبا چبا کر لفظ ادا کرے اور دروازے سے آتے ایک نڈھال شخص کو دیکھ کر مغرور انداز میں ہنسا۔

اسکے ساتھی نے دھکا دے کر اسے ضرغام کے قدموں میں گرایا تھا۔ ضرغام نے اسکی انگلیوں پر اپنے بھاری بوٹ رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں کچل دیں۔ حاتم کی اتنے ظلم پر روح فنا ہو رہی تھی۔ اسے اس شخص کے ساتھ آگے کیا ہوتا ضرغام کے ہاتھوں آسکا بھی اندازہ تھا۔

"ضرغام خان سے غداری کری ہے تو نے۔ کیسے پولیس کو پتا چلا کے وہاں لڑکیاں تھیں۔" بول۔۔ ضرغام نے مٹھی میں اسکے بال پکڑ کر دیوار سے سر مارا۔

وہ شخص خون سے لت پت زمین پر گر گیا۔ وہاں کھڑے اسکے باقی ساتھی ایسے کھڑے تھے جیسے یہ سب عام بات ہو کسی کو اسکی تکلیف اور سسکیوں سے کوئی سروکار نہ تھا۔

"زندہ دفنا دو اسے۔۔ آخر خان سے غداری کی یہی سزا ہے۔ اور وہ جو نئی لڑکیوں کا سودا ہوا ہے اس میں احتیاط کرنا کہیں دوبارہ کام نا بگڑ جائے۔۔ آخر دس کروڑ کی بات ہے پارٹی کو ناراض نہیں کر سکتے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"جی خان بھائی"۔۔ اس کے ساتھی اس شخص کو گھسیٹتے ہوئے اسکی جی حضوری کرتے ہوئے باہر نکل گئے۔۔

"تم حاتم دھیان رکھو کہ گروپ میں کوئی ایسا غدار نہ نکلے... اور جو کام اس جگہ کا بولا ہے وہ جلد از جلد کرو۔۔ اب اس لڑکی کو حاصل کرنے کی چاہ مزید بھڑھ گئی ہے۔۔ اور آفندی کو تکلیف پہنچانے کا وقت ہو چکا ہے۔۔" ضرغام نے جھٹکے سے چیئر سے اٹھ کر ریت کا پینڈلم الٹا تھا۔

اسکا جنون اس کے سر پہ چڑھ کے بول رہا تھا۔۔

جرم کی دنیا کا وہ گینگسٹر تھا۔۔ ملک کی پولیس اسکی تلاش میں تھی۔ اور پریشہ کو حاصل کرنا اسکی ضد بن گئی تھی۔۔ وہ اس سے محبت نہیں کرنے لگا تھا بلکہ ارمان سے بدلہ چاہتا تھا جو اس نے اس کے دوست کو تکلیف دی اب وہ تکلیف ارمان کو دینا چاہ رہا تھا مگر بھول رہا تھا کہ پھر ارمان آفندی بھی اپنے نام کا ہے وہ بھی ایک ایجنٹ جسکا ضرغام کے علم میں ہی نہیں تھا۔۔



"چلو نیچے اب بہت ہو گیا اور ٹھنڈی ہوا بھی چلنے لگی"۔۔

دونوں دروازے تک آئے تھے پریشہ آگے تھی ارمان نے اسے آواز دے کر روکا۔۔

"ایک بات تو سننی جاؤ"۔۔ وہ شرارت سے بولا

"اب کیا رہ گیا یار؟"۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اظہار۔۔" مان نے ماتھار گڑا۔

"تو ابھی تو کیا وہ تم نے۔۔ پریشہ نے آنکھیں چھوٹی کری تھیں۔

"وہ اعتراف تھا اظہار باقی ہے۔۔ تو اظہار ہو سکتا ہے؟؟"

ارمان نے اسکی آنکھوں میں جھانکا تو اس نے آنکھیں جھپکا کر ہاں کری۔۔

ارمان نے گہری سانس اندر لی اور پھر باہر چھوڑی۔

"پریشہ حیات نور۔۔ مجھے پریشہ سے پیار ہوا۔۔ حیات سے محبت اور نور سے عشق کر بیٹھا ہوں۔۔" تینوں ناموں پر اسنے

اعتراف کیا تھا۔۔ ارمان پریشہ کو ہر موقع پر حیران کر رہا تھا۔۔ اسکی سوچ سے زیادہ تیز نکلا تھا وہ۔۔

"گڑیا پری یا نور بولوں؟؟۔۔ بتاؤ" وہ چھیڑنے لگا۔

Kitab Nagri

"تمھاری ہی ہوں مرضی جو بولنا ہے بولو میری تو سنتے ہی کہاں ہو۔۔" پریشہ شانے اچکاتی بولی اور خفگی چہرے پر رونما ہوئی۔۔

"ویسے بھی اتنے نام رکھ رکھے ہیں۔۔ بھلا کوئی کرتا ہے۔۔" منہ موڑ کر وہ بڑبڑانے لگی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے میں حیات بولو نگا۔۔ تم میری حیات ہو اس آفندی کی حیات۔۔ مان کے دل کی ملکہ ہو تم۔۔

یہ دل روز تمھارے نام کی تسبیح پڑھتا ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

میری حیات میری زندگی۔۔ "وہ اسکے قریب آیا تھا اور شانے تھام کر ایک ایک لفظ باور کرا کر کہہ رہا تھا اور پریشہ کا چہرہ چاند کی روشنی میں چمکنے لگا۔ اتنی عزت اسے ارمان کے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا تھا۔ وہ اسکی تھی اپنے مان کی اپنے کھڑوس چڑچڑے اور بد دماغ ارمان کی جسکا دماغ صرف پریشہ ہی الٹا سکتی تھی۔ جس پر وہ غصہ کرنے بعد بھی پیار کرتا تھا۔۔

"تمہیں اب ٹھنڈی ہوا محسوس نہیں ہو رہی۔۔" پریشہ نے اسکے اچھے بھلے موڈ کو بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔  
"چلو تم نیچے۔۔ ہیٹر کے آگے منہ دیکر بیٹھنا۔۔" اس سے دور ہو کر وہ خود سیڑھیاں پہلے اترنے لگا اور پریشہ زور زور سے ہنس کر اسکی جلانے لگی۔  
اکتوبر کی راتیں تھیں اور اسلام آباد کا موسم ٹھنڈا ہونے لگا تھا۔۔

ان دونوں کے نیچے جانے کے بعد سب نے کھانا کھایا تھا۔۔ پریشہ رابعہ بیگم کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔۔ انھوں نے ہمیشہ اسے اپنی بیٹی سمجھا اور اتنا لاڈ پیار دیا کہ پریشہ بھی اکثر انھیں بڑی ماما پکارا کرتی تھی۔۔  
ارمان اور شامیر کے اب سمجھ آئی تھی کہ کیوں انکے اماں اب پریشہ کو ان سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔۔



## Posted on Kitab Nagri

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد پریشہ مشک ملاہم اور منہا کے ساتھ کچن میں کولڈ ڈرنک لینے گئی تھیں۔۔

"میں کہہ رہا ہوں یہ لڑکیاں کچھ کرنے کا سوچ رہی ہیں جبھی ساری کچن میں گھسی ہیں۔۔" شامیر تجسس سے بولا۔۔

"یار مجھے سمجھ نہیں آتی تھے انکی اتنی کیوں پڑی رہتی ہے۔۔" سعدی کو چڑھوئی تھی۔

"مجھے کچھ نہیں۔۔ مگر تو سوچ کولڈ ڈرنک لینے کے لیے ایک ساتھ چار لوگ جاتے ہیں کبھی۔۔ کیا گلاسوں کی جگہ ٹینکر میں

کولڈ رنک آرہی ہے جو پوری برات ساتھ گئی ہے۔۔" شامیر نے کچن کی طرف دیکھ کر دوبدو جواب دیا۔۔

شایان نے اسکی شکی مزاج پر ماتھا پیٹا۔۔

"میں دیکھتا ہوں کہ کونسی چار میز کا نفرنس چل رہی اندر۔۔" ارمان شامیر کے سر پہ ہاتھ مار کے کچن کی جانب بڑھا۔۔ اور

شامیر نے جھنجھلا کر سر گھمایا۔۔ وہ ہاتھ مارنے کے چکر میں اسکا ہیئر اسٹائل خراب کر گیا تھا۔

دراصل پریشہ ان تینوں کی کلاس لینے کے لیے کچن میں ساتھ لے کر گئی تھی۔۔

Kitab Nagri

"میسنیوں کیسے ارمان کے کہنے پر مجھے یہاں دلہن بنا کر لے آئیں۔۔ ایسے تیار کروایا ہے جیسے آج ہی نکاح ہے۔۔" پریشہ

نے مشک کی کہنی موڑ کے پیچھے کری تھی اور مشک مسلسل اپنی صفائیاں پیش کر رہی تھی۔۔

"یار چھوڑ دو ہمیں بس ارمان نے بھیجا تھا۔۔ اسی نے بولا تھا کہ اسے اچھے سے تیار کروا کر لاؤ اور ساری چھت والی پلاننگ

بھی اس کی تھی۔۔ دوپہر سے وہ اس سب میں لگا تھا۔۔"

"بولی بھئی یہ بھی بولی۔۔ چیٹر مجھے یہ انگوٹھی کتنی خاموشی سے پہنائی ہے۔۔" پریشہ نے مشک کو سائیڈ کر کے ملاہم پر حملہ

کراتھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

وہ جنگلی بلیوں کی طرح ان دونوں پر نازل ہو گئی تھیں ارمان جب کچن میں داخل ہوا تو اسکی حرکت پر ہنسی ناروک سکا جو فرش پہ ملاہم پہ چڑھی اسکے بال کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جو پریشہ صدمے سے مر رہی تھی اب وہ اپنی اداؤں سے ارمان کو مار رہی تھی۔

ملاہم مسلسل اپنے بچاؤ میں ہاتھ پیر چلا رہی تھی۔۔ بالکل بچپن کی طرح وہ لڑ رہی تھی۔۔

"یار پارٹنر بچالو ہمیں تمھاری بندی ہم پر ناگن بن کر مصلحت ہو گئی ہے۔۔ تم نے کہا تھا ورنہ ہم اپنی بہن سے کچھ نہیں چھپاتے۔ خود تو سائیڈ ہو گئے اور اب ہمیں پھنسا دیا۔" ارمان کو دیکھ کر مشک نے مدد کے لیے بولا اور اسے کھری کھری سنائی تھیں۔

"پریشہ چھوڑو اسے۔۔" ارمان نے بے قابو پریشہ کو پیچھے کرنا تو وہ اسی کو مارنے لگی۔۔ ارمان نے ان تینوں کو موقع پاتے ہی کچن سے نکلنے کا اشارہ کرنا اور وہ جان چھڑاتی شامیر کا خون پینے چلی گئیں۔۔

Kitab Nagri

"وللہ تم تو غصہ میں اور پیاری لگ رہی ہو۔۔" ارمان نے اسے سیدھا کھڑا کرنا جو مسلسل مچل رہی تھی۔۔ اور ہاتھ سے تھوڑی اوپر کرے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔

"اور بھی پیاری لگو گی جب تمھارا سر پھاڑو گی۔" اسکی ناک سکڑی تھی۔ پریشہ نے تو مارنے کے لیے ہاتھ کا مکہ بھی بنا لیا تھا اسکا کوئی بھروسہ نہیں تھا یہ مار دیتی مگر ارمان کے آنکھیں دکھانے پر اس نے منہ بھینچ کر پیچھے کر لیا۔۔

"ویسے آج اس جوڑے میں بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"پہلے بھی پہن چکی ہوں۔۔" پریشہ نے آنکھیں مٹکائے قمر پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

"آج میرے لیے تیار ہوئی ہو باولی اس لیے زیادہ آج اچھی لگ رہی ہو۔۔ ویسے یہی جگہ تھی جب کھیل بگڑا تھا۔" ارمان کی بات پر پریشہ کا منہ کھلا تو اس نے ہاتھ کی پشت سے منہ بند کر لیا۔

"نور کے مان تم بھی اچھے لگ رہے ہو۔۔" پریشہ نے اسکی سفید شرٹ کو دیکھ کر کہا وہ تو سادگی میں ہی قیامت لگتا تھا۔۔

"ویسے تم نے یہ ڈریس میری گرل فرینڈ کے لیے لیا تھا۔" ارمان کا تنگ کرنے کا موڈ ہوا تھا۔۔

"ہنہ نہیں مجھے یہ تب ہی پسند آیا تھا۔ اور میں نے کسی گرل فرینڈ کے لیے نہیں تمھاری بیوی کے لیے لیا تھا جو الحمد للہ میں بننے والی ہوں۔۔" پریشہ نے اپنے مخصوص انداز میں ہاتھ کی بندوق بنا کر اسکے ماتھے پہ رکھی۔۔

"بس یہی قاتلانہ اداؤں سے تم نے میرا قتل کرنا ہے۔" ارمان دل پہ ہاتھ رکھ کہ دلنشیں انداز میں بولا اور پریشہ نے گولی مارنے کے انداز میں ہاتھ کی بندوق پیچھے کری۔ اسکی لیٹینگ پر ساتھ دینے کے لیے مان جھٹکے سے پیچھے ہوا اور واپس سنبھل کر کھڑا ہوا۔۔

"یار میں کیا مارونگی تم پہلے ہی مجھ پہ مر مٹے ہو۔۔" وہ بالوں کو پیچھے کر کے بولی۔۔

www.kitabnagri.com

"اتنی خوش فہمیاں بھی نہیں ہونی چاہیے۔۔ بندہ کچھ بھی ہو بس خوش فہم ناہو۔" ارمان نے اسکی ناک دبائی تھی۔۔

"کیا ہے؟۔۔ واقعی تم سب نے گڑیا سمجھ رکھا ہے۔" انسان ہوں میں۔" پریشہ کو لڈرنک کی ٹرے اٹھا کر باہر نکل گئی تھی۔۔ اسے یقیناً ایک بورڈ کی ضرورت تھی جسے وہ گلے میں ڈال کے گھومتی کے وہ پریشہ حیات آفندی ہے۔۔

دعوت اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی۔۔ رات کی فلائٹ سے حادث اور زری ترکی روانہ ہو گئے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

ملاہم کمرے میں ٹہل ٹہل کر یونی کا ٹیسٹ یاد کر رہی تھی۔۔ اچانک سے یہ مصیبت اس پر نازل ہوئی تھی۔۔ سر پرانز ٹیسٹ کے نام سے۔۔

وہ سر پرانز جس کا ٹیچر نے ایک دن پہلے بتا دیا تھا۔۔

کمرے کی کھڑکی کھلی تھی۔۔ وہ گھر پہ بس اکیلی تھی ابتسام اور سعدی آفس میں تھے اور شمیمہ کسی دوست کے ہاں گئی تھیں۔

"یہ کس قسم کی اردو ہے بھلا کونسے زمانے میں شاعر جی رہا تھا۔۔"

ملاہم کو تشریح یاد نہیں ہو رہی تھی۔۔ اسے اردو سے ہی چڑھتی تھی۔۔ "ایک تو ہمارے ملک میں طلبہ کو پچاس صدی پرانی شاعری پڑھائی جاتی ہے۔۔ ملاہم بڑبڑ کر رہی تھی۔۔"

"غالب کیا ملا آپ کو یہ اتنی شاعری لکھ کر۔۔ اب یہ یونی والے عذاب کی طرح ہمیں رٹواتے ہیں۔۔ ملاہم بال نوچنے کو تھی۔۔"

www.kitabnagri.com

"تبسم سا چہرہ استغفر اللہ ایسا کس کا چہرہ ہوتا ہے۔۔ انسان ہے یا پھولوں کا گارڈن۔۔" ملاہم نے پھر فوکس کر کے یاد کرنے کی کوشش کری۔۔ کھڑکی سے ٹھنڈی ہوائے کمرے کے ماحول کو ٹھڈا کر رکھا تھا۔۔

"واٹ ریش۔۔" ملاہم نے کھڑکی کے پاس جھانکا تو وہاں ایک کالی لینڈ کروزر کھڑی تھی۔۔ پھر جھک کر وہ کاغذ اٹھایا جو ابھی باہر سے کسی نے پھینکا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"Waiting!!"

کاغذ پر لکھے لفظ کی بات سمجھ کر وہ بنا سوچے سمجھے کھڑکی سے کود کر اس گاڑی تک پہنچنے لگی تھی۔۔

"ارے ملاہم مر جائیگی اگر یہاں سے کودی تو"۔۔ اس نے زہن کو جھٹکا اور گلے میں مفلر ڈال کر کاغذ تو ہاتھ میں پہلے سے موجود تھا اسے ساتھ لیتی نیچے باہر بھاگی۔۔

آج تو کسی نا کسی طرح اس زلیل انسان سے ملنا تھا جس نے دو مہینوں سے اسکا جینا حرام کر رکھا تھا۔۔

ملنے کے جنون میں اسکی سوچنے کی صلاحیت ختم ہو گئی تھی اور بنا گھر میں کسی سروینٹ کو اطلاع دیے باہر چلی گئی تھی۔

اس نے یہ بھی نہیں سوچا کہ اگر کوئی خطرناک انسان ہو تو کیا ہو گا وہ تو اپنی دھن میں چلتی گاڑی کے شیشے تک آپہنچی اور دستک دی۔۔



گاڑی کا دروازہ کھلا اور وہ پیچھے ہوئے۔۔

کالے بوٹ زمین پر گویا بجے تھے۔۔

جو شخص باہر نکلا تھا اس نے منہ پہ رومال باندھا ہوا تھا اور ہوڈی پہنی تھی۔۔ ملاہم کو اسکا چہرہ نہیں دکھ رہا تھا۔۔

"کون ہو تم۔۔ کیوں ہریشان کر رکھا ہے"۔۔ ملاہم نے غصے سے وہ کاغذ اس کے منہ پہ مارا تھا اور شخص نے اسکا منہ دبوج کر

اسے زبردستی گاڑی میں ڈالا ملاہم اسے روکنے کے لیے ہاتھ پیر چلا رہی تھی مگر اس مضبوط شخص کے آگے ساری کوششیں

رایگاں تھیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ملاہم نے اسکی بلو آنکھوں میں دیکھا تھا جو غصے سے سرخ تھیں۔ ملاہم کو خوف آنے لگا تھا۔

"پلیز جانے دو"۔۔ وہ رونے لگی تھی۔۔

"میں آئینہ کچھ نہیں بولو نگی چھوڑ دو مجھے۔۔ چھوڑ دو ورنہ میرا بھائی تمہاری جان لے لیگا۔۔ وہ بہت سڑے ہوئے مزاج کا ہے کچھ بھی کر سکتا ہے"۔۔ "سعدی بچاؤ۔۔" ملاہم کی معصوم سی دھمکی پر گاڑی میں اس شخص کا قہقہہ گونجا تھا۔

وہ اپنے آپ کو کوس رہی تھی کہ اس نے ایک بار بھی یہاں آنے سے پہلے سوچا نہیں۔۔ اسکی عقل کہاں چلی گئی تھی۔۔

اس شخص نے اسکی آنکھوں پر کال پٹی باندھ دی اور ہاتھوں کو پیچھے کھینچ کر زبردستی باندھ دیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

ملاہم نے اپنے پیر پہ خود کلہاڑا مارا تھا اپنی لا پرواہی سے۔۔ لڑکیوں کو ہمیشہ ایسے معاملات میں سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔۔ ناجانے وہ شخص کون تھا کیا تھا۔۔ کون جانے کہ وہ اسے ٹریپ کر رہا ہو اور یہ اسکے جال میں پھنس گئی۔۔

لڑکیوں کی عزت بہت نازک ہوتی ہے اور یہ لڑکی پر ہی منحصر ہے کہ وہ کیسے اپنا دفاع کرے کیونکہ بازار دنیا میں بھوکے بھیڑیے لڑکیوں کی عزت نوچنے اور پامال کرنے کے لیے کھلے پھر رہے ہیں۔

www.kitabnagri.com

وہ شخص ملاہم کو کسی جگہ پر لے آیا تھا۔۔ پہلے ملاہم کے ہاتھ کھولے اسکے بعد ملاہم نے خود اپنے ہاتھوں سے آنکھوں پر بندھی پٹی کھولی اور آنکھوں کے سامنے کا منظر دیکھ کر حیران تھی۔۔

کس قسم کا کڈ نیپر تھا۔۔ کسی ویرانی جگہ لانے کی بجائے کسی مال میں کنڈیز اور چاکلیٹ ایریا میں لایا تھا۔۔ ملی کی سانسیں خوف سے پھولی ہوئی تھیں۔۔ اس شخص کو وہاں موجود ناپا کر وہ الٹے قدموں بھاگنے کے لیے مڑی تو کسی سے ٹکرا ہوئی۔۔

اسے دیکھ کر ملاہم کے دل کو سکون اترتا تھا۔



## Posted on Kitab Nagri

ملاہم ڈر سے اسکے گلے لگ چکی تھی۔۔ "مجھے بچا لو وہ مجھے یہاں لے آیا وہ مار دے گا پلینز مجھے گھر لے جاؤ۔۔"

شایان نے اسکے بالوں کو سہلایا اور ہمت بڑھا کر اسے خود سے الگ کرا تھا۔۔ ملاہم کا وجود لرز رہا تھا۔۔ اسے تو سوچ کر ہی جان نکل رہی تھی کہ اگر شایان ناہوتا تو اسکا کیا ہوتا۔۔

ملاہم آگے شایان کو کچھ بتاتی اتنے میں اوپر سیٹ کرے گئے غبارے میں سے ڈھیر ساری چاکلیٹس اور کینڈیز ملاہم کے اوپر گریں وہ حیرانی کے عالم میں شایان کو دیکھ رہی تھی جو بہت مطمئن ہو کر سائیڈ میں ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔  
شایان کے انداز سے اسے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ چاکلیٹس کی بارش اس نے کروائی ہے۔۔

"یہ سب کیا ہے شایان؟" ملاہم حیرت سے بولی۔۔ اسکا خوف کہیں چھپ گیا تھا شایان کے ساتھ ہونے پر وہ خود کو محفوظ سمجھ رہی تھی۔۔

"بتا رہا ہوں پر میری جان غصہ ناکرنا۔۔" شایان کے جان کہنے کی بے باکی پر ملاہم کو ایک سو بیس والٹ کا جھٹکا لگا اور اسکے انداز سے ملاہم سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا چاہتا ہے۔۔

www.kitabnagri.com

شایان اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور ایک چاکلیٹ کھول کر اسکی طرف بڑھائی۔۔ ملاہم نے چھین کر چاکلیٹ کا بائٹ لیا اور کھانتے ہوئے منہ میں ہاتھ ڈالا تو اس بائٹ سے ایک انگھوٹی اس کے منہ میں آئی تھی۔۔

ملاہم نے وہ منہ سے نکالی تو شاکڈ تھی۔۔ مطلب کہ اسے یہاں لانے کا سبب شایان کا پلان تھا مگر وہ اس اس کڈ نیپر کو بھول گئی تھی اور خط لکھنے والے کو بھی۔۔

شایان نے اسکے ہاتھ سے انگھوٹی لی تھی۔۔ اور اپنے کے دلی جذبات کا اس کے سامنے اظہار کیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ملاہم ول یو میری وتھ می؟۔۔ میری ہمسفر بننا پسند کرو گی!۔۔"

"کیا بول رہے تم۔۔"

"اچھا میں نے پوری بات تو بتائی کہاں جو تمھاری موٹی عقل کو کچھ سمجھ آئے۔۔"

وہ تھوڑی دیر خاموش ہوا اور پھر بولا۔

"ملاہم آئی لو یو سوچ۔۔ محبت کرتا ہوں تم سے اور اب مزید سنگل نہیں رہنا چاہتا۔۔"

ملاہم اسکے اقرار پر کھوسی گئی تھی۔۔ دماغ بے خیالی میں چلا گیا تھا۔۔

"تم مذاق کر رہے ہونا۔ دیکھو مجھے پتا ہے بس بند کرو ڈرامہ۔۔"

شایان کو شدید غصہ آیا تھا اسکی بات پر کہ اسکے جذبات کو وہ ڈرامہ سمجھ رہی تھی۔

"یہ بتاؤ کہ شادی کرو گی یا نہیں۔۔" شایان سنجیدہ ہو کر گویا ہوا۔۔

ملاہم اسکے بولنے میں سوچ میں پڑ گئی اور ایک جانب اسکی طرف دیکھا جو امیدیں لیے اسکی ہاں کا منتظر تھا۔۔ وہ جس نے

www.kitabnagri.com

ساتھ زندگی گزارنے کے خواب دیکھ رکھے تھے۔۔

ملاہم نے خوشی سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔ اور اسکی ہاں پر شایان نے پیار سے ڈائمنڈ کی رنگ اسکی انگلی میں چڑھادی۔۔

اسی خوشی میں دوبارہ ان دونوں پر کنڈیز کی بارش ہوئی تھی۔۔

آفندیز کا پرپوز کرنے کا اسٹائل ہی الگ تھا ورنہ

کون مال میں لا کر پرپوز کرتا ہے سوائے شایان علی کے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

شایان نے اقرار کے بعد ایک کاغذ ملاہم کو دیا اور کاغذ کے الفاظ پڑھ کے ملاہم کو اب ساری کہانی سمجھ آئی اور جو نہیں آئی وہ شایان نے خود بتادی۔۔

"آہ یو ایڈیٹ۔۔ مجھے دو مہینوں سے پاگل بنا رہے ہو۔۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں کتنا ڈر گئی تھی۔۔ آئی ہیٹ یو علی آئی ہیٹ یو۔۔" ملاہم کے لیے شایان کو معاف کرنا آسان نہیں تھا۔۔ مگر اسکے پیچھے شایان کی نیت بری نہیں تھی۔۔

"آئی لو یو۔۔"

"نو آئی ہیٹ یو۔۔"

"او کے لو یو ٹو۔۔" وہ بھی شایان تھا اسے باتوں میں پاگل کرنے والا۔۔

"یار زہر لگ رہے ہو تم۔ ابھی چند منٹ پہلے تو دنیا کے سب سے اچھے مرد لگے تھے اور اب۔۔" ملاہم ادھوری لفظ چھوڑ گئی کیونکہ شایان کو اسکی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑھ رہا تھا وہ ماتھے پہ بل ڈالے بل چباتا دائیں بائیں دیکھ رہا تھا جیسے ملاہم وہاں موجود ہی نہیں ہو۔۔

"مگر یہ رائیٹنگ تو تمہاری نہیں۔۔" وہ اسکے سینے پر وار کر چکی تھی۔۔ غصے میں آپے سے باہر ہونے پہ شایان نے ہنستے ہوئے اسے ہاتھ سے پکڑ کے روکا تھا۔۔

اس نے اسکی نیلی آنکھیں دیکھیں جو اسکے ہونٹوں کے ساتھ مسکرا رہی تھیں۔۔

گاڑی میں خوف کے مارے ملاہم کا ان ہر دھیان ہی نہیں گیا تھا۔

"یہ مجھے پرپوز کرنے کے لیے اتنی محنت کری ہے۔۔" ملاہم کا انداز سوالیہ تھا۔۔

"ہاں تمہیں تھوڑا ایڈوینچر کرانا چاہا تھا۔۔ اب تھوڑا سائٹنگ کرنے میں کیا حرج۔۔" اسکی بات پر ملاہم کا منہ بن گیا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"شایان نے ایک شیلف سے چاکلیٹ کا ڈبہ کھول کر ایک چاکلیٹ نکالی اور اسکے آگے بڑھائی۔۔

"سوری یار۔۔ پر میرے جذبات سچے ہیں۔۔ اب سیدھے طریقے سے مزہ نہیں آتا تو میں نے چھوٹا سا مذاق کیا لیکن تمہیں حوصلہ دیا تو تھا کہ میں ہوں تو کچھ نہیں ہو گا۔" شایان چاکلیٹ کا ریپر کھلوتے ہوئے بول رہا تھا۔

شایان نے خط جب بھی ملاہم کو بھیجے تو کسی اور سے لکھوائے تھے ہر بار الگ ہینڈ رائٹنگ ہوا کرتی تھی جب ہی ملاہم کو پتا نہیں چلا تھا۔

"یہ تمہارا مال نہیں جو ایسے ہی چاکلیٹ نکال لی۔۔ ملاہم پتے ہوئے بولی۔۔

"میری جان مال ہونا ہو پر یہاں رکھیں چاکلیٹس تمہاری ہیں۔۔" شایان چاکلیٹ نگل کر بولا کیونکہ ملاہم نے کھانے سے انکار کر دیا تھا۔

"میری وہ کیسے؟"

"کیونکہ یہ سب شایان علی خرید چکا ہے۔۔ جواب تمہاری ہیں۔۔" اس نے اتنے نارمل انداز میں بولا جیسے کوئی بڑی بات نہیں۔۔ اتنی چاکلیٹس تھیں کہ ملاہم پوری زندگی بھی کھاتی تو بھی کم ناپڑتیں۔

"شایان تم واقعی دیوانے ہو گئے ہو۔۔" ملاہم ہنسنے لگی تھی اور خود نے بھی چاکلیٹس پر دھاوا بول دیا کب تک چاکلیٹ سے دوری کرتی آخر خود چاکلیٹس کی پیچھے پاگل تھی۔

"ہوں تو کیا کر سکتے ہیں۔۔"

"کیا یہ سب گھر پہ جائیں گی؟۔۔" ملاہم پر اسرار ہوئی۔

"ہاں۔۔ میں نے چلی ملی کے لیے خریدی ہیں تو ظاہر سی بات ہے کہ گھر ہی جائیں گی۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

یا میرے خدا یا۔۔ ملاہم اسکے پاس آکھڑی ہوئی۔۔

"شایان تم بہت۔۔۔۔"

"کیا بہت؟؟؟" وہ تجسس سے بولا۔۔

"بہت گریٹ ہو"۔۔ وہ چمکتے ہوئے بولی۔

"اومائے پرنس آئی نوایم دا گریٹ شایان علی"۔۔ اس نے ملاہم کو خود سے لگایا تھا۔

شایان کا ایڈوینچر آج ملاہم سے اقرار پر اختتام پذیر ہوا تھا۔۔

ملاہم منیر اب اسکی چلی ملی بن چکی تھی۔۔

اور وہ ملاہم کا محافظ دا گریٹ شایان علی۔۔

شایان علی اور چلی ملی!!



حارث اور زری ترکی پہنچ چکے تھے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

زری سو کر جاگ چکی تھی اور اکیلی ہوٹل کے فلیٹ میں بہرائی بہرائی پھر رہی تھی۔۔

ساری پکینگ کھول لی تھی اب اسکو بوریت ہونے لگی تھی اور حارث جاگنے کا نام نہیں لے رہا تھا آج ان دونوں نے بلو موسک جانا تھا۔۔ "استنبول کی پہچان۔۔"

زری کو بوریت دور کرنے کے لیے شرارت سوچی اور اس نے سائیڈ میں رکھا جگ کا پانی بارش کی طرح حارث پر پلٹ دیا۔۔

"یار کیا کر رہی ہو۔۔" حارث چڑ کر اٹھا تھا اور زری کو ہنستا دیکھ کر خود بھی ہنسنے لگ گیا زری اسکی گود میں سر رکھ کہ لیٹ گئی تھی اور ہاتھوں کو ہوا میں گھما گھما کر اپنے فرمان جاری کرنے لگی۔۔

"ہم یہاں گھومنے آئے ہیں آپکے خراٹے سننے نہیں تو خدا کا واسطہ ہے پاکستان جا کر نیندیں بھرے گا۔۔" حارث اسکے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا۔۔

"ہاں بھئی حارث مان لے بیوی کی بات ویسے ہی ڈائن بن گئی ہے تیری بیوی کہیں کمرے سے باہر ناکال دے۔۔" حارث نے مذاق کرا تھا اور زری جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔

"ڈائن میں نہیں ہوں۔۔ آپ ہی چمگا ڈر ہیں۔۔"

"زری سیریلی چمگا ڈر۔۔" حارث نے منہ تیرھا کر کے انیبر واچکائیں تو اسکے ماتھے پر بل پڑے۔

"حارث سیریلی ڈائن۔۔" زری نے بھی اسکی نقل اتاری۔۔

"پہلے تو بہت میری خوبصورتی کے قصیدے پڑھتے تھے اور اب میں ڈائن لگنے لگی ہوں۔۔"



## Posted on Kitab Nagri

"میں خوبصورتی پر تھوڑی بولتا ہوں۔۔۔ جو مجھے تم پریشان کرتی ہونا اس پر کہتا ہوں"۔۔۔۔۔ حارث نے روک کر اس واپس بیٹھنے کا کہا تھا جو بیڈ سے غصے میں اٹھنے لگی تھی۔۔

"بہت وہ ہیں آپ۔۔"

"ہاں معلوم ہے بہت ہیڈ سم ہوں۔۔" حارث بالوں پہ ہاتھ پھیر کہہ بولا۔۔

"اللہ خوش فہمیاں ہی ختم نہیں ہوتیں۔۔" زری کے بولتے لب رکے تھے جب حارث نے بولنا شروع کرا۔۔

"جب اتنی خوبصورت بیوی ملے گی تو بندہ خوش فہم بھی ناہو۔۔ تم میری زندگی کی انمول چیز ہو جو میرے دل میں رہتی ہے۔۔"

وہ بول کر فریش ہونے کے لیے بیڈ سے اٹھ گیا اور زری اس کے اظہار میں کھو گئی۔۔

Kitab Nagri

یہ پاک بندھن ہوتا ہی بہت حسین ہے۔۔ دو لوگوں کو ایک دوسرے کی عزت کرنا سیکھاتا ہے ایک دوسرے کو مان و احترام دینا سیکھاتا ہے۔۔

حارث فریش ہو کر جب باہر آیا تو زری اس کے موبائل میں منہ دیے بیٹھی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"کونسی جاسوسی کر رہی ہو میڈم۔۔" حارث نے تولیے سے بال رگڑ کر ہیڈ پر تولیہ پھینکا اور زری کے پاس صوفے پر آ کے بیٹھ گیا۔۔

"جاسوسی نہیں کچھ تلاش کر رہی ہوں۔۔" زری کی توجہ موبائل میں ہی تھی۔۔

"تو تلاشی اور جاسوسی کرنا ایک ہی بات ہے۔۔ مجھے فرق سمجھاؤ گی۔۔"

"یہ مل گیا۔۔" حارث موبائل سے نظریں ہٹا کر اسے بتاتی ہوئی اچھلی۔۔

"حارث یہاں المیرا ہوٹل سے کچھ فاصلے پر برگر کنگ ہے وہی جہان سکندر والا۔۔ ہم وہاں جائیں گے کیا معلوم وہ ہمیں مل جائے۔۔" زری پہ بچپنہ سوار تھا۔۔

"کیا بچوں جیسی باتیں کر رہی وہ ایک کتابی کردار ہے۔۔ اور بعد میں چلیں گے وہاں اتنا بھی قریب نہیں وہ۔۔ آج نیلی مسجد اور آیا صوفیا جانا ہے۔۔ گائیڈ انتظار میں ہو گا جلدی سے تیار ہو۔۔" حارث نے اسکی کہنی کو پکڑ کے صوفے سے کھڑا کیا تھا اور وہ دل مار کہ تیار ہونے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

○○○○○○

آفس میں سعدی اور ارمان دونوں ساتھ بیٹھے نیو پروجیکٹ پر بات چیت کر رہے تھے۔۔ اور ارمان نے انسٹیٹوشن کی تعمیر کرانے کی بات سعدی کو بتائی تھی تو وہ بھی جان کر بہت خوش ہوا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار یہ کون خون پی رہا ہے۔۔" ارمان کا موبائل بجنے لگا تھا۔ سعدی کے اسرار پر اس نے کال ریسو کی اور سیدھا بھڑکا تھا۔۔

"اگر یہ کوئی مذاق میں میرا وقت برباد کر رہا ہے تو کان کھول کر سن لے اب یہ میں نمبر ایف آئی آئے کو دوں گا۔۔"

"اوہ آفندی۔۔ ویکم اتنے استقبال پر۔۔ تم تو غصہ ہی ہو گئے۔۔"

"کون بول رہا ہے۔۔" ارمان کو تجسس ہوا۔

"ضرغام خان۔۔۔ جونی کا بھائی دوست حاضر۔۔"

"اب کونسی نئی مصیبت آئی ہے تم لوگوں کو۔۔ لگتا ہے جونی اور اسکے باپ کا حال یاد نہیں تمہیں خان۔۔ اوہ ہاں بار بار ذلیل ہونے کی عادت سی ہو گئی ہوگی۔" ارمان طنزیہ ہنسا تھا۔۔ اسکی جلی کٹی باتیں ضرغام کو بھڑکا اٹھیں۔۔

"اس حال کا ہی حساب لوں گا۔۔ بس اب خیر منالو۔۔ سامنے سے میں خود وارن کر رہا ہوں۔۔ وہ چھمک چھلو پریشہ ویسے بہت حسین نہیں۔۔" ضرغام نے اسکی کمزوری پر ہاتھ رکھا تھا۔

"بغیرت انسان بکواس بند کر اپنی۔۔ ایک لفظ اسکے بارے میں اپنے غلیظ منہ سے ناکالنا۔۔"

"اچھا تم تو غصہ ہی ہو گئے میں بس مذاق کر رہا تھا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کر لو جتنے مذاق کرنے ہیں پولیس تمھاری تلاش میں ہے۔۔ بس کچھ وقت میں تم انکی ضبط میں ہو گے۔۔" ارمان نے اسے حقیقت بتائی۔

"میرا باہر کی پولیس کچھ ناکھاڑ سکی تو یہ تمھاری ڈھیلے آفیسر ز میرا کیا بگاڑ لیں گے۔ گیارہ خون کر چکا ہوں اور دیکھو سہی سلامت پاکستان واپس آ گیا۔۔"

"تمیز سے بات کر۔۔ وہ ملک کے محافظ ہیں۔ اور یہی پولیس تجھے پکڑے گی۔ تیری سوچ ہے میرے انڈر سارے افسران بہت اعتمادی ہیں۔۔"

"یہ افسر خود چور اور کرپٹ ہوتے ہیں۔۔" ضرغام کی کڑی کرلی باتیں ارمان کا صبر کا پیمانہ لبریز کر چکی تھیں۔۔

"ہوتے ہونگے جن کے دل میں کھوٹ ہو گا۔۔ مگر میرے انڈر کام کرنے والے لوگ ایسے نہیں۔۔ وہ ہمارے ملک کے جانباز ہیں۔۔ اور انہوں نے ہی خاور اور جونی کو پکڑا ہے۔۔ اپنی یادداشت پر زور ڈالو۔۔" ارمان نے بھی اپنے ملک کے افسران کی قابلیت کے گن گائے۔۔ صرف چند لوگوں کی وجہ سے ہم ہر ایک کو کرپشن کے اعزاز کا ہار نہیں پہنا سکتے۔

www.kitabnagri.com

"ارمان آفندی۔۔" مان کی آخری بات پر ضرغام آگ بگولہ ہوا۔

"شش زیادہ چیخ کر اپنا گلہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور میرے سامنے تو مت ہی چیخ۔۔ اگر تو چیخ سکتا ہے تو تیری چیخ

کو دبانے کے لیے میری ایک دھاڑ ہی کافی ہے۔۔ گیدڑ ہے تو وہی بن کہ رہ کتابن کے زیادہ مت بھونک۔۔ ویسے بھی تیرے بھونکنا میرے کان برداشت نہیں کر پار ہے۔۔ آیا بڑا غنڈا موالی۔" ارمان کی للکار نے بھی آگ لگانے میں کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔ بولتے ہوئے اس نے سعدی کو آنکھ ماری تھی اور سعدی نے بھی یہی عمل دہرایا تھا۔ ارمان نے اسپیکر آن

## Posted on Kitab Nagri

کیا تھا تو سعدی با آسانی باتیں سن رہا تھا اور اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ ضرغام خان کو فون سے نکال کر پٹخنا شروع کر دے۔۔

"بہت باتیں ہو گئی تو پھر ارمان آفندی اب ایکشن کا وقت شروع ہوتا ہے۔۔ اب تم دیکھو میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں اور وہ تمہاری۔۔۔"

"شٹ یور ماؤتھ بلڈ ڈی۔۔" ضرغام پریشہ کا نام لیتا اس سے پہلے ہی ارمان فون سے دھاڑا تھا۔۔ ان دونوں کی چیخ پکار میں سعدی کو اپنے کانوں پر ترس آ رہا تھا۔۔

"ویٹ آفندی۔۔ کیا معلوم میں اس۔۔ اچھا پریشہ کی جگہ کسی اور کے ساتھ۔۔ وہ تمہاری ایک کزن کیا نام ہے اسکا مشک اور دوسری ملاہم انکے ساتھ بھی برا کر سکتا ہے یا تمہارے کسی بھائی کے ساتھ۔۔" سعدی اسکی بکواس سن کر غصے سے آگے بڑھا تھا مگر ارمان نے اسے پیچھے روکا۔۔

"تیری اوقات ہی یہی ہے ان لوگوں پر ظلم کرنا جو سارے گیم کا حصہ ناہوں۔۔ تمہارا بدلہ مجھ سے ہے تو میری بات کرو خواتین اور دیگر کا نام بھی منہ سے نا نکالنا ورنہ گدی سمیت زبان کھینچوں گا۔۔" ارمان نے یہ دھمکی نہیں دی تھی وہ واقعی ایسا کر سکتا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ٹائم اسٹارٹس ناؤ۔۔ اب مرضی میری کہ تمہیں کیسے تکلیف پہنچاؤ۔۔" ضرغام نے قہقہہ بلند آواز میں چھوڑ کر کہا اور لائن کاٹ دی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان اور سعدی کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا بس ایک بار ضرغام مل جاتا تو یہ دونوں اسے زندہ ہی ناچھوڑتے کیونکہ اس جیسے درندے کو تو جہاں ملے وہیں موت کے گھاٹ اتار دینا چاہیے۔۔

"ارمان نے فون پہ ساری بات انیسر کبیر کو بتائی تھی اور ابان اور انھیں اپنے گھر بلایا تھا۔۔

سعدی نے سب کو فون کر کے ارجنٹ فاروق صاحب کے ہاں ہی بلایا۔۔ انکے اچانک بلاوے پر بوکھلائے ہوئے آئے تھے۔

"بیٹا سب موجود ہیں اب بتا بھی دو کیا کیا ماجرہ ہے۔۔" بڑے تایا ابو حمد ان صاحب نے کہا۔۔

ارمان نے سر اثبات میں ہلایا اور ضرغام کی ساری بات بتادی۔۔

سب بڑے دھیان سے سن رہے تھے اور جیسے جیسے ارمان مزید باتیں بتا رہا تھا انکے پیروں سے زمین کھسک رہی تھی۔۔ گھر کی خواتین تو سر پکڑنے پر مجبور ہو گئی تھیں۔۔

www.kitabnagri.com

ارمان کی بات کہ اختتام پر زوار صاحب نے گہری سانس خارج کری۔۔

"کتنے سال ہم نے ہزاروں دشمنوں کو بھی عزت سے دوستوں میں بدلا۔۔ کتنے سالوں تک ہماری کسی سے دشمنی نہیں رہی مگر ایک لاپرواہی سے پورا آسمان ہم پر تنگ ہو گیا ہے۔ خاور کے معاملے میں لاپرواہی برتنے میں کتنے نقصانوں کی بھرپائی کری ہے۔۔

اگر اس وقت ہم سوچ لیتے تو آج سکون ہوتا۔۔" زوار صاحب دکھ سے بولے۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"چاچو یہ سب ہونا تھا۔۔ اور اسی میں بہتری ہے۔ اب کسی کام کو سرانجام دینے میں گھائے کا سودا بھی کرنا پڑتا ہے۔۔ وہ ہمارے ہاتھ سے نکلتا تو آج کھلا دندا تا ہوا دوسروں کو لوٹ چکا ہوتا۔۔ آپ لوگ خود کو قصور وار نا ٹھہرائیں قصور ہم میں سے کسی کا نہیں۔۔ یہ قدرت کے کھیل ہیں۔۔ اور ہم بس اس کھیل کا حصہ جس میں جیت کسی ایک کے مقدر میں لکھی ہے۔۔ اور قدرت کو حق پسند ہے اور ہم حق پر ہیں۔۔ تو مقدر ہم اپنا خود بنائیں گے"۔۔ ارمان پر سکون انداز میں کہہ رہا تھا اور سب بڑے اسے حیرت سے تک رہے تھے۔۔ انکا بیٹا واقعی بہت بڑا ہو گیا تھا۔۔

"جب تک ارمان ہے تو کوئی اسکے خاندان کی طرف آنکھ نہیں اٹھا سکتا۔۔"

"فاروق ارمان ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔ پریشان ہونے کا وقت نہیں ہمت سے کام لیں۔۔ وہ ضرغام کچھ نہیں کر سکتا اسکا پہلا نشانہ یہ ہو گا کہ کسی کو بھی نقصان پہنچائے تو آپ سب باہر آنے جانے میں احتیاط کرے گا۔ بلا وجہ کچھ وقت کے لیے باہر جانے سے گریز کریں جب تک وہ نہیں پکڑا جاتا۔۔" کبیر صاحب نے فاروق کا کندھا تھپکا کر کہا۔

"ہاں بابا بس آپ لوگ اپنا خیال رکھینگے وہ جانتا ہے کہ میری آپ سب میں جان بستی ہے اور وہ لازمی کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔۔" ارمان شرمندہ ہو رہا تھا کہ سب اس کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔ ضرغام نے ارمان سے دشمنی پالی تھی۔۔ اور وہ اس دشمنی کی آڑ میں کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"بیٹا ہم تمہاری کمزوری نہیں طاقت ہیں۔۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔۔ تم بھی یہ بات نا بھولو کہ آفندیز پر اللہ کس خاص نظر کرم ہے ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔" زوار صاحب نے اسے سینے سے لگا لیا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"آج درجی ہوتے تو مان تم پر بہت فخر ہوتا انکو۔۔ انکا پوتا اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ دنیا کا مقابلہ کرنے کی طاقت حاصل ہو گئی ہے۔۔ زوار اس سے دور ہوتے ہوئے بولے تو وہ مسکرا نے لگا۔۔

ارد گرد نظر دوڑائی مگر وہ کہیں نہیں تھی۔۔ نظریں دشمن جان کی تلاش میں تھیں جو اندر کمرے میں بیٹھی تھی۔۔

وہ دستک دے کر کمرے میں داخل ہوا تو شامیر پریشہ، مشک اور ملاہم کو اب تک ساری باتیں بتا چکا تھا۔۔

"تم کیوں آگئے میں نے بتا دیا تم چلے جاؤ۔۔ ویسے بھی شادی سے پہلے دلہن سے نہیں مل سکتے۔۔" شامیر بیڈ سے اٹھ کر بولا۔۔

"سالے تیری تو میں۔۔ رک۔۔" ارمان اسکو مارتا اس سے پہلے شامیر کمرے سے بھاگ گیا۔۔

وہ چل کر ڈریسنگ تک آیا تھا اور وہ تینوں سامنے بیڈ پر بیٹھی تھیں اور اسی کے کمرے میں موجود تھیں۔

"سنو تم تینوں اپنا دھیان رکھنا بلا وجہ باہر نکلنے کی ضرورت نہیں۔۔ بس یونی سے گھر اور گھر سے یونی۔۔ گارڈز تم لوگوں کے ساتھ ہوا کریں گے۔۔"

"اوکے لندن ریٹرنز۔۔" پریشہ کی جگہ مشک بولی تھی۔۔

"اف۔۔ باز نہیں آوگی تم۔۔" ارمان نے سر جھٹکا۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار ایسا لگ رہا ہے کسی نے پیروں میں زنجیریں باندھ دی ہوں۔۔" ملاہم ناک سکوڑتے ہوئے بولی۔۔

"یار تھوڑے وقت کی بات ہے پھر وہ خبیث پکڑا ہی جائے گا۔۔ کب تک چھپتا پھرے گا۔۔" ارمان نے ان تینوں کی ہمت بڑھائی تھی۔۔

مشک اور ملاہم اسکا اشارہ سمجھ کر باہر چلی گئیں۔۔

پریشہ اٹھ کر اسکے پاس آئی۔۔

ارمان ہاتھوں میں سر دیے تھک کر صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔

پریشہ کی آہٹ پر اس نے مسکراہٹ کے ساتھ اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

آج کی بھاگ دوڑ سے کافی تھکان ہو چکی تھی۔۔ اس سارے معاملے کی خبر اس نے اوپر بڑے اداروں تک پہنچادی تھی بس میڈیا کو بتانے سے گریز کیا۔

Kitab Nagri

"بی بی تم اپنا زیادہ خیال رکھنا۔۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ ہمارے رشتے کے بارے میں جانتا ہے یا نہیں مگر وہ پھر بھی تمہارے بارے میں سب سے پہلے سوچے گا۔۔"

"ارمان مجھے کمزوری نا سمجھنا کبھی! میں تو تمہاری ہمت اور طاقت ہوں۔۔ یاد ہے نا ہم دونوں کیسے بچپن میں سب کی دھلائی کرتے تھے۔۔ ایسے ہی اس ضرغام کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔۔" پریشہ کا نرم و ملائم ہاتھ اسے کندھے پر محسوس ہوا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ اور ایک بات کہنی تھی یا خدا کا واسطہ ہے مجھے لندن ریٹنز کہنا چھوڑ دو۔ تمہاری دیکھا دیکھی میں اب دوسرے بھی بولنا شروع ہو گئے ہیں۔۔" ارمان نے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں مسل کر کہا جو تھکن اور نیند سے لال ہو رہی تھیں۔

"تمہیں میرے بولنے سے مسئلہ ہے یا دوسروں کے؟"۔۔ پریشہ کے چہرے پر شرارت در آئی۔۔

"اف کارس دوسروں کے"۔۔ ارمان اسکی سوال سمجھ چکا تھا۔۔

"ہاں تو میں دوسروں کو منع کر دوں گی مگر میں تمہیں لندن ریٹنز ہی کہوں گی۔۔ مجھے تم منع نہیں کر سکتے۔۔" وہ حق جتانے لگی تھی۔

"تم کہہ لو تمہارے منہ سے اچھا لگتا ہے۔۔" ارمان مسکرایا تھا اور اسکے ہونٹوں کے گرد گہرے گڈے بنے تھے جیسے

ڈمپلز۔۔ لیکن وہ ڈمپلز تو نہیں تھے کیونکہ ڈمپل گال پر پڑتا ہے اسکے ہونٹوں کے نزدیک ہی یہ گہرے گڈے ہو جایا کرتے تھے جو اسکی مسکراہٹ میں کشش پیدا کرتے تھے۔۔

عموماً بہت سے لوگوں کے یہ پڑتے ہیں مگر ہونٹوں کو کھینچنے پر یا لمبی مسکراہٹ پر۔۔ مگر ارمان کے معمولی سے ہنسنے پر وہ واضح ہو جایا کرتے تھے۔۔

"تو لندن ریٹنز تم آرام کرو بہت تھکے ہوئے لگ رہے ہو میرا فل تم سے لڑنے کا موڈ تھا مگر ترس کھا کر چھوڑ رہی ہوں۔۔"

"ترس کھانے کی ضرورت نہیں یہ بولو دل پکھل گیا اور دل تنگ کرنے کی اجازت نہیں دے رہا۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بس تم اب زیادہ سر پہ چڑھ رہے ہو۔۔ میں جارہی ہوں۔۔" ارمان کے سچ کہنے پر پریشہ بات گڈ مڈ کر کے باہر نکل گئی۔

"آپ اتنی جلدی جارہے ہیں۔۔" مشک ابان کے پیچھے دروازے تک بھاگتی ہوئی آئی کہنے لگی۔۔

"ہاں ڈیوٹی پر تھا ورنہ تھوڑی دیر ٹھہر جاتا۔۔" اس نے جلدی میں نگاہ گھڑی پر ڈالی تھی۔۔

ایک تو وہ آرمی کا تھا اوپر سے یونیفارم بھی آرمی کی زیب تن کی ہوئی تھی اور مشک کا دماغ دل کو دغا کرنے سے روک رہا تھا۔۔ وہ اسے بہت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر ابان کے رعب سے بول نہیں پاتی تھی۔۔

مشک افسردہ سی واپس پلٹی تھی۔۔ ابان نے اسے اتنے میں پکارا اور وہ بجلی کی رفتار سے مڑی۔۔

"مجھے بلایانا۔۔" مشک کی آنکھیں چمکنے لگیں۔۔

"یہاں کیا کوئی اور بھی ہے۔۔" ابان کو اسکی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

"کیوں روکا؟" مشک سٹیٹا کر بولی۔۔

"وہ یہ کہارہا تھا کہ۔۔۔" ابان سر پہ کیپ پہن کے بولنے کے لیے لفظ جوڑ رہا تھا۔۔

"کیا کہہ رہے تھے۔۔" مشک کا تجسس بڑھنے لگا۔۔ اسے لگا آج شاید کچھ خاص کہے گا مگر اسکی بات سن کر اسکا چہرہ ہی لٹک گیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تم بہت باہر گھومتی پھرتی ہو تو خیال رکھنا ویسے بھی ابھی حارث بھی گھر میں موجود نہیں تو بلا ضرورت کہیں گھومنے پھرنے کی ضرورت نہیں۔۔" یہ سن کے مشک کا منہ ہی لٹک گیا کان سننے کو کچھ اور تیار تھے اور سنا کچھ اور ہی۔۔

"آپکو فکر ہو رہی ہے"۔ مشک کی ٹھکر اب دوبارہ شروع ہونے لگی تھی۔ وہ ٹھکر کی نہیں تھی مگر ابان آمی کے بندے کو دیکھ کر دیوانی ہو جایا کرتی تھی۔۔

"جو سمجھو۔۔ مگر میری بات ہر عمل ہو جانا چاہیے"۔ ابان کہہ کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔ مشک نے گاڑی کا نظروں سے تعقب تب تک نہیں چھوڑا جب تک اس کا سایہ تک نامٹا۔۔ جب گاڑی نظروں سے اوجھل ہوئی تو وہ مین گیٹ بند کر کے بھنگڑے ڈال رہی تھی۔۔

"ہائے۔۔ کیا ہو گیا مشک تجھے۔۔" مشک دل پہ ہاتھ آنکھ جھپکائے اچھلتی کودتی اندر چلی گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حارث اور زری المیرا ہوٹل سے باہر نکل چکے تھے۔۔

استنبیل کی چوڑی سڑکیں اور زری کا ان پر اچھل اچھل کر حارث سے آگے چلنا دونوں حارث کو دیوانہ کر رہے تھے۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"زری گر جاؤ گی سنبھل کر۔۔" حارث نے اسے کہنی سے پکڑ کر کہا۔۔

"یہاں آگے Ispark oto park ہے تو ہم سب سے پہلے وہاں چلیں گے۔۔"

"زری وہ پارک نہیں پارکنگ ایریا ہے۔۔"

"مگر میپ میں تو وہی لکھا تھا۔۔"

ہاں تو پارکنگ ایریا کا ترکی زبان میں یہی نام ہے۔۔ "حارث اسکی شکل پہ آتے جاتے رنگ سے محفوظ ہو کر بولا۔۔ بے چاری زری بے وقوف بن چکی تھی۔



"کیسی زبان ہے۔۔ بھلا ایسا کوئی نام رکھتا ہے۔۔" "اب تمہیں سمجھ نہیں آیا تو کیا نام برا ہو گا۔" حارث ہنستے ہوئے بولا۔۔ زری کو اسکا ہنسنا مذاق اڑانے کے برابر لگا تھا۔۔ وہ دونوں ٹیکسی کر کے نیلی مسجد تک آگئے تھے یہیں انکو گائیڈ بھی جوائن کرتا۔۔

مسجد کا بیرونی حصہ ہی کافی بڑا تھا۔۔

وہ دونوں ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے اندر چلنے لگے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

دنیا بھر کے سیاہ مسجد کی آرائش دیکھنے کے لیے وہاں آئے ہوئے تھے۔۔

راہداری پار کر کے وہ دونوں اندر آئے اور زری تو منہ کھلے مسجد کا اندرونی منظر دیکھ رہی تھی۔۔

"جاناں منہ بند کر لیجیے۔۔ کہیں کوئی کچھ منہ میں نا ڈال دے۔۔" حارث مسلسل اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

اندر گھستے ہوئے ہی گائیڈ نے انھیں جوائن کر ا۔۔ انگریزی میں ہی ان تینوں نے ایک دوسرے سے مکالمہ کیا تھا۔

مسجد کے فرش پر لال قالین بچھے تھے۔۔ اونچی بلند چھت جو مکمل سر اٹھا کر دیکھنے سے نظر آئے۔۔ مسجد کے اندرونی حصے میں دوسو سے زائد کھڑکیاں تھیں اور زری کھڑکیوں کو گننے کی کوشش میں لگی تھی۔۔

حارث کو آج احساس ہو رہا تھا زری کے بھولے پن کا ورنہ شادی کے بعد تو اس میں بیویوں والی روح آچکی تھی۔

مسجد میں سیاہوں کا ہجوم لگا تھا۔۔

گائیڈ انکو مسجد کے بارے میں معلومات دینے لگا اور اسکی تاریخ کے بارے میں بھی روشناس کر رہا تھا۔

"ویسے تو اس مسجد کا اصل نام سلطان احمد مسجد ہے کیونکہ یہ انھی کہ حکم پر 1609 میں تعمیر ہونا شروع ہوئی اور اسکی تعمیر میں پورے سات سال لگے تھے۔۔ 1616 میں یہ دنیا کے نقشے کا حصہ تھی۔۔

سلطان نے بہت چاہ سے اسے تعمیر کرایا تھا اور اس وقت انکی عمر انیس سال تھی۔۔"

گائیڈ پاشا کی باتیں وہ دونوں غور سے سن رہے تھے اور کئی ویڈیوز اور فوٹو گرافز بھی لیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یہ سلطان احمد مسجد بیرونی دیواروں کے نیلے رنگ کے باعث نیلی مسجد کے طور پر مشہور ہے۔ یہ ترکی کی واحد مسجد ہے جس کے چھ مینار ہیں۔

مسجد کے اندرونی حصے میں زیر دیواروں کو ہاتھوں سے تیار کردہ بیس ہزار ٹائلوں سے مضمر کیا گیا ہے مسجد میں شیشے کی دو سو سے زائد کھڑکیاں موجود ہیں تاکہ قدرتی روشنی اور ہوا کا گزر رہے۔۔"

اتنی بڑی مسجد کے لیے دو سو کھڑکیاں مناسب ہی تھیں ان کھڑکیوں کے شیشے بھی رنگ بدلتے تھے۔۔

دوپہر کے وقت تو عام کھڑکیاں نظر آرہی تھیں اسی لیے مسجد کی رات میں خوبصورتی دیکھنے کے لیے حارث نے دوبارہ یہاں آنے کا ارادہ کیا تھا۔

"مسجد کے اندر اپنے وقت کے عظیم خطاط سید قاسم قاری نے قرآنی آیات کی خطاطی کی ہوئی ہے"

گائیڈ کی بتائی ہوئی خطاطی کو حارث اور زری دیکھ رہے تھے جو بہت فن سے کی گئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اس مسجد کی مقبولیت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کے چھ مینار ہیں جبکہ اس کے علاوہ اس مسجد کو ایک بڑے اور چھوٹے چھوٹے گنبدوں کی وجہ سے بھی جانا جاتا ہے۔" پاشا انگریزی میں بتا رہا تھا۔۔

"کتنا بولیں گے یہ؟۔۔ سارے لیکچر آج ہی سنانے ہیں کیا۔۔" زری سن سن کر پک گئی تھی جب کہ حارث بہت دلچسپی سے سن رہا۔

## Posted on Kitab Nagri

"لو انکو دیکھو۔۔ حارث۔۔" زری نے کندھے پر ہاتھ مار کے اسے اپنی طرف متوجہ کیا اور تیز سے میڑھے منہ بنانے لگی۔۔ حارث سمجھ گیا تھا کہ وہ گائیڈ کی باتوں سے بور ہو رہی ہے۔۔

وہ گائیڈ کو تھوڑی دیر میں آنے کا کہہ کر زری کو دوسری طرف لے آیا۔۔

حارث اسے خطاط کے فن سے بھری دیوار کے پاس لے گیا تھا جہاں سورہ رحمن کی آیت لکھی۔۔

"فبی آلا ربکما تکذبان۔۔"

حارث نے آیت کا ورد کرتے ساتھ زری کے ہاتھ تھام کر چومے تھے۔۔ زری نے اس کا لمس کافی دیر تک محسوس کیا اور کئی پل دونوں ایک دوسرے کو مسکراتے ہوئے خاموشی سے تکتے رہے۔۔

"زندگی دور دونوں نے ساتھ پکڑی تھی۔۔ جسے اب ساری زندگی سنبھال کر چلنا تھا۔۔"

اتنے وقت میں تبھی ایک ترک لڑکی شکرانے کا سجدہ کر کے اٹھی اور تیزی سے اپنا کیمرہ اٹھا کر راہداری کی طرف بڑھ گئی۔۔

حارث نے نظروں سے اس کا تعقب کیا تھا اور زری کھا جانے والی نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔

"اوہ سوری۔۔ وہ اس لیے دیکھ رہا تھا کہ اس کا حجاب کتنا اچھا تھا۔۔ یہاں کے ترکوں کا حجاب لینے کا انداز منفرد ہے ہمارے پاکستان میں بہت کم لڑکیاں ایسا کرتی ہیں۔۔" حارث سوچتے ہوئے بولا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

وہ لڑکی کالے گھٹنے تک آتے کوٹ اور ڈھیلی بلو جینس میں ملبوس تھی ایک پل کو حارث کو وہ پریشہ لگی تھی کیونکہ دونوں کے لباس میں کافی مشابہت تھی۔۔ وہ لڑکی مستقل حجاب کرتی تھی اور پریشہ کہیں بھیڑ والی باہر کی جگہوں میں سر پہ دوپٹہ لینا نہیں بھولتی تھی۔۔ ورنہ ہمیشہ ہر وقت دوپٹے سے سینہ تو ڈھانپے ہی رکھتی تھی۔

"آپکو حجابی لڑکیاں پسند ہیں؟"۔۔ زری اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگی۔۔

"حجاب میں لڑکیاں اچھی لگتی ہیں۔۔ مگر مجھے زرفشاں تیمور ایسے ہی پسند ہے"۔۔ حارث نے کہہ کر اسے عزت سے بلندی کے مقام پر بٹھا دیا تھا۔۔

"ٹھیک ہے اب میں بھی کرونگی۔۔"

"زری اگر تم میرے لیے کرونگی تو میں تمہیں فورس نہیں کر رہا تمہاری مرضی جو مناسب لگے۔۔"

"نہیں میاں جی میں یہ اپنے لیے آپکے لیے اور خاص کر اللہ کے لیے کرونگی۔۔ مجھے بھی حجاب لینا پسند ہے بس لیتی کم ہوں۔۔"

Kitab Nagri

حارث نے اسے خود میں سمیٹا تھا۔۔ اللہ نے اسے بہت نیک ہم سفر نوازی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

"اب چلیں وہ بول بچپن گائیڈ ویٹ کر رہا ہو گا۔۔" زری اسکے سینے پہ ہاتھ مار کہ پیچھے ہٹی۔۔ گائیڈ سے زری نے دشمنی پال لی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

آیا صوفیا نیلی مسجد کے سامنے ہی تھوڑے فاصلے پر قائم ہے۔۔ یہ ایک گرجہ اور عجائب گھر رہ چکی ہے۔ اور اب ایک مسجد ہے۔ اسکی تاریخ بہت لمبی ہے۔

زری اور حارث گائیڈ کی تاریخی باتیں سن رہے تھے۔

آیا صوفیا کی تعمیر دیکھ کر ان حارث اور زری نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ کسی بھی دور میں آرٹ اور کرافٹ کی قدر کم نہ تھی۔۔  
آیا صوفیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور چاروں خلفائے راشدین کے نام کی بڑی عالیشان تختیاں موجود تھی۔۔  
لاکھوں سیاہ اس کو دیکھنے آتے تھے۔۔ آیا صوفیا کو بلا شک و شبہ دنیا کی بڑی عظیم عمارتوں میں شامل کیا جاتا ہے۔  
آیا صوفیا کی بیرونی عمارت جتنی خوبصورت تھی اتنی ہی وہ اندر سے بھی خوبصورت تھی۔۔  
جگہ جگہ بڑے بڑے فانوس لگے تھے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آیا صوفیا کو دیکھنے دیکھنے میں مغرب ہو گئی تھی۔۔"

وہ تینوں سڑک پر چل رہے تھے۔۔ اور باقی سیاہ اور مقامی ترک شہری بھی ارد گرد چل رہے تھے۔۔

حارث نے چلتے ہوئے ایک وہاں کے باشندے کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا تھا۔۔

Can you tell me Where is the divan jewelry shop??How much far??



## Posted on Kitab Nagri

سادے چے یو بولو گیکج۔۔

Sadece yu bolgec!!(Just cross the road)

اس باشندے کو انگریزی میں حارث کا سوال تو سمجھ آ گیا تھا مگر جواب نہیں دے پارہا تھا تو ترکی میں ہی بولا تھا۔۔ حارث نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جو پھر مزید ہاتھ کے اشارے سے راستہ بتا رہا تھا کہ سڑک کراس کر کے کچھ فاصلہ پر ہی دیوان جیولر موجود ہے۔۔ مگر حارث کے اسکی زبان سمجھ نہیں آئی۔۔

وہ تبھی گائیڈ نے اسکی ساری بات کا انگلش میں ترجمہ کیا اس باشندے سے مصافحہ کر کے وہ لوگ آگے بڑھ گئے گائیڈ جاچکا تھا۔۔

زری اور حارث نے شاپنگ کرنی تھی اس لیے وہ لوگ واپس نہیں گئے تھے۔۔ اسکے آگے گرینڈ بازار تھا۔۔

اب تک وہ جتنے بھی ترکی باشندوں سے ملے تھے سب ہی بہت مہذب تھے۔۔

حارث اور زری سڑک پار کر کے اس دکان کی طرف چلے گئے۔۔ آج انھوں نے استنبول کی مشہور عمارتوں کے دورے کرے تھے۔۔ اس کے بعد ترکی کے دوسرے شہر گھومنے کا انکا پلان تھا۔

ان دونوں نے یہاں بھی زراشرافت کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔۔ جگہ جگہ رک کر ترکی باشندوں سے اپنی اردو زبان میں باتیں پوچھ کر پریشان کرتے پھر کھانے کے لیے کسی ریسٹورانٹ میں بھی گئے تو وہاں کے ویٹرز کو بھی اپنے پاکستانی کھانوں کے قسیدے انگریزی میں سنائے۔۔ ارد گرد کے دوسرے کسٹمرز جو انگریزی سمجھ سکتے تھے سب ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ

## Posted on Kitab Nagri

ہو رہے تھے۔۔ اور اسی وجہ سے ہوٹل کی گاہکی انکی وجہ سے زیادہ ہوئی تھی۔۔ پہلے تو ہوٹل کا اونرا انکی آنے سے پریشان ہوا تھا مگر بعد میں خوشی خوشی سن دونوں کو دوبارہ آنے کی دعوت دے کر گیا۔۔

حارث نے گلاب کے پھول کا سب کو جادو کر کے دکھایا یہ اس نے سیکھ رکھا تھا اور سب کے سامنے زری کو گلاب پیش کر ا تو وہ کھل کھلا اٹھی۔

oooo

وہاں ترکی کے استنبول میں حارث اور زری اپنے رنگ جمارہے تھے۔۔ اور یہاں اسلام آباد میں آفندیز دوسروں کا چین برباد کر رہے تھے۔۔

شامیر نے یونی میں پھر بجلی کے جھٹکوں کے جلوے دکھائے تھے۔۔  
پرینسپل نے اسے ڈانٹا تھا مگر اسے ڈانٹ سے کوئی فرق نہیں ہوا تھا الٹا بے عزتی ہونے پر دانت نکال کر ہنس رہا تھا۔۔

ضرغام والے واقع کو دو دن گزر چکے تھے۔۔ آفندیز نارمل ہی زندگی گزارنے لگے تھے بس باہر آنے جانے میں احتیاط کر رہے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

سعدی شامیر کے ساتھ بے مقصد سڑک پر گاڑی دوڑا رہا تھا۔ اور شامیر مسلسل اس سے بحث کر رہا تھا۔

ابھی خاموشی سے نازش کے گھر کی دیوار پھلانگ کر سعدی اس سے مل آیا تھا۔

شامیر اور دونوں نے ساتھ پلان بنایا تھا کہ ایک دوسرے کی مدد کر کہ نازش اور منہا سے مل لینگے مگر اب سعدی بات سے پیچھے ہٹ رہا تھا۔

"سالے اسکے ابا آرمی میں ہیں اگر پکڑ لیا تو بہت دھلائی ہوگی۔" سعدی نے اسے ہوشیار کرا مگر شامیر کہاں کسی کی سنتا ہے زبردستی اسے لے کر منہا کے گھر کہ باہر کھڑا تھا۔

وہ دونوں دیوار پھلانگ کر اندر گھسے تھے۔

سعدی نے نظر دوڑائی تو گراج میں ایک لکڑی کی سیڑھی نظر آئی اور جلدی سے اٹھا کر لے آیا۔

Kitab Nagri

شامیر نے سیڑھی منہا کے کمرے کی کھڑکی کے پاس لگائی۔ اور منہا کو کھڑکی کے پاس بلایا منہا فون پکڑے ہی ہڑبڑاتی کھڑکی کے پاس آئی تو شامیر اچھل کر سیڑھی سے پھیلا نکلا کر اندر کودا۔

منہا اسے اچانک اس طرح کمرے میں دیکھ کر حیران و پریشان ہوئی تھی اور وہ مطمئن ڈھیت بنے معصومیت سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کیا مہمانوں کا تم ایسے ویلکم کرتی ہو۔" شامیر کو اسکی پہلی ملاقات یاد آئی اس نے تب بھی یہی بات منہا سے کہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

شامیر نے ہونٹوں تلے دبا گلاب نکال کر منہا کے سامنے کر۔۔

"شامیر آفندی تم یہ گلاب دینے کے لیے اتنی محنت کر کے آئے ہو۔۔ منہا نے ائیر واپچائی تھیں۔

"میڈم گلاب مر جھا جائے گا۔۔ اپنے خوبصورت ہاتھوں سے تھام کر اسکی زندگی بڑھا دو۔۔" شامیر نے اسے آنکھ ماری۔

"پہلے محبت کا اظہار کرو پھر لوگی۔۔ منہا نے بھی چالاکی دکھائی تھی کیونکہ شامیر نے ابھی تک کھل کے محبت کا اعتراف نہیں کیا تھا۔۔

"یہ تو تم شادی کے بعد ہی سنو گی۔" شامیر نے شوخی سے کہہ کر پھول اسکے بالوں میں سجا دیا۔

منہا نے اس سے اس جواب کی توقع نہیں کری تھی اسے لگا تھا کہ اسکی ضد مان لے گا مگر وہ شامیر کیا جو کسی کے دماغ میں آجائے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اے سالے آج کتنی لمبی کانفرنس چلے گی۔" سعدی باہر سے چلایا۔

"آ رہا ہوں۔۔ تھوڑا صبر کر۔۔" شامیر نے کھڑکی سے جھانک کر کہا اور سعدی آگ بگولہ ہوا تھا۔۔

"سویٹ ہارٹ چلتا ہوں۔۔ پھر ملاقات ہوگی۔۔ اینڈ فوکس آن یور اسٹڈیز۔۔" شامیر نے گلاب واپس بالوں سے نکالا اور

اسکے آگے کر۔۔ منہا اسکی باتوں میں کھو کر گلاب لے چکی تھی۔۔

جب وہ ہوش کی دنیا میں آئی تو وہ شعر پڑھ کے نیچے چھلانگ مار چکا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

دل غلطی کر بیٹھا

غلطی کر بیٹھا ہے دل

کیا تھا وہ انسان۔۔ انسان تھا یا کوئی جن۔۔ منہا سوچ جھٹک کر اپنے کام میں لگ گئی جیسے دل کی جگہ منہا غلطی کر بیٹھی ہو۔۔

ارمان پریشہ کو خود اپنے ساتھ گھر لے کر آیا تھا۔۔ آج مارشل آرٹس کی پریکٹس کا دوسرا دن تھا۔۔ پریشہ کی حفاظت کرنے کے لیے اس نے اسے کہا تھا کہ کچھ آرٹس کی بیسک سیکھ لے۔۔

www.kitabnagri.com

پریشہ اسکے ساتھ گھر میں بنے جم میں تھی۔۔

ارمان اسے جو بتاتا وہ اسے کاپی کرتی تھی۔۔

ارمان نے ایک ہوائی بیچ مار کر دائیں لات گھوما کر واپس مڑا اور پریشہ کو عمل دہرانے کا کہا۔۔ اسکی پھرتی دیکھ کر پریشہ کا منہ کھلا رہ گیا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"فوکس۔۔۔" ارمان نے اسے ڈانٹا تو اس نے پہلے زور سے قوت لگا کر ہوائی پنچ مارا اور ٹانگ اٹھا کر گھمانے کے لیے گھومی کے دائیں پیر پہ وزن پڑنے سے وہ نیچے گر گئی۔۔

ارمان جلدی سے اسکے پاس آیا تھا اور اسے اٹھا کر زمین پر ہی بٹھایا وہ درد سے کرا رہی تھی۔۔

"اتنی سی چوٹ پہ تمہارا یہ حال ہے اور تمہیں مکمل کراٹے کنگفو سیکھنا ہے۔" ارمان نے اسے چوٹ کی۔۔ پریشہ کا چہرے کارنگ افق ہوا۔۔

"لندن ریٹیز زیادہ طعنے نامارو۔۔" وہ ٹانگ سیدھے کرتی بولی۔۔

"تم گھر چلو۔۔ جب پیر ٹھیک ہو گا تو پھر کنٹینو کریں گے۔" ارمان اسکے بال پیچھے کرتے بولا جو اسکے گرنے سے اسکے چہرے کا طواف کر رہے تھے۔۔

پہلے ارمان کو جیمنگ کرنے کی حالت میں دیکھ کر اسکا شدت سے دل کیا تھا کہ اسکے ماتھے پر آتے بالوں کو پیچھے کرے مگر آج دوسرے موقع پر ارمان نے اسکے بال پیچھے کیے تھے۔

وہ مسکرائی تھی اور وہ اسکے مسکراہٹ پہ مسکرایا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

پریشہ کے لیے وہ پوری دنیا سے لڑ سکتا تھا پھر یہ ضرغام کیا چیز تھا۔۔ ضرغام نے ملاہم اور مشک کا ذکر کر کے اسکا دھیان بھٹکانے کی کوشش کی تھی مگر مان کی سوئی وہیں اسکی پہلی بات پہ ٹکی تھی۔ اس لیے وہ پریشہ کو مضبوط بنانا چاہتا تھا کہ وہ خود کی حفاظت کر سکے۔۔

"ارمان کتنی محبت کرتے ہو مجھ سے۔" پریشہ کے دل میں کیا سمائی جو سوال کیا تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"اتنی کے تمہیں اپنا بنانا چاہتا ہوں تمہارا بن کے رہنا چاہتا ہوں۔۔ میرا دل تمہارے نام کا ورد کرتا ہے دماغ کہتا ہے کہ ارمان کی حیات بہت میسنی ہے اور دل کہتا ہے کہ بہت معصوم ہے۔۔ اور میری روح کہتی ہے جیسی بھی ہے وہ تو ارمان شہیر کی ہے۔۔"

"مان شہیر"۔۔ حیات مسکرائی۔۔

"تمہارے نزدیک میری کیا اہمیت ہے یہ تو بتاؤ"۔۔ ارمان نے پر جوش لہجے میں پوچھا۔

"تم۔۔ تم تو کہیں بھی نہیں ہو۔۔" پریشہ کو شرارت سو جھی اور وہ انگلی کو تھوڑی پہ رکھ کہ سوچنے کی ایکٹینگ کرنے لگی۔

"سچ میں۔۔" ارمان کو دکھ ہوا۔۔

"تم کہیں کیا میرے دل میں ہو بس یہ کافی نہیں کیا۔۔ تمہارے علاوہ نظریں کسی پر اٹھتی نہیں یہ دل کسی پر دھڑکتا نہیں اور دماغ کسی اور کو سوچتا نہیں۔۔" پریشہ پر سکون سی کہہ رہی تھی۔۔

اور اپنی باتوں سے ارمان کے دل کو ٹھنڈک پہنچا رہی تھیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عصر کی اذانیں کی مسجد سے آوازیں آرہی تھیں تو وہ اسے کمرے میں رابعہ بیگم کے پاس لے گیا تھا۔۔ اور رات میں خود اپنی ذمہ داری پر باحفاظت اسے گھر چھوڑ کے آیا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

دو ہفتے ہونے کو تھے۔۔ حارث اور زری رات کی فلائٹ سے ہی پاکستان واپس آچکے تھے۔۔

ان دو ہفتوں میں ضرغام کی طرف سے ناکوئی کال آئی تھی ناہی وار ہوا تھا۔

لیز امشک ملاہم اور پریشہ کینیٹین میں بیٹھی تھیں۔۔

زری نے جتنی ویڈیوز بنائی تھیں سب پریشہ کو سینڈ کر دی تھیں۔۔ اور پریشہ نے ان سب کو ایک ساتھ ایڈیٹ کر کے دو منٹ کی ویڈیو بنائی اپنے ولاگ میں لگانے کے لیے۔۔ اور فل وقت وہ ان تینوں کو وہی دکھا رہی تھی۔

پریشہ کی کلاسز اسٹارٹ ہو گئی تھیں اور آج نیو سیمسٹر کا پہلا دن تھا۔ اور آج ہی وہ نیندنا پوری ہونے کی وجہ سے ٹن ٹن ہو رہی تھی۔۔ مزید کوئی لیکچر نہیں تھا تو وہ جلدی یونی سے آف کر کے جانے لگی تھی اور ڈرائیور اتفاق سے آج پہلے ہی آچکا تھا۔۔

پریشہ یونی سے باہر پارکنگ ایریا میں گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی کہ اچانک دو بڑی پجیر واسکے سامنے آکھڑی ہوئیں۔۔ اور ان میں سے دو غنڈے نکلے ایک نے ڈرائیور کو زبردستی گریبان کھینچ کر باہر نکالا اور دوسرا پریشہ کی طرف بڑھا تھا۔۔

یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ پریشہ کو کچھ سمجھنے کا موقع نہیں ملا۔۔ مقابل نے اسکے منہ پر کلوروفارم کا رومال رکھا وہ چند پل بچاؤ کے لیے مچلی اور پھر دوائی کے اثر سے بے ہوش ہو چکی تھی۔۔ وہ لوگ اسے گاڑی میں ڈال کر لے گئے۔۔

ڈرائیور جب تک وہاں پہنچا وہ گاڑیاں وہاں سے او جھل ہو گئیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ڈرائیور نے ہانپتے ہوئے ارمان کو فون لگایا تھا اسکے علاوہ اسے کوئی یاد ہی نہیں آئی تھی۔۔

"بولوں دلاور اتنا تجسس بڑھا رہے ہو۔۔" ارمان اسکے ہتھلانے پر بد مزہ ہوا تھا۔۔

"سروہ چھوٹی بی بی کو چند لوگ اغوا کر کے لے گئے۔۔" دلاور کے بولنے کی دیر تھی کہ ارمان اٹے قدموں آفس سے بھاگا جس چیز کا اسے ڈر تھا وہی ہوا تھا۔۔ آج اس نے ضرغام کو چھوڑنا نہیں تھا۔۔

مشک اور اندر باقی سب کو پتا چلا تو وہ سب ہی چاچو زوار صاحب کے ہاں گئے تھے۔۔

ارسلہ تو سن کر بے ہوش ہو چکی تھیں۔۔ جوان جہان بیٹی کا اغوا ہونا کسی برے خدشے سے کم نہیں تھا۔۔

ارمان نے پورے پولیس اٹیشن کو سر پہ اٹھایا ہوا تھا۔۔ اوپر سے لے کر نیچے تک کے افسران کے حلق میں جان آگئی تھی۔

"آپ لوگ کیسے کام کر رہے ہیں وہ لوگ سڑکوں پر دندناتے پھر رہے ہیں اور آپ لوگ انہیں پکڑ نہیں پائے۔۔ میں بتا رہا

ہوں اگر حیات کو کچھ ہوا تھا سب کے لیے بہت برا ہو گا۔۔ کسی کی بھی بخشش نہیں ہو گی۔۔" اسکی باتوں سے وہاں موجود

تمام لوگ ہل گئے تھے۔۔ یہی بات تھی کہ وہ کوئی غلط بات برداشت نہیں کرتا تھا اور سامنے والے کی دنیا ہلا دیتا تھا۔

پولیس مسلسل اسکی تلاش میں لگی تھی جگہ جگہ چھاپے مارے جا چکے تھے۔۔ مگر پتا نہیں آسمان کھا گیا تھا یہ زمین نکل گئی جو

اسکا پتا ہی معلوم نہیں ہو رہا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

کسی عمارت کے بیچ و بیچ پریشہ کرسی پر بندھی پڑی تھی۔۔ ہاتھ پائی پہ حلقہ سادامن بھی پھٹ چکا تھا۔۔  
پریشہ کو جب ہوش آیا تو اسکا سر بہت بھاری ہو رہا تھا جیسے کسی نے ہتھوڑے مارے ہوں۔۔ وہ مندی مندی آنکھوں سے  
سب پہچاننے کی کوشش میں لگی تھی۔۔

مکمل ہوش آنے پر جب اس نے آنکھیں کھولیں تو ضرغام بھوکا شیر بنے دوسری کرسی پر اسکے سامنے بیٹھا تھا پریشہ نے  
اپنے اوپر نظر دوڑائی تو اسکا دوپٹہ گلے میں ہونے کی بجائے ضرغام کے قدموں میں پڑا تھا۔  
پریشہ اتنی تو سمجھدار تھی کہ اسے ضرغام کو پہچاننے میں وقت نالگا۔

"چھوڑو جانے دو مجھے"۔۔ پریشہ نے قوت لگا کر بازو ہلانے کی کوشش کی مگر سب بندھے ہوئے تھے۔۔

"شش۔۔ تم تو غصے میں انگار ہوئی اور حسین لگ رہی ہو۔۔ جب ہی ارمان آفندی تم پر دیوانہ ہے۔۔ اور مجھے بھی  
خوبصورتی سے اپنی طرف مائل کر چکی ہو۔۔" ضرغام نے انگلی اسکے چہرے پہ پھیری تھی تو پریشہ نے کراہیت سے منہ  
پہچھے کیا۔۔

ضرغام کو جیسے ہی یہ خبر ملی تھی کہ ارمان اور پریشہ کا رشتہ ہوا ہے اس نے تبھی فوراً پریشہ کو اٹھوانے کے لیے اپنے آدمی  
بھیج دیے تھے۔۔ اور وقت بھی آگیا تھا ارمان سے سارے حساب چکتے کرنے کا تو دیری کس بات کی۔

"دور رہو ہاتھ مت لگانا۔۔ ذلیل انسان۔۔" پریشہ چیخی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"دس بار لگاؤنگ۔ اور اسکا حق رکھتا ہو نگا جب ہی تو لگاؤنگ۔ ڈار لنگ ابھی ہمارا نکاح ہو گا یہاں تو شاباش اپنا موڈ ٹھیک کرو"۔  
۔ ضرغام کی بات پر پریشہ خوف سے کانپی۔۔

"کوئی نکاح نہیں ہو گا۔ میرا نکاح صرف آفندی سے ہو سکتا ہے اور وہ یقیناً مجھے ڈھونڈ نکالے گا۔" کیا یقین تھا پریشہ کا جو ضرغام کے آگے بے جھجک بول پڑی۔۔

"بکواس بند کرو۔۔ اسکے فرشتوں کو بھی اس جگہ کا معلوم نہیں پڑے گا۔" وہ فاتحانہ ہنسا۔۔ کتنے ٹائم سے اس جگہ کی تلاش میں تھا اور اسکے پیچھے اس نے حاتم کو لگایا ہوا تھا اب جگہ بھی مل گئی تھی اور موقع بھی۔  
"وہ تمہیں چھوڑے گا نہیں"۔۔ پریشہ کے بار بار چیخنے پر ضرغام کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔۔

وہ اٹھ کر اسکے پاس آیا اور ایک دو تین زور آواز دار تھپیر اسکے منہ پہ رسیدے۔۔ پریشہ اسکے تھپڑ کا درد برداشت نہیں کر سکی تھی اور کرسی پر نڈھال ہوتی ڈھ گئی آنسو لڑھک کر گالوں سے گزر کر اسکی گود میں گرتے چلے گئے۔۔ ضرغام کے اندر کا حیوان جاگ چکا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

اسے بس اب پریشہ کو تکلیف دینی تھی۔۔

"زیادہ زبان نا چلانا آئیندہ"۔ تھپڑ کے بعد اس نے اسکا جڑ ادا بوچے کہا۔۔

ضرغام کے ہاتھ کی موٹی بھاری انگھوٹی تھپیر پڑنے سے پریشہ کا ہونٹ پھاڑ کہ زخمی کر گئی تھی۔۔ اور ہونٹوں سے خون سے رس رہا تھا۔۔

ضرغام کو اس پھول پر بالکل ترس نہیں آیا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اسکا بالوں کو زور سے کھینچ کر اسکو قریب کیا۔۔

"میری مرضی سے یہاں آئی ہو اور اب مر کر بھی تمہیں یہاں سے آزادی نہیں مل سکے گی۔۔ اب پانچویں بیوی بننے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔" جھٹکے سے اسکے بال چھوڑ کر وہ پیچھے ہوا۔۔ اسکی نظریں پریشہ کہ وجود پر تھیں اور پریشہ ان نظروں سے بچ کے حفاظتی مقام چاہتی تھی۔۔ اسے ان نظروں سے گھن آنے لگی۔۔

حاتم کی اتنا ظلم دیکھ کر برداشت جواب دے چکی تھی۔۔ اسکا بھی یہ نکاح کے ان چار بیویوں جیسا حال کرتا۔۔ دو کو طلاق دے چکا تھا۔۔ ایک کو دماغی مریض کر کے مسلسل ٹارچر کرتا ہے اور چوتھی بیوی جو بہت حسین تھی اسکی کسی پارٹی سے اچھی قیمت وصول ہونے پر بیچ چکا تھا۔۔ وہ تیس سالہ مرد نہیں ایک جلا د تھا جس میں انسانیت کا نام و نشان نا تھا۔۔ دل کی جگہ سیاہ پتھر تھا۔۔

حاتم کو ضرغام نے نکاح کے لیے قاضی بلانے کا کہا۔۔

Kitab Nagri

حاتم کے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔ پریشہ میں اسے اپنی چھوٹی بہن نظر آنے لگی تھی۔۔

وقت انسان کو کب بدلنے لگتا ہے یہ انسان کے بس میں نہیں۔۔

ہدایت کی گھڑی کب آجائے اسکا علم بس اللہ کو ہے اور حاتم پہ وہ گھڑی آچکی تھی۔۔



## Posted on Kitab Nagri

پریشہ کو بچانے کے لیے آج وہ ضرغام سے غداری کرنے جا رہا تھا اور غداری کا انجام جانتا تھا مگر اس وقت ایک معصوم کے ساتھ براہو تا دیکھنا اسکی برداشت نہیں تھی۔۔

اس نے ارمان کو کال لگائی۔۔ اور اسے ساری بات بتائی۔۔

ارمان نے اسے پولیس اسٹیشن میں آنے کا کہا۔۔

قاضی لانے کے لیے دوسرا آدمی جا چکا تھا۔۔

مارمار کے ارمان نے حاتم کا برا حال کر دیا تھا۔۔ حاتم کو اپنے تمام گناہ یاد آ گئے تھے اور وہ کفار اچاہتا تھا۔۔ مگر یہاں کی سزا محشر کے دن کی سزا سے پھر بھی ہلکی ہے۔۔

"بھائی میرا یقین کرو میں بھٹکا نہیں رہا یہی وہ جگہ ہے جہاں ضرغام نے اس لڑکی کو رکھا ہے اور وہ اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔۔"

بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ارمان نے اسکی کرسی الٹ دی تھی اور وہ سر کے بل گرا۔۔  
www.kitabnagri.com

"یہ سچ کہہ رہا ہے۔۔ ضرغام بہت ہوشیار ہے اسے معلوم تھا کہ ہمارا ایسی جگہ دھیان نہیں جائے گا جب ہی اس نے پریشہ کو وہاں رکھا۔۔" ابان نے سوچ لڑائی تھی اور حارث کی بات سے متفق تھا۔۔

"ٹھیک تو چلو وہاں اسکی اور جونی اور اسکے باپ کی خبر لینا نا بھولنا۔۔" ارمان نے سرخ آنکھوں سے حاتم کو دیکھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"اور تو یاد رکھ اگر میری حیات کو زرا انچ برابر بھی کوئی تکلیف ہوئی یا اسکے ساتھ کچھ برا ہو تو تیرا وہ باس تو بعد میں مرے گا اس سے پہلے میں تجھے دنیا سے نکالوں گا۔" ارمان کو تو معلوم بھی نہیں تھا کہ اسکی حیات پر ضرغام نے ہاتھ اٹھایا۔ اور حاتم نے یہ بات بتانے کی غلطی بھی نہیں کی اسے یہ سزا پھر بھی قبول تھی۔

"ارمان رکویہ لیتے جاؤ اور اتنے جھٹکے دینا کہ۔۔۔" سعدی نے مسکراہٹ اچھال کر آنکھ ماری اور ارمان ناچاہتے ہوئے ہنس پڑا۔

وہ سعدی کا کرنٹ دینے والا پین تھا۔ اور شامیر نے اپنی کاریگری سے کرنٹ کی مقدار بڑھادی تھی۔

"چلو سعدی ہم زرا چوروں لٹیروں کو منہ دکھائی دے آئیں۔" شایان سعدی کو کہتا ہوا آفیسر کی مدد سے انکے لاک اپ میں پہنچا۔

"بھائی میں بھی چلوں گا اس بار ان لوگوں نے میری جان کو اغوا کیا ہے جو قابل برداشت نہیں۔" شامیر نے التجائی نظروں سے ارمان کو دیکھا جو اسکے میری جان کہنے پر اسے سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔

"بے شرم تمھاری بھابھی بن جائے گی وہ اور تمھیں جان جانو کی لگی ہے۔" ارمان نے اسکے گلا کو اپنے بازوؤں کے گرد دبایا اور اسے ساتھ لے کر نکلا حارث اور ابان گاڑی میں بیٹھ رہے تھے۔

پورا گینگ آج ضرغام کی خبر لینے جا رہا تھا۔ بہت تماشے اور فلم ہونی تھیں۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ پھر تھوڑی دیر بعد کرسی سے نکلنے کی کوششیں کر رہی تھی۔۔

"بے کار میں انرجی ویسٹ کر رہی ہو میری مانوسکون سے بیٹھو قاضی آنے والا ہے۔۔" وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اپنا بوٹ ہلاتا ہوا بولا۔۔

"میں مر جاؤنگی مگر تم جیسے انسان سے نکاح نہیں کرونگی۔۔" ضرغام کی یہی حیثیت تھی کہ پریشہ نے اس پر موت کو ترجیح دی تھی۔۔

"مرنا تو ہے تم نے مگر اس سے پہلے میرے نکاح میں آؤگی۔۔"

پریشہ کی حالت بگڑ چکی تھی۔۔

"تمہیں شرم نہیں آتی کیا یا خدا کا خوف نہیں۔۔" خان یادر کھوالہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔۔ کتنی معصوم لڑکیوں کو تم موت کے گھاٹ سلا چکے پو اور کتنے مظلوموں کی جان لی ہے ان سب کی آپیں لگی ہوگی۔۔ توبہ کرو تم تو۔۔"

"ناڈار لنگ۔۔" لیکچر سننے کا موڈ نہیں ہے یہ اسلامی لیکچر اپنے ارمان کو دینا۔۔ "وہ اسکے قریب آیا تھا۔۔ پریشہ نے سانسیں روکی تھیں۔۔ آنسوؤں کے نشان گالوں پر موجود تھے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بھول جاؤ تم مجھے۔۔ میں زندگی بھر اپنے مان کو یہ باتیں بتاؤں گی۔۔ تمہیں تو پولیس سب سیکھائے گی۔۔" پریشہ طنزیہ ہنسی۔۔ ضرغام نے طیش سے اسے دیکھا اور ایک بھاری مکہ اسکے منہ پہ مارا تو اسکا سر ایک طرف لڑھک گیا۔۔ اس نازک کلی کو تو کبھی کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا اور وہ خان اس پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہا تھا۔۔

ارمان کی سانسیں تھکنے لگی تھیں جیسے کچھ بہت برا ہونے کا خدشہ ہو۔ وہ مزید پریشہ سے دوری برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔ پریشہ کی باتیں محبت کا اعتراف کرنا سب اسکے دماغ میں فلم کی طرح چل رہا تھا۔

گاڑی ایک سو اتنی کی رفتار سے رواں دواں تھی۔۔ زراسی غلطی سے بھاری نقصان اٹھانا پڑتا مگر پریشہ کے آگے ان میں سے کسی کو اپنی فکر نہیں تھی۔۔ پریشہ میں سب کی جان بستی تھی۔

ضرغام نے حیات کی گردن چکڑی اور نر خلا دبانے لگا جس سے پریشہ کو سانس لینے میں دشواری ہوئی۔۔

"لڑکی میری بات غور سے سنو۔۔ اپنے منہ سے ارمان کا نام نا نکالنا۔۔ اور اگر نکاح ناکیا تو میں تمہاری بہن کو اٹھوانے کی بھی طاقت رکھتا ہوں۔۔"

www.kitabnagri.com

منال کے بارے میں دھمکی سن کر پریشہ ٹھنڈی پڑ گئی وہ جس افیت سے گزر رہی تھی منال کو اس میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور اپنی وجہ سے کبھی منال کو اس مصیبت میں نہیں جھونکتی۔۔ وہ بڑھکتی آگ کے شعلوں کو خود تک رکھنا چاہتی تھی۔۔

"ٹھیک ہے میں تم سے نکاح کروں گی۔۔" پریشہ نے اٹک اٹک کر کہا۔۔ اور ضرغام کا چہرہ فتح سے روشن ہوا۔۔

دوسری طرف ارمان دیوانہ ہوئے اسکی تلاش میں تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"لگتا ہے بہن سے بہت محبت ہے ایک ہی بار میں مان گئیں۔۔۔ سلیم قاضی کو بھیجو۔۔۔" ضرغام نے اس کے چہرہ تھوڑی سے اوپر کر اور وہ غرائی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کیا سوچا تھا کہ ارمان کی دلہن بنے گی مگر آج ضرغام خان بازی جیت چکا تھا۔۔۔

"سوئیٹ ہارٹ اب تمہارے ارمان کو تکلیف دینے میں اور مزا آئے گا۔ بہت محبت کرتے ہونا ایک دوسرے سے اب ایک دوسرے کے لیے تڑپ تڑپ کے مر جاؤ۔۔۔" اس نے بلند قہقہہ چھوڑا۔۔۔

"میں تم سے نکاح کرونگی پر ایک شرط پہ۔۔۔" پریشہ نے کہا تو تونرمی سے تھا مگر باقاعدہ نظریں غرار ہی تھیں۔۔۔

"کیسی شرط؟؟؟۔۔۔ بولو۔۔۔"

"میرے یہ ہاتھ کھول دو اور یہ ساری رسیاں بھی کیونکہ بیٹھے بیٹھے کمر اکڑ چکی ہے۔۔۔"

"بس اتنی سی خواہش۔۔۔ وہ سن کر اس کی طرف بڑھا۔۔۔" یہ پہلی اور آخری خواہش ہے جو میں پوری کرونگا اس کے بعد تم میری دسترس میں میرے ہر حکم کے مطابق چلوگی۔۔۔ ضرغام اسے باور کرا رہا تھا۔۔۔ اس کی ہاں سن کر پریشہ کا خون بڑھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

ضرغام آگے بڑھ کے ساری رسیاں کھول رہا تھا اور پریشہ اسے ہونٹ بھیچنے غرائی نظروں سے گھور رہی تھی۔۔۔ وہ بہت حسین تھا پریشہ نے یہی اندازہ لگایا اور اسی وجہ سے اسے خود پہ غرور بھی بہت تھا مگر ہر چمکتی چیز سونا تو نہیں ہوتی۔۔۔

ضرغام رسیاں کھول کے اس سے دور ہو کر کھڑا تھا اور قاضی کا منتظر تھا۔۔۔

پریشہ نے رسیوں سے آزاد ہونے کے بعد گہری سانسیں خارج کریں اپنے ہاتھ دیکھے جس پہ رسیوں کے نشان پڑ چکے تھے۔۔۔ ہونٹ چھو ا جو ضرغام کے تھپڑ سے پھٹ چکا تھا تو اس کی آنکھ میں آنسو آ گئے اسے تکلیف ہو رہی تھی مگر وہ خود کو

## Posted on Kitab Nagri

کمزور پڑنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔ ضرغام زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا جہاں تھپڑ کے نشان موجود تھے۔۔۔

پریشہ نے کرسی سے کھڑے ہو کر آنکھیں میچیں وہ کیا کر رہی تھی ضرغام سمجھ نہیں پایا۔۔۔

بس اب ایک ہی راستہ تھا جان بچانے کا اور وہ بالکل ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ضرغام نے انجانے میں پریشہ کو کھول تو دیا تھا وہ اسے ہلکا لے رہا تھا مگر پریشہ کا شمار عقلمند لوگوں میں ہوتا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کریں اور ارمان کا تصور اسکی آنکھوں میں آیا۔۔۔

پریشہ نے جتنی مارشل آرٹس سیکھی تھی اس سے کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ اس نے مان کا تصور کیا کہ کس طرح اس نے بیچ مار کے لات ماری تھی اور بس۔۔۔

ایک دو تین وہ غصے سے آگے بڑھی جتنی قوت لگا سکتی تھی لگانے کے لیے وہ لگا بیٹھی۔۔۔ زور سے گھوم کر اپنے جو گرز کی لات ضرغام کی گردن پہ ماری۔۔۔ اچانک حملے پر ضرغام نیچے گرا۔۔۔

پریشہ میں ناجانے کہاں سے اتنی ہمت آئی کہ اس پہاڑ وجود کو گرا بیٹھی یہ مان کا اسے دیا بھروسہ اور ہمت تھی کہ وہ سب کچھ کر سکتی ہے۔۔۔ اس وقت کے لیے وہ اسے کراٹے سیکھا رہا تھا۔۔۔

"آہ یو اسٹوپڈ گرل۔۔۔" ضرغام دھاڑتا ہوا جگہ سے اٹھا اور پریشہ کے پیچھے لپکا جو دوپٹہ سنبھال کر باہر بھاگنے لگی تھی۔۔۔ ضرغام کی رفتار بہت تیز تھی اور اگلے ہی لمحے اس نے پریشہ کو گردن سے پکڑ کے نیچے پھینکا۔۔۔

"مجھ سے ہوشیاری بہت بھاری سزا اٹھانی پڑے گی۔۔۔ بھاگنے کے لیے راضی ہوئی تھیں!۔۔۔ اب دیکھو کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔ سلیم قاضی بھیج۔۔۔" ضرغام نے پھنکارتے ہوئے دور پڑی بیلٹ پریشہ پر وار کرنے کے لیے اٹھائی۔



## Posted on Kitab Nagri

پریشہ نے جب اسکی کاروائی دیکھی تو خوف سے آنکھیں میچ لیں بھاگنے کے سارے راستے بند ہو چکے تھے ضرغام نے اسے واپس باندھ دیا تھا۔

قاضی کو اسکا آدمی وہاں لے آیا۔

آج اسے محسوس ہو رہا تھا کہ دنیا اس پہ تنگ ہو گئی ہے۔ یا اللہ اسکی دعا نہیں سن رہا۔

مگر کچھ چیزیں وقت لیتی ہیں اور سہی وقت پر سارے فساد کو حل کر دیتی ہیں۔ یہ ہم انسان بس سمجھ نہیں پاتے۔

قاضی پریشہ سے نکاح کے بول بول رہا تھا اور وہ ہوش سے بیگانی بیٹھی تھی۔

"مجھے نہیں قبول یہ قاضی جی یہ زبردستی کر رہا ہے آپ ہی کچھ خیال کریں۔ کیوں اسکا گناہ اپنے ذمے لے رہے

ہیں۔" وہ حلق پھاڑ کر چیخی تھی۔ مدد کے لیے وہ دل ہی دل میں اللہ کو پکار رہی تھی اور بس ارمان آجائے اور اسے اس سب سے کہیں دور لے جائے آج وہ اپنے حواس کھو بیٹھی تھی۔

"بکو اس بند کرو اپنی۔ قبول ہے بولو۔ بولو۔" ضرغام نے قاضی کے سامنے ہی پہلے اسکا منہ دبوچا تو ہونٹ کی تکلیف سے اسکی سسکی نکلی اور پھر زناٹے دار ایک اور تھپڑ اسکے منہ پہ رسیدا۔

قاضی نکاح پڑھانے کے لیے خود مجبور تھا۔ اسکے آدمی اسے اٹھالے آئے تھے اور جب اس نے نکاح پڑھانے کے لیے انکار کرا تو اسکی بیٹی کو اٹھانے کی دھمکی دے دی۔

"یہ بچی راضی نہیں ہے۔ نکاح نہیں ہو سکتا۔" قاضی کرسی سے کھڑا ہوا۔

## Posted on Kitab Nagri

"بڈھے منہ بند کر جس کام کے لیے بلایا ہے بس وہ کر اپنے مشورہ نادے۔۔" قاضی سے اتنی بد تمیزی پر پریشہ بالکل خاموش ہو گئی اسے کسی بھی چیز کا لحاظ نہیں تھا۔

"بیٹا بتاؤ۔۔" قاضی نے دوبارہ نکاح کے بول پڑھے۔۔

"نہیں قبول۔۔۔" یہ دوسری بار وہ انکار کر رہی تھی۔۔ وہ تب پہلے بس اس لیے مانی تھی کیونکہ اس نے فرار ہونے کا راستہ سوچا تھا۔۔

"میں نے کہا ہاں کرو۔۔۔" ضرغام دھاڑا اور اسے مارنے کے لیے اس نے بیلٹ اوپر کری تھی کہ پیچھے ایک ہوائی فائر ہوا۔۔

ضرغام کا ہاتھ وہیں رکا۔۔

"بلڈ ڈی۔۔۔" وہ ارمان تھا پریشہ کی آنکھوں کو یقین نہیں آیا کہ ارمان نے اسے ڈھونڈ لیا وہ مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارمان غصے سے آگے بڑھا تھا اور ایک مکہ ضرغام کے منہ پہ جڑا جس پہ ضرغام نیچے گرا اور خود بھاگ کر پریشہ کے پاس آیا۔ پولیس ساتھ پہنچی تھی وہاں دس پندرہ غنڈے موجود تھے پولیس پوری بلڈنگ میں پھیل چکی تھی۔۔ شامیر باہر گاڑی میں بیٹھا کوئی بہت اہم معرکہ مار رہا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے جب کرسی پہ بیٹھی رسیوں میں جکڑی پریشہ کو دیکھا تو اسکا دل کسی نے اندر سے جکڑا تھا۔ ارمان نے اسکو ہلایا تو اس نے آنکھیں کھولیں کیونکہ ضرغام کے تھپڑ کے بعد وہ غنودگی کی حالت میں چلی گئی تھی۔

"مان۔۔" پریشہ کے آنسو بہنا شروع ہوئے۔۔ اللہ نے اسکی سن لی تھی جیسے ہمیشہ سن لیا کرتا تھا۔

ارمان اسکے چہرے کو ہاتھ میں لیے تھا۔ "میں آگیا ہوں کچھ نہیں ہو گا۔" ارمان کی آواز میں ہڑبڑاہٹ تھی جو پریشہ کی حالت دیکھنے کے بعد ہوئی تھی۔

"ارمان مجھے معاف کر دو میں نے تمہاری بات نہیں مانی اور یونی چلی گئی۔"

"شش۔۔ میں نے کچھ کہا تمہیں۔۔ اور یہ۔۔" ارمان کی نظر اسکے پھٹے ہونٹ پر پڑی جسے اسنے انگلی سے چھوا اور گالوں پہ نظر پڑنے کے بعد اسکا دماغ الٹ گیا تھا۔ پریشہ کے گال جو ہر وقت گلابی رہتے تھے مگر آج وہ تھپڑ کے نشانوں میں گھیرے تھے۔

"He touched you??Did he slapped you??"

وہ دھاڑا تھا۔ اتنی ہی دیر میں اس نے اسکی ہاتھوں کی رسیاں کھول دی تھیں۔

www.kitabnagri.com

پریشہ نے سرہاں میں ہلایا۔۔ بس یہاں وہ خود پر بالکل قابو نہیں پاسکا تھا۔ پریشہ کی سرہلاتے وقت نظریں پیچھے ضرغام پر گئیں جو ارمان کو مارنے کے لیے اٹھا تھا پریشہ نے ڈر سے آنکھیں میچیں ارمان کو وہ ایسے کرتی اچھی لگی مگر وہ اس حرکت کی وجہ جان چکا تھا۔ اسکا دماغ سوتے وقت بھی الرٹ رہتا تھا۔

ضرغام جیسے ہی ارمان کے قریب آیا ارمان نے پلٹ کر اسے لات ماری..

## Posted on Kitab Nagri

"تیری ہمت کیسے ہوئی اسے مارنے کی؟" ارمان نے ایک ہی ساتھ غصے میں چار پانچ مکے اسکے منہ پہ رسیدے تھے۔۔ ارمان اسکے چہرے کا نقشہ بگاڑنے کے درپے تھا۔۔

ضرغام اس کی جانب سے ایک ساتھ کرے گئے حملوں پہ زمین پر بے سدھ گر گیا۔۔ ارمان ایک نظر پھنکار بھرتے ہوئے اسے دیکھ کر واپس پریشہ کے پاس آیا۔۔

"پریشہ بھاگو یہاں سے کہیں بھی جا کر چھپو میں آ رہا ہوں۔۔۔" اب بس اس پر ضرغام سے انتقام لینے کا بھوت چڑھا تھا۔۔ کس حق سے اس نے اسکو چھو اور اس کو مارا۔۔ آج تک گھر میں کسی نے اسے کچھ نہیں کہا شہزادیوں کی طرح رکھا اور اس نے جانوروں سے بھی بدترین سلوک کرا تھا۔۔ پریشہ کو وہاں چھوڑنا نہیں چاہتا تھا اس لیے اسے وہاں سے نکلنے کا بولا تھا۔۔ اور خود ضرغام کی طرف پلٹا۔۔۔

ضرغام اتنی دیر میں سنبھل کے کھڑا ہو چکا تھا۔۔

ارمان نے اسکے دونوں ہاتھ پیچھے موڑ کے اپنا سر اسکے سر پہ مارا تو وہ لڑکھڑا گیا۔۔

پالٹاؤے میں ضرغام نے ارمان کی پیٹھ پر لات ماری تھی۔۔

"پیچھے سے وار کر رہے ہو۔۔ اسٹریچ۔۔ اب میرا سامنے سے دیکھنا۔" ارمان نے اشتیاق سے کہنے کے بعد اسکا گریبان پکڑا اور اسکا سر پلر پہ زور سے مارا۔۔

"ایجنٹ 312 ہمیں بھی مزے لینے دو۔۔" ابان طیش میں ضرغام کے پاس آیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ایجنٹ۔۔" ضرغام کو ارمان کی یہ صفت کہاں معلوم تھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ کیسے ارمان اس پر اتنے پروفیشنل وار کر سکتا ہے۔۔ جہاں ضرغام کی سوچ شروع ہو رہی تھی وہاں سے تو ارمان سوچنا شروع کرتا تھا۔۔

ضرغام بھی اس سب میں ماسٹر تھا مگر ارمان کے آگے اس جیسے دس بھی کم تھے۔۔ اور ابھی تو ساری بات پریشہ کی تھی تو وہ مکمل بے قابو ہوا تھا۔۔

"ابان اسے اتنا ترپانا کے موت کے لیے ترسے۔۔"

ضرغام واپس سنبھل کے کھڑا ہوا اور ارمان نے زوردار اپنی دائیں لات گھوما کر اسکے پیٹ پر ماری۔۔  
ارمان کا اسٹیمنا کافی مضبوط تھا اور یہ سب اسکی ٹریننگ کی وجہ سے ہوا تھا۔۔

ضرغام جہاں حملے کا سوچتا وہاں ارمان پہلے ہی اسے مار دیا کرتا تھا۔۔ ارمان کے آنے پر ضرغام کا خود کا پلان اس پر بھاری پڑ چکا تھا۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ انھیں اتنی جلدی کیسے خبر ہو گئی۔۔ مگر اسی کے سب سے وفادار آدمی نے اس سے دغا کر دی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہم بھی آگئے برادر۔۔۔" سعدی اور شایان نے زبردست ایٹری مارتے ہوئے بلڈنگ میں آنے لگے۔۔ پولیس اور غندوں کے بیچ جنگ چھڑی ہوئی تھی۔۔

ایک دو غنڈے سعدی اور شایان کی طرف بڑھے تو سعدی نے کچھ نہیں کیا بس اسکے ہاتھ میں اپنا کرنٹ دینے والا پین پکڑا دیا جو شامیر نے تیار کیا تھا اور وہ غنڈہ جھٹکے کھا کھا کر زمین پہ گر گیا۔۔ شایان پر جو وار کرنے والا تھا تو اسکا وار اسی پہ شایان

## Posted on Kitab Nagri

نے کیا تھا۔ اس نے شایان کو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو شایان نے اسکے گھٹنوں پہ اپنے بوٹ مارے اور اسکا ہاتھ پیچھے کر کے مڑوڑ دیا وہ دونوں بے سدھ زمین پر گر گئے۔۔

ضرغام نے ایک حملہ ابان پہ کیا اور دوسرا ارمان پہ جس سے ارمان نیچے گرا۔۔ ضرغام ڈنڈا اسکے سر پہ مارنے کے لیے اٹھا تو ارمان نے ٹانگوں کے ذریعے اسے منہ کے بل گرایا تھا۔۔

"ڈونٹ پلے وتھ می"۔۔ ارمان ہاتھ جھاڑتا ہوا کھڑے ہو کر شہادت کی انگلی اٹھا کر بولا اور اسکا گریبان پکڑ کے اسے پلر کے پاس پھینکا۔۔



پریشہ چھپتی بھاگتی ہوئی سیف جگہ ڈھونڈ رہی تھی۔۔ ایک پلر کے پاس آکر وہ کھڑی ہوئی کہ کسی نے قوت سے اسے کھینچا اور دوسری دیوار پہ لگایا۔۔

"پلیز مجھے جانے دو۔۔ ورنہ تم لوگوں کو ارمان چھوڑے گا نہیں۔۔ بلکہ میں خود ایک چڑیل ہوں زندہ کھا جاؤنگی۔۔" پریشہ آنکھیں میچے خود میں سیمٹی ہوئی بول رہی تھی۔۔

"لڑکی آنکھیں کھولو کوئی اور نہیں تمہارا ارمان ہوں۔۔" ارمان نے ہنستے ہوئے کہا جتنا غصہ اسے ضرغام پہ آ رہا تھا اتنی ہنسی اسے پریشہ کی باتوں پر آرہی تھی۔۔



## Posted on Kitab Nagri

اگر پریشہ بھاگنے کی چالاکی نہ کرتی تو ضرغام سے نکاح ہو جاتا مگر بھاگنے کے چکر میں وقت لگا اور اتنے میں ارمان اور پورا گینگ آچکا تھا۔۔

"رو نہیں بس اب تم بالکل میری حفاظت میں ہو"۔۔ ارمان نے اسکے آنسو صاف کرے وہ لرز رہی تھی اور پھر اس سے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کے رودی۔۔

ارمان اسکے بالوں کو سہلا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے موبائل دوسری معاشرہ سے بھی لگا تھا۔۔

"موبائل اسکی دوسری محبت ہی تو تھا۔۔"

"بس بالکل خاموش اب ایک آنسو اور آواز نہیں نکلے۔ میرے ہاتھوں ابھی اس ضرغام کا حشر بگڑا ہے اب اتنا رونے پہ تمہارا نمبر نا لگ جائے۔۔" ارمان کی دھمکی کا اس پہ کچھ اثر نہیں ہوا اسکے رونے میں کمی نہیں آرہی تھی۔۔ ارمان نے اسے منع کرا تھا کہ کچھ دن یونی نا جائے مگر یہ کسی کی سنے تو تب اور اسے شدید شرمندگی ہو رہی تھی۔۔ مگر ارمان کو سوری کون بولے۔۔ وہ تو بے چارہ ارمان محبت میں اسکے آگے گھٹنے ٹیک دیتا تھا مگر یہ ٹھہری ایک نمبر کی میسنی۔۔

"اچھا تم تو واقعی چڑیل ہو دیکھو تم نے ابھی خود تسلیم کر لیا ہے کہ چڑیل ہو زندہ کھا جاتی ہو"۔۔ ارمان نے اسکا موڈ بہلانے کی کامیاب کوشش کری اسکی بات پر وہ اس سے دور ہٹ گئی۔۔

"تم نے میرے رونے کا ایڈوانٹیج لیا ہے!۔۔" وہ آنسو صاف کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"میں نے نہیں کہا رو اور پھر مجھ سے لگو خود ہی ٹسوے بہا رہی تھیں۔۔" ابھی اندر جنگ کا سما تھا اور ان دونوں کی یہاں بحث بازی شروع ہو گئی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ٹسوے نہیں رو رہی تھی۔۔۔ ضرغام نے مجھے دس تھپڑ مارے، پانچ مکے اور تین بار میری گردن پکڑی اووور ہاں دو بار بال کھینچے ایک بار زمین پر دھکا دیا اور روہ میرے قریب بھی آیا تھا اور فیس بھی ٹپچ کیا۔۔۔" ہائے پریشہ نے کیا شکایتیں لگائیں۔۔۔ ٹھیک ہی لگائیں مگر ہر چیز کی مقدار بڑھادی۔۔۔ ضرغام سن لیتا تو غش کھا کر مر جاتا۔۔۔ اور سب چالاکی سے کہنے کے بعد معصومیت سے نظریں جھکا کر ہونٹ کترنے لگی اور ارمان کے رد عمل کا انتظار کیا۔۔۔

"یہ خبیث مرے گا اب تو میرے ہاتھوں سے۔ اس نے میری معصوم سی گڑیا پر تشدد کیا ہے اب میری جان تم یہ دیکھنا کہ اسکا حشر بھی کیسے بگڑے گا۔۔۔" ارمان کی جسم کی ایک ایک رگ تن چکی تھی۔۔۔ وہ اتنا غصے میں تھا کہ آج ضرغام بامشکل ہی زندہ بچتا۔۔۔

"دیکھو اس نے کیسے تمھاری معصوم کے ہاتھ باندھے تھے۔۔۔" پریشہ نے جھٹ ہاتھ آگے کر کے دکھائے اور رونی شکل سے بولی۔ وہ ارمان کو بڑھکانے کا کام کر رہی تھی اسے ضرغام سے سارے حساب پورے کرنے تھے اور وہ ارمان کے ذریعے ہی مکمل ہوتے۔

"ہاں میری معصوم پریشان نہیں ہو اور بس رونا نہیں ہے۔۔۔" ارمان نے اسکی آنکھوں میں دیکھے کہا۔۔۔ وہ اسے بچوں کی طرح بہلانے کی کوشش کر رہا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ مائنڈلی ڈسٹرب ہو چکی ہے۔۔۔ اور پریشہ بھی شاید خود کو بہلا رہی تھی۔

پریشہ کو سکون مل گیا تھا کہ آخر کار کسی نے تو اسے معصوم تسلیم کیا وہ صرف ارمان ہی کر سکتا ورنہ کسی اور کو بولنے کے لیے بہت ہمت کی ضرورت تھی۔

"حیات تم باہر چلو اور پھر گھر چلی جانا پولیس لیڈیز کا عملہ بھی ساتھ ہے وہ تمھیں باحفاظت گھر چھوڑ آئیں گی مجھے اب بہت ضروری حساب مکمل کرنے ہیں اس خان سے"۔۔۔ وہ بولتے ہوئے بھی مسلسل فون میں لگا ہوا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"میں تمہارے ساتھ جاؤنگی۔۔" پریشہ دوبارہ رونے لگی۔۔

"یار ایک تو تم لڑکیوں کا یہ رونا زہر لگتا ہے۔۔ اور یہ حارث فون کیوں نہیں اٹھا رہا؟۔۔" ارمان نے غصہ میں فون واپس جیب میں کیا۔۔

"پریشہ ضد نہیں کرو مجھے گھر آنے میں وقت لگے گا۔۔" ارمان نے اسے سمجھایا۔۔

"تمہیں پتا ہے میں نے تمہارے سکھائے طریقے سے ضرغام کو لات ماری تھی۔۔ بھاگنے کی کوشش کری تھی مگر وہ بھی رائیگاں گئی اور پھر اس نے مجھے بہت مارا۔ اب میں بھی اسے ویسے ہی مارونگی۔۔" وہ آنکھیں گھمائے بولی ارمان کو شک ہوا کہ کہیں دماغ تو اسکا خراب نہیں ہوا۔

"یار تمہاری حالت ٹھیک نہیں۔۔ آئی پرومس میں خود بعد میں اسکے پاس حساب برابر کرنے کے لیے تمہیں لے جاؤنگا مگر ابھی یہاں سے چلو۔۔" ارمان نے اسکے چہرے کے گرد ایک ہاتھ سے پیالا بنایا۔۔ مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔

www.kitabnagri.com  
ارمان کو اب وہ غصہ دلارہی تھی۔۔ اس نے اسکا ہاتھ پکڑا اور زبردستی اسے باہر لے کر نکلنے لگا اور وہ پیرر گڑتی کھنچتی منہ بسورتی پیچھے گئی۔۔

ابھی وہ لوگ بلڈنگ میں ہی تھے اتنے میں حارث بھاگا ہوا آیا۔۔

اپنی بہن پریشہ کی حالت دیکھ کر اسکی غیرت ساتویں آسمان پر تھی اور ضرغام کو قتل کرنے کا اسکا دل ہوا۔۔

"حارث اسے باہر لے جاؤ۔۔" ارمان نے زبردستی پریشہ کا ہاتھ حارث کو دیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"حارث میں ہاتھ پہ دانت گڑا دو گئی چھوڑ دو۔۔ اب میں ضرغام سے حساب برابر کرے بنا نہیں جاؤ نلگ۔۔" پریشہ کی زبان کو ایک فائر کی آواز پہ بریک لگی تھی۔

کسی غنڈے نے ارمان کا نشانہ لیتے ہوئے فائر کیا جو حارث کی نظر میں آیا حارث نے پریشہ کو فائر سے بچانے کے لیے نیچے جھٹکے سے چھوڑا تو وہ گری اور ارمان کو سائیڈ کرنے کے لیے بڑھا تو وہ کامیابی سے اسے سائیڈ کر چکا تھا مگر وہ گولی حارث پر وار کر گئی تھی۔

پریشہ دیکھتے ہی چیخی۔۔ "حارث۔۔"

شامیر جو فل ٹشن میں اندر آ رہا تھا ہاتھوں میں پین لیے اسکے قدم جم گئے تھے۔۔ فائر کی آواز پر سعدی اور شایان دوڑے ہوئے وہاں آئے۔۔ اور ارمان بے یقینی سے حارث کو دیکھ رہا تھا جو اسکو بچانے کے لیے گولی خود سہہ گیا۔۔ حارث نے اپنی دوستی کا فرض نبھایا تھا۔۔ ارمان اور باقی سب کے لیے وہ جان دینے کے لیے بھی گریز نہیں کر سکتا تھا اور نا ہی ان میں سے کوئی جو دوسرے کو مرتاد دیکھ سکتا تھا۔۔ آفٹر آل دے آر آفندیز۔۔

Kitab Nagri

"یارے۔۔" شامیر ارمان پریشہ سعدی اور شایان اسکے پاس لپک آئے۔۔ حارث زمین پر گر چکا تھا۔۔

"حارث اٹھ جا۔۔ دیکھ زری انتظار کر رہی ہے۔۔" سعدی نے اسے پورا ہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ سعدی کے ٹھنڈے پسینے چھوٹنے لگے۔۔

شایان تو شکاڈ میں چلا گیا تھا شامیر یہ سوچ رہا تھا کہ "اتنی جلدی کیوں چھوڑ کے چلا گیا۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"اے منحوس مرا نہیں ہوں دیکھ تولے کہ گولی بازو چھو کر نکلی ہے۔۔۔ حارث نے آنکھیں کھول کر درد سے کراہ کر کہا۔۔۔ پریشہ روتے ہوئے ارمان سے لگی تھی ایک پل میں ان چاروں پانچوں کی جان نکل گئی تھی اپنے وجود کے ایک حصے کو خود سے جدا ہوتے دیکھنے میں۔۔۔

سعدی نے اسے اٹھا کر بٹھایا گولی چھو کر گزری تھی تو خون بہنا شروع ہوا۔۔۔

"حارث تمہارا تو خون بہہ رہا ہے۔۔۔" پریشہ نے اسکا بازو جانچے کہا۔۔۔

"نہیں میری جان خون نہیں کیچپ بہہ رہا ہے۔۔۔" شایان نے دانت کی نمائش پر سر پیٹے ہوئے طنزیہ کہا۔۔۔

"عجیب پاگل عورت ہے!۔۔۔ کیسی بونگیاں مار رہی ہے۔۔۔ کیا کچھ زور دار تھپڑ پڑ گئے جو دماغ بھی ہل گیا ہے؟؟" سعدی نے ہنکار بھر کے کہا۔۔۔

تم دونوں چپ کر جاؤ۔۔۔ میری ہونے والی بیوی سے تمیز سے بات کیا کرو۔ میں گستاخی برداشت نہیں کرونگا۔۔۔" ارمان نے آنکھیں دکھائیں اور انگلی اٹھا کر وارن کرا۔۔۔ اور پریشہ فاتحانہ انداز میں ہنسنے لگی۔

"لو بند اپلٹ گیا۔۔۔ بندی کی محبت نے دغا کروادی دوستوں سے۔۔۔ یہ جادو گرنی ہے۔۔۔ ارمان تو دور ہو جا کہیں اور تجھ پہ منتر پڑھ کے ناپھونک دے۔" شایان نے چھوٹی نظریں کر کے پریشہ کو کھینچا۔۔۔

وہ دوبارہ چڑ کے ارمان کی طرف ہو گئی۔۔۔

"لندن ریٹرنز تم خود دیکھو میں تمہاری بیوی بنو گی ارمان آفندی کی اور یہ کیسے میری بے عزتی کر رہے ہیں۔۔۔" پریشہ نے بھی آنکھیں چھوٹی کر کے کہا اور وہ پوری چالاک لومڑی لگ رہی تھی۔۔۔

"بے عزتی نہیں!! عزت کا جنازہ نکال رہے ہیں۔" سعدی جو حارث کے بازو کا معائنہ کر رہا تھا اسے چوٹ کرتا بولا۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"کھوتوں یہاں ہی لڑو۔ اندر اس ضرغام کا تو خلائی مخلوق بھرتا بنائیں گی۔" حارث نے سعدی اور شایان کا سر آپس میں ٹکرایا جو اسی پر جھکے پڑے تھے۔

"حارث میں نے تو دل میں انا اللہ بھی پڑھ لیا تھا اور تیرے کفن دفن کا سوچ رہا تھا اور کھانے میں یار چکن بریانی اور مٹن کڑا ہی رکھواتا آخر عزت کا سوال ہے مہمان خوش ہو کر جانے چاہیے تھے۔"

"ارمان اسکی شکل گم کروادے ارے مجھے ہاسپٹل لے چلو مردودوں ورنہ یہ کھانے کے چکر میں مجھے مار دے گا۔" حارث بازو کو موومنٹ کراتا بولا رہا تھا۔

ان لوگوں کو سکون نہیں تھا ابھی ضرغام کو پیٹنا نہیں بھولے تھے مگر یہاں اپنے فتور کو کیسے روک سکتے تھے۔

حارث کو شامیر اور سعدی نے کندھا دے کر کھڑا کیا۔

"ابھی کندھا دے رہے ہیں ورنہ جنازے پہ ڈولی کو دینا پڑتا۔" سعدی نے کمر سہلائی تھی جو حارث کو سہارا دینے سے اکڑی تھی۔

"بھائی مجھے تو بریانی اور کڑا ہی ہاتھ سے نکلنے کا افسوس ہو رہا ہے۔ حارث تو مطلب تھوڑا سا پیچھے رہ جاتا تو کام ہو جاتا بس یہ پریشہ میری بھابھن یہاں گلہ پھاڑ پھاڑ کے روتی۔" شامیر سر جھٹک کے بولا اور پریشہ کو آنکھ ماری جو ارمان کو شکایتی نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ اسکا منہ بند کروادے۔



## Posted on Kitab Nagri

"شامیر یہ بھا بھن کیا ہوتا ہے؟۔۔" پریشہ نے ہونٹ پر ہاتھ رکھا تو اسے درد ہوا اور اسکی بے ساختہ سسکی نکلی۔۔

"نکاح سے پہلے شامیر کی لائف میں بھا بھن ہوتی ہے۔۔"

"اور لو شروع انڈے کی سفیدی کے ڈرامے۔۔ میرے بھائی کو پاگل کیا ہے پر مجھے نہیں کر سکتی میں اس سر درد کے ڈراموں میں نہیں پھنسوں گا۔" شامیر ببل چباتا پین کو انگلی پر گھما رہا تھا۔۔

حارث نے ہاتھ کو تھوڑا ہلایا تو خون تیزی سے بہنے لگا۔۔

"آو حارث ایسے نہیں کرو اور زیادہ کیچپ بہہ رہا ہے۔۔" پریشہ کو فکر ہو رہی تھی۔

"میری بہن فکر نہیں کرو میں ٹھیک ہوں۔۔ حارث کی باتیں وہ سن کر مسکرائی اچانک اسکا سر گھوما سارا منظر گڈ مڈ ہونے لگا اور وہ ارمان کے ہاتھوں میں جھول گئی۔۔

"حیات۔۔ کیا ہوا؟؟؟" ارمان دیوانہ وار اسکا گال تھپ تھپانے لگا وہ اسے چھوڑ کر جا رہی تھی شاید اس بار وہ اسے روک بھی نہیں سکتا تھا۔ شامیر کی بولتی زبان اب رکی تھی۔۔

"میسنی اٹھ جاؤ مجھے بس حارث کی میت کی بریانی کھانی تھی تمہاری نہیں۔۔" شامیر اب جا کر ایمو شنل ہوا تھا پریشہ کی جیسے وہ جان تھا ویسے ہی پریشہ بھی اسکی جان تھی۔

سعدی نے جھک کر پریشہ کی نبض دیکھی تھی۔۔

"اُمم۔۔" سعدی نبض ٹٹولے بول رہا تھا۔۔

"نبض تو چل رہی ہے تو ابھی مری نہیں ہے اور آگے کا کچھ معلوم نہیں۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"سعدی بکو اس مت کر"۔۔ ارمان دھاڑا تھا۔۔

"اچھایا رتجھے پتا ہے مرے گی نہیں اب تو مجھے اسکی ایسی حرکتوں کی عادت ہو گئی ہے پہلے بھی موت کے منہ سے آئی تھی اب بھی دیکھ لینا کچھ نہیں ہوگا"۔ سعدی نے اسے کول ڈاؤن کرا تھا جو پریشانی کے آڑوں آچکا تھا۔۔

"ارمان اس خبیث ضرغام نے اسکو مارا ہے!!" شایان نے پریشہ حیات چہرہ دیکھا تھا۔۔

"اسکی تو زندگی اور موت کے درمیان والی حالت کرونگا۔۔ کتنی تکلیف سہی ہے اس نے ہر تکلیف کا حساب لونگا۔۔" شامیر کی رگیں تن آئیں تھیں اور اس نے مسکراہٹ سے اپنے ہاتھ کے پین کو دیکھا۔

"پریشہ بس اس بار اٹھ جاؤ۔۔ قسم سے آج کے بعد دنیا کی نظروں سے بچا کے رکھوں گا۔۔" ارمان بے بسی سے کہہ رہا تھا جو بے سدھ سی اسکی گود میں لیٹی تھی۔۔ اسکے چہرے پہ تھپڑوں کے نشان بگڑے بال اور ہونٹ کا پھٹنا ان پانچوں کا دماغ گھومنے کے لیے کافی تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ضرغام کو اندازہ نہیں تھا کہ اس نے شیروں کے غار میں حملہ کرا ہے۔۔  
ابان نے جب دیکھا کہ کافی دیر تک وہ لوگ واپس اندر نہیں آئے تو خود بھی وہاں خبر لینے کے لیے پہنچا۔۔

"ارمان کیا ہوا بھابھی کو؟"۔۔ ابان نے پریشانی سے اس سے پوچھا جو پریشہ کے ہاتھ سہلا رہا تھا۔

"بھائی جان بھابھی جان ابھی نہیں بنی ابھی یہ رتبہ حاصل نہیں ہوا۔۔" شایان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"ضرغام کا کیا کرنا ہے بہت اچھل رہا تھا اسے اسکی حد دکھا کر آیا ہوں۔ آخر پکڑا ہی گیا سارے مظلوموں کی جانوں کا حساب لینا ہے اس سے"۔۔ ابان نے ارمان کو مخاطب کر کے پوچھا جسکی غصے سے آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ابان تم حارث اور نور کو ہاسپٹل بھجواؤ اور گھر پہ کال کے ذریعے خبر کر کے آجاؤ اب زرا تھوڑا ایکشن ہو جائے۔۔ ارمان نے بول کر ان سب کی طرف دیکھا جو اسی موقع کی تلاش میں تھے۔۔ ارمان نے پریشہ کو اسٹیج پر لیٹا دیا تھا اور حارث تو خود چل کر ایمبولینس تک گیا تھا اور باقی عملا اسے ہاسپٹل لے گیا۔۔

"لیٹس داپارٹی۔۔" شامیر چیغم چباتا پین کو ہاتھ میں گھماتا آگے چلنے لگا۔۔

ضرغام اور اسکے باقی کے غنڈے مسلسل پولیس سے ہاتھ پائی میں لگے تھے۔۔

وہ چاروں وہاں پہنچے اور کسی عذاب کی طرح ان سب پہ نازل ہوئے۔۔

ہر ایک کی مار مار کہ حالت بری کر دی تھی۔۔ شامیر جو ضرغام سے لڑ رہا تھا ارمان نے اسے روکا۔۔

"شامیر یہ میرا نشانہ ہے۔۔ لوگ بھول گئے کہ ارمان آفندی ہارتا نہیں اسے ہارانا آتا ہے بس۔۔ اب بھول کی سزا بھی تو ملنی ہے۔۔" ارمان نے ضرغام کی گدی پکڑ کے اوپر کمری ضرغام نے بدلے میں ارمان کا گلہ دبانے کی کوشش کری تھی۔۔

"ایجنٹ ہوں میں۔۔ اور تو گینسٹر تھا۔۔ اور میں اس گینسٹر دنیا میں رہ کر تم جیسوں کو کئی بار پکڑوا چکا ہوں۔۔ تم لوگ

میرے ہاتھوں کی دھول ہو مزا آیا کہ تم نے اپنی اچھی کوشش کی مگر کیا ہے نا یہ جو تم پریشہ کو بیچ میں لائے یہ بہت غلط

کیا۔۔" ارمان نے اسکی گدی نیچے کری اور اپنی کہنی اسکی کمر پہ ماری جس سے ضرغام سیدھا اسکے قدموں میں گرا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"زیادہ نہیں بول رہے آفندی تم۔۔۔ ابھی میں خاموش ہوں تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ آگے بھی رہونگا۔" ضرغام کی حالت بہت بری ہو گئی تھی مگر اسکا غرور ختم ہونے کو نہ تھا۔ اس جیسے لوگوں کو انکا غرور ہی ہمیشہ مرواتا ہے۔۔۔ اسے اپنی طاقت پر غرور تھا اور آج ارمان نے جب اسے اپنے جلوے دکھائے تو یہ تو زرا دیر بھی اسکے آگے نہیں ٹک پایا تھا۔۔

"بوائے تو معلوم ہے نا کیا کرنا ہے۔۔۔" ارمان نے طنزیہ مسکراتے کوئے پیچھے ان سب کی جانب دیکھا۔۔

"ہم تو تیار ہیں۔۔۔" سعدی نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔۔

شایان نے اسکے سارے غنڈوں اور ضرغام کو پکڑ کے پلر سے باندھ دیا تھا۔۔

"جانی تم بہت غلط ٹائم آئے ہو۔۔۔ تم سب نے گیڈر بن کے حملہ کیا کیونکہ گیڈر ہی ہمیشہ جھنڈ میں آتے ہیں ورنہ اکیلے شیر کے آگے انکی دال نہیں گلتی۔۔۔ مگر ہمارا ایک شیر تم سب پہ بھاری ہے۔۔۔" شامیر گھٹنوں کے بل اسکے ساتھ سلیم کے پاس بیٹھا اور اپنا پین بٹن آن کر کے اسکے کپڑوں پہ لگا دیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

کرنٹ کی مقدار شامیر نے اتنی بڑھادی تھی کہ دو منٹ میں اگر پین واپس نہ ہٹایا گیا تو سامنے والے کا دنیا سے تعلق ختم۔۔۔ شامیر نے گھڑی میں ٹائم دیکھا اور دو منٹ سے پہلے وہ پین ہٹایا۔۔

"یار یہ لڑائی میں میرے ہاتھ پر چوٹ آگئی کس نے حملہ کیا تھا مجھے یہ؟"۔ شایان انجان ہو کر ہاتھ کی چوٹ پر توجہ دیے بولا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اویہ تھا۔" شایان دوسرے غنڈے کے پاس آیا ابھی تو شایان نے صرف اپنی چوٹ کے حساب کی بات کی تھی۔۔

شامیر نے ان سب کو ایک ایک پین پکڑائے تھے۔۔ یہ شامیر کے خاص پین تھے جو لکھنے کے لیے نہیں انسان کو دنیا سے رخصت کرنے کے کام آتے تھے۔۔ وہ غنڈے یہ سوچ رہے تھے کہ ان غنڈوں کے علاوہ یہ لوگ کس قدر ظالم ہیں۔۔ مگر ہر شخص کو ظلم اور غلطی کے خلاف ایسے ہی ایکشن میں آنا چاہیے کب تک خاموش رہا جائے!!

شایان نے پین کو زبردستی اسکا منہ کھول کہ منہ میں رکھا اور وہ تھر تھر کانپنے لگا اس والے پین کی یہ الگ خاصیت تھی کہ اس سے کرنٹ جسم میں صرف دوڑتا تھا مگر ہر حصے کو جلا دیتا تھا۔۔

ارمان ان سب کو دیکھ رہا تھا جو بہت مزے سے اپنی کاروائی کر رہے تھے۔ انھی کی غلطی تھی کہ کیوں آفندیز سے پنگالیا۔  
ضرغام کو مارنے کے لیے کسی پین کی ضرورت نہیں تھی اسے بس ارمان ہی بہت تھا۔۔

ارمان قدم بڑھاتا اسکی طرف آیا اور اسکا منہ دبوچا سرخ آنکھیں اس نے ضرغام کی آنکھوں میں گڑائی تھیں۔۔

"مارنے سے پہلے تجھے تیری غلطیاں بتا دوں"۔۔ ارمان مسکراہٹ اچھالتے ہوئے بولا۔

"پہلی پریشہ کو مارا اسے تکلیف دی..

"اور پھر اس سے نکاح کرنے کی خواہش کیسے تجھ میں پیدا ہو گئی۔ کیا بھول بیٹھا تھا کہ وہ ارمان آفندی کی ہے۔۔" ارمان

نے ایک پنچ اسکے منہ پہ مارا اور اسکا ہونٹ پھٹا جیسے پریشہ کا اس نے پھاڑا تھا۔۔ "یہ اس لیے کہ تو نے پریشہ کے بارے میں

سوچا۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے ایک زوردار بھاری ہاتھ اس کے منہ پہ مارا۔

"یہ اس لیے کہ تو نے اسے دس تھپڑ تین مکے وغیرہ مارے" ارمان کی گنتی پر ضرغام حیران ہوا کہ اتنے اس نے کب مارے۔۔ مگر پریشہ نے تو بات میں جھول مول کیا تھا۔۔ ٹھیک ہی کیا یہ تو اور پٹنے کے لائق تھا۔

ارمان نے پانچ تھپڑ مارنے کے بعد جب چھٹا مارا تو بولا۔۔ "یہ اسکو چھونے کے لیے۔۔" ارمان نے اپنے ہاتھوں کی گرفت میں ضرغام کے بال لیے اور اسکا سر بس زور سے پلر پہ مارنے لگا۔

"ایک منٹ ارمان۔۔ اسکو مارنے سے پہلے مجھے اس سے ایک سوال کرنے دو"۔۔ شامیر جلدی سے وہاں آیا اور ارمان کا بڑھتا ہاتھ روکا۔

"یار تم یہ اپنے سلکی بالوں کا راز بتا دو اتنے سلکی اور شانگ والے بال ہیں!!۔۔ کونسا شیمپو یوز کرتے ہو یا پھر کوئی خاص ٹوٹکا۔"

شامیر بہت اشتیاق سے پوچھ رہا تھا جیسے اس سے ضروری کو کام نہیں اور نا پوچھا تو دنیا ختم ہو جائے گی اسکی۔۔ شامیر نے آج ہر چیز کی انتہا کر دی تھی ضرغام کو پکا اسکی دماغی حالت پر شک ہوا ہو گا اور ارمان انیبر و اچکائے اسکی منتحنیں سن رہا تھا۔

"بتا دو مرنے سے پہلے کوئی اچھا کام کر جاؤ۔۔ ہمارا بھی بھلا ہو جائے بالوں کے شیمپو کے بارے میں جان کر۔۔ کیوں سعدی۔۔" شامیر نے بے نیازی سے سعدی کو کہا اور اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"چلے بے غنڈے موالی بتا دے کیا راز ہے"۔۔ سعدی بھی بول پڑا۔



## Posted on Kitab Nagri

"شامیر بعد میں پوچھ لینا ابھی اسے مارونگا نہیں ساری عمر جیل میں سڑتے رہے گا معزور ہو کے۔۔" ارمان نے ضرغام کے پاؤں کی ہڈی توڑ دی تھی اور ضرغام کی درد سے آنکھیں باہر نکل آئیں۔۔ سعدی کا اسٹیشن میں دیاپین اس نے اسکی شرٹ میں فکس کیا اور اسکی بائیں ہاتھ کی انگلیاں دوسری جانب گھوما کر چٹ دی۔۔

"انھی ہاتھوں سے اسے ہاتھ لگایا تھا اب میں نے یہ ہاتھ ہی ختم کر دیے"

"اور فکر نہیں کرنا اس والے کرنٹ سے تم مرو گے نہیں بس موت کا آئینہ قریب سے دیکھ لو گے۔۔" شایان نے اپنا بوٹ اسکی ٹوٹی ٹانگ پر رکھا اور آہستہ آہستہ کر کے وزن بڑھایا اور ضرغام کی چیخیں پوری بلڈنگ میں گونجنے لگیں۔۔ درودیوار بھی اسکی چیخوں سے لرز چکے تھے۔

"تمھاری یہ غلطی کہ تم نے ہماری میسنی پر تشدد کرا۔۔ اسے بچ میں میں لائے اور اپنے پیرپہ کلہاڑی ماری۔۔ وہ ہماری جان ہے اور اگر اسے کچھ ہوا تو یاد رکھو جو تمھاری یہ بچی کچی سانسیں بھی ہیں نا انکو چھیننے میں ہمیں وقت نہیں لگے گا۔" شامیر نے غرائے لہجے میں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہا تھا ارمان شایان اور سعدی فاتحانہ انداز میں شامیر کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

ضرغام اس وقت اتنا بے بس تھا کہ موت کی دعا بھی نہیں مانگ سکتا تھا اور مانگتا بھی تو اسکی کوئی دعا قبول نہیں ہونی تھی اپنی پوری جوانی اس نے برے کاموں میں ملوث رہ کر برباد کر دی تھی۔۔ اب اللہ کے سامنے جواب دینے تک کی ہمت نہیں تھی۔

ابان باہر سارے معاملات سنبھال کر واپس آیا اور ان سب چور غنڈوں کی حالت دیکھ کر اپنی ہنسی پر قابو نہیں کر پایا۔

## Posted on Kitab Nagri

"یہ تو بڑی جلدی ہی گر گئے مجھے لگا تھوڑا اور ایکشن ہو گا۔" ابان منہ پہ ہاتھ کر کر ہنس رہا تھا۔

"ابان ایکشن ہو چکا تم نے مس کر دیا۔" شایان نے ہونٹ پہ ہونٹ دبائے اور ہاں میں سر ہلایا اور ابان کو ایکشن مس کرنے پر افسوس ہوا۔

"بہت کال پہ بہت اچھل رہا تھا ناب دیکھ کیسے پولیس نے اور سب نے مل کے تیری کیا حالت کری ہے اور ایک بات تو بتانا ہی بھول گیا۔ تو سوچ رہا ہو گا کہ ہمیں کیسے جگہ کا علم ہوا تو بتادوں تمہارے ہی لوگ تمہارے غدار تھے۔ سالوں تک تم سانپوں کو پالتے رہے اور ان سانپوں نے ایسا ڈسا کہ سارا خون ہی نچڑ گیا۔"۔۔۔ ارمان نے اپنے شوز سے اسکی تھوڑی اوپر کری اور جھٹکے سے چھوڑ کر ہٹا۔ ضرغام کو حاتم سے غداری کی بالکل امید نہیں تھی۔

"گیم ختم پیسہ ہضم!؟۔۔۔ بومم!!" سعدی نے فقرہ چھوڑا اور کالے گلاسز پر پھونک مار کے انھیں آنکھوں پر چڑھاتے ہوئے باہر نکلنے لیے بڑھ گیا۔ جلدی سے اپنے بال ٹھیک کرے اور شرٹ کے کف بھی درست کرے آخر باہر میڈیا اتاولا ہوا تھا انکے انٹرویو کے لیے۔۔۔

www.kitabnagri.com

پولیس ان غنڈوں اور ضرغام کو ہتھکڑی لگا کر لے جا رہی تھی۔۔۔

"اوائے۔۔۔ ضرغام بوائے۔۔۔ ایم دابر گر بوائے۔۔۔ اب تو جیل میں ہی تم سے ملاقات ہو گئی اگر زندہ تم بچے۔۔۔ تو پھر شیمپو کا یاد رکھنا میں پوچھنے ضرور آؤں گا۔"۔۔۔ شامیر نے دل جلی مسکراہٹ سے اسکا گال تھپ تھپایا اور اوریو نغم کا غبار ابنا کر اسی کے منہ پہ پھوڑتا ہوا ہنسنے لگا جیسے ضرغام کی قسمت آج پھوٹی تھی۔ ضرغام غرا کر تھوڑا آگے بڑھا۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"لو چھپندر کی اکڑا بھی بھی ختم نہیں ہوئی۔ غبارے پھٹ گیا پھر بھی ہوا نہیں نکلی"۔۔ شامیر نے طنزیہ کہا تھا اور اور سعدی کی طرح بال سیٹ کر کے اسکا کندھا زور سے تھپکا کر باہر نکلا۔۔

"ساری زندگی تمہیں آفندیز یاد رہیں گے کہ کیوں دوست کی محبت میں ہم سے آڑی کری۔۔ یہ جو غرور تھا نا تمہیں اسی نے تمہیں آسمان سے نیچے پھینکا ہے۔۔ اب اگلی ہر روز زلیل ہونے والی زندگی کے لیے تیار ہو جاؤ"۔ ارمان کہہ کر باہر نکلا اور پھر واپس مڑ کر ضرغام کا گریبان پکڑ کر دو تین مکہ اسکے منہ پہ مارے۔ "یہ اس لیے کہ وہ روئی اور اسکی آنکھوں میں آنسو آئے تمہاری وجہ سے"۔۔ ارمان نے پھر سرخ آنکھوں سے اسے گھورا اور اپنی انگلیاں اسکی آنکھوں میں ڈال دیں۔۔ ضرغام درد کے مارے تڑپ رہا تھا مگر کسی کو اس پر ترس نہیں آیا یہ اسکے اعمال کا نتیجہ تھا ساری زندگی جو اس نے دوسروں کے ساتھ کیا آفندیز نے چند منٹوں میں اسکو اسکے اعمال دکھا دیے۔ اللہ بھی ظالم کے خلاف کسی کو وسیلہ بنا کے بھیجتا ہے اور اس بار یہ موقع آفندی خاندان کے پوتوں اور نواسوں کے ہاتھ آیا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آج ظلم کی ہار ہوئی تھی۔۔

حق جیت چکا تھا۔۔

غلط لوگ اپنے انجام کو پہنچ چکے تھے اسکے بعد کسی میں آفندیز کی فیملی کے بارے میں الٹا سیدھا سوچنے کہ ہمت تک نہیں تھی۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

وہ چاروں ایک ساتھ گروپ کی شکل میں بلڈنگ سے نکلے۔۔ میڈیا کے کیمرے انھی پر فوکس تھے۔۔

"مسٹر ارمان ہمیں پولیس ہلکاروں نے خبر دی۔۔ آپ لوگوں نے ضرغام کو پکڑ لیا اور جو اسکی حالت کری ہے پورا ملک اس سے مطمئن ہے تو کیا عوام سے کچھ کہنا چاہیں گے؟؟"۔۔ بلڈنگ سے باہر اینکرز اور مقامی لوگوں کی گہما گہمی تھی۔۔

"میں میں ارمان آفندی کا بھائی شامیر آفندی ہوں جو بہت مشہور بندہ ہوں۔۔ مجھے عوام سے کہنا ہے جہاں ایسے لوگ نظر آئیں انھیں بجلی کے پول پر باندھ کے ان پر کرنٹ چھوڑ دیا کریں ورنہ شامیر آفندی کا الیکٹریکٹ پین خرید لیں میرے پاس بہت ایسے پڑے ہیں اگر کوئی مانگے گا تو ہزار روپے میں دے دوں گا۔ ویسے بھی میں بہت سخی ہوں چلتے پھرتے ہی نیک کام کر دیتا ہوں کہ سب کا بھلا ہو جائے۔۔" شامیر کیمرے میں پین دکھا دکھا کہہ رہا تھا اس نے پین کی بھی پبلیسٹی کر دی تھی۔

Kitab Nagri

ارمان اسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا جو ارمان کو تپانے کے لیے کافی تھیں۔۔ ارمان سے آج شامیر کی درگت بننے والی تھی۔۔

وہیں کھڑے کھڑے شامیر نے چار ہزار کمالے تھے جتنے پین وہ ساتھ لایا تھا سب بیچ دیے اور خریدے کس نے!!۔۔ "اینکرز اور کیمرہ میسنر نے۔۔"

"یہ وہ پین ہے جہاں اگر کوئی لڑکی دیکھے کہ کوئی اسے چھیڑ رہا ہے تو بس کسی نا کسی طرح یہ پین اس بندے سے اٹیچ کر دے وہ بندہ امرے گا تو نہیں پر اتنے جھٹکے لگنے پر کھوتے سے انسان کا بچہ ضرور بن جائیگا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"سر شامیر آپ تو کافی عقلمند ہیں۔۔ آپکے یہ پین عوام کے لیے بہت کار آمد ثابت ہونگے۔" وہاں موجود ایک اینکر لڑکی نے اسے مخاطب کیا اس اینکر کا شامیر پر دل آچکا تھا اور اسکی نظریں اور حرکتیں ان سب نے نوٹ کریں۔

"جی مس ہمارا شامیر بہت جینیس ہے۔ اور اللہ کے کرم سے اسکی شادی ہونے والی ہے لومیر تاج۔" سعدی نے مودبانہ انداز میں سینے پہ ہاتھ رکھ کے کہا اور اینکر بے چاری کے ارمان ہی پھوٹ گئے تھے اور شامیر اسے ترچھی نظروں سے دیکھ رہا تھا سب کہ سامنے شامیر نے عزت کا مظاہرہ کیا تھا ورنہ اسکی اور سعدی کی دوڑ لگنے کو تھی۔۔

"اچھا مسٹر آفندی آپ نے ہماری سوال کا جواب نہیں دیا کہ عوام کو کیا کہنا چاہیں گے کیونکہ عوام آپ لوگوں کو بہت پسند کرتی اور ہر معاملے میں سپورٹ کرتی ہے اور آپ لوگوں کی فین فلوینگ بھی اچھی خاصی ہو گئی ہے۔" اینکر نے کہہ کر تجسس سے مائیک سیدھا ارمان کے آگے کراتا کہ کوئی اور بیچ میں بول ہی ناسکے۔ اینکر کی حرکت پہ شایان نے سعدی کے کندھے پہ ہاتھ رکھے کہ منہ موڑے ہنسی روکی اور سعدی ہونٹ کچلے ہنسی روکنے لگا۔۔

Kitab Nagri

"میں بس یہی کہو نگا ظلم کے خلاف بولنا سیکھیں اور جہاں تک ہو سکے ظلم کو ہرانے کے لیے لڑیں۔ اللہ حق کے ساتھ ہوتا ہے ہر چیز حاصل کرنے کے لیے قربانی دینی پڑتی ہے مگر پھر اللہ آپکو بڑی کامیابی نواز دیتا ہے۔ یاد رکھیں کہ ظلم ایک درجے پر جا کہ ختم ہونا ہی ہوتا ہے۔" وہ بول کہ رکا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اور عوام سے گزارش کرونگا کہ میری ہونے والی بیوی اور دوست کے لیے دعا کریں کہ وہ صحتیاب ہو جائیں۔۔" بومم!! ارمان نے لاکھوں لڑکیوں کے دل توڑ دیے تھے ہر لڑکی اس پر فدا تھی وہاں ہی موجود کئی اینکرز صدمے میں جا چکی تھیں۔۔

"سر بیوی۔۔" کسی میل اینکر نے پوچھا کیونکہ فیملیز اینکرز کی شکلیں ہی اتر چکی تھیں۔۔ شہیر آفندی ہر ایک کا آئیڈیل تھا۔

"جی پریشہ حیات نور۔۔ آپ سب کی چہیتی ولا گر۔۔"

ارمان کہہ کر چشمہ لگائے وہاں سے نکل گیا اسے پریشہ اور حارث کی فکر ہونے لگی تھی۔۔

شامیر وہاں کی سٹویشن کو بجوائے کر رہا تھا ایک لمحے کو سب پر سکتہ طاری ہوا تھا اور مکمل خاموشی ہو گئی تھی۔۔ جیسے ارمان نے ناجانے کیا کہہ دیا ہو۔۔ ہوا بھی جیسے اسکی بات سن کر تھم گئی تھی۔۔ پرندوں نے اپنی چہچہاہٹ چند لمحوں کے لیے روک دی تھی۔

شامیر نے اینکر سے مائیک جھپٹا۔۔ "دل کے ارمان آنسوؤں میں بہہ گئے۔۔" شامیر گنگنا تا ببل کو منہ میں گھمائے مائیک واپس اینکر کو پکڑائے نکل گیا۔ اور وہاں سب ان چاروں کی پشت دیکھتے رہ گئے۔۔ واقعی وہ لوگ نارمل نہیں تھے۔۔ اور شامیر نے تو کسی کا لحاظ کرنا سیکھا ہی کہاں تھا جہاں جاتا تھا اپنی ہی کرتا تھا۔ بڑا بھائی سب کی دنیا ہلاتا تھا اور چھوٹا دنیا میں رہنے کے قابل ہی نہیں چھوڑتا تھا۔

میڈیا سے بات کرنے کے بعد وہ لوگ ہاسپٹل بھاگے تھے۔



## Posted on Kitab Nagri

"سرہی از فائن ناؤ۔۔ آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں۔" ڈاکٹر کریم صاحب کے کندھے پہ رکھ کر کہہ کر آگے بڑھ گئے۔ زری نے رورو کر اپنی طبیعت خراب کر لی تھی فاطمہ بیگم اسے خود سے لگا کر بیٹھیں تھیں۔ ڈاکٹر کے کہنے کے بعد وہ اندھا دھن وارڈ میں بھاگی تھی۔ ڈاکٹر نے حارث کے بینڈیج کر دی تھی زیادہ گہری چوٹ نہیں تھی وہ چاروں بھی تبھی ہاسپٹل آئے تھے اور سیدھا ریسپشن سے وارڈ کا معلوم کر کے حارث کے وارڈ میں چلے آئے۔

زری کی آہٹ پہ حارث نے موندی آنکھیں کھولیں اور اسے دیکھا جو آنسوؤں کا دریا بہا چکی تھی۔ کریم صاحب اسکے پاس آئے انھوں نے زری کو سمجھایا پھر حارث سے بولے۔

"یہ تم دوستوں نے کیا گولیاں کھانے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے؟؟"۔ کریم صاحب نے اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرا۔ "سالے خود گولی کھا کے بیٹھ گیا۔" ارمان چل کے اسکے پاس آیا اور اسکے دوسرے بازو پر مکہ مارا۔

زری اسکی حرکت پر ہنس پڑی تھی حارث نے اسکا ہنستا چہرہ دیکھا اور اسکا ہاتھ پکڑ لیا زری نے سب کے سامنے ہاتھ پکڑنے پر اسے گھورا مگر وہ انجان بن کے ارمان کی باتوں کے جواب دے رہا تھا زری مسلسل ہاتھ چھڑانے میں لگی تھی۔

"یار مجھے کیا پتا تھا گولی مجھے ہی لگ جائے گی ورنہ کبھی ناپچھے کرتا تجھے۔"

"دیکھ لی تیری یاری۔" ارمان آگے بڑھ کے اس کے گلے لگا۔

## Posted on Kitab Nagri

شامیر کی شکل دیکھ کر حارث کو اسکی باتیں یاد آئیں۔

"اس بھوکے کو کس نے اندر آنے دیا؟؟۔ ارمان میں پھر کہہ رہا ہوں اسکی شکل گم کروادو۔۔" شامیر ببل چباتے اسکی جلی کٹی وارڈ کا معائنہ کرتے ہوئے اگنور کر رہا تھا۔۔

"حارث اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں؟" زری نے منہ کھولے کہا۔۔

"بیگم تمہیں نہیں معلوم یہ آدمی تمہارے سہاگ کو مارنے کے چکروں میں تھا۔۔ اسے وہاں میری میت کی بریانی کی پڑی تھی۔۔"

کریم صاحب ہنستے ہوئے کمرے سے نکل گئے کیونکہ انکی لڑائی میں وہ خود کو پسوانا نہیں چاہتے تھے۔۔

"یار ایک تو تو بریانی بھی ہڑپ گیا اور مجھ پہ ہی غصہ کر رہا ہے۔" شامیر نے نہایت بھولے پن سے کہا تھا زری شامیر کو حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔۔

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

"تو یہاں سے چلا جا مر اجائے گا میرے ہاتھوں۔۔ میں کسی منحوس انسان کا قتل اپنے سر نہیں لینا چاہتا۔۔"

"تو بھی بریک لگا لے اپنی زبان کو کہیں تجھے بھی کرنٹ نادے دوں۔۔"

"اے ویکھو اسے۔۔" حارث بدک چکا تھا۔

"چل بھی شامیر تو باہر نکل ہمارا شہزادہ غصہ ہو رہا ہے۔۔" سعدی نے اسے راستہ دکھایا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"بے غیر توں نے ایک بار بھی طبیعت نہیں پوچھی۔"

"ہاں تو مرا تھوڑی ہے جو کچھ پوچھیں۔۔ صاف دیکھ رہیں کہ کیسے تابڑ توڑ زبان چل رہی ہے۔"۔ شایان نے لا پرواہی سے کہا۔۔

حارث نے ابھی تک زری کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا ارمان کی نظر جب پڑی تو اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔۔

"چلو تم لوگ باہر زری کو بھی بات کرنے کا موقع دو۔۔" ارمان نے نظروں کے اشارے سے انھیں حارث کی طرف دیکھنے کا کہا۔۔ ان تینوں کی نظر پڑ چکی تھی۔

"بھئی ہم کچھ کہہ تھوڑی رہے زری جو بولنا ہے بول دو۔۔" شامیر ایزی ہو کر صوفے پہ بیٹھ گیا اور حارث کلس کہ رہ گیا۔۔

"شامیر کیوں میاں بیوی کے درمیان تمھیں کباب میں ہڈی بننے کا شوق ہے۔۔ باہر چلو۔۔" ارمان نے آنکھیں دکھائیں تو وہ منہ بگاڑ کے پیر پٹختا باہر نکل گیا۔

"ہم بھی باہر جائیں؟۔۔" سعدی کا انداز سوالیہ تھا۔

"نہیں تمھارے لیے شاہی سواری پہ دعوت نامہ آئے گا۔" حارث نے تڑخ کے کہا۔۔

"یار چل نا۔۔" ارمان نے اس کے سر پہ مارا اور کندھے پہ ہاتھ رکھ کے باہر نکلا۔ اور شایان حارث اور زری کو آنکھ مارتا ہوا باہر نکلا اور نکلنے سے پہلے اپنی بات کہنا نہیں بھولا۔

"کنٹینینو مسٹر حارث اینڈ زری۔۔"

ان چاروں کے باہر جانے کے بعد حارث نے زری کی زبردستی کرنے پہ ہاتھ چھوڑا۔

## Posted on Kitab Nagri

"کیوں کرتے ہیں آپ ایسا؟؟ آپ کو پتا ہے میں کتنا پریشان ہو گئی تھی۔۔ میرا سب کچھ آپ ہیں حارث مجھے کبھی چھوڑ کے مت جائیے گا۔۔ ورنہ یہ زرفشاں حارث تیمور کریم مر جائے گی"۔۔ زری کے آنسو بہنے لگے تھے اور تھوڑی سے بہتے ہوئے حارث کی شرٹ بھگانے لگے۔۔ اسکے بال پونی سے نکل کر چہرے پہ جھومنا شروع ہوئے۔۔

"میری جان روتے نہیں ہیں بس اللہ سے دعا مانگتے ہیں وہ سب ٹھیک کر دیتا ہے۔۔ اب دیکھو میں ٹھیک ہوں اور کہیں نہیں جا رہا۔۔" اسکے کہنے پر زری اسکے سینے پہ سر رکھ چکی تھی۔۔ حارث کو زری کے اس رویہ کی توقع نہیں تھی۔۔

ارمان زوار صاحب سے کافی سنجیدگی سے کوئی بات کر رہا تھا ڈاکٹر نے تبھی انکی بات کے درمیان میں روم سے نکل کر مداخلت کری تھی۔۔

شامیر اور سعدی کاریڈور کی دیوار سے ٹیک لگائے پریشہ کے ہوش میں آنے کے منتظر تھے۔

"پیشنٹ کو ہوش آچکا ہے۔۔" ڈاکٹر نے ارمان کو دیکھ کر کہا۔

www.kitabnagri.com

"اللہ کا شکر۔۔ پر مسٹر میری بیٹی اچانک کیوں بے ہوش ہو گئی۔" زوار صاحب نے بے چینی سے پوچھا۔

"مائنڈلی ٹارچر یا کمزوری کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔۔ انکے ساتھ جو کچھ ہوا تو یہ نارمل تھا۔ مگر خطرے کی کوئی بات نہیں آپ لوگ انکی روٹین کا خیال رکھیں۔۔ انھیں کافی ویکنسیس ہو گئی ہے۔۔" ڈاکٹر بول کے جا چکے تھے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"میں کہہ رہا تھا ٹھیک ہو جائے گی۔۔" سعدی ہنستے ہوئے بولا اور ارمان اسکے گلے لگ گیا۔ "ہاں سعدی وہ ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا اسے۔" ارمان کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔

زوار صاحب نے ارمان کو دیکھا جس نے انھیں کسی بات کا اشارہ کیا تھا وہ سر اثبات میں ہلا کے کمرے میں گئے۔۔

وہ بہت پر سکون تھی جیسے سالوں کی دعارنگ لے آئی ہو۔ آگے جیسے زندگی کی تمام خواہشیں مکمل ہو چکی تھیں۔۔ اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ جس سے محبت کرے گی اسے حاصل بھی کر پائے گی۔۔

ابھی اسکا اور ارمان کا مسجد کے صحن میں نکاح ہوا تھا۔۔

وہ ارمان کے ہاتھ میں ہاتھ دیے مزید چل کے اتنا آگے آئی کہ خانہ کعبہ کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے تھا۔ کعبہ کا دیدار ہی آنکھوں کی ٹھنڈک بن چکا تھا۔ کعبہ کے گرد کالا غلاف لپٹا تھا اور سنہری آیتیں اور کلام اس غلاف پر ایسے لکھے تھے جیسے چاند کے لیے چاندنی ہوتی ہے۔۔ اسی طرح کعبہ کے لیے غلاف تھا۔

وہ ارمان کو دیکھ رہی تھی جواب اسکا محرم تھا۔۔ سب ایک خواب جیسا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

اس وقت ان دونوں کو کچھ یاد تھا تو یہ تھا کہ وہ دونوں ساتھ اللہ کے گھر میں موجود ہیں۔۔ اپنے جذبات کو وہ دونوں بیان کرنے سے قاصر تھے۔۔ پیروں میں ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے ایک دم دل کیا کہ کعبے سے لگ کے رو دیا جائے ہر غم بھلا دیا جائے۔۔

کالے عبائے میں وہ ملبوس تھی اور ارمان نے احرام باندھا ہوا تھا۔۔

کعبے پر پہلی نظر پڑتے ہی ان دونوں کے سامنے پوری زندگی کی فلم چل پڑی تھی۔۔ زندگی کا ہر گزارا پل لمحوں میں آنکھوں میں گزر کر گیا تھا۔۔

ان دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے دل کی رفتار تھم چکی تھی۔۔ ان دونوں نے کئی لمحے وہیں ٹھہرے دور کھڑے ہزاروں دعائیں مانگیں تھیں۔۔ دل تیز رفتار سے دھڑکنے لگا تھا جیسے باہر آجاتے گا۔۔ ناجانے کیوں ان دونوں کی آنکھیں نم تھیں یہ شکرانے کے آنسو تھے شاید۔۔

وہاں کا پرسکون ماحول ان دونوں کی ہمت بڑھا رہا تھا۔

پھر دونوں چلتے ہوئے حرم تک آئے۔۔ حرم میں زیادہ رش نہیں تھا جیسے یہ سارا اہتمام ہی ان دونوں کے لیے ہو۔۔ وہ دونوں سکون سے ایک ساتھ قدم بڑھا رہے تھے۔۔ الفاظ دل میں دم توڑ چکے تھے۔۔

حرم سے گزر وہ دونوں حطیم میں داخل ہوئے۔۔

دونوں نے شکرانے کے دو نفل کی نیت باندھی اور نماز ادا کی۔۔

اوپر آسمان میں کعبے کے گرد ابابیل طواف کر رہی تھیں۔



## Posted on Kitab Nagri

"اسلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"

"اسلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔۔"

سلام پھیر کر ارمان نے پریشہ حیات کی آنکھوں میں دیکھا اور اسکا ہاتھ تھام کے اسے کھڑا کیا۔۔ اس پورے وقت میں دونوں نے ایک دوسرے سے کوئی گفتگو نہیں کی تھی۔۔ یا پھر زبان ہی ساتھ دینا نہیں چاہ رہی تھی۔۔ وہ دونوں بس اس لمحے کو محسوس کر رہے تھے اور خود میں سکون اتار رہے تھے۔۔ اور سانس کے بدلے اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔

ارمان نے پہلے حیات کو آگے کیا اس نے کعبہ کی دیوار کو چھوا اور دیوار سے لگ کر خوب روئی اپنے زندگی میں کرے ہر کبیرہ صغیرہ گناہ کی معافی مانگی تھی۔۔ ارمان نے بھی دیوار کو ہاتھوں سے چھوا دیوار کو چوما۔۔ "یا اللہ جو ہے مجھے اس میں خوش رکھنا میری اولاد کو بھی یہاں کی زیارت نصیب کرنا" پھر دونوں آگے بڑھ گئے۔۔

شہیر نے نور کی سو جہی آنکھیں دیکھیں جو رونے سے سرخ بھی ہو چکی تھی تو اس نے اس کی سو جہی آنکھوں کو مان سے چوما۔

اسکے بعد ارمان اسے حجر اسود کے پاس لے آیا تھا۔۔

پہلے پریشہ کو حجر اسود چومنے کا کہا وہ چوم کر پیچھے ہٹی تو پھر اس نے چوما۔۔

قدرت ان دونوں پر کافی مہربان تھی جو دونوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا اور ایسی جگہ ملا یا جہاں لاکھوں کروڑوں لوگ خواہش کرتے ہیں مگر پوری صرف چند ایک کی ہوتی ہے شاید انکی جو اللہ کے قریب ہوں یا انکی جسے اللہ قریب رکھتا ہو۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان حرم میں تلاوت کر رہا تھا اور پریشہ اسکے کندھے پر سر رکھے سکون سے اسکی تلاوت سن رہی تھی۔۔ ارمان کی قرت اسکے کانوں میں رس گھول رہی تھی۔۔ دونوں کالا حاصل صبر آج حاصل میں تبدیل ہو چکا تھا۔۔

ارمان نے قرآن کو ایک طرف رکھا اور پریشہ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور پھونک مار کے دم کر دیا تو وہ مسکرا نے لگی۔۔

"ان اللہ مع صابرین۔۔"

اس نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی وہ آیت کا ترجمہ یاد کرتے ہوئے کھوسی گئی واقعی اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔ اور پھر منظر دھندلا ہوتا چلا گیا جیسے سب مٹ رہا ہو وہ دونوں وہیں کھو چکے تھے۔۔ ارمان اور پریشہ حیات کا نکاح تو اللہ کے گھر ہی ہو چکا تھا۔۔

جوڑیاں آسمانوں میں بنتی ہیں آج دیکھ بھی لیا تھا۔

جب آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ہاسپٹل میں پایا۔۔ انکا نکاح آسمانوں میں ہو چکا تھا۔۔  
پریشہ کو بہت افسوس ہوا کہ وہ یہ خواب دیکھ رہی تھی اس نے باقاعدہ سب محسوس کیا تھا۔

ڈاکٹر کے بعد زوار صاحب کمرے میں آئے اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں۔۔

"میرا بچہ ٹھیک ہے اب؟" زوار صاحب اسکے سر کے پاس آکھڑے ہوئے تھے اور شفقت سے اسکی پیشانی چومی۔۔ انکی بیٹی سے انکی ایک الگ ہی دنیا قائم تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"مجھے کیا ہونا ہے بابا۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔" وہ فوراً اٹھ کے بیٹھ گئی زوار صاحب اسکی کاروائیاں دیکھ رہے تھے وہ چند گھنٹوں پہلے پیش آنے واقعے کا ذکر کرنا نہیں چاہتے تھے اور انھوں نے کیا بھی نہیں۔۔

"بیٹا ارمان نے مجھ سے کچھ کہا ہے۔۔" زوار نے تمہید باندھی۔۔

"یقیناً اس نے میری شکایت ہی لگائی ہوگی۔۔ بابا سچی میں نے کچھ نہیں کر اوہ بس دل چاہ رہا تھا اس لیے یونی چلی گئی ورنہ میں لندن ریٹرنز کی بات مانتی ہوں۔۔" پریشہ نے فٹ اپنی صفائیاں دیں۔

"وہ شکایتیں نہیں لگا رہا تھا میرا شریف بیٹا ہے تم اس پہ الزام لگاتی رہتی ہو۔۔" زوار صاحب دوبارہ بولے۔۔

"اب تو مجھے بھول جائیں گے۔۔ بتائیں وہ مسٹر کیا کہہ رہے ہیں۔۔" پریشہ کی خفگی سے ناک پھول گئی تھی۔

"بیٹا وہ اب نکاح کرنا چاہتا ہے۔۔ بے چارے کا صبر اب جواب دے چکا ہے مزید کوئی مسئلہ نہیں چاہتا مجھے بھی اسکا فیصلہ مناسب لگا ہے۔ آخر نکاح تو ہونا ہی ہے بعد میں بھی!! تو اب پہلے ہی کر لیا جائے۔۔ اور رخصتی کے لیے وہ کچھ نہیں کہہ رہا یہ فیصلہ اس نے تم پہ چھوڑ دیا کہ جب حیات کہے گی تب رخصتی ہوگی۔۔ ورنہ قیامت تک بھی تمہارے انتظار میں بیٹھا رہے گا۔" بولتے ہوئے ہی زوار کے چہرے پہ ہنسی در آئی۔۔

"یہی ڈائلاگ مار رہا تھا کیا وہ؟؟" پریشہ نے بھنویں اچکائے سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھا۔۔

"وہی مارے گا اور کون مار سکتا ہے میری اب یہ ایسی باتیں کرنے کی عمر تھوڑی ہے۔۔"

"ارے بابا آپ تو ینگ ہیں ابھی۔۔ اور میں راضی ہوں۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"تو مبارک ہو میرے بچے۔۔" زوار صاحب خوشی میں کھڑے ہو گئے تھے۔۔

"بیٹا لیکن وہ ابھی بس یہیں نکاح کرنا چاہتا ہے۔۔"

"بابا اسکو آپ اندر بھیج دیں اور کچھ بھی نہیں بولے گا میرے بارے میں۔۔ میں بھی زرا اسکو دیکھوں کہ کتنی نکاح کی پڑی ہے۔۔" پریشہ لومڑیوں کی طرح سوچنے لگی۔۔

زوار صاحب کمرے سے باہر نکلے تو انکے سنجیدہ تاثرات دیکھ کر ارمان کو گڑبڑ لگی کہ کہیں پریشہ نے منع نہ کر دیا ہو۔۔

"جاؤ بیٹا بلا رہی ہے۔ بلاوا آیا ہے۔۔" زوار صاحب اسکا کندھا تھپ تھپا کر سائیڈ میں لگی چئیر پر بیٹھ گئے۔

ارمان نے کندھوں کو مود کیا اور کالر ٹھیک کر کے روم میں اندر گیا۔

پریشہ کے ہونٹ پہ مرحم لگا کر پٹی کر دی تھی اور تھپڑ کے نشان اب مٹ چکے تھے۔ بس ایک گلو کوز کی ڈریپ لگی ہوئی تھی۔

ارمان اسکے برابر میں بیٹچ پر بیٹھ گیا اور وہ بھی ترچھی نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔

"کیا بولا ہے تم نے بابا کو؟؟" پریشہ سنجیدگی سے بولی۔

"نکاح کا کہا ہے بہری ہو جو سنا نہیں۔۔"

"یہاں ہاسپٹل میں کون نکاح کرتا ہے؟؟" اسکا انداز سوالیہ تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"کرتے ہیں لوگ ہم کوئی انوکھے نہیں جو ہمارا پہلی بار ہو گا۔ اور مجھے تمہارا انکار نہیں سننا لڑکی۔۔ بس ہاں کر دو۔۔ میں مزید انتظار نہیں کر سکتا۔۔ رخصتی تم جب چاہو پڑھائی مکمل کر کے تب ہو جائے گی میں کچھ نہیں کہو ننگا مگر نکاح آج ہی ہو گا۔۔ وہ بول کے خاموش ہوا اور یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی کہ کیسے وہ ابھی سے اس پر حکم صادر کر رہا تھا مگر وہ ہمیشہ ہی ایسا کرتا تھا جو ایک بار کہہ دیتا پھر وہی کیا کرتا تھا۔

"میں یہاں ایسے ماسیوں کے حلیے میں نکاح نہیں کرونگی۔ آخر پہلی بار نکاح ہو رہا انسان تیار ہوتا ہے میرے بھی کچھ ارمان ہیں۔۔"

"ہاں تو شوق سے کرنا تم اپنے ارمان پورے لیکن جب شادی ہو۔۔"

"تم ابھی گھر جاؤ اسے سجاؤ۔۔ میرے لیے ایک خوبصورت سا جوڑا خریدو شام میں جب میں گھر آؤنگی تو نکاح ہو گا۔۔"

"لڑکی تم کہیں پاگل تو نہیں۔۔" وہ اسکی ہاں سننے پر خوشی سے کھڑا ہو گیا اسکی ہاں پہ اسکی آنکھیں تک مسکرا رہی تھی۔۔ "جیسی تمہاری خواہش؟؟؟ بند حاضر ہے۔۔" ارمان خوشی سے اسکا ہاتھ تھام چکا تھا۔

"اور میرا حق مہر؟؟؟" پریشہ نے معصومیت سے پوچھا۔۔

"جتنی رقم تم چاہو۔۔ بلکہ میں مل رہا ہوں کیا کچھ اور بھی چاہیے؟"۔۔

"بتاؤ کتنا چاہیے؟؟؟"

"اُمم۔۔ وہ میں نکاح کے بعد بتاؤنگی۔۔" پریشہ مصنوعی سوچنے کی ایکٹینگ کرتے ہوئے بولی۔۔

"اب جاؤ نا یہاں بیٹھ کے ٹائم ضائع کر رہے ہو۔۔" پریشہ نے اسکے ہاتھ پہ مارا اور اپنا ہاتھ چھڑایا۔

"ظالم!!"

## Posted on Kitab Nagri

ارمان دروازے تک گیا تھا پریشہ نے اسے پھر آواز لگائی اس نے لاعلمی سے اسے دیکھا۔۔

"سنو زلال شوخ کلر لینا مجھ پہ بہت اچھا لگتا ہے۔۔" پریشہ نے کہہ کر ایک ادا سے اپنے بال ہوا میں اڑائے اور ارمان اسکی حرکت پہ ہنستا ہوا باہر نکلا۔۔

ساری زندگی اب تو اس میڈم کے نخرے اٹھانے اور خواہشیں پوری کرنی تھیں۔

"مان گئی کیا وہ؟" سعدی نے اسے باہر نکلتے دیکھا تو فوراً پوچھا۔۔

"بول نہیں مانی تو ہم صرف تیری خاطر منتیں کر لیں گے۔۔ ورنہ گن کو اسکے سر پہ رکھینگے اور نکاح کے کاغذات پر دستخط کروالیں گے۔" یہ دھمکی شایان کی طرف سے آئی تھی۔

"بھائیوں مان گئی۔۔" ارمان کہہنے کی دیر تھی اور شامیر اچھلتا چیتا ہوا اس پر لپکا۔

"مبارک ہو بھائی مبارک ہو۔۔" شامیر زور زور سے اسکی پیٹھ پر مار رہا تھا۔

"شامیر تم انسان بن جاؤ آج صبح سے تمہاری حرکتیں دیکھ رہا ہوں کہیں تم ضائع نا ہو جاؤ۔" ارمان ہونٹ پہ انگلی پھیرنے لگا۔

"میں میسنی سے مل لوں۔۔" شامیر کہہ کر اندر بھاگا۔

ارمان نے ان لوگوں کو پریشہ کی خواہش بتائی تھی۔ اور پھر بے چارے تھکے ہوئی ہونے کے باوجود تیاریوں میں لگ چکے تھے۔



## Posted on Kitab Nagri

oooo

رامس کی اچانک گھر آمد پر لیزا حیران ہوئی اس نے اسے ٹی وی لانچ میں بٹھایا۔

"پانی لاؤں؟؟؟" لیزا انگلیاں چٹخائے کہہ رہی تھی۔

"ہاں لے آؤ۔"

پانی پینے کے بعد رامس نے اچانک آنے کی وجہ بتائی۔

"تیار ہو جاؤ دس منٹ کے اندر جلدی سے۔"

"کیوں؟؟؟ کیا کہیں ہم جارہے ہیں؟؟؟" اسکا انداز سوالیہ تھا۔

"ہاں آج یارے ارمان کا نکاح ہے وہ بھی حیات نور سے۔" رامس نے خوشی سے کہا۔

"مبارک ہو بہت بہت۔۔۔ لیکن میرے پاس دعوت کے لحاظ سے کوئی کپڑے نہیں ہیں۔" لیزا پہلے کافی بولڈ ڈریسنگ کرتی

تھی اور اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے سب چھوڑ دیا تھا اور یہ اکیلی رہتی تھی تو کبھی دعوتوں کا سلسلہ نہیں ہوا جو اس

حساب سے کوئی جوڑا اسکے پاس موجود ہوتا۔

"ہم۔۔۔ مجھے اندازہ تھا یہ لو جاؤ اب یہ پہن کر تیار ہو جاؤ۔" رامس نے ایک گفٹ بیگ اسکے آگے کرا جو خود اپنے ساتھ لایا

تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"اور سنو"۔۔ لیز اکمرے میں جانے لگی اس نے پھر اسے پکارا۔

"آج میں وہاں سب کو دعوت دے دوں گا۔۔" وہ اسکی بات پہ جھینپتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔

oooo

ارمان رابعہ بیگم کے ساتھ پریشہ کی شاپنگ کے لیے مال گیا تھا۔

جلدی جلدی شاپنگ کر کے وہ لوگ گھر واپس آ گئے تھے۔۔ ارجنٹ بیسس میں ہی فاروق مینشن کوپورا لائیٹوں سے سجایا گیا تھا۔۔ نکاح کا اتمام فاروق صاحب کے ہاں ہی ہوا تھا پریشہ اور حارث شام تک ڈسچارج ہو چکے تھے۔۔ پریشہ کو ڈائریکٹ فاروق صاحب کے ہاں ہی لے آئے تھے۔۔

کم سے کم لوگوں میں بھی پورا خاندان ہی وہاں موجود تھا۔۔ ماشاء اللہ سے دارجی کے پوتے پوتے اور نواسے نواسیاں اتنے تھے۔

پریشہ رابعہ بیگم کے کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔۔ ہونٹ کی چوٹ کو اس نے لپس ٹک سے چھپا لیا تھا۔۔ ہلکا پھلکے میک اپ میں وہ دلہن ہی لگ رہی تھی۔۔

"چلو پریشہ کتنی دیر ہو گئی۔۔" مشک جو اندر آئی پرہشہ کا سراپا دیکھ کر ہی ٹھٹھک گئی وہ سادگی میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

"اللہ ماشاء اللہ۔۔ پریشہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ کچھ خیال کر لو ارمان کہیں رخصتی بھی آج ہی ناکروالے۔۔" مشک پریشہ کے پاس ڈریسنگ پر آکر بیٹھ گئی اور سیلفیز لینے لگ گئی۔۔

ملاہم اور زری مشک کے پیچھے آئیں انھیں معلوم تھا کہ وہ باتوں میں لگ گئی ہو گی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تمہیں ہم نے اسے لانے کے لیے کہا تھا اور خود یہیں بیٹھ گئیں"۔۔ ملاہم غصے میں بولی کیونکہ باہر سب اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔

"ارے چھوڑو نکاح تو ہی جائے گا و تم دونوں بھی سیلفی تو لے لو"۔۔ مشک نے دونوں کو بھی اندر لیا اور چارپانچ تصویریں لے بیٹھی۔۔

باہر سب انتظار میں پک چکے تھے اور اندر ان چاروں کی ادائیں ختم نہیں ہو رہی تھیں۔۔

پریشہ لال غرارہ پہنی ہوئی تھی اور گولڈن دوپٹہ تھا جس پر گوٹے کے پھول بنے تھے۔۔ ہاتھوں میں لال چوڑیاں دوپٹے کے نیچے بال کھلے ہی چھوڑ رکھے تھے۔۔ اور ارمان کی دی ہوئی انگھوٹی بریس لیٹ اور کنگن بھی پہنی تھی اور پاؤں میں جو گرز!!!



ارسلہ بیگم تپتی ہوئی کمرے میں آئیں۔

www.kitabnagri.com

ان سب نے ہی نکاح کے حساب سے تیاری کری تھی سب نے ایمر جنسی میں نکاح کے لیے جوڑے خریدے تھے۔۔ آخر خاندان کے سب سے چہیتے بچوں کا نکاح تھا تو نکاح سادہ اور پھیکا پھیکا کیسے ہو سکتا تھا۔۔

ارسلہ بیگم کمرے میں آئیں اور پریشہ کہ دلہن بنا دیکھ کر انکے آنسو ضبط میں نہ رہے۔۔

کب انکی بیٹی اتنی بڑی ہوئی انھیں پتا بھی نہیں چلا۔۔ بیٹیاں جب جوان ہوتی ہیں تو انکو بیاہ دیا جاتا ہے۔ اور والدین جو ساری عمر انکی پرورش میں لگا دیتے ایک وقت آنے پر انکو خود سے الگ کر کے رخصت کرنا ہی پڑتا ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

"مما میں رو رو رہی ہوں جو آپ رونے لگ گئیں!"۔۔ پریشہ انکے گلے لگی کہہ رہی تھی۔۔

"بیٹا بیٹی ہو تم میری۔۔ ہر ماں کے لیے بہت مشکل وقت ہوتا ہے یہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو کسی اور کے ہاتھ میں سوپنا پر مجھے ارمان کی زیادہ فکر ہے"۔۔ "میرے بیٹے کا خیال رکھنا تم۔۔"

"مما اب تو حد ہی ہو گئی۔۔ ابھی رخصتی نہیں ہے"۔۔ پریشہ نے انہیں یاد دلایا ہے۔

"مجھے معلوم ہے پر نکاح تو ہو رہا ہے نا۔۔ اور مجھے اپنی اولاد پر یقین ہے کہ نکاح کے بعد وہ اسے اور تنگ کرے گی۔۔" ارسلہ کی بات پر پریشہ کی ہوائیاں اڑی۔

"استغفر اللہ۔۔ مجھے نہیں کرنا اب کوئی نکاح۔۔"

"پریشہ میرے سامنے ڈرامے نہیں کرو ورنہ آج چپل اٹھ ہی جائیگی۔۔" ارسلہ نے چپل تک ہاتھ پہنچایا تھا پریشہ نے انکا ارادہ بھانپتے ہوئے جلدی سے ہاں کری۔۔

"بھئی میں منع کرونگی نا تو وہ زبردستی نکاح کر لے گا۔۔ اسے کون روک سکتا ہے۔۔" پریشہ نے بات گھمادی۔۔ اور ڈریسنگ کے سامنے بیٹھ کر پرفیوم چھڑکا۔۔

ارسلہ نے دوپٹہ جو اسکے سر پہ ٹکا تھا وہ چہرے پہ گھونگھٹ کی طرح ڈال دیا۔۔

"مما سانس نہیں آرہی ہٹائیں اسے۔۔" پریشہ مچلنے لگی اسے گھونگھٹ سے سخت چڑ تھی۔

"یہ اب نکاح کے بعد اٹھے گا خبر دار جو اسے اتارا اور چلو باہر۔۔" ارسلہ اسے کھینچتی ہوئی باہر لائیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

oooo

"میں اندھا تو نہیں ہو گیا یا آنکھیں خراب ہو گئیں۔ ارمان آج تو میڈم نے گھونگھٹ لے رکھا ہے۔"۔ سعدی آنکھیں مسل کر بولا۔

"تو اندھا نہیں ہماری جان دلہن بنی ہے تو اتنا تو ہونا ہی ہے۔"۔ شایان کے جان کہنے پر ارمان نے اسکی گردن دبوچی۔۔

"ابھی تو بول دیا اب نابولنا۔ بہن ہے تیری دماغ میں بٹھالے۔"۔ ارمان نے تھوڑی سختی سے کہا۔۔

"ارے گردن تو چھوڑ دے۔۔"

"بہن بول پہلے!"

"پریشہ باجی کہہ دوں۔۔"

"اب زیادہ بھی نابول۔۔ چھوٹی بہن ہے وہ تم سب کی۔"۔ ارمان نے ان سب کو باور کرایا کیونکہ سارے ہی اسے کئی بار جان کہہ دیا کرتے تھے۔

"چھوٹی بہن نہیں توپ ہے جواب تم سے نکاح کے بعد ہر وقت ہم پہ پھٹتا رہے گا۔"۔ سعدی نے کہا۔۔

"تو بہن بول رہا ہے یا نہیں؟۔۔"

"پریشہ میری ہے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کیا ہے؟؟" مان نے آنکھیں دکھائیں۔۔

"بہن۔ میرا برا وقت۔" شایان نے دانت پیسے اور مان نے اسکے کہنے کے بعد اسکی گردن کو آزاد کرا۔۔

"جادو گرنی۔۔" سعدی بڑبڑایا۔۔

"کوئی کچھ کہہ رہا ہے اگر سعدی تو نے کہا کہ تو اپنی حالت بھی سوچ لے۔۔" شہیرا اسکی طرف مڑا جو سائیڈ صوفے پر جما بیٹھا تھا۔۔

"میں کیا کہو نگامیری تو زبان ہی کٹ گئی ہے"۔۔ سعدی نے معصومیت سے کہا۔۔

"ہنہ" شہیرا نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔۔

پریشہ کو دوسرے صوفوں پر بٹھایا ہوا تھا۔۔



مولوی صاحب نے پریشہ سے نکاح کا پوچھا۔۔

"پریشہ حیات نور بنت زوار کیا آپکو ارمان شہیرا آفندی دس لاکھ حق مہر نکاح میں قبول ہے؟؟"۔۔

"جی قبول ہیں قبول ہیں قبول ہیں۔۔" پریشہ نے جھٹ جھٹ خوشی سے تینوں بار ہاں کر دی اور لانچ میں سب اسکی

گھونگھٹ سے چہکتی آواز سننے پہ ہنسنے لگے۔۔

"ارمان شہیرا آفندی کیا آپکو پریشہ حیات نور بنت زوار اپنے نکاح میں قبول ہیں؟"۔۔

کب سے!۔۔ ارمان نے دل میں کہا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"ہاں قبول ہے۔۔" ارمان نے سرہاں میں ہلایا وہ مسلسل اپنی انگلیاں چٹخا رہا تھا۔۔

مولوی صاحب نے مزید دوبار اور پوچھا پھر اس نے ہاں کہا تھا۔۔

ان دونوں نے نکاح کے کاغذات پر اپنے دستخط کیے تھے سعدی اور شامیر نے ان دونوں کی کئی تصاویر لیں اور فوراً نکاح مبارک لکھ کہ فیس بک اور انسٹاگرام پہ لگا دیں۔ انکی تصویریں آگ کی طرح سوشل میڈیا پر پھیل چکی تھیں۔۔

نیوز آرٹیکل کی پہلی ہیڈ لائن ہی یہ تھی کہ

ملک کے معروف برنس مین ارمان آفندی اور مشہور بہترین ولاگر حیات نکاح کی ڈور میں بند گئے ہیں۔

"مبارک ہو بھئی نکاح"۔۔ فاروق صاحب زوار کے گلے لگے اب بھائیوں سے وہ سمجھی بھی بن چکے تھے۔۔

سب ایک دوسرے کو مٹھائی کھلانے میں لگے تھے۔۔

پریشہ کو سب مبارکباد دینے کے بعد بھول چکے تھے اور اسے گھونگھٹ سے کوفت ہونے لگی۔۔

www.kitabnagri.com

"ارمان تم کہاں ہو؟؟ مجھے نظر ہی نہیں آرہے"۔۔ پریشہ سب کے شور کو توڑتی ہوئی بولی۔ ارسلہ اسکی چلتی زبان پہ سرپیٹ رہی تھیں۔۔

"میں یہیں ہوں کیا ہوا"۔۔ ارمان نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار کیا تم یہ گھونگھٹ اٹھاؤ گے؟؟ بتاؤ اگر ہاں تو پلیر اٹھا دو بہت الجھن ہو رہی ہے مجھے تو اب سانس بھی نہیں آرہا ہے کوئی پانی پلاؤ کہیں مر ہی نا جاؤں۔۔" جہاں سب اسکی بات کر ہنس رہے تھے آخری بات پہ خاموشی چھا گئی تھی۔۔

"پریشہ ایسے الٹا سیدھا نہیں بولتے کتنی بار سمجھایا ہے۔۔" ارسلہ سامنے والے صوفے پہ بیٹھی بولیں۔۔

"اچھا سوری۔۔ خاموشی بتا رہی ہے کہ سب مجھ سے خفا ہوئے ہیں۔۔" بھئی خود مان جائیں مجھے منانا نہیں آتا۔۔ بس آئینہ نہ نہیں بولو گئی۔۔" پریشہ نے شانے اچکائے۔۔

"بیٹا آپ ہماری جان ہو کیسے سب ناراض ہو گئے۔۔" تایا ابو ابتسام صاحب نے کہا۔۔

"لو یو تایا جان یو آردا بیسٹ۔۔" پریشہ کی گھونگھٹ سے آواز نکلی۔۔

"یار ارمان تم آرہے ہو یا میں خود اٹھا لوں یہ بھاری بھر کم گھونگھٹ۔۔" پھر پریشہ بولی تھی۔۔

"آرہا ہوں میں۔۔" ارمان فوراً کھڑا ہوا اور نہ اسکا کیا بھروسہ خود ہی گھونگھٹ اٹھا دیتی۔۔

www.kitabnagri.com

"اللہ اس لڑکی کی زبان کب قابو میں آئے گی۔۔" ارسلہ افسوس سے بول رہی تھیں کیونکہ پریشہ دلہن بننے کے باوجود اتنا بول رہی تھی۔

"ارسلہ وہ بچی ہے۔۔ ویسے بھی تمہیں پتا ہی ہے میرے ارمان کو وہ ایسے ہی پسند ہے پریشان نہیں ہو وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائے گی۔۔" رابعہ بیگم کی بات پر ارسلہ نے سر ہاں میں ہلایا مگر وہ پریشہ کی خصلت سے واقف تھیں کہ یہ سدھرنے والوں میں سے نہیں ہے وقت کے ساتھ اور بڑ بولی ہو جائے گی۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔

"اٹھاؤ نا گھونگھٹ آکر ہی بیٹھ گئے ہو۔" گھونگھٹ سے پریشہ کی آواز نکلی مگر اب دھیمی آواز میں بولی تھی۔ سب اپنی باتوں میں لگ چکے تھے۔ مشک اور ملاہم جو اسکے پاس بیٹھی تھیں ارمان نے ان دونوں کو بھاگا دیا تھا۔

ارمان نے آہستہ سے گھونگھٹ اٹھایا اور سر پہ دوپٹہ ڈکا دیا۔

جیسے جیسے گھونگھٹ اٹھ رہا تھا دونوں کے دل کی دھڑکنیں بڑھ رہی تھیں۔ جتنا وہ گھونگھٹ اٹھا رہا تھا پریشہ کا گلاب کی کلی سا چہرہ اکھلتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

پہلے وہ ہونٹوں کے نیچے کا تل پھر نازک سی ناک اسکے بعد کنچہ آ نکھیں۔

"ماشاء اللہ۔" بے ساختہ ارمان کے منہ سے پھسلا تو وہ ہنسنے لگی۔

"کمرے میں چلیں؟" ارمان نے اشتیاق سے اس سے پوچھا۔

یہ لوگ نہیں جانے دیں گے۔ پریشہ نے اداسی سے کہا کیونکہ اسے بھی ارمان سے ضروری باتیں کرنی تھیں۔

"تم چلو گی؟؟"

"انکی فکر نہیں کرو۔ ان سے پوچھے گا کون! میں اپنی بیوی سے ملنے اور بات کرنے کا حق رکھتا ہوں۔" آج بیوی بولتے

ہوئے ارمان کو بہت خوشی ہوئی تھی۔ آخر کار دوست کزن سے بیوی بن ہی چکی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"مما ہم آرہے ہیں ارمان سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔ ارمان تم چلو۔۔ پریشہ بول رہی تھی ارسلہ اسکی بات کو کاٹتی ہوئی بولیں۔

"پریشہ اب وہ دوست نہیں شوہر ہے۔۔ تمیز سے بات کیا کرو اور اسکا نام بھی ادب سے لینا ہے۔۔ یہ کیا بے دھڑک ارمان کی رٹ لگا رکھی ہے۔۔ اور تم کی جگہ اب آپ بولنا سیکھ جاؤ۔۔ ارسلہ کی باتوں پر وہ حیرت میں ڈوب گئی۔۔

"میں اور آپ بولو گئی۔۔ وہ بھی اسے۔۔" پریشہ کے اسے کہنے پر پھر ارسلہ نے اسے گھوری نوازی۔۔

"امپا سبل میں نے آج تک بڑوں کے علاوہ کسی کو آپ نہیں کہا تو ارمان کو بھی نہیں کہو گئی" وہ کہہ کر غرارہ سنبھالتی ہوئی کمرے کی جانب اوپر سیڑھیوں پر چلنے لگی اور ارمان سب کے سامنے شانے اچکا تا ہوا اسکے پیچھے آگیا۔۔

"بھابھی مبارک ہو آپکو آپکی بہو۔۔" ارسلہ کہہ کر خاموشی کے عالم میں چلی گئیں۔۔

"ہاہا۔۔ ارسلہ مجھے میری بہو سے کوئی مسئلہ نہیں وہ بہو نہیں میری بیٹی ہے۔۔ تم ہی بلا وجہ زیادہ سوچ رہی ہو۔۔" رابعہ ہنستے ہوئے بولیں پھر سب خوش گپیوں میں لگ گئے آدھا انتظام باہر لان میں کیا گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پریشہ ارمان کے میں کمرے میں آئی تھی۔۔

دونوں کافی دیر ایک دوسرے کو تکتے رہے پھر ارمان نے خاموشی توڑی۔۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو" اتنے میں ایک ڈائمنڈ کانیک لیس جیب سے نکال کر اس نے پریشہ کی گردن میں سجا دیا۔۔ وہ ارمان تھا کوئی لمحہ پریشہ کو حیران کرنے میں نہیں چھوڑتا تھا۔۔

"یقین ہی نہیں آرہا ہے کہ تم میری بیوی محرم بن گئی ہو"۔۔ وہ ہنسا تھا اور پھر ہونٹوں کے گرد گہرے گڈے آئے تھے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تو یقین کر لو۔۔ پریشہ اب پریشہ ارمان آفندی بن چکی ہے۔۔" ارمان نے اسکا ہاتھ تھامتا تھا اور اسکی چوڑیوں پر انگلی پھیرنے لگا۔۔

"پریشہ جانتی ہو آج سے پہلے جب بھی تمہیں چھو تو ایک دوست اور کزن سمجھ کے ہی چھو اپنے جذبات کو کبھی خود پر حاوی نہیں ہونے دیا۔۔ اور اب تم میرے نکاح میں ہو کے میری ہو گئی ہو۔۔"

"کہنا کیا چاہ رہے ہو صاف صاف بولو۔۔" پریشہ نے بھنویں اچکائیں۔۔ وہ ارمان کی گڈ مڈ باتیں سمجھ نہیں پائی تھی۔

"بس تمہیں چاہتا ہوں۔۔" ارمان نے اب اسے خود سے لگایا تھا اور وہ اب اسکی بات سمجھی تھی۔۔

"بتاؤ حق مہر کتنا چاہیے؟؟" باہر رقم بڑوں میں طے ہو چکی تھی مگر اسے اندازہ تھا کہ پریشہ کچھ اور ہی مانگے گی۔۔ ارمان نے بال سہلاتے ہوئے ہی پوچھا۔۔

"پکا دو گے؟۔۔"

"وعدہ کیا ہے تو مکرونگا تھوڑی۔" ارمان نے اسکے سر پہ تھوڑی ٹکائی تھی وہ قد میں اس چھوٹی ہی تھی۔

"مجھے کوئی رقم نہیں چاہیے۔۔ بس تمہارے ساتھ حج اور عمرہ کرنا چاہتی ہوں۔۔ کیا رخصتی کے بعد اللہ کے گھر لے چلو گے؟۔۔" وہ بالکل بچو کی طرح اپنی خواہش کا اظہار کر رہی تھی۔۔

ضرور ہم سب سے پہلے عمرے پر ہی جائیں گے پھر کہیں اور گھومیں گے۔۔"

"ہاں اسکے بعد ہم لندن جائیں گے ترکی، فرانس، ہانگ کانگ، ملیشیا اور پاکستان ٹوڑ تو لازمی مجھے پہاڑی علاقے دیکھنے کا بہت شوق ہے۔۔" وہ اشتیاق سے اسے کہہ رہی تھی۔

"یہ تم دنیا گھومنے کی بات کر رہی ہو!!"

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں میں تمہارے ساتھ دنیا گھومنا چاہتی ہوں۔۔۔ سب جگہ ولا گنگ کرونگی کتنا مزہ آئیگا۔۔۔" وہ خوشی سے چہکی۔۔۔

"ارمان اسے صوفے پہ لے آیا تھا اور اسکے کندھے پر سر رکھے خواہشوں کا پٹارہ کھول چکی تھی۔

"تم دنیا گھومنا چاہتی ہو اور میں تمہارے لیے دنیا گھومنا چاہتا ہوں۔۔۔" ارمان نے اسکی پیشانی چومی تو وہ مسکرانے لگی۔۔۔

"اور یہ ولا گنگ ہر جگہ نہیں ہوگی اسے تو تم نے میری سوتن بنا دیا ہے۔۔۔" ارمان نے اسکے تاثرات بھانپ کر کہا جو لمحے میں بدل گئے تھے۔۔۔

"کوئی نہیں۔۔۔ ولاگ کے لیے تو میں گھومونگی۔۔۔"

"سچی؟؟؟"

"مطلب میرے لیے میرے ساتھ گھومنے میں تمہیں کوئی دل چسپی نہیں۔۔۔" ارمان خفا ہوا۔۔۔

"ہے لیکن تم ولا گنگ کو کچھ نہیں بولوں میں شادی کے بعد بھی کرونگی۔۔۔" وہ اس سے دور ہٹی۔۔۔

"تم جو چاہو وہ کرنا لیکن کچھ ٹائم ہمارا بھی ہو گا تم اس میں بھی ولا گنگ کو کباب میں ہڈی بناؤ گی تو میں برداشت نہیں کرونگا

www.kitabnagri.com

اور وہیں کیمرہ توڑ دوں گا۔۔۔"

"مماااااا۔۔۔" پریشہ چیخنے لگی اور پورا گلہ پھاڑ کے صدا لگائی۔۔۔

"حیات کیا کر رہی ہو؟"۔۔۔ ارمان نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا وہ نا سمجھی سے اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"تم نے کیمرہ توڑنے کی بات کی ہے۔۔۔"

"تو کیا اس بات پہ سب کو یہاں بلانے کی کیا تک ہے؟؟"۔۔۔ ارمان جھنجھلایا۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"پورے اسلام آباد کو بلاؤنگی اگر دوبارہ ایسا کہا تو۔۔" وہ حق جتا کر واپس اسکے کندھے پر سرٹکا کر بیٹھ گئی۔۔

"اچھا اس بات کو چھوڑو تمھاری لندن جا کے پڑھنے کی خواہش تھی نامیں تمھیں لے کر جاؤنگا۔ وہاں چھ مہینے کے کافی اچھے کورسز ہوتے ہیں تم پڑھ لینا۔۔"

"سچی۔۔ ارمان تم کتنے اچھے لگ رہے ہو۔۔" پریشہ فوراپلی تھی۔۔ ارمان اسکی تمام حرکتوں سے واقف تھا۔۔

"تمھیں پتا ہے نا مجھے لندن جا کر پڑھنے کا کتنا شوق تھا۔۔"

"مجھے پتا ہے جان۔۔ جی جی تو کہہ رہا ہوں کہ خود لے کر چلوں گا۔۔" ارمان اسکا گال سہلانے لگا۔ (ہنہ دیکھ لویہ لندن ریٹرنز ہی کام آیا) وہ دل میں بولا۔۔

"وہ تم نے منہ دکھائی نہیں دی؟!"۔۔

"کس بات کی منہ دکھائی؟ وہ بارات میں ملتی ہے اور میں نے یہ نیک لیس دیا تو ہے پھر بھی منہ دکھائی کی پڑی ہے۔۔" ارمان کے کہنے پر وہ دور ہٹی تھی مگر ارمان اسکے گرد مضبوط ہاتھوں کا حصار باندھ چکا تھا۔۔

"اوکے شیور! لیکن مجھے بارات والے دن بھی منہ دکھائی چاہیے ہوگی۔۔"

www.kitabnagri.com

"اچھا میری ماں لے لینا تم۔" ارمان نے سر پیٹا کیونکہ وہ کربات کے پیچھے لگ جایا کرتی تھی۔۔

"تمھاری ماں نہیں بیوی ہوں۔۔" ممانچے ہیں کیا یاد آرہی ہے؟؟ بتاؤ بلاؤنگی۔۔" وہ شرارت سے بول رہی تھی ارمان نے اسکی تھوڑی پکڑ کے اوپر کی۔۔

"تم آج وہی بولنے کی مشین لگ رہی ہو جو مجھے مال میں ملی تھیں۔۔" ارمان نے اسکا نام تب یہی رکھا تھا "بولنے کی مشین"

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ اسکے حصار میں ہی سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔

اسکے چہرے پہ سنجیدگی آئی تھی۔۔

"ارمان ایک بات بتاؤں"۔۔ وہ اٹک اٹک کر بولی۔۔

"بولو۔۔" ارمان اسکی لٹ پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

"جج جب مجھے ضرغام نے اغوا کر اور پھر میں ہوش میں آئی تو میں بغیر دوپٹے کے تھی اور قمیز کا دامن بھی پھٹا تھا اور سر بہت بھاری تھا۔ او او اور وہ ضرغام بہت کچھ کہہ رہا تھا کہ می۔۔۔۔" ارمان نے اسکی اتنی سنی اور غصے سے اسے خود سے لگا لیا اور حیات کی بات ادھوری رہ گئی۔

"خبردار جو کچھ الٹا سیدھا سوچا۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔ میں ہوں تمہارے پاس تمہارے ساتھ بس یہ یاد رکھو۔۔ یہ یاد رکھو کہ اللہ نے تمہاری حفاظت کر لی۔۔" وہ اسکے سینے سے لگی رونے لگ چکی تھی۔۔ ارمان نے اسے عزت دے کر اسکا مقام مزید بلند کر دیا تھا اسکا اندھا بھروسہ پریشہ کا خون بڑھا گیا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تبھی دروازے پہ دستک ہوئی۔۔

"لیلہ مجنوں دروازہ کھول دو۔۔" حارث کی آواز آئی۔۔

"یہ کیوں ٹپک گئے؟"۔۔ پریشہ نے لاعلمی سے ارمان سے پوچھا۔۔

"چھوڑو خود ہی چلے جائیں گے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

ارمان بیڈ پر آکر بیٹھا اور پریشہ بھی اسکے پیچھے آئی تو ارمان نے اپنا سر پریشہ کی گود میں رکھ لیا۔۔ دن بھر کی تھکن اب چڑھنے لگی تھی۔۔ ایک تو صبح ضرغام والا واقع وہاں کی بھاگ دوڑ پھر پریشہ اور حارث کے لیے ہاسپٹل جانا اور پریشہ کی خواہش جو لازمی پوری کرنی تھی۔

پریشہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی تو اسے کافی سکون ملا۔۔

"یار سر ہی دبا دو"۔۔ ارمان نے خواہش کی۔۔

پریشہ نے گھور کے اسے دیکھا جو سکون سے آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔۔

پریشہ نے ہاتھ دبانے کے لیے اٹھائے تھے مگر سر نہیں گلے!۔۔

ارمان کو اسکے ہاتھ گلے پہ محسوس ہوئے۔

"یار حیات کیا کر رہی ہو؟؟" وہ فوراً کھڑا ہوا۔۔

"سر دبانے کا کہا تھا گلے نہیں"

Kitab Nagri

"یہ آرڈر کسے دیا تم نے؟؟ تمہاری بیوی ہوں شادی ہوئی ہے کوئی ملازمہ نہیں خریدی۔۔ خبردار آج کے بعد ایسے حکم جھاڑے۔۔ ابھی گلے دبانے کا ٹریلر دکھایا ہے اگلی بار زرا دیر نہیں کرونگی۔۔ آئے بڑے سر دبا دو۔۔" بولتی ہوئی وہ بیڈ پر کھڑی دھرنادے رہی تھی اور ارمان نیچے کھڑا اسکے تماشے دیکھ رہا تھا۔۔ عجیب رونا ڈال کے وہ بیٹھی تھی۔

"شرم ہوتی ہے کہ شوہر نے کچھ کہہ دیا تو مان لیں۔۔ میں نے کوئی ایسا حکم صادر نہیں کیا جو پورا نہ کیا جاسکے بلکہ میں نے حکم ہی کب دیا بس خواہش کا اظہار کیا۔۔" ارمان ماتھا رگڑتا کہنے لگا اور وہ کمر پہ ہاتھ رکھے اسکی سن رہی تھی۔۔

"یہ حکم ہی تھا۔۔ میں یہ تمہارے حکم نہیں ماننے والی ارمان آفندی"۔۔ وہ بیڈ پر پیر پٹختے لگی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"کیوں بیڈ پر ظلم کر رہی ہو نیچے اترو میری گردن اکڑ رہی ہے اوپر دیکھنے میں۔۔"

"بس رہنے دو نہیں آرہی میں نیچے کیا کر لوگے۔۔ وہ بھی ڈھیٹ بنی اسکی ہٹانے کے لیے بیڈ کے میٹ ریس پر اچھلنا شروع ہو گئی شروع میں وہ ارمان کی تپانے میں کود رہی تھی پھر اسے مزا آنے لگا اور اپنی اسپید مزید تیز کر دی۔۔"

ارمان چہرے پہ ہاتھ رکھے اسکی حرکتیں صبر کا گھونٹ پی کر برداشت کر رہا تھا۔۔ وہ جتنا نرمی برتا اتنا یہ سر پہ چڑھتی تھی اسے لائن پر رکھنے کے لیے ارمان کو غصہ کرنا پڑتا تھا۔

"دوسری شادی کرنی پڑے گی کیونکہ پہلی بیوی کا دماغ تو بچوں کی طرح کھیل کود میں لگا ہے۔۔" ارمان نے لا پرواہی سے کہا وہ سن کہ شد زدہ ہوئی اور فوراً غرارہ سنبھالتی نیچے اتری۔

"کیا کہا تم نے؟؟ میرے علاوہ کسی کا سوچا تو بہت برا ہو گا مسٹر لندن ریٹرنز۔" پریشہ قمر پہ ہاتھ رکھے کھڑی ہوئی۔۔

"مبارک ہو خود نیچے آگئیں ورنہ مجھے لانا پڑتا۔" ارمان نے اسکا گال تھپ تھپایا تھا۔

"یہ جو بات کری ہے نا اگر دوبارہ مذاق میں بھی کری تو لندن ریٹرنز سچ کہہ رہی ہوں تمہارا خون پی جاؤنگی اور اب تو تمہیں معلوم پڑ چکا ہے میں چڑیل بھی ہوں۔۔" وہ ہاتھ جھاڑتی آگے بڑھی اور اسکی ڈریسنگ کے پرفیومز میں چھیڑ چھاڑ کرنے لگی۔۔

ارمان نے اسکی خفگی کو جانچتے ہوئے اسکی طرف قدم بڑھائے۔۔

"سوری۔۔ مذاق کر رہا تھا تا کہ تم نیچے آ جاؤ۔۔ اور تم چڑیل تھوڑی ہو میری معصوم سی بیوی ہو۔" ارمان درد سے ٹیبل پہ بیٹھے جانے والے پرفیومز کو دیکھ رہا تھا جو پریشہ زور زور سے پٹخ رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"کہہ تو رہا ہوں سوری۔۔ تمہارے علاوہ کسی سے معافی نہیں مانگتا ہوں تو اسی بات پہ راضی ہو جاؤ۔۔" شہیر معافی بھی الگ ڈھنگ سے مانگ رہا تھا پریشہ کو اور غصہ آیا اپنے منہ میاں مٹھو!۔۔ ارمان نے اسکے شانے تھام کر اسے اپنی طرف رخ کر کے کھڑا کیا۔۔

"آئندہ نہیں بولو گے۔"

"نہیں بولو نگا۔"

دونوں ایک پل میں لڑنے لگتے اور ایک پل میں گہرے دوست بن جایا کرتے تھے۔۔

"اچھا اب میری ایک خواہش پوری کر دو۔۔" ارمان نے اسکی آنکھوں جھانکا۔۔

"کوئی۔۔؟؟"

"وہی یار جو نیچے چچی بھی کہہ رہی تھیں کہ مجھے آپ کہا کرو۔۔"

"بھول جاؤ تمہاری یہ خواہش کبھی پوری ہو۔۔" پریشہ نے سر نفی میں ہلایا۔۔

"شوہر ہوں تمہارا۔۔" اس نے تھوڑی سختی برتی۔۔  
www.kitabnagri.com

"تو میں بھی بیوی ہوں تم تم تمہاری بیوی۔۔" اس نے جان بوجھ کر تم کا اضافہ کیا تھا ارمان نے سر جھٹکا واقعی وہ یہ کبھی نہیں کر سکتی تھی۔۔ اسکے خواب میں بھی نہیں۔

"اچھا میری ایک تصویر تولے لو۔۔" پریشہ نے اپنا موبائل اسے دیا۔ مگر ارمان نے اسے وہ واپس کر دیا۔

"میرے پاس بھی ہے۔" اسکے کہنے پر وہ شرارت سے ہنسی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ نے ڈریسنگ کے آگے ایک سے بڑھ کے ایک پوز مار لیے تھے اور ارمان تصویریں کھینچ کھینچ کر تھک گیا تھا مگر وہ نہیں تھک رہی تھی۔ کوئی کہے گا کہ ان دونوں کا آج نکاح ہوا ہے۔۔ وہ دلہا کم فوٹو گرافر زیادہ لگ رہا تھا۔

"اب ہٹو میری ساتھ بھی لینے دو۔۔" ارمان نے اسے اپنے پاس کھڑا کر اور ایک دوسرے سلفیز لیں۔۔

جس میں پریشہ کی ادائیں کم نہیں ہوئی تھیں۔۔ اس نے اپنی شادی میں سارے شوق پورے کرنے تھے۔۔

اسکے بعد ایک فرنٹ کیمرے سے پیکچر خود لینے لگی۔ "ادھر دو ورنہ میری تو شکل ہی نہیں آئیگی۔" پریشہ کی پہنچ تک کیمرے میں وہ ارمان کو نہیں ایڈجسٹ کر پار ہی تھی۔

ارمان نے خود سیلفی لی اور پریشہ نور نے کسی میں منہ پہ گھونگھٹ ڈالا تو کسی میں ارمان کے سامنے منہ کر کے آنکھ میچیں تو کہیں ارمان کے بال کو مٹھی میں کرے کھڑی تھی۔۔ ارمان کو اس نے بس کیمرہ پکڑنے کے لیے رکھا ہوا تھا۔۔

"چلو ایک کام اچھا ہو گیا تم تصویریں اچھی لیتے ہو مجھے شادی کے بعد اس معاملے میں پریشان نہیں ہونا پڑے گا۔" پریشہ اسکے موبائل میں تصویر ہن دیکھ کر اپنے نمبر پر واٹس ایپ کر رہی تھی۔۔

اور ارمان کے پبلک اکاؤنٹ اور اپنے اکاؤنٹ پر اس نے ابھی کی ایک جیسی دونوں کی ساتھ سب سے اچھی تصویر سنیر کر دی کیپشن ڈال کر کہ

"الحمد للہ نکاح فائیڈ"

اسکو موبائل پر ہی تصویریں پھیلنے کی وجہ سے سب جگہ سے مبارکبادیں مل رہی تھیں مگر وہ اس وقت کو موبائل میں گھس کر برباد کرنے کے حق میں نہیں تھی۔



## Posted on Kitab Nagri

اور تھوڑی دیر بعد پھر دروازہ پھر زور زور سے پٹنا شروع ہوا۔

"یار کھول دو کہیں وہ دیوانے اندر توڑ کے ہی نا آجائیں"۔۔ پریشہ نے کہا۔

"اف ان بے صبرے کنواروں کو پتا نہیں کیا مصیبت پڑ گئی ہے۔۔ چھوڑو رہنے دو۔۔" ارمان تو اگنور کرنا چاہ رہا تھا مگر پریشہ کے اسرار پر اس نے دروازہ کھولا اور وہ چاروں ایک دوسرے پہ چڑھتے ہوئے دروازے کی چوکھٹ کے قریب گرے سعدی کے اوپر شامیر گرا تھا۔

پریشہ انکی حالت پر ہنسنے لگی۔

"تم میسنی دانت کم نکالو۔۔ ارے گینڈے اٹھ مارے گا کیا۔" سعدی نے شامیر کو کہنی ماری۔

"گینڈہ تو ہو گا میں تو بینڈ سم ہوں"۔۔ شامیر بال ٹھیک کرتا ہوا اپنے انداز میں بیڈ پر لیٹ گیا اور وہ تیلوں بھی لیٹ گئے۔۔ ارمان اور پریشہ ایک دوسرے کی شکل تک رہے تھے۔

"ہو گیا تم لوگوں کا تماشہ تو اب نکلو۔۔" ارمان نے انہیں چلتا کرنا چاہا مگر وہ لوگ اتنی آسانی سے جانے والے نہیں تھے۔

"اپنا بیاہ تو رچا لیا میری فکر تو کسی کو ہے ہی نہیں۔ مجھے پہلے دن سے ہی تمہاری نیت پر شک تھا کہ بہت جلد تم نکاح بھی کر لو گے۔ اور ہاں چل بھی آج اپنے پلان پر عمل کرنا ہے"۔۔ سعدی بیڈ سے اچھل کر اٹھ بیٹھا۔

"صبر کرو ابھی اتنی جلدی نہیں کل چلیں گے"۔۔ ارمان اسکے پاس آکر کندھا تھپ تھپانے لگا۔

"چل ٹھیک ہے۔۔ اور تم میسنی جاؤ اب ہم دوست باتیں کریں گے"۔۔ سعدی نے ارمان سے دور ہٹ کے کہا کیوں ارمان کا بھاری ہاتھ اٹھنے میں دیر نہیں لگتی۔

"ہاں چلو تم جاؤ اب۔۔ میرے بھائی کا کمر ہے قبضہ جما کر ہی بیڈ گئیں۔۔" شامیر نے ناک سے ہوا چھوڑی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارمان اسے بتا دو کہ یہ اب میرا بھی کمرہ ہے۔"۔۔ پریشہ ارمان کو اپنے پاس کھینچ کر لے آئی۔۔

"کیوں ارمان بتائے میں نے تمہارے پھٹے منہ سے سن لیا۔۔ اور یہ رخصتی کے بعد تمہارا ہو گا ابھی کے خواب نادیکھو۔۔"

"یہ کمرہ کیا یہ گھر بھی میرا ہے میرے تایا جان کا۔۔ تم نکلو یہاں سے ہمارے بیڈروم میں منہ اٹھا کر آگئے تمیز ہی نہیں ہے برگر۔۔ جاہل برگر۔۔" پریشہ ایک کے بعد ایک بولی۔

"جاہل کس کو بولا۔۔"

"تمہیں اور تمہارے پیچھے کھڑے ان لنگوروں کو۔۔" پریشہ نے گردن بائیں طرف جھکا کر انکو دیکھ کر کہا اور زبان چڑھائی اور شامیر کی تپانے کے لیے جان بوجھ کر ارمان کے سینے سے لگ گئی۔۔

"جادو گر نی"۔۔ پریشہ کو شامیر نے کھینچ کے دور کرا۔۔

"یہ کیا حرکت ہے شامیر؟ تم تو نندوں والے کام کر رہے ہو۔۔"

"اگر میرے بھائی کے پاس گئیں تو چھوڑو نگا نہیں"۔۔ شامیر اسکے سامنے سر پہ کھڑا ہوا۔۔

"ارمان تم دیکھ رہے ہو اسے کیسے تمہاری بیوی سے بد تمیزی کر رہا ہے"۔۔ پریشہ نے ارمان سے منت کری۔

"یہ بھائی کو ہر بات میں بچ میں لانے کا مقصد؟"۔۔

"تو بھائی کی لائف میں ٹانگ اڑانے کا مقصد؟"

پریشہ بھی دو بد بولی وہ پوری ارمان کے آگے محافظ کی طرح کھڑی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"تم جاؤ باہر یہ کمرہ تمہارا نہیں ہے۔"۔۔ شامیر پیچھے ہٹا۔۔

"نہیں جاؤنگی یہ میرا بھی کمرہ ہے۔۔ اور چلو میں سوچ رہی تھی کہ رخصتی کے بعد بور ہو جاؤنگی کیونکہ میری تو ساس اتنی اچھی ہیں اور کوئی نند بھی نہیں جو مجھ سے لڑے اب تم نندوں والے کم کر رہے تو بہت مزا آئیگا۔۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ یہ کمرہ میرا بھی ہے۔"

"لو اسے تو مزے کی پڑی۔۔ چلو تم دونوں بھا بھی دیو رکاسہی ٹائم پاس ہو جایا کرے گا لڑنا مرنا ایک ساتھ۔۔" سعدی نے بیچ میں کہا۔

"میری جان تم میرے بھائی سے دو فٹ کے فاصلے پر کھڑی ہو۔۔۔"۔۔ جان تو کہہ دیا شامیر نے اور اگلے لمحے ارمان کے پیروں تلے اسکے پاؤں تھے۔۔ ارمان نے زور بڑھایا اور شامیر مچل گیا اوپر سے ارمان نے شوز پہنے تھے اور شامیر نے نیچے ہی اتار کر رکھے تھے۔

"کیا کہا تم نے ابھی؟؟۔۔ جان!۔۔ باہر سمجھایا تھا نا کہ سب کی بہن ہے کوئی جان منہ سے نہیں بولے گا۔۔ وہ صرف ارمان کی جان ہے سمجھا!! جان ارمان جان شہیر۔۔"۔۔

"یار پیر تو ہٹاؤ اسکی وجہ سے مجھے مار رہے ہو۔"۔۔ شامیر نے مصنوعی رونی شکل بنائی۔۔

"صرف اسکی وجہ سے نہیں صبح سے تمہاری حرکتیں برداشت کر رہا ہوں پتا نہیں صبح کو نسی بھانگ چڑھالی تھی۔۔ بولو اب بولو گے جان اسے؟"۔۔ شایان اور سعدی تو ارمان سے دور ہی ہو گئے تھے کہ کہیں انکو بھی یہ لپیٹ میں نالے لے۔۔

"اچھا یہ میسنی کو جان نہیں بولو نگا۔"

## Posted on Kitab Nagri

"میسنی بھی نہیں بولنا۔۔۔" ارمان لہے اور پیر پہ قوت بڑھائی۔

"یار اب تم بہت سائیڈ لے رہے ہو۔ اسے ہم یہ نہیں کہیں گے تو اور کیا بولینگے۔۔۔" سعدی نے اپنی بات کہہ ہی دی۔

"پریشہ نام لو اسکا۔۔۔ چھوٹی بہن ہے اور تم سب کی بھابھی بھی۔۔۔" شامیر نے شامیر کو خاص طور پہ باور کرایا۔

"اچھا پریشہ۔۔۔" شامیر نے دانت پیس کر کہا۔

"ہنہ۔۔۔" سر جھٹک کے ارمان نے پاؤں ہٹایا دور ہٹا شامیر اس سے آزاد ہونے پہ لمبی لمبی سانس لے رہا تھا اور ایک پاؤں

پہ اچھل کر دوسرے کو دبار ہاتھ پیچھے سعدی اسکی حرکت پہ تیز آواز سے ہنسا شروع ہو گیا۔ اور پریشہ اسکو فاتحانہ

مسکراہٹ سے جلا رہی تھی کہ اب اسکے بھائی کی بیوی بن گئی ہے۔۔۔ شامیر کو ویسے ہی ارمان کے ساتھ کسی کافری ہونا پسند

نہیں تھا ہر وقت بیویوں کی طرح اسکو لڑکیوں سے دور رکھتا تھا۔

"گاؤں والوں نیچے آجاؤ۔۔۔" نیچے لان سے مشک نے آواز لگائی تھی کیونکہ لان میں فنکشن کا انتظام ہوا تھا۔

ارمان کے کہنے سے پہلے ہی وہ چاروں کمرے سے نکل گئے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چلو تم بھی بہت کمرے پہ قبضہ جمالیا۔۔۔"

"مجھے نہیں جانا۔۔۔ میں کیسی دلہن ہوں جس کے ہاتھوں پر مہندی ہی نہیں۔۔۔" ارمان کو اسکی حرکتیں کبھی عجیب لگا کرتی

تھیں۔

"مشک نے بلایا ہوا مہندی والی کو نیچے چلو وہ لگا دے گی۔۔۔" ارمان اسکو ساتھ لے کر نیچے چلا گیا۔

## Posted on Kitab Nagri

ابھی وہ دونوں لان میں جا رہے تھے کہ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور ان دونوں کے قدم وہی رکے اندر گھر والے بھی دھماکے کے شور سے ہل چکے تھے۔۔

"مرگیا رہے۔۔" شامیر نے اپنا ٹیوب لائٹ جیسا منہ اٹھایا جو پٹانے کی رکھ سے کلا ہو چکا تھا۔۔

پریشہ اور ارمان دھماکہ کی آواز پر جلدی سے لان میں آئے اور شامیر کی شکل دیکھ کر منہ پہ ہاتھ رکھے ہنسی دبانے لگے۔  
مشک، ملاہم، سعدی نے اپنے قہقہے فضا میں بلند کر دیے۔

شایان جو شامیر سے تھوڑا دور کھڑا تھا اب بھی حیرت میں ڈوبا تھا کہ اچانک دھماکہ کیسے ہو گیا۔

پریشہ کی بے قابو ہنسی بھی انکے قہقہوں کے ساتھ مل گئی اور رنگ میں مزید بھنگ اور ہونے لگا جب منہا پار کنگ ایئر یا سے اندر آرہی تھی اور وہ شامیر کے منہ پہ کالک دیکھ کر خود کو ہنسنے سے روکنا سکی۔

Kitab Nagri

نازش زری کے ساتھ تھی اسے پریشہ نے بلالیا تھا اور گھر میں بھی یہی اطلاع دی کہ اسکی دوست کا نکاح ہے تو وہاں جا رہی ہے۔۔

شامیر نے منہا کو دیکھا تو اسکی شکل پہ بارہ بج گئے۔۔ کہاں سے یہ آگئی اور کتنے غلط ٹائم پہ آئی۔۔ آج تو شامیر کی کول ہینڈ سم پر سالنٹی کا منہا کے سامنے کباڑا ہونے جا رہا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ بے قابو ہوئی ارمان کے سینے پہ ہاتھ مارتی ہوئی ہنس رہی تھی۔ آسمان پر ستارے بھی ایسے چمکنے لگے کہ شامیر پر ہنس رہے ہوں۔۔ ایسی چیزیں شامیر کو فوراً سمجھ آتی تھیں۔۔ جیسے چاند چمکنے کے ساتھ طنزیہ مسکرا رہا ہو کہ شامیر آفندی آج تو عزت کا جنازہ نکلنے والا ہے۔۔

دو دل مل رہے

مگر چپکے چپکے

سعدی اسکے کان کے پاس سے گاتا ہوا گزرا۔۔

"دل نہیں کالک مل چکی ہے میرے چہرے پہ۔۔" شامیر بے بس ہو گیا تھا۔

"شامیر آفندی یہ کیا ہوا؟۔ اور یہ کالک۔۔ ہاہا۔۔ تم تو اور عجوبے لگنے لگے ہو۔" منہا پر اسراریت سے اسکے چہرے پہ کالک کو چھو رہی تھی جو شامیر کے چہرے سے اسکے ہاتھ کی انگلیوں کے پورے بھی کالے کر چکی تھی۔۔

"وہ میں ایکسپیریمینٹ کر رہا تھا کہ دو انار بمب ساتھ پھوڑیں تو کیا ہو گا۔" وہ نیچے بمب کو سرسری سادیکھتے ہوئے بولا تھا۔ شامیر نے دیڑھ سو کے قریب دل ہی دل میں انار بمب کو گالیاں دی تھیں۔

"اور ایکسپیریمینٹ کامیاب ہوا کچھ یوں کہ منہ پر ہی بمب پھٹ گیا۔۔" حارث نے اسکی بات کاٹ کر دخل کرا۔ "ہاہا۔" شامیر بجلی کی رفتار سے منہ دھونے بھاگا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد واپس منہ پوچھ کے آیا تو سب اپنے چکروں میں لگ چکے تھے۔۔



## Posted on Kitab Nagri

مشک ڈی جے والے کے پاس میوزک بڑھانے کا کہہ رہی تھی۔ چھوٹے سے نفیس اسٹیج کا اہتمام کر لیا تھا۔ پورا لان گولڈن الیکٹرانک لائٹس سے روشن تھا اور بہت خوبصورت سجاوٹ کری ہوئی تھی۔

دلہن دلہا کے لیے خاص صوفے اور باقی مہانوں کے لیے اسٹیج کے ارد گرد دو فٹ کی دوری سے ٹیبلز چیرز لگے تھے۔ ٹیبل پر سفید ململ کی چادریں بچھیں تھیں اور ٹیبلز کے درمیان میں ایک خوبصورت گلدان کے اندر گلاب کے تازہ پھول رکھے ہوئے تھے۔

پریشہ مہندی لگوانے کے لیے بیٹھی تھی۔ میوزک پہ پورے گینگ نے تقریب سجا دی تھی۔

"میڈم آپ کم ہلیں مہندی خراب ہو جائیگی۔" مہندی لگانے والے پریشہ کے گانے کی دھن پر مسلسل ہلنے پر چڑچکی تھی۔

"اب میں اپنی شادی بھی نہجوائے ناکروں تو فائدہ شادی کا۔ زندگی میں ایک بار تو شادی ہوتی ہے میں تو ہلونگی تم اپنا کام کرو۔" پریشہ نے اسے حکمیہ انداز میں کہا۔ "میں تو شادی ہی بس یہ نہجوائے کرنے کے لیے کر رہی ہوں۔" اسکی بات سن کر مہندی والی حیران ہو گئی کے شوق پورا کرنے کے لیے یہ لڑکی شادی کر رہی ہے۔ مہندی والی نے پہلی دلہن دیکھی تھی جو اپنے نکاح کی تقریب میں منہ کھول کھول کے ہنس رہی تھی ڈانس کر رہی تھی اور بحث کرنے کا کام بھی برفیکٹ طریقے سے ادا کر رہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"انڈے کی سفیدی آؤڈانس کریں۔۔" شامیر جان بوجھ کر اسے بلانے آیا تاکہ یہ ارمان کے نام کی مہندی نا لگوا سکے۔۔

"یہ تم نے کیا سفیدی کی رٹ لگا رکھی ہے شامیر؟۔۔ تم مجھے حیات یا پریشہ کیوں نہیں کہہ سکتے۔۔" وہ بھڑکی تھی۔

"نا تمہیں جان کہہ سکتا ہوں نامیسنی اب انڈے کی سفیدی بولنے پر بھی مسائل لاحق ہونے لگے ہیں۔۔"

"اور معذرت مجھ پہ تمہارا درست نام لینا گناہ ہے۔۔ اور میں گنہگار بننا نہیں چاہتا۔۔" شامیر کندھے جھاڑتا ہوا اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔

"میں ارمان آفندی کی بیوی ہوں اور تمہاری بھابی تو تمیز سے پیش آیا کرو۔۔ ارمان آفندی آفندی زانڈسٹریز کے مالک کی بیوی۔۔"

"اچھا میں تو جیسے آفندی زانڈسٹری میں کباڑی والا ہوں۔" شامیر پھٹے ڈھول کی طرح ترخ کے بولا۔۔۔ "میں اسی ارمان آفندی کا چھوٹا بھائی ہوں آکلاسک شامیر آفندی جس کا اپنا نام ہے اور میں بھی انڈسٹری کا مالک ہوں۔۔" اپنی ہوشیا ریاں مارنے کے بعد اسکی نظر سامنے کھڑے ارمان پہ پڑی جو تعجب سے اسکی باتیں سن رہا تھا جیسے یہ کوئی انوکھی باتیں بتا رہا ہو۔

"کھڑا ہو کیوں یہاں بیٹھا ہے؟؟"۔۔ دو منٹ بعد ارمان شامیر کے سر پہ کھڑا تھا اور دانت پیستے ہوئے شامیر نے ارمان کے لیے صوفے پہ جگہ بنائی۔۔ اب وہ تینوں ایک ہی صوفے پہ بیٹھے تھے اور مہندی والی دوسری چیئر پہ بیٹھی پریشہ کے ہاتھوں کو مہندی میں رنگ رہی تھی۔۔۔

ارمان نے پیچھے سے پریشہ کے گرد اپنا ہاتھ پھیلا یا اور شامیر ترچھی نظروں سے پریشہ کو گھور رہا تھا اور پریشہ دوسرے خالی ہاتھ کو ڈانس کرنے کے انداز میں ہلا ہلا کر اسے جلا رہی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"مبارک ہو بھائی۔۔۔" شامیر مبارکباد دینے کے چکر میں ارمان کے گلے لگا۔ اور کلا چشمہ اسٹائل سے لگا کر واپس ہٹا۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کو جلانے میں ارمان کو پینا شروع کر دیا تھا۔

"چلو انڈے کی سفیدی آؤ ناڈانس کریں۔"

"شامیر بس مہندی لگوانے دو پھر میری جان ضرور۔۔۔" بے ساختہ عادت کے مطابق پریشہ کے منہ سے جان پھسلا تھا اکثر کیونکہ ایک دوسرے کو یہ لوگ جان کہہ دیا کرتے تھے۔۔۔

شامیر تو آگ لگانے کے بعد کھسکنے والی کرنا لگا۔

"میرا کام ہو گیا اب میں چلتا ہوں۔۔۔" شامیر سلوٹ مارنے کے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا اور پریشہ منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئی کہ وہ سہی اسکو پھنسا کر بدلہ لے گیا تھا۔

"تمہاری جان کون ہے؟ جان ارمان!"۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بھاری آواز کر کے پوچھ رہا تھا پریشہ مہندی والی کی مسکراہٹ دیکھ چکی تھی۔

www.kitabnagri.com

"تم ہو۔"

"تو ابھی میری جگہ کسی اور کو جان کہا گیا۔؟؟"

"تم ڈانٹو گے؟؟" اس نے رونی شکل بنائی۔

"نہیں اپنی بیوی کے منہ سے کسی اور کو جان پکارنا سن کہ تمہیں خوشی سے گلے لگاؤنگا۔" اس نے اسکے کندھے پر زور دیا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"کوشش کرونگی کے زبان کنٹرول میں رہے۔۔ دیکھو منہ سے نکل جاتا ہے۔۔" وہ صفائیاں دینے لگی۔

"ٹھیک ہے میں بھی مشک ملاہم اور دوسری باہر کی لڑکیوں کو جان کہہ کر پکاروں گا۔۔ بے چاری سب لڑکیاں خوش ہو جائیں گی۔۔"

"میں ان سب لڑکیوں کے بال نوچ لوں گی جسے تم جان کہو گے۔۔ تم پر بس میرا حق ہے تو بس مجھے بولو اگر کسی کو کہا تو زبان کھینچ لوں گی۔۔" پریشہ دھیمی آواز میں اسکے کان کے پاس بول رہی تھی تاکہ مہندی والی ناسن سکے۔۔

"تو تم پر بھی میرا حق ہے زبان کھینچ لوں گا اگر کسی کو جان کہا۔۔ ابھی میں اسے پیٹ رہا تھا کہ تمہارا نام لے اور اب تم اسے یہی جان کہہ کر پکار رہی ہو۔۔۔ واہ۔۔" وہ جل رہا تھا اور جلن بنتی بھی ہے کون مرد یہ سب برداشت کرتا ہے۔

"میم دوسرا ہاتھ آگے کریں اسکی مہندی مکمل ہو گئی۔۔" مہندی والی نے انکی گفتگو میں دخل کرا۔

ارمان اسکا ہاتھ چوم کر اٹھ کے ان سب کے پاس چلا گیا۔۔

"تم بس دس منٹ میں مہندی لگاؤ اندر سے اب ڈانس کرنے کا دل کر رہا ہے۔"

www.kitabnagri.com

میں چلی میں چلی

دیکھو پیار کی گلی

مجھے روکے نا کوئی

## Posted on Kitab Nagri

میں چلی میں چلی

پریشہ خود میں کھوتی ہوئی گنگنا رہی تھی مہندی والی بس اسے بے یقینی سے دیکھ سکی۔

"یس میم۔۔" وہ لڑکی واپس اپنے کام میں لگ گئی۔

.....

"سعدی تم کب رشتہ بھیجو گے؟۔۔ میں نے ماما کو ہمارے میں بتا دیا ہے۔" نازش نے سعدی سے کہا وہ دونوں ٹیبل کی چئیرز پہ اکیلے بیٹھے تھے۔۔

"اچھی لگ رہی ہو۔۔" سعدی کی نظریں اسکے چہرے کے گرد بھٹک رہی تھیں وہ چاہتے ہوئے بھی نظریں نہیں ہٹا پارہا تھا۔ نازش تھی ہی اتنی خوبصورت کے لڑکیاں بھی مڑ مڑ کے اسے دیکھا کرتی تھیں اور سعدی صاحب کو تو اپنی چاندنی مل رہی تھی وہ چاندنی جس کو اسکا ساللا پنوتی بن کے دینے سے انکاری تھا۔

www.kitabnagri.com

"میں نے یہ نہیں پوچھا۔۔ کیا بولتے ہو تم سعدی۔۔" نازش چڑی تھی۔

"تو تم بھی کتنی بار ایک بات پوچھو گی کہہ دیا بھیج دوں گا پہلے تمہارے بھائی کا دماغ درست کر دوں۔۔"

"کیا کرو گے تم بھائی کے ساتھ۔۔ بتاؤ اگر کوئی الٹی سیدھی حرکت کری تو اچھا نہیں ہو گا۔"

"کچھ نہیں کروں گا۔۔ چھوڑو تم یہ باتیں میری تعریف ہی کر دو کہ کیسا لگ رہوں۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"زہر لگ رہے ہو"۔۔ وہ بول کے کھڑی ہوئی مگر آگے نہیں بڑھ سکی سعدی نے اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے واپس بیٹھنے کا کہا۔  
"یہ جو تمھاری براؤن آنکھیں ہیں نا مجھے تم سے بار بار محبت کرنے پہ مجبور کر دیتی ہیں۔۔" سعدی نے اسکی آنکھوں کے گرد  
ہو امیں انگلی چلائی تھی۔

"سعدی جانے دو"۔۔ وہ ہاتھ چھڑانے لگی۔۔

"یار کیسی بندی ہو ایک انسان اپنے جذبات بتا رہا ہے اور تم سن نہیں سکتیں۔۔"

"تعریف سننی تھیں نا تمھیں!! ہاں تو سعدی صاحب زہر سے کم اچھے لگ رہے ہیں۔۔" وہ بول کے ہاتھ کھینچ کر بھاگ  
گئی۔۔ اور سعدی اسکی حرکت پہ جی جان سے مسکرایا۔

"ملاہم یہ یہاں ڈالو۔۔" مشک ملاہم کو ہدایت دے رہی تھی۔۔ اسکی ہدایت پر ملاہم نے ایک مخصوص جگہ پر چکنا پاؤڈر  
چھڑک دیا۔۔

"اب تم رکو اور بس تماشہ دیکھو"۔۔ مشک نے اسکے ہاتھ پہ تالی ماری اور بالوں کو شان سے ہو امیں اڑا کے آگے بڑھ کے  
واپس ڈانس کرنے لگی۔۔

سنگل آوارہ ہے دل میرا

کوئی لے جائے اسے کیوں اڑا کے



## Posted on Kitab Nagri

عاشق آوارہ، ہائے

ہے منچلہ، رکھا تھا جو نگاہوں سے بچا کہ

پورا گروپ گانے پر پر فارم کر رہا تھا۔ اور دلہن تو سب سے آگے کھڑی چہک چہک کر ڈانس کر رہی تھی۔ ایک پل ایسا نا تھا جب پریشہ کامنہ ہنسی سے بند ہوا ہو۔ وہ پورے فنکشن میں ہنستی رہی تھی۔ ایسے موقع پر دلہنیں خاموشی سے پرسکون بیٹھی ہوتی ہیں مگر پریشہ کہاں دوسروں جیسی تھی جو ایک جگہ خاموشی سے بیٹھے۔

ارسلہ بیگم اسے کئی بار ٹوک چکی تھیں کہ نظر لگ جائے گی مگر اسکا منہ بند نہیں ہو رہا تھا۔ ارمان کی ہونے کی خوشی اسکے چہرے سے ہی جھلک رہی تھی۔

رابعہ بیگم نے ایک بار پیسوں سے اسکا صدقہ اتارا تھا سب کہ منع کرنے کے باوجود وہ سکون سے نہیں بیٹھی تھی۔ اور ساتھ ہی اس نے ارمان کو اپنے ساتھ ڈانس میں لگا رکھا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یار اب تو تم دونوں کیل ڈانس کر سکتے ہو تو کرو"۔ شایان نے پریشہ اور ارمان نے پاس آکر کہا۔

"ہمیں نہیں کرنا۔" پریشہ فوراً بولی۔

"مجھے کرنا ہے"۔ ارمان نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"نہیں کر سکتے ابھی مہندی گیلی ہو رہی ہے۔ اور مجھے ڈسکو ڈانس زیادہ پسند ہے"۔ پریشہ دوبارہ ساتھ کھڑی مشک کے

ساتھ شروع ہو گئی۔

## Posted on Kitab Nagri

شایان کی نظر اسکے پیروں پہ پڑی۔۔

"ہیں؟؟" شایان کا منہ لٹکا۔۔

"آج بھی اسنیکرز پہن رکھے ہیں"۔۔ وہ ارمان سے مخاطب ہوا۔۔

"بھئی بہت کوئی عجوبہ پیس تیرے حصے میں آیا ہے۔۔" شایان ہنسنے لگا۔۔ پریشہ اسکی آواز سن چکی تھی۔۔

"ہوں عجوبہ کوئی مسئلہ ہے کیا؟؟"۔۔ اور میں اپنی بارات ولیمے میں بھی یہی پہنونگی اگر کسی کو مسئلہ ہے تو میری شادی میں نا آئے"۔۔ وہ صاف بولی۔

"ٹھیک ہے پھر تو تمہارا شوہر سب سے پہلے نہیں آئے گا"۔۔ وہ مذاق اڑانے کے انداز میں بولا۔ شایان کی فطرت مذاقیہ تھی۔۔ اگر کسی بات میں وہ مذاق کو بیچ میں نالائے تو اسے ادھورے پن کا احساس ہوتا تھا۔

Kitab Nagri

"مجھے میری بیوی سے کوئی مسئلہ نہیں۔۔ جو تمہاری مرضی تم وہ کرنا۔" ارمان نے پریشہ کو دیکھا تھا۔

"لو اب تم پہلی فرست میں دروازے سے دفع ہو جانا کیونکہ جسے میرے اسنیکرز سے مسئلہ اسکی میری شادی میں کوئی جگہ نہیں۔۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"یہ کیا بات ہوئی۔۔ ارے مجھے تو ان اسنیکرز سے محبت سی ہو گئی ہے۔۔ کتنے موٹے بھدے اور پیارے ہیں یہ۔۔" شایان تیور چڑھائے بولا۔۔

"ہاں اچھی بات ہے کہ محبت ہو گئی ہے اب چاہو تو انھیں چوم لو۔۔" پریشہ نے اسنیکرز جو گرز کا پاؤں تھوڑا اوپر اکر۔۔ شایان نے اسکا پاؤں بھڑکتے ہوئے جھٹک دیا۔

"میں اگر ہیلز پہنوں گی تو سوچو ڈانس کیسے کرونگی۔۔ تو اسی لیے جو گرز زندہ باد۔۔" وہ چمک کر بولی۔

"مرد آباد۔۔" شایان نے دل میں جو گرز کو دیکھ کر کہا۔

"مما بابا آپ لوگ بھی آجائیں۔۔" پریشہ سب کو اسٹیج پر بلانے لگی تھی۔۔ مشک کے ماتھے پر اب ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے کیونکہ اسٹیج پر اب سب جو آرہے تھے۔

سعدی اور حارث ساتھ میں عربی سانگ پر ڈانس کر رہے تھے کے پاؤڈر کی طرف آ کے سعدی کے پیر پھسلا اور وہ اوندھے منہ اسٹیج پہ گرا۔۔ مشک کے دانت سب سے پہلے باہر نکلے۔۔ مشک کا علمیا تھا کہ سعدی کو گراتے رہنا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بھائی۔۔" ملاہم نے منہ پہ ہاتھ رکھا۔۔

"کس منحوس نے یہاں پاؤڈر چھڑکا ہے؟"۔۔ حارث نے مدد کے لیے اسے ہاتھ دیا۔

"مشک اور ملاہم نے۔۔" شامیر کے منہ سے سب سے پہلے نکلا کیونکہ وہ انکی کارستانی دیکھ چکا تھا مگر موقع کی تلاش میں کچھ نہیں بولا۔۔

"یہ جعلی ڈاکٹر تو ہے ہی مطمئن ڈھیٹ اور ملاہم تم نے بھی اسکا ساتھ دیا۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"تو اس سے ایسے بات نا کر"۔۔ شایان بیچ میں بولا۔

"تو کیسے کروں؟؟ تو بتائے گا کہ اپنی بہن سے کیسے بات کروں"۔۔ سعدی کے تیور چڑھے۔

"ہاں کیونکہ میری بیوی ہے یہ"۔۔ شایان نے لا پرواہ انداز میں کہا جیسے کوئی نارمل بات کہی ہو۔۔ ملاہم منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی نرمین اور شمیمہ بیگم کی بے یقینی سے شایان پر نظریں جم گئیں کہ اس نے اتنی بڑی بات کہہ دی۔۔

"بیوی؟"۔۔ ابتسام صاحب نے شایان سے سخت لہجے میں پوچھا سعدی تیور چڑھائے شایان کو پیٹنے کے درپے تھا۔۔

شامیر ڈانس فلور پر آلتی پالتی مار کہ بیٹھ گیا کیونکہ اسے بنا ٹکٹ کی فلم دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ ملاہم کی اسکی بات پہ ٹانگیں کانپنے لگیں کہ اس نے سب کہ سامنے کیسے بات کھول دی۔

"بھائی یہ جھوٹا جھوٹ بول رہا ہے میں اسکی کوئی بیوی نہیں ہوں۔۔" ملاہم سعدی کو جا کر سب بتانے لگی تھی کہ اتنے میں شایان نے اسکی بات بیچ میں کاٹ دی۔۔

www.kitabnagri.com

"ماموں بیوی نہیں مطلب ہونے والی بیوی۔۔ وہ الفاظ آدھے منہ میں رہ گئے"۔۔ شایان سب کے اکھڑے تیور دیکھ چکا تھا اس لیے فوراً لائن پہ آگیا۔۔

"تو بر خور دار پوری بات کہتے ہیں یہاں ابھی سب کے ہارٹ فیل ہو جاتے"

"ماموں میں ملاہم کو پسند کرتا ہوں اور اس سے شادی بھی کرنا چاہتا ہوں تو کیا آپ اپنی پیاری بیٹی کو مجھے سوئپ سکتے ہیں۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں اسے ہمیشہ خوش رکھوں گا کبھی کوئی آنسو اسکی آنکھوں میں نہیں آنے دوں گا۔۔ اور یہ مجھ سے

## Posted on Kitab Nagri

لڑے گی تو میں بھی لڑونگا مگر لڑائی زیادہ بڑھنے نہیں دوں گا۔" شایان ابتسام ماموں کا ہاتھ پکڑ کے بچوں کی طرح خواہش کر رہا تھا۔

"برخوردار یہ کام بڑے کرتے ہیں اور تم خود رشتہ مانگ رہے ہو میری بہن اپنی ماں کو کچھ خبر دے رکھی ہے یا نہیں؟؟۔" انھوں نے زمین کی طرف دیکھا جو سکون سے بیٹھی۔

"بھائی مجھے شروع سے خبر ہے کہ یہ ملاہم کو پسند کرتا ہے بھلے مجھ سے لاکھ چھپائے مگر ایک ماں اپنی اولاد کو نا سمجھ سکے تو کیا ایسا ممکن ہے۔۔ میں آپ سے شایان کے لیے ملاہم کا ہاتھ مانگتی ہوں۔" کیونکہ بات کھل چکی تھی اور موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے زمین نے رشتہ فوراً مانگ لیا اور یہی مناسب بھی تھا۔

"شایان اور ملاہم۔۔" ابتسام صاحب نے لب ہلائے۔

"مجھے رشتہ منظور ہے آخر شایان میرے بیٹے کی طرح ہے۔"

"ماموں بڑی آپ کمال ہیں یار۔" شایان خوشی کے مارے اچھلتا ہوا انکے گلے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کنجوس نے ایک ہی فنکشن میں رشتہ لپٹ وا دیا۔۔ حارث دیکھ ایک دعوت کا کھانا ہاتھ سے گیا۔" شامیر سر جھکائے افسوس سے کہہ رہا تھا اور حارث اسکی رونی شکل کو کوفت سے دیکھ رہا تھا کیونکہ اسے صبح سے کھانوں کی پڑی تھی۔ اور بے چارے کے ہاتھ سے صبح سے کھانے نکل ہی رہے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

"ملاہم میرا کمال دیکھو کیسے صرف پاؤڈر چھڑکنے سے تمہارا رشتہ کروادیا۔۔" مشک فاتیحہ انداز میں بولی۔۔ لیکن یہ تو شایان کی زبان پھسلنے سے بات آگے بڑھی تھی۔

"تم واقعی پھٹا ڈھول ہو جو بے مقصد سب پہ بجاتا ہے۔۔ ابھی سعدی زیادہ بھرم ہو جاتا تو۔۔" ملاہم کو جھرجھری آئی کیونکہ سعدی تھوڑے سے گرم دماغ کا تھا اور وہ منہ سے زیادہ ہاتھوں سے باتیں کرتا تھا۔

"رہنے دو فالتو میں ڈر رہی تھیں جیسے میں تو اس بندر کو جانتی نہیں۔۔ یہ کچھ کرتا نا تو میں اسکے سارے راز سب کے سامنے کھول دیتی۔۔ کہہ کہہ تو دیکھے تمہیں یہ کچھ۔۔" مشک دھمکیاں دینے پہ اتر آئی تھی۔۔

"میری جان۔۔" ملاہم نے خود میں بھینچا۔۔

"اب تم بھی اپنے بارے میں سوچ لو۔۔" ملاہم نے اسکے کان میں سرگوشی کری۔۔

"ارے دکھتی رگ پہ ہاتھ نارکھو۔۔ ہمیں جو پسند اسے شاید ہم نہیں پسند۔۔" مشک کی مظلومیت زدہ آواز سن کر ایک پل کو ملاہم بھونچکائی اور اگلے پل سکون کیونکہ مشک اور اسکے ڈرامے کبھی ختم نہیں ہو سکتے تھے۔

"ملاہم بیٹا ادھر آؤ۔۔" ثمنینہ بیگم نے ابتسام کے کہنے پر اسے بلایا۔۔

وہ مشک کے پاس سے ہٹ کر ٹیبل پہ اب بڑوں کے درمیان بیٹھی تھی تھرڈ جنریشن ڈانس فلور پہ انتا کشری کھیل رہی تھی مگر سارا دھیان ملاہم پر ہی تھا۔

"بیٹا آپکو تو رشتے سے کوئی اعتراض نہیں۔۔" حمدان صاحب سب سے بڑے بھائی تھے تو انھوں نے پوچھا۔

"نہیں بڑے پاپا جیسا آپ سب کو مناسب لگے۔۔"



## Posted on Kitab Nagri

"پھ پھ ہاہاہا۔۔" حارث کا ہنسی کا فوارا چھوٹا۔۔

"جیسے سب کو مناسب لگے!! کہہ تو ایسے رہی ہے جیسے دل میں لڈو پھونٹ ہی نارہے ہوں۔۔ ایسے بے شرم لوگ ہیں دونوں نے پہلے سے باتیں کر رکھی تھیں اور یہاں الگ ڈھول پیٹا ہوا ہے۔۔" حارث نے شایان کو نظروں میں لے کر طنزیہ طور پر کہا۔ شایان نے اسکی جلی کٹی کو نظر انداز کیا۔

"کب سے تم دونوں کے درمیان یہ کھچڑی کی دیگ چڑھی ہوئی تھی؟؟" سعدی نے پوچھا۔۔

"تو دیکھ سالانا بن میرا۔۔ دوست رہ ورنہ میں پھر بہنوئی والے کام کرونگا۔۔ اور اچھا ہوا جو تیرا سالانا اپنی بہن کا رشتہ تجھے نہیں دے رہا۔۔" شایان تنک کے بول رہا تھا۔۔

"منخوس ایک تو میری بہن بھی چاہیے اور مجھ پہ ہی رعب جھاڑ رہا ہے۔۔"

"تیری بہن میری بیوی بنے گی ایک بات اور تو میرا دوست رہے گا یہ دوسری بات۔۔" شایان کی بات پہ سعدی ہنستے ہوئے اسکے گلے لگا۔۔ یہ زرا راسی باتیں انکے درمیان کبھی پھوٹ نہیں ڈلواسکتی تھیں۔

www.kitabnagri.com

شامیر منہا کے پاس جا رہا تھا مگر اسے رابعہ بیگم کے پاس بیٹھا دیکھ کر واپس الٹے قدم مڑ گیا۔۔

"کیا ہوا شامیر کوئی کام تھا؟" رابعہ بیگم اسکا مڑنا دیکھ چکی تھیں۔۔

"نہیں بس منہا سے کام تھا مگر یہ آپکے پاس ہے۔۔ خیر کوئی بات نہیں۔۔" رابعہ اسکی ساری شرافت دیکھ رہی تھیں اور انھیں پتا تھا کہ کس لیے شرافت کا اس نے ابھی خول چڑھایا ہوا ہے۔

## Posted on Kitab Nagri

"جاؤ منہا شامیر کی بات سن لو۔۔۔ رابعہ بیگم نے اسے جانے کی اجازت دی تو وہ احتراماً مسکراتی ہوئی اٹھی اور شامیر کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

"میں تمہارے گھر رشتہ بھیج رہا ہوں۔۔۔ آخر سب کے رشتے ہو گئے میں کیا کنوارا امر جاؤں۔۔۔" وہ اسکی باتوں کو سن رہی تھی۔

"ٹھیک ہے بھیجو پھر ہو گا کچھ یوں کہ میرے ڈیڈ رشتے سے انکار کر دیں گے یہ کہہ کر کہ ہماری بیٹی ابھی چھوٹی ہے اور اسکی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہم شادی کا سوچیں گے۔۔۔" منہا بھی ایک بعد اسے بولتی گئی شامیر کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

"مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے جو ارمان کے ساتھ ہوا اب وہ میرے ساتھ ہونے والا ہے۔۔۔ بس فرق یہ ہے کہ یہاں میرے ڈیڈ کی جگہ تمہارے ڈیڈ ہیں۔۔۔ اسکا منہ بگڑا اور منہا اسکے انداز سے لطف اندوز ہونے لگی۔

"مسٹر شامیر تم کیا جانو ڈاکٹر بننے کے لیے کتنی محنت کرنی پڑتی ہے اور میں تو آرمی کے عملے کی ڈاکٹر بنو گی تو وہاں اور بھی سختی ہے۔ میں بھی پڑھائی کے بعد ہی شادی کرونگی۔۔۔"

"یہ تو منہا میڈم وقت بتائے گا کیونکہ جو میں نے سوچ رکھا ہے ہو گا تو وہی۔۔۔" شامیر نے کالر کے پیچھے سے ایک گلاب نکال کر منہا کے بالوں میں سجایا اور ڈسکو گلاسز پہنتے ہوئے اسے آنکھ ماری اور ڈانس فلور کی طرف چلا گیا۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

دنیا اپنی حرکتوں سے باز آسکتی تھی مگر شامیر آفندی کا کوئی حل موجود نہیں۔۔

تھوڑی دیر بعد پوری تھرڈ جنریشن جس میں اب زری بھی شامل تھی ابان، رامس، نازش، لیزا اور منہا وغیرہ گول دائرے میں کرسیاں لگا کر بیٹھ گئے تھے۔

ایک خاص صوفے پر پریشہ اور ارمان کو بیٹھایا اور شامیر ایک الگ صوفے پر بیٹھا تھا اسکے پیچھے سعدی پریشہ کا کیمرہ لیے کھڑا تھا جو منال یاد سے لے کر آئی تھی دوسری سائیڈ شایان الگ اینگل سے موبائل سے ویڈیو ریکارڈنگ کر رہا تھا۔ کیمرے کے فوکس میں بس وہ تین شامیر ارمان اور حیات تھے۔

"نہیں جی ہمارے اس میں شوہر کا نام نہیں لیتے"۔ پریشہ بہت تمیز سے کہہ رہی تھی۔

اسکی کہنے پر ارمان ہنسی کو قابو میں کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

"مان آپ ایسے تو نہیں ہنسیں میں نے کچھ غلط تھوڑی کہا۔"

www.kitabnagri.com

سہی سنا پریشہ نے ارمان کو آپ کہا تھا۔۔

"مسٹر انٹرویور تم انٹرویو کنٹینیو کرو"۔ ارمان نے شامیر سے کہا جو کسی کا زبردستی جھپٹ کر لایا گیا چشمہ لگائے ہوئے تھا۔۔

"آپ دونوں کو نکاح کی بہت مبارک باد۔" شامیر نے مؤدب طریقے سے سر خم کرے کہا۔۔ باقی سارے منہ پہ ہاتھ

رکھے "ولاگ" کی شوٹنگ دیکھ رہے تھے۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ہاں یہ ولاگ کی شوٹنگ ہی تو چل رہی تھی جبھی پریشہ اور شامیر کی طرف سے عزت کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔ یہ سب پریشہ کا پلان تھا کہ ایسے ایک انٹرویو ڈالے باقی ولاگ آج سعدی اور شایان نے بنایا تھا یہ انٹرویو وہ اپنی آڈینس کے لیے ڈال رہی تھی۔

"شہیر آفندی تو آپ کو حیات میڈم سے کب محبت ہوئی؟؟ مطلب ایک ایسا کوئی لمحہ جب یہ چڑیل مطلب نازک سی لڑکی آپکو پھولند یوی لگی ہو؟ شامیر نے سیون اپ کی بوتل کو بطور مائیک ارمان کی طرف کرا۔

ارمان نے بوتل کو پکڑ کے پریشہ کی نظروں میں دیکھا۔ وہ بھی اسکی کنجی آنکھوں میں اشتیاق سے دیکھنے لگی۔ دوسرا ہاتھ پریشہ کے بازوؤں سے پار ہوتا اسکا گال چھو رہا تھا۔

"پہلی بار تب جب میرے گھر کے کچن میں اسے دیکھا تھا۔ جب اس پہ مجھ سے پانی گر گیا تھا۔ اس وقت دنیا کی حسین لڑکیاں بھی میرے سامنے کر دی جاتیں تو میں اسے ہی ان سب پہ ترجیح دیتا۔

Kitab Nagri

"اور اب؟" شامیر نے بات کاٹ کے پوچھا۔

"اب بھی جان ارمان جان شہیر سب سے اہم ہے سب سے حسین کیونکہ یہ میری ہے۔ اس وقت یہ آنکھیں مجھے اتنی سہر کن لگیں کہ ان بس کھویا جاسکتا ہے باہر آنے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔" وہ بولتے وقت بھی کھوچکا تھا۔ وہ اسے آنکھوں میں کھونے پر مجبور کر دیا کرتی تھی۔ ارمان آفندی خود اپنی آنکھوں کے سہر میں پوری دنیا کو گھومادیتا تھا۔

"میں نے بس یہ آنکھیں دیکھیں تھیں اور بس دل نے گھٹنے ٹیک دیے مگر دل اس نے محبت کو قبول کرنے میں وقت لیا اور جب دل نے محبت کا خود سے اعتراف کیا تو اسے پانے کی چاہ نہیں ہوئی اسے اپنا بنانے کی محرم بنانے کی خواہش ہوئی۔ اور

## Posted on Kitab Nagri

بس جو میں چاہتا ہوں اسے اپنا بنالیتا ہیں۔۔ اپنے کاموں میں مجھے دیر نہیں پسند۔۔ پریشہ نے صرف اور صرف کیمرے کی وجہ سے نظریں جھکائیں اسکی اداکاری اچھی بیوی ہونے کی عروج پہ تھیں۔ اسکے نظریں جھکانے پر ارمان اسکے سہرے باہر نکالا۔۔

وہ سب اسکی بات سننے پر تالیں پیٹ رہے تھے۔۔

"واہ کیا تقریر کری ہے۔۔ حارث اش اش کر بیٹھا۔۔

"بھائی یہ تقریر نہیں محبت کا اظہار ہے۔۔ مشک نے ٹوکا۔۔ کاش اس بے چاری کو بھی کوئی ایسے محبت نامہ کا ورد سنائے۔

"آپ واقعی اس وقت سے مجھ پہ مر مڑے تھے۔۔ مان آپ کتنے اچھے ہیں۔۔ وہ واقعی حیران تھی کیونکہ ارمان نے اسے کبھی نہیں بتایا تھا۔

"بس کر دو اور ایکٹینگ اب تو ہنسی روکنا مشکل ہو گیا ہے۔۔ پریشہ کے سائیڈ اینگل پہ کھڑا شایان بڑبڑا کر اسے بولنے لگا۔۔ پریشہ نے اسے نظر انداز کر اولاگ کے لیے وہ سب کچھ کر سکتی تھی۔

"اچھا تو مس حیات آپ ولا گنگ مزید کنٹینیور کھینگی؟؟۔۔ شامیر نے اشتیاق سے پوچھا۔

"جی اگر مجھے یہ اجازت دیں تو ضرور۔۔ انکی جو خواہش۔۔ پریشہ کے انکی انکے پر ہی ارمان شش زدہ تھا کتنی فرمانبرداری کا یہاں وہ ڈھونگ کر رہی تھی اور یہی پریشہ چند گھنٹے پہلے بیڈ روم میں اس سے نخرے اٹھوا رہی تھی۔۔ یہ وہ پریشہ لگ ہی

## Posted on Kitab Nagri

نہیں رہی تھی جو ارمان کو تنگ کرنا اولین فرض سمجھتی تھی۔۔ پریشہ وہی تھی بس ولاگ کے لیے چند منٹوں کا ڈھونگ چل رہا تھا۔

"تو مس حیات آپ بزنس بھی پڑھ رہی ہیں تو آپکا بزنس کی دنیا میں قدم جما نے کا کوئی ارادہ ہے؟۔۔ ماشاء اللہ سے آپ بہت انٹیلیجنٹ ہیں ہر کام میں ہر فن مولا۔۔ شامیر منہ کڑوا کرے بس تعریفیں کر رہا تھا خاص کر آپ جناب۔۔ واقعی وہ پورا چشمش انٹرویوور لگ رہا تھا۔

"جی مسٹر شامیر۔۔ میں ولاگنگ کے ساتھ بزنس بھی کنٹینیو کرونگی۔۔ ہے نامان۔۔ آپ بھی خوش ہیں نامیرے فیصلے سے ورنہ جیسی آپکی خواہش میں تو اچھی بیویوں کی طرح وہی مانوگی جو آپ کہینگے۔۔" پریشہ ارمان کے سینہ پر ہاتھ رکھے بول رہی تھی سعدی اور حارث نے آنکھیں بند کر چکے تھے مزید ڈرامہ آنکھیں برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔۔ لیزا اور نازش تو منہ پہ رکھے ہنسی دبانے کی کوششوں میں تھیں۔

"ہاں میری جان میرے ساتھ ضرور آفندی بزنس سٹری سنبھالنا ہم سب تمہارا ویکم کرینگے"۔۔ ارمان نے سعدی کی طرف دیکھے کہا۔ جس منہ سے ارمان نے اسے کہا تھا یہ وہی جانتا تھا وہ تو پریشہ کہ آپ کہنے پہ مر مٹا تھا۔۔ کتنا خوبصورت لگ رہا تھا اسکے منہ سے آپ کہنا۔۔ مگر ارمان کو معلوم یہ بھی تھا کہ دل سے کہاں بول رہی ہے وہ تو کیمرے کے آگے ڈھونگ مچایا ہوا ہے۔

"اچھا تو ہم نے ایک رسم کرنی ہے۔۔" شامیر نے ایک آئینہ اٹھا کر ان دونوں کے آگے رکھا پریشہ نے اسے گود میں رکھ لیا ارمان نا سمجھی سے شامیر کو دیکھ کر مقصد پوچھ رہا تھا۔

"یہ بس ایک رسم ہے کہ نیا جوڑا ایک ساتھ اپنے پارٹنر کو آئینے میں دیکھیں"۔۔ شامیر نے کھل کے بات بتائی۔



## Posted on Kitab Nagri

"اوہ اچھا اچھا۔۔" ارمان کو یاد آیا کئی موویز میں اس نے دیکھا تھا۔

"حیات تم دیکھو پہلے۔"

"نہیں پہلے آپ دیکھیں۔۔" پریشہ نے انکار کیا۔

"لیڈیز فرسٹ ڈیروائف!!" ارمان کو مزہ آرہا تھا جو بھی ہوا سے آپ تو وہ کہہ ہی رہی تھی۔ ورنہ تو پوری زندگی اس نے آپ کہہ کر بات نہیں کرنی تھی۔

"بیوی شوہر سے ایک قدم پیچھے رہتی ہے۔۔ مجھے گناہ ملے گا۔ آپ دیکھیں پہلے پھر میں دیکھوں گی۔۔"

اتنی بڑی باتیں پریشہ کی جانب سے کسی کو بھی پاگل کر سکتی تھیں۔

"ارے یار ایک ساتھ دیکھ لو۔۔" بے ساختہ جلدی میں شامیر کے منہ سے نکلا۔۔

"ارے میں یہ کہہ رہا ہوں آپ دونوں ساتھ دیکھ لیں کیا تم اور آپ کی رٹ لگائے بیٹھے ہیں۔۔" شامیر کو معصومیت کا ڈرامہ کرنے میں بالکل مزہ نہیں آرہا تھا البتہ کسی غنڈے ٹائپ یہ کریزی پرسن کا رول ادا کرنے کو اسے کہا جاتا تو ہی ساری زندگی کے لیے ہاں کر دیتا۔

ارمان اور پریشہ نے ساتھ ہی آئینے میں دیکھا۔

"لندن ریٹرن دیکھو کتنی اچھی لگ رہی ہوں۔۔" وہ دونوں ساتھ جھکے تھے تو پریشہ نے ارمان کے کان میں ہلکے سے کہا۔

"کب تک یہ ڈرامہ چلے گا؟"۔۔ ارمان نے بھنویں اچکائے پوچھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"جب تک چلتا ہے چلاؤ۔۔۔" پریشہ نے پلکے جھپکائیں۔۔۔

"مس حیات آپکو سر میں کونسی خوبی پسند ہے؟؟؟" شامیر نے اگلا سوال رکھا۔

"ہائے اللہ مجھے شرم آرہی ہے آپ ایسے سوال ناپوچھیں۔ پریشہ نے اپنا منہ ارمان کے سینے میں چھپالیا سب اسکی ایکٹینگ پر ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔۔۔

"ہمارے ہاں ایسے شوہروں کے بارے میں گفتگو نہیں کرتے۔۔۔" پریشہ دوپٹے کے کونے کو انگلی میں الجھانے کے بعد دانت سے کترنے لگی ارمان نے ہنستے ہوئے دوپٹے کا کونا اسکے دانتوں سے آزاد کیا۔

"بس یہ اچھے لگتے ہیں اور نہیں بتا سکتی ورنہ سب کیا سوچیں گے کہ کیسی بیوی ہوں۔۔۔ آپ کیسے انٹرویو رولے کر آئے عجیب سوال کر رہے ہیں۔۔۔ ہم تو آپ سے بات کرنے میں بھی شرم جاتے ہیں۔۔۔"

"آہ۔۔۔ ہا۔۔۔ بس اب نہیں۔۔۔" ارمان کی ہنسی بے قابو تھی اس نے پریشہ کو گلے لگایا۔۔۔

"بس کر دو اتنی آپ جناب مجھ سے ہضم نہیں ہو رہی ہے۔۔۔ یہ تم سب اگر کمرے میں کہتی تو بہتر رہتا میرا دل بھی خوش ہوتا مگر تم تو ہو ہی وہ جو شوہر کی بات ناماننے والی۔۔۔" وہ مسلسل ہنس رہا تھا پریشہ بھی ہنسنے لگی۔۔۔

"کیا ہوا تمہیں اگر بات نہیں مانتی تو۔۔۔" لمحوں میں وہ واپسی اپنے اصل موڈ میں آگئی تھی۔

شامیر نے کھل کے سانس لیا اور زوردار قہقہہ ہوا میں چھوڑ دیا۔۔۔

سعدی کا ہنس ہنس کے پیٹ دکھ گیا تو وہ لان کی گھاس پر ہی بیٹھ گیا اور مزید ہنستا چلا گیا۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"سارے ڈرامے ہو گئے اب باری نکاح کی رسم کی"۔۔ ملاہم اپنی گرین فراک کو سنبھالتی ارمان اور پریشہ کے پاس آکر بیٹھی۔۔

"نکاح کی کوئی رسم نہیں یہاں سب میں چھوڑے بٹے ہیں گزارا کرلو"۔۔ ارمان نے کمال اطمینان سے بولا۔۔  
"نہیں بھئی ہم بہنیں ہیں آج نیک لیں گی"۔۔ شانزادہ فوراً آئی۔۔

"اگر نادیا تو تمھاری بیوی کو تمھارے پاس بھٹکنے بھی نہیں دیں گے۔۔" نازش اپنا گلو بند درست کرتی بولی۔۔  
"چلو ارمان آفندی آج اپنی جیبیں ڈھیلی کرو۔۔ آخر سب سے بڑی مال دار پارٹی ہی تم ہو"۔۔ مشک تو اسکا جوتے پکڑ کے بیٹھ گئی ارمان اسے گھور رہا تھا کہ چھوڑ دے مگر وہ سننے والی نہیں تھی۔

"سب سے بڑا میرا حصہ"۔۔ منال ان دونوں کے درمیان گھس کے بیٹھی۔۔ ارمان کلستا ہوا منال کو دیکھنے لگا جو آنکھیں جھپکا جھپکا کہ معصوم شکل بنا رہی تھی۔۔

"تو پھر ایک لاکھ کی ڈیمانڈ ہے ہماری"۔۔ لیزا نے مشک کے ہاتھ پہ تالی ماری۔  
"بھکاریں ایک ساتھ آئی ہیں"۔۔ شامیر نے ان سب کو ایک ساتھ روندھا کیونکہ ابھی منہانے کچھ فرمائش نہیں کری تھی۔۔

"بھائی اگر آپ کو بی بی سے ملنا ہے تو پیسے تھمائیں اور انھیں پائیں یہ آفر صرف پانچ منٹ تک لاگو ہے اسکے بعد آفر بڑھتی جائیگی۔" منہا بھی ڈھیٹوں کی طرح شامیر کے منہ کے آگے کھڑی ہو کر بولی۔

## Posted on Kitab Nagri

"مشک میں تمھارا حارث بھائی نہیں جو پیسے دے دوں گا وہ بھی نکاح والے دن یہ ساری رسمیں بارات میں کرنا تب بہت مال بٹے گا۔۔ ارمان نے اسکی ناک پہ انگلی ماری۔

"ایک منٹ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔ ان سب کو بعد میں پیسے دینا سب سے پہلے مجھے دو۔۔ اور منال ہٹو کیا بیچ میں بیٹھ گئیں۔۔ پریشہ نے منال کو دھکا دیا وہ مشک کے قدموں گری۔ اور بے یقینی سے ارمان اور پریشہ اپنی سگی بہن کو شکایتی نظروں سے گھورنے لگی۔

"لاؤ سب سے پہلے مجھے میرے دولاکھ دو۔۔ بعد میں جو مرضی وہ کرنا۔۔" وہ ارمان کے سرچڑھ کے بول رہی تھی۔۔ سب اسکی بات پہ منہ کھولے شکاٹ میں چلے گئے جو الگ ہی رسم بنالائی اور اپنا حق مانگنے لگی۔

"تمھیں تو اپنی جان بھی دے دوں یہ دولاکھ کیا چیز ہیں۔۔ ارمان نے دلنشینی سے کہہ کر اسے واپس بٹھایا۔

"جان کو سب دے دو بہنوں کو کون دے گا؟؟"۔۔ ملاہم برہم ہوئی۔۔ شایان اسکے پیچھے آکر بیٹھا۔۔

"تمھیں وہ دے گا جس کی تم جان ہو۔۔ شایان نے اسکے کان میں سرگوشی کری۔

"دس لاکھ لوں گی یاد رکھو۔۔" اسکی قیمت سن کر وہ سکت رہ گیا ان لڑکیوں نے انکو مکمل برباد کر کے چھوڑنا تھا۔

www.kitabnagri.com

"دماغ ٹھیک ہے ایک تو مشہور ایکٹر تمھارے نصیب میں آیا۔۔ جو کڑوڑوں میں ایک اور میڈم کی باتیں تو سنو۔"

"جب دے سکو تو شادی کر لینا ورنہ پہلی فرست میں نکل لو۔۔ ویسے ہی میرے پیچھے لڑکوں کی بہت بھیڑ ہے۔۔" ملاہم نے سکون سے شانے اچکائے۔

"میں اس بھیڑ کو آگ لگانے ہی آیا ہوں۔" وہ اسکے سر پہ ہلکا ہاتھ مارتا ہوا ارمان کے صوفے کے پیچھے کھڑا ہوا ملاہم آگ برساتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اگر ایک آگ تھا تو دو سر اپانی۔۔ اور جب دونوں ملیں تو راستہ پھیلنا تھا بس۔

## Posted on Kitab Nagri

کافی دیر تک بحث چلتی رہی مگر ارمان اپنی بات سے ناہٹا۔

"تم لوگ کیوں میرے شوہر کے پیچھے پڑ گئیں۔۔ نہیں دے رہا یہ پیسے چلو جاؤ برات میں آنا جیسے اس نے کہا۔۔" پریشہ کے پلٹنے پر وہ ساری اسکا گلہ دبانے والی تھیں۔

"اور تم کیوں میری بہنوں کو پیسے نہیں دے رہے ہو چلو دو ابھی فوراً۔۔" پریشہ نے اسکی جیب سے والٹ نکالا اور کھول کے بیٹھ گئی۔۔ اسکے دو طرفہ حرکت پہ سب ہنسنے لگے۔

"پریشہ یہ کیا کر رہی ہو؟" ارمان نے غصے سے اسکے ہاتھ سے والٹ چھیننے کی کوشش کری۔۔ پانچ ہزار کے اس میں چھ نوٹ رکھے تھے۔۔

پریشہ نے چمکتی آنکھوں سے نکالے۔۔ ارمان کے آگے نزاکت سے اپنی گردن ہلائی اور سب کو بانٹنے لگی۔۔

"جاؤ میری سلطنت کی شہزادیوں موج کرو۔۔ ایک ایک نوٹ اس نے سب کو تھما دیا۔۔"

"میں رہ گیا مجھے تو دو۔۔ شامیر پیسوں کی لالچ میں بولا۔۔"

www.kitabnagri.com

"ہاں ضرور باجاجی۔۔" پریشہ نے والٹ سے ایک روپے کا سکہ نکال کے اسکے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"ارمان کا صدقہ اتارا ہے کیا؟"۔۔ شامیر نے جل بھن کے کہا اوپر سے سارے اسکی بے عزتی پر منہ پھاڑ کے ہنس رہے تھے۔

شامیر نے سیون اپ کا ڈھکن کھولا پریشہ کے ارد گرد سات بار گھمایا اور انگلی پہ اچھالتا ہوا پریشہ کی گود میں پھینکا۔

## Posted on Kitab Nagri

"خیرات سمجھ کے رکھ لو۔۔" شامیر مغرور سے انداز میں واپس جگہ پر بیٹھ گیا۔۔ یہ وہ تھا جو ڈھکنوں کی خیرات دیتا تھا۔  
ناہی شامیر اپنی سے باز آسکتا تھا اور پریشہ باز آنے والوں میں سے تھی نہیں۔

"اففف۔۔۔ مان آپ بولیں۔۔ آپ بتائیں۔۔ ہاہا۔۔" شامیر نے پریشہ کی نقل اتاری سن کر پریشہ بھی ہنسنے لگی۔۔ ارمان نے اسے اپنے حصار سے آزاد کر اسعدی اسے ویڈیو دکھانے لگا۔۔

"ارمان تم تھوڑی سی اور ایکٹینگ کر لیتے تو ویڈیو تھوڑی لمبی بن جاتی۔۔۔"

سب کے وہاں سے کھسکنے کے بعد کھانے پر ٹوٹ پڑے۔ ارمان بھی ابان وغیرہ کے پاس جا رہا تھا تو پریشہ نے افسردگی سے کہا۔

"تم اب آپ کہہ لو میں یہیں ہوں سن رہا ہوں۔۔"

"کس خوشی میں وہ بس ولاگ ویڈیو کے لیے تھا بھول جاؤ اب خوش فہمیاں مت پالنا۔۔" پریشہ نے صاف منہ چڑ دیا۔۔ وہ اسے آنکھوں سے گھورتا ہوا چلا گیا۔

www.kitabnagri.com



## Posted on Kitab Nagri

"تم جاؤ سعدی اور مشک اور ارمان کو بھیجو وہی کھلائے گا ورنہ میں بھی کچھ نہیں کھاؤنگی۔" پریشہ نے کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ دونوں اسکے ہاتھوں پر مہندی لگنے کی وجہ سے اسکی مدد کرنے آئے تھے مگر یہ ضد لگا کر بیٹھ چکی تھی۔ ایک تو ڈانس کر کر کے ان سب کے پیر شدید دکھنے لگے تھے۔ بڑوں نے بہت بولا تھا کہ بس کر دو مگر خوشی میں دیوانے تو یہ نا ہوں تو کیسے چلے گا۔۔۔

"مان وہ انڈے کی سفیدی تمہیں بلارہی ہے۔" شامیر حارث ابان اور شایان کے پاس بیٹھے ارمان کو بلانے آیا۔  
"یہ انڈے کی سفیدی کون ہے؟"۔۔ ابان نے لاعلمی سے پوچھا۔۔

"کوئی نہیں بس یہ اب کچلا پواتر بوز بنے گا۔" سہی نام بول۔۔ ارمان نے شامیر کو سختی سے کہا۔  
"پریشہ۔۔۔۔ بھا بھی۔۔" بھا بھی کہتے ہوئے شامیر کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔

"کتنا اچھا لگ رہا ہے بھا بھی سن کر۔۔" شایان نے مذاق اڑانے لگا۔

اور ارمان پریشہ کے پاس چلا گیا تھا۔

"کیا ہوا؟؟؟"

مشک نے فٹ ارمان کو پریشہ کی ضد بتائی۔۔ ارمان نے سن کر ان دونوں کو بھیج دیا۔۔

"یہ تم اب ایسے نخرے اٹھواؤنگی۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"مجھے کھانا کھلا رہے ہو یا نہیں۔"۔۔ پریشہ نے اسکی بات ان سنی کر دی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تم یہ مت کھاؤ۔۔ میں سوپ وغیرہ بنوا دیتا ہوں ویسے ہی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور ڈاکٹر نے ہلتھی ڈائٹ کا کہا ہے یہ بریانی اور تیل میں فرائی چیزوں سے پرہیز کر لو"۔۔ ارمان اسے تو منع کر رہا تھا اور خود وہی بریانی اسکے سامنے کھانا شروع ہو گیا۔۔ پریشہ للچائی نظروں سے بریانی اور بریانی کھانے والے ارمان کو دیکھ رہی تھی۔

"سوپ"۔۔ پریشہ اب رونے والی ہو گئی تھی اچھا بھلا مشک اور سعدی اسے سب کھلا دیتے اور اس نے ضد میں ارمان کو بلایا۔۔ ارمان کی بیوی تھی تو ارمان ہی کھانا کھلائے گا اب نظریہ یہ ہو چکا تھا۔

"تھوڑا سا ٹیسٹ کر لوں اتنے سے کچھ بھی نہیں ہو گا"۔۔ پریشہ نندیدوں کی طرح بریانی پلیٹ کو گھور رہی تھی اور اسکے پورا منہ پانی سے بھر گیا تھا۔

سب لوگ کھانا کھا رہے تھے اور وہ للچائی نظروں سے ان سب کو کھاتا دیکھ رہی تھی۔

"میں نے منع کر دیا نا ایک بار تو بس بات ختم"۔۔ ارمان نے نرمی سے ہی کہا۔۔ اور ملازمہ کو سوپ بنانے کا حکم دیا۔

"ویسے ہونٹ کی چوٹ کیسی ہے؟"۔۔ ارمان کی توجہ بریانی سے ہٹ کر اب اسکی جانب ہوئی۔

"درد ہو رہا ہے تھوڑا سا۔۔" پریشہ نے چوٹ پر ہاتھ رکھا تھا جس سے ہلکی سی سسکی نکلی۔

"نہیں کرو ایسے"۔۔ ارمان نے اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔ پریشہ اسکی فکر کرنے کے انداز میں اپنی بھوک بھی بھول گئی۔۔

"سنو اب جو ہے ناز راگھر میں کھانے پینے کا خیال رکھنا۔ تم اس معاملے میں بہت لا پرواہ ہو۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"کھاتی تو ہوں۔۔"

"ہاں کھاتی ہو لیکن وہ چیزیں جو نقصان دیتی ہیں۔۔ جنک فوڈ سے ایک مہینے تک پرہیز کرو گی"۔۔ وہ اسکی باتیں سن کر اچھل پڑی تھی۔

"تم مجھ پہ اب حکم چلایا کرو گے۔۔ تمھاری کیا ساری باتیں ماننی ہو گئی؟؟" وہ ماننے والی تو نہیں تھی پھر بھی پوچھ رہی تھی۔

"ہاں۔۔ اچھی بیوی ہونے کا ثبوت تو دینا پڑے گا۔"

"ارمان"۔۔ اس نے معصومیت سے کہا۔

"ہاں جان ارمان۔۔" وہ بریانی میں ہی لگا تھا۔

ارمان نے اسکی نارضگی نوٹ کری تو پلیٹ سائیڈ میں رکھی اور اسے خود سے لگایا۔

"کبھی دوسروں کی بات مان لیتے ہیں۔۔"

Kitab Nagri

"مگر تم تو اپنے میرے ہو کوئی دوسرے تھوڑی"۔۔ اسکی بات پہ ارمان کے ہونٹوں کے گرد خوبصورت گڈے پڑے۔

"ہاں تو اب میری بات تو ماننی پڑے گی"۔۔ وہ اسکے بولنے پر بھی کچھ نہیں بولی۔

"اپنوں کی بات ماننے سے انسان چھوٹا نہیں ہو جاتا" وہ پیار سے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"لیکن میں تو تم سے چھوٹی ہی ہوں۔۔"

"یا اللہ میں پاگل ہو جاؤنگا۔۔" ارمان اس سے دور ہوا اور وہ ہنس پڑی۔

## Posted on Kitab Nagri

"تم کبھی شرمنا نہیں سکتی کیا؟ انسان چلو لحاظ میں ہی شرم دیتا ہے"۔۔ وہ بول ہی پڑا کیونکہ آج تک اس نے کبھی پریشہ کو شرماتے ہوئے نہیں دیکھا تھا وہ تو ہر بات پہ منہ پھاڑ پھاڑ کے ہل سا کرتی تھی۔

"ٹیکنیکل ڈیفالٹ ہے۔۔ اب نہیں آتی شرم تو کیا کروں۔۔" وہ بریانی کے برابر میں رکھی لب شیریں کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔ ارمان نے اسکی نظروں کے تعقب میں دیکھا تھا اسکی یہی باتیں اور حرکتیں ارمان کے خیالوں میں بس گئی تھیں۔ اس نے مسکراہٹ کو روکا۔

پریشہ کے فائدے کے لیے ہی اسے سب کھانے سے منع کر رہا تھا۔۔  
اتنے میں ملازمہ سوپ لے آچکی تھی۔

"یہ میں پلاؤں؟؟" ارمان نے ہنسی روک کے پوچھا۔۔

"نہیں پینا تمہارے ہاتھ سے۔۔ تم بہت برے ہو۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔ اور مشک کو بھیج دو وہی پلا دے گی۔۔" وہ غصے سے لال انگارہ ہو چکی تھی۔ ایک تو مہندی بھی سوکھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

ان دونوں کا اللہ ہی مالک تھا پریشہ نے ارمان سے ساتی زندگی لڑنا نہیں چھوڑنا تھا اور وہ بھی اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آسکتا تھا مگر اسکی محبت اتنی طاقتور تھی کہ پریشہ زیادہ دیر لڑ کر اسکا مقابلہ نہیں کر پاتی تھی۔۔ وہ دنیا کی خوش نصیب لڑکی تھی جسے محبت میں صدق کرنے والا مل چکا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"انکل آنٹی پر سو فیصل مسجد میں میرا اور لیزا کا نکاح ہے۔۔" رامس فاروق اور رابعہ صاحبہ سے کہہ رہا تھا کیونکہ اسکے پیرنٹس بھی انکے دوست تھے۔

"بیٹا اتنا چانک نکاح۔۔ تھوڑا صبر کر لیتے تو ہم نکاح میں ضرور شرکت کرتے مگر ابھی زرا ممکن نہیں۔۔" رابعہ بیگم نے لیزا کے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرا۔

"آنٹی لیزا کے کوئی گارڈینس نہیں تو بس موم ڈیڈ نے سادگی سے نکاح کا کہا ہے۔۔ بس آپ لوگوں اور دوستوں کو منعقد کرا ہے اور چند خاص رشتہ دار۔۔"

"چلو مبارک ہو۔۔" فاروق صاحب نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا اور پھر وہ لوگ سب سے مل کر دعوت دے رخصت ہو گئے۔

حادثہ پورے فنکشن میں زری کو ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ پریشہ لیزا انازش یا مشک کے ساتھ لگی رہی۔۔ اسکا بھی اپنا کہنا تھا کہ اب دوست کی شادی بھی بچو ائے ناکرے۔

"وہ گاڑی میں بیٹھ گئی ہے ادھر مت ڈھونڈو کوشش بے کار ہے۔۔" شایان نے حادثہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ اسکی نظروں کے تعقب میں آیا تھا۔۔

"کس کی بات کر رہے ہو تم۔۔"

"وہی جسے تم ڈھونڈ رہے ہو۔۔ زیادہ معصوم مت بن میرے سامنے۔۔" شایان نے اسکے سینے پہ ہاتھ مارا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

آہستہ آہستہ کر کے تقریب اپنے اختتام کو پہنچی تھی۔۔ یہ سارے لمحے یاد گار تھے اور آفندیز کی ڈکشنری میں ایک اور دعوت لکھ گئی تھی۔

ایک محبت کی داستان مکمل ہوئی تھی مگر باقیوں کی ابھی ادھوری تھی کس کی راہ کہاں کیسے ملتی انکا سب کو انتظار تھا۔۔

○○○○○○

صبح فکس گیارہ بجے آفندیز کی اینٹری ہوئی نازش کے بھائی "روشان میر" کے آفس میں۔۔ "آفندیز" ان دا "میر" آفس۔ آج موسم بھی گواہی دے رہا تھا کہ یا تو آر ہو گیا پھر پار۔۔

ان پانچوں کی دھماکہ دار اینٹری پر پورا عملہ کھڑا ہو چکا تھا۔۔ ہر کسی نظریں ان پر جم چکی تھیں۔ کئی لڑکیاں تبھی دل دے بیٹھیں اور لڑکے موڑ کے دیکھنے پر مجبور ہو گئے۔

ارمان آفندی کو کون نہیں جانتا اور وہ میر آفس میں! اور پھر وہ باقی چار ان سب کو بھی ہر ایک نے پہچان لیا تھا۔۔ مشہور لوگ تھے سوشل میڈیا پہ ہر وقت جو چھائے رہتے تھے۔

اسسٹنٹ کے روکنے کے باوجود وہ لوگ سیدھا روشن کے آفس میں گھسے تھے۔۔

ارمان قدم بڑھا رہا تھا اور اسٹاف کی لڑکیاں مڑ مڑ کر اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

کل رات اس بندے کا نکاح ہوا اور آج وہ ان سب کی آنکھوں کے سامنے تھا سوشل میڈیا پر کل رات کے انکے نکاح کی تصاویر آگ کی طرح پھیلیں تھی ہر کسی کی زبان پہ انکا تذکرہ تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

ایک کے پیچھے ایک اسٹائلش سوٹ بوٹ میں وہ پانچوں دروازہ جھٹکے سے دھکیل کر اندر داخل ہوئے مگر اندر روشن ہی نہیں تھا سارے برہم پہ رات پھیل گیا۔۔ صبح جلدی اٹھ کے صرف سعدی کی محبت کی کٹتی پتنگ کو بچانے آئے تھے۔۔

"لعت اتنی شوخیاں ماری اور رعب جھاڑا مگر جس کے لیے جھاڑا وہ ہے ہی نہیں۔۔" حارث جل کے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ شامیر پورے آفس روم کا جائز لے رہا تھا۔

"سر آپ لوگ ایسے یہاں اچانک۔۔ اسسٹنٹ فور انکے پیچھے آیا وہ اتنا خوش تھا ان سے ملنے پر جیسے اسکا نصیب کھل گیا ہو۔۔

"تمہارے سر کب آئیں گے؟؟" سعدی نے اکھڑے تیور سے کہا انگلیاں کٹ کٹ موبائل پہ چل رہی تھیں۔

"بس آنے والے ہیں۔۔" وہ اسسٹنٹ کہہ کر کھسک گیا انکے آگے کسی کی زبان نہیں چل پار ہی تھی جتنے بھرم باہر وہ پانچوں کرا کے آئے تھے۔

دس منٹ بعد روشن میر اپنے آفس میں آیا تو پل بھر کو اسے لگا شاید کسی اور کے روم میں قدم رکھا ہے مگر وہ اسکا ہی تھا لیکن ان پانچوں نے وہاں گھیر ایسا ڈالا کے انہی کا لگ رہا تھا۔

"اسلام و علیکم۔۔" روشن ٹائی ڈھیلی کر کے اندر بڑھا اور اپنی مین چیئر پر بیٹھ گیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"وعلیکم سلام۔۔ میں ارمان آفندی رحمان صاحب دارجی کا پوتا جو یہاں اپنی بات منوانے آیا ہوں۔۔" سامنے چیئر پر ارمان کمر کی پشت کو چیئر سے ٹکائے اور پاؤں پہ دوسرا پیر جاگیر داروں کی طرح جما کر بیٹھا تھا۔ وہ بولتے وقت اپنی شرٹ کے آستینوں کو حسب عادت موڑ رہا تھا۔ یہ اسکا شرٹ کی سیلوز کے کف موڑنا اور لڑکیوں کا دل ہارنا تھا۔

"جی آپکو تو سب جانتے ہیں۔۔" روشن نے ادب سے ماتھے پہ ہاتھ پھیر کر کہا۔

"ہو نہہ تم بھی اور اچھے سے جان جاؤ گے کیونکہ اب تم ہمارے سالے بن جاؤ گے۔۔" شایان نے پیٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے بولا اور نظروں کا فوکس دیوار پہ لگی پینٹنگ تھی۔

"آپکا تو کل نکاح ہوا ہے۔۔ اب کیا دوسرا نکاح کریں گے؟؟"۔۔ روشن کو شایان کی بات سمجھنے میں غلطی ہوئی وہ ارمان کو مخاطب کر کے ماتھے پر بل ڈالے پوچھنے لگا۔۔

"معافی میں اپنی بہن کو برادری سے باہر بیانے کے حق میں نہیں ہوں۔۔" روشن کا لہجہ سپاٹ ہوا۔

"ابے۔۔۔" سعدی بیٹھے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر حارث نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کے واپس بٹھایا۔ ایک تو ارمان کو وہ لڑکا سمجھا اور سے برادری والی بات پر سعدی کا پاراہائی ہو گیا۔۔

"روشان یہاں میری بات نہیں ہو رہی ہے میں سعدی آفندی کی بات کر رہا ہوں۔۔" ارمان کا لہجہ سخت ہوا تھا۔ کیسے روشن نے دوسری شادی کی بات کر دی۔ وہ پریشہ حیات کے علاوہ کسی کو نہیں سوچتا تھا نا ہی سوچنا چاہتا تھا اسکی حیات ہی اسکی حیاتی زندگی تھی اور رہے گی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"سعدی آفندی۔۔" روشن کو یاد آیا کہ نازش نے گھر پہ اسے اسکے بارے میں بتایا تھا۔ اسکے چہرے کے زاویے سخت ہوئے تھے۔

"ارمان صاحب میں اس رشتے کے حق میں نہیں۔۔ ہمارے خاندان میں برادری سے باہر شادی نہیں ہو سکتی۔۔ اور میری بہن بھی اس روایت کے خلاف بیاہی نہیں جاسکتی۔۔ وہ دو ٹوک بولتا ہوا ارمان کے برابر والی چیئر پہ آیا۔ بات ارمان کر رہا تھا کیونکہ ان سب میں سب سے زیادہ ایسے معاملات وہی ہینڈل کر لیتا تھا۔ وہ سرسری سی نظر سے بھی لوگوں کو جان لیتا تھا۔

"اسکی تو۔۔" سعدی پھر سائیڈ صوفے سے کھڑا ہونے لگا۔۔

"ابے یار تو اسے بھرم مارے گا تو وہ کبھی تجھے اپنی بہن نہیں دیگا۔" حارث نے اسے سمجھایا اور سعدی پھنکار مارتے ہوئے پھر بیٹھ گیا۔۔

"اسکو بھی تو دیکھ بھائی اپنی بہن کا دل توڑ رہا ہے مرنے کے بعد اللہ کو کیا جواب دے گا کہ بے تکی روایات پہ بہن کا دل دکھایا"

"سعدی مجھے تم بہنوئی سالہی دیوانے لگ رہے ہو" حارث اس کو پکڑ کے بیٹھا تھا اور غصے پی کہ بولا۔۔

"یہ پورانی روایات ہیں۔۔ اور روایات کبھی نا کبھی ٹوٹنی ہوتی ہیں کیونکہ یہ بنتی ہی ٹوٹنے کے لیے ہیں۔ تم اس روایت کو توڑنے میں پہل کرو اچھے خاصے پڑھے لکھے انسان ہو کیوں جاہل بچوں والی بات کرتے ہو اور اسی پرانی باتیں تمہارے منہ سے اچھی نہیں لگ رہیں۔۔ بی بریو مین !!!"

## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کے باور کرایا وہ ایک ایک لفظ جما جما کر کہہ رہا تھا۔

"ہاں مسٹر میرا سب سے سوچ سے باہر نکلو"۔۔ شامیر جیونگ گم چباتے ہوئے پزل بکس انگلی پہ گھماتا ہوا روشن کی ہی مین ہیڈ چئیر پر بیٹھ گیا۔۔

روشان بے یقینی سے اسکی ہمت کو دیکھ رہا تھا۔۔

شامیر نے پزل باکس چپو نگم کا بل پھاڑتے ہوئے نیچے روشن کی طرف پھینکا۔

ارمان اور شایان بھی شامیر کی حرکتیں دیکھ رہے تھے۔۔

"ہمارا سعدی بہت شریف لڑکا ہے تمہیں کبھی اس سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔۔ اس کے شریف کردار کے بارے میں ہر کوئی گواہی دے سکتا ہے۔۔ ناہی کسی سے یہ لڑتا ہے ناہی کسی کا منہ توڑتا ہے اور دانت توڑنے سے بالکل بھی نہیں آتے۔۔" سعدی شامیر کی باتوں پر مسکرانے لگا۔

"مسٹر روشن تم خود دیکھو کیا تمہیں مجھ میں کوئی برائی نظر آتی ہے۔۔" سعدی نے امید کے ساتھ اپنا منہ اسکے سامنے کرا اور چہرے کہ گرد اشارہ کر کے بولا۔

"دیکھو تم کتنے ہی اچھے ہو مگر میں اپنی روایات نہیں توڑ سکتا۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"روایات روایات ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے۔۔ کیا منہ نہیں دکھاتی بول بول کر۔۔" شامیر نے کوٹ سے گن نکال کر غصے میں روشن کے سامنے پٹخی۔۔

روشان کے چہرے پر خوف چھا گیا تھا اس نے بامشکل تھوک نگلا شامیر اسکے تاثرات بھانپ چکا تھا۔۔

"ڈرو نہیں یہ گن نہیں لائیٹر ہے۔۔" شامیر نے اسے گن کو جلایا تھا۔۔ روشن نے دل پہ ہاتھ رکھ کر گہری سانسیں لیں۔۔ ورنہ شامیر کا کیا بھروسہ تھا لیکن وہ سب کچھ اسکو ڈرانے کے لیے ہی اس نے کیا تھا۔۔

"تم ہاں کر رہے ہو یا نہیں ورنہ تمہاری بہن کو اٹھوانے میں ہمیں وقت نہیں لگے گا۔۔" ارمان نے بڑے پروفیشنل طریقے سے اسکی کرسی پاؤں سے کھینچ کر اپنے طرف کری اور رعب سے اسکی آنکھوں میں گھستا ہوا بولا۔

"بولو روشن میر میر ابھائی کچھ پوچھ رہا ہے۔۔" شامیر نے گن اسکے سر پہ رکھی بے شک وہ لائٹر تھا مگر یہاں دونوں کام ہو سکتے تھے۔۔ روشن کی سانسیں اٹکنے لگیں۔۔

"آپ لوگ کیسے لوگ ہیں زرا سی اپنی عزت کا ہی خیال کر لیں۔۔" روشن نے ارمان کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

www.kitabnagri.com

"ہم بے شرم لوگ ہیں۔۔ ہمارے ماں باپ ہم میں شرم انٹال کرنا بھول گئے۔" شامیر نے اپنے پاؤں بھی اسکی ٹیبل پر رکھ لیے اور مکمل اطمینان سے بولا۔۔

ٹیبل پر شامیر کے پاؤں رکھنے پہ روشن کی ہمت جواب دے چکی تھی۔

"یہ شامیر آفندی تمہارے بھائی کا آفس نہیں کب سے اپنی من مانیاں چلا رہے ہو۔۔ طریقے سے بیٹھنا ہے تو بیٹھو۔۔" روشن کو غصہ آنے لگا۔

## Posted on Kitab Nagri

"میرے نزدیک بیٹھنے کا سب سے بہترین طریقہ ہی یہ ہے۔۔ گردن کمر اور پاؤں سب سکون میں"۔۔ شامیر کرسی پر ہی انگاڑی اور جمائی ساتھ لیتے بولا۔۔ اس نے پھر چیونگ گم کا بل اسکے منہ پہ پھلا کے پھوڑا۔

"بس بہت ہو گیا آپ لوگ جاسکتے ہیں۔۔" روشن نے کھڑے ہو کر کوٹ جھاڑ کے انکو دروازے کی سمت ہاتھ کا اشارہ کیا۔۔

شامیر کو اسکا انداز بے عزت کرنے والا لگا اب تو وہ مر کے بھی وہاں سے نہیں ہلتا۔۔

"ارے روشن بیٹھو بیٹھو۔۔" شامیر نے ہاتھ کا اشارے سے بھی بیٹھنے کا کہا وہ ساکت نظروں سے شامیر کی ہٹ دھرمیاں دیکھ رہا تھا۔

"بتاؤ یار تم لوگ! کچھ ٹھنڈا وغیرہ منگواؤں؟"۔۔ شامیر نے ٹیبل پہ رکھے ٹیلی فون کا ریسور اٹھا کر اشتیاق سے پوچھا۔۔ جس اسسٹنٹ نے کال اٹھائی وہ بھونچکا گیا کہ روشن کی جگہ کون حکم جھاڑ رہا ہے۔۔

"سنو ایک فریش دودھ پتی والی چائے۔۔ اور سعدی تم کیا لوگے؟"۔۔ شامیر نے ریسور پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔

"اسٹرابیری سلس!!"

www.kitabnagri.com

"ہاں ایک سلس کر دو اور میرے بھائی کے لیے بلیک کافی اور میرے لیے یہ ساری چیزیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں"۔۔ اسسٹنٹ تعجب سے اسکی سن رہا تھا۔۔

"ایک بھی چیز کم نہیں ہونی چاہیے یہ شامیر آفندی کا آرڈر ہے۔۔ اور اپنے باس کے لیے بھی کچھ بھجوادو۔"



## Posted on Kitab Nagri

ہاں روشن تم کیا لو گے؟"۔۔ شامیر نے روشن پہ نظر ڈالی جس کا خون کھول چکا تھا۔

"ہاں تمہارے باس نے منہ میں دہی جمار کھی ہے جو میں ابھی گرم چائے پلائے کہ پگھلوادو نگا۔۔ بس سستے کسی ڈھا بے سے روشن کے لیے چائے منگو لینا۔۔" شامیر نے اسے کسی کھاتے میں نہیں رکھا۔۔ آرڈر دے کر فون کا ریسور واپس رکھ دیا۔۔

"Don't take us light because we are always right!!"

"ڈیٹس ناٹ گڈ۔۔ بندہ مہمانوں سے پوچھ لیتا ہے مگر خیر ہم تو تمہارے رشتہ دار بن جائینگے کوئی بات نہیں میں نے خود ہی سب منگو لیا۔" شامیر نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔

"آپ لوگ واقعی دماغی مریض ہیں۔۔" روشن نے سر جھٹکا۔۔

"ہاں ہیں کیونکہ حق بات کرنے والوں کو لوگ اب یہی سمجھتے ہیں۔۔ بس ہمارا طریقہ تھوڑا الگ ہے۔۔ اور اگر ہماری بات نہیں مانی تو میرے پاس اصلی گن بھی موجود ہے۔۔" شامیر پھر کمال اطمینان سے بولتا ہوا اسکی جانب رعب سے قدم بڑھاتا آگیا اور ایک مزید گن نکال کے سامنے رکھی ارمان اپنی گن کو دیکھ رہا تھا جو شامیر نے صبح اسکے کمرے سے چرائی تھی۔۔ ایک پل کو ارمان کا دل کرار روشن اور شامیر دونوں میں گولیاں اتار دے۔۔ وہ اسکی پروفیشنل گن تھی اور یہ اٹھا کے لے آیا وہ بھی ارمان کی اجازت کے بغیر۔۔

شامیر نے گن اسکے سر پہ رکھ دی۔

ایک تو روشن جو الٹا سیدھا کڑوی کسلی کہہ رہا تھا تو شامیر اسے اصل ہی بنا رہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"روشان عزت سے تمھاری بہن کا ہاتھ مانگ رہا ہوں ورنہ اسے یرغمال کرنے کی بھی ہمت ہے۔۔ اور وقت پڑنے پہ میں دانت ہاتھ پاؤں سب توڑ دیتا ہوں۔۔ اور یہ ناسو چنا کہ بہن سے زبردستی نکاح کرونگا۔ یاد رکھو تمھاری بہن اس رشتے پہ خوش ہے تم اسکی خوشی کا گلا گھونٹ رہے ہو صرف اس دنیا اور اپنی تھرڈ کلاس روایات کے پیچھے۔۔ اس دنیا کے لیے جو بعد میں تمھیں پوچھے گی بھی نہیں۔" حارث سعدی کو مسلسل کمر پہ چٹکیاں نوچ رہا تھا کہ بس کر دے مگر سعدی آج پھر اشیر بن چکا تھا۔۔



سعدی کی تھی ہر ادا نرالی

جو اسکی ناسنے اسکی یہ کر دے اچھی والی!

ارمان کی کنجی آنکھوں سے سے کھا جائے ہر کوئی دھوکہ

وہ دشمنوں کا مارنے کا چھوڑتا نہیں تھا کوئی موقع

www.kitabnagri.com

شامیر سے کرے جو پنگا

اسے وہ چھوڑتا نہیں چنگا

## Posted on Kitab Nagri

داگریٹ شایان علی

اسکی پہچان آنکھیں نیلی نیلی

حارث ماسٹر پلانر ٹھہرا

دوستوں کی محبت میں وہ اندھا بہرا

وہ لوگ بھرم بازی کر کے بات منوانے نہیں آئے تھے پر روشن نے ہی انکو یہ کرنے پہ مجبور کیا تھا۔۔

شایان اسکی ٹیبل پر پاؤں رکھ کے اوپر بیٹھ گیا۔۔

"یاد رکھو کے یہی روایات تمہاری شادی میں رکاوٹ کا سبب بنیں گی۔۔ تم بھی کسی لڑکی کو پسند کرتے ہونا اور وہ بلوچ ہے اور تم ٹھہرے میر کشمیری"۔۔ شایان اسی کے پول کھول رہا تھا۔ کیا تھے وہ لوگ سب پلاننگ کر کے آئے تھے۔۔

"ہاں بھئی آج کل اس لڑکی کے ارد گرد گھومنا جا رہا ہے روشن میاں۔" حارث نے چھیڑنے کے انداز میں طنز کیا اور اپنا کندھا دوستانہ انداز میں روشن کے کندھے سے ٹکرایا۔ روشن اپنے راز کھلنے پر سٹپٹا سا گیا اور سعدی مزے سے پاؤں پہ پاؤں رکھے دونوں ہاتھ صوفے پہ پھیلائے اسے گھور رہا تھا۔ روشن اس وقت اسکا ملازم سالگ رہا تھا جس طرح سعدی کے سامنے وہ کھڑا تھا اور ان لوگوں نے اسے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔

"میں سوچو ننگا پھر آپکو بتاؤنگا۔" اس نے سعدی کو مکمل نظر انداز کر کے ارمان سے کہا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان نے سر اثبات میں ہلایا۔۔ "تم جو بھی سوچو ہو گا وہی جو ہم چاہیں گے تو ہمارے فیصلے کہ حق میں سوچنا تا کہ تمہاری فیصلے کی تذلیل نہ ہو۔۔" ارمان نے مسکرا کر اسکی کمر پہ ہاتھ رکھ کے کہا۔

روشان تو سہی آج ان پانچوں میں پھنس چکا تھا کوئی موقع وہ لوگ ہاتھ سے نکلنے نہیں دے رہے تھے۔۔

"ہاں اور اگر تم نہیں مانے تو بھول جانا اپنی بہن کو"۔۔ شایان نے کہا۔

"اور یہ ناسوچنا کہ تم ہماری خبر میڈیا کو دو گے۔۔ نامیر صاحب ہم اس سے پہلے تمہیں دنیا سے غائب کر دیں گے۔۔" شامیر نے اپنا کلاچشما آنکھوں پر لگایا یہ شامیر نے اپنی جانب سے آخری تاش کے کھیل کا پاسا پھینکا تھا۔۔

"میں خوشی سے اپنی بہن کو رخصت کرنا چاہتا ہوں۔۔ مجھے رشتہ قبول ہے۔۔ امید کرونگا کہ سعدی آفندی میری بہن کو ہمیشہ خوش رکھے گا ورنہ روشن میرا نام ہے میرا۔۔"

"تم دیکھو ایسے بھرم ناہی مارو بلکل اچھے نہیں لگ رہے تمہارے تھکے ہوئے بھرم ہم نے ابھی دیکھ لیے"۔۔ ارمان نے ہنستے ہوئے کہہ کر اسے گلے لگایا اور طعنہ بھی چپکا دیا اسے لوگوں کو حد میں رکھنا آتا تھا جو جیسا ہے وہ اسکے سامنے ویسے ہی رہے۔۔

www.kitabnagri.com

"مبارک ہو اب تو رشتہ داری پکی ہے۔۔" حارث کے گلے ملنے کے بعد وہ سعدی سے ملا۔۔

"ویسے تم سب کا یہ انداز مجھے متاثر کر گیا۔۔ مطلب دوست کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہو"۔۔ روشن کو انکی دوستی پر رشک ہوا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں جان دے بھی سکتے اور لے بھی سکتے ہیں۔۔ مگر جان لینا ہمارا پسندیدہ کھیل ہے۔۔" شامیر چیئر پہ واپس بیٹھا تھا اور اس پہ ترنگ میں گول گھوم کر بولا۔۔

"انتظار کرونگا میں تم لوگوں کا گھر پہ۔۔" روشن نے انکے جاتے ہوئے سعدی سے کہا تو اس نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا۔۔ یہاں سالے اور بہنوئی کی کچھ بنی نہیں تھی مگر وقت سب درست کر دیتا ہے یہی سوچ کے روشن نے کچھ نا کہا۔ روشن بھی سمجھ گیا تھا جن روایتوں کے پیچھے وہ بھاگ رہا ہے وہ اسکے آڑے بھی آئیں گی اور آگے بھی اسے کئی دشواریاں اٹھانی پڑیں گی اور سب سے بڑی بات اپنی بہن کا وہ دل توڑ دیتا اس کے دل سے اتر جاتا۔۔ نازش اسکو بہت عزیز تھی بس اس لیے اس نے روایت کو توڑنے میں پہل کر دی۔۔ ورنہ ان لوگوں کا بھروسہ بھی نہیں تھا کہ واقعی نازش کو اغوا کروالیتے۔۔ وہ لوگ بات پیار محبت سے کرنے آئے تھے اپنے اسی اسٹائل میں بات کر کے اسے سمجھایا تھا۔۔

کسی خالی سڑک پہ وہ پانچوں آچکے تھے ارمان ایک ٹانگ کا گھٹنا موڑ کے اور ہاتھوں کو سر کہ پیچھے کرے گاڑی کے بیرونی سامنے والے حصے پہ لیٹا تھا اور سعدی اسکے برابر میں ایک ٹانگ لٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔۔

"سالا کیسے لائن پہ آیا ورنہ مزاج ہی نہیں مل رہے تھے۔۔" حارث سڑک کے پول کے پاس کھڑا بول رہا تھا۔۔

"اسکے چہرے پہ ڈر دیکھنے والا تھا بس۔۔" شایان نے مکالمے میں اضافہ کرا۔۔

"تم کیا سوچ رہے ہو شامیر؟؟" ارمان نے ہلکی سی گردن کو اٹھا کر اسے دیکھا جو سڑک کے کنارے پہ لگے پول کے پاس کھڑا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارمان اس پول میں کتنا کرنٹ ہو گا؟؟؟" شامیر کے ہاتھ پیچھے بندھے تھے اور وہ گردن موڑ کر ارمان سے پوچھنے لگا۔

"جتنا بھی ہو تجھے کیا کرنا ہے؟"۔۔ ارمان بھی اسکی خصلت سے واقف تھا کہ کچھ تو دماغ میں چل رہا ہو گا۔

"میں یہاں سے کرنٹ لے کر اپنے پین میں ڈالوں گا مطلب یہ میرا کام ہے کہ کیسے کرنا ہے اسکی فکرنا کرنا۔"

"کل چار ہزار کمالے سوچو اور پین بیچ کے کتنے کما سکتا ہوں۔۔ میں تو سب میسنی کے ویلفیئر لگوانگا۔۔" دنیا ادھر سے ادھر ہوتی مگر یہ میسنی کہنے سے باز نہیں آ سکتا تھا۔

"بھابھی"۔۔۔ ارمان سے پہلے ہی سعدی نے جان بوجھ کر چوٹ کر لی۔

"شامیر سدھر جاؤ۔"

"یہ کام نہیں ہو سکتا۔" وہ سڑک کنارے ہی بیٹھ گیا۔

"مجھے آج کارز کی سروسنگ دیکھنی ہے تو شامیر تم میرے ساتھ چلو۔"

حارث شامیر کو اپنے ساتھ لے گیا اور وہ تینوں الگ گھر کی طرف بڑھ گئے۔

آج پورے دن حارث نے شامیر کو اتنا گھومایا کہ جب دس بجے شامیر گھر پہنچا تو سیدھا بستر پہ لیٹے ہی خراٹے دار نیند کی قید میں چلا گیا۔



## Posted on Kitab Nagri

"شش۔۔ شور نہیں میں گر جاؤنگی۔۔" فاروق مینشن کے دروازے پہ تین سائے آپس میں بول رہے تھے۔۔

"ماری اس نے آج پھر بونگیاں۔۔ شور کرنے سے کون گرتا ہے؟؟"

اسٹریٹ لائٹ کی روشنی میں انکے سائے گھر کے بیرونی حصے کی دیوار کے آگے ساتھ بنی فٹ پاتھ پہ منظر عام ہونے لگے۔۔ اور بڑھتے بڑھتے وہ سائے انسانوں میں تبدیل ہو گئے۔

"تو پہلے اسکی بونگیاں تلاش کر لے.. یار گیارہ بج رہے ہیں جلدی کر لو۔۔" وہ چڑکے بولا۔

"سعدی میں اندر دیوار پھلانگ کے جاتی ہوں. ڈور بیل بجانے سے تو شامیر کی نیند شاید اڑ جائے پھر ہمارے پلین کا کباڑا ہو جائے گا۔۔"

"میسنی یہ منحوس انسان پیدا ہی گیارہ تاریخ گیارویں مہینے میں ہوا ہے (11.11.1997) اور اتنا میں نے گھمایا اسے کہ اٹھنے کے چانس نہیں ہیں۔۔"

"یار ارمان کو بھیجا تھا کہ شامیر کو لے آئے پتا نہیں کیوں اتنی دیر لگا رہا ہے۔ سب وہاں انتظار میں ہیں۔" سعدی ہاتھ میں کالی چادر کو کھولتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

"میں اندر ارمان کو دیکھتی ہوں۔۔"

"میاں کو دیکھنا نہیں ہے بلا کے لانا ہے۔۔"

"میں تو پہلے رومانس کرونگی پھر لاؤنگی خوش" پریشہ کو غصہ آیا وہ تپتی ہوئی بولی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں جاؤ۔"

"جاری ہوں۔"

"تو جاؤ نا۔"

"ہاں نا جاری ہوں۔"

"ابے میری ماں تو اندر جاؤ بھی اپنے شوہر کو بلاؤ۔" سعدی کے کانوں سے بھی دھواں نکلا وہ کب سے ٹائم پاس کروار ہی تھی۔۔۔

"تو کھوتے یہاں جھک کہ گدھے بنو پھر دیوار کر اس کرونگی نا۔"

"پہلے سے ہی کھوتا ہے یہ بننے کی کیا ضرورت۔"۔۔ حارث نے خون سے لبریز سعدی کے تیور دیکھ کر کہا۔۔

سعدی جل کہ گھوڑا بنا پریشہ نے بھاری جو گرز اسکی کمر پہ رکھے سعدی کی اسکے جو گرز سے کمر جھک گئی اور وہ دیوار پہ چڑھ گئی۔۔

Kitab Nagri

وہ دیوار پہ کھڑی تھی اس نے جلدی سے موبائل نکال اچھی سلفیز لیں۔۔

"یار تم گر گئیں نا تو ارمان ہمیں چھوڑے گا نہیں خدا کا واسطہ ہے انسانوں کی طرح اندر جاؤ۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ہونہ۔۔ وہ کیا ہے ناسٹریٹ لائٹس کی روشنی میں پکچر اچھی آتی ہے اور میں بلندی پہ بھی کھڑی ہوں تو اور اچھی تصویریں آتی ہیں۔۔۔" پریشہ نے دیوار سے نیچے گھاس پر چھلانگ ماری۔۔ اس کے جو گرز ہر جگہ کام آتے تھے چاہے کسی کو مارنا ہو یا کہیں ٹاپنا ہو۔

دبے قدموں سے وہ چوکیدار کو بتا کہ اندر گھسی۔۔

اتنی خاموشی سے کہ کہیں آہٹ پیدا نہ ہو اس نے شامیر کا روم لاک کھولا تو وہ سویا ہوا تھا باہر نکل کے وہ اوپر بنا آہٹ کیے ارمان کے کمرے میں گئی۔۔ اسکی ہٹ گئی تھی کہ ارمان نے شامیر کو نہیں اٹھایا مطلب پلان ون فیل ہو گیا تھا۔

پریشہ نے لاک گھمایا تو وہ کھل گیا کمرے میں جب داخل ہوئی تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔۔ ارمان کو سکون سے سوتا دیکھ کر پریشہ کے دماغ میں غصے کی لہر دوڑ گئی۔۔ اس نے آگے بڑھ کے سائیڈ لیپ ان کراؤ پھر بھی نہیں جاگا۔ پریشہ نے اس وقت صبر کا گھونٹ پیا تھا۔۔

"ارمان اٹھو۔۔۔" اس بار پریشہ نے کمفرٹر کھینچنے کی غلطی نہیں کری تھی۔

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا؟"۔۔ وہ نیند میں بڑبڑایا۔

یار میں پریشہ تمھیں کام بولا تھا اور تم خود آ کے سو گئے۔۔ اٹھو۔۔" پریشہ ارمان کے سائیڈ پہ بیٹھ کے پوری طاقت لگا کر ہلا رہی تھی۔۔ وہ آنکھیں مسلتا ہوا اٹھا۔۔

ارمان نے اسے اپنے قریب کیا۔۔ اور اس کے ہاتھ چومے پریشہ نے غصے سے اپنے ہاتھ کھینچے۔

## Posted on Kitab Nagri

"تمہیں شامیر کو لانے کا کہا اور خود سو گئے ہم گدھے ہیں جو کام میں لگے تھے۔" پریشہ بھڑک اٹھی ارمان بھی سارے کام کروا کر ہی آیا تھا۔

"بس بے دھیانی میں آنکھ لگ گئی۔" وہ اسکے لیمپ کی روشنی میں دکتے چہرے ہو دیکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا بے دھیانی میں ہی تم نے پورا سونے کا ماحول بنایا اور کمفر ٹر تو پریاں اڑا کر گئی ہو گی۔" وہ اسکے جھوٹ پر آنکھیں چڑھائے بولی۔ ارمان نے اسکی بات ان سنی کر دی۔

"اچھا کمفر ٹر کھینچ لوں غصہ تو نہیں کرو گے؟؟" اسکے ہاتھ کمفر ٹر پہ جمے تھے کہ بس ارمان ہاں کرے اور وہ اپنی کاروائی۔

"جگا چکی ہو تو کھینچ لو۔" اس نے موبائل آن کر اجو بیٹری لوہونے کی وجہ سے ڈیڈ ہو گیا تھا۔

پریشہ نے اسکے کہتے ہی کمفر ٹر کھینچ کے دور پھینکا۔

ان دونوں کے درمیان دوستوں کزنس والا رشتہ ہی برقرار تھا۔ ارمان اسکے نخرے برداشت کرتا تھا کبھی نخرے اٹھالیتا تھا یہ شوہر کا فرض ہے اسی طرح پریشہ اسکے دل مار کے کام کر دیتی تھی کیونکہ یہ اس پہ فرض تھا۔ مگر ان دونوں میں وہ دوستوں والا ہی حساب تھا جیسے پہلے تھے اب بھی بلکل "آئے ٹوزیٹ" سیم!!

"جاؤ فریش ہو اب ہم دوسرے طریقے سے شامیر کو لے کر جائیں گے۔ اتنی دیر کر دی اگر اسی پلان پر عمل کرنا تو اسے شک ہو جائے گا۔"

## Posted on Kitab Nagri

وہ اٹھ کر اسکے پرفیومز میں چھیڑ چھاڑ کرنے لگی۔۔

"ایک کام کرو میری بلیک شرٹ الماری سے نکال دو"۔۔ ارمان نے نارمل انداز میں ہی کہا۔

"پریشہ لے ایک نظر اسے گھورا۔۔ پھر جے قدم اٹھا کر الماری کے پاس گئی الماری کا رائیٹ ہینڈ سائیڈ اس نے کھولا وہاں اسکی شرٹس کا امبار لگا ہوا تھا۔۔ نیچے ہر قسم کے شوز رکھے تھے۔۔ کچھ پشاوری چپلیں کچھ آفس شوز اور کچھ پارٹی وئیرنگ شوز تھے۔۔ شوز اور جو گنگ جو گرز دیکھ کر پریشہ کی آنکھیں چمک اٹھیں آنکھیں مزید لپچانے لگیں۔۔

الماری کے سائیڈ میں دو گٹار رکھے تھے۔ ابھی ارمان کا حکم سن کر جو اسے آگ لگی تھی وہ جو گرز دیکھ کر ایک برف کی طرح ٹھنڈی ہوئی۔

دوسری سائیڈ کھولی تو وہاں بھی اسکے کوٹ ہینگ ہوئے تھے۔ نیچے دراز میں اسکی بے شمار قیمتی ریسٹ واپس تھیں۔۔ اور اسکی نیچے والی میں ایک سے ایک سن گلاسز موجود تھے۔۔ اس سے نیچے لاکر میں لاتعداد ٹائی رکھی تھیں۔۔  
www.kitabnagri.com

پریشہ نے واپس رائیٹ سائیڈ سے بلیک شرٹ نکالی اور اسکے پاس آکر اسکے ہاتھ میں پکڑادی۔۔

"ایسے حکم نہیں چلایا کرو!"

"بیوی ہو چلاؤنگا۔"

"اغ غغغ۔۔" پریشہ لے صبر کا گھونٹ پیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"وہ یہ تم سارے جو گرز پہنتے ہو؟۔۔" سوال میں تشویش تھی۔

"ہاں۔۔ کوئی کام ہے تمہیں؟" ارمان نے اسکو دیکھا جو دانت سے ہونٹ کتر رہی تھی۔۔ اسکی چوٹ ابھی بھی ٹھیک نہیں ہوئی تھی کافی گہرا ہونٹ پھٹا تھا۔

"وہ بلو والے بہت اچھے ہیں میں لے لوں؟۔۔" وہ فل مکھن لگانے کے لیے معصومیت سے بولی معلوم تھا اس معصومیت کے آگے وہ منع نہیں کرے گا۔

"نہیں۔۔" ارمان اسکی سوچ پڑھ کر الگ بات کر گیا۔

"تمہاری بیوی ہوں جو تمہاری چیزیں ہیں وہ میری بھی ہیں۔"

"کہو ارمان میں آپ کے جو گرز لے رہی ہوں۔۔ اتنا کہہ دو اجازت کی بھی ضرورت نہیں تم ایسے ہی لے جانا۔"

"نہیں۔۔ رکھو اپنے پاس سنبھال کے میں تایا ابو سے شکایت کرونگی کہ تم تم مجھے بہت پریشان کرتے ہو۔۔" وہ بات بڑھانے لگی آپ تو اسکی جوتی بھی کبھی نہیں بولتی۔

ارمان بیڈ سے اٹھا اور ڈریسنگ کے پاس گیا جہاں وہ واپس مڑی تھی۔۔ پورے کمرے میں پریشہ کی پسندیدہ جگہ یہ ہی ڈریسنگ ایریا کی ٹیبل تھی۔



## Posted on Kitab Nagri

"رکھ لو تم۔۔" وہ بول کے واش روم میں چلا گیا۔ ارمان نے اسے کبھی خود آپ نہیں کہا تھا ان دونوں کے منہ سے ایک دوسرے کہ لیے آپ نکلتا ہی نہیں تھا۔ لیکن ارمان کی بات پھر بھی الگ تھی مگر پریشہ تو۔۔۔ فل اسٹاپ!!  
پریشہ نے بھاگ کر الماری کھولی پھر اسکے جو گرز نکالے۔۔

اپنے پنک جو گرز جو وہ عموماً پہنتی تھی انھیں اتارا اور ارمان کے اپنے پیروں میں ڈال لیے۔۔ ہاں وہ اسکے سائز سے بڑے تھے مگر گزارے لائک تھے۔۔ جتنے وہ اچھے اور بھاری تھے پریشہ اتنی ہی انکی دیوانی ہو گئی۔

ارمان جب تیار ہو کہ باہر آیا تو وائٹ گھٹنوں تک آتی فراک جسکی آستینوں اور گلے کے نزدیک ملٹی کلر سے ایمبرائیڈری ہوئی تھی اور ڈارک بلو جینس جو نیچے سے فولڈ کری ہوئی تھی اسکے نیچے ارمان کے جو گرز سے اپنے پیرقید کرے کھڑی تھی۔ اور بلو مفلر اسنے سلیقے سے گردن کے گرد گھمایا ہوا تھا۔

"اتنا پرفیوم نہیں لگاؤ رات کا وقت ہے۔۔" ارمان نے اسے جب دیکھا کہ اندھا دھن وہ خود پر پرفیوم چھڑک رہی ہے تو اسے روکا۔

"گھر پہ ممالگانے نہیں دیتیں اب تم تو منع مت کرو۔۔ مجھے تو خوشی تھی چلو اب آزاد ہو گئی مزے سے پرفیوم بھی لگا سکو گئی اور دوسرے کام بھی کرو گئی جو تمھاری ساس مجھے کرنے نہیں دیتیں۔"

ارمان حیرت سے اسکی سن رہا تھا جو شاید شادی بھی گھر سے جان چھڑانے کے لیے کر رہی تھی۔

"لگاؤ جب چڑیلیں پیچھے پڑیں گی تب پتا چلے گا۔۔" وہ ریٹ واپچ پہن کر شرٹ کی آستینوں کو فلوڈ کرنے لگا۔

## Posted on Kitab Nagri

"جن پیچھے پڑا ہے میں اس سے نہیں ڈری یہ چڑیلیں کیا بگاڑ لیں گی۔۔"

"اگر مجھے جن سے تشبیہ دے رہی ہو تو یاد رکھو تم بھی ایک چڑیل ہی ہو۔۔"

اس نے پریشہ کا ہاتھ پکڑا اور کمرے سے باہر نکلا اور نہ وہ پوری بوتل خالی کر دیتی۔

سعدی اور حارث کو پریشہ نے اندر بلایا۔

شامیر کے چہرے پہ کالا کپڑا ڈال کہ وہ لوگ گاڑی میں جانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔ اور پھر وہ جاگ گیا۔۔

"کون ہو اللہ کے بندوں بتا دو کہاں لے کر جا رہے ہو؟؟؟"۔۔ شامیر کے مسلسل کہنے پر بھی کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔۔ شامیر سمجھ گیا تھا یہی لوگ ہیں وہ اپنی سالگرہ کا دن بھولا تھوڑی تھا۔۔

پونے بارہ بجے وہ لوگ ساحل سمندر پہ پہنچ چکے تھے۔۔ ایک دم اندھیرا تھا جب شامیر کے منہ سے کپڑا اٹھایا گیا۔ ارد گرد کوئی نہیں تھا۔۔

پہلے شامیر کو وہی لوگ لگے مگر اب اسے کچھ اور ہی محسوس ہونے لگا تھا۔۔

"ٹن ٹن۔۔" اسکی نظر سامنے پڑی بمب پہ پڑی جو دس منٹ بعد پھٹنے والا تھا۔۔

"منحوس کون یہاں لایا ہے یہ پھٹ جائے گا۔۔ میں تئیس سال کا ہونے سے پہلے مر جاؤنگا۔۔"

شامیر نے بمب ہاتھ میں اٹھالیا اور اسکے تاروں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگا کہ شاید وہ اسے ڈفیوز کر دے ابھی یہ مکمل انجینئر بنا نہیں تھا تب اسکا یہ حال تھا کہ پر جگہ پہ اپنی کاروائی دکھاتا پھرتا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"یہ آدمی پاگل ہے کیا بھاگ کیوں نہیں رہا الٹا بمب ہاتھ میں لے کہ بیٹھ گیا۔۔" مشک نے شایان سے کہا جو گاڑی کی سائیڈ سے جھانک رہا تھا۔

"کرنے دو ہو گا تو وہی جو ہم نے سوچا ہے۔۔" شایان نے تسلی دی تھی۔

پورے دس منٹ ہونے میں دس سیکنڈ تھے شامیر کی آنکھیں اب پھٹیں کہ بمب تو ڈیفیوز ناہو الٹا یہ موت کہ قریب ہو گیا بھاگنے کا چانس بھی ختم شامیر نے بمب نیچے پھینکا اور الٹے دو قدم ہی بڑھائے تھے کہ بارہ بج گئے دس سیکنڈ بھی عبور ہو گئے بمب سے ایک راکٹ نکلا اور سیدھا آسمان پہ جا کہ پھٹا اور ستاروں کی طرح آسمان پہ "عذابی دن مبارک برگر" لکھا تھا۔

11-11 کو یہ دنیا میں ایک نیا عجوبہ لینڈ ہوا تھا جس نے بائیس سالوں میں ہر ایک کو ہوش کے ناخن چبوا دے تھے کوئی ایسا نہیں تھا جو شامیر کی نظر سے بچا ہو۔ ہر ایک اسکے ہاتھوں اپنا بیڑھا غرک کروا چکا تھا۔ اسکول میں تمام اسٹوڈنٹس سے لے کر پرنسپل تک اس سے پریشان تھیں۔۔ یہ بہت ہو نہار تھا اور اسکول کا نام بہت جگہ روشن کر آیا بس اسی وجہ سے اسکول والے اسے نکالتے نہیں تھے۔۔ ہر روز رابعہ اور فاروق صاحب کو اسکول کا چکر لگانا پڑتا اسکا شکایت نامہ سننے کے لیے۔

یونیورسٹی میں آکر تو اس نے تہلکہ مچایا ہوا تھا۔۔ اور یہ اکیلا تھوڑی تھا پورا گینگ تھا سب کی بجانے کے لیے۔

اسکول میں بھی وہ سب ساتھ ہی تھے۔ پورے اسکول میں آفندیز گینگسٹر کے نام سے مشہور تھے۔۔ ارمان کا ہر اسٹوڈنٹ پر رعب تھا وہ سب سے اپنی باتیں منواتا تھا۔۔ اور ساری لڑکیاں اسکول فیلوز خوشی خوشی اسکے کام کر دیا کرتی تھیں۔ مشک کے خرافات سے کوئی نہیں بچ پاتا تھا۔ شامیر کے آگے سب پانی کم تھے وہ بچپن میں کنگفوسیکھ رہا تھا اور سب پہ کنگفو کی ٹرائے مارتا رہتا تھا۔ سعدی مار کٹائی میں سب سے آگے تھا اگر کوئی ملاہم کو یا انکے گروپ ممبر کو غلطی سے کچھ کہہ دیتا تو

## Posted on Kitab Nagri

سعدی فور اسکے بتیس دانت ہلا آتا تھا سعدی سے ہر کوئی پناہ مانگا کرتا تھا۔۔۔ شایان اسکول کے ہر فنکشن کے پروگرام کا ورنہ ہوتا تھا اسکے اندر بچپن سے ایکٹینگ کا ہیر و چھپا تھا۔۔۔ اسکی اداکاری کا ہر کوئی فین تھا۔

پریشہ اسکول کے سب اسٹوڈنٹس کے مسائل حل کیا کرتی تھی وہ سب کی سردارنی تھی اور اب ارمان شہیر کی سردارنی بن چکی تھی۔۔۔ ملاہم اپنے بھولے پن سے سب کو بے وقوف بنا دیا کرتی تھی اور حارث ہر بگڑے کام کے پیچھے ہوتا تھا کیونکہ ساری پلاننگ اسی کی تو ہوتی تھی۔۔۔ کامیاب پلانز بنانے میں وہ بچپن سے ہی ماسٹر تھا۔

شامیر خوشی کے مارے اچھل پڑا۔۔

راکٹ کے بعد ڈھیر سارے انار بمب ایک ساتھ ہی آسمان پہ جا کہ پھٹے پورا آسمان شامیر کے نام سے روشن ہو گیا تھا۔

"پپی برتھ ڈے برگر"۔۔۔ وہ آٹھوں سائیڈوں سے نکل کر بھاگتے ہوئے اسکی طرف بڑھے شامیر کی آنکھیں اتنے پیار پہ نم ہو گئیں تھیں زندگی میں پہلی اور آخری دفع۔۔۔

ابھی جو فلم اسکے ساتھ ہونی تھی اسکی اسے کہاں خبر تھی سب کو یہ ہلاتا تھا آج اسکے ہلنے کی باری تھی آفندیز کے ہاتھوں اور آفندیز سے کوئی بچ جائے یہ ناممکن تھا۔۔

سب سے باری باری وہ گلے لگا۔

سعدی اور حارث لہے ایک گفٹ باکس اسکو دیا۔۔

شکر یہ کہنا تو شامیر کو آتا ہی نہیں تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اس نے جلدی سے ریپنگ کھولی اندر ایک باکس تھا شامیر نے باکس کا بڑے شوق سے چمکتی نظروں سے کیپ اٹھایا اور ایک اسپرنگ والا پنچ اسکا منہ لال کر گیا۔۔ شامیر منہ پہ ہاتھ رکھے ان سب کے ہنستے ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔

شامیر کو سہی کا پنچ پڑ گیا تھا۔۔

"سالے تجھے میں چھوڑو نگا نہیں۔۔" شامیر سعدی کو مارنے کے لیے تیار ہوا۔

"پہلے کیک تو کاٹ لو۔۔" ارمان نے کیک کا دیدار اسکو کرایا۔۔

جس پہ "کرنٹ پین انوینٹر" لکھا تھا۔۔

ملاہم نے دانت نکال کر اسے چھری پکڑائی سب دور دور کھڑے تھے۔۔

پریشہ پہلے سے ہی ہنسی روکنے میں لگی تھی۔

شامیر نے جیسے ہی کیک پر چھری چلائی کیک پھٹتا ہوا اسکے منہ پہ آیا۔۔ وہ صرف کریم کا کیک تھا۔

شامیر کے چودا تک روشن ہو چکے تھے وہ بے یقینی سے ارمان کو دیکھنے لگا اپنے بھائی کو جو اس سب میں شامل تھا۔۔ اب

دوست کہاں طریقے سے کچھ سیلیبریٹ کرتے ہیں اور شامیر کی ٹھکانی کے لیے خاصی پلاننگ کرنی پڑتی تھی۔۔

"میں نہیں بیسی۔۔" شامیر بلند آواز سے چیخا کیونکہ پریشہ حلق پھاڑ کے ہنس رہی تھی۔۔ کیک کی کریم پورے شامیر کے

منہ پہ اور کپڑوں پہ لگ چکی تھی۔۔ اس وقت شامیر اسنو مین لگ رہا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"مبارک ہو چاچا ایکسو بیسویں (120) سالگرہ۔۔۔" مشک نے اسکا مذاق اڑایا پریشہ ارمان کے سینے میں سردیے ہنس رہا تھی ارمان کا اور وہاں سب کا اس جیسا ہی ہال تھا۔۔

شامیر کا صبر بس ختم ہو اس نے چہرے سے کریم ہٹائی اور ان سب پہ ارد گرد نظر دوڑائی اور ان کریم لگانے کے لیے بڑھا اس سے پہلے وہ سب وہاں سے بھاگنا شروع ہوئے رات بارہ بجے کے بعد ساحل سمندر پہ رونق لگادی تھی۔

"یار پیچھا چھوڑ دے۔ اللہ تمہاری شادی جلد کرائے۔ پچھی کٹنیوں کی طرح پیسھے پڑ گیا۔" شایان بھاگتے ہوئے بول رہا تھا۔

"تم لوگوں نے لحاظ کراجو میں کروں اب بھگتو شامیر آفندی کو!! اور شادی تو اللہ کراہی دے گا کنوارہ تھوڑی رہو نگاساری زندگی۔۔۔" شامیر نے مزید رفتار بڑھائی۔۔

"لندن ریٹرن بچاؤ یہ میرے کپڑے خراب کر دے گا۔۔۔" پریشہ بھاگتی ہوئی آئی اور ارمان کے پیچھے چھپنے لگی۔ اسے شوہر سے بہترین محافظ کون ملتا۔۔ خاص کر ایسے شوہر سے جو اس پہ جان چھڑکتا تھا۔۔

"میسنی انڈے کی سفیدی بھائی کو بیچ میں نہیں لاؤ۔۔۔" ارمان کا شامیر پر یہی دبدبا تھا جب ہی تو پریشہ اب زیادہ اچھلنے لگی تھی۔



## Posted on Kitab Nagri

"تمہارے منہ کو تکلیف ہوتی پریشہ یا نور کہنے کی؟؟؟" ارمان نے شامیر سے کہا جو پریشہ کے منہ پہ کریم اور اسکا حلیہ بگاڑنے کے درپے تھا۔

"نہیں بولا جاتا سادھا سا پریشہ ٹریشہ"۔۔ شامیر نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔ "میسنی دیکھو بہت برا ہو گا خود پیچھے سے ہٹ جاؤ"۔ شامیر کو غصہ آ رہا تھا۔

"مان بولو اسے کچھ میرے نام کا تو اس نے بیڑا غرک کر دیا۔" وہ ارمان کی شرٹ کو پیچھے سے کھینچتی ہوئی بولنے لگی۔۔

"شامیر شکل گم کر لو۔۔ میری بیوی کو اگر زرا ہاتھ بھی لگایا تو بھول جاؤنگا میرا بھائی ہے اور بیگم تم نے اگر اسے پریشان کیا تو میں پھر شوہر بن کے دکھاؤنگا۔" ارمان نے برابری سے دونوں کی رسی کے بل کھینچے اور وہ دونوں کمر پہ ہاتھ چڑھائے ایک دوسرے کو منہ چڑا رہے تھے۔

"ویل ڈن برو۔۔ آئی لائک یو روس والا ایٹیوڈ۔۔ آخر شامیر کے بھائی ہو کب تک اس جادو گرنی میسنی انڈے کی سفیدی کا ساتھ دیتے۔۔ گڈ گڈ۔۔" شامیر نے تھمزاپ کرا تھا۔۔ موقع کی تلاش تھی کہ پریشہ ارمان کے پاس سے ہٹے اور یہ پریشہ کا منہ بگاڑے۔

'یہ تم نے اٹے سیدھے نام کس کے لیے برگر۔۔ منہا نہیں ہے نابے چارے کو صدمہ ہو رہا ہو گا۔" پریشہ نے اسکی بات ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا۔

## Posted on Kitab Nagri

"انڈے کی سفیدی

انڈے کی سفیدی

انڈے کی سفیدی۔۔

بولو کیا کر لو گی۔۔ اور دکھتی رگ پہ ہاتھ نارکھو۔۔ شامیر کے کہتے ہی ارمان کا ہاتھ اسکی گدی پہ تھا۔۔

"میری بات ٹالو گے اپنے سگے محبوب بھائی کی؟؟

پریشہ نام لینا ہو تو اس سے بات کرو گے ورنہ تم اسکے پاس بھی بھٹکتے نظر نہیں آؤ۔۔ یہ شامیر کے زیادہ شودے بنے پر وہ بھرم ہوا تھا اور خاص کر پریشہ کے نام بگاڑنے پہ۔

شامیر اللہ اللہ کر کے گردن چھڑاتا ہوا بھاگ گیا اور اب وہ مشک کے پیچھے کیک لگانے کے لیے دوڑ رہا تھا۔

"مان کیا زبردست تم نے اس برگر کی دھلائی کری ہے۔" وہ خوشی سے اچھل رہی تھی۔

"تم بہت اچھے ہو۔۔" پریشہ نے اسکا دائیں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اوپر اٹھایا اور اس ہاتھ کی پشت کو چوما اور آگے بڑھ کے پاؤں اوپر کر کے گال چومتی ہوئی بھاگ گئی۔۔

کئی پل ارمان ساکن پتھر سا بن کے آنکھوں میں حیرت لیے پریشہ کی پشت دیکھتا رہا جو وہ آگے بھاگ رہی تھی۔

اور پھر اسکے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی ساتھ اسکی آنکھیں بھی ہنسنے لگیں۔

"واہ بھئی بیوی کی نوازشیں۔۔" حارث پیچھے سے اسکا کندھے پہ ہاتھ مارتا ہوا آیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"میں بھی حیران ہوں۔۔ غلطی سے کر گئی ہوگی یا پھر خوشی کے مارے۔۔" ارمان نے سر کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"واہ کیا حسین غلطی کری ہے۔۔ میری والی سے پتا نہیں کیوں ایسی غلطیاں نہیں ہوتیں۔۔ ایک تو شادی کے بعد گز بھر لمبی زبان ہو گئی اور مجھ سے تو جیسے اسے کرنٹ لگتے ہیں جو سنتی ہی نہیں۔۔"

"ارے زری آؤ ناکب سے کھڑی ہوا اپنے شوہر کے منہ سے تعریفیں سن لو۔۔" حارث جو اپنے غم کو ارمان کے آگے بیان کر رہا تھا اسکی بات پہ ٹھٹھک کے پیچھے مڑا زری دونوں ہاتھ باندھے کن آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مان پہلے بتا دیتا کہاں پھنسوا دیا۔۔" حارث نے واپس پلٹ کر آنکھوں کے اشارے سے ارمان کو کہا ارمان نے لب بھینچتے ہوئے شانے اچکائے اور وہاں سے نکل گیا۔

"بہت بری ہوں نا میں بس مجھے نہیں رہنا آپکے ساتھ جارہی ہوں میں امی کے گھر۔۔ بلکہ میں نہیں جاؤنگی آپکو گھر سے نکلوانگی کہ کیوں سب سے میری شکایتیں لگاتے ہیں۔۔" زری نے اسے ہی دھمکی دی وہ بے یقینی سے اسکے چلتے لبوں کو دیکھ رہا تھا اور پھر اپنی شہادت کی انگلی اسکے لبوں پہ رکھ کے اسے چپ رہنے کا کہا۔

"میرے پاس تم سے آیا نہیں جاتا میری سنتی تم نہیں تو میں کس سے کہوں ایک یار ہے اس کو بتا دیا تو کیا ہوا۔"

"آپ تنگ کرتے ہیں اس لیے آپکے پاس نہیں آتی۔" زری نے گردن اسکی طرف سے موڑ لی۔

"اسے تنگ کرنا نہیں چھیڑنا کہتے ہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ایک ہی بات ہے" اسکی باتیں سن کر زری کی ناک پھولنے لگی۔

"تو محبت بھی تو تم سے کرتا ہوں۔۔" حارث نے اسکی تھوڑی اپنی طرف کر کے نظریں ملا کر کہا تو اسکی ناک گلابی پڑ گئی۔۔

"یو آر بلشنگ۔۔ سیر سلی۔۔ زرفشاں حارث کریم تم میری پہلی اور آخری محبت ہو۔ تمہیں تنگ نہیں کرتا بس پیار کرتا ہوں جو تم سمجھتی نہیں ہو۔۔"

"میں سمجھتی ہوں۔۔ لیکن آپ تنگ بھی کرتے ہیں۔۔"

"بلکل ایک دم منہ بند ایک آواز نہیں۔۔ بہت بولنے لگی ہو تمہیں گھر چل کے ٹھیک کرتا ہوں۔۔" حارث نے بھاری آواز سے کہا تو زری پوری کانپ گئی اسکا دل بھی لرزنے لگا تھا۔

"شکر" حارث کو اسے ڈرانے میں سب سے زیادہ مزا آتا تھا۔

"میرے ساتھ رہو گی اگر زرا بھی ادھر ادھر ہوئیں تو سوچ لینا پھر کیا ہو گا۔" وہ دھمکیوں پہ دھمکیاں دے رہا تھا زری نے جلدی سے سرہاں میں ہلایا۔ وہ معصوم سی تو تھی اسکی زرا سی تیز آواز پہ ڈرجاتی تھی۔ اور حارث بیوی کی معصومیت پر فدا تھا اور اسی معصومیت کا فائدہ بھی اٹھاتا تھا۔ ویسے زری اس سے نہیں ڈرتی تھی مگر تیز آواز سے ڈرجایا کرتی تھی۔

"شامیر تمہارے لیے بڑا سر پرانز ہے۔۔" حارث نے سڑک کی جانب اشارہ کرنا تو وہاں دو کالی بڑی اسپورٹس کار آ کے رکیں۔

## Posted on Kitab Nagri

ایک میں سے ڈرائیور نکل کے ارمان کے ہاتھ میں چابی تھما گیا۔۔

ارمان نے چابی شامیر کو پکڑا دی۔۔ یہ ارمان کی جانب سے اپنے چھوٹے بھائی کے لیے سالگرہ کا تحفہ تھا۔۔ لاکھ شامیر اور وہ دونوں بحث کریں مگر بھائی کی محبت بھی اپنی جگہ۔۔ وہ رشتے نبھانا جانتا تھا۔۔ وہ جوڑ کے رکھنے والوں میں سے تھا وہ محبت بانٹنے والوں میں سے تھا اسی لیے سب کے دلوں میں رہتا تھا۔

"لو یو بردار۔۔" شامیر نے محبت سے ارمان کو گلے لگائے کہا۔

"اب خوش ہے؟ کب سے اس کار کے ماڈل پہ مر رہا تھا۔" ارمان نے اس سے ہٹ کے کان کے پاس ہی سرگوشی سی کری تھی۔ شامیر اسپورٹس کار کا دیوانہ تھا اور فاروق صاحب اسے خریدنے کی اجازت نہیں دیتے تھے اپنے بیٹے کی خصلت سے واقف تھے کہ پھر روز کوئی نیا مسئلہ یہ کھڑا کر دے گا۔

"بہت خوش ہوں۔۔ جب تمہارے جیسا بھائی میرے پاس ہو گا تو میں کھوتا ہوں جو خوش ناہوں۔۔ میرے لیے تو تم ہی اہم ہو کہ میرے ساتھ ہو۔۔ اگر شامیر کا بھائی ارمان ہے تو ارمان کے پاس بھی شامیر ہے۔" وہ ہنستا ہوا آنسو پوچھتے بولا اسکے آنسو صرف ارمان دیکھ سکا تھا۔

www.kitabnagri.com

"اب تم رونا۔۔ تمہارے سارے ڈرامے معلوم ہیں۔۔ آئی لو یو ٹو۔۔ ایسے ہی سب کی بجائے رہو تمہارے ساتھ تمہارا بھائی ہے سب سیٹ رکھے گا۔" ان دونوں کی باتوں پر حیات ہنستی ہوئی آئی اور ارمان کے پاس کھڑی ہو گئی۔۔

"برگر تم میری جان ہو۔۔ بس یہ نندوں والے کام زرا اچھے سے کرنا تا کہ مجھے بھی رخصتی کے بعد مزا آئے۔" ارمان نے پریشہ کو جان کہنے پر گھورا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"شامیر تم سے پہلے تمہارا یہ بھائی میری جان ہے۔۔"

یاد رکھنا تمہارا منہ توڑنے کے لیے اب میں خود کچھ نہیں کرونگی اسے بول دیا کرونگی۔۔"

"اور جیسے میں ڈر جاؤنگا۔۔" شامیر نے آنکھیں گھمائیں۔

"اچھا اب میرا گفٹ تو دیکھو۔۔" پریشہ نے دوسری اسپورٹس کار کی طرف اسے اشارہ کیا۔۔

سب کی نظر دوسری کار پہ تھیں اتنے میں کوئی دروازہ کھول کے باہر نکلا۔۔

گرے کلر کی ڈھیلی سی لانگ شرٹ اور گھیر دار فلیپر میں ملبوس منہا کار سے باہر نکلی تھی۔

"واو۔۔ میسنی تمہارا گفٹ بہت اچھا لگا۔۔"

منہا چلتی ہوئی اسکے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔۔

"ہپی برتھ ڈے شامیر آفندی۔۔ منہا نے ناز سے ایک گلاب کا پھول اسکو دیا جیسے شامیر ہمیشہ اسے دیتا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

شامیر نے وہ لے کر واپس اسکے بالوں میں سجا دیا اسکا کوئی حل نوجو د نہیں تھا۔

"ویلم منہا خان۔۔" شامیر نے آنکھیں مٹکائیں جیسے مشک مٹکاتی تھی۔

"ارمان آوریس لگائیں۔۔" شامیر نے ارمان کو آفر کری۔



## Posted on Kitab Nagri

"اگر گھر پہ کسی کو پتہ چلا تو بلا وجہ سارے ہم پہ برسیں گے تو ریس سے پہلے سوچ لو۔" سعدی نے یاد دلایا تھا۔

"اگر مشک اپنا منہ بند رکھے تو کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا۔" جواب شایان کی طرف سے آیا تھا۔

"اللہ اللہ ایسا لگ رہا ہے میں ننھی کا کی ہوں جو سب کو ہماری باتیں بتاؤنگی۔"

"ننھی کا کی کا تو معلوم نہیں پر ایک قسم کی ٹھہر کی ضرور ہو" شامیر نے اپنا کندھا اسکے کندھے سے ٹکرایا اور بدلے میں مشک نے اپنا پاؤں اسکے پاؤں پہ مارا۔

شایان کی نظریں ملاہم کے ارد گرد ہی تھیں مگر وہ اسے زیادہ فری نہیں کر رہی تھی۔ اور شایان کو اب ملاہم پہ غصہ آنے لگا تھا۔

"ایک میں ارمان اور میں بیٹھیں گے دوسری میں منہا اور شامیر تم۔" حیات ہدایت دیتے ہوئے بولی۔

www.kitabnagri.com

گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے شامیر نے منہا اور ارمان نے پریشہ سے لازمی پوچھا کہ بیٹھنے کے بعد ڈریں گی تو نہیں۔۔

"میری جان گاڑی میں اسپید ہائی ہوگی ڈروگی تو نہیں۔۔ اور چیخنا چلانا تو مجھے ویسے زہر لگتا تو یہ بھی نہیں کرنا۔" ارمان گاڑی کے دروازے پہ کہنی ٹکائے کھڑا بول رہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"میں کسی سے نہیں ڈرتی تم بس ہو میں اسے اڑانا جیتنا ہم نے ہے۔۔ اس برگر کو ہرانا لازمی ہے۔۔ ہسبینڈ ڈونٹ آفریڈ" وہ بول کے اندر بیٹھ گئی۔ ارمان نے خود اسکی سیٹ بیلٹ لگائی تھی یہ کام وہ پریشہ پہ کبھی نہیں چھوڑ سکتا تھا ان معاملات میں وہ بہت لا پرواہ تھی۔

"منہا خان تیار؟"۔۔

"جنگ نہیں لڑنی جو ڈائیلاگ مار رہے ہو۔ ہم نے جیتنا ہے تو فوکس آن یور ٹارگیٹ۔۔" منہا بھی بول کے بیٹھ گئی شامیر اسکی شکل دیکھتا رہ گیا تھا الٹا اسے ہی وہ سنا گئی۔

شامیر اور ارمان نے اسپورٹس کار کو ہوا میں اڑانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔ ریس ابھی کنٹینیو ہی تھی کہ شایان ملاہم کا بازو کھینچتا ہوا اسے دور لایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شایان کیا بد تمیزی ہے؟؟"

"مجھے بس اب شادی کرنی ہے تم تو اگنور کر کے کی مار دو گی۔۔ پہلے تو ٹھیک تھیں اب کیا ہوا؟"۔۔ ملاہم اس سے کل رات ارمان کے نکاح پہ ہونے والے واقع کے بعد سے خفا تھی۔۔ وہ سب کے سامنے بات ایسے کھلے ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔

"ناراض ہونا؟"۔۔ شایان نے نرمی سے پوچھا۔

وہ چپ رہی تھی مگر اسے شایان کے لہجے میں دنیا جہاں کی محبت نظر آئی۔

"میں ابھی شادی نہیں کرونگی پہلے اسٹڈیز کمپلیٹ ہونے دو ورنہ تم مجھے پڑھنے ہی نہیں دو گے۔"

## Posted on Kitab Nagri

اور مجھے اب فیشن ڈیزائنرز بننا ہے انجینئرنگ سے دل بھر گیا۔۔ "شایان کا منہ کا تھا ملاہم کی بات کا یہ مطلب نکلا کہ پانچ سال تک تو اس نے شادی ہی نہیں کرنی۔۔

"میں مر جاؤنگا۔۔ کچھ خیال کرو۔" شایان نے منت کری۔۔ جس قدر شایان علی کو اپنی چلی ملی سے الفت تھی اسکے الف سے بھی ملاہم ناواقف تھی۔

"نہیں مرو گے تم بہت بے شرم اور ڈھیٹ ہو۔" وہ بھی اطمینان سے بولی۔ ایک تو آفندیز کا گرل گروپ ہی اتنا تیز تھا کہ کبھی لڑکوں کو مات دے جاتا تھا۔۔

یہ تم ساری لڑکیوں نے عالمی فیصلہ کیا ہے پڑھائی کے بعد ہی شادی کریں گے؟؟۔۔ بھئی شادی کے بعد کرتی رہنا جو کرنا ہو۔۔ تمہیں بھی معلوم ہے مجھے سیریز اور ڈراما شوٹنگ کے لیے باہر دوسرے شہر بھی جانا پڑتا ہے۔۔ تب بھی تم فری ہوا کرو گی پڑھتی رہنا سارا سارا دن۔۔ "شایان نے آخری جملے پر خاصا زور دیا ملاہم ہنسی روک کے اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔

"اچھا دیکھا جائے گا۔ پہلے انجینئرنگ مکمل کر لوں پھر شادی لیکن اس سے پہلے شادی کا خیال اپنے دماغ سے نکال دو۔۔" ملاہم نے آنکھیں گاڑتے ہوئے اسکے سر پہ اپنی انگلیاں ٹھوکی۔

"لو بھئی شایان جہاں ساری لڑکیاں تیری سیریز دیکھنے کے بعد تجھ پہ قربان وہاں یہ لڑکی انوکھی ہے۔۔"

"ملاہم آفندی ہونا کوئی عام بات تو نہیں داگریٹ شایان۔۔" ملاہم نے اتراتے ہوئے اپنے بال ہوا میں اڑائے اور سعدی اور مشک کے پاس چلی گئی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

شایان بھی خوش تھا جو بھی ہومان تو گئی اور نار ضلکی بھی ختم۔

ارمان اور شامیر کا مقابلہ ٹکر کا تھا مگر پانچ سیکنڈ کے فرق سے ارمان فینیش لائن پہلے عبور کر گیا۔۔

"تورس کا ورنر ہے۔۔۔" حارث نے مکمل سہا بندھ دیا۔۔

"ہم سب کا اکلوتا رازوں سے بھرا میسٹر شیز مین، کراٹے کنگفوماسٹر اور کامیاب بزنس مان شہیر آفندی۔۔" سب نے

تالیاں بجائیں وہ چاروں کار میں سے نکل کے باہر آئے۔۔

"ہارلک شامیر۔۔" ارمان نے شامیر کا کندھا تھپ تھپایا۔۔

"تم سے جیتنا آسان بات نہیں۔۔ تم جیتے میں جیتا بات ایک ہے۔۔ مگر تمہارے مقابلہ کرنے کے لیے بہت ہمت چاہیے تم

وہاں لا کر مارتے ہو جہاں ایک بوند تک پانی نصیب ناہو۔۔" شامیر نے ببل منہ میں ڈالی۔

"ہارنے کے بعد ایک ہی بات ہے! واہ برگر شامیر۔۔ لوگ ایسے ہی ڈائلاگ مارتے ہیں شکست ملنے پہ۔۔" ملاہم نے اسے

ٹوکا۔۔

"شایان اپنی والی کو سنبھالو۔۔ کچھ بولو نگا تو تم اور اسکا بھائی مجھ پہ شروع ہو جائے گا۔" شامیر نے ببل چباتے ہوئے کہا۔

"رات کے تین بج رہے ہیں۔۔ عزت سے منہ بند کر کے سب گھروں کو روانہ ہو جاؤ۔" حارث نے سب کو حکم دیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"اپنی بیوی کو سنبھال پھر حکم دینا۔" جواب سعدی کہ طرف سے آیا حارث کے بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے اسکی طرف بڑھا تھا۔۔ تمام لڑائیوں کے بعد وہ لوگ گھر جا چکے تھے۔

کل رامس اور لیزا کا فیصل مسجد میں ظہر کے بعد نکاح تھا سب جا کر فوراً سو چکے تھے کیونکہ صبح دوبارہ جلدی اٹھنا تھا۔۔ نکاح کے بعد کھانے کا انتظام کسی ریسارٹ میں کر رکھا تھا۔

زندگی دوستوں کے ساتھ بہت حسین اپنے رشتوں سمیت بہت حسین ہے۔۔ محرومیاں ہر انسان کی زندگی میں ہوتی ہیں پر جوان محرومیوں کو نظر انداز کر کے آگے بڑھتے ہیں زندگی جیتے ہیں وہی کامیاب بھی ہوتے ہیں۔۔

پریشہ لیزا کے پاس ہی چلی گئی تھی اسے تیار کر کے وہ لوگ مسجد پہنچے تھے۔۔

نکاح پڑھایا جا رہا تھا۔۔ سب کا دھیان نکاح پہ تھا۔

اور شامیر سعدی اور شایان اپنی دعائیں مانگ رہے تھے۔۔  
www.kitabnagri.com

"یا اللہ اگلا نکاح کا نمبر ہمارا ہو۔"۔۔ سعدی نے دعا کے لیے ہاتھ کھڑے کرے اسکی آواز پر شامیر اور شایان نے درد بھری آواز میں آمین کہا تھا۔ پریشہ ارمان کو انکی حرکتوں کو دیکھنے کا اشارہ کرنے لگی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یا اللہ ہمارے گھر والوں کو ہم پہ ترس آجائے کہ خود اب ہماری شادی کرادیں۔۔ چار کی جگہ کم از کم ایک ہی کرادیں ہم تو ایک پر بھی راضی ہیں۔۔" شایان مسجد کی چھت دیکھتے ہوئے کھوسا گیا اور اپنی دھن میں بولتا جا رہا تھا۔

"آمین۔۔"

"یا اللہ سنگل سے ڈبل کر دے۔" شامیر نے ان دونوں کو آنکھ ماری وہ دونوں چشمہ لگائے کھڑے تھے تاکہ کوئی نظروں کا تعاقب نہ کر سکے۔

"آمین۔۔" پیچھے سے حارث نے آکر کہا۔۔

اتنے میں نکاح ہو چکا تھا۔۔ سب رامس اور منہا کو مبارکباد دے رہے تھے رامس کے والدین اور کچھ خاص رشتہ دار بھی موجود تھے۔

لیزا بہت نروس سی کھڑی تھی۔۔

"نروس تو نہیں ہو سچ کہہ رہا ہوں اس ہالف وائٹ کلر کے جوڑے میں کمال لگ رہی ہو۔۔ ایک دم ٹپ ٹاپ۔۔" رامس اسکو اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔ رامس کا مزاج شرارتی لوگوں جیسا تھا۔

ٹپ ٹاپ لفظ سن کر لیزا شرم سے لال ہو گئی۔

صاف رنگت پہ لیزا کا ایسے ٹماٹر کی طرح لال ہونا رامس کے دل کی دنیا ہلا دیا کرتا تھا۔

"آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں" لیزا کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔



## Posted on Kitab Nagri

رامس نے بے نیازی سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور کافی دیر ایسے ہی باتیں کرتا رہا۔ اب تو وہ اسکی بیوی تھی اور وہ اسکو چھونے کا حق رکھتا تھا تو لیزا منع بھی نہیں کر سکتی تھی۔

رامس اسکی زندگی کا پہلا شخص تھا جس نے اسے اتنی محبت عزت اور مان دیا تھا ساری زندگی وہ اسکی فرمانبرداری میں گزار سکتی تھی۔

"بس اب ہاتھ ہٹائیں کندھا دکھ گیا ہے۔" لیزا آخر بول پڑی۔ ورنہ رامس کا تو دور ہنٹنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

"سہی کہتے ہیں شادی کے بعد ہر لڑکی بیوی بن ہی جاتی ہے۔" رامس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا تو لیزا اس سے لگ کر ہنستی چلی گئی اور اسکو ہنستا دیکھ کر رامس صاحب کی بانچھیں کھل گئی۔ اوپر سے لیزا خود اسکے قریب آگئی یہ ایک اور خوش نصیبی۔

ابان بھی رامس کا دوست تھا جیسے ارمان تھا۔ ان سب کے تار آپس میں ہی جڑتے تھے تو وہ اپنے دوست کے نکاح میں حاضر تھا۔

www.kitabnagri.com

نکاح کے بعد سب ریسٹ میں آگئے تھے۔

مشک سوچ رہی تھی کہ اب کیا فساد ڈالا جائے اتنے میں اسکا بلٹ پروف مین ابان اسکے پاس آکھڑا ہوا۔

چند باتوں کے بعد ابان نے اس سے اسکی پڑھائی کے بارے میں پوچھا۔

"پڑھائی تو سمندر میں مچھلی کی طرح تیر رہی ہے۔" وہ جواب ڈگ مگ کر گئی۔

"مطلب؟" ابان کے انداز میں سوال رقم تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"اچھی جارہی ہے۔۔" مشک نے آنکھیں گول کریں۔۔ ابان دلچسپی سے اسکی سن رہا تھا۔

مشک سب کو تم کہتی تھی مگر ابان سے آپ کہے بغیر بات ہی نہیں کر پاتی تھی۔

"اپنی پڑھائی پہ فوکس کرو اور جلدی سے مکمل کرو بیوٹیفل!!۔۔" ابان کے آخری لفظ پہ مشک کو جھٹکا لگا۔ کیا آج وہ دن آگیا تھا جس کا مشک کو انتظار تھا۔۔

ابان اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتا رامس کی طرف بڑھ گیا وہ بت بنے بیوٹیفل لفظ پر جم گئی۔۔ اب تو اسے یقین تھا کہ اسکا انتظار ختم ہونے والا ہے بس صبر کے بعد پورا پکا ہوا بہترین پھل ملے گا۔۔

شایان سعدی اور شامیر صوفوں پہ ساتھ بیٹھے ارد گرد کے کپلز کو دیکھ رہے تھے اور خوب اندر سے کلس رہے تھے۔۔ ان تینوں کی نظریں اب حارث اور زری پہ تھیں جہاں حارث مسلسل زری کے کان کے پاس سرگوشیاں کرے باتیں کر رہا تھا۔۔

سعدی نے شامیر کی شکل دیکھی شامیر نے شایان کی اور شایان کے پاس آگے کوئی نہیں بیٹھا تھا تو اس نے شامیر کو ہی دیکھا۔۔

"آئے گا بھائیوں ہمارا دن بھی آئیگا یہ بد تمیز لوگ ہمیں بھول گئے تو کیا ہوا ہم ہمیشہ کنوارے تھوڑی رہیں گے۔" شایان اپنے ساتھ ان دونوں کو بھی تسلیاں دے رہا تھا۔ دوسری جانب سعدی کی رامس اور لیزا پہ نظریں گئیں۔۔ رامس لیزا کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا۔۔

سعدی نے درد سے گردن واپس شامیر کی طرف موڑ لی اور آنکھیں بندی کریں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"نہیں دیکھا جائے گا مزید مجھ سے کچھ۔۔" درد بھری آواز نکلی۔۔

"اللہ دے گا سعدی صبر کر۔۔ دیکھ ہم تینوں کو بہت کچھ ملے گا۔۔ ان منحوسوں نے اپنی تو سیٹینگ بنالی ہماری کوئی سوچتا نہیں اب ہم ہی اپنا خود سب کرینگے۔۔" شامیر کا دماغ پتا نہیں کیا نئے گل کھلانے کا سوچ رہا تھا اور وہ دونوں ویسے ہی ہر لٹے کام میں گھسنے کے لیے تیار ہوتے تھے۔۔

اس وقت وہ تینوں شدید نہایت ترسے ہوئے سنگل لگ رہے تھے۔۔ تینوں کے چہرے پر یکساں درد تھا جبکہ انکی عمریں پچیس سال سے زیادہ نہیں تھیں۔۔ سارے ہی پچیس یا پچیس سے کم کے تھے۔

ملاہم مشک زبردستی ویٹرز سے بات کر کے کچن میں کھانا دیکھنے گھس گئیں تھی۔۔ ان دونوں کی حرکتوں اور سوالات کی دکان پر چیف کے کانوں سے دھواں نکل گیا کہ اتنی بولنے والی لڑکیاں آج تک انھوں نے نہیں دیکھی تھیں۔

ارمان سکون سے ریساٹ کے بیرونی سائیڈ کھڑا تھا پریشہ ڈھونڈتے ہوئے اسکے پاس آئی۔۔

وہ اسکے آنے کے بعد صوفے پہ پشت ٹکا کر بیٹھ گیا۔۔ ریساٹ کے اس حصے میں چھت نہیں تھی اور آگے جھیل کا پانی تھا۔ منظر انتہائی خوبصورت تھا۔۔

ارمان کے اشارے پہ پریشہ اسکے کندھے پہ سر رکھ کر بیٹھی۔۔

"طبیعت ٹھیک ہے تمھاری؟۔۔" ارمان کو اسکی فکر تھی۔

"بہت اچھی ہے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"ہاں میرا خون جو پیتی ہو تو اچھی ہی ہونی ہے۔"

"ساری زندگی پیونگی اور تم کچھ نہیں کر سکتے۔" وہ اس کے سر چڑھ کے بولنا شروع ہو گئی تھی۔

"اچھا بیٹھو تو سہی کیا اسپرنگ کی طرح اچھلتی رہتی ہو۔" وہ واپس اپنی کچھلی پوزیشن میں بیٹھ چکی تھی۔

"میں دو تین دن کے لیے لندن جا رہا ہوں۔ تو تم اپنا خیال رکھنا۔"

"مجھے چھوڑ کہ؟"

"جانا نہیں چاہتا پر ضروری کام ہے۔"

"نہیں جاؤ گے تم۔"

"میں نے پوچھا نہیں بتایا ہے۔" ارمان نے اسکا ہاتھ تھپ تھپایا اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اطمینان سے آنکھیں بند کرے بیٹھا تھا۔

"اچھا ایک خوشخبری ہے تمہارے لیے سن لو۔ تمہارے لیے جو ادارے کا کہا تھا اسکی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ چند مہینوں میں تعمیر مکمل ہو جائے گی پھر تم اسے خود چلانا۔ میری جہاں مدد کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔" اور نے اپنے لب اسکے ماتھے پہ رکے تو پریشہ نے آنکھیں موند لیں۔ اسکا شوہر اسکا مان تھا۔ وہ ہر چیز اپنے انڈر کنٹرول رکھتا تھا اور اسکی شہرت کی ایک یہی وجہ تھی جو لوگ بہت پسند کرتے تھے کہ رعب دار شخصیت کے باوجود وہ نرمی سے بات کرتا تھا انداز مغرورانہ تھا مگر مغرور نہیں تھا۔ ارمان شہیر آفندی کا مطلب ہی یہ تھا کہ مشہور عزت یافتہ پر امید انسان۔

## Posted on Kitab Nagri

"اللہ کا شکر ہے میری زندگی کا سب سے اہم مقصد ہے یہ مان جو تمہاری بدولت مکمل ہو رہا ہے۔۔ میں بہت لکی ہوں جو مجھے تم ملے۔۔ اور تم مجھ سے زیادہ کے تمہیں حیات نور ملی۔۔" وہ اپنی تعریف کرنا کیسے بھول سکتی تھی۔

"ہاں بھئی میں تو بہت لکی ہوں۔۔ ایک تو میری معصوم سی گڑیا کی خواہشیں انھیں پورا نہ کروں تو خاک میں ارمان آفندی ٹہرا۔"

"پتا ہے نا اللہ انسان کو اسکی نیت دیکھ کے نوازتا ہے"

"مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے۔۔ اللہ سب کی سن رہا ہوتا ہے بس کبھی اپنے بندے کو آزماتا ہے کہ اسکا مجھ پہ ایمان کتنا مضبوط ہے"

وہ دونوں خوش نصیب تھے۔۔ نکاح کے بول اتنے طاقتور تھے کہ ان دونوں کے اندر ایک دوسرے کو سمجھنے کا احساس دلا گئے۔

"ارمان تم بچپن میں ایک درود پڑھتے تھے کیا مجھے ابھی سناؤ گے۔"

"میری جان کی خواہش ہے تو ضرور۔۔" ارمان صوفی پہ پوزیشن درست کر کے بیٹھا پریشہ اسکے سینے پہ سر رکھے درود سن رہی تھی۔

محرم کی محبت محرم کی قربت سب بہت خاص بن جاتی ہیں جب آپکا محرم آپکو اللہ سے قریب کر دے اس سے دور نا ہونے دے۔

درود کے اختتام پر ارمان نے آیتہ الکرسی پڑھ کے اس پر دم کیا۔۔

"کس لیے۔۔؟؟" پریشہ نے بھنویں سمٹیں۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یہ جو سادگی میں بھی دل کے تار چھیڑ رہی ہو اس لیے۔۔"

"اللہ لندن ریٹرن۔۔ بس چلو اٹھو۔۔" وہ اسکے ساتھ اندر آگئی۔۔ شایان سعدی اور شامیر اب بھی ویسے ہی بیٹھے تھے۔۔ تینوں کا غم سانجھا تھا۔۔

"تم لوگوں کے کام میں دیکھتا ہوں۔۔" حارث کے کہنے کے وقت ارمان بھی تبھی انکے پاس آیا۔

"کیا خاک کچھ کرو گے۔۔ اپنے سیر سپاؤٹو میں لگے ہو اور تو ابھی اپنی بیوی کے ساتھ نین مٹکا کر رہا تھا یہاں آنے کی فرصت کیسے مل گئی؟۔۔" سعدی نے زری اور حارث پہ سرسری سی نظر ڈال کے کہا وہ صوفیہ پشت ٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔۔

"تم لوگ کیوں دوسری تیری اور چوتھی بیوی کی طرح جل کے کونکہ ہو رہے ہو۔۔" حارث انکو چھیڑنے لگا۔۔

"ترسے ہوئے لوگ ہیں حارث انھیں مت چھیڑو۔" مشک آکر بولی اور پریشہ کے ہاتھ پہ تالی مارتی ہوئی ہنسی۔

"لو بول کون رہا ہے جو خود ترسی ہوئی عورت ہے"۔۔ شامیر نے اسکا مذاق اڑایا۔۔

"برگر میرا ترسنا ختم ہونے والا اپنی فکر کرو تمھاری والی تو تمھیں لمبا لٹکائے گی۔۔" مشک بھی کیسے اس سے پیچھے رہتی چپکا کے اس نے بھی جواب دیے۔

"میری منہا جان کا اپنی کڑوی کیسلی زبان سے زکرنا کرو۔۔ فسادی عورت پر سورات اس نے ہی فلور پہ پاؤڈر چھڑکوا دیا

تھا۔۔" شامیر ٹانگ ہلاتے ہوئے صوفیہ پشت ٹکائے آنکھوں سے اسے گھور کے بولا۔

رامس نے نکاح کے چھوڑے انکو دہے۔



## Posted on Kitab Nagri

"چھوڑا بھی ملاہم کی طرح سکڑ گیا ہے"۔۔ حارث مشابہت کرتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔

"زری حارث ناکل کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا"۔۔ ملاہم نے دانت بھیچے اور حارث تھوک نگلے اسکو دیکھ رہا اور پھر زری کو جو اسے گھور رہی تھی۔

"یہ عورت جھوٹی ہے۔۔ کب بات کری میں نے؟؟۔۔ خدا کو مانوں۔۔ اور شایان اسکے بل کس دے ورنہ برا ہو جائے گا۔"

"چلی ملی تم بولو میں دیکھتا ہوں کون روکے گا"۔۔ حارث تو انکی مدد کرنے آیا تھا الٹا خود مصیبت میں پھنس گیا۔

"یہ ایک فسادی کم ہے جو تو بھی شروع ہو گیا۔ بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہے"۔۔ حارث نے گردن جھٹک کے افسوس کیا۔۔

"تو میری بیوی کو فسادی بولے گا تو میں خاموش تو نہیں رہوں گا۔" شایان نے ملاہم پہ ایک نگاہ ڈالی جس نے اسے آنکھ ماری تھی اور جواب میں شایان نے اسے دل پھینک انداز میں "ہائے ولہ" زیر لب کہا۔۔ سعدی نے تبھی شایان کے گھٹنوں پہ مکہ مارا اور اسے گھورا۔۔

"ہونے والی بیوی"۔۔ شایان نے کڑک لہجے میں اپنا جملہ درست کر ا مگر سعدی کی نظر سے نایب سکا۔

www.kitabnagri.com

"پورا بولا کر۔۔"

"یار منہ سے نکلتا ہی اتنا ہے اب میرا قصور نہیں ہے"۔ شایان نے بھی لا پرواہی سے شانے اچکا دیے۔۔

"باقی سب تو تو ٹھیک کہتا ایک ہونے والی بیوی بولنے میں تیری زبان ٹوٹنے لگ جاتی ہے۔۔" سعدی نے تشویش سے کہہ کر بغور اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"تو بھائی دیکھ لے تیری بہن کو کتنا چاہتا ہوں۔۔ اب تو ہی کر ادے میرا نکاح کیا معلوم مجھ بے چارے کی دعا تجھے لگ جائے اور تیرا بھی نکاح ہو جائے"۔ شایان نے سعدی کے بازو کے گرد اپنے کندھے پھیلانے اور سعدی کے چہرے کو دیکھا جو ملاہم پہ نظریں جمائے بیٹھا اور ملاہم سعدی کی نظروں سے بچنے کے لیے شایان کو انگور کر رہی تھی کیونکہ شایان ملاہم کو پیچھے سے اشارے کرنے لگا تھا۔۔

"سب گول مال ہے"۔۔ شامیر کی نظروں میں وہ تینوں تھے اور وہ انکو دیکھ کر وہ بڑبڑانے لگا۔۔ "یہاں ڈانس کا کوئی سین نہیں کیا؟"۔۔ شامیر نے ہاتھ کھول کے انگڑائی لی اور رامس سے تشویشی انداز میں پوچھا۔۔

"دوسری سائیڈ پر ہے تو وہاں چلو"۔۔ رامس نے اسے کھینچا اور وہاں لے جانے لگا۔

"رامس تجھے بھی ابھی نکاح کرنا تھا تین چار سال انتظار کر لیتا پہلے۔۔۔" شامیر لیزا کی طرف دلنشیں انداز میں دیکھتا ہوا بولا۔

"وہ بیوی ہے میری میں تیری آنکھیں پھاڑ دوں گا۔ اور میں نے انتظار نہیں کرنا تھا۔۔" رامس لیزا کے پاس آکر اسکی کمر کے گرد بازو حائل کر کے بولا شامیر کن آنکھیوں سے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔۔

"بریک لگا پوری بات سن میں اپنی منہا جان کے علاوہ کسی کو نہیں چاہتا اور ابھی نکاح کا منع اس لیے کر رہا تھا کیونکہ دودن سے حالت بری ہوئی ہے۔۔ مسلسل دودن دعوتیں پارٹی اور الگ مسئلے چل رہے تھے آج تمہارا نکاح یہاں ڈانس کر کے مزید تھکن بڑھ جائیگی۔۔" شامیر نان اسٹاپ اپنی بھڑاس نکل کر فلور پہ بھاگا۔

## Posted on Kitab Nagri

کلا چشمہ جچا ہے جچا ہے

گورے مکھڑے تھے

شامیر پریشہ کے ساتھ بریک ڈانس کر رہا تھا۔

"آؤ بیگم میرے ساتھ ڈانس کر لو آج تو مہندی بھی نہیں لگی۔" ارمان نے پریشہ سے کہا شامیر نے افسوس سے ارمان کو دیکھا کیونکہ اسے بریک ڈانس میں مزا آرہا تھا۔

ارمان نے ایک ہاتھ اسکی کمر کے پیچھے حائل کر اور دوسرے سے اسکا ہاتھ تھاما۔

شامیر ان دونوں کو جلی کٹی نندوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔ ارمان نے اسکی جلن دیکھی تو اس سے مزید محظوظ ہونے کے لیے پریشہ کو جھٹکے سے مزید اپنے قریب کیا پریشہ کی ناک اسے سینے سے ٹکرائی تھی۔

"میری آنکھیں اور کچھ برداشت نہیں کرینگے کرو تم لوگ اپنا والا ڈانس" شامیر پیر پٹخ کے سعدی کے پاس چلا گیا جو بریک ڈانس ہی کر رہا تھا۔

آج لیزا اور رامس بھی ایک نئے بندھن میں بندھ گئے تھے شامیر کو ایک اور دعوت اڑانے کا موقع ملا تھا اور آفندیز کو ناچنے کا۔

وہ سب بس موقع کی تلاش میں ہی تو رہتے تھے۔

ooo

## Posted on Kitab Nagri

ایک ہفتے بعد لندن سے واپس آکر ارمان پریشہ کو وعدے کے مطابق ضرغام سے ملانے لے گیا تھا وہ تو ہر روز اس سے یہی پوچھ کہ دماغ کھاتی تھی روز ایک گھنٹہ فون پہ ان دونوں کی یہی بحث ہوتی تھی۔ بحث کے آخر میں ہوتا وہی تھا جو ارمان کہتا تھا۔

پریشہ ارمان کے ساتھ ضرغام کے سیل میں داخل ہوئی۔۔۔ ضرغام نے سراٹھا کے اسے پہچاننے کی کوشش کری یہ وہی تھی جس کا اس نے حال بگاڑا تھا۔۔۔ وہی لڑکی آج خوب ٹھاٹ بھاٹ سے یہاں آئی تھی پنک گھٹنوں تک آتی قمیض میں اجرک اسٹائل کا کوٹ پہنی تھی اور وہی جو گرز آج بھی پہنے آئی جو ہفتہ پہلے اسے مارا تھا۔

اسکا برا حشر دیکھ کے پریشہ نے اپنا منہ ارمان کے سینے میں چھپا لیا۔۔۔

"ٹھیک ہو تم؟؟؟" ارمان نے فکر سے پوچھا۔۔۔

اس موالی کی تو پہلے ہی حالت بگڑی ہے میں کیا کچھ کرونگی؟"۔۔۔ اس نے گردن اٹھائی۔

"تو چلو واپس۔۔۔ تمہیں ہی شوق چڑھ رہا تھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ لیکن ایک منٹ حساب تو برابر ہو گا آخر اس نے مجھے مارا کیسے۔۔۔ چھوڑونگی تو میں بالکل نہیں۔۔۔"

www.kitabnagri.com

وہ پر اعتمادی سے قدم بڑھاتی آگے بڑھی اور ضرغام کے پاس آئی۔۔۔

ضرغام نے اس سے کچھ نہیں کہا تھا کون جانے کے تو بہ اس نے اب تک کری تھی یا ابھی بھی اپنی ہی بنائی آگ میں جل رہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"دیکھو خان آج ارمان آفندی کی بیوی بن کے آئی ہوں۔۔ مجھ سے شادی کرنا چاہتے تھے نا اور مجھے مارا بھی۔۔" پریشہ کا حلق کڑوا ہوا۔۔ ضرغام گردن اٹھائے اسکی سن رہا تھا اسکی آنکھیں ایک دم باہر آئیں جب پریشہ نے زناٹے دار تھپڑا سکے منہ پہ مارا۔۔

ارمان سکون سے کھڑا تھا ایک دم ٹھٹھکا پھر اسے اپنی بیوی پر رشک ہوا اور اطمینان سے کھڑا دیکھتا رہا۔۔  
پریشہ کا ایک جاندار تھپڑ تمام ظلم کا حساب پورا کر چکا تھا۔۔

"عورت کو کبھی کمزور مت سمجھنا۔۔" پریشہ شہادت کی انگلی اٹھائے آنکھیں گڑائے واپس مڑ گئی۔

لفظ عورت!! یہ تو پورا جہاں سمیٹے ہے۔۔ عورت سے ہی تو سب ہے پھر کیوں لوگ اسکو پیر کی جوتی سمجھتے کیوں لڑکیوں کو درگور کر دیتے کیوں لڑکوں کو ان پہ فوقیت دیتے ہیں۔

پریشہ کمزور عورتوں میں سے نہیں تھی اس نے سب میں مثال قائم کری تھی کہ وہ سب کچھ کر سکتی ہے۔ اسکی کامیابی کے پیچھے اسکا اللہ پر ایمان اور اپنی کارکردگی پر بھروسہ تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے سب کو جینا سکھایا تھا۔۔

وہ ایک حور تھی!!

وہ بے مثال تھی!!

"معافی!!" ضرغام کی آواز پہ وہ پلٹی اور خون خوار نظروں سے اسے دیکھا جو معافی کا طلب گار تھا۔۔ غرور اسے اب ڈوبا چکا تھا اب وہ ایک مٹی کا پتلا رہا گیا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

پریشہ یک دم لڑکھرائی اس سے مزید کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا اسے خوف آنے لگا تھا ضرغام کی حالت سے ارمان نے اسے فوراً اپنی گود میں اٹھایا۔ ایک نظر اس نے ارمان کو دیکھا جس نے اسے دنیا جہاں کی عزت دی تھی اور دوسری نظر ضرغام پہ ڈالی جس نے اسکو برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"ضرغام خان میں نے تمہیں معاف کیا۔ میرا معاملہ اللہ کے سپرد تھا بے شک وہ انصاف کرنے والا ہے اور میں نے آج اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیا۔" وہ ضبط سے کہتی ہوئی ارمان کی طرف منہ کر کے اس کے سینے پہ سر رکھ گئی ارمان ایک نظر ضرغام پہ ڈال کے پریشہ کو اٹھائے باہر نکل گیا۔

وہ ایک صاف دل کی لڑکی تھی اسے دنیا سے کچھ غرض نہیں تھا وہ اللہ سے مانگتی تھی اور اللہ اسے کبھی مایوس نہیں کرتا تھا۔

ارمان اسے گاڑی تک باہر لے آیا پھر پریشہ کو ایک بات یاد آگئی اور وہ ضد کر کے واپس ارمان اندر لے گئی۔

"تم مجھے ایسے ہی میں اٹھائے رکھنا میں تو کوئی کام نہیں کرونگی بس مزے کرونگی" ارمان جب اسے واپسی ضرغام کے سیل میں لا رہا تھا تب بھی پریشہ اس کے ہاتھوں میں ہی تھی۔

"ہاں ضرور۔ لیکن زیادہ سر پہ چڑھو گی تو نیچے بھی پھینک سکتا ہوں۔" ارمان نے اسے باور کرایا جو سکون سے کسی سلطنت کی ملکہ کی طرح ٹانگیں ہلاتی ہوئی اسکی گود میں تھی۔ ارمان کو اسکی حرکت پہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی آئی۔

وہ اسے سیل میں لے آیا ضرغام تعجب سے ان دونوں کی واپسی پہ ٹھٹھکا۔



## Posted on Kitab Nagri

"سنو میں نے تمہیں معاف کیا اب یہ بتادوں کہ کونسا شیپویوز کرتے تھے؟؟۔۔ مجھے برگر کرنے کہا تھا پوچھ کے آنا۔۔ بے چارے کو اپنے بالوں کی بہت فکر ہے۔۔" پریشہ کی بات پہ ضرغام حیرت میں ڈوب گیا۔۔ کیا پاگل تو نہیں تھی یہ عورت۔۔ ضرغام شکر کر رہا تھا جو بھی ہو جان چھوٹ گئی۔

ارمان کو پریشہ سے یہ توقع نہیں تھی۔

"ارے موالی بتا دو۔۔" پریشہ کافی دیر اسکے جواب کے انتظار کرنے کے بعد تھوڑا جھک کے بولی۔

"بینٹین اور کبھی انڈا اور دہی ساتھ ملا کر لگانا"۔۔ ضرغام کے ٹوٹکے پہ ارمان مزید بے یقین ہوا۔۔ ارمان کو لگ رہا تھا کہ پاگلوں میں پھنس گیا ہے۔۔

پریشہ ارمان کی گود سے اتری اور پھر کن آنکھیوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"بینٹین تو ہم نے بھی یوز کیا ہے ہمارے بال تو اتنے اچھے نہیں ہوئے۔۔ جھوٹے اب بتا دو ایسا کونسا راز پوچھ لیا جو چھپا رہے ہو"۔۔ وہ کمر پہ ہاتھ رکھے ہلتی ہوئی کہنے لگی۔ ضرغام نے بے بسی سے ارمان کو دیکھا۔۔

"پریشہ چلو یہاں سے بہت بول لیا۔"

www.kitabnagri.com

"نہیں نا ارمان ابھی یہ سچ بتائے گا۔۔" وہ کھڑے کھڑے ہی مچلنے لگی۔۔

"یہی سچ ہے۔۔" ضرغام نے اپنا منہ کھولا۔۔

"تو چپ رہ۔۔" ضرغام کو ارمان نے اچانک جھڑک دیا پریشہ منہ پہ ہاتھ رکھ کے ہنسنے لگی۔۔

"تم تو چلو۔۔ آج تمہاری خیر نہیں۔۔" ارمان نے اسے اٹھایا اور باہر نکل گیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ضرغام نے ان دونوں کی پشت دیکھی اور اپنے گناہ محسوس کرنے لگا۔ ایک ساتھ وہ دونوں کتنے مکمل تھے۔

وہ دونوں ہم نما کننچئی آنکھوں والے میاں بیوی تھے۔ اپنی ہر ادا سے دنیا کو قابو نہیں کرنے والے۔ اور اب تو دونوں ساتھ مل کر مشید سب بھاری ہو چکے تھے۔

وہ دونوں ایک ساتھ غلطیاں بھی کرتے تھے تو اپنا پھیلا یا راستہ خود سمیٹتے تھے۔۔۔ غلطیوں سے انسان سیکھتا ہے اور ارمان آفندی کی نظر میں یہی بات درست بھی تھی لیکن وہ غلطی چاہتے ہوئے بھی نہیں کر پاتا تھا۔ البتہ پریشہ بہت سے کاموں میں بگاڑ کرتی تھی جو آخر اسی کے حلق میں آکر اٹکتے تھے۔۔

○○○○

"مما مجھے چائے بنانی نہیں آتی۔۔ پریشہ شوہر ہے وہ جاؤ پہلے چائے بنا کر دو پھر جانا"۔۔ ارسلہ بھی اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹ رہی تھیں۔ ارمان باہر لانچ میں اسکا انتظار کر رہا تھا۔ کسی بزنس فرینڈ کے بیٹے کا آج ولیمہ تھا تو انھوں نے اسے اور خاص کر پریشہ کو دعوت دی تھی۔۔ سب مان آفندی کی بیوی سے ملنا چاہتے تھے۔

"میں ان کپڑوں میں چائے بناؤں؟؟"۔۔ اور ویسے بھی مجھے چائے بنانی نہیں آتی۔۔ "وہ انکے قدموں میں بیٹھ کے منتیں کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

"دو کپ کے حساب سے دو چچ چینی ایک چچ پتی ڈالنا۔۔ جاؤ اب فوراً اسے چائے بنا کر دو۔۔ اور اگر اسے تم کہا تو گھر واپس آنا ہے تو سوچ سمجھ کے آنا۔"

پریشہ انکی چپلوں کی جانب دیکھتے ہوئے منہ بسورتی کھڑی ہوئی اور کچن میں آگئی۔۔

خانسامہ سے پوچھ کر ارمان کچن میں اسکے پاس آیا۔

## Posted on Kitab Nagri

وہ ارسلہ کے مطابق چائے کا پانی چڑھا چکی تھی۔

"آج تو خد متیں ہو رہی ہیں۔۔" وہ چائے دان ہلاتے ہوئے اسکی طرف گردن موڑے بولا جو ہلکے میک اپ میں منہ پھلائے کھڑی تھی۔۔

"زبردستی کی خد متیں۔۔ تمھاری ساس میری ساس بنی رہتی ہیں۔۔" وہ سلیپ پہ ہاتھ ٹکائے کھڑی ہوئی اور ہیلز کو دیکھنے لگی۔

"ادھر تو آؤ۔۔" وہ چھوٹے قدم بڑھاتی اسکے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔

ارمان نے پھولوں کے گجرے اسکے ہاتھوں میں چڑھا دیے۔ وہ انکی خوشبو آنکھیں میچے سو گئے لگی۔  
پھر پریشہ اسکی ٹائی کی نوٹ ہلکی سی ڈھیلی کرتے ہوئے بولی۔۔

"چائے جیسی بھی بنے ماما کے سامنے تعریف کر دینا۔۔" ارمان اسکی چالاکی پہ اسکی نظروں میں دیکھنے لگا۔۔

"اب زہر پلاؤ گی تو کیا وہ بھی پہ لوں۔۔" طریقے سے بناؤ۔۔" آج اس نے حکم ہی چلایا تھا وہ گنگ سی اسے دیکھنے لگی۔

"مجھے یہ کچن کے کام نہیں آتے۔" پھر اس نے صاف کہا۔۔

"ہاں تو سیکھ کر آنا۔" اس نے اسکی ناک پہ ہاتھ مارا۔

"تمھاری میں جان ہوں مجھ سے کام کرواؤ گے؟۔۔ بڑے بے شرم ہو شرم نہیں آئے گی۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"آفندیز میں شرم نہیں۔۔ کچھ نیا بولو۔۔" اس نے اسکا گجروں والا ہاتھ نرمی سے چوما۔۔ وہ حیرت سے اسکی بے باکیاں دیکھ رہی تھی۔۔ اسکو ارمان نے اپنی چیز ہی تو بنالیا تھا۔۔

تبھی ارسلہ کی آہٹ پہ وہ دونوں طریقے سے کھڑے ہوئے۔۔

"کتنی پتی اور چینی ڈالی ہے نور؟" ارسلہ نے پوچھا مناسب سمجھا۔

مما دو چچ پتی اور ایک چچ چینی جیسا آپ نے کہا تھا۔ "وہ اس فاتحانہ انداز میں گویا ہوئی جیسے بہت بڑا معرکہ مارا ہو۔۔ ارسلہ نے اسکی یادداشت پہ اپنا ماٹھا پیٹا۔۔

"ایک چچ پتی بولی تھی اور دو چچ چینی۔۔ کیا کڑوا کہوا بنانا ہے۔۔" وہ اسے ڈانٹنے لگیں۔۔ اب پریشہ نامی غبارے کی ہوا نکلی وہ پرشانی سے چائے کو دیکھ رہی تھی جس کا اس نے کباڑا کرا تھا۔۔

"اٹس اوکے چچی جان آپ چائے رہنے دیں ہم ویسے بھی لیٹ ہو رہے ہیں۔۔" ارمان نے پریشہ کی نم آنکھیں دیکھ لیں تھیں۔۔ ارسلہ کے سامنے پریشہ نے ارمان کو مخاطب ہی نہیں کر اور نہ اسے تم بولنے میں بھی دشواری ہوتی۔

ارسلہ اسکے سر پہ ہاتھ پھیر کے دعائیں دیتی کمرے میں چلی گئیں۔۔

www.kitabnagri.com

"چلو۔۔" ارمان نے اسکا کندھا ہلایا۔

"تمھاری وجہ سے ہوا ہے ہر وقت مجھے ڈانٹی رہتی ہیں جیسے میں سوتیلی ہوں۔" وہ رونے ہی والی تھی ارمان نے اسے اپنے سے لگایا اور چپ کرا کہ باہر کے گیا۔۔

ویڈنگ ہال کے باہر اس نے گاڑی روکی خود باہر نکلا پھر دوسری طرف پریشہ کی سائیڈ کا گیٹ کھول کے ہاتھ آگے بڑھایا۔

کسی شہزادے کی طرح وہ اسکے ساتھ پیش آرہا تھا اور اسے اپنے دل کی سلطنت کی شہزادی بنا رہا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"ان آنکھوں کو قابو میں رکھو یہ میرے دل پہ چھریاں پھیرتی ہیں۔"

اترنا مت ان آنکھوں میں

بھنور کا عشق ہے کھو جاؤ گے!!

"اپنے ان ماتھے پہ گرتے بالوں کو سنبھال کے رکھو مجھے تمہیں تنگ کرنے پہ مجبور کر دیتے ہیں۔۔" وہ میکسی سنبھالتی ہوئی اسکا ہاتھ تھام کے باہر نکلی۔۔ جس طرح اس نے یہ پہنی تھی وہی جانتی تھی۔ اور آج ارسلہ کی وجہ سے اس نے ہیلز پہنی تھیں کہ اب بیویوں کی طرح جارہی تو طریقے سے جائے۔

سب لوگ ارمان سے آکر مل رہے تھے۔۔

"ماشاء اللہ ارمان تمہاری بیوی تو ہیرا ہے۔۔" ایک خاتون پریشہ کے میکسی میں ملبوس وجود کو دیکھ کر بولیں۔۔ وہ نگینوں کی گرے میکسی میں سب کی نظروں میں تھی۔۔

"نہیں میں اسکی گڑیا ہوں"۔۔ پریشہ نے جلدی میں بولا تو وہ خاتون اور ارمان بھی ہنسنے لگے۔۔

"اللہ تم دونوں کو ہمیشہ ساتھ اور ہنستا بستا رکھے۔" وہ دعائیں دیتی چلی گئیں۔

وہ دونوں دلہن دلہا سے مل کر خاص ٹیبلز پہ بیٹھے تھے۔

پریشہ کی نظروں کا فوکس دلہن پہ تھا جو شرماتی ہوئی پلکیں بچھائے بیٹھی تھی۔ پریشہ کو اس پہ تعجب ہوا۔۔ اب اس نے تو اپنی شادی پہ ایسے بیٹھنا نہیں تھا نا ہی یہ نکاح والے دن طریقے سے بیٹھی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"کیسی دلہن ہے منہ بند کرے بیٹھی ہے۔۔ گھر والے ظلم کرتے ہونگے۔۔ یا شاید خوش نہیں ہے۔۔ اوو واللہ زبردستی شادی کر رہے ہیں۔۔ میں ابھی جا کر روکتی ہوں۔۔" پریشہ خود سے کڑیاں ملاتی جگہ سے اٹھی ارمان نے اسے کھینچ کے واپس بیٹھایا۔۔ وہ تشویش سے اسے دیکھنے لگی۔

"دلہن ایسے ہی بیٹھتی ہے۔۔ اور ہر جگہ ٹانگ آڑنا لازمی ہے۔۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑے بیٹھا تھا کیونکہ وہ اسٹیج پہ بھاگنے والی کر رہی تھی۔

"چھوڑو میرا ہاتھ۔۔ ایسا لگ رہا ہے زبردستی بیٹھایا ہے۔۔ اللہ کی بندی تھوڑا ہنس ہی لے۔"

"تم ہنستی ہو یہ کافی ہے۔۔ ہر کسی میں یہ والے ٹیلنٹ نہیں پائے جاتے۔"

"ارے واہ تم میری خصلت سے واقف ہو۔۔" اس نے اسکی شیوہ ہاتھ پھیرا۔

"پہلے دن سے۔۔" ارمان کی بولتے وقت نظر اسکے تل پہ تھی۔ اب وہ کہیں بھی یہ تل نہیں چھپاتی تھی۔ اسکا ہونٹ کے نیچے تل اسکی پہچان تھا۔۔ گلابی پنکھڑی ہونٹوں کے نیچے کالا گہرا تل۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا میں آج ایک ولاگ بنا رہی تھی۔۔ 24 ہاورز کے نام سے تو ابھی بھی بنانا ہے تو میں بنا رہی ہوں۔۔ ارمان کو لگا شاید اجازت مانگے گی مگر اس نے تو اپنی بات بتائی تھی اور ارمان کی تپ گئی تھی۔ پریشہ نے موبائل کیمرہ آن کر او لاگنگ کیمرہ گھر ہی رکھ آئی تھی۔۔ ولاگنگ ارمان کی سوتن بن چکی تھی۔۔

پریشہ نے دو تین شوٹز ہال کی ڈیکوریشن کے لیے ایک ارمان کا لیا پھر فرنٹ کیمرہ آن کر اور اپنی بے لگام زبان سے بولنا شروع ہو گئی۔



## Posted on Kitab Nagri

"ایکس کیوزمی۔۔ میں نہی ہوں۔۔" ایک لڑکی نے مصافحہ کے لیے پریشہ کے آگے ہاتھ بڑھایا (وہ اسکی فین تھی اور اسے یہاں پا کر ملنے آئی تھی) اور اسکے بعد ارمان کی طرف۔۔ ارمان پریشہ کی طرف دیکھنے لگا وہ لڑکی پر امید سے ہاتھ بڑھائے کھڑی تھی۔۔

پریشہ نے جلدی سے واپس اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھما دیا وہ بے چاری شرمندہ سی ہو گئی۔ اور لب بھینچ کے پریشہ نے اسے رخصت کیا۔

"میں ان لڑکیوں کا قتل کر دوں گی"۔۔ وہ جلتے ہوئے پیر پٹخ رہی تھی۔۔

کیا کہوں تم سے میں کہ کیا ہے عشق!

جان کا روگ ہے بلا کا عشق!!

"واہ شایان واہ۔۔ بہترین سوپر۔۔۔" آج ملک میں آوارڈ فنکشن تھا جس میں بیسٹ ایکٹر کی کیٹاگری میں شایان بھی شامل تھا۔ لیکن اس وقت وہ اپنی ڈانس پرفارمنس کر رہا تھا۔ پروگرام مینجمنٹ نے پورے آفندیز کو دعوت دی تھی۔۔ شامیر گلا پھاڑ اور کانوں سے خون نکلنے والی آواز میں اسکے نعرے لگا رہا تھا۔۔ وہ اکیلا یہ نہیں کر رہا تھا سارے فینز اور وہاں موجود ہر شخص اسکی ڈانس کی بہترین صلاحیت پہ شاش کر رہا تھا۔ اس انڈسٹری میں نام بنانا مشکل کام ہے پر انسان اپنے اخلاق و مزاج اور محنت سے بھی بہت کچھ فتح کر لیتا ہے۔۔

ڈانس کے بعد بیسٹ میل ایکٹر آوارڈ دینے کی باری تھی۔

"شایان شایان۔۔۔" پورا ہال شایان کے نعروں سے گونجنے لگا۔

"اینڈ بیسٹ میل ایکٹر آوارڈ گھوس ٹو۔۔۔" کسی دوسرے سینئر ایکٹر نے سب کا تجسس بڑھایا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"اس آدمی کو بولو فالتو کا سسپینس نابنائے ہمیں معلوم ہے ہمارے شایان کے آگے کوئی نہیں ٹک سکتا۔ ہمارا نیلی آنکھوں والا بلا ہی جیتے گا" شامیر حارث کے کان میں کھرپھر کرنے لگا حارث نے اسکے پیٹھ میں مکہ مار کے اسے خاموش کرایا۔ (یہ یقین شامیر کو ایسے ہی نہیں تھا وہ شایان کی لگن جانتا تھا سب جانتا تھا کہ کتنی مشکلات سے اس نے اپنا نام بنایا باپ کی دولت جائیداد نام کے باوجود وہ خود سے کچھ کرنا چاہتا تھا اسکے خیال بھی عام لوگوں کی طرح تھے پروہ آفندیز سے تعلق رکھتا تھا۔ کہیں ٹھوکریں کھائیں تو کبھی کامیابی پائی کچھ سیریز زیادہ اچھی نہیں گئیں لیکن کچھ آگ لگائیں۔۔ بس چلتے چلتے وہ اپنا سفر طے کرتا رہا اور شامیر اس سب لگن سے واقف تھا۔ بہت اچھے سے واقف تھا۔ آخر دوست تھا دل کا ساتھ تھا)

"آوار ڈگھوس ٹو دا آل فیوریٹ دا گریٹ شایان علی۔۔۔"

پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا شایان کو اپنی سماعت پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔ واقعی اس نے یہ کر دکھایا تھا اپنی صلاحیتیں سب کے سامنے من والی تھیں۔۔ ان تین مہینوں کے دوران اس نے اتنی محنت کری کئی سیریز اور نئے ڈرامہ پروجیکٹ پہ کام کیا اور کئی آگے کے لیے سائن کرے۔۔ انڈسٹری میں شایان علی چھایا ہوا تھا۔

شایان سب کے گلے گلے کے آوار ڈلینے بھاگتا ہوا گیا سب اسکی خوشی دیکھ کر ہنسنے لگے اور فضا میں قہقروں کا شور بلند ہوا۔

شایان نے آوار ڈلینے کے بعد مائیک پکڑا وہ بہت کانفیڈنٹ تھا اور سب سینئر اور جونیئر اسی کانفیڈننس سے اٹریکٹ ہوئے تھے۔

"فرسٹ ٹو آل آئی تھینک ٹو المائیٹی اللہ۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

شایان علی اپنے فیز کے بنا کچھ نہیں۔۔ مجھے خوشی ہوئی سب نے مجھے میری قابلیت پر ووٹس کر کے جتوایا۔۔ مجھے کسی ڈائریکٹر نے پہلی سیریز میں ہی دھوکے سے باہر کر اور اسکے بعد میرا جنون تھا کہ اب خود وہ سیریز پروڈیوس کر کے اپنی ایکٹنگ کے جوہر دکھاؤنگا۔ ابھی چند منٹ پہلے انھی ڈائریکٹر نے مجھے کال کر کے مبارک باد دی۔۔ جو ہوا اچھا ہی ہوا اگر وہ نازکالتے تو شاید پہلی سیریز کی رائیٹر اپنی اسٹوری لکھ نہیں پاتی۔۔ کامیابی کے پیچھے ہماری رائیٹر پریشہ حیات آفندی بھی ہیں۔۔ اور میرے سارے دوست جنہوں نے ہر قدم پہ مجھے ہمت دی اور اس سفر میں اکیلا نہیں چھوڑا بلکہ خود آگے بڑھانا سکھایا۔۔ تھینکڈ ٹو آل۔۔ اسٹے سیم اینڈ بلیسڈ "وہ تقریر کر کے نیچے اتر آیا۔۔

سعدی جمائیاں روکتے ہوئے شایان سے بولا۔۔

"ابے بس کر جا کتنا بولے گا۔۔" وہ نیچے آکر سعدی کو مسلسل پکار رہا تھا۔۔

اب باری تھی سال کی بہترین اسکرپٹ رائیٹنگ کی اور وہ آوارڈ پریشہ کے نام ہوا وہ رائٹر نہیں تھی۔۔ کسی زمانے میں وہ کتابیں لکھنے چاہتی تھی تب اسکا شوق تھا مگر وہ شوق ختم ہو گیا لیکن اللہ نے رائٹر کا آوارڈ اسکے حصے میں کر دیا۔۔ اسکا خواب تھا کہ کبھی یہ آوارڈ ملے اور وہ اسے مل گیا تھا۔۔

ان سب نے زندگی میں آگے بڑھنا سیکھا تھا زندگی کیسے گزاری ہے۔۔ انہوں نے دنیاوی زندگی کے ساتھ باطنی زندگی کو بھی ساتھ چلایا۔

"اینڈ بیسٹ ولا گر آوارڈ \_\_\_\_\_۔۔" بولنے والا بولتے ہوئے رکاسب کا تجسس بڑھا پریشہ آنکھیں میچیں بیٹھی

تھی۔۔ اسکے ساتھ ملک کی بہترین ولا گر بھی نو مینٹ ہوئے تھے۔۔ مقابلہ ٹکر کا تھا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

آوارڈ دینے کے لیے کھڑا اسکا خود کا شو ہر تھا۔۔ ہاں ارمان دابزنس میں جو ابھی ایک پاپولر مشہور بزنس میں ہونے کا اعزاز حاصل کر چکا تھا۔۔

(انسان ہر چیز میں بیسٹ نہیں ہوتا پر جن میں بیسٹ ہوتا ہے اسے ہی وہ ایز آپرو فیش سلکیٹ کرتا ہے اور جو ایسا نہیں کرتے وہ بے وقوفی کرتے ہیں۔۔ ارمان چاہتا تو فوج میں شامل ہو جاتا مگر اسے بزنس کی دنیا میں رہنا اچھا لگتا تھا فوج سے اسے بہت لگن تھی وہ جانتا تھا اس سے بہتر لوگ فوج میں اپنا فرض ادا کر رہے ہیں اور جب جب انکو اسکی ضرورت ہوگی یہ لازمی اپنا فرض ادا کرے گا۔۔ اور آج آوارڈ حاصل کرنے کے بعد اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ اب بزنس میں بن چکا ہے)

"آواڈ گھوس ٹوپریشہ ارمان آفندی۔۔" مان نے ہنستے ہوئے اسکا نام لیا اس نے حیرت سے آنکھیں کھولیں ارمان کو دیکھا اور خوشی سے اچھلی۔۔ شامیر اسکے برابر میں بیٹھا تھا اچھلنے کے بعد پیر جب زمین پہ آئے تو ایک پیر شامیر کا کچل گیا۔

"اندھی عورت دیکھ تو لو خوشی میں پاگل ہو گئی۔۔"

"چلو ڈھکن جل کڑے۔۔" وہ بلیک فرائڈ سنبھالتی اسٹیج کی سیڑھیوں کی جانب جما جما کر قدم بڑھا رہی تھی۔

ارمان کے سامنے اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔ دنیا بہت اشتیاق سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔ آوارڈ دینے والے کو بھی اور لینے والی کو بھی۔۔

کتنا فخر کا لمحہ تھا یہ۔۔

## Posted on Kitab Nagri

ارمان کے ہاتھ سے اس نے آوارڈ لیا اور خوشی سے اسکے گلے لگی۔۔ کیمرے اسکی جانب گھومے تھے اور جو نہیں وہ کیمرہ میسنز نے فوراً گھومائے۔۔ سعدی اسکے کمرے میں ولاگ شوٹ کر رکھا تھا حارث زری ملاہم مشک خوب سیٹیاں مار رہے تھے۔۔

لڑکی آج تو بہت دیدہ دلیری دکھادی۔۔ وہ ابھی بھی گلے لگی تھی جب ارمان اسکے کان کی لو چھوتے ہوئے ہولا۔۔ پریشہ کو یاد آیا کہ سب دیکھ رہے ہونگے تو دور ہٹی مگر اب کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا آخر دونوں حلال رشتے میں ایک دوسرے سے بندھے تھے۔۔

پریشہ نے جب بولنا شروع کرنا تو سب کا ہنس ہنس کہہ برہا تھا۔۔ اسکو سب نے آج ایک الگ خطاب سے نوازا۔۔ "کامیڈین ولا گر"۔۔

"جلنے والے جلتے ہیں جلنا انکا کام ہے جلا جلا کہہ رکھ کر ونگی پریشہ ارمان شہیر میرا نام ہے۔۔" آخر میں مزاحیہ طور پہ اس نے اپنی بات کہہ کر مائیک کسی اور دیاسب کے قہقہے بلند ہونے لگے۔۔ ارمان کی خود ہنسی پر کنٹرول نہیں تھا۔۔ اسکا ہاتھ تھامے وہ نیچے آگئی۔۔

آج اس نے دو آوارڈز جیتے تھے ارمان نے ایک اور شایان نے بھی ایک۔۔ اسکے بعد تقریب رواں دواں تھی جس میں باقی اداکاروں نے آوارڈز حاصل کیے۔۔

اسکے بعد وہ لوگ یہاں سے نکل گئے کیونکہ آج کے دن ہی پریشہ کے ہیلپ فاؤنڈیشن کی اوپننگ تھی۔۔ وہ اپنے والدین کی نظر کے علاوہ بڑے ہو گئے تھے اپنا مستقبل بنا رہے تھے۔۔ تین مہینوں کے انتظار کے بعد آخر کار وہ شاہکار تیار تھا۔۔ جس میں کئی کمرے تھے۔۔ غریب بچوں کو پڑھانے کے لیے الگ انتظام تھا بے سہارا لوگ بچے اور عورتوں کے لیے رہائش



## Posted on Kitab Nagri

کا انتظام تھا۔ یہ تو شامیر اور پریشہ کا خواب تھا۔ اور ارمان نے اپنی بھائی اور بیوی کے لیے پوری جان لگا دی کہ بس یہ زمین پہ کھڑا ہو جائے۔۔

پریشہ اور شامیر نے ربن کٹنگ کری پھر سب اندر بڑھے۔۔ بہت سے بزنس فیلوز کو بھی بلایا ہوا تھا جو یہاں فنڈنگ کرنے کے لیے تیار تھے اور سب سے بڑی فنڈنگ آفندیز انڈسٹری سے ہو رہی تھی۔ انکی انڈسٹری کی کئی برانچ اسلام آباد میں پھیلی تھیں۔۔ یہ دارجی کے وقت سے لے کر اب تک کی محنت تھی جو یہ سب اب تک قائم و دائم تھا۔۔

روزی کے لیے انہوں نے دن رات محنت کری تھی۔ اب انکے بزنس سے ہزاروں لوگ جڑ چکے تھے۔

پریشہ کے قدم آج زمین پر نہیں ٹک رہے تھے وہ ہوا میں اڑنا چاہتی تھی اور ارمان نے اسے ہوا میں اڑایا تھا۔۔ وہ اسے خود سے آگے دیکھنا چاہتا تھا۔۔ کون کہتا ہے کہ عورت کمزور ہے یا مرد سے پیچھے رہ سکتی ہے۔۔ عورت چاہے تو مرد کو اپنی مٹھی تک میں کر لیتی ہے اور دنیا پہ راج بھی کر سکتی ہے مگر آج کل عورت کو دبا دیا جاتا ہے۔۔ بہت سی چیزوں کی زنجیریں پہنا کر انہیں چپ کر دیا جاتا ہے۔

اگر مرد اور عورت حلال رشتے میں ہو کر کچھ کریں تو کامیابی لازم ہے۔۔ اللہ بندے کی نیت دیکھ کے نوازتا ہے اور ان سب کے دل آئینے کی طرح صاف شفاف تھے۔۔

www.kitabnagri.com

اور اسکے بعد جو جتنی محنت کرتا ہے اسے اتنا مقبول کر دیتا ہے۔۔ یہ سب تو انسان پہ منحصر کہ وہ کامیابی کے لیے کتنے جتن کرے ہر چیز اپنے آپ پر وقت مانگتی ہے توجہ مانگتی ہے اور اگر یہ نادیا جائے تو تھوڑی بہت محنت بھی بے کار ہے۔۔ پھر باری آتی ہے خوش نصیبی کی تو اللہ کا ان پر کرم بھی بہت تھا کچھ تھا خاص تھا ان میں جو اللہ ہر جگہ انکو کامیاب کرتا تھا۔۔ وہ اللہ کو نہیں بھولتے تھے اور اللہ انہیں نہیں بھولتا تھا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

سب اندر آکر باتیں کر رہے تھے شامیر اور سعدی سے سیریس ماحول بالکل برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

آج شامیر کے پانچ مہینے سے لگے ایک شاہکار کی نمائش یہاں ہی تھی۔

یہ اسکے اور پریشہ کے درمیان کاراز تھا جو آج سب کے سامنے وہ دونوں پیش کرنے والے تھے۔ شامیر سعدی کو ہال کے درمیان میں رکھی ایک کیس کے پاس لایا جو لال کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔

ارد گرد سب عمارت کو دیکھ رہے تھے اور خوش گپیاں چل رہی تھی۔

"سانپ سانپ"۔۔ شامیر زور زور سے چلایا اسکے چلانے پہ سب نے ڈر کے اسکو دیکھا اور کسی نے پوچھا کہ کہاں ہے سانپ؟؟۔۔

"سانپ نہیں ہے۔۔ وہ تو سب کی اٹینشن حاصل کرنی تھا۔۔ اس شامیر اسٹائل" وہ حسب معمول چیونگ چباتے کہہ رہا تھا اس وقت اسکی جیب میں دو کرنٹ دینے والے پین تھے اگر کوئی خریدار ملتا تو ہزار ہزار کے یہ بیچ آتا۔

"سب کو میں اپنی پانچ مہینوں کی محنت دکھانے لگا ہوں۔۔ بے شک دیکھنے کے بعد آپ سب تعریف کرے بغیر نہیں رہینگے تو میں تعریفیں سننے کے لیے تیار ہو۔۔ لیٹس اسٹارٹ۔۔" شامیر نے قوت سے وہ لال پٹر اپنی جانب کھینچا اور اسکے نیچے سے ایک بڑی لوہے دار مشین نکل آئی جو ایک روبوٹ جیسی تھی۔

امیزنگ!!

سو پر ب!!

## Posted on Kitab Nagri

یہ وہاں موجود پر شخص کا پہلا رد عمل تھا۔ پریشہ اور ارمان مشک وغیرہ سب ارد گرد کھڑے تھے۔ (سب بہت حیران تھے کہ شامیر نے روبوٹ کیسے تیار کر لیا پر کون جانے کے بے چارے نے کتنے پاڑ بیلے تھے وہ زہین تھا پر یہاں روبوٹ نے بھی اسے چنے چبوا دیے تھے کبھی شامیر کو لگنے لگا تھا کہ یہ ناممکن ہی رہ جائے گا ایک روبوٹ شامیر برگر پہ بھاری۔۔)

شامیر نے اپنی مہارت سے اسے آن کر ا۔ ایک طرف اس نے سفید کپڑا ڈالا دوسری کسی اوپشن میں اس نے کئی پاؤڈر کے رنگ ڈالے دوسری جگہ پانی۔ اور مشین آن کر دی۔ اس سے پہلے اس نے مشین میں ڈزائن پرنٹ کر دیا تھا۔۔

تھوڑی دیر انتظار کے بعد روبوٹیک مشین سے ایک رنگ دار کپڑا نکلا جیسے کسی نے کوئی لان کاڈریس ڈزائن کر اہو۔۔

"اور کوئی کام شامیر آفندی؟؟" سب آنکھیں پھاڑے روبوٹ کو دیکھ رہے تھے جو شامیر سے باتیں کرنے لگا تھا۔ شامیر نے اس میں کچھ سوفٹ ویئر اپڈیٹ کرے تھے وہ بس شامیر کی شناخت کرتا تھا اور اس سے بات چیت کر اکر تا تھا۔

"یہ دبنگ ہے شامیر"۔ سعدی خوشی سے کہہ رہا تھا اور روبوٹ کے ہر اعضاء پہ جانچ پڑتال کرنے لگا۔

"اے روبوٹ چل بتا میں کون ہوں؟؟" سعدی شان سے سینا تان کے کھڑا ہوا۔

www.kitabnagri.com

"گدھے گدھے گدھے!!" روبوٹ نے اپنی رٹ لگا دی۔ سعدی ایک دم سٹپٹا گیا اور شامیر کو دیکھا جو بیل چباتے فاتحانہ انداز میں اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ابھی بتا دوں یہ بس میری پہچان کرتا ہے" شامیر نے سب کو باور کرایا۔

پریشہ اپنی فراک سنبھالتی شامیر کے پاس آئی اور سب کو مخاطب کیا۔

## Posted on Kitab Nagri

"یہ یہاں کام کرنے والی خواتین کے لیے ہم نے بنوائی ہے۔۔ بڑے کوئی ڈرامے کرنے کے بعد شامیر آفندی اس پر کام کرنے کے لیے راضی ہوئے تھے۔۔ دوبار اس میں ناکامی کہ بعد یہ تیسرا کامیاب تجربہ سب کے سامنے پیش خدمت ہے۔۔" پریشہ کے بعد شامیر نے مشین کا حوالہ دیا کہ بس اس میں کلر اور ڈیزائننگ ڈالنی ہوتی ہے باقی کام مشین کر کے دیتی ہے۔۔ اس سے فائدہ انکے ویلفئیر کو ہو گا کہ مال کو آگے ایمپورٹ کر کے اور کام کرنے والی خواتین کو معاوضہ بھی دیا جائیگا۔

(ہاں دوبار شامیر کے حصے میں ناکامی آئی تھی پھر اس نے ضد بنالی کہ اب ہر حال میں کامیاب ہو گا پھر بھی روباٹ نے بہت اسکی محنت لگوائی تب جا کے شامیر کا یہ شاہکار تیار ہوا۔۔ ورنہ تیسری بار ایمپوسیل کا ٹھپہ شامیر کے ماتھے پہ لگتا۔۔) "یہ خراب بھی تو ہو سکتا ہے۔۔" وہاں موجود کسی بزنس سے تعلق رکھنے والے لڑکے نے کہا۔۔

ان ساروں نے اس پنوتی کو ایک ساتھ گردن موڑ کے دیکھا وہ انکے ایک ساتھ دیکھنے پر گڑبڑا گیا۔۔ شامیر دو سیکنڈ بعد کلابازیاں کھاتا ہوا اسکے درمیان کا فاصلہ عبور کرتے ہوئے اسکے پاس آیا۔۔

"یہ شامیر کا تجربہ ہے۔۔ خراب نہیں ہو گا۔۔ تیرے جیسے ڈھیلے نے نہیں بنایا آفندیز کے چشموں چراغ نے بنایا ہے۔۔ سب کے من رستم شامیر نے"۔۔ وہ ببل چباتا اسکا کندھا تھپا کر نکل گیا۔ "من رستم! شامیر نام تو اچھا ہے"۔۔ کوئی اسے نیچا دکھائے تو شامیر اسے خود نیچے پھینک دیا کرتا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"آج کا پہلا نند ہونے کا آوارڈ برگر کے نام"۔۔ مشک بولتی ہوئے کمٹری کر رہی تھی اور حارث نے اسے ایک آوارڈ پکڑا دیا۔۔

"دوسرا آوارڈ کرنٹ پین ایجاد کرنے کے لیے۔۔" تالیاں بجاؤ نا منحوس۔۔" مشک نے سب کو ٹوک کہ غصے سے کہا۔۔

"منحوس تم"۔۔ شایان نے اسے دھکا دیا اور وہ شامیر کے قدموں میں گری۔۔ مشک کی بینڈنج چکی تھی برگر کے قدموں میں گر کہ۔۔ مشک سوچ رہی تھی کہ اٹھ کہ اس منحوس کا سامنا کیسے کرے گی۔۔

"گرے ہوئے لوگ قدموں میں گرے ہیں"۔۔ شامیر نے قہقہہ بلند کر ا مشک جلدی سے ہاتھ جھاڑتی کھڑی ہوئی اور شامیر کی گردن دبوچی۔۔

"جعلی ڈاکٹر کیسا لگا؟؟۔۔ بلکہ میرے پیرچوم کر کیا احساس ہوا؟"۔۔ شامیر نے اسکے چہرے پہ پھونک ماری مگر مشک نے اسکی گردن پہ گرفت کمزور نہیں کری۔۔

"آج تو تمھاری میت کی بریانی پکی ہے شامیر۔۔" مشک گردن پہ زور ڈالے کہہ رہی تھی۔۔

"میرا جنازہ ہے تو ڈیسا نڈ میں کرونگا!! آج جنازے کے حساب سے بریانی سوئم پہ سوہن حلوہ چالیسویں پر حلیم ڈن کرا دو"۔۔ شامیر مطمئن ڈھیٹ بنے مسکرا رہا تھا مشک کو اب اور غصہ آنے لگا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"یار ہم نے آج ریسٹورانٹ جانا تھا وہاں شامیر تو پورے جنازے کی فیکسنگ کر لینا پر ابھی چلو"۔۔۔ شایان نے گھڑی میں دیکھ کر کہا اور پنک فرائڈ میں ملبوس ملاہم کو باہر آنے کا اشارہ کرا۔

نیا سال لگ چکا تھا اور اب فروری کا مہینہ چل رہا تھا اور ان دونوں اسلام آباد میں بہت ٹھنڈ تھی۔۔۔ نئے سال کا جشن بھی ان لوگوں نے بہت دھوم دھام سے منایا تھا۔۔۔

شام کا وقت تھا کسی عالیشان ریسٹورانٹ کے اوپر والے پورشن میں وہ لوگ آئے تھے جو کھلا تھا اور بہت حسین منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔ ریسٹورانٹ کی سیٹنگ اور فرنیچرنگ بہت سلیقے سے کی کوئی تھی۔ وہاں کے مینیجر نے انکو پہچانتے ہوئے خاص ڈیبل پر بیٹھنے کی جگہ دکھائی۔۔۔

وہ حصہ کافی کھلا تھا دور دور ٹیبلز لگی تھیں اور انکے علاوہ بس چند لوگ وہاں تھے ورنہ ٹھنڈ کی وجہ سے لوگ نیچے ہی کھانا کھا کے چلے جاتے تھے۔۔۔ مگر ان لوگوں کو تو ہر جگہ ایڈمنیجر کرنا ہوتا تھا تو سردی میں بیٹھ کے یہاں مزے لینا زیادہ اہم تھا۔۔۔ آفندیز کا پورا گینگ و تھ زری ابان نازش منہالیز اور رامس بھی سب ساتھ تھے۔۔۔ سب کو یہاں بلا لیا تھا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سعدی نے زبردستی نازش کو ساتھ برابر والی چیئر پہ بٹھایا تھا۔

ایک دو تین چار \_\_\_\_\_ اور پورے بیس گلاب کے پھول سعدی نے نازش کے آگے کر دیے۔۔۔

ہاں سعدی کا سالامان چکا تھا جس طرح ان لوگوں نے اسے پیار محبت سے سمجھایا تو اچھے اچھے مان جاتے تھے۔ اور ان دونوں کی منگنی ہو چکی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

سعدی نے زبردستی اسکا ہاتھ پکڑا۔

"سعدی انسان بن جاؤ۔" نازش نے اسے گھورا۔

"کبھی آسمانی مخلوق کو انسان بنتے دیکھا ہے جو بول رہی ہو۔ کوئی بات نہیں تم میرے ساتھ شادی کے ہمارے ساتھ سیٹ ہو جاؤ گی۔" سعدی اسکا ہاتھ انگلی کی پشت سے سہلاتا ہوا بول رہا تھا۔

نازش شرمیلی تھی مگر اب کافی حد تک بولنا شروع کر دیا تھا منگنی کے بعد سے ہی آفندیز کے رنگ میں رنگنے لگی تھی۔

سعدی نے ایک گلاب اسکے چہرے کے گرد گھما کے واپس اسکے ہاتھ میں رکھا۔

"لو یو صنم۔"

"لو یو ٹو!!" نازش نے شرم سے نظریں چرائیں تو اسکی کشمیری نازک سا چہرہ گلابی پڑ گیا سعدی نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا کہ کہیں اسکا دل بڑھتی رفتار سے باہر نہ آ جائے۔

"بہت فلم ہو تم سعدی آفندی۔" اپنے گلابی ہونٹوں کو ہلاتی وہ بول رہی تھی۔

"ہماری فلم کا ہیرو ہوں نازش میر!!" سعدی نے کالر کھڑے کرے کہا۔

اسکے پیچھے ملاہم اور شایان کی فلم چل رہی تھی۔

"شایان یہ والی اچھی نہیں دوسری لو"۔ ملاہم نے سیلفی ڈیلیٹ کری۔



## Posted on Kitab Nagri

"یار ملاہم تمہیں کوئی بھی پسند نہیں آرہی۔۔ شایان تنگ آکر بولا وہ آج کافی تھک چکا تھا۔۔ آج تو اسکی نیلی آنکھیں بھی تھکی ہوئی لگ رہی تھیں۔

"ایک اور لے لو اچھی آجائے گی۔۔" ملاہم نے اسکا ہاتھ اوپر کر اور اسکے چہرے کے آگے خود منہ کرے ہونٹ گول کرے کھڑی ہوئی شایان نے اسکا سر سائیڈ کرا تا کہ وہ بھی کیمرے میں نظر آئے۔۔

"ملاہم یہ ہونٹ گول نہیں کر اکر وپوری بندر یا لگتی ہو۔۔" شایان نے اا کے سر پہ چیت لگائے کہا۔۔

"دس بار کرونگی۔۔" ملاہم نے واپس ہونٹ گول کرے شایان نے اسے گھورا مگر وہ شایان کے بس میں آنے والی نہیں تھی۔۔ اسکی شادی کے بعد جو بینڈ بجنی تھی اسکا اسکو علم نہیں تھا۔۔



ملاہم ایک دم بھولی بھالی

سب کو اپنی انگلیوں پہ نچانے والی

شادی ملی کے ساتھ اسے سعدی سے بھی کرنی پڑھ رہی تھی۔ مطلب ملاہم کی زرا سی آواز پر سعدی حاضر ہوتا تھا چاہے لاکھ وہ دونوں بہن بھائی لڑیں۔

## Posted on Kitab Nagri

وہی حساب تھا۔۔

"بائے ون گیٹ ون فری"

مشک ان سب کو دیکھ رہی تھی سب کہ پاس انکے ہمسفر موجود تھے۔۔

حارث کے پاس زری، ارمان کے ساتھ حیات، سعدی کو بھی نازش مل گئی تھی، شایان اور ملاہم ساتھ تھے اور حتی برگر اس وقت منہا کے آگے پیچھے گھوم رہا تھا۔۔

اسے احساس ہوا کہ یہ ہی ایک ترسی ہوئی رہ گئی۔۔

وہ ان سب کو دیکھتے ہوئے ہنسنے لگی اور ہنستی چلی گئی سب مڑ کے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

"یار مجھے لگ رہا ہے اس پہ پکا چڑیل آگئی مغرب کا وقت ہے بال بھی کھلے ہیں ضرور کچھ اس پہ ہوا ہے۔۔۔" رامس نے اسکے بلاوجہ ہنسنے پہ کہا۔۔ لیزا چڑیل سن کر ہی ڈر گئی تھی۔

"چل بھائی چڑیلوں پہ چڑیلیں نہیں آتیں یہاں کچھ اور معاملہ ہے۔۔" سعدی پر اسرار لہجے میں کہنے لگا۔۔

"میں دیکھتا ہوں"۔۔ ابان مسکراتے ہوئے اٹھا اور مشک کے پاس جا کر بیٹھا۔۔ مشک نے گردن موڑ کے اسے دیکھا اور مزید زور زور سے ہنسنے لگی۔

"بیوٹیفل کیا تم ٹھیک ہو؟؟؟"۔۔ ابان کی آواز پر وہ ٹھٹھکی اور پھر ہنستے ہنستے بولی۔

## Posted on Kitab Nagri

"گھر پہ میرا رشتہ آیا ہے مجھے نہیں کرنی شادی۔۔ اور ممانے کہا کے ایک دو دن میں لڑکے والے ملنے کے لیے آئیں گے تو تم تیار ہو کر منہ بند کر کے بیٹھ جانا اور منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکالنا۔۔" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی اور اپنے رونے پر قابو پائے ہوئے تھی کیونکہ وہ دوسروں کو رلاتی تھی خود رونے والوں میں سے نہیں تھی۔۔

اور اچانک ہنستے ہنستے رک گئی اور بالکل خاموش ہو گئی۔۔

"بیوٹیفل تو تم راضی ہو جاؤ گھر والے کوئی فیصلہ برا تھوڑی کرتے۔۔"

"مجھے نہیں کرنی شادی۔۔"

"کسی اور کہ پسند کرتی ہو؟"۔۔ ابان نے تشویش سے پوچھا۔ مشک نے سر اٹھا کے اسکی نظروں میں دیکھا اور واپسی ہنسنے لگی۔۔ اسکا ہنسنا اور رونا ساتھ چل رہا تھا ابان کو اسکی حرکتوں پہ ہنسی آرہی تھی۔

"میں منع کر دوں گی سب کے سامنے"۔۔ مشک کو ایک واحد حل نظر آیا۔۔

"بیوٹیفل تم میرے رشتے سے منع کر دو گی۔۔" ابان نے اسکی تھوڑی اوپر کر کے کہا۔

"آپکا؟؟؟"۔۔ مشک حیرت سے بولی۔

www.kitabnagri.com

"نہیں نہیں۔۔ بیوٹیفل آپکو منع نہیں کر سکتی"۔۔ وہ جلدی سے بولی اور احساس ہوا کہ زیادہ ہی کہہ گئی۔۔

"سچی آپ نے رشتہ بھیجوایا ہے؟"۔۔ مشک چیخڑپہ ہی اچھل رہی تھی حارث نے اپنی بہن کو خوش دیکھا تو اسے اطمینان ہوا حارث کو ابان کے رشتے کی خبر تھی۔

"میں کتنا خود کو ابھی تنہا محسوس کر رہی تھی کیونکہ یہاں سارے منحوس ایک دوسرے سے لگے ہیں کسی کو میری فکر نہیں اور دیکھیں اللہ نے میری سن لی۔۔ وہ اپنی دھن میں بول رہی تھی اور ابان نے اسکی چلتی زبان کو بریک لگایا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

بیوٹیفل!! کب سے پسند کرتی ہو مجھے؟۔۔ ابان نے محبت پاش انداز میں پوچھا آج تو اسکا لہجہ ہی الگ تھا اور نہ ہر وقت کام میں لگا رہتا تھا۔ اور بار بار بیوٹیفل کہنے پر مشک کا دل تو پگھل ہی گیا۔۔

"جب سے دیکھا ہے یہ دل بے قابو ہو چکا ہے"۔۔ ابان اسکی بے باکی پر حیران تھا لڑکیاں ایسے تو کبھی محبت نامہ نہیں پڑھتیں پر مشک ٹھہری ایک نمبر کی بے شرم۔

"آپکو کب مجھ سے محبت ہوئی؟"۔۔ مشک نے بھی جاننا چاہا۔

"میں نے محبت کا زکر تو نہیں کر ابس رشتہ بھیجا ہے کیونکہ سب کی طرح میں بھی شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔" مشک کا رنگ اچانک اسکی بات پہ پھیکا پڑ گیا۔

"مذاق کر رہا ہوں۔۔ پہلی ملاقات میں جب تم نے اپنی انگلی کی چوٹ کا ڈرامہ کرا تھا۔" ابان نے ایک نازک کیس جیب سے نکلا اور نازک سا بریس لیٹ مشک کے ہاتھوں میں پہنا دیا۔



Roses are red

Sky is blue..

My beautiful!!

Your Abaan is nothing without you! ♥□

ابان نے اظہار محبت کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔ اسے آج معلوم پڑا تھا کہ مشک کہ دل کی طرح اسکی آنکھیں بھی بہت صاف تھیں اور دنیا جہاں کی چمک وہ اپنی آنکھوں میں لیے تھی۔

"میری باری اب۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"شعر آیا شعر آیا

دیکھو دیکھو

مشک کا ابان پہ دل آیا"

"ہا ہا ہا۔۔ بہت چالاک ہو تم۔۔ تمہیں میں ایک دم درست کر دوں گا۔" ابان ہنستے ہوئے بولا۔۔

"جو مشک سدھر وہ مشک ہی کیا۔۔ آپ کے لیے سب کچھ۔۔" مشک نے آنکھیں جھپکائیں اس نے ڈبل میننگ بات کری تھی۔۔ ابان کی رہے گی مگر درست ہونے والوں میں اسکا کام نہیں۔۔

اگر مشک میں ہے ٹھکر

تو اسکا بند ا ہے کڑک

شامیر منہا کے آگے پیچھے گھوم رہا تھا مگر وہ اس سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔

"تم میرا وہاں انتظار کر سکتے تھے تم نے سب کو مشین دکھا دی میں رہ گئی۔۔" منہا ہاتھ باندھے دوسری ٹیڑیوں کی چیئر پہ بیٹھ گئی۔ ایک تو ان لوگوں ریسٹورانٹ کو اپنے گھر کی چھت سمجھ لیا تھا جس کی جو مرضی وہاں لگا پڑا تھا۔

"اچھا ناراضگی ختم کر دو۔۔ میری جان مان جاؤ۔۔ تمہاری ناراضگی میرا دل برداشت نہیں کرتا۔۔" شامیر دل پہ پتھر رکھ کہ اسے منع رہا تھا۔۔ منہا اسکی محبت تھی اور محبت کے آگے اچھے اچھے گر جاتے ہیں۔۔

"سوری بولو پہلے۔۔"

## Posted on Kitab Nagri

"اوکے۔۔ سوری۔۔" شامیر نے سوری بھی کراوہ پھر بھی نہیں مانی۔

"نیچے بیٹھ کے کان پکڑ کے بولو۔۔" منہا نے آنکھیں دکھائیں۔۔

"میں اور نیچے بیٹھوں؟؟؟۔۔ اچھا بیٹھتا ہوں۔۔ آج تک شامیر آفندی ایسے بیٹھا نہیں صرف تمہارے لیے بیٹھ رہا ہوں۔۔ اب زیادہ اترانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

شامیر نے کان پکڑ کے اسے سوری کیا۔۔ وہ ہنستے ہوئے اسکے کانوں پہ سے ہاتھ ہٹانے لگی۔۔

"مائے بیوی ٹوپی" شامیر اسکے قریب ہوا منہا نے مزید دو قدم پیچھے کرے۔۔

"میرے دو تین سال بعد ہونے والے ہسپینڈر اور دور دور رہو کہیں اور مزید میرے عشق میں نا بہک جاؤ"

دور بیٹھے سعدی اور ارمان آپس میں تبصرہ کر رہے تھے۔۔ "محبت بھی انسان سے کیا کیا کروا رہی ہے۔۔ دیکھو شامیر آفندی محبوبہ کے قدموں میں بیٹھا ہے۔" سعدی ارمان سے بات کرتے کوئے سلس کے لمبے گھونٹ لیتے بولا۔۔

تو اپنا سوچ لے محبت کے لیے کیسے غنڈا گردی دیکھائی تھی اپنے پنوتی سالے کے سامنے۔۔ "ارمان نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

www.kitabnagri.com

"تو وہ پنوتی عزت سے مان بھی تو نہیں رہا تھا"

"ایکسیوزمی یہ ٹیبل ہم نے بک کرائی تھی آپ لوگ دوسری ٹیبل پہ چلے جائیں۔۔" اتنے میں کچھ لڑکے لڑکیوں کا گروپ آیا اور کسی لڑکے نے شایان کو مخاطب کر کے کہا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"یہاں ہم بیٹھے ہیں تم لوگ کہیں اور بیٹھ جاؤ اب یہ ٹیبل آفندیز کی ہے۔" سعدی چئیر سے کھڑا ہو کر شرٹ ٹشن میں ٹھیک کرتے بولا۔

"مسٹر تمیز سے رہو یہ ہم نے بک کرائی تھی۔" ایک لڑکی بولی۔

"باجی کسی نے تم سے بات نہیں کری۔" جواب نازش کی طرف سے آیا۔ سعدی نے مسکراہٹ سے سے نازش کو دیکھا جو غصے میں ٹماٹر بن چکی تھی۔

"اور اگر بک کرائی تھی تو مینیجر سے بات کرو اس نے ہمیں یہاں بٹھایا ہے۔" حارث کے کہنے پر ایک لڑکا مینیجر کو بلالایا۔

"دیکھیں آپ لوگ وقت سے لیٹ آئے ہمیں لگا نہیں آئیں گے۔ لیٹ آنے پر بکنگ کینسل ہو جاتی ہے۔ تو ہم نے انکو یہاں بٹھا دیا۔"

"واٹ ریش ہم یہاں ہی بٹھیں گے ہٹاؤ ان اسٹوپڈ لوگوں کو" ایک لڑکا برہم پوتے بولا۔ شامیر کے کانوں میں اسکی بات جیسے ہی پہنچی فوراً وہاں آیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اسٹوپڈ ہو گا تو تیرے یہ سارے بندر دوست۔" اب سن میری بات!

میں شامیر آفندی ہوں ارمان آفندی کا چھوٹا بھائی۔

جو پنگا لے میرے کینگ سے

میں جھٹکے دوا سے اپنے پین سے۔

شامیر نے اسکا گریبان پکڑا تھا پیچھے کھڑی لڑکی اسکو دیکھنے لگی۔

## Posted on Kitab Nagri

"بہت حسین ہوں میں پر ایسے دیکھ کہ نظر نا لگاؤ۔۔ منہا تمہارے بندے پہ یہ عورت نظر لگا رہی ہے۔" شامیر نے تیز آواز میں کہا اس لڑکی کا منہ کھلا منہا اسکے پاس آئی اور اس لڑکی کا منہ دبوچا۔۔

باقی سارے سکون سے فلم دیکھ رہے تھے۔۔ حارث تو سلس کی چسکیاں لے رہا تھا۔

"دور سوشل ڈسٹینسنگ کرو۔ خبردار جو میرے بندے پہ نظر لگائی۔" وہ بھنویں اچکاتی بول رہی تھی۔۔ اور غصہ سے اسکا منہ چھوڑا وہ لڑکی تو صدمے میں چلی گئی۔۔

"یہ کس قسم کے لوگ بلاتے ہو تم میخبر؟؟" کسی دوسرے لڑکے نے کہا۔۔

"آ میں بتاؤں کس قسم کے لوگ آتے ہیں یہاں اور ہم کس قسم کے ہیں۔۔" ارمان لمبے قدم لیتا اسکا پاس آیا اور اپنی گھڑی والا ہاتھ اسکے ہاتھ پہ مارا تو وہ درد سے چیخ اٹھا۔۔

"لو تم تو عورتوں کی طرح پھڑک گئے اور باتیں اوقات سے باہر کر رہے تھے۔۔" ارمان نے اسے واپس اپنی حد دکھائی وہ لوگوں کو حدود میں رکھنا ہی تو جانتا تھا۔۔ جسکا شامیر نے گریبان پکڑا تھا اس نے اسکو پیچ مارنا چاہا۔۔

"اے لنڈے کے فقیر خبردار جو میرے پارٹنر کو ہاتھ بھی لگایا۔" پریشہ بھاگتی ہوئی آئی اور اسکا ہاتھ پکڑ کے آگ برساتی نظروں سے چھوڑا۔۔ وہ لڑکا شدت زدہ ہوا کہ کتنی طاقتور لڑکی تھی۔ باقی تھوڑا پریشان ہوئے کہ ایک اسکی بندی ہے تو دوسری پارٹنر۔۔

ارمان نے اس لڑکے کو پکڑا جس نے شامیر پہ ہاتھ اٹھایا تھا اور جھٹکے سے اسے کرسی پہ بٹھایا اور دائیاں پاؤں اسی کی کرسی پہ رکھ کہ کہنی ٹانگ پہ گرئے اس سے بات کرنے لگا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تمیز سے کھسک لو۔۔ یہاں ورنہ لوگ تمیز بھول جاتے ہیں اور ہم میں ویسے ہی تمیز نہیں۔ اور لحاظ کرنا بھی ہمیں نہیں آتا ان لوگوں سے جو بے وجہ فساد کریں تو اپنے گروپ کو لو اور شکل گم کرو۔" ارمان نے اسکا کالر جٹکے سے چھوڑا اور دور ہوا۔

مینجر نے انکو سمجھا بجھا کی دوسری ٹیبلز پہ بیٹھا دیا کیونکہ آفندیز تو کبھی اپنی بات سے ہٹنے والے نہیں تھے اور انہوں نے بات بھی مار کٹائی سے آگے بڑھادی تھی۔ لیکن اگر وہ لوگ بھی بد تمیزی ناکرتے تو ایسا کچھ نا ہوتا۔۔۔

سب اپنی جگہ پہ آکر بیٹھ گئے۔۔ پریشہ کے موبائل پہ نوٹیفیکیشن آئی اور اسکا دماغ گرم ہوا۔۔  
مشک نے اس سے غصے کی وجہ پوچھی۔۔

"یار مشک یہ تمہارے ڈیر کزن ارمان کے پیچھے لڑکیوں کی لائن سے میں پریشان ہوں۔۔ اسکی پرسنل آئیڈی کا پاسورڈ مجھے معلوم ہے اور وہ میں یوز بھی کر لیتی ہوں ارمان کو بھی معلوم ہے

ایسی بات نہیں کے میں نے چرایا ہو چور تھوڑی ہوں۔۔ لیکن یہ اب دیکھو کسی لڑکی کا میسج۔۔"

مشک نے میسج پڑھا اور ہنسنے لگی۔۔

"یار اس شہزادی کو بتاؤ ارمان شادی شدی ہے لائن نامارے۔۔ اور دیکھو رشتے کی بات کر رہی ہے خود اپنے منہ سے۔۔"

"مشک ہنسو نہیں دیکھو اب میں کرتی ہوں۔۔"

حیات نے میسج ٹائپ کرنا شروع کیا۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"سنو لڑکی میں ارمان شہیر کی بیوی ہوں حیات اب دوبارہ کوئی میسج نا آئے ورنہ تمہارے گھر غنڈے بھجوانے میں دیر نہی لگے گی۔۔ اور میرا دیور بھی ایک قسم کا غنڈہ ہے اگر ایسے چھپو رپن کے میسج آئے تو اسکے ساتھ تمہارے گھر آونگی۔ بجلی کے جھٹکوں کے لیے تیار رہنا"۔ پریشہ نے میسج سینڈ کر دیا اتنے میں ارمان اسکے پاس آیا اسکا غصے سے لال منہ دیکھ کر اسے چھیڑتا ہوا اسکے پیچھے بیٹھ گیا۔

"مشک کیا آج آلو ٹماٹر بن گیا ہے؟؟"

"برو تمہاری بیوی شدید غصے میں ہے کیونکہ لڑکیاں تم میں لائن مار رہی ہیں۔۔" ارمان نے نا سمجھی سے پریشہ کو دیکھا اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔

پریشہ نے اسکو میسج پڑھ کے سنایا اور اپنا ریپلائے تو سنانا بھی نا بھولی۔۔

"میں تھوڑی کہتا انکو میسج کریں خود اس نے پر سنل آئی ڈی ڈھونڈ نکالی تو میرا قصور نہیں۔۔ اب خوبصورت ہونے کی وجہ سے سوشل میڈیا تو نہیں چھوڑونگا۔۔ اور تمہیں مجھ پہ یقین نہیں کیا؟"۔۔

"مجھے تم سارے سوشل اکاؤنٹس کے پاسورڈ دو انسٹا ٹیوٹرو غیرہ۔۔" پریشہ اسکی طرف مڑ کے بولی ارمان نے اسکے بال پیچھے کرے جو ہوا سے اس پر آرہے تھے۔۔ وہاں ٹھنڈا تھی اور پریشہ کا چہرہ ٹھنڈا ہو چکا تھا ارمان نے اپنا کوٹ اتار کے اسے پہننے کے لیے دیا۔۔ کالی فرائک پہ اس نے اسکا وائٹ کوٹ پہن لیا تھا۔

"یہ ممکن نہیں کیونکہ ان اکاؤنٹس سے بزنس کا کام بھی ہوتا ہے۔۔ فکر نا کرو تمہارا شوہر تمہارے علاوہ کسی کو نہیں چاہتا بس تم خاص ہو بہت خاص۔۔ کیونکہ تم میری محبت ہو" ارمان نے اسکا ہاتھ چوم کر انکار کر دیا۔۔ مشک اب دونوں کو ساتھ دیکھ کر ابان کے پاس اچھلتی کودتی چلی گئی۔۔ مشک ہوا کے ساتھ اڑنے لگی تھی۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"حیات یار باز آ جاؤ۔۔" پریشہ نے اسکا موبائل آن کرا تھا وہی اسکے فنگر پر نٹس سے فوراً کھل گیا پریشہ نے اس بات پہ زیادہ نوٹس نہیں کرا تھا۔

"ان سب لڑکیوں کو ایک جگہ گڈے مین پھینک کے آگ لگا دو گئی میں۔۔"

"اس سے بہتر ہے تم اپنا شوہر سنبھال لو۔۔"

"مجھے تم پہ یقین ہے پر لومڑیوں پہ نہیں جانتی ہیں کہ تم شادی شدہ ہو اسکے باوجود بھی ایسی چیپ حرکتیں کرتی ہیں۔۔" پریشہ کو بولتے ہوئے کچھ یاد آیا پھر چپ ہو گئی۔۔

"اچھا وہ ایک بات بتاؤ میں جلا دیوی تو نہیں ہوں نا۔۔ میں نے ایک دوبار اللہ سے دعا مانگی تھی کہ تمہیں جلا دیوی ہو دے تو تمہاری راتوں کی نیند حرام کرے اور دن کا چین۔۔" وہ آنکھوں میں سوال لیے بولی ارمان نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جو ناسننا چاہتی تھیں۔

www.kitabnagri.com

"نہیں تم جلا دیوی نہیں ہو۔" ارمان نے اپنے اندر بے بسی نگل کے کہا تھا۔۔

"چلو سب کے پاس بیٹھتے ہیں۔۔ اپنی باتیں رخصتی کے بعد کرنا۔" ارمان نے اپنا سر اسکے سر سے ٹکرایا تو اس نے ہنستے ہوئے آنکھیں میچ لیں۔ ارمان نے اسے اٹھایا اور ٹیبل تک لے گیا وہ اسے ہاتھ کا چھالنا بنا کر رکھتا تھا مزاج اسکا تھوڑا سخت تھا اب بھی اس پہ سختی کرتا تھا کیونکہ اسکی حرکتیں ہی ایسی تھیں۔۔ وہ منع کرتی رہ گئی کہ اسے اتار دے سب دیکھ رہے ہیں مگر وہاں سب کو اپنی پڑی تھی سارے اپنی سیٹنگ میں لگے تھے تو وہ پیچھے کیوں رہتا اب تو وہ شوہر ہونے کا شرف بھی حاصل کر

## Posted on Kitab Nagri

چکا تھا۔۔ پریشہ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اس نے محسوس کیا تھا یہی وہ پاکیزہ عورت تھی جسے اللہ نے اسکے لیے منطخب کرا تھا۔۔

کالی پھولی ہوئی فراک اور جو گرز تو اسکی نشانی تھے ان کے ساتھ ارمان کے ہاتھوں میں تھی جو وائٹ تھری پیس سوٹ پہنا تھا مگر فل وقت کوٹ کہیں اور پڑا تھا اور حسب عادت اس نے شرٹ کی آستینوں کے کف فولڈ کرے ہوئے تھے اور پھر وہ دونوں بھی سب کے ساتھ بیٹھ گئے حارث اور زری آپس میں باتیں کر رہے تھے وہ بھی پھر انہی کے ساتھ باتوں میں لگ گئے۔۔

انکا سفر نا ختم ہونے والا تھا۔۔ یہ وہ لوگ تھے جو ہر لمحہ جیتے تھے۔۔ انسان اپنی پہچان خود بناتا ہے کوئی دوسرا آکر تھالی میں سجا کے آپکی پہچان پیش نہیں کر سکتا۔۔

دنیا ان سے بعض اوقات پناہ مانگتی تھی۔۔ یہ سنتی سب کی تھے پر کرتے بس اپنی ہی تھے۔۔ غلط چیز جہاں دیکھ لیں وہاں کوئی خاموش نہیں رہتا تھا سامنے والے کی اینٹ اینٹ بجا دیتے تھے۔ غلط ایک طریقے سے تھا بھی نہیں انسان کیوں زندگی جینے کی کوشش نہیں کرتا یہ ایک انمول تحفہ ہے۔۔۔ وہ ہر غلط بات پہ آواز اٹھاتے تھے اور اگر آج ایسا ہو جائے تو دنیا جنت سے کم لگے۔

www.kitabnagri.com

ہر کوئی زندگی میں آگے بڑھ رہا تھا اور زندگی کے ہر مقصد کو پورا کر رہا تھا۔۔ کئی رکاوٹوں کے باوجود وہ آج کامیابی کے مقام پر پہنچ چکے تھے جہاں ہر کوئی انھیں جانتا تھا۔ اتنی کامیابی تھالی میں کسی نے پروسی نہیں تھی اسکے لیے خون پسینہ ایک کیا تھا۔۔ کئی بار تو ہار بھی نصیب میں آئی پر آخر ایک آل ٹائم ونگ ٹرافی بھی نصیب ہوئی۔۔ اب بنا غلطی بغیر کوئی کام بگاڑے یا کچھ ہار نصیب ہونے سے ہی سیکھ ملتی ہے اور وہ کامیابی کا سائن ہوتی ہے۔۔۔ یہ کہانی صرف ایک دو شخص کی نہیں تھی ہر ایک کی تھی جہاں سب کی منزلیں الگ تھیں پر ساتھ جڑے تھیں۔۔



## Posted on Kitab Nagri

سب کو اپنے ہمسفر مل گئے تھے جو برے لوگ تھے وہ اپنے انجام کو پہنچ چکے تھے۔۔ دارجی کی نسل کی شان یہی لوگ تھے۔۔ اس وقت اوپر بیٹھے دارجی اور دادی جان بھی انھیں دیکھ کر مسکرا رہے ہونگے ایسی انکی سوچ تھی۔۔

یہ سفر بہت لمبا تھا اور آگے بھی انھوں نے دنیا والوں کو ایسے ہی اپنی شرارتوں حرکتوں سے پریشان کرنا تھا شامیر کا پین پورے ملک میں اور باڈر پار سرحدوں میں بھی مشہور ہو گیا تھا اس کے کرنٹ دینے والے پین کی کافی ڈیمانڈ بڑھ گئی تھی۔۔ مشک کی ٹھکر نا ختم ہونے والی۔ ملاہم کا بھولا پین اور شایان کو بے عزت کرنا بھی نا ختم ہونے والا تھا۔۔ حارث اور زری کی ہر وقت کی نوک جھوک تا عمر چلنی تھی ہاں حارث اسکی محبت کے آگے گھٹنے ٹیک دیتا تھا۔ شایان نے تو ابھی فلم انڈسٹری میں مزید جوہر دکھانے تھے۔۔

سعدی نے اپنے گرم دماغ پر قابو نہیں پانا تھا اور پر سالنٹی کو کبھی خراب نہیں ہونے دینا تھا۔۔ ارمان سب کے دل میں اتر چکا تھا۔۔ وہ بس بزنس کو مزید کامیابی کی سیڑھیوں پہ بلند دیکھنا چاہتا تھا۔۔ وہ سب کو ساتھ جوڑ کے رکھنے والا تھا۔۔ اور اسکی سرداری پریشہ نے اسکو تنگ کرنا نہیں چھوڑنا تھا نا ہی نخرے اٹھوانا۔

وہ پر اعتماد لڑکی تھی جسکے جینے کا مقصد زندگی کے مقاصد کو پورا کرنا تھا اور وہ ایک کے بعد محنت سے اپنے مقاصد کو پورا کرنے کی لگن میں تھی۔

ہماری پریشہ سب کی جان

لیکن سب سے پہلے جان ارمان

منہا کے اپنی بی بی پریشہ کے ساتھ دونوں بھائیوں ہونے والے شوہر اور ارمان کو تنگ کرنے کے ارادے بن چکے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

نازش کی موجودگی نے سعدی کی زندگی مزید پر رونق کر دی تھی۔ وہ ایک جھنڈ کی صورت میں تھے۔۔ اور دنیا میں کئی ان جیسے لوگ ملینگے پر انہیں خود تلاش کرنا پڑتا ہے کیونکہ ہیرہ ہمیشہ کھدائی کے بعد نصیب ہوتا ہے۔۔ ہیرے کو بھی گھسانی کی ضرورت پڑتی تب کہیں جا کے وہ چمکتا ہے اسی طرح انھوں نے بھی اچھا برا وقت جھیل کر خود کو تراش لیا تھا۔۔

دنیا میں بس پوزیٹیویٹی پھیلانا ان سب کا مقصد تھا۔۔

آخر میں شامیر نے ایک آسمان پہ دھماکہ کیا پورا ریستورانٹ کا عملہ تک دھماکے سے ہل گیا۔۔ آواز اتنی تیز تھی کہ دل بھی لرز گیا۔

سب باہر نکل آئے اور آسمان پہ دیکھنے لگے۔۔

آفندیز گینگ ایک ساتھ ہنستا ہوا آسمان پہ دیکھ رہا تھا جہاں لکھا تھا۔۔

"کینگسٹر آفندیز"

شامیر نے ریستورانٹ سے نکلتے وقت یہ بڑا جھٹکا دیا تھا۔۔

"بو ممم"

"ہر شے کو زوال سا تھا بس یہ ایک دوستی بے مثال تھی بے شک جسے رب رکھے اسے کون چکھے!"

ختم شدہ!!!

## Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)